شیخ علی متقی برہان پوری ثم مکی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول حدیث کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

امام عبد الوہاب شعرانی لکھتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا اس نے حدیث کی شرح سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام کو ختم کر کے حوالے کے ساتھ شائع کی کتاب ہے

جلد ۳
حصہ پنجم ششم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین

متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، تخریج، تسہیلات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

فہرست عنوانات..... حصہ پنجم

فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر
ذی الید کے حق میں فیصلہ	۳۰۵		
ابن سعد کی طلاق کا واقعہ	۳۰۶		
دو عورتوں کے درمیان فیصلہ	۳۰۷		
حاملہ پر حد جاری کرنا	۳۰۹		
رخصتی کے وقت لڑکی بدل کر دی	۳۱۰		
قرض کا بہترین فیصلہ	۳۱۱		
آنکھ میں چوٹ لگانا	۳۱۲		
تین آدمیوں کا ایک لڑکے پر دعویٰ	۳۱۳		
ٹانگ میں سینگ مارنے کا فیصلہ	۳۱۵		
صلح کرنے کا مشورہ	۳۱۷		
قاتل کے مال کا مقاصہ	۳۱۷		
سفر میں نفل اور سنت کی قصر نہیں ہے	۳۱۹		
ریشم پہننے کی ممانعت	۳۱۹		
ناسخ و منسوخ احکام	۳۲۰		
والدین کی خدمت کا اجر جہاد کے برابر ہے	۳۲۲		
گورنر کے لئے ہدایات کا ذکر	۳۲۳		
جنت حاصل کرنے والے اعمال	۳۲۳		
بڑے بڑے گناہوں کا ذکر	۳۲۵		
حجۃ الوداع کے خطبہ کا ایک حصہ	۳۲۶		

فہرست عنوانات ...... حصہ ششم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف الحاء من قسم الأقوال

اس میں درج ذیل چار کتابیں ہیں:

۱ ... حج و عمرہ ۲ ... حدود ۳ ... حضانت (پرورش) ۴ ... حوالہ

کتاب الحج و العمرۃ

اس میں تین ابواب ہیں، پہلا باب حج کی فضیلت، اس کے وجوب اور آداب سے متعلق ہے۔
اور اس میں تین فصلیں ہیں:

پہلی فصل ...... فضائل حج سے متعلق

۱۱۷۸۳ ... حج کی راہ میں نفقہ (کھانے پینے کا خرچ) سات سو گنا بڑھ جاتا ہے۔ سمویہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۱۷۸۵ ... مقبول حج کی جزا تو صرف جنت ہے۔ رواہ طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۹۵۔

۱۱۷۸۶ ... حج جہاد ہے اور عمرہ نفل ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن طلحۃ بن عبید اللہ، ورواہ طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے: ضعیف ابن ماجہ ۶۲۳ ضعیف الجامع ۲۷۶۱۔

۱۱۷۸۸ ... پے در پے حج و عمرہ کرو، کیونکہ یہ دونوں افلاس اور فقر و فاقہ کو اس طرح مٹا ڈالتے ہیں جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو مٹا ڈالتی ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد والطبرانی فی الاوسط عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۹۲ التراجع ۲۷۔

۱۱۷۸۹ ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وہ بندہ تو بہت ہی محروم ہے جس کو میں نے جسمانی صحت عطا فرمائی اور اس کے رزق میں وسعت بخشی، پانچ سال اس پر بیت گئے مگر وہ میری طرف نہیں آتا۔ یعنی باوجود وسعت و گنجائش کے حج و عمرہ نہیں کرتا تو ایسا شخص بہت محروم ہے۔

رواہ ابو یعلی فی مسندہ والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۷۹۰ ... بے شک فرشتے سواری پر حج کو جانے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل حج کو جانے والوں سے معانقہ کرتے ہیں۔

رواہ ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۷۸۹۔

۱۱۷۹۱ ... اللہ تعالیٰ ایک حج کے بدلے تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں۔

گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوتا ہے اور وہ شخص ان گناہوں سے (بالکل پاک وصاف) نکل جاتا ہے۔

رواہ الخطیب والدیلمی عن سهل بن سعد رضی اللہ عنه

۱۱۸۶۵ حاجی جو اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے اس کی وجہ سے اس کو ایک خاص خوش خبری دی جاتی ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

۱۱۸۶۶ اللہ اکبر کہنے والا جو خشکی اور تری میں "اللہ اکبر" کہتا ہے تو اس کی تکبیر زمین وآسمان کے درمیان خالی جگہ کو نیکیوں سے بھر دیتی ہے۔

رواہ ابو الشیخ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۱۱۸۶۷ قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں ابو القاسم (نبی کریم ﷺ) کی جان ہے! لا الٰہ الا اللہ اور تکبیر کہنے والا جب لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر زمین سے اونچی جگہ پر کہتا ہے تو اس کے سامنے ہر چیز لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتی ہے اور اسی طرح منتہائے زمین تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنه

الفصل الثانی

یہ دوسری فصل تارک حج پر وعید سے متعلق ہے

۱۱۸۶۸ جس شخص کے پاس اتنا مال ہو جائے جو حج بیت اللہ کے لیے (مکہ) پہنچا دے یا اتنا مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو لیکن وہ زکوٰۃ نہیں نکالتا تو ایسا شخص موت کے وقت دنیا میں واپسی کا سوال کرے گا۔ رواہ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

کلام: یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے اور حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانا ہے کہ "ضحاک کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقطع ہے۔" تحفۃ الاحوذی ۹/۲۳۷، نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۰۳۔

۱۱۸۶۹ جو شخص اتنے زاد سفر اور ایسی سواری کا مالک ہو جائے (حج وعمرہ کے لیے) بیت اللہ شریف تک پہنچا دے اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو اب کوئی پرواہ نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنه

کلام: ...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کی سند میں کلام ہے۔ نیز دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۷، المعلقات ۲۳۔

۱۱۸۷۰ اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو ہر سال کے لیے واجب ہو جاتا اور جب واجب ہو جاتا تو تم اس پر عمل پیرا نہ ہو سکتے اور جب تم عمل نہ کرتے تو تمہیں عذاب دیا جاتا۔ رواہ ابن ماجه عن انس رضی اللہ عنه

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ از زوائد۔

حج عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے

۱۱۸۷۱ اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے تو ایک صحابی نے عرض کیا: کیا حج ہر سال فرض ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ناس ہو، اگر میں ہاں کہوں تو کیا چیز تمہیں بچائے گی؟ خدا اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو (ہر سال) واجب ہو جاتا اور جب واجب ہو جاتا تو تم اس کو چھوڑ بیٹھتے، اور جب چھوڑتے تو کفر میں مبتلا ہو جاتے۔ خبردار! تم سے پہلے جو ہلاک ہوئے وہ (دین میں) تنگی کرنے والے ہی تھے، خدا کی قسم میں نے تو تمہارے لیے زمین کی ہر چیز حلال کر دی ہے اور محض اونٹ کے قدم کے برابر کچھ چیزیں حرام کی ہیں اور تم اسی میں جا پڑتے ہو۔

رواہ ابن جریر والطبرانی فی الکبیر وابن مردویہ عن ابی امامة

۱۱۸۷۲ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے تو ایک صحابی نے عرض کیا: کیا ہر سال فرض ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا پھر تم اس کا اہتمام نہ کر پاتے، جس چیز کے بارے میں میں نے تمہیں چھوڑ دیا تو تم بھی اس سے متعلق مجھے چھوڑ دو (یعنی اس

رواہ عبدالرزاق فی الجامع عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام: ...... حسن الاثر ۳۳۴۔

۱۱۸۸۴ ...... میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا اے محمد! با آواز بلند تلبیہ پڑھنے والے اور ھدی وقربانی کا خون بہانے والے بن جاؤ (یعنی حج میں یہ افعال انجام دو)۔ رواہ احمد فی مسندہ والضیاء عن السائب بن خلاد رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۷۷۔ والضعیفۃ ۷۷۷۱۔

۱۱۸۸۵ ...... میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اے محمد! (حج میں) بلند آواز سے تلبیہ پڑھنے والے اور اونٹوں کا خون بہانے والے بن جاؤ۔ رواہ القاضی عبدالجبار فی امالیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۶۷۔

۱۱۸۸۶ ...... جس شخص نے حج کا ارادہ کرلیا تو وہ حج کرنے میں جلدی کرے۔

رواہ احمد فی مسندہ والحاکم فی المستدرک والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۸۷ ...... جو حج کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جلد از جلد حج کرلے، کیونکہ بسا اوقات انسان بیمار وغیرہ ہو جاتا ہے اونٹ یا سواری وغیرہ گم ہو جاتی ہے اور کوئی حاجت (مانع) پیش آجاتی ہے (اور پھر حج نہ کرسکے)۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن الفضل

کلام: ...... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں اسماعیل ابو خلیفہ ہے جس کو نسائی نے ضعیف کہا ہے۔

۱۱۸۸۸ ...... حج کو جلدی ادا کرو، کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا رکاوٹ پیش آجائے۔ رواہ احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۸۹ ...... مکہ کی طرف (حج کے لیے) جلدی نکلو، کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ بیماری یا حاجت میں سے کیا رکاوٹ پیش آجائے (اور پھر حج کو نہ جاسکے)۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیہ والبیھقی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۹۰ ...... جب تم میں سے کوئی اپنا حج ادا کرلے تو اسے چاہیے کہ اپنے گھر کو جلد از جلد لوٹ آئے، کیونکہ اس کا بڑا اجر وثواب ہے۔

رواہ الحاکم فی المستدرک والبیھقی فی السنن عن عائشہ رضی اللہ عنہا

حرام مال سے حج نہ کرے

۱۱۸۹۱ ...... جو شخص مال حرام سے حج کرے اور یوں کہے: اے اللہ میں حاضر ہوں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تو حاضر نہیں اور نہ ہی نیک بخت، یہ تیرا حج تجھ پر رد ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس وابن عدی فی الکامل عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

کلام: ...... اسنی المطالب ۱۱۲، التمییز ۱۵۔

۱۱۸۹۲ ...... حاجی پراگندہ بال اور گرد آلود ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... امام ترمذی نے اس حدیث کے متعلق فرمایا کہ یہ حدیث ہمیں صرف ابراہیم بن یزید الخوزی المکی کی طریق سے معلوم ہے اور بعض اہل حدیث نے ان کے حافظہ کی نسبت کلام کیا ہے۔

۱۱۸۹۳ ...... سوار حاجی کو اس کی سواری کے ہر قدم پر ایک نیکی ملتی ہے جبکہ پیدل حاجی کو اس کے ہر قدم پر ستر نیکیاں ملتی ہیں حرم کی نیکیوں میں سے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۱۸۹۴ ...... جو شخص مکہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ کی طرف لوٹ آئے تو اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اس کے لیے سات (۷۰۰) سو نیکیاں لکھتا

پہلی فصل..... مواقیت کے بیان میں

۱۱۹۰۲ اہل مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ "ذوالحلیفہ" ہے، اور دوسرا راستہ "جحفہ" ہے، اور اہل عراق "ذات عرق" سے احرام باندھیں گے، اور اہل نجد کا مقام احرام باندھنے کا مقام "قرن" ہے اور اہل یمن کے احرام باندھنے کا مقام یلملم ہے۔

رواہ مسلم ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۰۳ اہل مدینہ ذی الحلیفہ سے، اہل شام جحفہ سے، اہل نجد قرن سے اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی فی ماجہ عن ابن عمرو

۱۱۹۰۴ اے عبدالرحمن! اپنی بہن کو لے جاؤ اور اسے تنعیم سے عمرہ کرواؤ۔ رواہ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۱۹۰۵ اے عبدالرحمن! اپنی بہن عائشہ کو ردیف بنا کر سوار کرا لو اور اسے "تنعیم" سے عمرہ کراؤ، اور جب تم "اکمہ" سے نیچے اترنے لگو تو عائشہ سے کہنا کہ وہ احرام باندھ لیں کیونکہ یہ ایک مقبول عمرہ ہے۔

رواہ احمد و ابوداؤد والحاکم فی المستدرک عن عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے "حدیث حسن صحیح" کہا ہے جبکہ امام حاکم نے مستدرک میں اس کو شیخین کی شرط پر حدیث صحیح کہا ہے۔

الفصل الثانی

یہ فصل احرام، تلبیہ اور ان کے متعلقات کے بیان میں ہے اور اس فصل میں دو فرعیں ہیں

پہلی فرع..... احرام اور تلبیہ کے بارے میں

۱۱۹۰۶ میقات بغیر احرام کے پار نہ کرو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۱۵۲۔

۱۱۹۰۷ یہ بات حج کی تکمیل کا باعث ہے کہ تو گھر سے احرام باندھے۔

رواہ ابن عدی فی الکامل والبیہقی فی السنن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۲۰۔

۱۱۹۰۸..... حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں اور تمام نعمتیں تیری ہی طرف سے ہیں، ملک تیرا ہی ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں۔ رواہ احمد و نسائی و ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، رواہ احمد فی مسندہ والبخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا، رواہ مسلم و ابوداؤد وابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ، رواہ النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، رواہ ابو یعلی فی مسندہ عن انس رضی اللہ عنہ، رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ

۱۱۹۰۹..... حاضر ہوں اے معبود حق کے رب! میں حاضر ہوں۔ رواہ احمد فی مسندہ وابن ماجہ والحاکم فی المستدرک عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۱۰ حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، بے شک خیر تو آخرت کی ہے۔

رواہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

اور موذی درندہ (قتل کرسکتا ہے)۔ رواہ ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ، کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ محرم کیا قتل کرسکتا ہے؟ تو فرمایا پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۱۹۳۶ محرم کوے، چیل، بچھو، باؤلا کتا اور چوہے کو قتل کرسکتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۳۷ محرم چیل، بچھو، کوا، باؤلا کتا اور چوہے کو قتل کرسکتا ہے یہ سب موذی جانور ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۳۸ محرم سانپ، بچھو، چیل، باؤلا کتا اور چوہے کو قتل کرسکتا ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ والبیہقی فی السنن عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۹۳۹ محرم سانپ، بچھو، چوہا، باؤلا کتا، چیل، موذی درندہ کو قتل کرسکتا ہے، اور کوے کی طرف تیر پھینکے۔ اس کو بھگا دے (لیکن قتل نہ کرے)۔

رواہ احمد فی مسندہ والبیہقی فی السنن عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

موذی جانوروں کا قتل

۱۱۹۴۰ محرم سانپ، بچھو، موذی درندہ، باؤلا کتا اور چوہے کو قتل کرسکتا ہے۔ رواہ ابن ماجۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۹۴۱ محرم سانپ اور بھیڑیے کو قتل کرسکتا ہے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

یہ حدیث مرسلاً روایت کی ہے۔

۱۱۹۴۲ پانچ ایسے جانور ہیں جو سب موذی ہیں جن کو حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے، وہ جانور یہ ہیں: کوا، چیل، بچھو، چوہا، باؤلا کتا۔

رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۱۹۴۳ پانچ جانور ایسے ہیں کہ جن کے قتل کرنے سے محرم پر کوئی گناہ نہیں (وہ یہ ہیں) کوا، چیل، چوہا، بچھو اور باؤلا کتا۔

رواہ مالک والطبرانی فی الکبیر واحمد فی مسندہ والبخاری ومسلم والحاکم فی المستدرک والنسائی وابن ماجۃ رحمۃ اللہ علیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ رواہ البخاری والنسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن حفصۃ رضی اللہ عنہا

۱۱۹۴۴ پانچ ایسے موذی (جانور) ہیں جنہیں حرم وغیر حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے۔ (وہ یہ ہیں) بچھو، چیل، کوا، چوہا اور باؤلا کتا۔

رواہ ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۱۹۴۵ پانچ (جانور) ایسے ہیں جن کا قتل حرم میں جائز ہے (وہ یہ ہیں) سانپ، بچھو، چیل، چوہا اور باؤلا کتا۔

رواہ ابوداؤد والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۴۶ پانچ جانور ایسے ہیں جو سب کے سب موذی ہیں محرم ان کو قتل کرسکتا ہے اور ان کو حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے (وہ یہ ہیں) چوہا، بچھو، سانپ، باؤلا کتا اور کوا۔ رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاصطیاد.....شکار کرنا

۱۱۹۴۷ خشکی کے شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے اس حال میں کہ تم حالت احرام میں ہو، وہ شکار تم نے نہ کیا ہو یا وہ تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔ رواہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے حسن لا تزیدہ ضعیف الجامع ۲۹۶۲۔

۱۱۹۴۸ خشکی کے شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے اس حال میں کہ تم حالت احرام میں ہو، جبکہ وہ شکار تم نے نہ کیا ہو یا وہ تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو (ورنہ حرام ہوگا)۔ رواہ احمد فی مسندہ وابوداؤد والترمذی والحاکم فی المستدرک عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف ترمذی ۱۴۹۔

۱۱۹۴۹ شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے اس حال میں کہ تم حالت احرام میں ہو جبکہ وہ شکار تم نے نہ کیا ہو یا تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام: ... ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۳۵ ضعیف الجامع ۳۶۹۵۔

۱۱۹۵۰ گوہ شکار ہے اگر محرم اس کو مار ڈالے (بطور جزا) ایک بکری واجب ہے۔ رواہ الدارقطنی فی السنن والبیہقی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۵۱ گوہ شکار ہے جس نے اسے کھایا اور اگر اس کا شکار محرم نے کیا (یا شکار پر دلالت کی) تو ایک بکری دینا لازم ہو جائے گا۔

رواہ البیہقی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۵۲ گوہ کے شکار میں مینڈھا ہے (یعنی اگر محرم نے شکار کر لیا تو دم مینڈھا واجب ہوا)۔

۱۱۹۵۳ گوہ میں ایک بکرا ہے (یعنی بطور جزا اگر محرم نے شکار کیا یا اس کے شکار پر دلالت وغیرہ کی)۔ (اسی طرح) ہرن کے شکار میں ایک بکری اور خرگوش کے شکار میں بھیڑ کا بچہ (جو ایک سال سے کم عمر کا ہو) اور جنگلی چوہے کے شکار میں چار ماہ کا بکری کا بچہ۔

رواہ ابن عدی فی الکامل والبیہقی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ. رواہ ابن عدی فی الکامل والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۳۰۰۲۔

۱۱۹۵۴ محرم مرغی کے انڈے میں ایک دن کا روزہ ہے یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۵۵ شتر مرغ کے انڈے میں کہ جب محرم اس میں ملوث ہو تو اس انڈے کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

رواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۲۰۰۹۔

ان امور کا بیان جن کا کرنا محرم کے لیے ”مباح“ ہے

۱۱۹۵۶ محرم سرکش درندے، پاگل کتے، چوہے، بچھو، چیل اور کوے کو قتل کر سکتا ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف ترمذی ۱۴۲، ضعیف الجامع ۶۳۳۳۔

۱۱۹۵۷ پانچ جانور ایسے ہیں کہ جن کے قتل کرنے سے محرم پر کوئی گناہ نہیں۔

۱۔ کوا ۲۔ چیل ۳۔ چوہا ۴۔ بچھو ۵۔ پاگل کتا۔

رواہ مالک واحمد فی مسندہ والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ رحمۃ اللہ علیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۵۸ پانچ ایسے جانور ہیں جو سب کے سب موذی ہیں ان کو محرم قتل کر سکتا ہے اور ان جانوروں کو حرم میں غیر محرم بھی قتل کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ چوہا ۲۔ بچھو ۳۔ سانپ ۴۔ پاگل کتا ۵۔ کوا۔

رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۵۹ پانچ ایسے جانور جو سب کے سب موذی ہیں ان کو حرم میں قتل کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ کوا ۲۔ چیل ۳۔ بچھو ۴۔ چوہا ۵۔ پاگل کتا۔

رواہ الترمذی والبخاری ومسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۱۹۶۰ پانچ موذی جانور ہیں جو حرم وغیر حرم میں۔

۱۔ سانپ ۲۔ چتکبرا کوا ۳۔ چوہا ۴۔ پاگل کتا ۵۔ گرگٹ

رواہ مسلم والنسائی والبخاری ومسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

رسول! کیا یہ حج ہر سال واجب ہے؟ تو فرمایا، پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۱۹۸۶ حج کو جانے کا ذریعہ توشہ اور سواری ہے۔

رواہ الشافعي وابن جرير والبخاري ومسلم عن ابن عمر رضي الله عنه ورواہ ابن جرير والبيهقي في السنن عن محمد

۱۱۹۸۷ (حج کی) طاقت کا ذریعہ توشہ اور سواری ہے۔ رواہ الطبراني في الكبير وابن مردويه عن ابن عباس رضي الله عنه

۱۱۹۸۸ اگر کسی بچے نے کوئی حج کیا تو بالغ ہونے کے بعد حج کی استطاعت ہونے پر اس پر ایک حج اور فرض ہوگا (اس لیے کہ پہلا نفل تھا) اور اگر کسی غلام نے کوئی حج کیا تو آزاد ہونے کے بعد اگر اسے حج کی استطاعت ہوئی تو اس پر ایک حج اور فرض ہوگا، اور اگر کسی بدوی شخص نے کوئی حج کیا تو اس کے ہجرت کرنے کے بعد حج کی استطاعت ہونے پر ایک اور حج فرض ہوگا (اس لیے کہ اس سے پہلا والا حج نفل تھا)۔

رواہ ابن عدي في الكامل والبيهقي في السنن ومسلم عن جابر رضي الله عنه

حج تمتع اور فسخ حج

۱۱۹۸۹ اگر میں پہلے سے ارادہ کر لیتا جو بعد میں پیش آیا تو میں ہدی نہ لاتا اور پھر اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد عن جابر رضي الله عنه

۱۱۹۹۰ اگر میں پہلے ہی یہ ارادہ کر لیتا جو میں نے بعد میں کیا تو پھر مجھے ہدی لانے کی ضرورت نہ تھی اور میں اس کو عمرہ کر لیتا۔ پس جس کے ساتھ ہدی نہ ہو تو وہ حلال ہو جائے اور اس کو عمرہ بنا لے۔ مسلم، ابوداؤد عن جابر رضي الله عنه

الاکمال

۱۱۹۹۱ جو تم نے جانا وہ مجھ تک پہنچ گیا اور میں تم سے زیادہ متقی اور نیک ہوں، اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا، اگر یہ بعد والے کام میں پہلے ہی ارادہ کر لیتا تو ہدی نہ لاتا۔ مسند احمد عن جابر رضي الله عنه

۱۱۹۹۲ کیا تم مجھے تہمت لگاتے ہو حالانکہ میں آسمان و زمین والوں کا امانت دار ہوں، اگر میں پہلے ہی (تمتع کا) ارادہ کر لیتا جس کا میں نے بعد میں ارادہ کیا ہے تو میرے لیے بھی دوسروں کی طرح حلال ہونا کافی ہو جاتا۔ الکبير للطبراني عن جابر رضي الله عنه

۱۱۹۹۳ جب تم حج و عمرہ کے ارادہ سے نکلو تو حج تمتع کرو کیونکہ تم کو حکم دیا گیا ہے۔ اور ہدی کا اکرام کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے آسانی اور تمہارے دین کی برکتیں نازل کی ہیں۔ حلية الاولياء عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۱۹۹۴ جس نے حج میں روزے رکھے اور تمتع کی صورت میں ہدی دستیاب نہ ہوئی پس وہ تمہارے کسی ایک کے احرام سے عرفہ تک ہوگا اور وہ آخری دن ہوگا۔ الکبير للطبراني عن ابن عمر رضي الله عنه وعائشة رضي الله عنها معاً

الفصل الرابع في الطواف والسعي

چوتھی فصل ... طواف وسعی کے بیان میں

۱۱۹۹۵ جس نے اس گھر (بیت اللہ) کے سات چکر لگائے اور ان کو شمار کیا تو یہ ایسا ہے جیسے ایک غلام کو آزاد کرنا، اور جو بھی قدم رکھتا ہے اور جو بھی اٹھاتا ہے اس کے بدلے اس کا ایک گناہ (صغیرہ) معاف ہو جاتا ہے، اور اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

رواہ الترمذي والحاكم في المستدرك والنسائي عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۱۹۹۶۔ جس نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور اس دوران سوائے ان کلمات کے کوئی بات نہ کی (کلمات یہ ہیں):

سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

”پاک ہے اللہ کی ذات اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور نہیں معبود کوئی سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے نہیں ہے گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قدرت مگر اللہ ہی کی طرف سے“

تو اس شخص کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور اس دوران گفتگو بھی کی تو وہ دریائے رحمت میں چلا اس کی طرف سے غوطہ زنی کرنے والا ہے جیسے پانی میں چیزوں کی طرف سے گھسنے والا۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۹۷۔ ایسے سات چکر (بیت اللہ کے) جن میں کوئی لغو (یعنی بے مقصد) کام نہ ہو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

رواہ عبدالرزاق فی الجامع عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۶۲۹۔

۱۱۹۹۸۔ تمہارا بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی تمہیں حج و عمرے کے لیے کافی ہو جائے گی۔

رواہ ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کثرت طواف کی فضیلت

۱۱۹۹۹۔ جس نے بیت اللہ کے پچاس (۵۰) طواف کیے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جس طرح کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا (پیدائش کا دن)۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الترمذی ۱۵۱ ضعیف الجامع ۵۶۸۲۔

۱۲۰۰۰۔ جس نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور دو رکعت پڑھیں یہ ایک گردن آزاد کرنے کی طرح ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۰۱۔ بے شک اللہ تعالیٰ طواف کرنے والوں پر فخر کرتے ہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ والبیہقی فی شعب الایمان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۹۸۳۔

۱۲۰۰۲۔ بیت اللہ کا طواف نماز ہے لیکن اللہ نے اس میں بات چیت کو جائز رکھا ہے سو جو بھی بات کرے خیر ہی کی کرے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر وابونعیم فی الحلیۃ والبیہقی فی السنن والحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۰۳۔ بیت اللہ کے گرد طواف نماز کی طرح ہے مگر تم اس میں گفتگو کر سکتے ہو لہٰذا جو بھی اس میں بات کرے بھلائی ہی کی کرے۔

رواہ الترمذی والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۰۴۔ طواف نماز ہے لہٰذا اس میں گفتگو کم کرو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۰۵۔ بیت اللہ کا طواف صفا و مروہ کے درمیان سعی اور جمرات کی رمی اللہ کے ذکر کے قائم کرنے کے لیے ہی شروع کی گئی ہے۔

رواہ ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: ... ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۶۱ ضعیف ابی داؤد ۴۱۰۔

۱۲۰۰۶۔ اے بنی عبد مناف کسی کو بیت اللہ کے طواف سے منع نہ کرو اور دن رات میں جس وقت چاہے نماز پڑھے۔

رواہ احمد فی مسندہ وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ والحاکم فی المستدرک عن جبیر بن مطعم

۱۲۰۰۷۔ جب نماز کی اقامت کہی جا چکے تو تم طواف کرو (خطاب ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو جو ام المؤمنین ہیں) اپنے اونٹ پر لوگوں کے پیچھے سے۔

رواہ النسائی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طواف کیا بارش میں جب ہم فارغ ہوگئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔
کلام: ... اس حدیث پر کلام کرتے ہوئے زوائد میں لکھا ہے کہ اس کی سند میں داؤد بن عجلان ضعیف راوی ہے اس حدیث سے استدلال کسی نہیں۔ یہ کسی بھی صورت میں۔

۱۲۰۲۴ یہ بات اہل مکہ اور مجاورین تک پہنچا دو کہ وہ ذی القعدہ سے لے کر مناسک حج مکمل کرنے کے بعد واپس لوٹنے تک حجاج کرام کے درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کی اور صف اول کا تخلیہ کریں (حائل نہ ہوں) تاکہ وہ حج کرلیں۔ رواہ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۲۵ نوح علیہ السلام کی کشتی نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی۔

رواہ الدیلمی عن عبدالرحمن بن زید المسلم عن ابیہ عن جدہ

کلام: روایت ضعیف ہے، التنزیہ ۱۵۷/۲، ذیل اللآلی ۴۰۔

۱۲۰۲۶ اے بنی عبدمناف! میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ تم کسی کو اس گھر کا طواف کرنے سے ہرگز نہ روکنا دن میں اور رات میں۔

الدارقطنی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن جبیر بن مطعم، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

طواف و نماز سے روکنا

۱۲۰۲۷ اے بنی عبدمناف اگر کسی کو اس گھر کا طواف کرنے سے منع نہ کرنا جس گھڑی بھی وہ طواف کرے رات ہو یا دن۔

الدارقطنی فی السنن عن جابر، الکبیر للطبرانی عن جبیر بن مطعم، الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۲۸ ... اے بنی عبدمناف اور اے بنی عبدالمطلب! اگر تم کو خوب پتا ہو کہ تم لوگ ہرگز کسی انسان کو اس گھر کے پاس نماز پڑھنے سے نہ روکنا کسی بھی گھڑی میں رات ہو یا دن۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۲۹ اے بنی عبدالمطلب اور اے بنی عبدمناف! اگر تمہیں بیت اللہ کے امور میں کسی چیز کا والی بنا دیا جائے تو اس بیت اللہ کا طواف کرنے والے کسی بھی شخص کو مت روکو رات دن جس گھڑی چاہے وہ نماز پڑھے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۳۰ اے بنی عبدالمطلب اور اے بنی عبدمناف! اس بیت اللہ کا طواف کرنے والے اور رات دن جس گھڑی چاہے نماز پڑھنے والے کو مت روکو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

الرمل ...... من الاکمال

۱۲۰۳۰ جب تم طواف کرو تو پہلے تین چکروں میں "رمل" کرو تاکہ دشمن تمہاری قوت و طاقت دیکھ لیں (رمل) کہتے ہیں کندھے ہلا کر تیز تیز چلنے کو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن سہل بن حنیف رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۰۳۲ قوم (کفار مکہ) نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ قحط سالی اور بھوک نے تمہیں لاغر بنا دیا ہے تو جب تم داخل ہو اور استلام کرلو تو پہلے تین چکروں میں "رمل" کرنا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

ادعیۃ الطواف ..... طواف کے وقت کی دعائیں

من الاکمال

۱۲۰۳۳ تم کہو (یہ خطاب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ہے) اے اللہ میرے گناہوں کو میری خطاؤں کو اور میرے علم میں میرے ارادے اور اسراف کو

معاف فرما اب قبضہ کرے تو میری مغفرت نہ فرمائے گا تو تیرے ساتھ مجھے ہلاک کر دالیں گے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عبدالاعلی التیمی

فرمایا: حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! جب میں بیت اللہ کا طواف کروں تو کیا کہوں؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اسی طرح مرسلاً روایت ہوئی ہے۔

۱۲۰۳۴ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو انہوں نے بیت اللہ شریف کے سات چکر لگائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھیں، پھر یوں دعا کی:

اے اللہ! تو میرے ظاہر و باطن کو جانتا ہے پس تو میری معذرت قبول کرلے، تجھے میری حاجت معلوم ہے پس میرا سوال پورا کر دے، تو جانتا ہے کہ میرے پاس کیا ہے پس میرے گناہوں کو بخش دے، میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں جاگزیں ہو اور ایسا سچا یقین مانگتا ہوں کہ میں جان لوں کہ جو کچھ بھی مجھے لاحق ہوگا وہ میرے حق میں لکھ دیا گیا ہے اور اپنی قضاء وقدر پر مجھے راضی رہنے کی توفیق عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے آدم! بے شک تو نے مجھے ایسی دعا کے ذریعہ پکارا ہے جو تمہارے حق میں قبول کرلی گئی ہے اور میں نے تمہاری خطاؤں کو معاف کردیا ہے اور تمہارے غموں کو دور کردیا ہے اور تمہاری اولاد میں سے جو بھی ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگے گا تو میں ضرور اس کے ساتھ یہی معاملہ کروں گا جو تمہارے ساتھ کیا کہ دعا قبول کی، مغفرت کی، اور غموں کو دور کیا اور اس کی آنکھوں کے سامنے سے اس کا فقر وفاقہ کھینچ لوں گا اور اس کے لیے ہر تاجر کے پیچھے سے تجارت کروں گا اور دنیا اس کے پاس اس کے نہ چاہتے ہوئے بھی ذلیل ہو کر آئے گی۔ رواہ الازرقی، والطبرانی فی الاوسط والبخاری ومسلم فی الدعوات وابن عساکر عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

استلام الرکنین

رکنین کا استلام

۱۲۰۳۵ پھر یمانی کو چھوتا تھا ہوں تو ذکر کرتا ہے۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۳۶ جو بیت اللہ شریف کا طواف کرے تو اسے چاہیے کہ تمام ارکان کا استلام کرے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ... اس حدیث کی سند میں اسحاق بن بشر ابو حذیفہ البخاری "کذاب" ہے۔

۱۲۰۳۷ اے عمر! تو طاقتور آدمی ہے، حجر اسود پر (بوسہ لینے کے لیے) مزاحمت نہ کرنا کہ کمزور آدمی کو اذیت دے، اگر تنہائی میسر ہو تو استلام حجر اسود کرلینا (بوسہ دے دینا) اور اگر تنہائی میسر نہ ہو (بلکہ لوگوں کا شدید اژدحام ہو) تو پھر حجر اسود کا استقبال کرلینا (اس کی طرف منہ کرکے اشارہ سے استلام کرلینا اور لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھتے رہنا)۔

رواہ البغوی عن شیخ من خزاعۃ ومسند احمد، العدنی، البیہقی فی السنن عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۳۸ ... بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی طرح ہے لہٰذا جب تم طواف کرو تو بات چیت کم کرو۔ رواہ احمد فی مسندہ عن رجل

۱۲۰۳۹ جب لوگ فجر کی نماز پڑھنے لگیں تو تم (یہ خطاب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ہے) لوگوں کے پیچھے سے اپنے اونٹ پر طواف کرلینا، پھر جب طواف کرچکو تو نکل جانا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

طواف الوداع

۱۲۰۴۰ جس شخص نے بیت اللہ کا حج یا عمرہ کیا تو اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے (اسے طواف وداع کہتے ہیں)۔

کلام: ... ضعیف الجامع ۵۵۵۵۔

۱۲۰۶۶ جس نے مزدلفہ کا قیام امام اور لوگوں کے ساتھ پالیا حتی کہ وہاں سے نکل آئے تو اس نے حج کو پالیا، اور جس نے قیام مزدلفہ امام اور لوگوں کے ساتھ نہیں پایا اس نے حج نہیں پایا۔ النسائی عن عروۃ بن مضرس

۱۲۰۶۷ جس نے ہمارے ساتھ اس جگہ پر نماز ادا کی پھر ہمارے ساتھ اس جگہ قیام کیا حتی کہ امام وہاں سے نکلے اور اس سے پہلے وہ عرفات میں رات یا دن کی کسی گھڑی میں آ چکا تھا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس کی مراد نکل آئی۔ مستدرک الحاکم، عن عروۃ بن مضرس

۱۲۰۶۸ جو عرفات سے صبح سے پہلے نکل گیا اس کا حج پورا ہو گیا اور جس سے عرفات کا وقوف فوت ہو گیا اس کا حج فوت ہو گیا۔

السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۶۹ (میدان) عرفہ سارا موقف ہے سوائے بطن عرنہ کے اور مزدلفہ سارا موقف ہے سوائے بطن محسر کے۔

ابن قانع، ابونعیم، عن جندب بن حمامۃ المحطمی

۱۲۰۷۰ عرفہ کا دن وہ ہے جب امام عرفات میں جائے قربانی کا دن جب امام قربانی کرے اور یوم الفطر وہ ہے جب امام افطار کرے۔

السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۲۰۷۱ عرفہ کا دن وہ ہے جب لوگ عرفات میں جائیں۔ ابوداؤد فی مراسیلہ، الدارقطنی فی السنن، وقال:
یہ روایت مرسل ہے شعبہ، عبدالعزیز بن عبداللہ بن خالد اسید سے مرسلاً مروی ہے۔
کلام: ... حسن الاثر ۲۳۳۔

فرع فی فضائل یوم عرفہ والاذکار والصوم فیہ

عرفہ کے دن کی فضیلت، ذکر واذکار اور اس دن میں روزہ رکھنے کے بیان میں ایک فرع

۱۲۰۷۲ جس دن اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ کسی بندے یا بندی کو جہنم کی آگ سے آزاد فرماتا ہے وہ دن عرفہ کا دن ہے، کیونکہ اس دن اللہ رب العزت قریب ہوتے ہیں (آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں) پھر فرشتوں سے فخر فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں: یہ لوگ (عرفہ کے دن جو لوگ حاضر ہیں) کیا چاہتے ہیں؟ رواہ مسلم والنسائی وابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۲۰۷۳ اللہ رب العزت عرفہ کی شام عرفہ والوں پر اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ دیکھو میرے بندوں کو میرے پاس پراگندہ بال اور غبار آلود ہوکر آئے ہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۲۰۷۴ اللہ تعالیٰ عرفات والوں پر آسمان والوں (فرشتے) کے سامنے فخر کرتے ہیں اور ان سے ارشاد فرماتے ہیں کہ دیکھو میرے بندوں کو میرے پاس پراگندہ بال اور گرد و غبار میں اٹے ہوئے آئے ہیں۔

رواہ احمد فی مسندہ والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۷۵ جس شخص نے عرفہ کے دن اپنی زبان، کان اور اپنی آنکھوں کی حفاظت کی تو ایک عرفہ سے دوسرے عرفہ تک اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الفضل
کلام: ... روایت محل کلام ہے، ضعیف الجامع ۵۵۹۲۔

۱۲۰۷۶ جس شخص نے چار راتیں زندہ کیں (یعنی ان میں اللہ رب العزت کی بندگی و عبادت کی) تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

۱۔ لیلۃ الترویہ آٹھویں تاریخ کی رات ۲۔ عرفہ کی رات۔
۳۔ نحر (قربانی) کی رات ۴۔ عید الفطر کی رات۔ رواہ ابن عساکر عن معاذ رضی اللہ عنہ
کلام: ... ضعیف الجامع ۵۳۵۸ و الضعیفۃ ۵۲۲۔

۱۲۰۷۷ جس شخص نے عید الفطر کی رات اور عید الاضحیٰ کی رات (نفل عبادت سے) زندہ کیں تو جس دن دل مریں گے اس کا دل نہ مرے گا۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبادۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۵۳۶۱، الضعیفہ ۵۲۰۔

۱۲۰۷۸ بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہترین بات وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے قبل تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے کہی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو تن تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ملک بھی اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی ذات کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

رواہ الترمذی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام: ... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے "حدیث غریب" کہا ہے۔

۱۲۰۷۹ افضل ترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور افضل ترین بات وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے قبل تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے کہی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، جو تن تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ رواہ مالک عن طلحۃ بن عبداللہ بن کریز

کلام: ... یہ روایت مرسل ہے، علامہ ابن عبدالبر کا کہنا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے ارسال میں کوئی اختلاف نہیں اور اس سند سے کوئی مسند حدیث ان کی معلوم نہیں کہ جس سے استدلال کیا جائے اور فضائل کی احادیث محتاج استدلال نہیں جبکہ یہی حدیث حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مسنداً مروی ہے۔

یوم عرفہ افضل ترین دن ہے

۱۲۰۸۰ افضل ترین دعا عرفہ کے دن کی ہے اور میرا اور مجھ سے قبل تمام نبیوں کرام علیہم السلام کا افضل ترین قول یہ ہے کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، جو اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے، اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی موت دیتا ہے اسی کے ہاتھ میں تمام خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۸۱ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا گزشتہ دو سال اور آئندہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، یوم عاشورا (دس محرم الحرام) کا روزہ رکھنا گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ ومسلم وابوداؤد عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۸۲ عرفہ کے دن روزہ رکھنا گزشتہ ایک سال اور آئندہ کے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۲۰۸۳ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا، بے شک میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتا ہوں کہ وہ (روزہ) گزشتہ ایک سال اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کے لیے کفارہ ہو، اور عاشورا (دس محرم) کے دن روزہ رکھنا، بے شک میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتا ہوں کہ وہ (روزہ) گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۸۴ ...... عرفہ کے دن روزہ رکھنا ایک ہزار دن کے روزوں کے برابر ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۵۲۳۔

۱۲۰۸۵ . عرفہ کے دن روزہ رکھنا دو سالوں کے روزوں کے برابر ہے، ایک سال آئندہ اور ایک سال گزشتہ۔

رواہ الدارقطنی فی فوائد ابن مسدد کی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۶۹۲۔

۱۲۰۸۶ . جس شخص نے عرفہ کے دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دو سالوں کے گناہوں کی بخشش فرما دیتے ہیں، ایک سال آئندہ کے گناہ کی اور ایک سال گزشتہ سال کے گناہوں کی۔ رواہ ابن ماجہ عن قتادہ رضی اللہ عنہ

اپنی مخلوق کو دیکھو! اسی طرح ارشاد فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے سب گناہ بخش دیئے ہیں۔

ابو الشيخ في الثواب عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۲۱۰۲ جب عرفہ کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ذرا میرے بندوں کو تو دیکھو کہ پراگندہ بال اور غبار آلود ہو کر دور دراز تنگ راستے سے مجھے پکارتے ہوئے میرے پاس آئے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے گناہ بخش دیئے ہیں۔ تو فرشتے کہتے ہیں کہ ان لوگوں میں تو فلاں شخص بھی ہے جو گناہوں کی طرف منسوب ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی بھی مغفرت کردی ہے، لہٰذا ایسا کوئی دن نہیں کہ جس میں یوم عرفہ سے زیادہ لوگوں کو آگ سے نجات اور رستگاری کا پروانہ عطا کیا جاتا ہو۔

رواه ابن ابي الدنيا في فضل عشر ذي الحجة والبزار وابن خزيمة والصابوني في المائتين وعبدالرزاق في مسنده عن جابر رضي الله عنه

۱۲۱۰۳ وقوف عرفہ کی رات اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور تم پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں کہ یہ میرے بندے ہیں، میرے پاس پراگندہ بال ہو کر آئے ہیں، میری رحمت کے امیدوار ہیں، اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرات کے برابر (بارش) کے قطرات کے برابر اور درختوں کے برابر بھی ہوں تو وہ سب گناہ میں ضرور بخش دوں گا۔

اے میرے بندو! اسی حال میں لوٹ جاؤ کہ تمہاری بخشش کردی گئی اور ان لوگوں کی بھی جن کے لئے تم نے سفارش کی۔

رواه ابن عساكر عن انس رضي الله عنه

۱۲۱۰۴ ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں شیطان کو اتنا زیادہ ذلیل و راندہ اور اتنا زیادہ حقیر و غیظ زدہ دیکھا گیا ہو جتنا کہ وہ عرفہ کے دن ہوتا ہے (یعنی یوں تو شیطان ہمیشہ ہی آدمیوں کو نیکیاں کرتا ہوا دیکھ کر غیظ زدہ ہوتا ہے مگر عرفہ کے دن سب دنوں سے زیادہ غیظ کی ہوتا ہے اور ذلیل و رسوا بھی) اور اس کا سبب یہ ہے کہ وہ (اس دن) دیکھتا ہے کہ اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور اس کی طرف سے بڑے بڑے گناہوں کی معافی دی جاتی ہے، ہاں بدر کے دن بھی شیطان کو ایسا ہی دیکھا گیا تھا (یعنی غزوہ بدر کے دن جب مسلمانوں کو عزت اور اسلام کو شوکت حاصل ہوئی تو اس دن بھی شیطان عرفہ کے دن کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ ذلیل و خوار اور غیظ زدہ تھا) پوچھا گیا کہ بدر کے دن کیا دیکھا تھا؟ تو فرمایا (بدر کے دن) شیطان نے دیکھا تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام (مشرکین سے لڑنے کے لئے) فرشتوں کی صفوں کو ترتیب دے رہے تھے۔

البيهقي عن طلحة بن عبيدالله بن كريز عمن له صحبة

۱۲۱۰۵ ایسا کوئی دن نہیں کہ جس میں شیطان کو اتنا زیادہ ذلیل و راندہ اور اتنا زیادہ حقیر و غیظ زدہ دیکھا گیا ہو جتنا کہ وہ عرفہ کے دن ہوتا ہے (یعنی یوں تو شیطان ہمیشہ ہی آدمیوں کو نیکیاں کرتے ہوئے دیکھ کر غیظ زدہ و ذلیل و خوار ہوتا ہے مگر عرفہ کے دن سب دنوں سے زیادہ غیظ زدہ ہوتا ہے) اور اس کا سبب یہ ہے کہ وہ (اس دن) دیکھتا ہے کہ اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور اس کی طرف سے بڑے بڑے گناہوں کی معافی دی جاتی ہے، ہاں بدر کے دن بھی شیطان کو ایسا ہی دیکھا گیا تھا (یعنی غزوہ بدر کے دن جب مسلمانوں کو عزت اور اسلام کو شوکت حاصل ہوئی تو اس دن بھی شیطان عرفہ کے دن کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ غیظ زدہ و ذلیل و خوار دیکھا گیا تھا)۔ چنانچہ (بدر کے دن) شیطان نے دیکھا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام (مشرکین سے لڑنے کے لئے) فرشتوں کی صفوں کو ترتیب دے رہے تھے۔

موطا امام مالك. شعب الايمان للبيهقي عن طلحة بن عبيدالله كريز. مرسلا رواه البيهقي عنه عن ابي الدرداء

یہ حدیث امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مؤطا میں روایت کی ہے اور اس حدیث کے بہت سے شواہد احادیث کی صورت میں آئے ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مسند کے ساتھ یہی حدیث حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۰۶ ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں شیطان کو اتنا زیادہ ذلیل و راندہ اور اتنا زیادہ حقیر و غیظ زدہ دیکھا گیا ہو جتنا کہ وہ عرفہ کے دن ہوتا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ اس دن بندوں پر رحمت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے بڑے گناہوں سے درگزر فرماتے ہیں۔

رواه مالك وابن ابي الدنيا في فضل عشر ذي الحجة عن طلحة بن عبيدالله كريز رضي الله عنه مرسلا

اس کی قربانی مکمل ہوگئی، اور وہ مسلمانوں کے طریقے پر چلا۔ رواہ البخاری ومسلم عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۳ تم میں سے کوئی شخص قربانی اس وقت تک نہ کرے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لے (یعنی نماز عید پڑھنے کے بعد قربانی کرے)۔

رواہ الترمذی عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۴ تمہارے اس دن (دسویں ذی الحجہ) قربانی کی پہلی رسم نماز عید ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۵ ہمارے اس آج کے دن (دسویں ذی الحجہ) میں سب سے پہلا کام یہ ہے کہ ہم نماز عید ادا کریں، پھر لوٹیں تو قربانی کریں۔ پس جس شخص نے اس طرح یہ کام سرانجام دیا تو اس نے ہماری سنت کے مطابق عمل کیا، اور جس نے اس سے پہلے (یعنی نماز عید سے قبل) قربانی کی تو گویا اس کی وہ قربانی اس گوشت کی مانند ہے جس کو اس نے اپنے گھر والوں کے سامنے پیش کیا یعنی قربانی میں سے (اس کا یہ عمل) کسی شمار میں نہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۶ جس شخص نے نماز عید کے بعد قربانی کی تو اس کی قربانی پوری ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پالیا۔

رواہ البخاری عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۷ (نبی کریم ﷺ نے) رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۶۰۱۲۔

۱۲۱۸۸ جس شخص نے نماز عید سے قبل قربانی کرلی تو وہ قربانی اس نے اپنے لیے کی (اللہ کے لیے نہیں کی) اور جس شخص نے نماز عید کے بعد قربانی کی تو اس کی قربانی کامل ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پالیا۔ البخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۹ جس شخص نے ہماری نماز عید پڑھی (پھر اس کے بعد) ہماری (جیسی) قربانی کی تو اس نے قربانی کی رسموں کو درست انجام دیا، اور جس شخص نے نماز عید سے قبل ہی قربانی کرالی تو اس کی قربانی نماز عید سے پہلے ہی تھی لہٰذا اس کی قربانی نہیں ہوئی۔

رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد عن البراء رضی اللہ عنہ

نماز عید سے قبل قربانی نہ ہوگی

۱۲۱۹۰ جس شخص نے نماز عید پڑھنے سے پہلے ہی اپنی قربانی ذبح کرلی تو اسے چاہیے کہ (نماز عید کے بعد) اس کی جگہ دوسرا جانور قربان کرے اور جس شخص نے (نماز عید سے قبل) ذبح نہ کی تو اسے چاہیے کہ (نماز عید کے بعد) اللہ کا نام لے کر (اپنی قربانی) ذبح کرے۔

رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۲۱۹۱ جس شخص نے نماز عید سے قبل ہی قربانی کرالی تو اسے چاہیے کہ دوبارہ قربانی کرے (نماز عید کے بعد)۔

رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۹۲ جانوروں کی قربانی محرم کی شروع تاریخ تک کی جاسکتی ہے ان لوگوں کے لیے جن سے (بوجہ مجبوری) تاخیر ہوجائے۔

ابوداؤد فی مراسیلہ، السنن للبیہقی عن ابی سلمۃ وسلیمان بن یسار بلاغاً

کلام: ..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۹۹۵۔

۱۲۱۹۳ جانور ذبح کرو خواہ کسی بھی مہینے میں ہو، اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کرو، اور (فقیر مسکین کو) کھانا کھلاؤ۔

ابوداؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن نبیشۃ

۱۲۱۹۴ میں نے یہاں قربانی کی ہے اور مقام منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے پس اپنی قیام گاہوں پر قربانی کرو، اور میں نے یہاں وقوف کیا ہے اور مقام عرفہ سارے کا سارا موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے اور مزدلفہ سارے کا سارا موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے۔

رواہ ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:...... تنبیہ پر ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تنقید فرماتے ہوئے فرمایا راوی ابوحمزہ بہت ہی ضعیف ہے اور اسماعیل لیس بذاک اعتبار کے قابل نہیں۔

۱۲۲۳۶...... اے فاطمہ! اپنی قربانی کے جانور کے پاس کھڑی ہو جاؤ اور (بوقت ذبح) اس کے پاس حاضر رہو، کیونکہ اس کے خون کے پہلے ہی قطرہ گرنے پر تمہارے گذشتہ تمام گناہ معاف ہو جائیں گے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ حکم ہمارے لیے خاص ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بلکہ ہمارے لیے بھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی عام ہے۔

رواہ الحاکم وتعقب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت کی سند میں عطیہ راوی "واہ" بےکار ہے۔

۱۲۲۳۷...... اے فاطمہ! کھڑی ہو جاؤ اور اپنی قربانی کے جانور کے پاس حاضر رہو، آگاہ رہو کہ اس کے خون کے پہلے ہی قطرہ گرنے پر تمہارا ہر گناہ معاف ہو جائے گا، قیامت کے دن وہ قربانی کا جانور اپنے گوشت اور خون کے ساتھ ستر گنا بڑھا کر لایا جائے گا تا کہ تمہارے ترازو میں تولا جائے۔ یہ حکم محمد (ﷺ) کی اولاد کے لیے بھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی عام ہے۔ رواہ البیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۲۲۳۸...... صلہ رحمی کے لیے خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے بھی زیادہ عظیم ہے۔

رواہ الخطیب وابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... اس حدیث کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ حدیث "غریب ضعیف" ہے۔

۱۲۲۳۹...... جو نفقہ (خرچ) صلہ رحمی کے لیے ہو وہ ایام نحر میں خون بہانے (قربانی کرنے) سے بھی زیادہ افضل اور اجر و ثواب کے اعتبار سے بہت عظیم ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۲۴۰...... ابن آدم کا اس آج کے دن (دسویں ذی الحجہ کو) سب سے افضل عمل خون بہانا (قربانی کرنا) ہے البتہ اگر کہیں قطع رحمی پر صلہ رحمی کی جائے تو وہ عمل اس سے بھی زیادہ افضل ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۱۱۳ الضعیفہ ۵۲۵۔

۱۲۲۴۱...... جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے تو میں نے ان سے کہا کہ: آپ کو ہماری عید (الاضحیٰ) کیسی لگی؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اس عید پر آسمان والوں نے فخر کیا ہے۔ اے محمد! یہ بات جان لو کہ: بے شک بھیڑ کا بچہ بکری کے ایک سالہ بچے سے بہتر ہے اور بھیڑ کا بچہ گائے کے دو سالہ بچے سے بہتر ہے اور بھیڑ کا بچہ اونٹ کے پانچ سالہ بچے سے بہتر ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کو بھیڑ سے زیادہ بہتر جانور کی قربانی کا علم ہوتا تو ضرور حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی کی قربانی کرتے (یعنی اللہ نے بھیڑ نازل کیا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی کی قربانی کی اس سے معلوم ہوا کہ بھیڑ سب سے بہتر ہے)۔ رواہ الحاکم فی المستدرک وتعقب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

نوٹ:...... اس حدیث کی سند میں مالک اور ہشام دو راوی ہیں جن کے بارے میں علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ "لیس بمعتمد" اور ابن عدی نے کہا کہ باوجود راوی ضعیف ہونے کے امام حاکم اس کی حدیث رکھتے ہیں۔

۱۲۲۴۲...... عید الاضحیٰ کے دن حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تو میں نے (ان سے) کہا کہ: آپ کو ہماری قربانی کیسی لگی؟ تو انہوں نے کہا کہ اس پر تو آسمان والوں نے فخر کیا ہے، اور اے محمد ﷺ! آپ جان لیں کہ بھیڑ کا بچہ گائے کے دو سالہ بچے سے بہتر ہے، اور اے محمد ﷺ! آپ جان لیں کہ بھیڑ کا بچہ اونٹ کے پانچ سالہ بچے سے بہتر ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کو بھیڑ سے زیادہ افضل جانور کی قربانی کا علم ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ضرور اسی کی قربانی کرتے۔ رواہ العقیلی والبیہقی وضعفہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف ہے۔

۱۲۲۴۳...... بھورے رنگ کے جانور کا خون اللہ کے ہاں کالے اور دوسرے رنگ کے جانور سے زیادہ محبوب ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

قربانی کا جانور صحت مند ہونا بہتر ہے

۱۲۲۴۳ یہ موٹا تازہ بچھڑا ہے اللہ زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لیے پورا پورا حق ادا کیا جائے اور نوجوان (جانور) اس کی جگہ میں دیا جائے تو موٹا تازہ بچھڑا اسے منا اور اسی کی قربانی کردے۔ البغوی عن سعد بن سلمۃ بن المحبق

فائدہ:..... ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے پاس کچھ مال ہے جس کی قیمت ایک موٹے تازے بچھڑے کو پہنچتی ہے یا پھر کم درجے کا ہے تو میں کونسا جانور اختیار کروں؟ تب حضور اکرم ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۲۲۴۶ بھیڑ کا بچہ قربانی میں کفایت کرتا ہے (یعنی قربانی ہو جاتی ہے) رواہ البیہقی عن سعید بن المسیب عن رجل من جہینۃ

۱۲۲۴۷ بھیڑ کے بچے کی قربانی جائز ہے۔ رواہ ابن ماجہ والحسن بن سفیان عن ھلال

کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۶۷۵ ضعیفہ ۶۵۔

۱۲۲۴۸ جس شخص نے ہمارے قبلے کی طرف رخ کیا (یعنی جو شخص صاحب قبلہ ہو) اور ہماری (طرح) نماز پڑھی اور ہماری (طرح) قربانی کی تو وہ قربانی نہ کرے یہاں تک کہ ہم نماز عید پڑھ لیں۔ یعنی نماز عید کے بعد قربانی کرے۔ ابن حبان فی صحیحہ عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۲۴۹ یہ قربانی نہیں ہے بلکہ یہ تو گوشت والی بکری ہے قربانی تو نماز عید کے بعد ہوتی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی بردۃ بن نیار رضی اللہ عنہ

۱۲۲۵۰ جس شخص نے نماز عید پڑھنے سے قبل ہی قربانی کرلی تو اس قربانی کی حیثیت اس گوشت کی سی ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کو پیش کیا ہے یعنی وہ قربانی نہیں ہوئی اور جس شخص نے عید کی نماز کے بعد قربانی کی تو اس نے سنت کے مطابق عمل کیا۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن البراء عن ابی بردۃ بن نیار رضی اللہ عنہ

۱۲۲۵۱ تمہارے بعد کسی اور شخص کے لیے یہ بات کافی نہ ہوگی کہ وہ نماز عید سے قبل قربانی کرے۔ رواہ الطحاوی وابن حبان فی صحیحہ عن جابر رضی اللہ عنہ) کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے نماز عید پڑھنے سے قبل ہی قربانی کردی تو فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۲۵۲ تم تو اس کی قربانی کرلو لیکن تمہارے بعد کسی دوسرے شخص کے لیے اس کی اجازت نہیں ہے (رواہ البیہقی عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ) عقبہ بن عامر نے کہا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ بکریاں عطا فرمائی تھیں جو میں نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) میں بطور قربانی تقسیم کردی تھیں، ان میں بکری کا ایک سالہ بچہ باقی رہ گیا فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۲۵۳ بکری کی قربانی کرو اور ایک دینار صدقہ کرو۔ رواہ ابوداؤد والترمذی غریب منقطع والطبرانی فی الکبیر عن حکیم بن حزام رسول اللہ ﷺ نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو ایک دینار دے کر بھیجا کہ آپ علیہ السلام کے لیے قربانی کا جانور خرید لیں تو حضرت حکیم بن حزام نے ایک دینار کا قربانی کا جانور خریدا (اور راستے میں) دو دینار میں بیچ دیا پھر اس میں انہیں ایک دینار کا نفع ہوا تو اس کی جگہ انہوں نے ایک دینار کا جانور خریدا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس قربانی کا جانور اور ایک دینار لے کر حاضر ہوئے تو فرمایا پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

کلام: ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند منقطع ہے اور ابوداؤد پر تعلیق میں منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند میں مجہول شخص ہے۔

۱۲۲۵۴ تمہاری عید الاضحی (کا دن) وہ دن ہے جس دن تم قربانی کرتے ہو اور تمہاری عید الفطر (کا دن) وہ دن ہے جس میں تم افطار کرتے ہو (یعنی روزہ ختم کرتے ہو) رواہ ابو القاسم الحرفی فی فوائدہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۲۲۵۵ میں نے یہاں قربانی کی ہے اور مقام منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے لہٰذا تم اپنے ٹھکانوں پر قربانی کرو۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الفضل بن عباس رضی اللہ عنہ

ہو کیونکہ غنی فقیر پر صدقہ کرے گا اور اب میں تمہارے لیے تین دنوں سے زیادہ گوشت کھانے کو حلال کرتا ہوں لہٰذا جس طرح چاہو کھاؤ۔

رواہ ابو داؤد عن قتادۃ ابن النعمان

۱۲۲۶۶..... اے مدینہ والو! تین دنوں سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھاؤ تو لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شکوہ کیا کہ ہمارے بال بچے اور خدام ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ (خود بھی) کھاؤ (دوسروں کو) کھلاؤ اور جمع کر کے رکھو۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۲۲۶۷..... قربانی کرنے والا قربانی کے گوشت میں سے کھائے۔ رواہ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۲۲۶۸..... بے شک میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کیا کہ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور میں شریک ٹھہرانے والوں میں سے نہیں ہوں، اور تحقیق میری نماز، میری ہر ایک عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

رواہ احمد فی مسندہ وابو داؤد وابن ماجہ والحاکم فی مستدرک عن جابر رضی اللہ عنہ

کہ رسول اللہ ﷺ نے عیدالاضحیٰ کے دن دو مینڈھے ذبح فرمائے، پھر جب انہیں قبلہ رخ لٹایا تو مذکورہ دعا ارشاد فرمائی۔

۱۲۲۶۹..... اے اللہ! محمد ﷺ کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے، کہ جس نے آپ کے لیے توحید کی شہادت دی اور میرے لیے بعثت کی گواہی دی۔ رواہ الحاکم فی المستدرک عن عائشہ رضی اللہ عنہا وابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۷۰..... اے اللہ میری طرف سے اور میری امت میں سے اس شخص کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی (یعنی جس کو قربانی کی استطاعت نہ تھی)۔ رواہ الحاکم فی المستدرک عن عمرو، کہ رسول اللہ ﷺ نے عیدگاہ میں ایک مینڈھا ذبح فرمایا، پھر مذکورہ دعا ارشاد فرمائی۔

۱۲۲۷۱..... اے اللہ میری طرف سے اور میری امت کی طرف سے۔ رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابی رافع

۱۲۲۷۲..... اللہ کے لیے قربانی کرو، جس مہینے میں بھی ہو، اور اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو (فقراء و مساکین کو کھانا) کھلاؤ۔

رواہ احمد فی مسندہ وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم فی المستدرک والطبرانی فی الکبیر والبیہقی عن نبیشۃ رضی اللہ عنہ

الہدایا ...... من الاکمال

ہدی کا بیان

۱۲۲۷۳..... جس شخص نے نفلی ہدی روانہ کی، پھر وہ (راستے میں) گم گئی تو (اب اس کو اختیار ہے) چاہے تو دوسری ہدی اس کے بدلے روانہ کرے، اور چاہے تو چھوڑ دے، (لیکن) اگر ہدی بطور نذر ہو تو اس صورت میں اس پر لازم ہے کہ وہ بدلے میں دوسری ہدی بھیجے۔

رواہ الحاکم والبیہقی فی السنن عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۲۷۴..... جس شخص نے بطور نفل ہدی روانہ کی اور (راستے میں) وہ قریب المرگ ہو جائے تو وہ اس میں سے نہ کھائے، کیونکہ اگر اس نے اس میں سے کچھ کھایا تو اس پر اس کے بدلے دوسری ہدی واجب ہوگی، لیکن اس کو ذبح کر دے، پھر اس کی جوتی کو (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی ہو) اس کے خون میں رنگ دے، پھر اس کے ذریعہ اس کے پہلو پر نشان لگا دے، اور اگر ہدی واجب ہو تو اگر چاہے تو اس میں سے کھائے، کیونکہ اس کی قضاء کرنا ضروری ہے۔ رواہ البیہقی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۷۵..... اگر دونوں بدنوں (ہدی کا اونٹ) کو مرض وغیرہ پیش ہو جائے (کہ قریب المرگ ہو جائیں) تو ان کو ذبح کر لینا، پھر ان کو جوتی (جو بطور ہار ان کے گلے میں پڑی ہو) کو ان کے خون میں رنگ دینا پھر اس کے ذریعہ ان کی گردن پر نشان لگا دینا تا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ دونوں اونٹ بدنے (ہدی کا جانور) ہیں، اور اس کے گوشت میں سے تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی بھی کچھ نہ کھائے، بلکہ ان کو اپنے بعد والوں کے لیے چھوڑ دو (تا کہ دوسرے فقراء و مساکین اس سے فائدہ اٹھائیں)۔ رواہ احمد فی مسندہ وابن ماجہ والبغوی عن سلمۃ بن المحبق

کے ساتھ رکھتے کا جو عہد خدا نے تم سے لیا ہے یا اس کو عہد جو تم نے خدا سے کیا ہے اس کے مطابق عورتیں تمہارے پاس آئی ہیں) اور ان کی شرم گاہوں کو خدا کے حکم سے یعنی "فانکحوا" کے مطابق (رشتہ زن و شو قائم کرکے) اپنے لیے تم نے حلال بنایا ہے اور عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تم کو ناگوار گزرے (یعنی وہ تمہارے گھر والوں میں کسی کو بھی تمہاری اجازت کے بغیر آنے نہ دیں خواہ وہ مرد ہو یا عورت) پس اگر وہ اس معاملہ میں نافرمانی کریں (کہ تمہاری اجازت کے بغیر کسی کو گھر آنے دیں اور انتباہ کے بعد بھی وہ اس سے باز نہ آئیں) تو تم ان کو اس طرح نہ مارو جس سے کوئی شدت ظاہر ہو اور انہیں تکلیف نہ دی جائے اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم ان کو اپنی استطاعت وحیثیت کے مطابق کھانے پینے کا سامان (اور مکان) اور کپڑا دو۔

لوگو! میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں جس کو اگر تم مضبوطی سے تھامے رہو گے تو میرے بعد (یا اس کو مضبوطی سے تھامے رہنے اور اس پر عمل کرنے کے بعد) تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے اور وہ چیز کتاب اللہ ہے۔

لوگو! میرے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا (کہ میں نے منصب رسالت کے فرائض پوری طرح انجام دیئے یا نہیں؟ اور میں نے دین کے احکام تم تک پہنچائے یا نہیں؟) تو تم کیا جواب دو گے؟ اس موقع پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے (بیک زبان) کہا کہ ہم (اللہ کے سامنے) اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ نے دین کو ہم تک پہنچا دیا اپنے فرائض نبوت کو ادا کردیا اور ہماری خیر خواہی کی"۔

اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے (اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا یعنی اس طرح آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف جھکا کر) یہ کہا اے اللہ! (اپنے بندوں کے اس اقرار پر) تو گواہ رہ" رواہ مسلم وابوداؤد وابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

احکام العمرۃ من الاکمال

عمرہ کے احکام

۱۲۳۰۵ آگاہ رہو! اگر تو عمرہ کرے تو تیرے لیے بہتر کی بات ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ والترمذی وابویعلی فی مسندہ وابن خزیمۃ
کہ ایک شخص نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بتائیے کہ عمرہ واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ) نے اس حدیث کو "حسن صحیح" کہا ہے۔

۱۲۳۰۶ عمرہ کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اپنے اوپر سے زرد رنگ کے اثر کو دھو ڈالو اور اپنا جبہ اتار دو (احرام باندھ لے) اور جو کچھ تم اپنے حج میں کیا کرتے ہو وہی اپنے عمرہ میں بھی کرو (یعنی جن چیزوں سے حج میں بچتے ہو عمرہ میں بھی بچو اور حج کے لیے لازم ہیں وہی عمرہ کے لیے بھی ہیں جیسے احرام تلبیہ اور سعی وغیرہ) رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن یعلی بن امیۃ

۱۲۳۰۷ تم میں سے جو اس بات کو پسند کرے کہ حج سے پہلے عمرہ سے فائدہ اٹھائے تو کرلے۔ رواہ احمد فی مسندہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۲۳۰۸ حج اور عمرہ ساتھ کرو (حج قران کرو یا یہ مطلب ہے کہ اگر حج کرلو تو پھر عمرہ بھی کرو اور اگر عمرہ کرلو تو پھر حج بھی کرو) کیونکہ ان دونوں کو ساتھ کرنا عمر میں زیادتی کا سبب ہے اور یہ دونوں فقر وفاقہ اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہار کی بھٹی زنگ کو دور کرتی ہے۔
رواہ احمد فی مسندہ والحمیدی والعدنی وابن ماجۃ وسعید بن منصور شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۰۹ حج اور عمرہ ساتھ کرو (حج قران کرو) کیونکہ یہ دونوں (بلکہ ان میں سے ہر ایک) فقر وفاقہ اور خطاؤں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہے کے زنگ کو لوہار کی بھٹی دور کرتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۱۰ حج وعمرہ ساتھ کرو اس لیے کہ یہ دونوں (بلکہ ان میں سے ہر ایک) عمر اور رزق میں زیادتی کا سبب ہیں اور فقر وفاقہ کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہے کے زنگ کو لوہار کی بھٹی دور کرتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن عامر بن ربیعۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۱۱ حج وعمرہ ساتھ کرو، اس لیے کہ ان دونوں کو ساتھ کرنا فقر و فاقہ اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہے کے زنگ کو دھونکنی دور کرتی ہے۔ رواہ ابویعلی فی مسندہ وصححہ ابن منصور

۱۲۳۱۲ جب رمضان المبارک آئے تو اس میں عمرہ کرنا، کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے ثواب کے برابر ہے۔

رواہ النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۱۳ رمضان کے مہینے میں عمرہ کرو، اس لیے کہ رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے ثواب کے برابر ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یوسف بن عبداللہ بن سلام

۱۲۳۱۴ رمضان میں عمرہ کرو، اس لیے کہ رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے ثواب کے برابر ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ والبیہقی عن معقل بن ابی معقل، رواہ ابوداؤد عن ام معقل، رواہ البیہقی عن عبدالرحمن بن خنیس

۱۲۳۱۵ اے ام سلیم! رمضان المبارک میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے ثواب کے برابر ہے۔ رواہ ابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۱۶ اے ام سلیم! رمضان المبارک میں عمرہ کرو، تجھے ایک حج سے کافی ہے (یعنی رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے ثواب کے برابر ہے ایک عمرہ رمضان میں کرنا حج کے ثواب کے حصول کے لیے کافی ہے)۔ الخطیب عن ام سلیم

۱۲۳۱۷ میں اگر تو اس (عورت) کو وقف کے اونٹ پر حج کے لیے بھیجتا تو وہ (اونٹ) اللہ کی راہ میں شمار ہوتا اور اس (عورت) کو میری طرف سے سلام کہہ دینا اور اس کو بتا دینا کہ رمضان میں عمرہ کرنا ایسا ہے جیسے میرے ساتھ حج کرنا۔

النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

نسک المرأة من الاکمال

عورت کا حج

۱۲۳۱۸ تم غسل کرلو اور کسی کپڑے (کرسف وغیرہ) کو اپنی فرج (شرمگاہ) پر باندھ لو (تاکہ سیلان دم باہر نہ ہو) اور (پھر) احرام باندھ لو۔

رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم ذوالحلیفہ پہنچ گئے تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت ہوئی تو انھوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ میں کس طرح (افعال حج) انجام دوں؟ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۳۱۹ جس طرح حاجی افعال حج انجام دیتے ہیں تم اسی طرح افعال حج انجام دو البتہ بیت اللہ کا طواف مت کرنا، یہاں تک کہ تم پاک ہو جاؤ۔ رواہ البخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا، فرماتی ہیں کہ میں مکہ پہنچی تو حالت حیض میں تھی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۳۲۰ محرم عورتیں خوشبو والے کپڑے نہ پہنیں ہاں بغیر خوشبو والے رنگ کے کپڑے پہن سکتی ہیں۔ رواہ الطحاوی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲۱ محرم عورت نہ نقاب لگائے اور نہ ہی دستانے پہنے۔ رواہ البیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲۲ (نبی کریم ﷺ) عورتوں کو حالت احرام میں دستانے پہننے اور نقاب لگانے سے منع فرماتے تھے اور ایسے کپڑے پہننے سے منع فرماتے کہ جن پر ورس (خوشبودار گھاس) اور زعفران لگا ہو، اس کے علاوہ جو کپڑا ان میں سے وہ پسند کرے پہن سکتی ہے۔

رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابن عمر رضی اللہ عنہ۔

جامع النسک "من الاکمال"

۱۲۳۳۰ ... حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے، اور انہیں لے کر چلے، پھر ظہر، مغرب اور عشاء اور فجر کی نماز مقام منیٰ میں ادا کیں، پھر انہیں منیٰ سے عرفات کی جانب لے چلے، پھر (جمع بین الصلاتین) ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں، پھر وہاں وقوف کیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا، پھر انہیں لے کر روانہ ہوئے، یہاں تک کہ مزدلفہ آئے تو وہاں نزول فرمایا، پھر وہاں رات گذاری اور پھر فجر کی نماز اتنے مختصر وقت میں پڑھی جتنا سرعت کے ساتھ مسلمانوں میں سے کوئی مسلمان نماز پڑھے۔ یعنی فجر کی نماز بہت مختصر کرکے پڑھی جتنا کہ کوئی جلدی اسے پڑھ سکتا ہو پھر وہاں وقوف کیا اتنی دیر کہ جتنی دیر میں کوئی مسلمان سست رفتار سے نماز ادا کرے، پھر انہیں لے کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ جمرات کی طرف پہنچے تو ان پر کنکریاں پھینکی، پھر ذبح (قربانی) کی، اور سر منڈایا پھر انہیں لے کر بیت اللہ آئے، اور بیت اللہ کا طواف کیا، پھر انہیں لے کر (دوبارہ) منیٰ لوٹے، پھر وہاں ان دنوں میں قیام کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر وحی نازل فرمائی کہ:

"آپ ابراہیم کے طریقے پر جو بالکل ایک (خدا) کی طرف ہو رہے تھے، چلئے"۔ البیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمرو رضی اللہ عنه

کلام: ... بیہقی نے مرفوعاً اور موقوفاً دونوں سند سے روایت کی ہے، اور انہوں نے موقوف کو محفوظ کہا ہے۔

الحج عن الغیر من الاکمال

دوسرے کی جانب سے حج کرنا

۱۲۳۳۱ ... بتاؤ! اگر تمہارے باپ پر قرضہ ہوتا تو تم اس کو ادا کرتے یا نہیں؟ تو انہوں (حصین بن عوف) نے فرمایا کہ: جی ہاں (ادا کرتا) تو پھر اللہ کا قرضہ زیادہ حقدار ہے کہ ادا کیا جائے (رواہ الطبرانی فی الکبیر عن حصین بن عوف) حصین بن عوف فرماتے ہیں کہ: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں اپنے والد کی جانب سے حج کرسکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۳۳۲ ... بتاؤ! اگر تمہارے باپ پر قرضہ ہوتا، اور تم وہ قرضہ اس کی جانب سے ادا کرتے، تو وہ قرضہ تم سے قبول کیا جاتا یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ: جی ہاں (قبول کیا جاتا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرنے والے ہیں لہٰذا اپنے باپ کی طرف سے تم حج کرلو۔

رواہ البیهقی عن سودة بنت زمعة رضی اللہ عنه

۱۲۳۳۳ ... بتاؤ! اگر تمہارے باپ پر قرضہ ہوتا اور تم اس کی جانب سے وہ قرضہ ادا کرتے، تو وہ کافی ہوتا یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ کافی ہوتا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس تم اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرو۔ رواہ ابن حبان فی صحیحه عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۲۳۳۴ ... بتاؤ! اگر تمہارے باپ پر قرضہ ہوتا، اور وہ قرضہ تم ادا کرتے تو تمہارے ادا کرنے سے ادا ہوتا یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ: جی ہاں (ادا ہو جاتا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن انس رضی اللہ عنه

۱۲۳۳۵ ... جو شخص میری امت کے لیے حج کرتا ہے اس کی مثال موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی سی ہے، جو موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں، اور وہ فرعون سے (اس دودھ پلانے کی) اجرت بھی لیتی تھیں۔ رواہ الدیلمی عن جبیر بن نفیر عن عوف بن مالک

کلام: ... ایت ضعیف و محتمل الموضوع ہے: تذکرۃ الموضوعات ۷۳، الموضوعات ۲/۲۱۹، ۲۲۰۔

۱۲۳۳۶ ... تم اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔ رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنه، حسن صحیح رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الفضل

۱۲۳۳۷ ... تم اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔

رواہ ابن ماجة عن ابی الغوث بن حصین عن ابن عباس عن حصین بن عوف، رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام: ۔۔۔ مذکورہ روایت کی سند میں عثمان بن عطاء الخراسانی ہے، ابن معین نے اس کو ضعیف کہا ہے اور ایک قول اس کے منکر الحدیث متروک ہونے کا ہے، رواہ ابن حبہ میں امام حاکم فرماتے ہیں یہ شخص اپنے والد سے موضوع روایات روایت کرتا ہے۔ الحاکم فی المستدرک ۱/ ۴۸۱

۱۲۳۲۸ ۔۔۔ تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرو۔ رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الفضل

۱۲۳۲۹ ۔۔۔ جس شخص نے اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دیتے ہیں، اور اس کے والدین کو ان کے ثواب میں بغیر کوئی کمی کے ایک کامل حج کا ثواب ملتا ہے اور وہ رحم شخص کسی سے جو صلہ رحمی کرتا ہے وہ زیادہ افضل ہے اس حج سے جو وہ اس کی موت کے بعد اس کی قبر میں داخل کرتا ہے (یعنی اس حج کے ثواب پہنچانے سے اس شخص کے ساتھ اس کی زندگی میں صلہ رحمی افضل ہے) اور جو شخص اپنی سواری پر اس شخص کے پیچھے چلا (صلہ رحمی کے لیے) تو گویا اس نے ایک گردن (غلام) آزاد کیا۔
رواہ البیھقی فی شعب الایمان وضعفہ وابن عساکر عن عبدالعزیز بن عبداللہ بن عمر عن ابیہ عن جدہ

کلام: ۔۔۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ روایت کو ضعیف کہا ہے۔

والدین کی طرف سے حج

۱۲۳۳۰ ۔۔۔ جس شخص نے اپنے والد یا اپنی والدہ کی جانب سے حج کیا تو وہ حج اس کی جانب سے اور ان دونوں کی جانب سے کفایت کرے گا۔ یعنی اس حج کا مکمل ثواب اس حج کرنے والے کو بھی ملے گا اور ان دونوں (والدین) کو بھی مکمل ملے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

۱۲۳۳۱ ۔۔۔ جس شخص نے کسی میت کی جانب سے حج کیا تو جس نے اس کی جانب سے حج کیا ہے اس کو اس میت کے ثواب جیسا ثواب ملے گا، اور جس شخص نے کسی روزے دار کو افطار کرایا تو اس افطار کرانے والے کو روزے دار کی طرح ثواب ملے گا، اور جس شخص نے کسی خیر کے کام پر دلالت کی تو اس کار خیر پر نشاندہی کرنے والے کو ایسا ہی ثواب ملے گا جیسا کہ اس کار خیر کو انجام دینے والے کو ملتا ہے۔ رواہ الخطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ۔۔۔ الضعیفۃ ۱۱۸۳۔

۱۲۳۳۲ ۔۔۔ جس شخص نے کسی میت کی طرف سے حج کیا تو اس میت اور (اس کی جانب سے) حج کرنے والے کے لیے جہنم سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۳۳ ۔۔۔ میت کے لیے ایک حج (درحقیقت) تین حج ہیں، ایک حج تو جس کی طرف سے حج کیا گیا، دوسرے حج حاجی کے لیے تیسرا حج وصیت کرنے والے کے لیے (یعنی ان سب کو ایک حج کا پورا پورا ثواب ملتا ہے گویا کہ ایک حج تین حج ہوئے)۔

کلام: ۔۔۔ روایت ضعیف ہے، الضعیفۃ ۱۹۷۹۔

۱۲۳۳۴ ۔۔۔ اس کے لیے چار حج کا ثواب لکھا جاتا ہے، ایک اس شخص کے حج کا ثواب جس نے اسے لکھا، اور ایک اس شخص کے حج کا ثواب جس نے اس پر خرچہ وغیرہ کیا، اور ایک اس شخص کا حج کا ثواب جس نے اس کو کیا (یعنی انجام دیا) اور ایک اس شخص کا حج کا ثواب جس نے اس کے بارے میں حکم جاری کیا (یعنی میت کی طرف سے حج بدل کرنے پر میت کو چار حج کا ثواب لکھا جاتا ہے)۔ رواہ البیھقی وضعف عن انس رضی اللہ عنہ
یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جس نے حج کی وصیت کی تھی۔

کلام: ۔۔۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

احکام ذکرت فی حجۃ الوداع من الاکمال
وہ احکامات جو حج وداع کے موقع پر ذکر کیے گئے

۱۲۳۳۵ ۔۔۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ اور کونسا مہینہ ہے؟ اور کونسا شہر ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، یہ محترم شہر (مکہ) ہے، اور

محترم مہینہ (ذوالحجہ) ہے اور محترم دن (عرفہ) ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: آگاہ رہو! بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر ایسے ہی محترم ہیں، جیسے کہ تمہارے اس دن (عرفہ) میں ہیں، اور تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں محترم ہیں (آگاہ رہو) میں تم سے حوض (کوثر) پر آگے بڑھنے والا ہوں گا، تمہیں دیکھوں گا اور دوسری امتوں کے سامنے تم پر فخر کروں گا، لہٰذا مجھے رسوانہ کردینا۔

آگاہ رہو! تم نے مجھے دیکھا ہے، اور مجھ سے (احکامات الٰہی) سنے ہیں، اور میرے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا، پس جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔

آگاہ رہو! میں بہت سے لوگوں کو (جہنم سے) نجات دلاؤں گا۔ اور کئی لوگ میرے ذریعہ (جہنم سے) چھٹکارا پائیں گے۔ اور میں کہوں گا اے پروردگار! میرے ساتھی؟ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ ”تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا کیا چیزیں گھڑیں“۔

رواہ احمد فی مسندہ عن رجل من الصحابة وابن ماجة عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

مسلمانوں کا خون بہت سے زیادہ محترم ہے

۱۳۳۴۶۔۔۔ بے شک تمہارے خون اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی محترم ہیں جس طرح تمہارے اس دن (عرفہ) میں اور تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں محترم ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن فضالة بن عبید رضی اللہ عنہ

۱۳۳۴۷۔۔۔ آگاہ رہو! بیشک تمہارے خون، اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی حرام و محترم ہیں، جیسے تمہارے اس دن (عرفہ) کی حرمت ہے اور تمہارے اس شہر (مکہ) کی حرمت ہے اور تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) کی حرمت ہے، سنو! کیا میں نے (احکامات خداوندی) پہنچادیئے؟ (صحابہ نے اثبات میں گواہی دی تو) آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ تو (اپنے ان بندوں کی گواہی پر) گواہ رہنا۔

رواہ احمد فی مسندہ والنسائی وابن خزیمة والبغوی والباوردی وابن قانع وابن حبان فی صحیحہ والطبرانی فی الکبیر سعید بن منصور فی سننہ عن موسیٰ بن زیاد بن حذیم بن عمرو السعدی عن ابیہ عن جدہ

۱۳۳۴۸۔۔۔ کون سا دن سب سے زیادہ عظیم حرمت والا ہے؟ اور کونسا مہینہ زیادہ حرمت والا ہے؟ اور کونسا شہر زیادہ عظیم حرمت والا ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ”ہمارا یہ دن (عرفہ) اور یہ مہینہ (ذوالحجہ) اور یہ شہر (مکہ) زیادہ عظیم حرمت والے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بیشک تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری آبرو، تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں، تمہارے اس شہر (مکہ) میں، تمہارے اس دن کی حرمت کی مانند ہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ وابو یعلی فی مسندہ وسعید بن منصور فی سننہ عن جابر رضی اللہ عنہ رواہ احمد فی مسندہ والبغوی وابن قانع عن نبیط بن شریط عن ابیہ

۱۳۳۴۹۔۔۔ اے لوگو! کونسا مہینہ زیادہ حرمت والا ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ (ذوالحجہ کا مہینہ) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اے لوگو! پھر کونسا شہر زیادہ حرمت والا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ (یعنی مکہ سب سے زیادہ محترم ہے) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیشک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی حرام و محترم ہیں جیسے کہ تمہارے اس دن (عرفہ) میں، تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں اس دن تک جس دن میں تم اپنے رب سے ملاقات کروگے (قیامت تک) حرام ہیں۔ یعنی جیسے تم قتل وقتال اور لوٹ مار کو اس دن، اس مہینہ اور اس شہر میں حرام جانتے ہو اسی طرح یہ چیزیں تم پر قیامت تک کے لیے محترم ہیں۔ رواہ البزار عن وابصة

۱۳۳۵۰۔۔۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے، ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں، کونسا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ دن (عرفہ کا دن تو) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کونسا مہینہ زیادہ حرمت والا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ مہینہ (ذوالحجہ) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: کونسا شہر

زیادہ حرمت والا ہے؟" تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یہ شہر (یعنی مکہ) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیشک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر ایسے ہی محترم ہیں جس طرح تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس شہر (ذوالحجہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں حرام ہیں، کیا میں نے (احکام خداوندی) پہنچا دیئے؟" (تو سب نے اثبات میں گواہی دی تو) آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ تو (اپنے ان بندوں کی گواہی پر) گواہ رہنا۔ رواہ ابن سعد، والطبرانی فی الکبیر والبیہقی عن نبیط بن شریط

نبیط بن شریط فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا اور نبی کریم ﷺ جمرہ اولی کے پاس خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۳۵۱۔۔۔ اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد کو ایسا ہی محترم بنایا ہے جس طرح کہ یہ سب اس مہینے کے اس دن (عرفہ) میں اور اس سال کے اس مہینے (ذوالحجہ) میں حرام ہیں، اے اللہ! کیا میں نے (دین) پہنچا دیا، اے اللہ! آیا میں نے (دین) پہنچا دیا۔

رواہ ابن النجار عن قیس بن کلاب الکلابی

۱۲۳۵۲۔۔۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ بیشک یہ دن ایام تشریق کا بالکل درمیان والا دن ہے (یعنی یوم عرفہ ہے) کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا شہر ہے؟ یہ شہر حرام (مکہ) ہے، میں نہیں جانتا کہ شاید اس (حج) کے بعد (آئندہ سال حج میں) تم سے ملاقات کر سکوں گا۔ آگاہ رہو! تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی حرام ہیں، جیسے کہ تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں حرام ہیں یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کر لو (یعنی قیامت تک کے لیے حرام ہیں) تو پھر اللہ تعالیٰ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کریں گے، آگاہ رہو! تم میں سے جو قریب ہے (یا حاضر ہے) وہ دور والے کو (یا غائب کو) یہ بات پہنچا دے، سنو! کیا میں نے (احکام) خداوندی پہنچا دیئے؟

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن اسدی بنت نبہان

۱۲۳۵۳۔۔۔ اے لوگو! بیشک تمہارے خون، تمہارے اموال، اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی حرام ہیں جس طرح کہ تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس مہینے (ذوالحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں حرام ہیں، پس تم میں سے حاضر شخص غائب تک (یہ بات) پہنچا دے اور میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

رواہ ابن قانع والطبرانی فی الکبیر وسعید بن منصور فی سننہ عن مخشی بن حجیر عن ابیہ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی غادیۃ الجہنی

۱۲۳۵۴۔۔۔ اے لوگو! یہ کونسا دن ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ "یوم حرام" (عرفہ) ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ "شہر حرام" ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ "حرام مہینہ" (ذوالحجہ) ہے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پس بیشک تمہارے خون، تمہارے اموال، اور تمہاری آبرو تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں اور تمہارے اس مہینے (ذوالحجہ) میں حرام و محترم ہیں اے اللہ! میں نے (تیرا دین) پہنچا دیا، اے اللہ! میں نے (تیرا دین) پہنچا دیا، پس حاضر کو چاہیے کہ غائب تک (یہ بات) پہنچا دے، میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ رواہ ابن شیبۃ واحمد فی مسندہ والبخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عمار رضی اللہ عنہ رواہ احمد فی مسندہ والبغوی عن ابی غادیۃ الجہنی

۱۲۳۵۵۔۔۔ اے لوگو! یہ کونسا دن ہے؟ اور یہ کونسا مہینہ ہے؟ اور یہ کونسا شہر ہے؟ کیا یہ حرام مہینہ (ذوالحجہ) اور کیا یہ حرام شہر (مکہ) اور کیا یہ حرام دن (یوم عرفہ) نہیں ہے، آگاہ رہو! بیشک تمہارے خون اور تمہارے اموال اور تمہاری آبرو تم پر اسی طرح محترم ہیں جس طرح کہ تمہارے اس مہینے (ذوالحجہ) میں، تمہارے اس شہر (مکہ) میں اور تمہارے اس دن (عرفہ) میں حرام و محترم ہیں اس دن تک جس دن تم اپنے پروردگار سے ملاقات کرو گے (قیامت تک حرام و محترم ہیں)۔ اے اللہ! کیا میں نے (تیرا دین) پہنچا دیا؟ اے اللہ تو گواہ رہنا (کہ میں نے تیرا دین تیرے بندوں تک پہنچا دیا)۔

رواہ احمد فی مسندہ وابن سعد والحکیم عن العداء بن خالد رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ رواہ البزار عن وابصۃ

۱۲۳۵۶ ۔۔۔ بیشک سب سے زیادہ حرمت والا دن تمہارے اس شہر (مکہ) میں تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں تمہارا یہ دن (عرفہ) ہے، آگاہ رہو! تمہارے خون تم پر اسی طرح محترم ہیں جس طرح کہ تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں تمہارے اس دن (عرفہ) کی حرمت ہے۔ سنو! کیا میں نے (اللہ کا دین تمہیں) پہنچا دیا؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ جی ہاں (آپ نے دین پہنچا دیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اے اللہ! تو (اپنے بندوں کی گواہی پر) گواہ رہ۔

رواہ ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۵۷ ۔۔۔ اے لوگو! کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کون سے مہینہ میں ہو؟ اور تم کس شہر میں ہو؟ اور تم کس دن میں ہو؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ حرام یوم (عرفہ) ہے، حرام مہینہ (ذی الحجہ) ہے اور حرام شہر (یعنی مکہ) ہے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری آبرو تم پر اسی طرح حرام ہے، جس طرح تمہارے اس مہینہ (ذی الحجہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں تمہارے اس دن کی حرمت ہے۔

جان و مال کو نقصان نہ پہنچاؤ

سنو! (اور اس کے مطابق) زندگی گزارو، خبردار! ظلم مت کرنا (تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی) کسی مسلمان کا مال اس کے طیب نفس کے بغیر حلال نہیں، سنو! زمانہ جاہلیت کا ہر خون اور ہر سودی مالی معاملہ اور زمانہ جاہلیت کی رسمیں قیامت تک میرے پاؤں تلے ہے (باطل) قرار دیتا ہوں اور سب سے پہلا خون جو معاف کیا جاتا ہے وہ الحارث کے بیٹے ربیعہ کا خون ہے، اور اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ سب سے پہلا سود جسے معاف کیا جاتا ہے وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے، تمہارے لیے تمہاری اصل رقم ہے، نہ تم ظلم کرو اور نہ کوئی دوسرا تم پر ظلم کرے، سنو! بیشک زمانہ اپنی اس اصلی ہیئت پر لوٹ آیا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی (یعنی زمانہ جاہلیت میں لوگ) جس طرح چاہتے مہینوں کو مقدم و مؤخر کرتے رہتے تھے، لیکن اب زمانہ اپنی اصلی ہیئت پر واپس لوٹ آیا ہے جیسا کہ اول دن میں، اب جو مہینہ جس جگہ ہے وہ اپنی (اصلی حالت پر ہے) سنو! اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں، جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی اس دن سے مہینوں کی تعداد بارہ ہے، ان میں سے چار محترم مہینے ہیں، یہ قوی دین ہے، ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم مت کرو، سنو! میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، سنو! شیطان اس بات سے تو مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی اس کی عبادت کریں، لیکن وہ لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف اکسانے پر لگا ہوا ہے۔

عورتوں کے حقوق ادا کرو

پس عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، اس لیے کہ وہ تو تمہاری خدمت گزار ہیں، اپنے لیے کسی چیز کی بھی مالک نہیں ہیں اور عورتوں پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر اس پر تمہارے علاوہ کسی دوسرے کو نہ آنے دیں اور تمہارے گھروں میں کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کو آنا تم کو ناگوار گزرے، اگر تمہیں ان کی نافرمانی کا خوف ہو تو (پہلے) انہیں نصیحت کرو (پھر بھی نہ مانیں) تو بستروں میں ان سے علیحدگی اختیار کرو اور ان کو مارو مگر اس طرح نہ مارو کہ جس سے سختی اور شدت ظاہر ہو اور انہیں کوئی گزند پہنچے، اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم ان کو اپنی استطاعت وحیثیت کے مطابق کھانے پینے کا سامان (اور مکان) اور کپڑے دو۔ کیونکہ تم نے ان کو اللہ کی امان کے ساتھ لیا ہے، اور ان کی شرم گاہوں کو خدا کے حکم سے یعنی "فانکحوا" کے مطابق اپنے لیے حلال بنایا ہے، سنو! جس کسی کے پاس کسی کی امانت ہو تو جس نے وہ امانت رکھائی تھی اس تک لوٹا دے، کیا میں نے (دین) پہنچا دیا؟ کیا میں نے (دین) پہنچا دیا؟ چاہیے کہ حاضر شخص غائب تک (یہ

بات) پہنچادے، کیونکہ بسا اوقات سننے والے کی بنسبت وہ شخص (جس نے سنا تو نہیں البتہ اس تک بات) پہنچائی گئی تھی زیادہ نیک بخت ہوتا ہے (اس بات پر عمل کرنے کے)۔

۱۲۳۵۸ ۔۔۔ سنو! زمانہ جاہلیت کے خون اور اس کے علاوہ کوئی چیز یں میرے دونوں قدموں کے نیچے ہیں (باطل کرتا ہوں) سوائے حاجیوں کو پانی پلانے والی خدمت اور کعبہ کی تولیت کے (کہ اس خدمت کو میں سابقہ طرز پر سابقہ لوگوں میں برقرار رکھتا ہوں)۔

رواہ ابن مندہ عن الاسود بن ربیعۃ الیشکری

کلام: ۔۔۔ اس حدیث کی سند مجہول ہے۔

۱۲۳۵۹ ۔۔۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے، جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور تن تنہا لشکروں کو شکست دی، سنو! زمانہ جاہلیت کی ہر رسم اور کسی بھی خون اور مال (سودی معاملہ) کا دعویٰ میرے قدموں تلے ہے (باطل ہے) البتہ حاجیوں کی پانی پلانے کی خدمت اور خانہ کعبہ کی تولیت (سابقہ طرز پر برقرار ہوگی) سنو! قتل خطاء کی دیت قتل شبہ عمد ہے، یہ وہ قتل ہے جو کوڑے یا ڈنڈے سے ہو، اس میں سو اونٹ دیت ہیں جن میں سے چالیس اونٹنیاں ایسی ہوں گی کہ جو حاملہ ہوں۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۲۳۶۰ ۔۔۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد و نصرت فرمائی اور تن تنہا لشکروں کو شکست دی، سنو! کوڑے اور ڈنڈے سے قتل کیے جانے والے کی دیت میں سو ۱۰۰ اونٹ ہیں کہ جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی کہ جن کے پیٹ میں ان کے بچے ہوں، سنو! زمانہ جاہلیت کی ہر رسم اور خون میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہیں۔ باطل باطل قرار دیتا ہوں البتہ خانہ کعبہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت سابقہ طرز پر میں انہیں لوگوں کے حق میں برقرار رکھتا ہوں یہ جو پہلے سے اس خدمت پر مامور ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان والطبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

لواحق الحج "من الاکمال"

حج سے ملحق احکام کا بیان

۱۲۳۶۱ ۔۔۔ اے قریش کی جماعت! اللہ سے ڈرو، اور جس چیز سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے حاجیوں کو اس چیز سے (فائدہ) اٹھانے سے منع نہ کرو پس اگر تم نے ایسا کیا (منع کیا) تو میں قیامت کے روز (ان کے حق میں) تم سے جھگڑا کروں گا۔ رواہ ابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۶۲ ۔۔۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا مالدار لوگ تفریح کے لیے حج کریں گے اور متوسط طبقے کے لوگ تجارت کی غرض سے حج کو جائیں گے اور قراء حضرات ریاکاری اور دکھلاوے کی غرض سے حج کو جائیں گے اور فقیر و محتاج بھیک مانگنے کی غرض سے حج کو جائیں گے۔

رواہ والدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ۔۔۔ روایت ضعیف ہے کشف الخفاء ۳۲۶۔

۱۲۳۶۳ ۔۔۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مالدار لوگ سیر و تفریح کی غرض سے حج کریں گے اور متوسط طبقے کے لوگ تجارت کی غرض سے حج کو جائیں گے اور فقراء و محتاجین بھیک مانگنے کے لیے حج کو جائیں گے اور قراء حضرات ریاکاری اور دکھلاوے کی غرض سے حج کریں گے۔

رواہ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۶۴ ۔۔۔ اے ام معقل! تم اپنے اونٹ پر سوار ہو کر حج ادا کرو، اس لیے کہ حج اللہ کے راستے میں سے ہے (یعنی حج بذات خود اللہ کا راستہ ہے) لہٰذا تم اگر سواری کی حالت میں مناسک حج ادا کر لو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام معقل رضی اللہ عنہا

دخول الکعبۃ "من الاکمال"

کعبہ میں داخل ہونا

۱۲۳۶۵۔۔۔ میں کعبہ میں داخل ہوا اور کاش کہ میں نہ داخل ہوتا، مجھے خوف ہے کہ میں نے اپنے بعد آنے والی امت کو مشقت میں مبتلا کر دیا۔

الترمذی حسن صحیح، البیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۲۳۶۶۔۔۔ میں نے گھر میں ایک سینگ دیکھا ہے، پس تم اس کو (کہیں) چھپا کر رکھو، کیونکہ یہ مناسب نہیں ہے کہ گھر میں کوئی ایسی چیز ہو جو نمازی کو دھوکہ میں مبتلا کرے۔ رواہ احمد فی مسندہ والبخاری فی التاریخ وابن عساکر عن ام عثمان بن سفیان

۱۲۳۶۷۔۔۔ میں جب گھر میں داخل ہوا تو میں نے مینڈھے کے سینگ دیکھے لیکن میں بھول گیا کہ تم کو اس سینگ کے چھپانے کا حکم دوں اس لیے کہ یہ بات مناسب نہیں کہ گھر میں کوئی ایسی چیز ہو جو نمازی کو مشغول کرے (کہ اس کی وجہ سے اس کا دھیان نماز سے ہٹ جائے)۔

رواہ البیھقی واحمد فی مسندہ وسعید بن منصور فی سننہ عن امرأۃ من بنی سلیم عن عثمان بن طلحۃ رضی اللہ عنہ

زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔۔۔ من الاکمال

نبی کریم ﷺ کی قبر کی زیارت کا بیان

۱۲۳۶۸۔۔۔ جس شخص نے حج کیا اور پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ اس شخص کی طرح ہے، جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ رواہ ابوالشیخ والطبرانی فی الکبیر وابن عدی فی الکامل والبیھقی فی السنن

کلام:۔۔۔۔۔۔ اسنی المطالب ۱۳۸۷، ضعیف الجامع ۵۵۵۳۔

۱۲۳۶۹۔۔۔ جس شخص نے حج بیت اللہ کیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ سے بے وفائی کی۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ فی الضعفاء والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ اس حدیث کو علامہ ابن الجوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے، لیکن وہ درست نہیں ہے۔ مگر دوسری کتب میں اس کو ضعیف کہا گیا ہے، دیکھئے: التنزیہ ۲/۱۷۲، الجبائی ۴۲۔

۱۲۳۷۰۔۔۔ جو حج کے ارادہ سے مکہ چلا پھر میری مسجد میں میری زیارت کا قصد کیا تو اس کے لیے دو مقبول حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۷۱۔۔۔ جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی تو (قیامت کے روز) میں اس کے لیے سفارشی ہوں گا یا گواہ ہوں گا، اور جو شخص دو حرموں (مکہ، مدینہ) میں سے کسی ایک میں انتقال کر جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو ان لوگوں میں سے اٹھائیں گے جو امن میں ہوں گے۔

رواہ ابوداؤد والبیھقی فی السنن عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۷۲۔۔۔ جس شخص نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو اس نے گویا میری حیات میں میری زیارت کی، اور جو شخص دونوں حرموں (مکہ، مدینہ) میں سے کسی ایک حرم میں انتقال کر جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو امن والوں میں اٹھائیں گے۔

رواہ ابو قانع والبیھقی فی شعب الایمان عن حاطب ابن الحارث

کلام:۔۔۔۔۔۔ روایت محل کلام ہے، الاتقان ۱۹۱۶۔

کون ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم عراقی ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تو کیا چیز تمہیں (یہاں) لائی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ حاجی لوگ (نے کرتے) ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تو کیا تم تجارت، میراث اور طلب دین کی غرض سے نہیں آئے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس تم از سرِ نو عمل (حج کے افعال) انجام دو۔ رواہ عبدالرزاق فی الجامع وابن شیبۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۷۹ ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ تم جب زین باندھو تو حج و عمرہ کی جانب رخ کرو کیونکہ یہ دونوں جہاد ہیں۔

رواہ عبدالرزاق فی الجامع، ابن ابی شیبہ

۱۲۳۸۰ ۔۔۔ حضرت ایوب سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حاجی ہرگز فقر و فاقہ میں مبتلا نہ ہوگا۔

رواہ عبدالرزاق فی الجامع

۱۲۳۸۱ ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کے جنازے میں حاضر ہوئے جو ایام تشریق کے آخری دن منیٰ میں وفات پا گیا تھا، اور فرمایا کہ مجھے کیا چیز منع کرتی ہے ایک ایسے شخص کو دفن کرنے سے کہ جب سے اس کی مغفرت ہوئی اس وقت سے گناہ نہیں کیا۔

رواہ عبدالرزاق فی الجامع

۱۲۳۸۲ ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حاجیوں، عمرہ کرنے والوں اور مجاہدوں سے ملاقات کرو، پس چاہیے کہ وہ تمہارے لیے دعا کریں اس سے پہلے کہ وہ میلے (گناہ میں مبتلا) ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۳۸۳ ۔۔۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ حاجیوں کی مغفرت فرما اور اس کی بھی مغفرت فرما جس کے لیے حاجی دعا (مغفرت) کرے۔ رواہ ابن زنجویہ

۱۲۳۸۴ ۔۔۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے جو چاہا اپنے نبی کو رخصت دی، اور اللہ کے نبی ﷺ اس کے راستے پر چلے، اور اللہ کے حکم کے عین مطابق حج اور عمرہ ادا کیا، اور ان عورتوں کی شرمگاہوں کو محفوظ کر دیا۔ رواہ احمد فی مسندہ ومسدد وابن ابی داؤد فی المصاحف والطحاوی

۱۲۳۸۵ ۔۔۔ حضرت عبداللہ بن ابی الہذیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کجاوے نہ کسے جائیں سوائے خانہ کعبہ کی طرف جانے کے لیے۔ رواہ ابن سعد

۱۲۳۸۶ ۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حاجی، غازی اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے وفد ہیں، وہ اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرما دیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ انہیں بلاتے ہیں تو وہ حاضر ہو جاتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۱۲۳۸۷ ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ حج اور عمرے کی مشقت اٹھاؤ اس لیے کہ یہ فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق فی الجامع

۱۲۳۸۸ ۔۔۔ ابراہیم بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن مکہ کے راستے میں اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ وہ لوگ جو سفر کی وجہ سے پراگندہ حالی کے باوجود مسلسل ذکر میں مشغول ہوتے ہیں، ان کے جسموں سے (گرد و غبار کی وجہ سے) بدبو آ رہی ہوتی ہے اور وہ شور (ذکر اللہ) کرتے جا رہے ہوتے ہیں اور وہ اس سفر سے دنیا کا کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں حاصل کرنا چاہتے، ہمارے خیال میں اس سفر سے بہتر اور کوئی سفر نہیں۔ وہ سفر حج مراد لے رہے تھے۔ رواہ ابن سعد فی نسخۃ

۱۲۳۸۹ ۔۔۔ حبیب بن زبیر اصفہانی سے مروی ہے کہ میں نے عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ نئے سرے سے عمل کریں (یعنی حجاج کرام؟) تو انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ مجھے عثمان بن عفان اور ابوذر رضی اللہ عنہما کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: لوگ از سرِ نو عمل کریں (کیونکہ حج کی وجہ سے ان کے پچھلے گناہ معاف ہو گئے ہیں)۔ ابن زنجویہ، السنن للبیہقی

۱۲۳۹۰ ۔۔۔ حارث بن سوید حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس سے پہلے پہلے حج کر لو کہ پھر تم

کہ رسول اللہ ﷺ اپنے حج میں ایک شخص کے پاس سے گزرے، ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے، وہ آدمی اپنے حج سے فارغ ہو چکا تھا، آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تیرا حج (گناہوں سے) محفوظ رہا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: از سر نو عمل کرو (کیونکہ تمہارے پچھلے گناہ معاف ہو گئے ہیں)۔

۱۲۳۹۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (حضور اکرم ﷺ نے ارشاد) فرمایا: اللہ کا محترم گھر کعبہ میری قبر کی طرف (بار بار) متوجہ ہوتا ہے اور کہتا ہے: السلام علیک یا محمد! تو میں بھی کہتا ہوں: وعلیک السلام یا بیت اللہ! میری امت نے میرے بعد تیرے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ تو کعبۃ اللہ کہتا ہے: جو میرے پاس آتا ہے میں اس کے لیے کافی ہو جاتا ہوں اور اس کے لیے سفارشی بن جاتا ہوں۔ اور جو میرے پاس نہیں آتا اس کے لیے آپ کافی ہو جائیں اور اس کے لیے سفارشی بن جائیں۔ الضعفاء

کلام: روایت موضوع ہے کیونکہ اس کی سند میں محمد بن سعید بورقی کذاب اور وضاع (جھوٹا اور حدیثیں بنانے والا) شخص ہے جو سلیمان بن جابر سے مروی ہے۔ بورقی حدیثیں گھڑنے والوں میں سے ایک تھا۔ میزان الاعتدال ۳/۵۶۶۔

فصل..... حج کے واجب ہونے کے بیان میں

۱۲۳۹۹۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جو حج کی طاقت رکھتا ہے پھر بھی اس نے حج نہیں کیا تو تم اس پر قسم اٹھاؤ کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرا۔ حلیۃ الاولیاء

۱۲۴۰۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ کچھ لوگوں کو شہروں میں بھیجوں، پس وہ ایسے کسی مالدار شخص کو نہ چھوڑیں جس نے حج نہیں کیا مگر ان پر جزیہ مقرر کر دیں (جیسا کہ غیر مسلموں پر ہوتا ہے) کیونکہ ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں۔

السنن لسعید بن منصور، رستہ فی الایمان، ابوالعباس الاصم فی حدیثہ، ابن شاہین فی السنۃ

۱۲۴۰۱۔ عبدالرحمن بن غنم الاشعری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہودی یا نصرانی ہو کر مرے (تین مرتبہ تاکید فرمایا) وہ شخص جو حج کی وسعت رکھتا تھا اور اس کی راہ بھی خالی تھی مگر وہ بغیر حج کیے مر گیا۔ پس اگر میں نے ابھی تک حج نہ کیا ہوتا تو میں حج کروں یہ مجھے اپنے چھ یا سات غزوات کی شرکت سے زیادہ محبوب ہے۔ السنن لسعید بن منصور، رستہ، ابن شاہین، السنن للبیہقی

۱۲۴۰۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جو مر گیا اور وہ مالدار تھا لیکن اس نے ایک (بھی) حج نہیں کیا تو وہ چاہے تو یہودی ہو کر مرے، چاہے نصرانی ہو کر مرے۔ السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ

۱۲۴۰۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: اگر لوگ حج کو ایک سال کے لیے بھی چھوڑ دیں (یعنی حج بیت اللہ کو کوئی نہ کرے) تو میں ان سے قتال کروں گا جس طرح ہم نماز و زکوٰۃ پر قتال کرتے ہیں۔

السنن لسعید بن منصور، رستہ فی الایمان، اللالکائی فی السنۃ، ابوالعباس الاصم فی حدیثہ

۱۲۴۰۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: اپنی (آل) اولادوں کو حج کراؤ اور ان کی روزی نہ کھاؤ (ان کی روزی کھانے کی لالچ میں ان کو فریضہ حج سے نہ روکو) اور ان کی رسی ان کی گردنوں پر چھوڑ دو (اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں)۔

ابوعبید فی الغریب، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن سعد، مسدد

ذیل الوجوب..... وجوب سے متعلق

۱۲۴۰۵۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا حج افضل ہے؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: العج والثج یعنی جس حج میں زور زور سے تلبیہ پڑھا جائے اور اونٹوں کا خون بہایا جائے۔ الدارمی، ترمذی، وقال غریب، ابن خزیمہ، الدارقطنی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب منیٰ سے نکلتے تو تلبیہ موقوف فرما دیتے۔ اور سبحان اللہ العظیم پڑھتے رہتے۔

نیز ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرفہ کی رات حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ ھضہ (پانی کے ٹب) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے لیے پانی بہایا جا رہا تھا اور آپ غسل فرما رہے تھے اور آپ مسلسل تلبیہ پڑھ رہے تھے حتیٰ کہ آپ غسل سے فارغ ہو گئے۔ ابن جریر

۱۲۳۱۵۔ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ مزدلفہ سے نکلا میں مسلسل آپ کو تلبیہ پڑھتے ہوئے سن رہا تھا لبیک اللّٰھم لبیک الخ۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ جمرۃ تک پہنچ گئے۔ میں نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! یہ اھلال کیا ہے؟ ۔ یہ تلبیہ پڑھنا کیسا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد علی بن ابی طالب کو اسی طرح تلبیہ پڑھتے سنا تھا حتیٰ کہ آپ جمرہ پر پہنچ گئے اور انہوں نے مجھے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ پڑھا حتیٰ کہ جمرۃ تک پہنچ گئے۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی بات سنائی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: انہوں نے سچ کہا۔ پھر مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اور مجھے میرے بھائی فضل بن عباس جو کہ حضور اکرم ﷺ کے ردیف تھے۔

یعنی دوران حج حضور ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے میں نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے جمرۃ تک پہنچ کر اس کو ختم فرما دیا۔ مسند ابی یعلی، الطحاوی، ابن جریر

ابن جریر نے مذکورہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۲۳۱۶۔ ھشام بن حسان، محمد بن سیرین سے اور محمد بن سیرین اپنے بھائی یحییٰ بن سیرین سے اور وہ اپنے بھائی انس بن سیرین سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں تلبیہ پڑھتے سنا:

لبیک حقا حقا تعبداً ورقاً

۱۲۳۱۷۔ محمد بن سیرین عن اخیہ یحییٰ بن سیرین عن اخیہ معبد عن اخیہ انس بن سیرین عن انس بن مالک، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

لبیک حقاً حقاً تعبداً ورقاً۔ الدیلمی

ترجمہ: ...... حاضر ہے بندہ حق، بندگی اور غلامی کی حالت میں۔ ابن عساکر، ابن النجار

۱۲۳۱۸۔ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کیا اور آپ کے جسم پر سفید جبہ تھا اور آپ علیہ السلام فرما رہے تھے:

لبیک اللّٰھم لبیک

اور آپ علیہ السلام کے پروردگار آپ کو جواب دے رہے تھے:

لبیک یا موسیٰ۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۲۳۱۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کسی تلبیہ پڑھنے والے نے کبھی کوئی تلبیہ نہیں پڑھا اور نہ کسی تکبیر کہنے والے نے کبھی کوئی تکبیر کہی مگر اس کو جنت کی خوشخبری دے دی گئی۔ ابن النجار

۱۲۳۲۰۔ عمرو بن معدیکرب سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اکرم ﷺ نے (تلبیہ یوں) سکھلایا:

لبیک اللّٰھم لبیک، اللّٰھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک۔

"حاضر ہیں ہم اے اللہ! ہم حاضر ہیں اے اللہ! ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، ہم حاضر ہیں، بے شک تمام

تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور ساری بادشاہی تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔"

عمرو بن معدیکرب فرماتے ہیں: ہم جاہلیت کے زمانے میں لوگوں کو عرفات کے میدان میں کھڑا ہونے سے روکتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں ہمیں جن نہ اچک لیں۔ تو رسول اکرم ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: لوگوں کو (میدان عرفات) عرفہ میں جانے کا راستہ چھوڑ دو خواہ وہ بطن عرنہ میں عرفہ کی رات ٹھہریں اور ارشاد فرمایا: بطن عرنہ کو عبور کرلو جن جب مسلمان ہوگئے ہیں تو وہ اب تمہارے بھائی بن گئے ہیں۔

یعقوب بن سفیان، الشافعی، البغوی، ابن مندہ، ابن عساکر

۱۲۳۲۱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے مزدلفہ میں ارشاد فرمایا: میں نے اس ذات سے سنا جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی اس مقام میں وہ فرما رہے تھے:

لبیک اللھم لبیک۔ ابن جریر

جمرۂ عقبہ پر تلبیہ ختم کرے

۱۲۳۲۲ عبدالرحمن بن یزید سے مروی ہے کہ میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھ مشعر حرام سے یوم النحر (قربانی کے دن) تک ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ جمرۂ عقبہ پر پہنچ گئے پھر بطن الوادی گئے اور فرمایا: اے بھتیجے! میری اونٹنی کی مہار تھام اور مجھے سات کنکریاں دے۔ چنانچہ میں نے آپ کو کنکریاں دے دیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بطن الوادی سے رمی فرمائی۔ اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ پھر ارشاد فرمایا: اسی طرح میں نے اس ذات کو کرتے دیکھا تھا جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی۔ ابن جریر

۱۲۳۲۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو تلبیہ پڑھتے دیکھا حتیٰ کہ آپ نے جمرۂ عقبہ کی رمی فرمائی۔

ابن جریر

۱۲۳۲۴ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ تلبیہ پڑھتے رہتے تھے حتیٰ کہ جمرۂ عقبہ کی رمی فرماتے۔ ابن جریر

۱۲۳۲۵ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حرم کے حدود (کے مقام) پر پہنچتے تو تلبیہ پڑھنے سے رک جاتے تھے حتیٰ کہ بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف فرماتے اگر عمرہ ہوتا تو ٹھیک ورنہ حج میں صفا مروہ کے طواف میں شروع ہو جاتے اور تلبیہ پڑھنا شروع فرما دیتے اور جب تک مکہ میں مقیم رہتے اور مزدلفہ میں اور عرفہ کی رات تک یونہی تلبیہ پڑھتے رہتے حتیٰ کہ (عرفہ کی) صبح ہوتی تو ترک کرتے تھے۔ ابن جریر

۱۲۳۲۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو عرفہ سے مزدلفہ تک اپنا ردیف (سواری کے پیچھے سوار کر) بنایا۔ پھر مزدلفہ سے منیٰ تک فضل بن عباس کو ردیف بنایا۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ فضل نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ مسلسل تلبیہ پڑھتے ہوئے سنتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے رمی جمرہ فرمائی۔ ابن جریر

۱۲۳۲۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: حاجی جب جمرۂ عقبہ پر رمی کریں تو تلبیہ پڑھنے سے رک جائیں۔ ابن جریر

۱۲۳۲۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اللہ فلاں (دشمن علی رضی اللہ عنہ) پر لعنت کرے وہ اس دن یعنی یوم عرفہ کو تلبیہ پڑھنے سے روکتا تھا کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس دن تلبیہ پڑھتے تھے۔ ابن جریر

۱۲۳۲۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: شیطان ابن آدم کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: تلبیہ چھوڑ دے اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھ تا کہ وہ بدعت کو زندہ کرے اور سنت کو مٹا دے۔ ابن جریر

۱۲۳۳۰ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں عرفہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک فلاں لوگوں کو لعنت کرے انہوں نے ایام حج کے سب سے بڑے دن (عرفہ) کو لیا اور حج کی زینت ختم کردی اور حج کی

۔۔۔ تلبیہ منقطع ہوئی۔ ابن جریر

۱۲۴۳۱ ۔۔۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ جمرۂ عقبہ کی کنکریاں (یعنی ان سے پہلے تلبیہ ختم کر دیا)۔ ابن عساکر

۱۲۴۳۲ ۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو تلبیہ سکھایا:

لبیک اللھم لبیک لا شریک لک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک۔ ابن عساکر

باب مناسک حج میں ترتیب کے ساتھ

فصل ..... میقات مکانی میں

۱۲۴۳۳ ۔۔۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ دو شہر (عراق اور بصرہ وغیرہ) فتح ہو گئے تو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! رسول اللہ ﷺ نے اہل نجد کے لیے "قرن" کو میقات مقرر کیا تھا جبکہ یہ ہمارے راستے سے ہٹ کر ہے اور اگر ہم "قرن" کا قصد کرتے ہیں تو ہمیں دشوار پڑتا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے مقابلے میں جو مقام تمہارے اپنے راستے میں پڑتا ہے اس کو دیکھو۔ چنانچہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر کر دیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، السنن للبیہقی

۱۲۴۳۴ ۔۔۔ اسود بن یزید حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

تم میں سے جو شخص حج کا ارادہ کرے وہ میقات سے احرام باندھے (یعنی تلبیہ پڑھے) جو رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لیے میقات مقرر فرمائے ہیں۔ اہل مدینہ اور جو وہاں سے غیر اہل مدینہ گزرے ان کے لیے ذوالحلیفہ میقات ہے۔ اور اہل شام اور جو شام سے غیر شامی آئیں ان کے لیے میقات جحفہ ہے۔ اور اہل نجد اور جو غیر نجدی وہاں سے آئیں ان کے لیے میقات قرن ہے۔ اور اہل یمن کے لیے یلملم ہے اور اہل عراق اور بقیہ تمام لوگوں کے لیے ذات عرق ہے۔ ابن [illegible]

۱۲۴۳۵ ۔۔۔ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم اپنے والد عبدالرحمن سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اپنی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھاؤ، تنعیم اس کو لے جاؤ۔ جب تم اس کو لے کر ٹیلوں سے اترو تو اس کو کہہ دینا کہ احرام باندھے کیونکہ یہ مقبول عمرہ ہے۔ مسند احمد، مسند البزار، مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم

۱۲۴۳۶ ۔۔۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب طریق الفرع پر چلتے تو سواری چلتے ہی تلبیہ پڑھ لیتے تھے (یعنی احرام باندھ لیتے تھے) اور جب دوسرے کسی راستے پر چلتے تو مقام بیداء پر پہنچ کر تب تلبیہ پڑھ لیتے تھے (سنن ابی داؤد)۔

۱۲۴۳۷ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ سے تلبیہ پڑھنا شروع کیا تھا۔ الحارث

کلام: ..... مذکورہ روایت کی سند میں واقدی (ضعیف) راوی ہے۔

۱۲۴۳۸ ۔۔۔ محمد بن اسحاق سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عامر نیشاپور سے عمرہ کے ارادے سے نکلے اور نیشاپور سے ہی احرام باندھ لیا۔ جب وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

تم نے نیشاپور سے احرام باندھ کر اپنے آپ کو دھوکہ دیا ہے۔ السنن للبیہقی

۱۲۴۳۹ ۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام و مصر کے

لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن، اور اہل عراق کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا۔ ابن جریر

۱۲۴۳۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مشرق کے لیے عقیق کو میقات مقرر فرمایا۔ ابن جریر

کلام:... روایت ضعیف ہے ضعیف ابی داؤد ۳۸۱۔

۱۲۴۳۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدائن کے لیے عقیق کو، اہل بصرہ کے لیے ذات عرق کو، اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو اور اہل شام کے لیے جحفہ کو میقات مقرر کیا۔ الکبیر للطبرانی

میقات زمانی

۱۲۴۳۲ قرآن پاک الحج اشھر معلومات (حج چند متعین مہینوں میں ہے) کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے مہینے ہیں۔ السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر، السنن للبیہقی

میقات سے متعلق

۱۲۴۳۳ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بصرہ سے احرام باندھا تو حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند کیا۔ السنن للبیہقی

۱۲۴۳۴ عبدالرحمن بن اسود سے مروی ہے ان کے والد عرفہ کے روز ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور پوچھا تم یہاں تلبیہ کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس مقام پر تلبیہ پڑھتے سنا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے تلبیہ پڑھوایا۔ السنن للبیہقی

۱۲۴۳۵ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مزدلفہ میں تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! تلبیہ کس چیز کا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا ہم نے (مناسک حج) پورا کر لیا۔ السنن للبیہقی

فصل...... احرام اور حج کی ادائیگی کے طریقوں کے بیان میں

احرام

۱۲۴۳۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: میں حضور اقدس ﷺ کی داڑھی کو غالیہ (مرکب ملی جلی خوشبو) کے ساتھ خوب بھر دیتی پھر آپ ﷺ احرام باندھ لیتے تھے۔ الحسن بن سفیان، ابن عساکر

۱۲۴۳۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو پہلے خوشبو لگاتے پھر لوگوں کے پاس (احرام باندھ کر) تشریف لے آتے تھے۔ ابن النجار

۱۲۴۳۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد تلبیہ پڑھتے تھے۔ النسائی

۱۲۴۳۹ عبدالرحمن بن محمد بن اسید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب منیٰ کی طرف کوچ فرماتے تو تلبیہ پڑھتے تھے۔

ابن مندہ رجال طویب، ابونعیم، ابن عساکر

کلام:... ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ روایت کو ضعیف کہا ہے۔

۱۲۴۴۰ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ پڑھا تھا جب آپ ﷺ کی سواری

آپ نے کہا بلی۔ اور مقام بیداء پر بھی آپ ﷺ نے تلبیہ پڑھا یا تھا سواری کے آپ کو لے کر چلنے سے قبل۔ الکبیر للطبرانی

حج افراد..... صرف حج کے لیے تلبیہ پڑھنا

۱۲۴۵۱ ...اسود بن یزید سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا۔ انہوں نے بھی صرف حج ہی کیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی صرف حج کیا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی صرف حج ادا کیا (بغیر عمرہ کے)۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی السنن، شعب الایمان، النسائی فی امالیہ

۱۲۴۵۲ حضرت جابر سے مروی ہے کہ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے حج افراد کیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۴۵۳ محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حج افراد کرو کیونکہ وہ افضل ہے۔ السنن للبیہقی

۱۲۴۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حج افراد کرو کیونکہ وہ افضل ہے۔ السنن للبیہقی

۱۲۴۵۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حج افراد کیا۔ السنن، ابن عساکر

کلام: ... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۷۴، ضعیف الترمذی ۱۳۶، ۱۳۷۔

۱۲۴۵۶ ...ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج افراد (صرف حج) کا تلبیہ پڑھا۔ ابن عساکر

۱۲۴۵۷ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کس حج کا تلبیہ پڑھا؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حج کا (یعنی حج افراد کا)۔ آدمی نے کہا: انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حج قران کیا۔ یعنی حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انس بن مالک تو اس وقت عورتوں کے پاس آتے جاتے تھے اور کھلے سر ہوتی تھیں یعنی انس اس وقت بچے تھے جبکہ میں حضور ﷺ کی اونٹنی کے نیچے ہوتا تھا اور مجھ پر اس کی اونٹنی کا لعاب گرتا تھا میں آپ ﷺ کو صرف حج کا تلبیہ پڑھتے سنتا تھا۔ ابن عساکر

روایت مذکورہ کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۲۴۵۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صرف حج کا تلبیہ پڑھا جس کے ساتھ عمرہ نہیں تھا۔ ابن عساکر

القران

حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھنا اور دونوں کے اکٹھے ادائیگی کی نیت کرنا

۱۲۴۵۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) صبی بن معبد کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا یعنی دونوں کا تلبیہ پڑھا۔ سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان نے ان کو دیکھا تو کہنے لگے: وہ تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔ چنانچہ صبی بن معبد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کو ان کے قول کی خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے نبی اکرم ﷺ کی سنت کی ہدایت ملی ہے۔

مسند ابی داؤد، الحمیدی، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن منیع، العدنی، مسند ابن احمد بن حنبل، الشافعی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، الطحاوی، الصحیح لابن حبان، الدارقطنی فی الافراد

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت صحیح ہے۔ السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۴۶۰ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) مروان بن الحکم سے مروی ہے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دونوں کا تلبیہ پڑھا (یعنی حج قران کیا) اور فرمایا:

لبیک لعمرۃ وحج معاً

میں حاضر ہوں اے اللہ! حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ساتھ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: آپ مجھے دیکھ رہے ہیں کہ میں لوگوں کو اس سے منع کر رہا ہوں اور آپ اسی کو کر رہے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں نبی اکرم ﷺ کی سنت کو کسی ایک انسان کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، البخاری، النسائی، العدنی، متن الدارمی، الطحاوی، الضعفاء للعقیلی

۱۲۳۶۱ (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے حج قران کیا اور دو طواف کیے اور دو سعی فرمائیں۔ العقیلی فی الضعفاء الدارقطنی

کلام:...... ابو سوار تقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے مذکورہ روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۲۳۶۲ حضرت حسن بن علی کے آزاد کردہ غلام سعد کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے۔ جب ہم ذی الحلیفہ میں پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میرا ارادہ ہے کہ میں حج اور عمرہ دونوں کو جمع کروں۔ لہٰذا جو تم میں سے دونوں کا ارادہ کرنا چاہتا ہے وہ ایسے کہے جس طرح میں کہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تلبیہ پڑھا لبیک بعمرۃ وحجۃ معاً عمرہ اور حج دونوں کے لیے حاضر ہوں میں اے اللہ۔ السنن لسعید

۱۲۳۶۳ ابونصر سلمی سے مروی ہے کہ میں نے حج کے لیے تلبیہ پڑھ لیا۔ پھر میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پایا۔ میں نے عرض کیا: میں نے حج کے لیے تلبیہ پڑھ لیا ہے اور احرام باندھ لیا ہے۔ لیکن میں عمرہ کو ملانے کی بھی طاقت رکھتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اگر تم عمرہ کا احرام باندھتے پھر حج والی کے ساتھ ملاتے تو ملا سکتے تھے۔ لیکن اگر تو نے حج کے ساتھ ابتدا کر لی ہے تو اب اس کے ساتھ عمرہ نہیں ملا سکتے۔ ابونصر سلمی نے پوچھا: اگر میں دونوں کا ارادہ کروں تو کیا کرنا پڑے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پانی کا برتن اپنے اوپر بہا (غسل کرو) پھر دونوں کا اکٹھا احرام باندھو اور دونوں کے لیے دو طواف کرو ایک طواف حج کے لیے اور ایک طواف اپنے عمرہ کے لیے اور دو سعی کرو پھر کوئی چیز تمہارے لیے حلال نہیں ہوگی یوم النحر تک۔ السنن للبیہقی

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابونصر غیر معروف راوی ہے۔ ان کی اتباع کی گئی ہے لیکن یہ روایت دوسری کئی ضعیف اسانید سے بھی مروی ہے۔

۱۲۳۶۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قارن کے متعلق مروی ہے ارشاد فرمایا: قارن (عمرہ و حج کا دونوں) کا اکٹھا احرام باندھنے والا دو طواف کرے گا اور ایک سعی کرے گا۔ الشافعی فی القدیم

۱۲۳۶۵ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مقداد بن اسود حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سقیا (مکہ مدینہ کے درمیان ایک مقام) پر تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں کو آٹا اور پتوں کا ملا ہوا پانی پلا رہے تھے۔ مقداد نے عرض کیا: یہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حج اور عمرہ کے درمیان قران کرنے سے (دونوں کو ملانے سے) منع فرما رہے ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور پوچھا: کیا آپ حج اور عمرہ کو ساتھ ملانے سے منع فرما رہے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں (یہ میری رائے ہے) لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ میں حج قران کا تلبیہ پڑھتے ہوئے نکلے:

لبیک بحج وعمرۃ معاً

فائدہ:...... یہ میری رائے ہے کا اضافہ موطا امام مالک میں اضافہ ہیں۔ یہ روایت بھی موطا امام مالک میں مذکور ہے، کتاب الحج باب القران۔

۱۲۳۶۶ حریث بن سلیم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حج و عمرہ کا تلبیہ پڑھتے سنا، پھر عمرہ کے ساتھ ابتدا فرمائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو ارشاد فرمایا: آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف لوگوں کی نظر ہوتی ہے (کہ دیکھیں وہ کیا عمل کرتے ہیں)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: آپ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف لوگوں کی نظر ہوتی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۳۶۷ صبی بن معبد سے مروی ہے: میں پہلے نصرانی تھا پھر میں مسلمان ہو گیا پھر میں نے حج کا ارادہ کیا تو میں اپنی قوم کے ایک آدمی جس کو

اُدیم تغلبی کہا جاتا تھا پھر میں مسلمان ہو گیا پھر میں نے حج کا ارادہ کیا تو میں اپنی قوم کے ایک آدمی جس کو اُدیم تغلبی کہا جاتا تھا کے پاس آیا۔ اس نے مجھے کہا کہ حج قران کرو۔ اور اس نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی حج قران کیا تھا۔ صبی کہتے ہیں کہ پھر میرا گذر زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے پاس سے ہوا (انہوں نے مجھے حج قران کا تلبیہ پڑھتے دیکھا تھا تو) انہوں نے مجھے کہا تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔ یہ بات میرے دل میں کھٹکنے لگی۔ پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرا تو میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تجھے اپنے نبی ﷺ کی سنت کی ہدایت مل گئی ہے۔ الماوردی، ابن قانع، ابونعیم

۱۲۳۶۸ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے پاس تھے۔ جب اونٹنی نے آپ ﷺ کو اٹھالیا تو آپ نے فرمایا لبیک بحجۃ و عمرۃ معاً یعنی حج قران کا تلبیہ پڑھا۔ ابن النجار

۱۲۳۶۹ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج و عمرۃ دونوں کا تلبیہ پڑھتے سنا۔ ابن عساکر

۱۲۳۷۰ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

لبیک بحجۃ و عمرۃ معاً۔ ابن عساکر

۱۲۳۷۱ ... حرماس بن زیاد سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کا ردیف تھا۔ ان کی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر یہ فرماتے ہوئے دیکھا:

لبیک بحجۃ و عمرۃ معاً۔ ابن النجار

۱۲۳۷۲ ... حضرت ابوطلحہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو تلبیہ میں پڑھتے ہوئے سنا:

لبیک بحجۃ و عمرۃ معاً۔ الکبیر للطبرانی

۱۲۳۷۳ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تلبیہ پڑھا لعمرۃ فی حجۃ۔ مسند البزار

یعنی پچھلی روایات کی طرح حج قران کا تلبیہ پڑھا۔

۱۲۳۷۴ ... جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مروہ پر حاضر ہوا آپ مروہ میں تھے اور قینچی سے بال کاٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے عمرہ حج میں داخل ہو گیا قیامت تک کے لیے۔ ابن جریر فی تہذیبہ

التمتع ...... حج تمتع

۱۲۳۷۵ ... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ مقام بطحاء میں تھے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: کس چیز کا تلبیہ پڑھا ہے۔ میں نے عرض کیا: نبی کریم ﷺ کے تلبیہ کی طرح میں نے تلبیہ کہا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا ھدی (قربانی کا جانور) ساتھ لائے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بیت اللہ کا طواف کرو پھر صفا مروہ کا طواف کرو پھر (عمرہ سے) حلال ہو جاؤ۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں بیت اللہ کا پھر صفا و مروہ کا طواف کیا پھر میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے بالوں میں کنگھی کر دی اور میں نے اپنا سر دھولیا۔ پھر میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت میں اسی طرح فتویٰ دیتا رہا۔ پھر میں خلافت عمر میں موسم حج میں کھڑا تھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور بولا: آپ کو معلوم نہیں ہے کہ امیر المؤمنین نے حج کے بارے میں کیا نیا ارشاد صادر فرمایا ہے؟ پھر میں نے لوگوں کو کہا: اے لوگو! جن کو بھی ہم نے حج کا مسئلہ بتایا ہو (وہ اس کی جگہ) اب امیر المؤمنین کی اقتداء کریں وہ تمہارے پاس آ رہے ہیں۔ چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے پوچھا وہ کیا طریقہ ہے جو آپ نے حج کے متعلق نیا فرمایا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم کتاب اللہ کو لیں تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واتموا الحج والعمرۃ للہ.

حج اور عمرہ کو اللہ کے لیے پورا کرو۔

اور اگر ہم اپنے نبی کی سنت کو لیں تو آپ ﷺ اس وقت تک حلال نہیں ہوئے جب تک کہ آپ نے ہدی (قربانی) کو نحر (قربانی) نہ کر دیا۔

مسند ابوداؤد، مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، السنن للبیہقی

۱۲۴۷۶ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اللہ کی قسم! میں تم لوگوں کو حج تمتع سے نہیں روکتا کیونکہ وہ کتاب اللہ میں ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو کیا ہے۔ النسائی

۱۲۴۷۷ ... سعید بن المسیب رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حج کے مہینوں میں حج تمتع سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ اگرچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھی حج کیا تھا۔ لیکن پھر بھی میں اس سے روکتا ہوں۔ وہ اس لیے کہ تم میں سے کوئی دور سے نسک کرنے سے آتا ہے غبار آلود اور پراگندہ حال ہوتا ہے اور وہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرتا ہے۔ اس کی غبار آلود حالت و پراگندہ بال درتھکاوٹ و میل اس کے عمرے میں ختم ہو جاتا ہے (اور یہی چیزیں اللہ کو محبوب ہیں) کیونکہ وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے اور حلال ہو جاتا ہے پھر کپڑے پہنتا ہے خوشبو لگاتا ہے اور اپنے اہل کے ساتھ مباشرت بھی کرتا ہے اگر وہ ساتھ ہوں۔ پھر جب ترویہ (آٹھ ذی الحجہ) کا دن ہوتا ہے تو پھر حج کا تلبیہ پڑھتا ہے اور منیٰ جاتا ہے یعنی تلبیہ پڑھتا ہے اب اس کے بال پراگندہ ہوتے ہیں اور نہ وہ غبار آلود حالت میں ہوتا ہے نہ اس کو تھکاوٹ ہوتی ہے اور زیادہ دنوں کا تلبیہ ہوتا ہے سوائے ایک دن کے، حالانکہ حج عمرے سے افضل (عبادت) ہے۔ اگر ہم لوگوں کو (حج اس طرح اس حج تمتع کے لیے) چھوڑ دیں تو وہ پیلو کے درختوں تلے عورتوں سے ہم آغوش ہوں گے جبکہ اہل بیت (رسول اللہ کو غربت و فاقے کی وجہ سے) نہ ان کے پاس مال مویشی تھے اور نہ ان کی کاشتکاری تھی بس ان کی معیشت جب ان کے پاس کچھ آتا جاتا تھا۔

حلیۃ الاولیاء، مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، السنن للبیہقی

فائدہ: ...... مذکورہ روایت حلیۃ الاولیاء کی ۹/۵۶۹ پر ہے اور صرف یہی حوالہ منتخب کنز العمال میں ہے۔
محشی رقم طراز ہیں کہ بقیہ کتب مذکورہ میں مذکورہ روایت رجوع کرنے پر نہیں ملی۔ ۱۲

۱۲۴۷۸ ... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ حج تمتع کا فتویٰ دیتے تھے۔ ایک آدمی نے ان کو کہا: اپنے فتویٰ کو روک دو کیونکہ آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد امیر المومنین نے کیا نیا حکم جاری فرمایا ہے؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور اس کے متعلق سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حج کیا، آپ کے اصحاب نے بھی کیا لیکن مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ لوگ (عمرہ سے حلال ہو کر) پیلو کے درختوں تلے عورتوں سے ہم آغوش ہوں۔ پھر وہ حج کے لیے نکلیں تو ان کے سروں سے غسل کا پانی ٹپک رہا ہو۔ مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن ماجہ، ابوعوانۃ، السنن للبیہقی

۱۲۴۷۹ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب حج کے مہینوں میں کوئی عمرہ کرے پھر وہ (وہیں حج کے لیے) ٹھہرا رہے تو وہ متمتع (حج تمتع کرنے والا) ہے۔ اگر واپس اپنے گھر آ جائے تو متمتع نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۴۸۰ ... عمیر بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: کیا آپ نے حج تمتع سے منع فرمایا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، لیکن میں (حج کے لیے) بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کرتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو حج افراد کرے وہ اچھا ہے اور جو تمتع کرے وہ کتاب اللہ اور سنت رسول کو تھامتا ہے۔ السنن الکبریٰ للبیہقی

۱۲۴۸۱ ... ابراہیم سے مروی ہے فرمایا: تمتع سے منع کیا گیا ہے اور قران سے نہیں۔ ابن عساکر

۱۲۴۸۲ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اگر میں عمرہ کرتا پھر حج کرتا تو میں تمتع کرتا۔ مسدد

۱۲۴۸۳ ... حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ سے مروی ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ (اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے حج کیا۔ جب ہم راستے میں تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج تمتع سے منع فرمایا۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب نے (حج تمتع ہی کی صورت اختیار کرتے ہوئے) پہلے عمرہ کا تلبیہ پڑھا۔ مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو منع نہیں فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی

اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: کیا مجھے یہ خبر نہیں ملی ہے کہ آپ تمتع سے منع فرماتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو حج تمتع کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں، ضرور۔

مسند احمد، السنن للبیہقی

۱۲۴۸۴۔۔۔۔مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا حج تمتع کے بارے میں تو انہوں نے ارشاد فرمایا: یہ ہمارے لیے تھا اب تمہارے لیے نہیں ہے۔ ابن راھویہ، البغوی فی مسند عثمان الطحاوی

۱۲۴۸۵۔۔۔۔(مسند علی رضی اللہ عنہ) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا امیر بنا کر بھیجا تو میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ مجھے ان کے ساتھ کچھ اوقیہ چاندی بھی ملی۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس (مکہ میں دوران حج) آئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے اہل خانہ سے لوٹ کر حضور کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: میں نے فاطمہ کو دیکھا کہ اس نے رنگین کپڑے پہن رکھے ہیں اور اپنے کمرے کو بھی خوشبو میں بسا رکھا ہے (اور یہ علامتیں ہیں احرام سے حلال ہونے کی) تو فاطمہ مجھ سے بولی آپ کو کیا ہوا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا ہے اور وہ (عمرہ سے) حلال ہو گئے ہیں۔ میں نے فاطمہ کو کہا: میں نے تو نبی اکرم ﷺ کے تلبیہ جیسا تلبیہ پڑھا ہے۔ (یعنی افراد و قران تمتع میں سے رسول اللہ نے جس طرح ارادہ کیا ہو وہی میرا ارادہ ہے) اب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم نے کیا تلبیہ پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا: اھللت باھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی میں احرام باندھتا ہوں جیسا بھی رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں تو ہدی قربانی کا جانور ساتھ لایا ہوں اور میں نے قران کیا ہے (حج و عمرہ کو ایک ساتھ کرنے کی نیت کی ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر (جب ہم حج قران سے فارغ ہوئے تو) حضور ﷺ نے مجھے فرمایا: سڑسٹھ یا چھیاسٹھ اونٹ نحر (ذبح) کر لو اور اپنے لیے تینتیس یا چونتیس اونٹ روک لو۔ اور ہر اونٹ میں سے میرے لیے گوشت کا ایک حصہ رکھنا۔ ابو داؤد، النسائی

فائدہ:۔۔۔۔۔اس روایت کو ایک جماعت نے تخریج کیا ہے اور مسلم نے بھی اس سے دلیل لی ہے۔ دیکھئے عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ۲۳۶/۵۔

۱۲۴۸۶۔۔۔۔سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مقام عسفان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اکٹھے ہو گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تمتع سے روکتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حج تمتع کا کہتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کو فرمایا: آپ کا کیا ارادہ ہے، جو کام رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے آپ اس سے لوگوں کو روکتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمیں چھوڑ دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے ارادے سے نہیں ہٹے تو حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا۔ مسند ابی داؤد، مسند احمد، مسند ابی یعلی، السنن للبیہقی

۱۲۴۸۷۔۔۔۔حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ لوگوں کو حج تمتع سے روک دیں۔ لیکن میرے والد (علی رضی اللہ عنہ) نے ان کو فرمایا: یہ کام کرنے کا آپ کو اختیار نہیں ہے، کیونکہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا تھا۔ لیکن آپ نے ہم کو اس سے نہیں روکا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ باز آ گئے۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ارادہ فرمایا کہ لوگوں کو حیرہ شہر کے حلوں (جوڑوں) کو پہننے سے منع فرمادیں کیونکہ ان کو پیشاب کے ساتھ رنگا جاتا ہے۔ مگر ان کو میرے والد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کام کرنے کا آپ کو حق نہیں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو پہنا ہے اور آپ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم نے بھی ان کو پہنا ہے۔ مسند احمد

۱۲۴۸۸۔۔۔۔عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے لوگوں کو روکتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حج تمتع کا فتویٰ دیتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوئی بات کہی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تو یہ بات جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کیا تھا۔ دوسرے الفاظ روایت یہ ہیں:

آپ جانتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمتع کیا تھا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن ہم (اس وقت دشمن سے)

ہے۔ اگر تو ہمیں عذاب دے تو واقعی ہم اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب کے لائق ہیں اور اگر تو بخش دے تو یہ سراسر تیری رحمت ہوگی۔ تو نے اپنا حج فرض کیا ہے ہر اس شخص کے لیے جو اس کے راستے کی طاقت رکھے۔ پس تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں کہ تو نے ہمارے لیے اس راستے کو آسان کر دیا۔ اے اللہ! ہمیں شکر کرنے والوں کا ثواب عطا فرما۔ طبرانی

کلام:- .... مذکورہ روایت میں ایک راوی عبدالسلام بن المحوب متروک راوی ہے۔

۱۲۵۰۵ .... عبداللہ بن السائب سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو رکن اور حجر اسود کے درمیان ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، النسائی، قال الذھبی: صحیح علی شرط مسلم۔

آداب الطواف..... استلام

۱۲۵۰۶ .... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) عیسیٰ بن طلحہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں جس نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود کے پاس کھڑے دیکھا اور سنا کہ آپ ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں: میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے تو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے پھر آپ ﷺ نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔

راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (جب) حج کیا تو وہ بھی حجر اسود کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے تو نہ نقصان دے سکتا اور نہ نفع پہنچا سکتا اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی العلل وروایة العلل

حجر اسود کا بوسہ

۱۲۵۰۷ .... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عابس بن ربیعہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے تو نہ نقصان دے سکتا اور نہ نفع پہنچا سکتا اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا کہ آپ نے تجھے بوسہ دیا تھا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے قریب ہوئے اور اس کو چوما۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، العدنی، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابوعوانة، ابن حبان، البیھقی فی السنن

۱۲۵۰۸ .... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا اور اس کے اوپر (سجدہ کرتے ہوئے) جھکتے ہوئے دیکھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا تھا۔

ابوداؤد، الدارمی، مسند ابی یعلی، ابن خزیمة، ابن السکن فی صحاحه، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۵۰۹ .... سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو چوما اس کو چمٹے ہوئے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نقصان دے سکتا اور نہ نفع۔ لیکن میں نے ابوالقاسم (ﷺ) کو تجھ پر اس طرح مہربان دیکھا تھا۔

الکبیر للطبرانی، الجامع لعبدالرزاق، النسائی، مسند احمد، مسند ابی یعلی، حلیة الاولیاء، السنن للبیھقی، العدنی، مسلم، النسائی، ابوعوانة

۱۲۵۱۰ .... عبداللہ بن سرجس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کا بوسہ دیتے ہوئے دیکھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے، نہ نقصان دے سکتا ہے اور نہ نفع اور اللہ تبارک وتعالیٰ میرا پروردگار ہے۔ اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چومتا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مصنف ابن ابی شیبہ، الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، الحمیدی، مسلم، النسائی، ابن ماجه، ابوعوانة

۱۲۵۱۱ .... یعلیٰ بن امیہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا آپ رضی اللہ عنہ نے رکن (یمانی) کا استلام کیا۔

کلام: ...... روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۳۳۱۔

۱۲۵۱۹. حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ حجر اسود کے پاس سے گزرتے تو اگر اس پر اژدحام (ہجوم) دیکھتے تو اس کے مقابل آکر تکبیر کہتے اور فرماتے:

اللھم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک وسنۃ نبیک.

اے اللہ! میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے نبی کی سنت کی اتباع کی۔ ابوذر والطیالسی، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۲۵۲۰. (مسند علی رضی اللہ عنہ) حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حجر اسود کا استلام کرتے (چومتے یا بوسہ دیتے) تو فرماتے:

اللھم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک واتباع نبیک۔ الاوسط للطبرانی، السنن للبیہقی

۱۲۵۲۱. حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ طواف میں شروع ہوئے تو حجر (اسود) کے سامنے آئے اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے، نقصان دے سکتا ہے اور نہ نفع پہنچا سکتا ہے۔ اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں ہرگز تجھے بوسہ نہ دیتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بوسہ دیا۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے امیر المومنین! یہ بھی نقصان اور نفع دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کس دلیل سے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ عزوجل کی دلیل سے۔ پوچھا: کتاب اللہ میں کہاں ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم الی قولہ بلی.

اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی ان کی پشتوں سے ان کی اولاد نکالی تو ان سے خود ان کے مقابلے میں اقرار کرالیا (یعنی ان سے پوچھا کہ) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں۔ وہ کہنے لگے کیوں نہیں ہم گواہ ہیں (کہ تو ہمارا پروردگار ہے)۔ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا فرمایا اور ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور ان (تمام اولادوں) سے اقرار لیا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں اور تم سب میرے بندے ہو۔ یوں اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں سے عہد وپیمان لیے اور اس عہد وپیمان کو ایک ورق میں لکھ لیا۔ اس وقت اس پتھر (حجر اسود) کی دو آنکھیں اور دو زبانیں تھیں۔ اللہ نے اس سے کہا: اپنے منہ کھول۔ اس نے منہ کھولا تو اللہ پاک نے وہ ورق اس کو نگلوا دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: جو تیرے ساتھ وعدہ وفا کرے تو قیامت کے دن اس کی گواہی دیجیو (یعنی جو شخص تیرے پاس ایسا آئے کہ وہ اپنے عہد کی پاسداری کرنے والا ہو تو اس کی شہادت دینا) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

قیامت کے دن حجر اسود کو لایا جائے گا اس کی اس وقت تیز زبان ہوگی اور وہ ہر اس شخص کی گواہی دے گا جو توحید کے ساتھ اس کا استلام کرے گا۔ یعنی کلمہ پڑھتے ہوئے اس کو چومے گا یا چھوئے گا یا دور ہی سے اس کو اشارہ کرے گا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المومنین! (عمر) دیکھئے یہ نقصان اور نفع دیتا ہے۔

تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اس بات سے کہ ایسی کسی قوم میں زندہ رہوں جس میں تو نہ ہو اے ابوالحسن! (علی رضی اللہ عنہ!) الجندی فی فضائل مکۃ، ابو الحسن القطان فی الطوالات، مستدرک الحاکم

حاکم نے صحیح نہیں کہا۔ الجامع لعبد الرزاق بوضعہ

کلام: ...... امام حاکم نے اس پر سکوت کیا ہے، امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس میں ابو ہارون ساقط (گرے ہوئے درجہ کا) راوی ہے۔ التعلیق المستدرک ۱/۴۵۷۔ امام عبد الرزاق نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۲۵۲۲. طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو تین بار چوما اور ہر بار اس پر سجدہ کیا اور فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن راھویہ

۱۲۵۲۳. یعلی بن امیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، جب ہم نے رکن (یمانی) کا استلام کیا تو میں

بیت اللہ کے پاس والے حصے میں تھے، جب ہم رکن غربی کو پہنچے جو حجر اسود کے پاس ہے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تا کہ وہ رکن غربی کا استلام کرلیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: آپ استلام نہیں کریں گے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طواف نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے آپ ﷺ کو ان دونوں غربی رکنوں کا استلام کرتے دیکھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ پھر پوچھا: کیا آپ کی زندگی میں عمدہ طریقہ نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا پھر اس (رکن غربی) سے ہٹ جا۔

مسند احمد

۱۲۵۲۴..... حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم طواف بیت اللہ سے فارغ ہوئے تو مجھے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو محمد! (عبدالرحمن کی کنیت) رکن کے استلام میں تم نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: میں نے استلام کیا (بوسہ دیا) اور چھوڑ دیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔ ابو نعیم وقال: کذا رواہ القاسم عن عبداللہ موصولاً ورواہ مالک عن ہشام مرسلاً

۱۲۵۲۵..... ابوالطفیل سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے جواں لڑکپن کی حالت میں دیکھا آپ سواری پر بیت اللہ کا طواف فرمارہے تھے اور حجر اسود کو اپنی چھڑی (جس سے جانور کو ہانکا جاتا ہے) کے ساتھ چھورہے تھے۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی

۱۲۵۲۶..... عبداللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ ان کے والد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا بات ہے کہ آپ ان دو رکنوں حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی اور رکن کا استلام نہیں کرتے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایسا کرتا ہوں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ارشاد فرمایا: ان دونوں کا استلام کرنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے، نیز میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے ایک ہفتے بیت اللہ کا طواف کیا (غالباً ہفتے سے صرف سات چکر مراد ہیں) اور ان کو شمار کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی اس نے گویا ایک جان آزاد کروی اور بندہ (اس عمل کے دوران) جب بھی کوئی قدم رکھتا ہے یا اٹھاتا ہے تو اس کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔ ابن زنجویہ

چھڑی سے استلام کرنا

۱۲۵۲۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا اور رکن کو چھڑی کے ساتھ استلام کرتے رہے جبکہ عبداللہ بن رواحۃ جنہوں نے اونٹ کی مہار تھام رکھی تھی۔ وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

کفار کی اولادو! رسول اللہ کا راستہ چھوڑ دو، ہٹ جاؤ، پس تمام خیریں
رسول اللہ کے ساتھ ہیں، ہم نے تم کو ایسی مار ماری ہے جو کھوپڑی کو
توڑ دینے والی ہے اور دوست کو دوست بھلا دینے والی ہے، اے پروردگار میں
تیرے رسول کے فرمان پر ایمان لانے والا مومن ہوں

یہ اشعار سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: او ہو! کیا یہاں ابن رواحۃ بھی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے سن نہیں رہے ہو؟ پھر حضور ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر حضرت ابن رواحۃ کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے ابن رواحۃ! (اس کی جگہ) یوں کہو:

لا الہ الا اللہ وحدہ نصر عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب وحدہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے تنہا اپنے بندے کی مدد کی، اس کے لشکر کو عزت بخشی اور سارے لشکروں کو اکیلے ہی شکست دی۔ ابن عساکر

۱۲۵۲۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا۔ اور اس کو چوما اور رکن یمانی کا استلام کیا (چھوا) پھر اپنے ہاتھ کو چوما۔ ابن عساکر

رمل..... یعنی پہلے تین چکر اکڑ اکڑ کر کاٹے جائیں اور پھر اپنی حالت پر

۱۲۵۲۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طواف کیا اور ارادہ کیا کہ رمل نہ کریں (طواف میں اکڑ کر نہ چلیں) اور ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رمل کیا تھا مشرکوں کو غصہ دلانے کے لیے۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: یہ امر رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اور اس مسئلہ کو نہیں توڑا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود بھی رمل کرنے لگے۔ مسند ابو داؤد الطیالسی

۱۲۵۳۰ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اب رمل کس لیے اور مونڈھے کھولنے کی کیا ضرورت! حالانکہ اللہ نے اسلام کو قوت بخش دی ہے اور کفر اور اہل کفر کو (مکہ سے) نکال دیا ہے، لیکن اس کے باوجود ہم کوئی ایسی طریقہ نہیں چھوڑتے جو ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کیا کرتے تھے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، الطحاوی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

ابن خزیمہ نے بھی روایت کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۱۲۵۳۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اب ہمیں رمل کی کیا ضرورت ہے پہلے تو ہم اس کے ساتھ مشرکین کو یہ دکھلاتے تھے اللہ ان کو ہلاک کرے۔ پھر ارشاد فرمایا: لیکن یہ امر رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اس کو ترک کریں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمل فرمایا۔ الطحاوی، السنن للبیہقی

۱۲۵۳۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ امن کے موقع پر جبکہ ابھی مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان صلح نہیں ہوئی تھی حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب مکہ تشریف لائے مشرکین اس وقت حجر اسود کے قریب باب الندوہ کے قریب تھے، انہوں نے بات چیت میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو مشقت اور کمزوری آگئی ہے۔ مسلمان جب استلام کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: یہ لوگ بات چیت کرتے ہیں کہ تمہارے اندر مشقت اور کمزوری آگئی ہے لہٰذا تین چکر اکڑ اکڑ کر لگایا کرو تاکہ یہ سمجھ جائیں کہ تم قوت والے ہو۔ چنانچہ مسلمانوں نے جب استلام حجر کر لیا تو پھر اپنے قدموں کو اٹھانے لگے بعض نے بعض کو کہا کہ تم جانتے ہو کہ وہ لوگ تم کو کمزور سمجھتے ہیں لہٰذا وہ صرف چلنے سے مطمئن نہ ہوں گے بلکہ دوڑ کر چلو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۵۳۳ . حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجر (اسود) سے حجر (رکن یمانی) تک رمل کیا۔ ابن عساکر

طواف کی دو رکعات

۱۲۵۳۴ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبدالرحمن بن عبد القاری سے مروی ہے کہ انہوں نے صبح کی نماز کے بعد کعبہ کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طواف پورا کر لیا تو سورج کی طرف نظر کی مگر سورج نہ نکلا تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور ذی طویٰ میں سواری بٹھائی اور دو رکعت نماز نفل پڑھی۔ موطا امام مالک، مصنف ابن ابی شیبہ، الطحاوی، السنن للبیہقی

۱۲۵۳۵ . عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا اور پھر طلوع شمس سے قبل دو رکعت نماز پڑھی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۲۵۳۶ ابو زبیر سے مروی ہے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا: یہ دو رکعت پچھلے گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ ابن منیع

۱۲۵۳۷ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے صبح کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا پھر طلوع شمس سے قبل دو رکعت نماز ادا فرمائیں۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عصر کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور غروب شمس سے قبل دو رکعت نماز پڑھی۔ ابن جریر

۱۲۵۲۸ ۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ انہوں نے عصر کے بعد طواف کیا اور نماز پڑھی ۔ ابن ابی شیبہ

طواف کے متفرق آداب

۱۲۵۳۰ ۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا اور وہ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے ۔ ابوالطفیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر مقام کی اپنی بات ہوتی ہے اور یہ جگہ بات کرنے کی نہیں ہے ۔ ابن عساکر

۱۲۵۳۱ ۔ ابوالطفیل سے مروی ہے فرمایا: ہر مقام کی اپنی بات ہوتی ہے اور ہر زمانے کے اپنے لوگ ہوتے ہیں ۔ الکامل لابن عدی، ابن عساکر

کلام: ... روایت ضعیف ہے الجد الحثیث ۳۲۱، مختصر المقاصد ۸۰۶، کشف الخفاء ۲۰۶۹ ۔

فصل ..... سعی کے بیان میں

۱۲۵۳۲ ۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) علاء بن عبداللہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو صفا مروہ کے درمیان طواف کرتے دیکھا جب آپ رضی اللہ عنہ بطن المسیل (بیچ وادی میں) پہنچے تو رفتار تیز کر دیتے تھے ۔ ابن سعد

۱۲۵۳۳ ۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن ابی نجیح سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے عثمان بن عفان کو دیکھا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نچلے حصے میں حوض میں کھڑے ہیں اور اس کے اوپر تک آتے ۔

الشافعی، السنن للبیہقی

۱۲۵۳۴ ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے (دوڑتے) ہوئے دیکھا آپ ﷺ اپنی ازار کو اپنے گھٹنوں تک اٹھا رکھا تھا ۔ مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل

۱۲۵۳۵ ۔ اسامہ بن شریک سے مروی ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلا ۔ لوگ آپ ﷺ کے پاس آتے ۔ کوئی کہتا یا رسول اللہ! میں نے طواف کرنے سے قبل سعی کر لی ہے، یا یہ فعل پہلے کر لیا یا یہ کام مجھ سے مؤخر ہو گیا ۔ اور آپ ﷺ فرما رہے تھے کوئی گناہ نہیں، کوئی گناہ نہیں، سوائے اس آدمی کے جس نے کسی مسلمان کی آبرو ریزی کی اور ناحق کیا تو ایسا شخص گناہ میں پڑا اور ہلاک ہو گیا ۔ ابوداؤد

سعی کی دعا

۱۲۵۳۶ ۔ علاء بن المسیب سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب صفا مروہ کے درمیان وادی میں سے گذرتے تو اس میں سعی فرماتے (یعنی دوڑتے) حتیٰ کہ اس کو عبور کر لیتے اور دعا کرتے:

رب اغفر وارحم وانت الاعز الاکرم

اے پروردگار! مغفرت فرما، رحم فرما، تو ہی سب سے زیادہ عزت والا سب سے زیادہ کرم والا ہے ۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فصل ..... وقوف عرفہ میں

۱۲۵۳۷ ۔ مالک بن جعفر بن محمد اپنی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب تلبیہ پڑھتے تھے حتیٰ کہ جب عرفہ کی شام سورج غروب ہو جاتا تو تلبیہ ختم فرما دیتے تھے ۔ موطا امام مالک

۱۲۵۴۸ ... اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں عرفات میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا پھر آپ ﷺ نے ہاتھ بلند کیے اور دعا کرنے لگے تو اونٹنی مائل ہوگئی اور اس کی مہار گر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے مہار کو ایک ہاتھ سے تھام لیا اور دوسرے ہاتھ کو دعا کرنے کے لیے بلند کرلیا۔

مسند احمد، النسائی، ابن منیع، الرویانی، ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۵۴۹ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: عرفہ سارا موقف ہے سوائے بطن عرنہ کے۔ ابن جریر

۱۲۵۵۰ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: عرفہ (میدان عرفات) سارا موقف (کھڑے ہونے کی جگہ) ہے اور اس کی گھاٹیاں بھی موقف ہیں۔ لیکن عرنہ سے دور رہو۔ ابن جریر

۱۲۵۵۱ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو بطن عرنہ ہی سے چلا گیا (میدان عرفات میں نہیں آیا) اس کا حج نہیں ہوا۔ ابن جریر

۱۲۵۵۲ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ موقف (میدان عرفات) میں کھڑے ہوئے اور دوسرے لوگ بھی کھڑے ہوگئے جب سورج غروب ہوگیا تو آپ ﷺ نے بھی وہاں سے کوچ کیا اور لوگوں نے بھی کوچ کیا۔ ابو داؤد، مسند ابی یعلی، ابن جریر

۱۲۵۵۳ ... (مسند ابی سعید رضی اللہ عنہ) مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ میں دعا مانگ رہے تھے کہ ہاتھوں کی پشت چہرے کے سامنے تھی اور ہتھیلیوں کا اندرونی حصہ زمین کی طرف تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۵۵۴ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اہل جاہلیت (مشرکین مکہ) عرفہ میں قیام کرتے تھے حتیٰ کہ جب سورج ابھی پہاڑوں کی چوٹیوں پر کھڑا ہوتا اور عرفات سے چلے جاتے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس قدر تاخیر فرمائی کہ سورج غروب ہوگیا۔ ابن جریر

۱۲۵۵۵ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مشرکین عرفہ سے غروب شمس سے قبل ہی نکل جایا کرتے تھے پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور غروب شمس کے بعد جب روزہ دار افطار کرلیتا ہے تب وہاں سے نکلنا (چلے) فرمایا۔ ابن جریر

۱۲۵۵۶ ... عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے فرمایا: حج کی سنت یہ ہے کہ امام (امیر حج) زوال شمس ہو جانے کے بعد لوگوں کو (میدان عرفات میں) خطبہ دے، پھر اتر کر جمع بین الصلاتین کرے (ظہر عصر کی نماز پڑھائے) پھر عرفہ میں وقوف کرے پھر غروب شمس کے بعد وہاں سے کوچ کرے۔ ابن جریر

۱۲۵۵۷ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر کو رمی جمرہ فرمائی، پھر لوگوں کے آگے بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: عرفہ سارا موقف ہے اور مزدلفہ سارا موقف ہے۔ ابن جریر

۱۲۵۵۸ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: عرفہ کے روز واپسی غروب شمس کے بعد ہوگی۔ ابن جریر

۱۲۵۵۹ ... بشر بن قدامہ الضبابی سے مروی ہے کہ میری آنکھیں میرے محبوب حضور اکرم ﷺ کو لوگوں کے ساتھ میدان عرفات میں دیکھ رہی ہیں تو آپ ﷺ اپنی قصواء نامی سرخ اونٹنی پر سوار ہیں، آپ کے نیچے بلالی چادر (اونٹنی پر) پڑی ہوئی ہے۔ اور آپ دعا فرمارہے ہیں: اے اللہ! اس حج کو خیر والا (دکھلاوے) والا کردے، اور اس کو قبول فرما اور اس میں شہرت اور دکھلاوا نہ آنے دے۔ جبکہ لوگ کہہ رہے ہیں: ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رسول اللہ ﷺ یہاں ہیں۔ ابن خزیمہ، الباوردی، ابن مندہ، ابونعیم

یوم عرفہ کی فضیلت

۱۲۵۶۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حج اکبر عرفہ کا دن ہے۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ

۱۲۵۶۱ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عرفہ کی رات بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: لوگوں کو پکارو کہ چپ ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں آواز لگائی: چپ ہو جاؤ اور بات سنو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس مجمع پر عنایت و توجہ فرمائی ہے، پس تمہاری برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دیا اور برا بھلائی والے کو جو وہ سوال

کر دے عطا فرمایا ہے یعنی اللہ کی برکت کے ساتھ (عرفات کی طرف) کوچ کرو۔ تیز فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ اہل عرفہ کے ساتھ ملائکہ پر مخصوص فخر فرماتے ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملائکہ پر خصوصی فخر فرماتے ہیں۔ ابن عساکر

۱۲۵۶۲ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا فضل بن عباس عرفہ کے روز نبی کریم ﷺ کے ردیف تھے اور عورتوں کی طرف نظر ڈال رہے تھے نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ سے چہرے کو پھیر دیتے تھے اور ارشاد فرما رہے تھے: بھتیجے! یہ دن ایسا ہے جس نے اس دن میں اپنی نگاہ نیچی رکھی، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اور اپنی زبان کی حفاظت کی اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ ابن زنجویہ

۱۲۵۶۳ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: کسی دن عرفہ کے دن سے زیادہ لوگ جہنم سے آزاد نہیں کیے جاتے، لیکن اللہ پاک اس روز آگ سے آزاد ہونے والے کی طرف نظر نہیں فرماتے۔ ابن زنجویہ

عرفہ کے روز کے اذکار

۱۲۵۶۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ اکثر عرفہ کی رات عرفہ میں یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللّٰھم لک الحمد کالذی تقول وخیرا مما نقول، اللّٰھم لک صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی والیک مآبی ولک رب تراثی، اللّٰھم انی اعوذبک من عذاب القبر ووسوسۃ الصدر وشتات الامر، اللّٰھم انی اعوذبک من شر ما تجیء بہ الریاح۔

"اے اللہ! تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں، جیسا کہ تو نے خود اپنی حمد فرمائی اور جو ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں تو اس سے بہتر تعریفوں والا ہے، اے اللہ! تیرے لیے میری نماز ہے، میرا حج ہے، میری زندگی اور موت سب تیرے لیے ہے، تیری طرف میرا لوٹنا ہے اور میری باقیات سب تیرے لیے ہیں، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے، سینے کے وسوسوں سے اور معاملے کے بکھر جانے سے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جس کو ہوائیں لے کر آتی ہیں۔"

الترمذی، وقال غریب من ھذا الوجہ ولیس اسنادہ بالقوی، ابن خزیمہ، المحاملی فی الدعاء، شعب الایمان للبیھقی

بیہقی کے الفاظ آخر روایت میں یہ ہیں:

اللّٰھم انی اسالک من خیر ما تجیء بہ الریاح واعوذبک من شر ما تجیء بہ الریاح۔

اے اللہ! میں اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو ہوائیں لے کر آتی ہیں اور اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کو ہوائیں لے کر آتی ہیں۔

۱۲۵۶۵ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے عرفات کے روز ارشاد فرمایا: میں اس موقف (عرفات کے قیام) کو نہیں چھوڑوں گا جب تک اس کا راستہ پاؤں گا کیونکہ روئے زمین پر کوئی دن ایسا نہیں ہے جس دن عرفہ کے دن سے زیادہ لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہوں۔ پس اس دن کثرت سے یہ دعا پڑھا کرو:

اللّٰھم اعتق رقبتی من النار، واوسع لی فی الرزق الحلال واصرف عنی فسقۃ الجن والانس فانہ عامۃ ما ادعوک بہ۔

اے اللہ! میری گردن جہنم کی آگ سے آزاد کر، میرے لیے رزق حلال میں وسعت دے اور جن وانس کے فساق کو مجھ سے دور کر دے۔ یہ دعا میں تجھ سے ہر دم کرتا ہوں۔ ابن ابی الدنیا فی الاضاحی

۱۲۵۶۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! مجھ سے پہلے اکثر انبیاء کی دعا اور میری دعا عرفہ کے دن یہ ہے:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر اللّٰھم

اجعل فی بصری نوراً وفی سمعی نوراً وفی قلبی نوراً اللّٰھم اشرح لی صدری ویسر لی امری، اللّٰھم انی اعوذبک من وسواس الصدور وشتات الامر وفتنة القبر، وشر مایلج فی اللیل وشر مایلج فی النھار وشر ما تھب بہ الریاح وشر بوائق الدھر

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اسی کی ہے، اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندگی بخشتا ہے، وہی موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میری نگاہوں میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور کر دے اور میرے دل میں نور کر دے۔ اے اللہ میرے سینے کو کھول دے، میرا کام مجھ پر آسان کر دے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سینوں کے وسوسوں سے، معاملات کے بگڑنے سے، قبر کے فتنے سے اور اس شر سے جو رات میں داخل ہوتا ہے اور اس شر سے جو دن میں داخل ہوتا ہے اور اس شر سے جس کو ہوائیں لے کر آتی ہیں اور تیری پناہ مانگتا ہوں زمانے کے تمام شرور سے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الجندی، العسکری فی المواعظ، السنن للبیہقی، الخطیب فی تلخیص المتشابہ

کلام:..... اس روایت میں موسیٰ متفرد ہے اور وہ ضعیف ہے، نیز اس نے علی رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ خطیب فرماتے ہیں عبداللہ بن عبیدہ الربذی کی روایت اپنے بھائی موسیٰ بن عبیدہ ربذی کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول شدہ مرسل ہے۔

۱۲۵۶۷..... موسیٰ بن عبیدہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت مروی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اکثر دعا عرفہ کی رات کو یہ ہوا کرتی تھی:

لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر اللّٰھم اجعل فی سمعی نوراً وفی بصری نوراً وفی قلبی نوراً اللّٰھم اغفرلی ذنبی ویسرلی امری واشرح لی صدری، اللّٰھم انی اعوذبک من وسواس الصدور وشتات الامر ومن عذاب القبر، اللّٰھم انی اعوذبک من شر مایلج فی اللیل وشر مایلج فی النھار، وشر ما تھب بہ الریاح وشر بوائق الدھر

المحاملی فی الدعاء والعسکری فی المواعظ والخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۲۵۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: عرفات (کے میدان) میں ہر عرفہ کو جبرئیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام اور خضر علیہ السلام جمع ہوتے ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں: ماشاء اللّٰہ لاقوة الا باللّٰہ۔ جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور کسی نیکی کی قوت اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ میکائیل علیہ السلام ان کو جواب دیتے ہیں: ماشاء اللّٰہ کل نعمة من اللّٰہ۔ ماشاء اللہ ہر نعمت اللہ کی طرف سے ہے۔ اسرافیل علیہ السلام دونوں کو جواب دیتے ہیں: ماشاء اللّٰہ الخیر کلہ بید اللّٰہ ماشاء اللّٰہ لا یدفع السوء الا اللّٰہ۔ ماشاء اللہ ہر برائی اللہ کی مدد کے بغیر دور نہیں ہو سکتی۔ پھر سب متفرق ہو جاتے ہیں پھر اگلے سال اسی دن سے پہلے جمع نہیں ہوتے۔

ابن النجار

۱۲۵۶۹..... ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ کے روز دعا کیا کرتے تھے اور دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھاتے تھے کہ دونوں ہاتھوں کی پشت چہرہ مبارک کی طرف کر لیتے اور اندرونی حصہ زمین کی طرف رکھتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۵۷۰..... خیثمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفات میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اللّٰھم اجعلہ حجاً مبروراً وذنباً مغفوراً

اے اللہ اس حج کو نیکیوں والا (اور مقبول) بنا اور (اس کے طفیل) میرے گناہوں کو معاف فرما۔

خیثمہ کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ تلبیہ (لبیک الخ) کیوں نہیں کہتے؟ ارشاد فرمایا: ہم (اس سے پہلے) تلبیہ کہہ چکے ہیں اور آج کے دن تسبیح و تکبیر افضل ہے۔ ابن جریر

عرفہ کے روز روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا بیان

۱۲۵۷۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ عرفہ کے روز کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے تو ان کو عرفہ کے روز روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ ابن سعد، ابن جریر

۱۲۵۷۲ عبدالحضرمی سے مروی ہے فرمایا: عرفہ کے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس کھڑے ہوئے، ہم عرفات کے میدان میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ خیمے کس کے لگے ہوئے ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ خیمے عبدالقیس کے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے استغفار کیا اور پھر فرمایا: یہ حج کبیر کا دن ہے، اس دن کوئی روزہ نہیں رکھتا۔ ابن سعد، ابن جریر

۱۲۵۷۳ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میدان عرفات میں کھڑے تھے، ان کے دائیں طرف اہل یمن کے سردار تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پینے کا پانی لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ پیا پھر وہ اہل یمن کے سردار کو تھمایا، انہوں نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو خود بھی پی اور اپنے ساتھیوں کو بھی پلا۔ ابن جریر

۱۲۵۷۴ حضرت ابراہیم سے مروی ہے فرمایا: عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال اگلے روزوں کے برابر ہے۔ اور عاشوراء کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ ابن جریر

۱۲۵۷۵ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے روزوں کے برابر ہے۔ ابن جریر

۱۲۵۷۶ میمونہ سے مروی ہے فرمایا: عرفہ کے روز رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں لوگوں کو شک ہوا تو ام الفضل نے ایک دودھ کا برتن حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ آپ ﷺ موقف (عرفات) میں کھڑے تھے آپ ﷺ نے وہ دودھ پیا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔ ابن جریر

۱۲۵۷۷ حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے فرمایا: ایک آدمی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب ہوتے تھے تو اس کو ایک سال کے روزوں کے برابر سمجھتے تھے۔ ابن جریر

۱۲۵۷۸ ابونجیح سے مروی ہے ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے روزہ نہیں رکھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (حج) کیا انہوں نے بھی روزہ نہیں رکھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (حج) کیا انہوں نے بھی روزہ نہیں رکھا اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا انہوں نے بھی نہیں رکھا اور میں بھی اس دن کا روزہ نہیں رکھتا اور کسی کو روکتا بھی نہیں ہوں۔ ابن جریر

۱۲۵۷۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے لوگوں کو عرفہ کے روز نبی اکرم ﷺ کے روزے میں شک ہوا تو ام الفضل رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ آپ ﷺ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے چنانچہ آپ نے پی لیا۔ ابن جریر، صحیح

۱۲۵۸۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عرفہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا اور ام الفضل نے آپ کو دودھ بھیجا تو آپ ﷺ نے وہ دودھ نوش فرمایا۔ ابن جریر

۱۲۵۸۱ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے جس نے عرفہ کے روز اس غرض سے روزہ نہ رکھا تاکہ دعا (ذکر وغیرہ) میں تقویت حاصل ہو تو اللہ پاک اس کو روزہ رکھنے کا اجر عنایت فرمائیں گے۔ ابن جریر

۱۲۵۸۲ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفہ کے روز دودھ نوش فرماتے ہوئے دیکھا۔ ابن جریر

فی واجبات الحج ومندوباته......حج کے واجبات اور مستحبات

عرفات سے واپسی

۱۲۵۸۳ ......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبیک بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفات سے واپس ہوئے عبیک فرماتے ہیں میں حضرت عمرو اور اسود بن یزید کے درمیان تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلسل ایک ہی (نرم) رفتار سے چلتے رہے حتیٰ کہ منیٰ پہنچ گئے۔ ابن سعد

۱۲۵۸۴ ......علقمہ اور اسود سے مروی ہے کہ یہ دونوں حضرات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ میدان عرفات سے مزدلفہ واپس ہوئے۔ دونوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اے لوگو! تم پر سکینہ (اطمینان اور وقار) لازم ہے۔ بے شک نیکی اونٹوں کو دوڑانے میں نہیں ہے۔ ابن خسرو

۱۲۵۸۵ ......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ عرفات سے واپس ہوئے تو یہ تلبیہ پڑھ رہے تھے:

لبیک اللّٰهم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک، ان الحمد والنعمة لک۔

نیز آپ رضی اللہ عنہ گردن اٹھا اٹھا کر دیکھ رہے تھے اور اونٹ ایک ہی رفتار سے چل رہا تھا۔ مسدد

۱۲۵۸۶ ......عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب عرفہ سے واپس ہو رہے تھے تو یہ شعر کہہ رہے تھے:

اے اللہ یہ سواریاں تیری طرف دوڑتی آرہی ہیں ان کے پالان مسلسل حرکت میں ہیں اور ان سواریوں والوں کا دین دین نصاریٰ کی مخالفت کرتا ہے۔ الشافعی فی الأم، الجامع لعبد الرزاق، السنن لسعید بن منصور

کلام: ......امام طبرانی نے اپنی کبیر اور اوسط میں اس کو نقل کیا ہے اور اس میں ایک راوی عاصم بن عبیداللہ ضعیف ہے۔ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مشہور یہ ہے کہ یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ مجمع الزوائد ۲۵۹/۳

۱۲۵۸۷ ......اسود سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دونوں واپسیوں میں ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے (عرفہ سے واپسی کے بعد) مزدلفہ کے علاوہ (راستے میں) نماز نہیں پڑھی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ مزدلفہ میں پہنچ گئے تو مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی اور ہر ایک کو علیحدہ اذان واقامت کے ساتھ ادا کیا اور دونوں کے درمیان رات کے کھانے اور گفتگو کے ساتھ فصل کیا۔ ابن جریر

۱۲۵۸۸ ......اسود سے مروی ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرفہ سے واپسی غروب شمس کے بعد کی۔ ابن جریر

۱۲۵۸۹ ......حضرت اسود سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دونوں افاضوں (عرفات ومزدلفہ سے واپسی) میں شرکت کی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی سواری ایک حالت پر رواں دواں تھی۔ جو شروع میں چال تھی آخر تک اس میں اضافہ نہیں فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ سے واپسی طلوع شمس سے قبل فرمائی ایک ہی ہلکی رفتار پر اور دونوں واپسیوں میں کہیں قیام نہیں کیا حتیٰ کہ آپ جمرۂ عقبہ پہنچ گئے۔ ابن جریر

۱۲۵۹۰ ......ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں کو مزدلفہ اور عرفات سے واپسی پر تیزی رفتاری میں دیکھا تو ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ سواری کے (ہر) قدم اٹھانے پر نیکی ہے اور آہستہ چلنے میں زیادہ قدم اٹھتے ہیں، اور اصل بات یہ ہے کہ نیکی ایسی تیز ہے جس پر دلوں کو صبر وسکون آجائے۔ ابن جریر

۱۲۵۹۱ ......معرور بن سوید سے مروی ہے فرمایا: میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا وہ اونٹ پر سوار ایک گنجے سر والے شخص تھے فرما رہے تھے: اے لوگو! اوضعوا فانا وجدنا الإفاضة الإيضاع. تیز چلو، بے شک ہم نے واپسی کو تیزی میں پایا ہے۔ ابن جریر

۱۲۵۹۲ ......حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں عرفہ سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے پیچھے آپ کی سواری پر بیٹھ کر آیا۔ آپ ﷺ ایک گھاٹی پر آئے اور نیچے اترے پھر پانی بہایا اور نماز پڑھے بغیر مزدلفہ تشریف لے آئے۔ مسند ابی داؤد الطیالسی

۱۲۵۹۳ ـــ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ میں عرفات سے رسول اللہ ﷺ کا ردیف (سواری کے پیچھے بیٹھنے والا) بن کر آیا۔ مزدلفہ سے پہلے بائیں طرف کی گھاٹی میں پہنچ کر آپ ﷺ نے اپنی سواری بٹھادی، پیشاب کیا پھر تشریف لائے اور میں نے آپ کو وضو کروایا۔ آپ نے ہلکے پھلکے منہ ہاتھ دھوئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز (قائم کریں کیا؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز آگے ہوگی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوگئے اور میدان مزدلفہ تشریف لائے اور وہاں نماز پڑھی۔ پھر مزدلفہ کی صبح کو آپ کے ردیف فضل بن عباس بن گئے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم

مغرب وعشاء مزدلفہ میں اکٹھی پڑھنا

۱۲۵۹۴ ـــ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے واپس ہوئے حتیٰ کہ جب گھاٹی میں پہنچ گئے تو اتر کر پیشاب کیا پھر وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا۔ میں نے عرض کیا: نماز؟ فرمایا: نماز آگے ہوگی، چنانچہ پھر سوار ہوگئے اور جب مزدلفہ پہنچ گئے تو اتر کر وضو کیا اور کامل وضو کیا پھر نماز کھڑی ہوئی تو آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر ہر آدمی نے اپنا اونٹ اپنی اپنی جگہ بٹھادیا۔ پھر عشاء کی نماز کھڑی ہوئی اور آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

موطا امام مالک، مسند احمد، الحمیدی، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی، العدنی، ابن جریر، ابوعوانہ، الطحاوی، مسند ابن حبان

۱۲۵۹۵ ـــ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں موجود تھا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما جو عرفات سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے سے کسی نے پوچھا: عرفات سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کی رفتار کیسی تھی؟ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس رفتار سے نکلے تھے اسی رفتار پر آخر تک چلے۔ ہاں کہیں کشادگی آجاتی تو حرکت (تیز) فرمادیتے تھے۔ ابوداؤد الطیالسی، مسند احمد، الحمیدی، البخاری، مسلم، الدارمی، العدنی، ابن داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابوعوانۃ، الطحاوی

۱۲۵۹۶ ـــ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ افاضہ (واپسی) کی۔ آپ ﷺ کی سواری نے کوئی قدم اپنی عادت سے زیادہ تیز نہیں اٹھایا حتیٰ کہ آپ ﷺ مزدلفہ پہنچ گئے۔

ابوداؤد، مسند احمد، ابن جریر، الدارقطنی فی الافراد

۱۲۵۹۷ ـــ اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں عرفہ کی رات رسول اللہ ﷺ کا ردیف (ہم سوار) تھا۔ جب سورج غروب ہوا تھا تب رسول اللہ ﷺ نے واپسی کا سفر شروع فرمایا تھا۔ مسند احمد، ابن داؤد

مسند احمد اور امام احمد کی افراد میں یہ اضافہ بھی منقول ہے:

اور جب حضور اکرم ﷺ نے اپنے پیچھے لوگوں کا ازدحام سنا تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! آہستہ روی اختیار کرو، وقار اور سکون کو لازم پکڑو۔ بے شک تیز چلنا نیکی نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کو ازدحام کرتے ہوئے دیکھتے تو ہلکی آہستہ رفتاری پکڑ لیتے اور جب (راستے کی) کشادگی پاتے تو تیز ہو جاتے حتیٰ کہ اس گھاٹی پر گذرے جس کے متعلق اکثر لوگوں کا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے وہاں نماز پڑھی تھی (لیکن صحیح بات یہ ہے کہ) پھر رسول اللہ ﷺ وہاں اترے تو میں آپ کے پاس وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا آپ نے (ہلکا پھلکا) وضو کیا۔ میں نے عرض کیا: نماز کا ارادہ ہے یا رسول اللہ! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز آگے ہوگی۔ پھر آپ ﷺ سوار ہوگئے اور کوئی نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے پھر وہاں اتر کر مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا۔

۱۲۵۹۸ ـــ حکم بن عتیبہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (اسامہ) عرفات سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی گھوڑے اور اونٹ کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ بلکہ نیکی تو سکینہ (اطمینان) اور وقار کے ساتھ چلنے میں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی نے اپنا کوئی قدم تیزی کے ساتھ نہیں اٹھایا حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچے۔ العدنی

۱۲۵۹۹ــــ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (عرفات سے واپسی پر) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو ردیف بنایا حتی کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ تشریف لے آئے۔ عطاء فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ (مزدلفہ سے پہلے) اس گھاٹی میں پہنچے جہاں آج خلفاء مغرب کی نماز ادا کرتے ہیں تو آپ ﷺ اترے اور پانی بہایا پھر وضو کیا جب اسامہ نے رسول اللہ ﷺ کو اترتے دیکھا تو خود بھی اتر آئے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ وضو وغیرہ سے فارغ ہو گئے تو اسامہ کو پوچھا تم کیوں اترے؟ پھر اسامہ رضی اللہ عنہ واپس سواری پر بیٹھ گئے اور حضور ﷺ بھی سوار ہو گئے اور سواری چلا دی۔ حتی کہ مزدلفہ تشریف لے آئے۔ وہاں نماز مغرب ادا فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ اس سفر میں تلبیہ پڑھتے رہے حتی کہ مزدلفہ داخل ہو گئے۔

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ روایت اسامہ بن زید سے نقل کرتے ہیں۔ العدنی

۱۲۶۰۰ــــ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں واپسی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب حضور ﷺ اس گھاٹی میں پہنچے جہاں امراء و حکام اترتے ہیں تو آپ ﷺ وہاں اترے، پیشاب کیا پھر وضو فرمایا۔ میں نے پوچھا: نماز کا ارادہ ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نماز آگے ہوگی۔ چنانچہ جب مزدلفہ پہنچے تو اذان و اقامت فرمائی (یعنی حکم دیا) پھر مغرب کی نماز پڑھی پھر کسی نے اپنی سواری کے سامان وغیرہ کو اتارا۔ انہیں حتی کہ حضور ﷺ کھڑے ہو گئے اور عشاء کی نماز ادا فرمائی۔ ابن ماجہ، ابن جریر

۱۲۶۰۱ــــ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے واپس ہوئے اور اسامہ بن زید رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے۔ اسامہ کہتے ہیں: حضور ﷺ اپنی رفتار پر چلتے رہے حتی کہ مزدلفہ پہنچ گئے۔ مسلم

۱۲۶۰۲ــــ اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے واپس ہوئے تو وہ آپ علیہ السلام کے ردیف تھے۔ حضور اکرم ﷺ اپنی سواری کی لگام اس حد تک کھینچ رہے تھے کہ اونٹنی کے کان کجاوے کے اگلے حصے کو چھو رہے تھے اور ساتھ ساتھ ارشاد فرماتے جا رہے تھے:

اے لوگو! سکون (اطمینان) اور وقار کو لازم پکڑو۔ بے شک نیکی اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ النسائی، ابن جریر

۱۲۶۰۳ــــ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور حضور اکرم ﷺ نے ان کو ردیف بنا رکھا تھا چنانچہ جب حضور ﷺ گھاٹی میں پہنچے تو نیچے اترے اور پیشاب کیا۔ یہ نہیں کہا کہ پانی بہایا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں نے برتن سے آپ کے لیے پانی گرایا اور آپ نے ہلکا پھلکا وضو فرمایا۔ میں نے عرض کیا: نماز؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: نماز آگے ہے۔ پھر مزدلفہ تشریف لائے تو مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ پھر لوگوں نے کجاوے اتارے پھر آپ علیہ السلام نے عشاء کی نماز پڑھی۔ النسائی

۱۲۶۰۴ــــ کریب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، انہوں نے حضرت اسامہ بن زید سے سوال کیا کہ مجھے بتائیے جس شام آپ حضور ﷺ کے ردیف تھے اس شام کیا ہوا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس گھاٹی میں پہنچے جس میں لوگ مغرب کی نماز پڑھتے ہیں وہاں حضور ﷺ نے اپنی اونٹنی بٹھائی پھر پیشاب کیا اور یہ نہیں فرمایا پانی بہایا (یعنی پیشاب کیا کے الفاظ استعمال کیے بجائے پانی بہایا کے) پھر حضور ﷺ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو نہیں فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز؟ ارشاد فرمایا: نماز آگے ہے۔ پھر صبح کو کیا حالات آپ کو پیش آئے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبح کو حضور ﷺ کے ردیف فضل (بن عباس) بن گئے جبکہ میں اپنے قدموں پر قریش کے آگے جانے والوں کے ساتھ شامل ہو گیا۔ ابن عساکر

عرفہ سے واپسی کا ذکر

۱۲۶۰۵ــــ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: عرفہ سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنا ردیف بنایا۔ عرفہ سے واپسی پر آپ اپنی سواری کی مہار کو اس حد تک کھینچ رہے تھے کہ سواری کا سر کجاوے کے درمیان حصے کو چھو رہا تھا یا فرمایا چھونے کے قریب ہو رہا تھا اور حضور ﷺ اپنے ہاتھ کے ساتھ لوگوں کو پرسکون رہنے کا اشارہ فرما رہے تھے حتی کہ حضور ﷺ مزدلفہ پہنچ گئے پھر حضور ﷺ نے فضل کو اپنا ردیف بنا لیا۔ فضل فرماتے ہیں: حضور

ﷺ کی سواری اسی قدم کے دن کی طرح نرم رفتاری سے چل رہی تھی حتیٰ کہ آپ وادی محسر پہنچ گئے اور سواری بشادی۔ مسند احمد، الرویانی

۱۲۶۰۶۔۔۔ طاؤس، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عرفہ سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے اور فضل مزدلفہ سے منیٰ تک حضور ﷺ کے ردیف تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ (عرفہ سے) مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے شیطان کو کنکر ماری (تب تلبیہ موقوف فرمادیا)۔ ابن جریر

۱۲۶۰۷۔۔۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عرفہ سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپسی کے سفر میں پیچھے بیٹھا تھا حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے اور وہاں مغرب کی نماز پڑھی اور پھر اتنی دیر ٹھہرے جس میں ہم اپنی سواریوں سے کجاوے اتاریں پھر عشاء کی نماز پڑھی۔ ابن جریر

۱۲۶۰۸۔۔۔ ام جندب ازدیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو جب لوگ عرفات سے واپس ہو رہے تھے ارشاد فرماتے ہوئے سنا اے لوگو! تم سکون اور وقار کو لازم پکڑو۔ ابن جریر

۱۲۶۰۹۔۔۔ عبیداللہ بن ابی رافع سے مروی ہے، وہ ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، ابورافع فرماتے ہیں کہ عرفہ کی رات رسول اللہ ﷺ نے فضل بن عباس اور اسامہ بن زید کو اپنا ردیف بنایا اور فرمایا یہ موقف (کھڑے ہونے کی جگہ) ہے اور عرفہ سارا موقف ہے۔ لیکن بطن عرفہ سے دور رہو۔ عرفہ کے روز جب سورج غروب ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ ہلکی (آہستہ) رفتار پر چلے جبکہ لوگ دائیں اور بائیں چل رہے تھے۔ اور حضور اکرم ﷺ دائیں بائیں متوجہ ہو کر ارشاد فرمارہے تھے اے لوگو! سکون و وقار کو اپناؤ۔ حتیٰ کہ حضور علیہ السلام مزدلفہ پہنچ گئے۔ وہاں حضور ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع فرمایا۔ جب مزدلفہ میں صبح ہوگئی تو وہاں سے رسول اللہ ﷺ کوچ فرمانے لگے پہلے قزح پر کھڑے ہوگئے اور فضل بن عباس کو ردیف بنایا۔ پھر ارشاد فرمایا: یہ موقف ہے اور سارا مزدلفہ موقف ہے لیکن بطن محسر سے دور رہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کوچ فرمایا جبکہ صبح روشن ہو چکی تھی۔ آپ نرم رفتار سے چل رہے تھے لوگ دائیں بائیں چل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ دائیں بائیں متوجہ ہو کر فرمارہے تھے اے لوگو! سکینہ اپناؤ (سکون کے ساتھ چلو) حتیٰ کہ آپ وادی بطن محسر میں پہنچ گئے وہاں آپ نے سواری کو تیز حرکت دی حتیٰ کہ جب وادی بطن محسر کو عبور کر گئے تو سواری کو پہلی رفتار پر لوٹا دیا۔ جب جمرہ عقبہ پر پہنچے تو اس کو سات کنکریاں ماریں۔ پھر خثعم قبیلے کی ایک لڑکی آئی اور بولی: یا رسول اللہ! میرے والد بوڑھے آدمی ہیں اور ان پر حج فرض ہو چکا ہے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ فضل (جو حضور کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے) وہ خوبصورت جوان تھے۔ جب لڑکی آئی تو حضور ﷺ نے ان کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے وہاں سے کوچ فرمایا حتیٰ کہ بیت اللہ تشریف لائے اور بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا۔ پھر زمزم پر گئے تو آپ کے پاس زمزم کا پانی کا ڈول بھر کر لایا گیا آپ نے وضو فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا اے بنی عبدالمطلب تم (زمزم کے) ڈول بھر کر نکالو اگر لوگوں کے (میری اتباع کی وجہ سے) تم پر اژدحام کردینے کا ڈر نہ ہوتا تو میں خود ڈول نکالتا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے بیٹے (یعنی میرے بیٹے) فضل کا چہرہ (کیوں) پھیر دیا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے نوجوان لڑکی اور اس نوجوان لڑکے کو دیکھا تو مجھے ڈر ہوا کہ کہیں دونوں کے بیچ میں شیطان نہ گھس جائے۔ ابن جریر

۱۲۶۱۰۔۔۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (اپنے بھائی) فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، فضل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عرفہ میں رسول اکرم ﷺ کا ردیف تھا۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور دعائیں کرتے رہے حتیٰ کہ آپ نے (وہاں) سے چل کر منیٰ پہنچ کر رمی فرمائی۔ ابن جریر

۱۲۶۱۱۔۔۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عرفہ کے روز اسامہ اور فضل بن عباس کو (یکے بعد دیگرے) اپنے پیچھے بٹھایا۔ لوگوں نے کہا: یہ ہمارے ساتھی ہیں اور ہمیں رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل کے بارے میں بتائیں گے۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس ہوئے اور ہلکی (نرم) رفتار پر آخر تک چلتے رہے آپ ﷺ نے اپنی سواری کی لگام اس قدر کھینچ رکھی تھی کہ اس کا سر کجاوے کو چھو رہا تھا اور اپنے ہاتھ سے لوگوں کو تلقین کر رہے تھے کہ سکون کے ساتھ چلو سکون کے ساتھ چلو۔ حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔ ایک مرتبہ

۱۲۶۱۹ ۔۔۔ یوسف بن ماہک سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تین حج کیے، وہ عرفہ میں امام کے ساتھ ٹھہر گئے۔ جب امام وہاں سے نکلے تو اپنی (عادت والی بلکی) رفتار پر آپ رضی اللہ عنہ بھی نکلے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی سواری کو چابک نہیں مارتے تھے اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ میں نے حل (حرم کے سوا مقام) میں آپ کو نہیں سنا کہ آپ سواری کو (تیز چلنے پر) اکساتے ہوں۔ حتیٰ کہ ہم اسی رفتار سے مزدلفہ میں اتر گئے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ مزدلفہ سے نکلے تو میں بھی وہاں سے نکل پڑا۔ آپ رضی اللہ عنہ سواری کو چابک (کوڑا) نہیں مارتے تھے اور نہ میں حل میں آپ کو سواری کو اکساتے ہوئے سنتا تھا۔ حتیٰ کہ جب سواری نے اپنے قدم وادی محسر میں ڈال دیئے تو تب آپ نے چابک (کوڑا) سنبھال لیا پھر میں آپ کو برابر دیکھتا رہا کہ آپ سواری کو اکساتے جا رہے ہیں (تاکہ وہ تیز رفتاری پکڑے) حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رمی جمرہ فرمائی۔ اور اس سفر میں میں آپ سے یہ اشعار سن رہا تھا:

تیری طرف دوڑتی ہیں سواریاں ان کے زین متحرک ہیں اور ان کے بچے ان کے شکموں میں ہلچل میں ہیں۔ ان صاحب سواریوں کا دین نصاریٰ کے دین کی مخالفت کرتا ہے۔ اے اللہ! (ہم حاضر ہیں اور بے شک) تو گناہوں کو بخشنے والا ہے بس ہمارے سارے ہی گناہ بخش دے اور کون سا بندہ ہے جو تیری ذات میں تیرا ان پریشان نہیں ہوتا۔ ابن جریر

۱۲۶۲۰ ۔۔۔ ابو الزبیر سے مروی ہے کہ میں مقام عرفات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کھڑا تھا جب سورج چھپ گیا تو آپ رضی اللہ عنہ عرفات سے نکلے اس طرح کہ آپ پر سکون اور وقار چھایا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ اسی طرح چلتے رہے حتیٰ کہ ہم وادی کے شروع حصے تک پہنچ گئے۔ جب اور لوگ گزر گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بائیں طرف سواری کو رکایا اور اتر کر وضو کا پانی منگوایا اور وضو سے فارغ ہو کر ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا حتیٰ کہ آپ ﷺ اس وادی تک آپہنچے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری منگوائی اور اس پر سوار ہو کر اللہ اکبر کہا اور سواری کو تیز کر دیا اور اسی رفتار سے اس وادی کو عبور کیا پھر آپ رضی اللہ عنہ پر سکینہ اور وقار طاری ہو گیا پھر اسی طرح (نرم رفتاری کے ساتھ چلتے ہوئے) وادی تک پہنچ گئے۔ وہاں آپ نے پھر اللہ اکبر کہا اور سواری تیز کر دی حتیٰ کہ اسی تیز رفتاری کے ساتھ وادی کو عبور کیا اور مزدلفہ پہنچ گئے۔ وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری بٹھائی اور وہاں رات بسر کی پھر صبح آپ رضی اللہ عنہ وہاں ٹھہر گئے جب سورج نکلنے کو ہوا تو وہاں سے نکل کھڑے ہوئے اور جب نکلے تو آپ پر مکمل اطمینان اور سکون طاری تھا آپ اسی طرح (سواری پر) چلتے ہوئے وادی بطن محسر تک پہنچے، وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے سواری کو تیز کر دیا اور اسی تیز رفتاری کے ساتھ اس وادی کو عبور کیا۔ پھر وہاں سے نکلے تو آپ پر پہلے کی سکینہ اور وقار کی کیفیت طاری ہو گئی اور اسی نرم رفتاری سے آپ جمرہ قصویٰ (چھوٹے شیطان) کے پاس پہنچ گئے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۱ ۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یوم عرفہ کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

اے لوگو! نیکی اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں اور نہ ہی گھوڑوں کو تیز دوڑانے میں ہے۔ بلکہ تم جمیل (خوبصورت) رفتار کو اختیار کرو اور کسی کمزور کو نہ روندو اور نہ کسی مسلمان کو ایذا دو۔ النسائی

۱۲۶۲۲ ۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے نکلے تو فرما رہے تھے: اے لوگو! وقار اور سکینہ (سکون اطمینان) کو لازم پکڑو۔ بے شک نیکی گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے آپ علیہ السلام کی اونٹنی کو اس کی معمول کی (نرم) رفتار سے زیادہ نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ کی اونٹنی مزدلفہ پہنچ گئی پھر آپ علیہ السلام مزدلفہ سے نکلے تو آپ فرما رہے تھے: اے لوگو! وقار اور سکینہ کو لازم پکڑو۔ بے شک نیکی گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پھر میں نے آپ کی اونٹنی کو معمول کی رفتار سے تیز قدم اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ علیہ السلام منیٰ پہنچ گئے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۳ ۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: جب رسول اکرم ﷺ عرفات سے واپس ہوئے تو لوگوں نے اپنی سواریوں کو تیز رفتار کر لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے منادی کو حکم فرمایا کہ یہ ندا لگائیں: اے لوگو! نیکی اونٹوں، گھوڑوں اور سواریوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۴ ۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ افاضہ میں شریک تھا آپ ﷺ افاضہ (واپسی) فرما رہے تھے اور آپ پر سکون تھے۔ ابن جریر

۱۲۹۲۵ ۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا جب نبی اکرم ﷺ واپس ہوئے تو لوگوں نے دائیں بائیں سے سواریوں کو تیز کر لیا تب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا نیکی گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے بلکہ نیکی تو پرسکون رہنے میں ہے۔ ابن جریر

۱۲۹۲۶ ۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات جب رسول اکرم ﷺ کوچ فرماتے تو اپنی سواری کی لگام کھینچ لیتے تھے حتیٰ کہ سواری کا سر سواری کے کجاوے کی درمیانی (اونچی) لکڑی کو چھوتا تھا۔ اور آپ ﷺ ارشاد فرماتے جاتے تھے: سکینہ رکھو سکینہ رکھو۔ ابن جریر

۱۲۹۲۷ ۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عرفات سے نکلے تو اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نکلے۔ آپ ﷺ فرمارہے تھے: رکو، رکو۔ جبکہ آپ خود بھی اپنی سواری کی لگام کھینچ رہے تھے جس کی وجہ سے آپ کی سواری (اونٹنی) کا سر آپ کے چہرے کو چھو رہا تھا اور ساتھ ساتھ لوگوں کو پرسکون رہنے کی تاکید فرمارہے تھے۔ ابن جریر

۱۲۹۲۸ ۔۔۔ ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جب عرفہ سے واپسی فرمائی تو یہ فرمانے لگے: اللہ کے بندو! پرسکون رہو پرسکون رہو۔ اور آپ علیہ السلام ساتھ ساتھ اپنی ہتھیلی کا اندرونی حصہ زمین کی طرف بار بار کر کے لوگوں کو اشارۃً پرسکون چلنے کی تاکید فرمارہے تھے۔ البخاری فی صحیحہ ۲/۲۰۱

۱۲۹۲۹ ۔۔۔ ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے واپس ہونے لگے تو آپ پر سکینہ (وقار واطمینان) طاری تھی اور آپ لوگوں کو بھی سکینہ (وقار) اختیار کرنے کا حکم دے رہے تھے۔ لیکن وادی محسر میں آپ نے اپنی سواری تیز فرمائی تھی۔ ابن جریر

۱۲۹۳۰ ۔۔۔ ابوالزبیر رحمۃ اللہ علیہ، جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب واپسی فرمارہے تھے تو اپنے اونٹ کو (بار بار) روک رہے تھے۔ ابن جریر

۱۲۹۳۱ ۔۔۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب عرفات سے نکلنے لگے تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! سکینہ اور وقار اپناؤ اور ایک دوسرے کو قتل نہ کرو (ازدحام کی وجہ سے ایک دوسرے کو نہ روندو)۔ ابن جریر

۱۲۹۳۲ ۔۔۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ میدان عرفات میں اپنی قوم کے درمیان اپنے اونٹ پر کھڑے ہیں حتیٰ کہ جمع میں جانب اللہ (حکم آنے پر) وہاں سے لوگوں کے بعد کوچ فرمانے لگے۔ الکبیر للطبرانی عن جبیر بن مطعم

مزدلفہ میں قیام

۱۲۹۳۳ ۔۔۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) محمد بن المنکدر سے مروی ہے فرمایا مجھے ایک شخص نے خبر دی کہ اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو (مزدلفہ کے) مقام قزح پر کھڑے دیکھا۔ الازرقی

۱۲۹۳۴ ۔۔۔ جبیر بن الحارث سے مروی ہے فرمایا: میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قزح پر کھڑے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے: اے لوگو! صبح کی نماز پڑھو۔ اے لوگو! صبح کی نماز پڑھو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں سے کوچ فرمایا۔ میں آپ کی ران کو ننگی دیکھ رہا تھا جو اونٹ کو چھڑی مارنے کی وجہ سے کھل گئی تھی۔ ابن ابی شیبہ، ابن سعد، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۲۹۳۵ ۔۔۔ طلق بن حبیب سے مروی ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مزدلفہ سے واپس ہوئے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ وادی محسر میں اترے تو آپ نے اپنی سواری تیز فرمادی۔ ابوالقاسم بن سعد

۱۲۹۳۶ ۔۔۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے مزدلفہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔
ابونعیم، ابن عساکر

۱۲۹۳۷ ۔۔۔ عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مزدلفہ میں صبح کی نماز سے قبل حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ میں نے

عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں نے دونوں پہاڑوں کو طے کیا تو اب تھک گیا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اپنے دل کو ٹھنڈا رکھ (اور) خوشخبری سن کہ جس نے ہمارے اس افاضہ (عرفات و مزدلفہ سے واپسی) کو پالیا تو اس نے حج کو پالیا۔ العسکری فی الامثال

۱۲۹۳۸ ۔۔۔ عبدالرحمن بن یزید سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت (عبداللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (مغرب و عشاء کی) نماز اندھیرے میں پڑھی۔ آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو ارشاد فرمایا اس (مزدلفہ کے) مکان میں یہ دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹ گئی ہیں۔ اور حضور اکرم ﷺ اس گھڑی میں یہ نمازیں صرف اس دن اور اسی مکان میں پڑھتے تھے یعنی یوم النحر کو مزدلفہ میں۔ الخطیب فی المتفق

۱۲۹۳۹ ۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی اس وقت میں یہ نمازیں پڑھتے نہیں دیکھا یعنی سوائے مغرب اور عشاء کے مزدلفہ میں۔ الخطیب فی المتفق

۱۲۹۳۹ ۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی کوئی نماز غیر وقت میں پڑھتے نہیں دیکھا سوائے ان دو نمازوں یعنی مغرب و عشاء کے مزدلفہ میں۔ ابن جریر

۱۲۹۴۰ ۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا، رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ادوار میں مزدلفہ میں آگ روشن کی جاتی تھی۔ ابن سعد

کلام: ۔۔۔ مذکورہ روایت ضعیف ہے۔

۱۲۹۴۱ ۔۔۔ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ اکٹھے ادا فرمایا۔ ابن جریر

۱۲۹۴۲ ۔۔۔ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا فرمایا اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز ادا نہیں فرمائی۔ ابن جریر

مزدلفہ سے واپسی

۱۲۹۴۳ ۔۔۔ (مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ) اسماء بنت عبدالرحمن بن ابی بکر اپنے والد عبدالرحمن سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ سے افاضہ غروب شمس کے بعد فرمایا اور مزدلفہ سے افاضہ طلوع شمس سے قبل فرمایا۔ الاوسط للطبرانی

کلام: ۔۔۔ روایت مذکورہ ضعیف ہے۔

۱۲۹۴۴ ۔۔۔ مشرکین مزدلفہ سے اس وقت تک افاضہ (واپسی) نہیں کرتے تھے جب تک کہ سورج ثبیر پہاڑ پر نہیں نکل آتا تھا اور کہتے تھے: ثبیر روشن ہو گیا ہے تاکہ ہم واپسی کریں۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور طلوع شمس سے قبل افاضہ فرمایا۔

مسند ابی داؤد، مسند احمد، البخاری، سنن الدارمی، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن خزیمہ، الطحاوی، ابن حبان، الدارقطنی فی الافراد، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی

۱۲۹۴۵ ۔۔۔ عمرو بن میمون سے مروی ہے فرمایا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا آپ رضی اللہ عنہ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔ حتیٰ کہ یوم النحر کو آپ رضی اللہ عنہ نے جمرہ عقبہ کی رمی فرمائی۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اہل جاہلیت مزدلفہ سے نہیں نکلتے تھے جب تک کہ ثبیر پر سورج طلوع نہ ہو جاتا اور پھر وہ کہتے تھے ثبیر روشن ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور مزدلفہ سے آپ اور آپ کے ساتھ دوسرے مسلمان نماز فجر کے بعد پو پھٹنے پر نکل گئے۔ ابو عمرو بن حمدان النیسابوری فی فوائد الحاج

۱۲۹۴۶ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ سے واپس ہو کر وادی محسر پہنچے تو اپنی سواری کو (تھوڑا تیز) حرکت دی حتیٰ کہ اس وادی سے گزر گئے تو پھر رک گئے پھر فضل رضی اللہ عنہ کو اپنا ردیف بنالیا پھر جمرہ پر تشریف لائے اور اس کی رمی فرمائی۔ السنن للبیہقی

تھا۔ آپ نے ایک تکبیر کہی تو سب لوگوں نے بھی ایک تکبیر کہی۔ پھر اسی دن جب چاشت تک دن نکل آیا دوبارہ نکلے اور ایک تکبیر کہی لوگوں نے بھی ایک تکبیر کہی پھر آپ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے پھر تیسری مرتبہ جب سورج ڈھل گیا (دوپہر کے بعد) تب نکلے اور ایک تکبیر کہی (اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی) ان کی تکبیر بیت اللہ تک پہنچی جس سے معلوم ہو گیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رمی کے لیے نکلے ہیں۔ مالک

۱۲۶۵۸ سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے فرمایا: ہم نے پہلے کوچ کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نکلے تو آپ رضی اللہ عنہ کی سواری کے پاس ایک پانی کا برتن تھا اور آپ کے ہاتھ میں کنکریاں تھیں جو آپ کی (کمربند) تھیلی میں بھی کچھ کنکریاں تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے راستے میں تکبیر کہتے ہوئے جارہے تھے حتیٰ کہ جمرہ اولیٰ کے پاس پہنچے اور اس کو کنکر ماری اور پھر دوسری کو کنکریاں ختم کردیں اور کسی ... سے والی کنکریں آپ رضی اللہ عنہ نے کنکریوں تک کم تھیں پہنچ گئیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک گھڑی (تقریباً پون گھنٹہ) کھڑے دعا کرتے رہے پھر ہم (سواری) پر تشریف لے گئے پھر قصر کے پاس۔ مسدد

۱۲۶۵۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: میں نے یوم النحر (قربانی کے دن) جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی۔ ابن عساکر

۱۲۶۶۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک سائل نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ میں نے شام ہونے کے بعد رمی کی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے قربانی کرنے سے قبل حلق کرلیا (سرمنڈوالیا) ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی گناہ نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۲۶۶۱ حرملہ بن عمرو سے مروی ہے فرمایا: حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے چچا سنان بن سنہ کے ساتھ تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفہ میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ نے ایک انگلی دوسری پر رکھی ہوئی تھی میں نے اپنے چچا سے پوچھا کہ آپ ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا آپ فرما رہے ہیں کنکریاں یوں مارو جس طرح انگلیوں سے کنکریاں ماری جاتی ہیں (یعنی دو انگلیوں کے بیچ میں کنکر پھنسا کر مارو)۔

مسند احمد، ابن خزیمة، البغوي، الباوردي، ابن قانع، الكبير للطبراني، ابونعيم، السنن للبيهقي

۱۲۶۶۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے عرض کیا: میں نے رمی کرنے سے قبل ہی قربانی کرلی؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا (اب) رمی کرلو (کنکریاں مارلو) اور کوئی حرج نہیں ہے۔ دوسرے نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے بیت اللہ کا طواف قربانی سے پہلے کرلیا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اب) قربانی کرو اور کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک اور نے عرض کیا: میں نے ذبح کرنے سے قبل حلق کرالیا (سرمنڈوالیا)؟ حضور ﷺ نے فرمایا: (اب) ذبح کرلو (قربانی کرلو) اور کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن جریر

الاضاحی... قربانی کا بیان

۱۲۶۶۳ (صدیق رضی اللہ عنہ) ابی سریحہ حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی نہیں کرتے تھے۔ یعنی لوگ ان حضرات کی سنت کو واجب نہ سمجھیں۔

ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، الحاکم فی الکنی، ابوبکر عبداللہ بن محمد زیاد النیسابوری فی الزیادات، السنن للبیهقی

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند صحیح ہے۔

۱۲۶۶۴ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما حج میں آئے لیکن قربانی نہیں فرمائی۔ مسدد

۱۲۶۶۵ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے پیٹ کے بچوں کی طرف سے بھی قربانی کیا کرتے تھے۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الاضاحی

۱۲۶۶۶ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ میں مروہ کے پاس قربانی فرماتے تھے اور منیٰ میں قربان گاہ کے پاس

خزیمہ، ابن حبان، الدارقطنی فی الافراد، الدورقی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۶۷۳ـــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں آپ علیہ السلام کی طرف سے مینڈھے کی قربانی کیا کروں، پس میں چاہتا ہوں کہ میں ضرور یہ کروں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، مسند ابی یعلی، مستدرک الحاکم صحیح الاسناد

۱۲۶۷۴ـــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اونٹوں کو نحر (ذبح) کروں اور ان کا گوشت صدقہ کروں۔ چنانچہ پھر میں ان کے زینوں اور کھالوں کا پوچھنے گیا تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ ان کو بھی صدقہ کردوں۔ مسند ابی یعلی

۱۲۶۷۵ـــــ ابوعبیدہ جو ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ہیں سے مروی ہے کہ انھوں نے قربانی کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ تین راتوں کے بعد بھی تم قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔ پس اس کے بعد قربانی کا گوشت نہ کھاؤ۔ یعنی اتنا گوشت ذخیرہ نہ کرو کہ تین یوم کے بعد تک بچا رہے لیکن یہ حکم منسوخ ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں اس کی صراحت آئی ہے۔

الشافعی، العدنی، مسلم، السنن للبیہقی، ابن داؤد، ابوعوانۃ، الطحاوی

۱۲۶۷۶ـــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: قربانی کے تین یوم ہیں اور ان میں سب سے افضل پہلا دن ہے۔

ابن ابی الدنیا

۱۲۶۷۷ـــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ایام معدودات تین دن ہیں، یوم النحر (دس ذی الحجہ) اور دو دن اس کے بعد جس دن تو چاہے قربانی کرلے اور ان میں سب سے افضل دن پہلا ہے۔ عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا

۱۲۶۷۸ـــــ مغیرۃ بن حذب سے مروی ہے فرمایا: ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میں نے ایک گائے قربانی کے لیے خریدی تھی، اس نے بچہ دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا دودھ نہ پی۔ ہاں جو اس کے بچے سے بچ جائے (وہ تیرے لیے جائز ہے) پھر جب قربانی کا دن آجائے تو اس کو اور اس کے بچے کو سات لوگوں کی طرف سے ذبح کردے۔ ابن ابی الدنیا، السنن للبیہقی

۱۲۶۷۹ـــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب تو قربانی کا جانور خریدے تو دو دانت والا یا اس سے بڑا خرید پھر اس کو موٹا تازہ کرلے چنانچہ پھر تو کھائے گا تو اچھا کھائے گا اور کھلائے گا تو اچھا کھلائے گا۔ ابن ابی الدنیا، السنن للبیہقی، شعب الایمان للبیہقی

۱۲۶۸۰ـــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: قربانی کے لیے دو دانت والا یا اس سے بڑی عمر کا جانور جس کی آنکھیں اور کان سلامت ہوں لو اور اس کو (کھلا پلا کر) موٹا تازہ کرلو۔ پھر اگر خود کھاؤ گے تو موٹا تازہ کھاؤ گے اور اگر کھلاؤ گے تو موٹا تازہ کھلاؤ گے اور اگر اس کو کسر (ٹوٹ پھوٹ) یا کوئی مرض لاحق ہوگیا تو تیرے لیے کوئی نقصان نہیں۔ ابن ابی الدنیا، السنن للبیہقی، شعب الایمان للبیہقی

۱۲۶۸۱ـــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم قربانی نہ کریں مقابلۃ (آگے سے کان کٹے ہوئے) جانور کی اور نہ مدابرۃ (پیچھے سے کان کٹے ہوئے) جانور کی اور نہ شرقاء (لمبائی میں چیرے ہوئے کان والے) جانور کی اور نہ خرقاء (پھٹے ہوئے کان والے) جانور کی اور نہ ہم کانے بھینگے جانور کی قربانی کریں۔ السنن للبیہقی

۱۲۶۸۲ـــــ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کو یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ دو دن (مزید) ہیں یوم الاضحیٰ کے بعد۔ السنن للبیہقی

۱۲۶۸۳ـــــ ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کرتے تھے پھر قربانی نہ کرتے تھے۔ مسدد

۱۲۶۸۴ـــــ عاصم بن شریب سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قربانی کے دن ایک مینڈھا منگوایا اور یہ پڑھا (اور اس کو ذبح کیا)۔

بسم اللہ و اللہ اکبر، اللّٰھم منک ولک ومن علی ومنک.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے لیے ہے اور علی کی طرف سے ہے (اور) تیری طرف سے ہے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک طباق منگوایا اور سارا گوشت صدقہ کردیا۔ابن ابی الدنیا، السنن للبیہقی

۱۲۶۸۵۔۔۔حنش کنانی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کے وقت یہ دعا پڑھی:

وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین، ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین.

بسم اللہ واللہ اکبر منک ولک، اللّٰھم تقبل من فلان

میں نے سب سے یکسو ہو کر اپنے آپ کو اسی ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں (یہ بھی) کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب خدائے رب العالمین ہی کے لیے ہے۔جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرماں بردار ہوں۔

اللہ کے نام پہ قربانی کرتا ہوں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے اے اللہ یہ قربانی تیری طرف سے ہے، تیرے لیے ہے۔اے اللہ اس کو فلاں کی طرف سے شرف قبولیت بخش۔ابن ابی الدنیا

۱۲۶۸۶۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے سارے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی قربانی کیا کرتے تھے۔

ابن ابی الدنیا

صحت مند جانور کی قربانی

۱۲۶۸۷۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ ہمیں جو موٹا تازہ جانور ملے اس کی قربانی کریں۔گائے (بیل وغیرہ) کو سات افراد کی طرف سے اور اونٹ کو سات افراد کی طرف سے اور ہم تکبیر کو بلند آواز سے کہیں اور سکون و وقار کو اپنا شعار بنائیں۔ابن ابی الدنیا

۱۲۶۸۸۔۔۔مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ اونٹوں کو نحر (ذبح) کریں اور نیز یہ حکم بھی دیا کہ ان کی کھالوں اور ان کے لباس (وغیرہ) کو صدقہ کردیں۔ابن جریر

۱۲۶۸۹۔۔۔طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: اس (قربانی کے) دن کے اندر قربانی کے خون بہانے سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرسکتے سوائے کسی محتاج رشتہ دار سے صلہ رحمی کے (یعنی اس کی اعانت بھی اس دن بڑا ثواب ہے)۔ابن زنجویہ

۱۲۶۹۰۔۔۔کبیرہ بنت سفیان جو حضور علیہ السلام کی بیعت کرنے والوں میں سے تھیں فرماتی ہیں:

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جاہلیت کے زمانے میں میں نے اپنی چار بیٹیاں زندہ درگور کی ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی بکری جس کے پاؤں میں سفید دھبے ہوں کیونکہ اللہ کے نزدیک ایسی ایک بکری کی قربانی دو کالی بکریوں کی قربانی سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ابونعیم

کلام:۔۔۔۔۔۔مذکورہ روایت کی سند میں محمد بن سلمان بن مسمول ضعیف راوی ہے۔مجمع الزوائد للہیثمی ۱۸/۴

۱۲۶۹۱۔۔۔کلیب سے مروی ہے ہم غزوں میں ہوتے تھے تو ہم پر امیر صرف اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کسی کو چنا جاتا تھا۔چنانچہ ایک مرتبہ مزینہ کے ایک شہسوار صحابی رسول اللہ ﷺ ہم پر امیر مقرر تھے۔اس وقت گائے مہنگی ہوگئیں حتیٰ کہ ہم دو یا تین بچھڑوں کے عوض ایک گائے لے پاتے تھے۔تب یہ صحابی ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہ دن ہم کو پہلے بھی پیش آگیا تھا کہ گائیں کم پڑ گئیں تھیں حتیٰ کہ ہم ایک گائے دو یا تین بچھڑوں میں خریدتے تھے تب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے اور ارشاد فرمایا تھا: گائے کا کام وہ دیتی ہے جہاں دو سال بچھڑا کام دیتا ہے۔یعنی دو سال مکمل ہونے والا بچھڑا بھی گائے کی جگہ کافی ہے۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۶۹۲۔۔۔کلیب مزینہ کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر میں قربانی کی۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۶۹۳ ۔۔۔ ابوالاسد سلمی بن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت کرتے ہیں، ان کے دادا کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتواں فرد تھا (یعنی ہم کل سات افراد ایک موقع پر تھے) رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا تو ہم میں سے ہر ایک نے ایک ایک درہم جمع کیا اور سات دراہم میں ہم نے ایک قربانی کا جانور خرید لیا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ جانور ہم کو مہنگا پڑا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کے ہاں افضل ترین قربانی کے جانور زیادہ مہنگے اور زیادہ قیمتی ہیں۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے سب کو حکم فرمایا تو ایک آدمی نے جانور کا ایک ہاتھ پکڑ لیا، ایک آدمی نے دوسرا ہاتھ پکڑ لیا، ایک آدمی نے ایک ٹانگ پکڑ لی اور ایک آدمی نے ایک ٹانگ پکڑ لی، ایک آدمی نے ایک سینگ پکڑ لیا اور ایک آدمی نے دوسرا سینگ پکڑ لیا اور ساتویں نے اس کو ذبح کیا جبکہ ہم ساتوں نے مل کر (یک آواز) اس پر تکبیر کہی۔

بقیہ کہتے ہیں: میں نے حماد بن زید کو پوچھا ساتواں (ذبح کرنے والا) کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا تو میں نے کہا: وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ ابن عساکر

کلام: ۔۔۔۔۔۔ روایت محل کلام ہے: الضعیفۃ ۱۶۷۸۔

۱۲۶۹۴ ۔۔۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا قربانی کے جانور میں (کچھ کچھ) سفیدی والا جانور مجھے دو کالے جانوروں سے زیادہ محبوب ہے۔ ابن النجار

۱۲۶۹۵ ۔۔۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے دو چتکبرے (کالے سفید دھبوں والے) مینڈھے ذبح فرمائے۔ پہلے کو ذبح کرتے وقت فرمایا: محمد اور آل محمد کی طرف سے اور دوسرے کو ذبح کرتے وقت فرمایا: میری امت کے ہر اس شخص کی طرف سے جو مجھ پر ایمان لایا اور اس نے میری تصدیق کی۔ الکبیر للطبرانی

۱۲۶۹۶ ۔۔۔ سعید بن عبدالعزیز، یونس بن میسرۃ بن حلبس سے روایت کرتے ہیں، یونس بن میسرۃ کہتے ہیں میں حضرت ابوسعد الزرقی رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہیں کے ساتھ قربانی کا جانور خریدنے گیا۔ انہوں نے ایک کالے سر والے مینڈھے جو اور مینڈھوں میں زیادہ اونچا تھا کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا یہ مینڈھا گویا وہی مینڈھا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ذبح فرمایا تھا۔ لہٰذا پھر انہوں نے مجھے اسی کے خریدنے کا حکم دیا تو میں نے اس کو خرید لیا۔ ابن مندہ، ابن عساکر

۱۲۶۹۷ ۔۔۔ ابورافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مینڈھا ذبح فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کی طرف سے ہے۔ الکبیر للطبرانی

۱۲۶۹۸ ۔۔۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دو چتکبرے مینڈھے ہدیہ میں دیئے گئے پھر آپ ﷺ نے دونوں کی قربانی کی۔

مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۲۶۹۹ ۔۔۔ حبیب بن مخنف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، مخنف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں عرفہ کے روز رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ فرما رہے تھے: کیا جانتے ہو اس کو؟ پھر مجھے معلوم نہیں لوگوں نے آپ علیہ السلام کو کیا جواب دیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر گھر والوں پر لازم ہے کہ وہ ہر رجب میں ایک بکری ذبح کریں اور ہر یوم الاضحیٰ کو قربانی کریں۔ ابونعیم

۱۲۷۰۰ ۔۔۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ سفر سے واپس تشریف لائے تو ان کے گھر والوں نے ان کی خدمت میں قربانی کے گوشت سے کچھ گوشت پیش کیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جب تک اس کے متعلق پوچھ نہ آؤں اس کو نہیں کھا سکتا۔ چنانچہ وہ اٹھ کر اپنے ماں شریک بھائی حضرت قتادۃ بن النعمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، یہ بدری صحابی تھے۔ ان سے اس گوشت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہاں تمہارے بعد نیا حکم آگیا ہے جس نے اس کو توڑ دیا جس میں آپ علیہ السلام نے قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا تھا (لہٰذا تم وہ گوشت کھا سکتے ہو)۔ ابن عساکر

۱۲۷۰۱ ۔۔۔ ابوسعید سے مروی ہے کہ ہم عتبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یزید مقری تشریف لائے اور عتبہ کو عرض کیا: اے

ہوا کہ ہم قربانی کے لیے اونٹ کی تلاش میں نکلے تھے مگر سوائے ایک موٹے اونٹ کے جس کے اگلے دو دانت بھی گرے ہوئے تھے کے سوا کوئی جانور نہیں مل رہا؟ حضرت عتبہ نے فرمایا تم وہ ہمیں لا دو۔ یزید بولے اللہ تم کو بخشے! کیا وہ اونٹ تمہاری طرف سے قربانی میں کام آسکتا ہے اور میری طرف سے نہیں آسکتا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ یزید نے پوچھا وہ کیوں؟ فرمایا تم اس کے متعلق شک میں پڑے ہوئے ہو (کہ معلوم نہیں اس کی قربانی ہوگی یا نہیں) اور مجھے کوئی شک نہیں۔ پھر عتبہ نے اپنا ہاتھ نکالا اور ارشاد فرمایا بے شک رسول اللہ ﷺ نے پانچ چیزوں سے منع فرمایا ہے۔ موصلہ سے، مصفرہ سے، بخقاء سے، کسراء سے اور مشیعہ سے۔ پھر فرمایا: موصلہ وہ (جانور) ہے جس کے (دانت) جڑ سے اکھاڑے گئے ہوں اور مصفرہ وہ ہے جس کے کان جڑ سے اکھاڑے گئے ہوں اور بخقاء وہ جانور جس کا بھینگا پن بالکل ظاہر ہو اور مشیعہ وہ کمزور اور بیمار جانور جو ریوڑ میں بکریوں سے پیچھے رہ جائے (اور کسراء وہ جانور جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں)۔ ابن جریر

قربانی سنت ابراہیمی ہے

۱۲۷۰۲۔۔۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قربانی کے جانوروں کی حقیقت کیا ہے؟ فرمایا تمہارے باپ (ابراہیم علیہ السلام) کی ملت ہے۔ پوچھا ہمارے لیے ان میں کیا (ثواب) ہے؟ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ پوچھا اور اون؟ فرمایا اون میں بھی (ہر اون کے بال کے بدلے میں) ایک نیکی ہے۔ ابن زنجویہ

۱۲۷۰۳۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یوم النحر کو دو مینڈھے ذبح فرمائے۔ الشاشی

۱۲۷۰۴۔۔۔ ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے اپنی قربانی ذبح فرمائی اور پھر مجھے فرمایا اے ثوبان! اس قربانی کے گوشت کو درست کر کے رکھو۔ چنانچہ پھر میں اس میں سے آپ ﷺ کو کھلاتا رہا حتیٰ کہ آپ علیہ السلام مدینے تشریف لے گئے۔ ابن عساکر

الهدایا

هدی وہ جانور کہلاتا ہے جو حاجی اپنے ساتھ حرم کو لے جائے تاکہ اس کو ذبح کر کے اللہ کا قرب حاصل کرے اسی طرح کی جنایت سے جو دم لازم ہو وہ بھی ہدی ہے۔

۱۲۷۰۵۔۔۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ابوجہل کا ایک اونٹ ہدیہ کیا۔

الدارقطنی فی العلل، الاسماعیلی فی معجمہ، الدارقطنی فی السنن، الخطیب فی التاریخ فی رواۃ مالک

۱۲۷۰۶۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا اے لوگو! حج کرو اور ہدی (اللہ کی راہ میں جانور ذبح) کرو۔ بے شک اللہ ہدی کو پسند کرتا ہے۔ ابن سعد، النسائی فی حدیث قتیبة

۱۲۷۰۷۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو شخص ہدی لے کر آیا پھر حرم پہنچنے سے پہلے ہی اس کی قربانی مجبوراً کرنا پڑی تو اس سے کچھ نہ کھائے اگر کھالی تو اس پر اس کا بدل ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۰۸۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی اپنی ہدی کے جانور پر سوار ہو سکتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ پیدل لوگوں کے پاس سے گذرتے تھے تو ان کو حکم فرماتے اور وہ نبی اکرم ﷺ کے ہدی کے جانوروں پر سوار ہو جاتے تھے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اور تم اپنے نبی ﷺ کی سنت سے زیادہ افضل کسی اور چیز کی اتباع نہیں کر سکتے۔ مسند احمد

۱۲۷۰۹۔۔۔ مغیرہ بن حرب حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کے درمیان ان کی ہدی میں شراکت قائم کی۔ گائے کو سات افراد کی طرف سے۔ ابوداؤد

۱۲۷۱۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے حج میں سو اونٹ لے کر آئے۔ الحارث

کردیا۔ پھر حضور نے مجھے فرمایا ان کی کھالیں تقسیم کردوں۔ تو میں نے ان کی کھالیں بھی تقسیم کردیں پھر حضور نے مجھے ان کی جھولیں وغیرہ تقسیم کرنے کا فرمایا سو وہ بھی میں نے تقسیم کردیا۔ ابن جریر

۱۲۷۱۵ ... مالک عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن ابی طالب، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض اونٹ اپنے دست اقدس سے نحر کیے اور کچھ اونٹ آپ کے سوا دوسرے نے کیے۔ مالک، مسلم

۱۲۷۱۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے جب ہدی (قربانی) کے جانوروں کے ساتھ بھیجا تو یہ بھی حکم دیا کہ میں ان کی کھالیں اور پالان وغیرہ تقسیم کردوں اور قصاب کو ان میں سے کوئی چیز نہ دوں (بطور اجرت) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور میرے ساتھ نبی کے بھیجے ہوئے سو اونٹ تھے۔ ابوطاہر فی تحفة عيد الاضحى

۱۲۷۱۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ہدی کا اونٹ ہانکتا ہوا پیدل چلتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پر سوار ہو جا۔ تو اس نے عرض کیا کہ یہ ہدی (قربانی کا جانور) ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: سوار ہو جا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۱۸ عبدالرحمن بن ابی لیلی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہدی کے اونٹ قربانی کرنے کا حکم دیا نیز فرمایا کہ ان کی کھالیں اور جھولیں بھی تقسیم کردیں اور قصاب کو ان میں سے کوئی چیز (بطور اجرت) نہ دیں۔ ابن جریر

۱۲۷۱۹ محمد بن جعفر اپنے والد سے وہ ناجیہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ ﷺ کو ہدی (کا جانور) لانے سے روک دیا گیا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ ہدی بھیج دیجئے میں اس کو حرم میں لے جا کر نحر (قربان) کردوں گا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اس کو کیسے لے جائے گا؟ انھوں نے عرض کیا میں ایسی وادیوں سے اس کو لے کر جاؤں گا جہاں سے وہ لوگ (مشرکین) اس پر قادر نہ ہوسکیں گے۔ چنانچہ میں اس کو لے کر چلا گیا اور لے جا کر حرم میں نحر (قربان) کردیا۔ ابونعیم

۱۲۷۲۰ ناجیہ بن کعب الخزاعی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو ہدی کے اونٹ رستے میں تھک کر قریب المرگ ہو جائیں میں ان کا کیا کروں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو نحر کرو، پھر اونٹ کے پاؤں اس کے خون سے رنگین کردو پھر لوگوں کو اس کا گوشت کھانے کے لیے چھوڑ دو۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الترمذی وحسن صحیح، ابن حبان حدیث صحیح

۱۲۷۲۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا جو کوئی ہدی لے کر آیا پھر حرم پہنچنے سے پہلے (اس کے تھک جانے کی وجہ سے) نحر (قربانی) کرنے کی نوبت پیش آگئی تو اس سے خود کچھ نہ کھائے اگر کھالیا تو اس پر بدل لازم ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۲۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک عمدہ اونٹنی ہدیہ میں ملی، پھر کسی نے ان کو تین سو دینار اس اونٹنی کے دینے چاہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے ایک عمدہ اونٹنی ہدیہ میں ملی ہے۔ اب مجھے اس کے تین سو دینار مل رہے ہیں کیا میں اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت سے کئی اونٹ خرید کر اللہ کی راہ میں بطور ہدی بھیج سکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں اسی کو نحر (قربان) کرو۔ النسائی، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۷۲۳ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کے ساتھ اٹھارہ اونٹ قربانی کے بھیجے اور کچھ احکام بھی دیئے اور شخص ان کو لے کر چلا گیا پھر (کسی خیال سے) مڑ کر آیا اور پوچھا اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھک کر چلنے سے عاجز ہو جائے تو؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو نحر کردو پھر اس کے پاؤں اس کے خون میں ڈبو دو اور اس کو اس اونٹ کے جسم پر مار دو پھر اس میں سے نہ خود کھاؤ اور نہ تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی کھائے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۷۲۴ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہدی کے کچھ جانور اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے اور کچھ کسی اور نے نحر کیے۔ ابن النجار

۱۲۷۲۵ (مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) حضور نبی اکرم ﷺ نے دائیں جانب والے اونٹوں کو خاص علامت لگائی اور اپنے ہاتھ سے ان کا

جا کر ضرور غسل کرتے۔ مالک

۱۲۷۸۴۔۔۔ صلت بن زبید اپنے گھر کے کئی افراد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے خوشبو محسوس فرمائی اور ان کے برابر میں کثیر بن صلت بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کس سے یہ خوشبو چھوٹ رہی ہے؟ کثیر بولے مجھ سے، میں نے اپنے سر میں (خوشبودار) دوا لگائی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ میں حلق کراؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ پانی لے کر سر سے اس خوشبو کو رگڑ کر دھوئے حتیٰ کہ تیرا سر صاف ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے تعمیل ارشاد فرمائی۔ مالک، السنن للبیہقی

۱۲۷۸۵۔۔۔ جریر البجلی سے مروی ہے کہ ہم تلبیہ کہتے ہوئے نکلے۔ میں نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ پرندہ تھا میں نے اس سے اس کو خرید لیا اور ذبح کر لیا حالانکہ میں محرم تھا لیکن میں اپنا احرام بھول گیا تھا۔ پھر میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور ان کو یہ ماجرا عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا: دو معتبر لوگوں کے پاس جاؤ وہ تمہارے متعلق فیصلہ کریں گے۔ چنانچہ میں عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انہوں نے میرے لیے بھورے مینڈھے کا فیصلہ فرمایا۔ ابن سعد، السنن للبیہقی

۱۲۷۸۶۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے خرگوش میں بکری کا چھوٹا بچہ تجویز فرمایا۔ ابو عبید، السنن للبیہقی

۱۲۷۸۷۔۔۔ قبیصہ بن جابر الاسدی سے مروی ہے کہ ہم لوگ حج کے ارادے سے نکلے، ہم حالت احرام میں تھے۔ ہمارا اس بات میں جھگڑا ہو گیا کہ ہرن اور گھوڑے میں سے کون زیادہ تیز دوڑ سکتا ہے؟ ہم اسی گفتگو میں محو تھے کہ ایک ہرن ہمارے سامنے ظاہر ہو گیا۔ ہم میں سے ایک آدمی نے اس کو پتھر مارا وہ پتھر سیدھا اس کے سر پہ لگا، ہرن سر کے بل گرا اور مر کر ہمارے ہاتھوں میں آ گیا۔ جب ہم مکہ پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے میرے ساتھی نے یہ سارا قصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ کیسے قتل کیا جان بوجھ کر یا بھول چوک میں قتل ہو گیا۔ آدمی بولا: میں نے تو صرف نشانے کا ارادہ کیا تھا میرا ارادہ قتل کرنے کا نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمد اور خطا مشترک ہو گئے (جان بوجھ کر بھی ہے اور غلطی سے بھی ہے) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے برابر میں بیٹھے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور کچھ دیر ان سے بات چیت فرمائی۔ پھر میرے ساتھی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ایک بکری لو اس کو ذبح کرو، اس کا گوشت صدقہ کر دو اس کا چمڑا کسی کو مشکیزہ بنانے کے لیے دیدو۔ چنانچہ جب ہم آپ کے پاس سے نکلے تو میں اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہو کر بولا او عمر بن خطاب سے مسئلہ پوچھنے والے! ابن خطاب کا فتویٰ اللہ سے تجھیں بچا سکتا۔ اللہ کی قسم عمر کو تو کچھ پتہ ہی نہیں حتیٰ کہ اپنے برابر والے سے سارا مسئلہ پوچھا ہے۔ تو ایسا کر کہ اپنی سواری (اونٹ) کو نحر کر دے اور اس کو صدقہ کر دے۔ یوں اللہ کے شعائر کی تعظیم بجالا۔ ایک جاسوس نے یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا دی۔ چنانچہ مجھے کچھ پتہ ہی نہیں چلا سوائے اس کے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے درے کے ساتھ مارے جا رہے ہیں۔ پھر فرمایا اللہ تیرا ناس کرے تو فتویٰ بتانے پر حد سے نکلتا ہے۔ محترم جان کو قتل کرتا ہے اور پھر یہ باتیں بناتا ہے کہ اللہ کی قسم عمر کو کچھ پتہ ہی نہیں حتیٰ کہ اس نے اپنے ساتھی سے سوال کیا ہے۔ کیا تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھتا یحکم بہ ذوا عدل منکم. پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کپڑوں سے پکڑ لیا میں (ڈر کر) بولا امیر المؤمنین! میں اپنی جان آپ کے لیے حلال نہیں کرتا جس کو اللہ نے آپ پر حرام کر رکھا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں تجھے جوان اور فصیح زبان اور کشادہ سینہ والا دیکھتا ہوں۔ آدمی میں دس اخلاق ہوں اور نو اچھے ہوں لیکن ایک خراب ہو تو وہ ایک نو اچھے اخلاق کو بگاڑ دیتا ہے۔ پس تو اپنی جوانی لغزشوں سے بچ۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۲۷۸۸۔۔۔ عبداللہ بن عمار سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ ہم معاذ بن جبل اور کعب احبار کے ساتھ چند لوگوں کی جماعت بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھ کر نکلے۔ جب ہم راستے میں تھے اور میں آگ پر ہاتھ سینک رہا تھا کہ وہاں سے ٹڈیوں کا ایک غول گذرا ایک آدمی نے دو ٹڈیاں مار ڈالیں اور اپنا احرام بھول گیا۔ پھر اس کو اپنا احرام یاد آیا تو ٹڈیوں کو پھینک دیا۔ جب ہم مدینے میں داخل ہوئے تو ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور میں بھی ساتھ تھا۔ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سارا قصہ سنایا دو ٹڈیوں کو مارنے کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے پوچھا تمہیں پتہ ہے لوگ ٹڈیوں کو پسند کرتے ہیں تم نے کتنا اس کا بدلہ دینا چاہیے؟ کعب بولے دو درہم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (خوشی سے) بولے واہ دو درہم تو سو ٹڈیوں سے بڑھ کر ہیں۔ خیر جو تو نے سوچا ہے اسی پر عمل کر لے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

محرم کے شکار حلال نہیں ہے

۱۲۷۸۹۔۔۔ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) عبدالرحمن بن حاطب سے مروی ہے کہ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک قافلہ کی معیت میں عمرہ کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک پرندہ ہدیہ کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اہل قافلہ کو وہ پرندہ کھانے کے لیے دیدیا اور خود کھانے سے انکار کردیا۔ حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا ہم وہ چیز کھائیں جس کو آپ خود نہیں کھاتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے اندر میں تمہارے مثل نہیں ہوں۔ کیونکہ یہ میرے لیے شکار کیا گیا ہے اور میرے نام سے ہدیہ کیا گیا ہے۔

الدار قطنی فی السنن، السنن للبیھقی

۱۲۷۹۰۔۔۔ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو عرج مقام میں دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ گرمی کے زمانہ میں حالت احرام میں تھے۔ اپنا چہرہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارجوانی چادر کے ساتھ ڈھانپ رکھا تھا۔ پھر آپ کی خدمت میں ایک شکار کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: تم لوگ اس کو کھاؤ۔ انہوں نے کہا: آپ نہیں کھائیں گے تو ہم بھی کھانے والے نہیں۔ تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں کیونکہ یہ میرے لیے شکار کیا گیا ہے۔ مالک، الشافعی، السنن للبیھقی

۱۲۷۹۱۔۔۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ام حبین (گرگٹ کے مشابہ جانور) میں بکری کا چھوٹا بچہ (حُملان) طے فرمایا۔ السنن للبیھقی

۱۲۷۹۲۔۔۔ قاسم سے مروی ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور مروان بن الحکم حالت احرام میں اپنے مونہوں کو ڈھانپ لیتے تھے۔ الشافعی، السنن للبیھقی

۱۲۷۹۳۔۔۔ (مسند علی رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن الحارث بن نوفل سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ تشریف لائے تو گوشت کا سالن آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور یہ گوشت چکور پرندے کا تھا جس کو اہل پانی نے شکار کیا تھا پھر ہم نے اس کو نمک اور پانی میں پکا لیا تھا۔ پھر اس کو عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ہمراہیوں کے پاس لے کر حاضر ہوئے تھے۔ لوا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھانے سے رکے اور ارشاد فرمایا: یہ ایسا شکار ہے جس کا شکار ہم نے نہیں کیا اور نہ اس کو شکار کرنے کا ہم نے حکم دیا۔ اس کو قوم حل (غیر) حالت احرام والی قوم نے شکار کیا ہے اور انہوں نے اس کو ہمیں کھانے کے لیے پیش کیا ہے۔ لہٰذا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ کھانا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا اور لے جانے والے نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بات بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گوش گذار کی۔ جس کو سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ غضب آلود ہو گئے اور فرمایا: میں ہر اس آدمی کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر تھا جب حضور ﷺ کی خدمت میں نیل گائے کی ران پیش کی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم حالت احرام والی قوم ہیں تم یہ گوشت اہل حل کو کھلا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر بارہ آدمیوں نے اس کی گواہی دی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ہر اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جو اس وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا جب آپ علیہ السلام کی خدمت میں شتر مرغ کا انڈہ پیش کیا گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ہم محرم قوم ہیں یہ اہل حل کو کھلا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات سن کر پہلے والوں کے علاوہ بارہ اور آدمیوں نے گواہی دی کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھانے سے اٹھے اور اپنی سواری پر جا بیٹھے اور اس کھانے کو اہل ماء ہی نے کھایا جو اہل حل تھے۔ حلیۃ الاولیاء، ابن داؤد، ابن جریر، الطحاوی، مسند ابی یعلی، السنن للبیھقی

۱۲۷۹۴۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شکار کا گوشت لایا گیا تو آپ چونکہ حالت احرام میں تھے اس لیے آپ نے اس کو نہیں کھایا۔ مسند احمد، مسند ابی، الطحاوی

۱۲۷۹۵۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شتر مرغ کے انڈوں کو اگر کوئی توڑ دے تو تم نر اونٹ کو اپنی اونٹنیوں پر چھوڑو پھر جب ان اونٹنیوں کا حمل ظاہر ہو جائے تو تم نے جس قدر انڈے توڑے ہیں اس قدر بچے اونٹنیوں کے اللہ کی راہ میں ہدیہ دیں۔

نے عرض کیا کوئی بات بیان کیجئے جو آپ نے ان سے سنی ہو؟ تو وہ بولے میں قبیلہ عک اور اشعریین کے لوگوں کے ساتھ حج پر نکلا۔ ہم سے کچھ انڈے شترمرغ کے ٹوٹ گئے (یہ زمانہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا تھا) تو ہم نے یہ مسئلہ حضرت امیرالمومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منہ موڑ کر چل پڑے اور فرمایا میرے پیچھے چلے آؤ۔ حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حجروں کی طرف تشریف لے گئے اور ایک حجرے پر ہاتھ مارا تو ایک عورت نے جواب دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہاں ابوالحسن (علی رضی اللہ عنہ) ہیں؟ عورت بولی نہیں وہ فلاں جھنڈ میں ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے منہ موڑ کر چل دیے اور ہمیں فرمایا میرے پیچھے چلتے آؤ۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے مرحبا (خوش آمدید ہو) امیرالمومنین کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ جو جوان ہیں ہیں عک اور اشعریین کے۔ ان سے شترمرغ کے کچھ انڈے ٹوٹ گئے ہیں حالت احرام میں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے (خود کیوں زحمت فرمائی) مجھے پیغام کیوں نہ بھجوا کر بلوالیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے میں تمہارے پاس حاضر ہونے کا زیادہ حقدار تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مسئلہ کا جواب ارشاد فرمایا کہ یہ نر اونٹ کو (انڈوں کی بقدر) اپنی باکرہ اونٹنیوں پر چھوڑ دیں پھر جو بچے پیدا ہوں وہ اللہ کی راہ میں ہدی کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے بعض مرتبہ اونٹنی کو کوئی صدمہ پہنچ جاتا ہے جس کی وجہ سے بچہ ضائع ہو جاتا ہے پھر؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور انڈے بھی تو خراب نکل آتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے یہ دعا کرتے ہوئے چلے کہ اے اللہ! مجھ پر کوئی ایسا سخت مسئلہ پیش نہ فرما لایہ کہ ابوالحسن میرے پاس ہوں (پھر مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے)۔ ابن عساکر

۱۲۹۰۶ ...... عمیر بن سلمۃ الضمری سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، جب ہم مقام روحاء پر پہنچے تو وہاں روحاء کے ایک علاقے میں ہمیں نیل گائے ملی جس میں ایک تیر پیوست تھا اور اس کو ذبح کیا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو یونہی چھوڑ دو شاید اس کا مالک آجائے۔ پھر قبیلہ بہز کا ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ نیل گائے میں نے ذبح کی ہے اور اس میں یہ میرا تیر ابھی تک پیوست ہے، پس اب آپ لوگ اس کے مالک ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اس کا گوشت لوگوں میں تقسیم فرما دیا اور یہ (سب) لوگ حالت احرام میں تھے۔ پھر دونوں (حضور علیہ السلام اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) چل پڑے (اور ہم بھی ساتھ ہولیے) حتیٰ کہ جب ہم اثایہ مقام پر پہنچے تو وہاں ایک ہرن پہاڑ پر ٹیڑھی میڑھی حالت میں پڑا تھا اور اس میں ایک تیر پیوست تھا۔ لوگوں کی نظر اس پر پڑی تو رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ یہاں کھڑا ہو حتیٰ کہ قافلے والے یہاں سے گذر جائیں اور کوئی اس کو تنگ نہ کرے۔ چنانچہ وہ آدمی لوگوں کو اس سے ہٹاتا رہا کہ سارا قافلہ وہاں سے گذر گیا۔ ابن جریر

۱۲۹۰۷ ...... عطاء رحمۃ اللہ علیہ محمد بن زید سے جو نبی کریم ﷺ کے ہم عصر تھے سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شکار کا گوشت لایا گیا تو انہوں نے اس کو واپس کر دیا اور ارشاد فرمایا: ہم محرم لوگ ہیں۔ الحسن بن سفیان، ابو حاتم الرازی فی الوحدان، ابونعیم فی المعرفة

روایت مذکورہ کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۲۹۰۸ ...... عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو حالت احرام میں ایک ہرن کے گوشت کا ٹکڑا جو سکھایا ہوا تھا پیش کیا گیا تو آپ نے اس کو واپس کر دیا۔ ابن جریر

۱۲۹۰۹ ...... سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو نیل گائے کا ایک حصہ پیش کیا گیا جس سے (تازہ) خون رس رہا تھا اور آپ ﷺ اس وقت مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے تو آپ ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا اور (کھایا نہیں بلکہ) ارشاد فرمایا: اس کو شکار کیا گیا ایسے حال میں کہ ہم اس وقت محرم تھے۔ ابن جریر

۱۲۹۱۰ ...... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہاڑی بکری کی ایک ران پیش کی، آپ حالت احرام میں تھے۔ آپ نے اس کو واپس کر دیا۔ آدمی نے سمجھا کہ شاید آپ ﷺ کو اس پر اس کا شکار کرنے کی وجہ سے غصہ آگیا ہے۔ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس کو اس لیے واپس کیا ہے کیونکہ میں محرم ہوں۔ ابن جریر

حج فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان اور حج فوت ہو جانے کے احکام

۱۲۸۱۱ ـــــ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک محرم کے بارے میں ارشاد فرمایا جو حالت احرام میں اپنی عورت کے ساتھ جماع کر بیٹھا تھا اور اس کی عورت بھی حالت احرام میں تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دونوں اپنے اسی حج کو پورا کریں گے اور ان پر آئندہ سال حج فرض ہوگا جہاں سے پہلے سال احرام باندھا تھا وہیں سے دوسرے سال احرام باندھیں گے اور دونوں جدا جدا رہیں گے (تاکہ پہلی نوبت نہ آجائے) حتیٰ کہ دونوں اپنا حج پورا کرلیں۔ السنن للبیهقی

۱۲۸۱۲ ـــــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس نے (عرفہ کے میدان میں نو ذی الحجہ کی) رات کو فجر طلوع ہونے سے پہلے وقوف کرلیا اس نے حج پالیا اور جو صبح تک وقوف عرفہ نہ کرسکا اس کا حج فوت ہوگیا۔ السنن للبیهقی

۱۲۸۱۳ ـــــ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حج کے ارادے سے نکلے حتیٰ کہ جب مکہ کے راستے میں جنگل میں پہنچے تو ان کی سواری گم ہوگئی پھر وہ (تاخیر کی وجہ سے) یوم النحر (دس ذی الحجہ) کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان کو سارا ماجرا سنایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم معتمر والے اعمال کرو پھر تم حلال ہو جاؤ گے (چونکہ اس سال حج فوت ہوگیا اب) اگر آئندہ سال حج کرسکو تو حج کرلینا اور جو ہدی کا جانور باسانی میسر آسکے وہ ساتھ لے آنا۔ مالک، السنن للبیهقی

۱۲۸۱۴ ـــــ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ ہبار بن الاسود نے ان کو بیان کیا کہ وہ یوم النحر کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس قربان گاہ (منیٰ) میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہم سے غلطی ہوگئی ہم اس دن کو (یعنی دس ذی الحجہ کو) عرفہ کا دن سمجھتے رہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ارشاد فرمایا: مکہ جاؤ اور بیت اللہ کے سات چکر کاٹو اور صفا مروہ کی سعی کرو اور جو تمہارے ساتھ ہیں وہ بھی یہی اعمال کریں۔ پھر اگر تمہارے ساتھ ہدی کا جانور ہے تو اس کو (یہاں لاکر) قربان کرو پھر حلق کرا لو یا قصر کرا لو (سرمنڈا لو یا بال چھوٹے کرا لو) جب آئندہ سال حج ہو تو حج کرو اور اپنے ساتھ ہدی کا جانور لیتے آؤ۔ اگر ہدی کا جانور نہ ملے تو تین دن ایام حج میں (سہیں) روزے رکھو اور سات روزے واپس اپنے گھر جا کر رکھو۔ الصابونی فی المائتین، السنن للبیهقی

۱۲۸۱۵ ـــــ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کو یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: ایک آدمی حالت احرام میں اپنی گھر والی کے ساتھ مرتکب ہو بیٹھا تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو ان حضرات رضی اللہ عنہم نے ارشاد فرمایا: اپنے اعمال حج کرتے رہیں حتیٰ کہ حج پورا ہو جائے پھر ان پر آئندہ سال حج ہے اور ساتھ میں ہدی کا جانور لانا بھی۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ آئندہ سال حج کے موقع پر دونوں جدا جدا رہیں جب تک کہ حج نہ پورا کرلیں۔

موطا امام مالک کتاب الحج باب الهدی

۱۲۸۱۶ ـــــ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ ان (کے دادا) سے سوال کیا گیا: ایک آدمی نے حالت احرام میں اپنی عورت سے مباشرت کرلی؟ تو انہوں نے اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیج دیا۔ اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اس کا حج تو باطل (ختم) ہوگیا۔ آدمی نے پوچھا: کیا وہ بیٹھ جائے (مزید حج کے افعال کرنے سے رک جائے)؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ نکلتا رہے اور ان کی طرح کے اعمال بجالاتا رہے۔ پھر اگر اس کو آئندہ سال حج کا زمانہ مل جائے تو حج کرے اور ہدی ساتھ لائے۔

پھر اس شخص نے یہی سوال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح جواب ارشاد فرمایا۔

عمرو بن شعیب کہتے ہیں: میں بھی ان دونوں حضرات کی طرح اپنا قول اختیار کرتا ہوں۔ ابن عساکر

۱۲۸۱۷ ـــــ اسود رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر کسی آدمی کا حج فوت ہو جائے (یعنی

۱۲۸۳۳ عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ شام سے ایک قافلے کے ساتھ تشریف لائے حتی کہ جب وہ راستے میں پہنچے تو انہوں نے شکار کا گوشت پایا۔ حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو کھانے کا فتوی دے دیا۔ پھر جب یہ لوگ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو ان کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم لوگوں کو یہ فتوی کس نے دیا تھا؟ لوگوں نے کہا کعب نے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم پر انہی کو امیر بنا دیا جب تک کہ تم واپس پہنچو۔ پھر جب یہ لوگ (کسی اور) راستے میں تھے تو ان کے پاس ٹڈیوں کا غول گذرا۔ حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ساتھیوں کو فتوی دیا کہ وہ ان کو پکڑ سکتے ہیں اور کھا سکتے ہیں۔ پھر جب یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے یہ واقعہ بھی ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا یہ فتوی دینے پر تمہیں کس چیز نے مجبور کیا؟ کعب بولے: یہ سمندری شکار ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہیں کیا معلوم؟ کعب رحمۃ اللہ علیہ بولے: امیر المومنین! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ ٹڈیاں ایک مچھلی کی چھینک سے نکلتی ہیں اور وہ مچھلی سال میں دو مرتبہ چھینکتی ہے۔ موطا امام مالک

عرفہ کے دن غسل کرنے کا حکم

۱۲۸۳۴ حارث بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ ان کو ایسے شخص نے خبر دی جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرفہ کے روز غسل کرتے دیکھا اور وہ تلبیہ بھی پڑھ رہے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۳۵ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) نبیہ بن وہب سے مروی ہے کہ ان کو آشوب چشم کی بیماری ہوگئی اور وہ حالت احرام میں تھے۔ انہوں نے سرمہ لگانے کا سوچا تو ابان بن عثمان نے ان کو روک دیا اور ان کو ایلوے کا لیپ آنکھوں پر کرنے کا مشورہ دیا اور ان کا خیال تھا کہ ان کے والد عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق بیان کیا تھا کہ آپ ﷺ نے بھی ایسا ہی فرمایا تھا۔

مسند احمد، الحمیدی، الدارمی، البغوی، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، ابوعوانہ، ابن حبان، السنن للبیہقی

۱۲۸۳۶ عن الطبرانی فی الصغیر حدثنا محمد بن جعفر بن سفیان بن الولید بن الرماس عن المعافی بن عمران عن جعفر بن برقان عن میمون بن مهران عن عمران بن ابان عن عثمان بن عفان.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محرم باغ میں داخل ہوسکتا ہے اور ریحان (خوشبو) سونگھ سکتا ہے۔

۱۲۸۳۷ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محرم کے بارے میں ارشاد فرمایا جب اس کی آنکھوں کو تکلیف لاحق ہو جائے تو وہ ایلوے کا لیپ آنکھوں پر کر لے۔ ابن السنی وابونعیم معا فی الطب

۱۲۸۳۸ ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبیداللہ بن معمر کو حالت احرام میں آنکھیں دکھنی آگئیں۔ ابان بن عثمان نے ان کو (سرمہ لگانے سے) منع کیا اور فرمایا کہ ایلوے سے ضمد (ایک گاڑھی دوا) کا (آنکھوں کے اوپر) لیپ کر لیں۔ نیز فرمایا کہ مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے متعلق روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ ایسا ہی فرمایا کرتے تھے۔ ابن السنی، ابونعیم

۱۲۸۳۹ ابن جعفر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو رنگے شدہ کپڑوں میں ملبوس دیکھا اور عبداللہ حالت احرام میں بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت عبداللہ نے عرض کیا میرا خیال ہے کہ ہمیں کوئی سنت سکھانے والا نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ الشافعی، ابن منیع، السنن للبیہقی

فائدہ: ابن جعفر رضی اللہ عنہ کا مطلب تھا کہ ہمیں کسی لباس میں کوئی دیکھ کر ہمیں تنبیہ کرے اور کوئی سنت بتانے والا آگے بڑھے۔

۱۲۸۴۰ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں پانی میں غوطہ خوری کرتے تھے (اور ایک دوسرے کو ڈبوتے تھے) حالانکہ دونوں محرم تھے۔ سعید بن ابی عروبہ فی المناسک

فرمایا تو اپنے باپ کی طرف سے حج کرے۔ الحسن بن سفیان، ابن جریر، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم

۱۲۸۵۱۔ عبداللہ بن عبیدۃ کے بھائی موسیٰ بن عبیدۃ، حصین بن عوف کی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو عرض کیا میرے باپ بڑے بوڑھے اور ضعیف آدمی ہیں اور وہ اسلام کی شریعت کا عطر رکھتے ہیں لیکن وہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے پوچھا کیا خیال ہے اگر تیرے باپ پر کوئی قرض ہوتا تو تو اس کو ادا کرتا۔ انہوں نے عرض کیا ضرور۔ حضور نے فرمایا تب اللہ کا قرض زیادہ حقدار ہے کہ اس کو ادا کر دیا جائے۔ چنانچہ پھر انہوں نے اپنے زندہ باپ کی طرف سے حج کیا۔

الکبیر للطبرانی، ابو نعیم

۱۲۸۵۲۔ عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے کہ قبیلہ خثعم کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد کا اسلام کا زمانہ آگیا ہے اور وہ بوڑھے آدمی ہیں، سواری پر سوار ہونے کی طاقت نہیں رکھتے اور ان پر حج بھی فرض ہو چکا ہے کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے پوچھا تو اپنے والد کی اولاد میں سب سے بڑا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا: اگر تیرے باپ پر دین (قرض) ہوتا اور تو اس کو ادا کرتا تو کیا وہ ادا ہو جاتا؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تب تو ان کی طرف سے حج (بھی) کرسکتا ہے۔ ابن جریر

کلام:..... روایت محل کلام ہے، ضعیف النسائی ۱۹۳۔

والد کی طرف سے حج

۱۲۸۵۳۔ یزید بن الاصم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے والد نے حج نہیں کیا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، اگر تو ان کے لیے خیر میں اضافہ نہیں کرسکتا تو ان کے لیے شر میں بھی اضافہ نہیں کرسکتا۔ ابن جریر

۱۲۸۵۴۔ سعید بن جبیر سے مروی ہے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے نذر مانی کہ وہ حج کرے گی لیکن اس کا انتقال ہو گیا تو اس کا بھائی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کے بارے میں سوال کیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا کیا خیال ہے، اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ حضور نے فرمایا: پس اللہ زیادہ حقدار ہے کہ (اس کا قرض) اس کو ادا کیا جائے۔ ابن جریر

۱۲۸۵۵۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد بوڑھے آدمی ہیں۔ اور وہ سواری پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔ ابن جریر

۱۲۸۵۶۔ عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے محمد! میرے والد مر گئے اور حج نہیں کر سکے، کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: کیا خیال ہے اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو کیا تو اس کو ادا کرے گا؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس اللہ کا حق ادا کیے جانے کے لیے زیادہ حقدار ہے۔ ابن جریر

۱۲۸۵۷۔ سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس قبیلہ جہینہ کی ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں مر گئی اور حج نہ کر سکی تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ حضور علیہ السلام نے پوچھا: اگر تیری ماں پر قرض ہوتا اور تو اس کو ادا کرتی تو کیا وہ ادا ہو جاتا؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس اللہ کا قرض زیادہ حقدار ہے کہ اس کو ادا کیا جائے۔ ابن جریر

۱۲۸۵۸۔ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور

عرض کیا میرا باپ بوڑھا ہوگیا ہے اس نے حج نہیں کیا کیا میں اس کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟ پوچھا کیا اگر تیرے باپ پر قرض ہو اور تو اس کو ادا کرے تو کیا وہ اس کی طرف سے ادا ہوسکتا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: پس تو بھی اپنے والد کی طرف سے حج کرسکتا ہے۔ ابن جریر

۱۲۸۵۹ موسیٰ بن سلمہ سے مروی ہے فرمایا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: میں جہاد میں شرکت کرتا رہتا ہوں کیا میں اپنی ماں کی طرف سے کوئی غلام آزاد کرسکتا ہوں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک عورت نے سنان بن سلمہ الجہنی سے کہا کہ وہ حضور رسول اللہ ﷺ سے سوال کرے کہ اس کی ماں مرگئی ہے اور وہ حج نہ کرسکی کیا وہ اس کی طرف سے حج کرسکتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر اس کی ماں پر قرض ہوتا اور وہ ادا کرتی تو ادا ہوجاتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس وہ اپنی ماں کی طرف سے حج کرے۔ ابن جریر

۱۲۸۶۰ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر دی کہ خثعم قبیلے کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا جبکہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا: اللہ کا فریضہ حج میرے بوڑھے والد پر آپہنچا ہے لیکن وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتے؟ کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے اس عورت کو ارشاد فرمایا: ہاں تو اپنے باپ کی طرف سے حج کرسکتی ہے۔ پھر اس عورت سے پوچھا: اگر تیرے باپ پر قرض ہوا اور تو اس کو ادا کرے تو تیرا کیا خیال ہے کہ وہ ادا ہوجائے گا؟ عورت نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: پس اللہ کا حق زیادہ حقدار ہے (ادا ہونے کے لئے)۔ ابن جریر

۱۲۸۶۱ عبیداللہ بن عباس جو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے بھائی ہیں سے روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کا ردیف تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں بڑی بوڑھی ہے اگر اس کو (سواری پر) باندھا جائے تو اس کے ہلاک ہونے کا ڈر ہے اور اگر اس کو یونہی سوار کرایا جائے تو وہ (سواری پر) ٹھہر نہیں سکتی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ وہ اس کی طرف سے حج کرے۔ دوسرے الفاظ میں فرمایا: تو اپنی ماں کی طرف سے حج کرلے۔ ابن جریر، ابن مندہ، ابن عساکر

۱۲۸۶۲ سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کا ردیف تھا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: میرے والد مسلمان ہوچکے ہیں لیکن وہ بوڑھے آدمی ہیں حج نہیں کرسکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا اور تو ان کی طرف سے ادا کرتی تو کیا وہ ادا نہیں ہوجاتا۔ ابن جریر

۱۲۸۶۳ محمد بن سعد علیہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کا ردیف تھا ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں بوڑھی عورت ہے اگر میں اس کو سوار کراؤں تو وہ ٹھہر نہیں سکتی اور اگر اس کو باندھ دوں تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس طرح میں ان کو مار ڈالوں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا خیال ہے اگر تیری ماں پر دین (کوئی حق واجب قرض وغیرہ) ہوتا تو تو اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو فرمایا حضور علیہ السلام نے: پس تو اپنی ماں کی طرف سے حج کرلے۔ ابن جریر

۱۲۸۶۴ ابورزین العقیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ بوڑھے آدمی ہیں وہ حج کرسکتے ہیں اور نہ عمرہ اور نہ ہی کوچ اور سفر اختیار کرسکتے ہیں اور وہ اسلام کو بھی سمجھتے ہیں کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے باپ کی طرف سے حج بھی کرو اور عمرہ بھی کرو۔ ابن جریر

۱۲۸۶۵ ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا (بنت زمعہ) سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ بوڑھے آدمی ہیں اور انہوں نے حج نہیں کیا؟ حضور ﷺ نے پوچھا: کیا خیال ہے اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک زیادہ مہربان ہے (تیری فرض کی ادائیگی وہ تجھ سے باپ کی طرف سے قبول کرلے گا) تو اپنے باپ کی طرف سے حج کر۔ ابن جریر

ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلے، ان (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ (ان کی بیوی) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی تھیں جس نے (مقام) شجرۃ کے پاس محمد بن ابی بکر کو جنم دیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو خبر دی آپ ﷺ نے ان کو فرمایا کہ وہ (اسماء) غسل کرلے پھر حج کا احرام باندھ لے اور جو افعال دوسرے لوگ کریں وہ بھی کرتی رہے سوائے بیت اللہ کے طواف کرنے کے۔ النسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمۃ، البزار

ابن المدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت مذکورہ منقطع ہے کیونکہ محمد کے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جب وفات ہوئی تو محمد اس وقت تین سال کے بچے تھے اور پھر قاسم نے بھی اپنے باپ محمد کو نہیں پایا۔

۱۲۸۷۳ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ عورت اپنے سر کو حلق کرائے (منڈائے)۔

الترمذی، النسائی، ابن جریر

کلام: ...... مذکورہ روایت محل کلام ہے ضعیف الترمذی ۱۵۷، ضعیف الجامع ۵۹۹۸۔

۱۲۸۷۴ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: ان اولادوں کو بھی حج کرایا کرو اور ان کی روزی نہ کھاؤ اور ان کی ذمہ داریاں ان کی گردنوں پر ڈالو۔ ابوعبید فی الغریب، ابن ابی شیبۃ، ابن سعد، مسدد

۱۲۸۷۵ ... حارث بن عبداللہ بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اس عورت کا کیا حکم ہے، جو (مکہ سے واپسی کا) کوچ کرنے سے قبل حائضہ ہو جائے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو آخری عمل بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے۔ حارث رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے بھی مجھے اسی طرح فتویٰ دیا تھا۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تیرے ہاتھ ٹوٹیں! تو مجھ سے اس چیز کے بارے میں سوال کرتا ہے جس کے بارے میں تو رسول اللہ ﷺ سے سوال کر چکا ہے تاکہ میں مخالفت کروں۔ ابن سعد، الحسن بن سفیان، ابونعیم، ابن عبدالبر فی العلم

۱۲۸۷۶ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ان کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا حائضہ ہوگئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان (ام سلیم) کو کوچ کرنے کا حکم دے دیا۔ الخطیب فی المتفق والمفترق

۱۲۸۷۷ ... سعید بن المسیب رحمۃ اللہ سے مروی ہے وہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ذی الحلیفہ مقام پر (اپنے بیٹے) محمد بن ابی بکر (کی پیدائش) کے بعد نفاس کی حالت میں ہوگئیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (اسماء کے لیے) حکم دیا کہ وہ غسل کرے اور تلبیہ پڑھ لے۔ الکبیر للطبرانی

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند جید ہے۔

۱۲۸۷۸ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم یکم ذی الحجہ کو حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم میں سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ اس کا احرام باندھ لے۔ کیونکہ اگر میں بھی ہدی نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھ لیتا۔ چنانچہ لوگوں میں سے کسی نے عمرہ کا احرام باندھا اور کسی نے حج کا احرام باندھا۔ جبکہ میں ان لوگوں میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ چنانچہ ہم وہاں سے نکل کر مکہ پہنچے۔ وہاں عرفہ کے روز مجھے حیض آ گیا جبکہ میں ابھی تک اپنا عمرہ نہ ادا کر پائی تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو آپ نے مجھے فرمایا: اپنا عمرہ چھوڑ دو، اپنا سر کھول لو، کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب حصبہ کی رات (وادی محصب میں ٹھہرنے والی رات جب حجاج ایام تشریق کے بعد منیٰ سے روانہ ہوتے ہیں) ہوئی اور اللہ نے ہمارا حج پورا کر دیا تو حضور ﷺ نے میرے ساتھ عبدالرحمن بن ابی بکر کو بھیجا انہوں نے میرے کو پیچھے بٹھایا اور وہ مجھے لے کر تنعیم لے آئے، وہاں سے میں نے عمرہ کا احرام باندھا یوں اللہ نے ہمارا حج بھی پورا کر دیا اور عمرہ بھی۔ اور اس میں نہ ہدی تھی نہ صدقہ تھا اور نہ روزے تھے۔ ابن ابی شیبۃ

۱۲۸۷۹ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ذی الحلیفہ میں نفاس کی حالت میں ہوگئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ (اپنی بیوی) اسماء کو حکم کریں کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔ ابونعیم فی المعرفۃ

حالت نفاس میں احرام

۱۲۸۸۰۔ عبدالرحمن بن القاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے محمد بن ابی بکر کو مقام بیداء میں جنم دیا۔ یہ بات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ذکر کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کو حکم کرو کہ وہ غسل کر کے تلبیہ پڑھے۔ نسائی، الکبیر للطبرانی

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت منقطع ہے لیکن موصول کے حکم میں ہے کیونکہ قاسم نے اس کو عائشہ وغیرہا سے اس عادۃ سے روایت کیا ہے جب قصہ ثابت ہو گیا تو واسطہ ختم کر دیا اور صحیح مسلم میں اسی طرح کی بہت سی روایات آتی ہیں۔ انتہیٰ

متفرق احکام

۱۲۸۸۱۔ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حاجی یوم النحر تک حلال نہیں ہوسکتا۔ الصحاوی

۱۲۸۸۲۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے آتے اور اپنے احرام سے یوم نحر تک حلال نہ ہوتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۸۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے محرم کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ جوتے نہ پائے تو موزے پہن لے اور لنگی نہ پائے تو شلوار پہن لے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۸۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو حالت احرام میں کپڑے پہننے پر مجبور ہو جائیں اور اس کے پاس قباء (جبہ) کے سوا اور کپڑا نہ ہو تو وہ اس کو الٹا کر لے اور اس کے اوپر کے حصے کو نیچے کر لے اور پھر پہن لے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۸۵۔ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اچانک آپ نے اپنی قمیص پھاڑ دی اور اس سے نکل آئے (اتار دی) آپ سے اس کی وجہ سے پوچھی گئی تو فرمایا: میں نے لوگوں کو تاکید کی تھی کہ وہ آج میری ہدی کو قلادہ ڈال دیں، مگر ہم بھول گئے تھے۔ ابن النجار

۱۲۸۸۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حالت احرام میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ اس کو اس کی اونٹنی نے گرا دیا جس سے وہ مر گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو بیری (کے پتوں) اور پانی کے ساتھ غسل دو اور دو کپڑوں میں اس کو کفنا دو اور اس کا سر نہ ڈھکنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۸۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: نبی اکرم ﷺ سے ایسے لوگوں نے سوال کیا جنہوں نے اپنے افعال حج کچھ آگے پیچھے کر لیے تھے تو آپ ﷺ (سب کے جواب میں) فرماتے رہے: لا حرج لا حرج کوئی حرج نہیں کوئی حرج نہیں۔

ابن جریر، ابونعیم فی تاریخہ، ابن النجار

حالت احرام میں موت کی فضیلت

۱۲۸۸۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے قبل بیت اللہ کا طواف (وداع) کر لیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۲۸۸۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے رمی سے قبل طواف زیارت کر لیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اب رمی کر لو اور کوئی حرج نہیں۔ اس نے کہا: میں نے رمی سے پہلے حلق کرا لیا ہے؟ فرمایا: رمی کر لو

اجازت دی جاتی ہے کہ منیٰ میں جا کر اپنی قربانیاں اللہ کی نذر کریں پھر جب قربانی وغیرہ کر کے اپنی میل کچیل کو دور کر لیتے ہیں تو وہاں یہ گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں جو ان پر چڑھے ہوئے تھے۔ پھر پاک صاف حالت میں ان کو اللہ پاک اپنے گھر آنے کی اجازت عطا فرما دیتا ہے۔ پوچھا گیا: یا امیر المؤمنین اللہ نے ایام تشریق کو کیوں حرام قرار دیا روزے رکھنے کے لیے؟ فرمایا: آنے والے اللہ (کے گھر) کی زیارت کو آنے والے ہیں اور وہ اللہ کی مہمان نوازی میں ہوتے ہیں۔ اور کسی مہمان کے لیے میزبان کی اجازت کے سوا روزہ رکھنا جائز نہیں۔ پوچھا گیا اے امیر المؤمنین! آدمی جو کعبہ کے پردے کو پکڑ کر چمٹ کر روتا ہے اس کے کیا معنی ہیں؟ ارشاد فرمایا: جس طرح کسی آدمی سے دوسرے آدمی کا جرم ہو جائے تو وہ اس کے کپڑے پکڑ کر اس سے چمٹ چمٹ کر چاپلوسی کر کے اپنا جرم معاف کراتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۲۸۹۹ــــ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک عورت نے ھودج سے اپنا بچہ اور منہ نکال کر پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا اس کا بھی حج ہے؟ فرمایا: ہاں اور اس کا اجر تجھے ملے گا۔ ابن عساکر

۱۲۹۰۰ــــ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم عرفہ کے راستے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک عورت نے ھودج سے اپنے بچے کو نکال کر پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس کے لیے بھی حج ہے؟ فرمایا: ہاں اور تجھے اجر ملے گا۔ النسائی

۱۲۹۰۱ــــ ابو مالک الاشجعی سے مروی ہے کہ حسین بن حارث الجدلی نے ان کو خبر دی کہ امیر مکہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ ہم چاند دیکھنے پر حج شروع کریں گے۔ اگر اس کو نہ دیکھ پائیں اور دو گواہ شہادت دے دیں تو تب ہم ان کی شہادت پر حج شروع کریں گے۔ میں نے حسین بن الحارث سے پوچھا امیر مکہ کون تھے؟ فرمایا: وہ حارث بن حاطب تھے محمد بن حاطب کے بھائی۔ ابو نعیم

جامع النسک......حج کے مکمل احوال

۱۲۹۰۲ــــ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو عرفہ کا خطبہ دیا اور لوگوں کو مناسک حج کے بارے میں تعلیم دی اور فرمایا ان شاء اللہ جب صبح ہوگی تو تم لوگ مزدلفہ سے نکلو گے اور پھر جمرہ قصویٰ کی رمی ہے جو عقبہ کے ساتھ ہے اس کو سات کنکریاں ماریں، پھر اس سے لوٹ کر اپنی ہدی کو قربان کریں اگر ساتھ ہوں پھر حلق یا قصر کرائیں جس نے یہ کر لیا اس کے لیے حلال ہو گئے وہ افعال جو حج کی وجہ سے حرام ہو گئے تھے۔ سوائے خوشبو اور عورتوں کے کوئی خوشبو چھوئے اور نہ عورتوں کو چھوئے جب تک کہ بیت اللہ کا طواف نہ کر لے۔

مالک السنن للبیہقی

۱۲۹۰۳ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ عرفہ میں کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

یہ موقف (کھڑے ہونے کی جگہ) ہے اور عرفہ (میدان عرفات) سارا ہی موقف ہے۔ پھر سورج غروب ہونے کے بعد وہاں سے آپ واپس ہوئے اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنا ردیف بنا لیا اور اپنے اونٹ پر چوڑے چوڑے قدم بھرنے لگے۔ جبکہ لوگ دائیں بائیں اپنی اپنی سواریوں کو تیز تیز دوڑا رہے تھے۔ آپ ان کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے تھے اے لوگو! سکینہ (صبر کے ساتھ چلو) پھر حضور نبی اکرم ﷺ مزدلفہ تشریف لائے اور لوگوں کو مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں پھر رات بسر فرمائی حتیٰ کہ صبح کی اور پھر مقام قزح پر تشریف لائے اور فرمایا: یہ موقف ہے اور مزدلفہ سارا ہی موقف ہے۔ پھر وہاں سے چل کر وادی محسر پہنچے اور وہاں کھڑے ہو گئے پھر اپنی سواری کو تیز دوڑایا حتیٰ کہ اس وادی کو پار کر لیا۔ پھر سواری کو روک لیا اور وہاں سے فضل کو اپنا ردیف بنایا اور چل پڑے حتیٰ کہ جمرہ پر پہنچے اور اس کی رمی فرمائی پھر قربان گاہ پہنچے اور ارشاد فرمایا: یہ قربان گاہ ہے اور منیٰ سارا ہی قربان گاہ ہے۔ (وہاں) قبیلہ خثعم کی ایک باندی نے فتویٰ پوچھا عرض کیا: میرے والد بوڑھے آدمی ہیں اور (چلنے پھرنے سے معذور ہو کر) بیٹھے رہ گئے ہیں اور ان پر اللہ کا فرض یعنی حج لازم ہو چکا ہے۔ کیا ان کی طرف سے میرا حج کرنا کافی ہو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اپنے والد کی طرف سے (حج) ادا کر دو اور اس وقت آپ علیہ السلام نے فضل رضی اللہ عنہ کی گردن موڑ دی تھی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا زاد کی گردن کیوں پھیر دی؟ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میں نے نوجوان مرد اور نوجوان

ہیں کہ وہ حجۃ الوداع میں نبی اکرم ﷺ سے ملے۔ آپ ﷺ اپنی عضباء نامی اونٹنی پر سوار تھے۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! میرے لیے اللہ سے مغفرت مانگ دیجئے۔ آپ نے دعا فرمائی: اللہ تمہاری سب کی مغفرت کرے۔ پھر میں دوسری طرف سے گیا اس امید سے کہ شاید خاص میرے لیے دعا کردیں اور میں نے عرض کیا میرے لیے استغفار فرمادیجئے۔ آپ ﷺ نے پھر اسی طرح دعا دی: اللہ تم سب کی مغفرت کرے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فرع اور عتیرہ کا کیا حکم ہے؟ (فرع مشرکین اور مسلمان شروع زمانہ اسلام میں اونٹنی کے پہلے بچے کو اپنے معبودوں کے لیے ذبح کرتے تھے اور عتیرہ رجب میں بکری ذبح کرتے تھے) حضور ﷺ نے فرمایا: جو چاہے فرع کرے اور جو چاہے نہ کرے۔ اور جو چاہے عتیرہ کرے اور جو چاہے نہ کرے۔ اور ہاں قربانی جانوروں کی عید الاضحیٰ کو ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: خبردار! تمہارے خون تمہارے اموال تم پر حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن تمہارے اس شہر اور اس ماہ میں محترم ہے۔ ابونعیم

۱۲۹۰۸ ـــ عتبہ بن عبدالملک السہمی سے مروی ہے فرماتے ہیں: مجھے زرارۃ بن کریم بن الحارث بن عمرو السہمی نے بیان کیا کہ ان کو حارث بن عمرو نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں منیٰ میں یا عرفات میں حاضر ہوا۔ آپ کے پاس اعراب (عربی بدو) آجا رہے تھے۔ جب وہ آپ کے چہرے مبارک کو دیکھتے تو کہتے: یہی چہرہ وہ مبارک چہرہ ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے استغفار کردیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہم سب کی مغفرت فرما۔ میں دوسری طرف سے گھوم کر گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے استغفار کردیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! ہم سب کے لیے مغفرت فرمادیجئے۔ میں پھر گھوم کر دوسری طرف گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! (خاص) میرے لیے استغفار کردیجئے! آپ نے پھر وہی دعا فرمائی: اے اللہ! ہماری مغفرت فرمادے۔ پھر آپ ﷺ تھوکنے لگے تو اس کو اپنے ہاتھ پر تھوکا اور اپنے جوتے پر مسل لیا اس احتیاط سے کہ کہیں کسی کے اوپر نہ گرجائے پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! یہ کون سا دن ہے اور کونسا ماہ ہے؟ بے شک تمہارے خون الخ۔ پھر پچھلی حدیث کے مثل ذکر فرمایا۔ ابونعیم

۱۲۹۰۹ ـــ سہل بن حسین الباہلی کہتے ہیں: مجھے زرارۃ نے حارث سہمی سے نقل کیا کہ وہ (حارث) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے نیچے ہوکر ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا جس کی وجہ آخر عمر تک ان کے چہرے پر تروتازگی رہی۔ ابونعیم

۱۲۹۱۰ ـــ ابی الجشمی بن حجیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا: شہر حرام۔ پوچھا: کونسا ماہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ماہ حرام۔ پوچھا: کونسا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: یوم الحج۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے (ایک دوسرے کے) خون تمہارے اموال تمہاری عزتیں اور آبروئیں تم ایک دوسرے پر حرام ہیں جس طرح یہ دن اس ماہ کے اندر (اور اس مقدس شہر کے اندر)۔ پس تمہارے حاضرین تمہارے غائبین کو (یہ بات) پہنچادیں میرے بعد تم کفار نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ ابونعیم

حجۃ الوداع کا خطبہ

۱۲۹۱۱ ـــ ابوالطفیل عامر بن واثلہ حضرت حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو اپنے اصحاب کو وادی بطحاء میں جو قریب قریب درخت ہیں اولاً ان کے نیچے ٹھہرنے سے منع فرمایا۔ پھر کسی کو بھیجا کہ ان درختوں کے نیچے صفائی کردے اور درختوں کی شاخیں (نیچے لٹکنے والی) کتر دے۔ پھر حضور علیہ السلام (قوم کے ساتھ) ان کے نیچے گئے پھر کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے کہ کوئی نبی اپنے سے پہلے نبی کی عمر کی نصف عمر سے زیادہ عمر نہیں پاسکا اور میرا خیال ہے میں جلد کوچ کرنے والا ہوں۔ مجھے بلایا جائے گا تو میں لبیک کہوں گا۔ اور مجھ سے سوال ہوگا اور تم سے بھی سوال ہوگا؟ پس تم کیا کہنے والے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے رسالت ہم تک پہنچادی اور ہماری خوب خیر خواہی کی پس اللہ آپ کو اچھا بدلہ دے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم یہ شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ جنت حق ہے، جہنم حق ہے، موت حق ہے، قیامت

نے آپ کو مقام منیٰ میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دیدیا ہے اب کسی وارث کے لیے وصیت کا اختیار باقی نہ رہا۔ آگاہ رہو! اولاد صاحب بستر کی ہے اور بدکار کے لیے پتھر ہیں۔ جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر حاصل شدہ نعمت کا اظہار کیا۔ اور دوسرے الفاظ روایت میں یا غیر آقاؤں کی طرف اپنی نسبت کی تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کا کوئی فرمان قبول ہے اور نہ نفل۔

السنن لسعید بن منصور، ابن جریر، الجامع لعبد الرزاق

۱۲۹۱۷۔۔۔ ثوری رحمۃ اللہ علیہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے نبی اکرم ﷺ سے سنا اور (اس وقت) نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کا لعاب اس کی ران پر گر رہا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر تشریف فرما اور اسی حالت میں لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

خاندان نبوت کے لئے صدقہ حلال نہیں

صدقہ میرے لیے حلال نہیں اور میرے گھر والوں کے لیے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اونٹنی کے پشت سے تھوڑا سا اون لے کر ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اس کے برابر بھی (صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں) اور اس کے برابر بھی اگر شخص غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کرے گا یا غیر آقاؤں کی طرف غلام اپنے کو منسوب کرے گا تو اللہ اس پر بھی لعنت کرے گا۔ اولاد صاحب بستر کی ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ بے شک اللہ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دیا ہے پس کسی وارث کے لیے وصیت نہیں رہی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۲۹۱۸۔۔۔ قیس بن کلاب کلابی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں سن رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ اونٹنی کی کمر پر سوار آپ نے لوگوں کو تین مرتبہ پکارا! اے لوگو! اللہ نے تمہارے خونوں کو تمہارے مالوں کو اور تمہاری اولادوں کو ایک دوسرے کے لیے ایسے محترم کر دیا ہے جس طرح یہ دن اس مہینے میں اور یہ مہینہ اس سال میں محترم ہے۔ اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔ اے اللہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔ ابن النجار

۱۲۹۱۹۔۔۔ وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ارشاد فرما رہے تھے اے لوگو! کون سا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ دن اور وہ یوم النحر تھا۔ پھر پوچھا کونسا ماہ سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ماہ۔ پوچھا کونسا شہر سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہی شہر (مکہ) تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون تمہارے اموال اور تمہاری عزت و آبرو تم سب ایک دوسرے پر حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن اس ماہ (محترم) میں اور اس (محترم) شہر (مکہ) میں اپنے رب سے ملنے تک محترم ہے۔ پھر پوچھا: کیا میں نے تم کو پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے عرض کیا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر ارشاد فرمایا: شاہد غائب کو پہنچا دے۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۲۹۲۰۔۔۔ وابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو عرفہ کے دن خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نہیں سمجھتا کہ میں اور تم آئندہ بھی اس مجلس اکٹھے ہو سکیں گے پھر پوچھا: یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: عرفہ کا دن ہے۔ پوچھا: یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: شہر حرام۔ پوچھا: یہ کونسا ماہ ہے؟ لوگوں نے کہا: ماہ حرام۔

پھر ارشاد فرمایا: تمہارے (ایک دوسرے کے) خون تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں (ایک دوسرے پر) اس طرح محترم اور حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے اس شہر میں اور اس ماہ حرام میں۔ پھر پوچھا: کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔ ابن عساکر

۱۲۹۲۱۔۔۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں ہمارے درمیان اپنی گلی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے ہوئے اور اپنے پاؤں رکاب میں ڈال لیے تا کہ اونچے ہو جائیں اور لوگوں کو اونچا سنا سکیں پھر پوچھا کیا سن رہے ہو اور اپنی آواز آپ نے اونچی فرمائی۔ ایک آدمی نے لوگوں میں سے پوچھا: آپ ہم سے کس چیز کا عہد لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے رب کی عبادت کرو، پنج وقتہ نمازیں پڑھو، مہینے

کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوۃ ادا کرو، اور اپنے حکام کی اطاعت کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا آپ اس دن کتنی عمر میں تھے۔ فرمایا: میں اس وقت تیس سال کا تھا۔ میں (لوگوں کا اژدحام) اونٹ سے ہٹا رہا تھا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو گیا تھا۔ ابن جریر، ابن عساکر

۱۲۹۲۲۔۔۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور تمہارے بعد کوئی اور امت نہیں آئے گی۔ خبردار! پس اپنے رب کی عبادت کرتے رہو، پانچ نمازیں پڑھتے رہو، اپنے مہینے کے روزے رکھتے رہو، اپنے دلوں کی خوشی کے ساتھ اپنے اموال کی زکوۃ ادا کرتے رہو اور اپنے حکام کی اطاعت کرتے رہو تب تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ ابن جریر، ابن عساکر

رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی

۱۲۹۲۳۔۔۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اس وقت میں تیس سال کا تھا۔ میں نے آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میری بات سنو ممکن ہے تم اپنے اس سال کے بعد مجھے نہ دیکھ پاؤ۔ ایک آدمی نے جلد بازی میں پوچھا: یا رسول اللہ! ہم کیا کریں؟ ارشاد فرمایا: اپنے رب کی اطاعت کرو، پانچ نمازیں پڑھو، اپنے مہینے کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوۃ ادا کرو، اپنے رب کے گھر کا حج کرو اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرو پس تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ ابن جریر

۱۲۹۲۴۔۔۔ ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا ماہ ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم سمجھے شاید آپ اس ماہ کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ پھر خود ہی دریافت فرمایا: کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر پوچھا: یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے ہم سمجھے شاید آپ اس شہر کا کوئی اور نام تجویز فرمائیں گے۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: کیا یہ بلد حرام (شہر حرام) نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر پوچھا: یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ ہم سمجھے شاید آپ اس کا نام تبدیل فرمائیں گے۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون، تمہارے اموال، تمہاری عزتیں تم ایک دوسروں پر یونہی قابل حرمت ہیں جس طرح تمہارا یہ دن تمہارے اس شہر حرام میں اور اس ماہ حرام میں محترم ہے۔ عنقریب تم اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہو، پس وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

مسلمان کی جان و مال حرمت والے ہیں

۱۲۹۲۵۔۔۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے دنوں میں سب سے زیادہ حرمت والا دن تمہارا یہ دن ہے، تمہارے اس ماہ میں اور اس شہر میں۔ خبردار! تمہارے خون تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے تمہارے اسی ماہ میں اور اسی شہر میں۔ کیا میں نے تم کو پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔

ابن النجار

۱۲۹۲۶۔۔۔ عمرو بن مرۃ عن مرۃ عن رجل من اصحاب النبی ﷺ، ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سرخ اونٹنی پر جس کا تھوڑا کان کٹا ہوا تھا سوار ہو کر ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور پوچھا: جانتے ہو تمہارا یہ کونسا دن ہے؟ جانتے ہو تمہارا یہ کون سا ماہ ہے؟ جانتے ہو تمہارا یہ کونسا شہر ہے؟ پھر ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن حرام ہے تمہارے

اسی شہر (حرام) میں۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۹۲۷۔۔۔ ام الحصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں دیکھا آپ اپنی سواری پر تھے اور حسین میری گود میں تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی بغل کے نیچے سے کپڑا نکال رکھا تھا۔ ابونعیم

۱۲۹۲۸ ام حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر حج کیا۔ میں نے اسامہ اور بلال رضی اللہ عنہما کو دیکھا جو آپ کی سواری کی مہار تھامے ہوئے اونٹنی کے آگے چل رہے تھے۔ ان میں سے ایک اپنا کپڑا اٹھا کر اس سے آپ ﷺ کو گرمی سے بچا رہے تھے حتیٰ کہ آپ علیہ السلام نے رمی جمرۃ عقبہ فرمائی پھر لوگوں کے (روبرو) کھڑے ہوئے اور اپنا کپڑا اپنی (دائیں) بغل سے نکال کر بائیں شانے پر ڈالا ہوا تھا پھر میں نے کان میں مہر نبوت آپ کے بائیں شانے پر دیکھی۔ پھر آپ نے بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں پھر فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اور آپ اپنے ارشادات میں یہ بھی فرما رہے تھے: اگر تم پر کسی ناک کٹے ہوئے حبشی کو امیر بنا دیا جائے جو تم کو کتاب اللہ کے ساتھ لے کر چلے تو اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔ النسائی

۱۲۹۲۹۔ عمارہ بن خالد بن حرملہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کیا۔ میں نے آپ کو دونوں رکابوں میں پاؤں ڈالے کھڑے ہوئے دیکھا، آپ ارشاد فرما رہے تھے: جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے یہ کونسا شہر ہے؟ بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال تم پر یونہی حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں۔ پھر فرمایا: کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۹۳۰۔ حضرت ابوسعید اور ابوہریرۃ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یوم قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے (آپس میں ایک دوسرے کے) خون اور (ایک دوسرے کے) اموال اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے تمہارے اس ماہ میں اور تمہارے اس شہر میں۔ سنن الحجتر

کعبہ میں داخل ہونا

۱۲۹۳۱۔۔۔ عبداللہ بن صفوان سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جب کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے کیا عمل فرمایا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دو رکعت نماز پڑھی۔

ابن داؤد، ابن سعد، الطحاوی، مسند ابی یعلی، السنن للبیہقی

۱۲۹۳۲۔۔۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے سارے کونوں میں دعا فرمائی اور اس میں نماز نہ پڑھی حتیٰ کہ (باہر) نکل آئے۔ جب نکل آئے تو بیت اللہ کے سامنے والے حصے میں دو رکعتیں نماز کی ادا فرمائیں اور ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔ مسند احمد، مسلم، العدنی، النسائی، ابن خزیمۃ، ابو عوانۃ، الطحاوی

۱۲۹۳۳۔۔۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی۔ مسند احمد، النسائی

۱۲۹۳۴۔۔۔ ابوالشعثاء سے مروی ہے کہ میں حج کے ارادے سے نکلا اور بیت اللہ میں داخل ہوا حتیٰ کہ جب میں دونوں ستونوں کے پاس تھا تو وہاں سے بڑھ کر دیوار کے ساتھ چمٹ گیا اور پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور انہوں نے میرے برابر میں چار رکعت نماز پڑھیں۔ انہوں نے نماز پڑھ لی تو میں نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی تھی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس جگہ۔ مجھے اسامہ بن زید نے خبر دی تھی کہ آپ ﷺ نے (یہاں) نماز پڑھی تھی۔ میں نے پوچھا: کتنی نماز پڑھی؟ انہوں نے اس بار فرمایا: اس بات پر تو میں اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوں۔ میں ان کے ساتھ ایک عمر بھر رہا لیکن یہ نہ پوچھ سکا کہ آپ ﷺ نے کتنی نماز پڑھی تھی۔

مسند احمد، ابن منیع، مسند ابی یعلی، الطحاوی، ابن حبان، ابن ابی شیبہ

روایت کی سند میں غیر معروف راوی ہے۔ دیکھئے کشف الخفاء ۱۲۹۔

۱۲۹۵۸ ۔۔۔ اس کو مارنے کے لیے کھجور کا سوشاخوں والا گچھا اٹھاؤ اور ایک دفعہ اس کے ساتھ اس کو مار کر اس کا راستہ چھوڑ دو۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سعید بن سعد بن عبادۃ

۱۲۹۵۹ ۔۔۔ آدمی جب اپنی بیوی کی باندی کے ساتھ جماع کر بیٹھے، اگر آدمی نے اس کے ساتھ زبردستی کی ہو تو وہ باندی آزاد ہو جائے گی اور آدمی پر باندی کی قیمت اپنی بیوی کو ادا کرنا واجب ہوگی۔ اور اگر باندی نے بخوشی آمادگی ظاہر کی ہو تو وہ آدمی کی مملوکہ باندی بن جائے گی اور تب بھی اس باندی کی قیمت اپنی بیوی کو ادا کرنا واجب الذمہ ہوگی۔ مسند احمد، سمویہ عن میمونۃ عن مسلمۃ بن المحبق

۱۲۹۶۰ ۔۔۔ مجھے (حد جاری کرنے میں) کیا مانع ہوتا۔ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ ہو۔ کسی امام (حاکم) کے لیے جائز نہیں ہے کہ جب اس کے پاس حد کا کوئی کیس آئے تو اس کو جاری نہ کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ پس لوگوں کو بھی معافی اور درگزر سے کام لینا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ پاک تمہاری مغفرت کرے۔ بے شک اللہ مغفرت کرنے والا مہربان ہے۔

عبدالرزاق، مسند احمد، ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، الکبیر للطبرانی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال الحاکم صحیح الاسناد

۱۲۹۶۱ ۔۔۔ مجھے شاق کیوں نہ گزرتا جبکہ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن کر آئے ہو (جو اس کو سزا دلانے کی فکر میں غلطاں ہو)۔

ابونعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

حاکم کے پاس مقدمہ دائر ہونے کے بعد حد جاری کرنا ضروری ہے

۱۲۹۶۲ ۔۔۔ اس کو میرے پاس لانے سے قبل تجھے یہ خیال کیوں نہ آیا (کہ یہ چھوٹ جائے) بے شک امام (حاکم) کے پاس کوئی حد کا قضیہ آئے تو اس کو حد جاری کیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن صفوان بن امیۃ، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۹۶۳ ۔۔۔ اس (عورت) کو چھوڑ دو حتیٰ کہ اس کا خون نکلنا بند ہو جائے، پھر اس پر حد نافذ کرنا اور اپنے مملوک غلام باندیوں پر بھی حد جاری کیا کرو۔

ابوداؤد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۲۹۶۴ ۔۔۔ جس نے کوئی گناہ کیا پھر اس پر اس گناہ کی حد جاری کر دی گئی تو وہ حد اس گناہ کے لیے کفارہ ہے۔

ابن النجار عن ابن خزیمۃ بن ثابت عن ابیہ

۱۲۹۶۵ ۔۔۔ جس سے دنیا میں کوئی گناہ سرزد ہوا پھر اس کو اس کی سزا مل گئی تو اللہ پاک اس سے زیادہ انصاف والا ہے کہ (آخرت میں) اپنے بندہ کو اس گناہ کی سزا دوبارہ دے۔ اور جس بندے سے کوئی گناہ سرزد ہوا مگر اللہ پاک نے اس کی پردہ پوشی فرمائی اور اس کو معاف کر دیا تو اللہ پاک اس سے زیادہ کرم والا ہے کہ ایک معاف کی ہوئی چیز میں دوبارہ پکڑ فرمائے۔ مسند احمد، ابن جریر وصححہ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۲۹۶۶ ۔۔۔ تم میں سے جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہوا جس سے اللہ نے منع فرمایا تھا، پھر اس پر حد جاری کر دی گئی تو اللہ پاک اس حد کو اس گناہ کے لیے کفارہ بنا دیں گے۔ مستدرک الحاکم عن خزیمۃ بن ثابت، صحیح الاسناد

۱۲۹۶۸ ۔۔۔ جو ظلماً قتل ہوا وہ اس کے گناہوں کے لیے باعث کفارہ ہوگا۔ ابن النجار عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام: ۔۔۔ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے الاتقان ۱۹۰۷، الدرر المنتثرۃ ۳۵۸۔

۱۲۹۶۹ ۔۔۔ کسی گناہ پر تلوار نہیں اٹھتی مگر اس کو مٹا دیتی ہے۔ الضعفاء للعقیلی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ۔۔۔ الاتقان ۱۹۰۷، الشذرۃ ۸۱۵۔

۱۲۹۷۰ ۔ رجم (سنگساری) اس (زنا) کا کفارہ ہے جو تونے کیا ہے۔

السنائی، الکبیر للطبرانی و سمویه، السنن لسعید بن منصور عن الشرید بن سوید

فصل دوم..... حدود میں چشم پوشی کرنے کے بیان میں

۱۲۹۷۱ ۔ جس قدر ہو سکے مسلمانوں سے حدود ساقط کرو، اگر تم کسی مسلمان کے لیے خلاصی کی کوئی راہ پاؤ تو اس کا راستہ خالی کردو۔ بے شک امام اگر معاف کرنے میں خطا کردے تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ اس سے غلطی سے کوئی سزا جاری ہو جائے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، سنن الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن عائشة رضی اللہ عنها

کلام:..... مذکورہ روایت سے متعلق امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ امام نسائی کا قول نقل فرماتے ہیں اس کی سند میں یزید بن زیاد دمشقی متروک راوی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یزید بن زیاد دمشقی حدیث میں ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے الدرر المنتثرة ۹۳۲، المقاصد ۴۳۔

۱۲۹۷۲ ۔ شبہات کی وجہ سے حدود ساقط کردو۔ معزز لوگوں کی لغزشیں معاف کردیا کرو مگر اللہ کی حدود میں سے کسی حد میں (ان میں) معزز وغیر معزز کی تمیز کیے بغیر حد جاری کرو۔ الکامل لابن عدی فی جزء له من حدیث اهل مصر والجزیرة عن ابن عباس رضی اللہ عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۸۷، التمییز ۱۴۔

۱۲۹۷۳ ۔ تم لوگ حدود ساقط کردیا کرو (یعنی خود کہ حاکم کے پاس اس کا فیصلہ نہ لے کر جاؤ) لیکن حاکم کے لیے حدود (ثابت ہونے کے بعد) ساقط کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ الدارقطنی فی السنن، السنن للبیهقی عن علی رضی اللہ عنه

کلام:..... ضعیف روایت ملاحظہ کیجئے: المقاصد ۴۳، ضعیف الجامع ۲۶۰۔

۱۲۹۷۴ ۔ اللہ کے بندوں سے حدود چھوڑ دیا کرو جب تم ان کے لیے خلاصی کی کوئی راہ پاؤ۔ ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۷، ضعیف ابن ماجہ ۵۵۔

۱۲۹۷۵ ۔ صاحب مرتبہ لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کیا کرو مگر حدود میں نہیں (یہ حکم حاکم کے لیے ہے)۔

مسند احمد، الادب المفرد للبخاری عن عائشة رضی اللہ عنها

کلام:..... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سند میں عبدالملک بن زید ضعیف راوی ہے۔ جبکہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لا بأس به کوئی حرج نہیں اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے لہٰذا روایت مذکورہ حسن ہے عون المعبود ۱۱/۳۱۹۔ جبکہ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو تذکرۃ الموضوعات میں شمار کیا ہے ۱۸۹۔ نیز اسنی المطالب میں اس کو ضعیف قرار دیا گیا ہے ۴۳۶۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۲۹۷۶ ۔ سخی کی لغزش کو بھلا دو، وہ جب بھی پھسلتا ہے اللہ پاک اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۲۹۷۷ ۔ اللہ پاک اس بات کو پسند کرتا ہے کہ سخی کے گناہ کے اثرات مٹا دیے جائیں۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب وابن لال عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۲۹۷۸ ۔ صاحب مروت لوگوں کی لغزشوں سے ضرور درگزر کرو۔ ابوبکر بن المرزبان فی کتاب المروءة عن عمر رضی اللہ عنه

کلام:..... روایت کا ضعف ملاحظہ کریں ضعیف الجامع ۱۰۲۰۔

۱۲۹۷۹ ۔ تمہارے اپنے درمیان جب تک معاملہ ہو حدود معاف کردیا کرو کیونکہ حد کا فیصلہ میرے پاس آئے گا تو اس کو نافذ کرنا واجب ہو جائے گا۔

ابوداؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

کلام:..... مذکورہ روایت پر ضعف کے حوالے سے کلام دیکھئے ۱۲۹۳۶۔

۱۲۹۸۰ ۔..... صاحب مروت اور مرتبہ لوگوں کی سزاؤں سے پہلوتہی کرو مگر حدود اللہ میں نہیں۔ الاوسط للطبرانی عن زید بن ثابت

کلام: ... دیکھئے روایت کا ضعف ضعیف الجامع ۲۳۸۹۔

۱۲۹۸۱ معزز لوگوں کو سزا (دلانے) سے گریز کرو۔

ابوبکر بن المرزبان فی کتاب المروءة، الکبیر للطبرانی، مکارم الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۲۹۸۲ ... سخی کے گناہ سے درگذر کرو، کیونکہ سخی جب بھی لغزش کھاتا ہے اللہ اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔

الدارقطنی فی الافراد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

تین قسم کے لوگوں سے درگذر کرو

۱۲۹۸۳ سخی کے گناہ، عالم کی لغزش اور عادل بادشاہ کی سختی سے درگذر کرو۔ بے شک جب بھی ان میں سے کوئی لغزش کھاتا ہے اللہ پاک اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔ فی ربیع لخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ... روایت ضعیف ہے المغیر ۳۲، ضعیف الجامع ۲۳۹۱۔

۱۲۹۸۴ اصحاب مراتب کی غلطیوں سے چشم پوشی برتو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان میں سے کوئی پھسلتا ہے تو اس کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ابن المرزبان عن جعفر بن محمد مرسلاً

کلام: ... روایت کی کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۹۲۔

۱۲۹۸۵ تم نے اس کو (یعنی ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ) چھوڑ کیوں نہیں دیا شاید وہ توبہ تائب ہو جاتا اور اللہ بھی اس کی توبہ قبول فرمالیتا۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن نعیم بن ہزال قال الحاکم صحیح ورواہ الذہبی

۱۲۹۸۶ اے ہزال! اگر تو اس پر اپنے کپڑے سے پردہ ڈال دیتا تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہوتا۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن نعیم بن ہزال الحاکم والذہبی قالا صحیح

الاکمال

۱۲۹۸۷ ... صاحب عزت لوگوں کی لغزش سے چشم پوشی کرلیا کرو۔ الدارقطنی فی السنن، الخطیب فی التاریخ عن ابن مسعود، الحاکم فی الکنی عن انس رضی اللہ عنہ، ابن حبان، السنن للبیہقی، العسکری فی الامثال عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ... امام عجلونی رحمۃ اللہ علیہ نے کشف الخفاء میں اس روایت پر ضعف کے حوالے سے طویل بحث فرمائی ہے لیکن امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے الفتح میں فرمایا ہے کہ اس حدیث کے کئی طرق ہیں جو روایت کو حسن کے درجے پر پہنچا دیتے ہیں جبکہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر استثناء کے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھئے کشف الخفاء ۱۹۲/۱۔

۱۲۹۸۸ اصحاب مراتب کی (چھوٹی موٹی) لغزشوں کو درگذر کردیا کرو مگر حدود شرعیہ سے کسی حد میں (کوئی رعایت نہیں جبکہ اس کا فیصلہ حاکم تک پہنچ جائے)۔

کلام: روایت ضعیف ہے اسنی المطالب ۲۴۲، تذکرۃ الموضوعات ۱۶۹۔

دوسرا باب ... انواع الحدود

اس میں چار فصلیں ہیں۔

فصل اول ...... زنا میں

یہ فصل پانچ فروع پر مشتمل ہے۔

فرع اول ...... زنا کی وعید میں

۱۲۹۸۹ زنا فقر (ومحتاجی) کا باعث ہے۔ القضاعی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ... روایت ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۴۸ وذخیرة الحفاظ ۳۱۱۹۔

۱۲۹۹۰ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والے پر قیامت کے دن اللہ نظر نہ فرمائے گا اور نہ اس کو پاک کرے گا اور اس کو حکم فرمائے گا: جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی داخل ہو جاؤ۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۶۱۸۶، کشف الخفاء ۱۳۴۸۔

۱۲۹۹۱ جو زنا کرے اس کا ایمان اس سے نکل جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن شریک

۱۲۹۹۲ ... ایمان کرتا ہے جو اللہ پاک جس کو چاہتا ہے پہناتا ہے۔ جب بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کا کرتا نکال لیا جاتا ہے اگر وہ توبہ کرلیتا ہے تو اس کو ایمان کا کرتا لوٹا دیا جاتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۲۱ والضعیفة ۱۲۷۴، ۱۵۸۷۔

۱۲۹۹۳ جس نے زنا کیا یا شراب نوشی کی اللہ پاک اس سے ایمان نکال لیتا ہے جس طرح انسان سر سے اپنی قمیص نکال دیتا ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۵۰۹۰، الضعیفة ۱۲۷۴۔

۱۲۹۹۴ شرک کے بعد اللہ کے نزدیک کوئی گناہ اس نطفے سے بڑا نہیں جس کو آدمی اس شرمگاہ میں رکھتا ہے جو اس کے لیے حلال نہیں۔

ابن ابی الدنیا عن الہیثم بن مالک الطائی

غائب شخص کی بیوی سے زنا کرنا زیادہ بڑا گناہ ہے

۱۲۹۹۵ جو شخص کسی غائب شوہر والی عورت کی شرمگاہ پر بیٹھا اللہ پاک قیامت کے دن ایک اژدہے کو اس پر مسلط فرمادیں گے۔

مسند احمد عن ابی قتادة

کلام: ...... روایت محل کلام ہے ضعیف الجامع ۵۷۴۳ والکشف الالہی ۹۵۶۔

۱۲۹۹۶ زنا پر اصرار کرنے والا بت کی پوجا کرنے والے کی مثل ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق وابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۲۰۵۔

۱۲۹۹۷ جو عورت (شوہر کے) گھر والوں کے علاوہ کسی کو رکھے اس پر باندی کی سزا کا نصف ہے۔ المعجم الاوسط للطبرانی عن ثوبان

فائدہ: ...... جو عورت بدکاری کی غرض سے اپنے کسی آشنا کو اپنے گھر اور شوہر کے مال تک لاتی ہے اس کے لیے باندی کی زنا کی سزا جو پچاس کوڑے ہے اس کا نصف یعنی پچیس کوڑے ہیں۔

کلام: ضعیف الجامع ۲۲۵۴۔

۱۲۹۹۸ جس نے کسی (کی عورت) کے ساتھ زنا کیا اس (کی عورت) سے بھی زنا کیا جائے گا خواہ اس کے اپنے گھر کی چار دیواری میں (کیوں نہ ہو)۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۸۰، التنزیہ ۲۳۱/۲۔

۱۲۹۹۹۔۔۔بندہ جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر اس کے سر پر مثل سائے کے چلا جاتا ہے، جب بندہ نکال لیتا ہے تو اس کا ایمان واپس آجاتا ہے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۰۰۔۔۔جب کسی بستی میں زنا اور سود عام ہوجاتا ہے تو وہ لوگ اپنے اوپر اللہ کا عذاب واجب کر لیتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۳۰۰۱۔۔۔زانیوں پر اللہ کا غضب شدید ہوتا ہے۔

ابوسعد الجرباذقانی فی جزئہ وابوالشیخ فی عوالیہ، مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔کشف الخفاء ۳۲۹۹، ضعیف الجامع ۸۵۸۔

۱۳۰۰۲۔۔۔اس عورت پر اللہ کا غضب شدید ترین ہوتا ہے جو کسی خاندان میں ایسا لڑکا شامل کردیتی ہے جو ان میں سے نہیں ہوتا پھر وہ ان کی باپردہ عورتوں کے پاس آتا جاتا ہے اور ان کے مال و دولت میں (ناجائز) حصہ دار بن جاتا ہے۔ مسند البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

فائدہ:۔۔۔یعنی زنا کے نتیجے میں ہونے والے بچے کو شوہر کی اولاد باور کرا کر اس کے خاندان میں شامل کردیتی ہے۔

کلام:۔۔۔ضعیف الجامع ۱۷۳۳۔

۱۳۰۰۴۔۔۔زانی (قیامت کو) اس حال میں آئیں گے کہ ان کے چہرے آگ سے بھڑکتے ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن بسر

کلام:۔۔۔۔۔۔امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کو محمد بن عبداللہ بن بسر نے اپنے والد کے طریق سے نقل کیا ہے اور میں اس کو نہیں جانتا جبکہ بقیہ رواۃ ثقہ ہیں۔ مجمع الزوائد ۲۵۵/۹

غالبا اسی وجہ سے علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعف کے حوالے سے ضعیف الجامع ۱۳۹۵ پر نقل فرمایا ہے۔

۱۳۰۰۵۔۔۔ساتوں آسمان، ساتوں زمین اور پہاڑ بوڑھے زناکار پر لعنت کرتے ہیں۔ اور قیامت کے روز زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو سارے جہنمیوں کو تکلیف دے گی۔ مسند البزار عن بریدۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔یہ روایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے موقوفا اور مرفوعا دونوں طرح مروی ہے امام بزار رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں طرح اس کو روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں صالح بن حیان ضعیف راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۲۵۵/۹۔ ضعیف الجامع ۱۳۹۹

۱۳۰۰۶۔۔۔عنقریب میری امت عورتوں کی شرمگاہوں اور ریشم کے لباس کو حلال سمجھے گی۔ ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۳۱۱۷۔

زنا کی چار آفتیں

۱۳۰۰۷۔۔۔زنا سے بچو۔ بے شک اس میں چار آفتیں ہیں: چہرے کی رونق چلی جاتی ہے، رزق ختم ہوجاتا ہے، رحمن کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے اور جہنم میں ہمیشگی کا ذریعہ بنتا ہے۔ الاوسط للطبرانی، الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت کی سند میں عمرو بن جمیع متروک راوی ہے مجمع الزوائد ۲۵۵/۹۔ التنزیہ ۲۲۷/۲، ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۳۷۔

۱۳۰۰۸۔۔۔جو عورت (ناجائز اولاد کے ذریعہ) کسی قوم میں ایسا فرد داخل کرے جو ان میں سے نہیں ہے تو اللہ کے ہاں اس عورت کی کچھ اہمیت نہیں اور اللہ پاک اس کو اپنی جنت میں داخل نہ فرمائے گا۔ جو آدمی اپنی اولاد کا انکار کرے اور وہ (اولاد) اس کو (حسرت بھری نگاہوں سے) دیکھ رہی ہے تو اللہ پاک قیامت کے دن اس سے پھر حجاب فرمائے گا اور اس روز اس کو اولین و آخرین سب کے سامنے رسوا و فضیحت کرے گا۔

ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ۔۔۔۔۔۔ زوائد ابن ماجہ میں مذکورہ ہے کہ اس مذکورہ روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں یحییٰ بن حرب ضعیف راوی ہے۔ ابن ماجہ کتاب الفرائض باب من انکر ولدہ رقم ۲۷۴۳، نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۲۱۔

۱۳۰۰۹۔۔۔ عورتوں کا آپس میں ایک دوسرے کو بوس و کنار کرنا اور رگڑنا ان کے آپس کا زنا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن واثلة

یہی روایت مسند ابی یعلیٰ میں بایں الفاظ مذکور ہے سحاق النساء بینهن زنا جبکہ طبرانی کے الفاظ ہیں السحاق بین النساء زنا بینهن۔ مسند ابی یعلیٰ کی روایت کے رجال ثقات ہیں۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۲۵۶/۶۔

کلام: ۔۔۔۔۔۔ مذکورہ روایت طبرانی محل کلام ہے۔ دیکھئے المطیر ۸۷، ضعیف الجامع ۳۳۳۸۔

۱۳۰۱۰۔۔۔ عورتوں کا (شہوت کے مارے) آپس میں ایک دوسرے کو بھینچنا ان کا آپس کا زنا ہے۔

شعب الایمان للبیهقی عن واثلة السحاق النساء زنا بینهن

کلام: ۔۔۔۔۔۔ روایت محل کلام ہے، دیکھئے: اسنی المطالب ۵۰۷، ضعیف الجامع ۳۳۶۴۔

۱۳۰۱۱۔۔۔ لوگوں کی عورتوں سے پاکدامنی برتو تمہاری عورتیں پاکدامن بن جائیں گی۔ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کا سلوک رکھو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی برتے گی۔ اور جس شخص کے پاس اس کا کوئی (مسلمان) بھائی اپنی غلطی کی معذرت کرنے آئے خواہ وہ حق پر تھا یا باطل پر تو اس اپنے بھائی کی معذرت قبول کرنا چاہیے۔ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو وہ میرے پاس (کل کو) حوض پر نہ آسکے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام: ۔۔۔۔۔۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت کی سند میں سوید ضعیف ہے۔ مستدرک الحاکم کتاب البر والصلة ۱۵۴/۴، نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۵۱، الضعیفة ۲۰۴۳۔

۱۳۰۱۲۔۔۔ پاکدامن رہو تمہاری عورتیں پاکدامن ہو جائیں گی، اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ حسن سلوک کرے گی۔ اور جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی سے کسی چیز پر معذرت کی جو اس بھائی کو اس کی طرف سے پہنچی تھی مگر اس نے اس کی معذرت قبول نہ کی تو وہ میرے پاس حوض پر نہ آسکے گا۔ الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی الله عنها

کلام: ۔۔۔۔۔۔ اسنی المطالب ۸۸۶، التحزیر ۲۴۷۔ روایت محل کلام ہے۔

۱۳۰۱۳۔۔۔ پاکدامنی برتو تمہاری عورتیں پاکدامن ہو جائیں گی۔ ابو القاسم بن بشران فی امالیه، الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی الله عنهما

کلام: ۔۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۰۵، تذکرۃ الموضوعات ۱۸۰۔

قوم لوط کے دس بڑے گناہ

۱۳۰۱۴۔۔۔ دس مہلک گناہ جن پر قوم لوط چلی، جن کے سبب وہ ہلاک ہوئے میری امت ان میں بھی ایک اور گناہ کا اضافہ کرے گی۔ آدمیوں کا ایک دوسرے سے مباشرت کرنا، غلیلوں کے ساتھ پتھر مارنا، سنگ بازی کرنا، حمام میں کھیلنا، دف بجانا، شراب نوشی کرنا، داڑھی کاٹنا، مونچھیں لمبی کرنا، سیٹی بجانا، تالیاں پیٹنا، ریشم پہننا اور میری امت ان میں ایک گناہ کا اضافہ کرے گی وہ ہے عورتوں کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مباشرت کرنا۔ ابن عساکر عن الحسن مرسلاً

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث پر علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کلام فرمایا ہے، دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۱۱، الضعیفة ۱۲۳۳۔

۱۳۰۱۵۔۔۔ عورت عورت کی شادی نہ کرے اور نہ عورت اپنی شادی خود کرے۔ بے شک وہ زانیہ ہے جو اپنا نکاح خود کرے۔

ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام: ۔۔۔۔۔۔ ابن ماجہ کتاب النکاح باب لا نکاح الا بولی رقم ۱۸۸۲، زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں جمیل بن حسین عتکی ہے جس

کے متعلق صرف سلمۃ اندلسی کا ثقہ کا قول مروی ہے۔ جبکہ باقی رجال ثقات ہیں۔ بنا بریں اس پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۱۲، ضعیف الجامع ۴۲۱۴۔

الاکمال

۱۳۰۱۶۔۔۔ میری امت کے اعمال مجھ پر ہر جمعہ کو پیش کئے جاتے ہیں اور اللہ کا غضب زانیوں پر شدید ترین ہوتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۰۱۷۔۔۔ زنا فقر کو پیدا کرتا ہے۔ شعب الایمان للبیھقی، الکامل لابن عدی، الحاکم فی التاریخ، القضاعی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

کلام:۔۔۔ روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۷۳۸، ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۱۹۔

۱۳۰۱۸۔۔۔ اللہ عزوجل زانی بوڑھے اور زانیہ بوڑھیا کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔ الکبیر للطبرانی فی السنۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں اپنے شیخ موسیٰ بن سہل سے اس کو روایت کیا ہے اور میں اس کو نہیں جانتا جبکہ اس کے باقی راوی ثقہ ہیں مجمع الزوائد ۶/۲۵۵۔

۱۳۰۱۹۔۔۔ اے نوجوانان قریش! زنا کاری مت کرو۔ یاد رکھو! جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اس کے لیے جنت ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

زنا سے بچنے پر جنت کی بشارت

۱۳۰۲۰۔۔۔ اے قریش کے جوانو! زنا مت کرو۔ بے شک جس کی جوانی غلط کاری سے محفوظ رہی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۳۰۲۱۔۔۔ اے قریش کے نوجوان گروہ! اپنی شرم گاہوں کی حفاظت رکھو اور زنا کاری مت کرو۔ یاد رکھو! جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اس کے لیے جنت ہے۔ الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۳۰۲۲۔۔۔ اے گروہ مسلمانان! زنا سے بچو اس میں چھ آفات ہیں: تین دنیا کی اور تین آخرت کی۔ دنیا کی تین یہ ہیں: چہرے کی رونق چلی جاتی ہے، فقر وفاقہ آجاتا ہے اور عمر گھٹ جاتی ہے۔ آخرت کی تین یہ ہیں: اللہ کی ناراضگی ہوتی ہے، حساب سخت لیا جاتا ہے اور جہنم میں ہمیشہ کے لیے ڈال دیا جاتا ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیھقی وضعفہ ابو الفتح الراشدی فی جزئہ والرافعی عن حذیفۃ

کلام:۔۔۔ روایت ضعیف ہے کشف الخفاء ۱۴۲۷۔

۱۳۰۲۳۔۔۔ جس نے کسی محرم کے ساتھ زنا کیا وہ ہرگز جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ المصنف لعبد الرزاق عن مجاھد مرسلاً

۱۳۰۲۴۔۔۔ جو ذی محرم کے ساتھ بدکاری میں مبتلا ہوا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

الخرائطی عن ابن عمرو، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۳۰۲۵۔۔۔ جو عورت مال غیر اہل خانہ کو دے اس کے لیے باندی کے عذاب کا نصف ہے۔ المصنف لعبد الرزاق عن الحکم بن ثوبان مرسلاً

شرح کے لیے روایت ۱۲۹۹۷ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۰۲۶۔۔۔ ہر بنی آدم پر زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے جو اس کو پہنچ کر رہے گا۔ پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے، کان کا زنا سننا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے اور دل تمنا کرتا ہے پھر شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا اس کو جھٹلاتی ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

دوسری فرع..... زنا کے مقدمات (اسباب) میں اور اجنبیہ عورت کے ساتھ تنہائی کی ممانعت میں

۱۳۰۲۷ میں نے نوجوان مرد اور نوجوان عورت کو دیکھا میں ان دونوں پر شیطان کی طرف سے مطمئن نہیں۔

مسند احمد، الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ، والترمذی حسن صحیح

۱۳۰۲۸ تنہا عورتوں کے پاس تنہا نہ جایا کرو، بے شک شیطان تم میں سے ہر کسی میں خون کی طرح دوڑتا ہے (صحابہ رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں ہم نے پوچھا اور کیا آپ میں بھی؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور ہاں مجھ میں بھی لیکن اللہ نے میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہوگیا ہے (یعنی بے ضرر ہوگیا ہے)۔ مسند احمد، الترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کتاب الرضاع باب رقم ۱۷ رقم ۱۱۷۲ پر روایت کرکے حدیث غریب کہہ کر حدیث کے ضعیف ہونے کا حکم لگایا ہے۔ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۷۶۔

۱۳۰۲۹ خبردار! کوئی آدمی کسی عورت کے پاس ایک گھر میں رات نہ گزارے مگر یہ کہ وہ اس کے نکاح میں ہو یا اس کا ذی محرم ہو۔

مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۰ کیا بات ہے جب بھی ہم اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلتے ہیں تو ان (منافقوں) میں ایک آدھ فرد پیچھے رہ جاتا ہے اور بکرے کی طرح (شہوت سے) بلبلاتا پھرتا ہے پھر کسی عورت کو تھوڑا سا دودھ دے کر برائی پر آمادہ کرتا ہے۔ میں نے کسی پر قابو پالیا تو اس کو عبرت ناک سزا دوں گا۔ مسند احمد، مسلم عن جابر بن سمرۃ، مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۱ آج کے اس دن کے بعد کوئی مرد کسی عورت کے پاس جس کا شوہر موجود نہ ہو ہرگز داخل نہ ہو الا یہ کہ اس کے پاس ایک یا دو آدمی ہوں۔

مسند احمد، مسلم عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۲ کوئی مرد کسی مرد کو اپنی عورت کی خلوت کی باتیں نہ بتائے اور کوئی عورت دوسری عورت کو اپنے مرد کی خلوت کی باتیں نہ بتائے مگر والد یا ولد کا (ضرورت کے موقع پر) تذکرہ کیا جاسکتا ہے۔ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں ایک مجہول راوی ہے، عون المعبود ۱۸۱/۲۔ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۵۸، مشکوٰۃ ۱۳۱۔

الاکمال

۱۳۰۳۳ اما بعد! لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ جب ہم غزوہ پر جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی پیچھے ہمارے گھروں میں رہ جاتا ہے۔ اس کو بکرے کی طرح (شہوت کی وجہ سے) آوازیں نکلتی ہیں۔ بہرحال میرے پاس جو کوئی لایا گیا تو میں اس کو عبرت ناک سزا دوں گا۔

مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۴ اس شخص کی مثال جو غیر موجود شوہر والی عورت کے بستر پر بیٹھا اس شخص کی سی ہے جس کو قیامت کے دن شیر نوچ رہے ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی، الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمرو ورجال الطبرانی ثقات

۱۳۰۳۵ عورتوں کی خلوت میں جانے سے گریز کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہیں ہوتا مگر شیطان ان کے درمیان ضرور آجاتا ہے اور کوئی آدمی کسی ایسے خنزیر کے ساتھ جو کیچڑ میں لتھڑا ہوا ہو ٹکرا کر چلے اس سے بہتر ہے کہ کسی ایسی عورت کے شانے سے اس کا شانہ ٹکرائے جو اس کے لیے حلال نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۶۔۔۔۔جہاد میں جانے والوں کی عورتوں کی حرمت کا لحاظ کرو۔ ان کی حرمت تمہاری ماؤں کی حرمت کی طرح ہے۔

ابو الشیخ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت محل کلام ہے، دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۲۰۔

غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے کی ممانعت

۱۳۰۳۷۔۔۔۔عورتوں کے پاس داخل نہ ہو جب وہ تنہا ہوں۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: دیور تو موت ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۱۳۰۳۸۔۔۔۔ان غیر موجود شوہر والی عورتوں کے پاس نہ جایا کرو۔ بے شک شیطان ابن آدم میں خون کی جگہ دوڑتا ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! اور آپ کے اندر؟ ارشاد فرمایا: اور میرے اندر بھی مگر اللہ نے اس پر میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا ہے (یعنی اب وہ بے ضرر ہو گیا ہے)۔

النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۹۔۔۔۔غیر موجود محرم والی عورتوں کے پاس نہ جایا کرو۔ بے شک شیطان خون کی جگہ دوڑتا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۰۴۰۔۔۔۔جو آدمی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ نامحرم عورت کے ساتھ خلوت گزینی کرے الا یہ کہ اس کے ساتھ عورت کا کوئی محرم ہو۔ عبد الرزاق عن طاؤس مرسلاً

۱۳۰۴۱۔۔۔۔کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ جائے الا یہ کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔ اور نہ کوئی عورت کسی محرم کے بغیر سفر کرے۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۴۲۔۔۔۔کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ، اخرجہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین ووافقہ الذھبی

۱۳۰۴۳۔۔۔۔کوئی آدمی کسی عورت کے پاس نہ جائے الا یہ کہ عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔ اور جو جائے وہ اس بات کا یقین رکھے کہ اللہ اس کے ساتھ ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۴۴۔۔۔۔کوئی آدمی کسی عورت کے پاس ہرگز داخل نہ ہو اور نہ اس کے ساتھ سفر کرے مگر یہ کہ عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔

السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۴۵۔۔۔۔کسی آدمی کے سر میں لوہے کی کنگھی رگڑی جائے حتیٰ کہ وہ ہڈی تک پہنچ جائے اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ کوئی ایسی عورت اس کو چھوئے جو اس کے لیے محرم نہیں۔ شعب الایمان للبیہقی عن معقل

۱۳۰۴۶۔۔۔۔اللہ پاک ایسے گھر پر لعنت فرماتا ہے جس میں کوئی مخنث (ہیجڑا) داخل ہوتا ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۴۷۔۔۔۔اے انجشہ! مدینہ سے نکل جا اور حمراء الاسد چلا جا۔ وہیں تیرا مسکن ہونا چاہیے۔ اور مدینہ میں ہرگز داخل نہ ہو۔ ہاں صرف لوگوں کی عید کا دن ہو تو آسکتا ہے۔ الباوردی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:۔۔۔۔۔۔اللہ حفظ وامان میں رکھے۔ یہ حکم اصلی ہیجڑوں کے لیے ہے۔ جبکہ ہمارے زمانے میں جو بناوٹی ہیجڑے گھروں میں پھرتے ہیں ان کے لیے گھروں میں داخل ہونا کس قدر سخت ممنوع ہوگا۔

بدنظری

۱۳۰۴۸۔۔۔۔ہر ابن آدم کے لیے زنا کا حصہ ہے۔ لہٰذا آنکھوں کا زنا (بدنظری) دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، ہاتھ بھی زنا

کرتے ہیں اور زبان کا زنا گفتگو ہے، پاؤں بھی زنا کرتے ہیں جن کا زنا چلنا ہے اور منہ بھی زنا کرتا ہے اس کا زنا بوسہ لینا ہے۔

ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۴۹ — اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر زنا سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے، جو اس کو لا محالہ پہنچ کر رہتا ہے۔ پس آنکھوں کا زنا بدنظری ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، نفس تمنا کرتا ہے اور للچاتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔ البخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۵۰ — جب تم میں سے اپنی کسی عورت کو دیکھے جو اس کو اچھی لگے تو وہ آکر اپنی گھر والی کے ساتھ ہمبستر ہو جائے کیونکہ اس کے ساتھ وہی کچھ ہے۔ ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۵۱ — عورت جب متوجہ ہوتی ہے تو شیطان کی صورت میں متوجہ ہوتی ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی کسی خوبصورت عورت کو دیکھے جو اس کو بھا جائے تو وہ اپنے گھر والی کے پاس آئے۔ بے شک اس کے پاس بھی وہی ہے جو اس کے پاس ہے۔

الترمذی، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ، قال الترمذی حسن غریب

کسی کی شرمگاہ کو دیکھنا ممنوع ہے

۱۳۰۵۲ — کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کی شرمگاہ نہ دیکھے، کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ نہ دیکھے۔ کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھا نہ ہو اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھی ہو۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ وروی ابن ماجۃ صدرہ

۱۳۰۵۳ — اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈال۔ تیرے لیے پہلی نظر معاف ہے۔ دوسری نہیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن بریدۃ

۱۳۰۵۴ — جب تم میں سے کوئی حسین عورت کو دیکھے جو اس کو اچھی لگے تو وہ اپنی گھر والی کے پاس آجائے بے شک شرمگاہ تو ایک ہے۔ اس کے پاس بھی وہی ہے جو اس کے پاس ہے۔ الخطیب فی تاریخہ عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۲۹۹ روایت ضعیف ہے۔

۱۳۰۵۵ — آنکھوں کا زنا نظر بازی ہے۔ ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن علقمۃ بن الحویرث

۱۳۰۵۶ — عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیچھے جاتی ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے جو اس کو بھا جائے تو اپنی اہلیہ کے پاس آجائے۔ اس سے اس کے دل کی وہ کیفیت دور ہو جائے گی۔ مسند احمد، ابوداؤد، عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۵۷ — زبان کا زنا (جھوٹ سے) کلام کرنا ہے۔ ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۵۸ — اپنی نگاہ پھیر لے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن جریر

نظر کی حفاظت پر حلاوت ایمانی کی بشارت

۱۳۰۵۹ — جس مسلمان کی نظر کسی عورت پر پڑی پھر اس نے اپنی نظر نیچے کر لی تو اللہ پاک اس کو ایسی عبادت کی توفیق بخشے گا جس کی حلاوت وہ اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت محل کلام ہے ضعیف الجامع ۵۲۲۱۔

۱۳۰۶۰ — عورتوں کے پاس جانے سے اجتناب کرو۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن عقبۃ بن عامر

۱۳۰۶۱ — عورتوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے پرہیز کرو۔ بے شک جو کسی عورت کے ساتھ خلوت کرتا ہے جبکہ عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو

تو عمر بھر وہ اس کے متعلق بہت تنگی میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ الحکیم فی کتاب اسرار الحج عن سعد بن مسعود
کلام:...... ضعیف الجامع ۲۱۳۔

۱۳۰۶۲ آنکھیں زنا کرتی ہیں، ہاتھ زنا کرتے ہیں، پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرمگاہ زنا کرتی ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۰۶۳ نظریں نیچی رکھو، شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور چہروں کو (آگ سے) بچاؤ، ورنہ اللہ جہنم کے کانٹوں سے اجتناب کرو۔ الکبیر للطبرانی عن الحکم بن عمیر
کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۹۱، ضعیف الجامع ۳۹۱۵۔

۱۳۰۶۴ ابن آدم کے لیے زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے، جو اس کو لامحالہ مل کر رہے گا۔ پس آنکھوں کا زنا بدنظری ہے، کانوں کا زنا (شہوت سے) سننا ہے، زبان کا زنا (شہوت سے) کلام کرنا ہے، ہاتھ کا زنا (شہوت سے) پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا (شہوت سے) قدم اٹھانا ہے، دل خواہش کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے اور پھر شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۶۵ کسی کے سر میں لوہے کی کنگھی سے چھید کئے جائیں یہ اس کے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

الاکمال

۱۳۰۶۶ کیا تم بھی دونوں نابینی ہو؟ کیا تم اس کو نہیں دیکھتیں۔ مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی حسن صحیح عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا
فائدہ:...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ایک اور حضور ﷺ کی بیوی گھر میں تھے، اتنے میں ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ دونوں نے پردے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ حضور ﷺ نے دونوں بیویوں سے پردہ نہ کرنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کیا یہ تو نابینا ہیں ان سے کیا پردہ؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۳۰۶۷ عورت ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ پس جس کی نظر کسی خوبصورت عورت پر پڑے پھر وہ اللہ عزوجل کی رضاء وخوشنودی کے لیے اپنی نگاہ نیچی کرلے تو اللہ پاک اس کو ایک عبادت کی توفیق مرحمت فرماتا ہے جس کی لذت وہ (اپنے دل میں) محسوس کرتا ہے۔

ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۶۸ نظر ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جو اس کو میرے خوف کی وجہ سے بچالے میں اس کے بدلے اس کو ایسا ایمان نصیب کرتا ہوں جس کی حلاوت وہ اپنے قلب میں محسوس کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۰۶۹ میرے پاس سے فلانی عورت گزری تو میرے اندر عورتوں کی قربت کی شہوت پیدا ہوگئی۔ چنانچہ میں اٹھ کر اپنی ایک اہلیہ کے پاس آیا اور اپنی شہوت اس سے پوری کی۔ پس اسی طرح تم کیا کرو۔ بے شک تمہارے اعمال میں سے عمدہ ترین اعمال حلال چیزوں سے اپنی خواہش پوری کرنا ہے۔

مسند احمد، الحکیم، الکبیر للطبرانی عن ابی کبشۃ

۱۳۰۷۰ جو آدمی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی لگے تو وہ اٹھ کر اپنی اہلیہ کے پاس چلا جائے۔ بے شک اس کے پاس بھی وہی شے ہے جو اس کے پاس ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۰۷۱ عورتوں کے لیے اسی طرح مردوں کی طرف دیکھنا مکروہ ہے جس طرح مردوں کو عورتوں کی طرف دیکھنا مکروہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام:...... روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۳۰۷۲ ایک نظر پڑنے کے بعد دوسری نظر اٹھانے سے اجتناب کرو۔ بے شک پہلی تمہارے لیے (معاف) ہے، دوسری تم پر وبال ہے۔

الحاکم فی الکنی عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

اچانک نظر پڑ جائے تو معاف ہے

۱۳۰۷۳ پہلی نظر بھول چوک ہوتی ہے، دوسری نظر جان بوجھ کر ہوتی ہے اور تیسری نظر ہلاک کر دیتی ہے۔ مؤمن کی عورتوں کے حسن و جمال میں نظر شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جس نے اللہ کی خشیت اور جنت کے اشتیاق میں اپنی نظر کو بچا لیا اللہ پاک اس کو اس کے بدلے ایسی عبادت کی توفیق مرحمت فرمائیں گے جس کی لذت وہ محسوس کرے گا۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۰۷۴ نگاہ پھیر لے۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی حسن صحیح، النسائی عن ابی زرعۃ بن عمرو بن جریر عن جدہ

فائدہ:..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ ۱۳۰۵۸

۱۳۰۷۵ یہ نظر ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جس نے اس کو اللہ کے خوف سے روک لیا اللہ پاک اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے جس کی حلاوت کو وہ اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔ مستدرک الحاکم عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر امام حاکم سے اختلاف فرمایا ہے اور سند پر کلام کیا ہے۔ دیکھئے تلخیص ۴/۳۱۴۔

۱۳۰۷۶ عورت کے حسن و جمال پر پڑنے والی نظر ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہوتی ہے جو اس کو پھیر لیتا ہے اللہ اس کو ایسی عبادت کی توفیق مرحمت فرماتا ہے جس کی حلاوت وہ محسوس کرتا ہے۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۳۰۷۷ بادشاہوں کے لڑکوں سے نظریں بچاؤ ان کا فتنہ کنواری لڑکیوں کے فتنے سے زیادہ سخت ہے۔

الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت کی سند میں عمرو بن عمرو الطحان ہے جو ثقہ راویوں سے باطل اور منکر روایتیں منسوب کرتا ہے۔ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے کہ یہ روایت اس (عمرو) کی آفت زدہ ہے۔ امام عجلونی رحمۃ اللہ علیہ نے کشف الخفاء رقم ۳۰۵۳ پر اس کو (موضوع کے حوالے سے) شمار کیا ہے۔ اللآلی میں بھی اس کو موضوع کہا گیا ہے۔

فصل..... من الاکمال

۱۳۰۸۳ کوئی عورت دوسری عورت سے مباشرت کرتی ہے تو وہ دونوں زانیہ ہوتی ہیں۔ اسی طرح کوئی مرد دوسرے مرد سے مباشرت کرے تو وہ بھی دونوں زانی شمار ہوتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

۱۳۰۸۴ کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھا ہو اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھا ہو۔

مسند احمد، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۸۵ کوئی آدمی کسی آدمی کے ساتھ لیٹ کر نہ لیٹے سوائے باپ بیٹے کے۔ الحاکم فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۸۶ آدمی آدمی کے ساتھ نہ لیٹے اور نہ عورت عورت کے ساتھ۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۸۷ کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ مباشرت نہ کرے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ۔ کسی آدمی کے لیے کسی دوسرے آدمی کی شرمگاہ دیکھنا جائز نہیں اور نہ کسی عورت کے لیے دوسری عورت کی شرمگاہ دیکھنا جائز ہے۔ مصنف عبدالرزاق عن زید بن اسلم مرسلاً

تیسری فرع ...... ولد الحرام

۱۳۰۸۸ ولد الزنا اگر اپنے ماں باپ والا عمل کرے تو وہ تیسرا شر ہے۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ... روایت کی سند میں محمد بن ابی لیلیٰ کمزور یادداشت کا مالک تھا، مجمع الزوائد ۶/۲۵۷، روایت ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۰۵۔

۱۳۰۸۹ زنا کے نتیجے میں ہونے والا بچہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۱۹۵۲، التنزیہ ۲/۲۲۸۔

۱۳۰۹۰ ولد الزنا تینوں میں تیسرا شر ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے: تمام والفوائد ۹۹۲، المتناہیہ ۷۸۲۔

۱۳۰۹۱ ولد الزنا پر اپنے والدین کے گناہ کا کچھ بوجھ نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۳۰۹۲ میری امت خیر پر رہے گی، ان کا معاملہ ٹھیک رہے گا جب تک حرام کی اولادیں کثرت سے نہ ہو جائیں، جب وہ کثیر ہو جائیں گی تو مجھے ڈر ہے کہ اللہ پاک ان پر عمومی عذاب نہ بھیج دے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن میمونۃ بنت الحارث صحیح او حسن مجمع الزوائد ۶/۲۵۷

۱۳۰۹۳ لوگوں پر ظلم صرف ولد الحرام ہی کرتا ہے، یا جس کی اولاد میں والد کا اثر ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۹۴ لوگوں پر ظلم صرف ظلم (زنا) کی اولاد ہی کرتی ہے یا وہ جس میں اس کا کچھ اثر ہو۔

الخرائطی، ابن عساکر عن بلال بن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ عن ابیہ عن جدہ

۱۳۰۹۵ زنا کی اولاد جنت میں داخل نہ ہوگی، نہ اس کی اولاد اور نہ اولاد کی اولاد۔ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... مذکورہ روایت موضوع اور ناقابل اعتبار ہے۔ دیکھئے ترتیب الموضوعات ۹۱۱، التنزیہ ۲/۲۲۸۔

۱۳۰۹۶ جنت میں زنا کی اولاد داخل نہ ہوگی۔ السنن للبیہقی عن ابن عمرو

کلام: ... روایت موضوع ہے، الاتقان ۲۳۶۶، الاسرار المرفوعۃ ۶۹۱۔

۱۳۰۹۷ اللہ پاک نے جہنم کے لیے جن کو پیدا کرنا تھا پیدا کیا اور ولد الزنا بھی انہی میں سے تھا جن کو جہنم کے لیے پیدا کیا گیا تھا۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ... مسند الفردوس دیلمی کی مرویات موضوع یا ضعیف ہونے سے خالی نہیں ہوتی۔

چوتھی فرع ...... زنا کی حد میں

۱۳۰۹۸ میری بات سنو، میری بات سنو، اللہ پاک نے ان (زانیوں) کے لیے راستہ نکالا ہے: کنوارا کنواری سے بدکاری کرے تو ان کو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطن کرو، اور شادی شدہ شادی شدہ سے کرے تو سو کوڑے مارو اور سنگسار کرو۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن عبادۃ بن الصامت

۱۳۰۹۹ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو ضرور کرتا۔ البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۰۰ احصان کے دو معنی ہیں نکاح (جس کے بعد وطی ہو) اور پاکدامنی۔

ابن ابی حاتم، الاوسط للطبرانی، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ عن عبداللہ

کلام: ۔۔۔ ضعیف الجامع ۲۷۷۲

۱۳۱۰۱ ۔۔۔ دونوں شادی شدہ ہوں تو دونوں کو کوڑے مارے جائیں اور سنگسار کیے جائیں گے اور دونوں کنوارے ہوں تو ان کو کوڑے مارے جائیں گے اور جلاوطن کیا جائے گا۔ التاریخ للحاکم عن ابی رضی اللہ عنہ

۱۳۱۰۲ ۔۔۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے ساتھ کرتا ہوں۔ تو سولونڈی اور بکریاں۔ جو تیرے بیٹے نے عورت کو زنا کے بدلے دی تھیں تجھے واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے پر سو کوڑوں کی سزا اور ایک سال کی جلاوطنی ہوگی اور اس شخص کی بیوی۔ جس نے زنا کروایا ہے پر سنگساری کی سزا ہے (پھر آپ نے اپنے صحابی رضی اللہ عنہ) کو حکم فرمایا: اے انیس اس آدمی کی بیوی کے پاس صبح کو جانا اگر وہ اعتراف جرم کرلے تو اس کو سنگسار کر دینا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ وزید بن خالد الجھنی

۱۳۱۰۳ ۔۔۔ اگر آدمی آدمی کے ساتھ بدکاری کرے تو وہ دونوں زانی ہیں اور جب عورت عورت کے ساتھ زنا کرے تو وہ دونوں بھی زناکار ہیں۔

السنن للبیھقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام: ۔۔۔ روایت ضعیف ہے: حسن الاثر ۳۵۳ ضعیف الجامع ۲۸۲۔

باندی کے لئے حد زنا پچاس کوڑے ہیں

۱۳۱۰۴ ۔۔۔ جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کر بیٹھے، پھر اس کا راز ظاہر ہو جائے تو وہ اس پر کوڑوں کی سزا (یعنی پچاس کوڑے) جاری کرے اور جلاوطن نہ کرے۔ پھر اگر دوبارہ زنا کرے تو دوبارہ کوڑے لگائے اور جلاوطن نہ کرے پھر اگر تیسری بار بھی زنا میں مبتلا ہو تو اس کو بیچ ڈالے خواہ ایک رسی کے عوض کیوں نہ بیچے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ وزید بن خالد قال الترمذی حسن صحیح

۱۳۱۰۵ ۔۔۔ جب باندی زنا کرلے تو اس کو کوڑے مارو پھر زنا کرے تو اس کو فروخت کردو خواہ ایک مینڈھی کے عوض کیوں نہ ہو۔

مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۳۱۰۶ ۔۔۔ تلوار بطور شاہد کافی ہے۔ ابن ماجہ عن سلمۃ بن المحبق

کلام: ۔۔۔ ضعیف الجامع ۳۳۷۱۔

فائدہ: ۔۔۔ یعنی اگر کوئی اپنی اہلیہ یا کسی عزیزہ کو زنا میں ملوث دیکھے اور غیرت میں آکر تلوار سے اس کا کام کردے تو تلوار کی یہ گواہی کافی اور درست ہے۔

۱۳۱۰۷ ۔۔۔ جب کوئی آدمی (حاکم کے روبرو) سات بار زنا کا اعتراف کرے پھر اس کے لیے سنگساری کا حکم دے دیا جائے۔ پھر وہ (پتھروں کی بوچھاڑ میں یا اس سے پہلے ہی) بھاگ پڑے تو (اس کا بھاگنا اپنے اعتراف سے رجوع سمجھا جائے گا اور) اس کو چھوڑ دیا جائے گا۔

الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۰۸ ۔۔۔ ہم تیری وجہ سے تیرے پیٹ میں موجود (معصوم) جان کو قتل نہیں کریں گے۔ لہٰذا جا اور جب تک بچہ نہ جن لے ٹھہر جا۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ: ۔۔۔ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پیٹ میں کوئی نئی جان (بدکاری کے ثمرہ میں) پیدا ہوئی ہے۔ لہٰذا آپ مجھ پر اللہ کی حد جاری فرمادیں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد صادر فرمایا۔

۱۳۱۰۹ ۔۔۔ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو فلانی عورت کو ضرور کر دیتا کیونکہ اس کی بول چال اور اس کی موجودہ

کیفیت سے اس کی (بدکاری کی) حالت کا اور اس کے پاس آنے والے کا پتہ چلتا ہے۔

ابن منیع، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه باسناده صحیح

۱۳۴۱۰ تلوار بطور گواہ کافی ہے۔ لیکن مجھے خوف ہے کہ نشہ میں بدمست اور غیرت (کے نام) سے غصہ میں آنے والے اس کی اتباع کریں گے۔

ابن ماجه عن سلمة ابن المحبق

فائدہ: یعنی اگر کسی کو بدکاری کی حالت میں قتل کر دیا تو یہ عمل غیرت کے زمرے میں آ کر درست ہے لیکن نشہ میں کوئی آدمی ناجائز قتل کی رسم نہ چل جائے جیسا کہ فی زمانہ کاروکاری اس کی مثال ہے۔

کلام: ... ابن ماجه کتاب الحدود باب الرجل یجد مع امرأته رجلاً رقم ۲۶۰۶۔

زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں قبیصہ بن حریث ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس شخص کی حدیث میں نظر ہے۔ لیکن ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ثقات میں شمار کیا ہے جبکہ اسناد کے باقی رجال سب ثقہ ہیں۔

۱۳۴۱۱ اے ابوذر! کیا تو اپنے ساتھی کو نہیں دیکھتا اس کی مغفرت کر دی گئی ہے اور اس کو جنت میں داخل کر دیا گیا ہے یعنی وہ شخص جس کو سنگسار کیا گیا ہے۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۳۴۱۲ اے ہزال! تو نے برا کیا جو اپنے یتیم کے ساتھ کیا (یعنی اس کی بدکاری کو فاش کیا) اور پھر تم نے اس پر حد جاری کی۔ اگر تو اپنی چادر کے کنارے سے اس پر پردہ ڈال دیتا تو تیرے لیے زیادہ بہتر تھا۔ ابن سعد عن یزید بن نعیم بن هزال عن ابیه عن جده

۱۳۴۱۳ میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے تم کو آل فرعون سے نجات دی تم کو سمندر پار کرایا تم پر بادل کو سایہ فگن کیا تم پر من وسلویٰ نازل کیا اور تم پر موسیٰ کی زبانی تورات نازل کی کیا تم اپنی کتاب میں سنگساری کی سزا نہیں پاتے؟ ابوداؤد عن عکرمة مرسلاً

باندی کی حد ...... الاکمال

۱۳۴۱۴ جب تم میں سے کسی کی کوئی باندی زنا کرے تو تین بار تک اس پر کتاب اللہ کے موافق کوڑوں کی سزا جاری کرے۔ اگر چوتھی بار بھی زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالے خواہ بالوں کی رسی کے عوض کیوں نہ ہو۔ الترمذی حسن صحیح عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۳۴۱۵ جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے اور جلاوطن نہ کرے۔ اسی طرح تین بار کرے۔ پھر اگر زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالے خواہ بالوں کی رسی کے عوض (معمولی قیمت میں) کیوں نہ ہو۔ المصنف لعبد الرزاق، ابن جریر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۳۴۱۶ جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے اور جلاوطن نہ کرے۔ اگر پھر زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالے خواہ بالوں کی رسی کے عوض کیوں نہ ہو۔ مصنف ابن ابی شیبة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۳۴۱۷ باندی نے اپنے سر کی کنگھی نہیں کی ہے۔ ابن ابی شیبة عن عطاء رحمة الله علیه مرسلاً۔ والله اعلم بمراده

پانچویں فرع ...... لواطت کی حد میں
اور چوپاؤں کے ساتھ بدکاری کی حد میں

۱۳۴۱۸ جس کو تم قوم لوط کا عمل کرتا پاؤ فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر ڈالو۔ مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی، الضیاء عن ابن عباس رضی الله عنهما

بدنظری پر لعنت

١٣١٣٣ عنقریب آخری زمانے میں ایسی قومیں آئیں گی جن کو لوطی کہا جائے گا ان کی تین قسمیں ہوں گی: ایک قسم تو صرف دیکھیں گے اور بات چیت کریں گے، ایک قسم مصافحہ اور معانقہ کرے گی اور ایک قسم بالکل قوم لوط جیسا عمل کرے گی پس ان پر اللہ کی لعنت ہے مگر یہ کہ وہ توبہ تائب ہو جائیں پھر تو اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔ الدیلمی عن ابی سعید

١٣١٣٤ قیامت تک میری امت میں لواطت کرنے والوں کا ایک گروہ رہے گا۔ الحسن بن سفیان عن عبداللہ بن ناسح

١٣١٣٥ قوم لوط میں مردوں کے ساتھ لواطت کرنے سے چالیس سال پہلے سے وہ عورتوں کے ساتھ وطی کیا کرتے تھے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الملاھی و ابن ابی حاتم، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر عن ابی صخرۃ جامع بن شداد مرسلاً

١٣١٣٦ جس نے قوم لوط کے عمل کو پسند کیا خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ (آدمی) وہ قوم لوط کا عمل کرنے والوں جیسا ہے۔

ابن النجار الدیلمی عن محمد بن علی عن ابیہ عن جدہ

دوسری فصل ...... خمر ...... شراب کی حد میں

اس میں تین فروع ہیں۔

فرع اول ..... نشہ آور شے پر وعید

١٣١٣٧ ہر نشہ آور شے سے اجتناب کرو۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن مغفل

١٣١٣٨ ہر وہ شے جو نشہ پیدا کرے اس سے اجتناب کرو۔ الحلوانی عن علی رضی اللہ عنہ

١٣١٣٩ ہر نشہ آور شے سے پرہیز کرو بے شک ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ الاوسط للطبرانی عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

١٣١٤٠ برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتے لیکن جو برتن تمہیں میسر ہوں ان میں نبیذ بنا سکتے ہو۔ لیکن ہر نشہ آور شے سے اجتناب کرو۔

الکبیر للطبرانی عن قرۃ بن یاسر

فائدہ: .... شراب سے متنفر کرنے کے لیے اوائل اسلام میں ان برتنوں کے استعمال سے بھی ممانعت کردی گئی تھی جو شراب سازی کے لیے استعمال ہوتے تھے۔ پھر جب حرمت شراب لوگوں کے دلوں میں مسلم ہو گئی تو آپ نے برتنوں پر سے پابندی اٹھا دی۔

نبیذ کھجور یا منقیٰ کو پانی میں بھگو کر کچھ دیر کے لیے رکھ دی جاتی تھی تاکہ وہ پانی میٹھا ہو جائے تو اس کو نبیذ کہا جاتا اور اس کے پینے کی اجازت تھی لیکن اگر زیادہ وقت تک کے لیے چھوڑ دیا جائے تو اس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے پھر وہ شراب کے حکم میں آ کر حرام ہو جاتی ہے۔

١٣١٤١ جس شے کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو اس شے کی معمولی مقدار بھی حرام ہے۔ البغوی عن والد

١٣١٤٢ (اے) اہل یمن! (یا اہل یمن) جس شے کی کثیر مقدار نشہ کرتی ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

١٣١٤٣ ہر نشہ آور شے خمر (یعنی شراب) ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ جس نے کوئی نشہ آور شے نوش کی اس کی چالیس صبح کی نماز ضائع ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ تائب ہو گیا تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر اس نے چوتھی بار شراب پی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو طینۃ الخبال پلائے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم کی پیپ (خون وغیرہ) اور جس نے کسی بچے کو کوئی نشہ آور چیز پلائی جو اس کے حلال حرام ہونے کو نہیں جانتا تو اللہ پر لازم ہے کہ پلانے والے کو طینۃ الخبال پلائے۔

ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۷۰. شراب پانی کھجور اور تازہ کھجوروں سے (مخلوط) ہے۔ الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۱۷۱. گندم سے شراب ہے، کھجور سے شراب ہے، جو سے شراب ہے، انگور سے شراب ہے اور شہد سے بھی شراب ہے۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۱۷۲. اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کردی ہے اور ہر نشہ آور شے حرام کردی ہے۔ النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۱۷۳. جس نے نبیذ سے بھی پیا پھر اس سے نیکیاں محروم رہیں گی۔ البغوی، ابن قانع، الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی عن شیبان بن کثیر الاشجعی

۱۳۱۷۴. کشمش اور کھجور یہ دونوں شراب (کا ماخذ) ہیں۔ النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۱۷۵. عنقریب میری امت میرے بعد شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو پئے گی اور ان کے پینے پر ان کے مددگار ان کے حکام ہوں گے۔ ابن عساکر عن کیسان

کلام:... ضعیف الجامع ۳۱۹۵۔

۱۳۱۷۶. شراب نوش بت کے پجاری کے مثل ہے۔ اور شراب نوش لات اور عزیٰ کی عبادت کرنے والا جیسا ہے۔ الحارث عن ابن عمرو رضی اللہ عنہما

شراب کی وجہ سے دس افراد ملعون ہیں

۱۳۱۷۷. اللہ لعنت کرے شراب پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کے نچوڑنے والے (یعنی بنانے والے) پر، اس کے اٹھانے والے پر، جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے اس پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:... امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۵/۷۳ میں اس کو ذکر فرمایا اور فرمایا امام بزار اور امام طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں عیسیٰ بن ابی عیسیٰ الحناط ضعیف راوی ہے۔

۱۳۱۷۸. جس نے دنیا میں شراب نوشی کی پھر اس سے توبہ نہ کی تو وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۱۷۹. جس نے شراب نوشی کی وہ قیامت کے دن پیاسا حاضر ہوگا۔ مسند احمد عن قیس بن سعد وابن عمرو

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۲۳۳۔

۱۳۱۸۰. جس نے شراب پی ایمان کا نور اس کے پیٹ سے نکل جائے گا۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:... ضعیف الجامع ۵۲۳۵۔

۱۳۱۸۱. شراب ام الفواحش اور اکبر الکبائر ہے اور جس نے شراب نوشی کی وہ اپنی ماں، اپنی خالہ اور اپنی پھوپھی سے بدکاری کا مرتکب ہوسکتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۸۲. شراب ام الفواحش اور اکبر الکبائر ہے۔ فحش کاموں کی جڑ اور تمام بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے۔ جس نے شراب نوشی کی وہ نماز چھوڑ دے گا اور اپنی ماں، اپنی پھوپھی اور اپنی خالہ کے ساتھ بدکاری کر بیٹھے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۴۲۸۔

۱۳۱۸۳. خمر (شراب) ام الخبائث ہے۔ جس نے شراب نوشی کی اس کی چالیس یوم تک نماز قبول نہ ہوگی۔ اگر وہ اس حال میں مرا کہ شراب اس کے پیٹ میں تھی تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمرو رضی اللہ عنہما

کلام:.....المتناہیۃ ۱۱۰۲۔

۱۳۱۸۴۔ ..خمر (شراب) ان دو درختوں سے بنتی ہے کھجور اور انگور۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۸۵۔ ..اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور پھر اس کو ہر مشرک اور ہر شراب کے عادی جو ہر وقت نشے میں ڈوبا رہتا ہے پر اس کو حرام قرار دیا۔ شعب الایمان للبیہقی، الدیلمی، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۱۵۸۴، الضعیفۃ ۱۹۱۷۔

۱۳۱۸۶۔ جس نے شراب کی ایک گھونٹ پی اس کو اسی کوڑے مارو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۶۳۳۔

۱۳۱۸۷۔ جو مرا اس حال میں کہ وہ شراب کا عادی تھا تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ گویا وہ بت کا عبادت گزار ہے۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۸۸۔ جس نے اپنی ہتھیلی پر شراب رکھی اس کی دعا قبول نہ ہوگی اور جس نے اس کے پینے کی عادت ڈالی اس کو خبال (دوزخیوں کا خون پیپ وغیرہ) پلایا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۸۷۳۔

۱۳۱۸۹۔ شراب نوشی مت کرو بے شک وہ ہر شر کی چابی ہے۔ ابن ماجہ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۳۱۹۰۔ ..جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے محمد! اللہ عزوجل لعنت فرماتا ہے شراب پر، اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے پینے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر اور جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے اس پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کے پلانے والے پر اور اس کو پینے والے پر۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، الضیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۹۱ خدا تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر، اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کو اٹھا کر لے جانے والے پر، جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے اس پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۱۹۲۔ اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر، لعنت فرمائی ہے اس کے پینے والے پر، لعنت فرمائی اس کے نچوڑنے والے پر، لعنت فرمائی اس کو بیچنے والے پر، لعنت فرمائی اس کا انتظام کرنے والے پر، لعنت فرمائی اس کے پلانے والے پر، لعنت فرمائی ہے اس کے اٹھانے والے پر، لعنت فرمائی ہے اس کی قیمت کھانے والے پر اور لعنت فرمائی ہے اس کو فروخت کرنے والے پر۔

الطیالسی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۶۳۳۔

۱۳۱۹۳ شراب کشمش، کھجور، گندم، جو اور مکئی سے بنتی ہے اور میں (ان کے علاوہ بھی) ہر نشہ آور شے سے منع کرتا ہوں۔

مستدرک الحاکم، ابوداؤد عن النعمان بن بشیر

کلام:..... ابوداؤد کتاب الاشربۃ باب الخمر۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں ابراہیم کے متعلق کئی ایک نے کلام کیا ہے۔

۱۳۱۹۴ گندم سے شراب بنتی ہے، جو سے شراب بنتی ہے، کھجور سے شراب بنتی ہے، کشمش سے شراب بنتی ہے اور شہد سے بھی شراب بنتی ہے اور میں تم کو ہر نشہ آور شے سے منع کرتا ہوں۔ مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن النعمان بن بشیر

کلام: ..... اخرجہ الحاکم فی المستدرک ۳/۳۸۷ اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں سری ساری متروک ہے۔

اخرجہ ابو داؤد کتاب الاشربۃ باب الخمر

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند میں ابراہیم بن مہاجر (متکلم فیہ راوی) ہے۔

۱۳۱۹۵ انگور سے شراب بنتی ہے، کھجور سے شراب بنتی ہے، شہد سے شراب بنتی ہے، گندم سے شراب بنتی ہے اور جو سے بھی شراب بنتی ہے۔

ابوداؤد عن النعمان بن بشیر

کلام: ..... اخرجہ ابو داؤد کتاب الاشربۃ باب الخمر، امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی تخریج فرمائی ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب (ضعیف) ہے اس کی سند میں ابراہیم بن مہاجر البجلی الکوفی ہے جس کے متعلق کئی ایک ائمہ نے کلام کیا ہے۔

۱۳۱۹۶ شراب گرا دو اور شراب کا مٹکا توڑ دو۔ الترمذی عن ابی طلحۃ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۰۳۳۔

۱۳۱۹۷ شراب کا عادی مورتی کے پجاری کی طرح ہے۔ التاریخ للبخاری، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... روایت ضعیف ہے، رواہ ابن ماجہ کتاب الاشربۃ باب مدمن الخمر، زوائد میں ہے کہ اس میں محمد بن سلیمان ہے جس کو امام منذری نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۹۲، المتناہیۃ ۱۱۱۷۔

۱۳۱۹۸ میرے ایام و لیالی اس وقت تک رہیں گے جب تک میری امت کا ایک گروہ شراب کا نام بدل کر اس کو پئے گا۔ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

کلام: ..... رواہ ابن ماجہ کتاب الاشربۃ باب الخمر یسمونہا بغیر اسمہا۔ اس کی سند میں عبدالسلام بن عبدالقدوس ضعیف ہے، زوائد ابن ماجہ نیز دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۹۷۔

شراب کا عادی جنت سے محروم

۱۳۱۹۹ جنت میں شراب کا عادی داخل نہ ہوگا۔ ابن ماجہ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۳۲۰۰ میری امت کا جو آدمی شراب پئے گا اللہ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ فرمائے گا۔ النسائی عن ابن عمرو

۱۳۲۰۱ میری امت کے لوگ شرابوں کے نام بدل کر ان کو پئیں گے۔ النسائی عن رجل

۱۳۲۰۲ عنقریب میری امت کے لوگ شراب کو دوسرا نام دے کر اس کو پئیں گے۔ ابن ماجہ عن عبادۃ بن الصامت

۱۳۲۰۳ جس نے شراب نوشی کی اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی۔ اگر وہ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ اگر وہ دوبارہ پئے گا تو اللہ اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ فرمائے گا اگر وہ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا اگر وہ پھر پئے گا تو اللہ اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ فرمائے گا اگر وہ توبہ کرے گا تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر وہ چوتھی بار بھی شراب نوشی کرے گا تو اللہ اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ فرمائے گا اب اگر وہ توبہ کرے گا تو اللہ اس کی توبہ بھی قبول نہ فرمائے گا اور اس کو نہر خبال سے پلائے گا۔

الترمذی عن ابن عمر، مسند احمد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

فائدہ: ..... رواہ الترمذی کتاب الاشربۃ باب ما جاء فی شارب الخمر، وقال حدیث حسن۔ حدیث کا تکملہ یہ ہے: پوچھا گیا: اے ابو عبدالرحمن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ (کی کنیت) نہر خبال کیا ہے؟ فرمایا: اہل جہنم کی پیپ (خون) کی نہر۔

۱۳۲۰۵ جس نے دنیا میں شراب نوشی کی وہ آخرت میں اس کو نہ پی سکے گا۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اسنادہ صحیح و رجالہ ثقات

۱۳۲۰۶ جس نے شراب نوشی کی اور نشہ ہوا اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اگر وہ مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ

اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر پھر شراب نوشی کی اور نشہ میں مدہوش ہوا تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اگر وہ مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا اگر تیسری مرتبہ پھر شراب نوشی کی اور نشہ میں مدہوش ہوگیا تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا اور اگر اس نے پھر (چوتھی بار) بھی شراب نوشی کی اور نشہ میں غرق ہوا تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اگر وہ مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر (پانچویں بار) بھی اس نے شراب نوشی کی تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو قیامت کے روز ردغۃ الخبال پلائے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! ردغۃ الخبال کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دوزخیوں (کے جسموں) کا متعفن پانی۔ ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۳۲۰۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب، جوا اور شطرنج کو حرام کردیا ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۳۲۰۸۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب (انگوری شراب) جو مکئی کی شراب، شطرنج اور چیتا (پودے) کی شراب حرام کردی ہے اور مجھے ایک نماز وتر زیادہ مرحمت فرمائی ہے۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۲۰۹۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب پینا اور اس کی قیمت کھانا حرام کردیا ہے۔ نیز تم پر مردار اور اس کی قیمت کو حرام کردیا ہے۔ تم پر خنزیروں کو کھانا اور ان کی قیمت کو بھی حرام کردیا ہے۔ مونچھوں کو کاٹو، داڑھی بڑھاؤ، بازاروں میں تہ بند (مکمل لباس) بغیر نہ پھرو۔ جس نے ہمارے غیر کی سنت پر عمل کیا وہ ہم میں سے نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۱۵۹۹۔

دوسری فرع۔۔۔۔۔ شراب کی حد میں

۱۳۲۱۰۔۔۔ شراب نوشی میں کوڑوں کی سزا جاری کرو تھوڑی میں اور زیادہ میں۔ بے شک شراب کا اول بھی حرام ہے اور آخر بھی۔

السنن للبیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۱۵۱، الضعیفۃ ۱۸۳۰۔

۱۳۲۱۱۔۔۔ جب کوئی نشے میں مدہوش ہوجائے تو اس کو کوڑے مارو۔ پھر دوبارہ پی کر مدہوش تو پھر کوڑے مارو۔ پھر مدہوش ہو تو پھر مارو پھر اگر چوتھی بار پیے تو اس کو قتل کردو۔ ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۱۲۔۔۔ جب لوگ شراب نوشی کریں تو ان پر کوڑوں کی سزا جاری کرو۔ پھر دوبارہ پئیں تو پھر سزا دو۔ پھر پئیں تو پھر سزا دو پھر چوتھی بار پئیں تو ان کو قتل کردو۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۱۳۔۔۔ جو شراب پیے اس کو کوڑے مارو۔ اگر دوبارہ پیے تو پھر کوڑے مارو۔ اگر تیسری بار پیے تو پھر کوڑے مارو۔ پھر اگر چوتھی بار پیے تو پھر قتل کردو۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ابوداؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن معاویۃ ابوداؤد، السنن للبیھقی عن ذؤیب، مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، الضیاء عن شرحبیل بن اوس، الکبیر للطبرانی، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، الضیاء عن جریر، مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابن عمر، ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ الکبیر للطبرانی عن غطیف، النسائی، مستدرک الحاکم، الضیاء عن الشرید بن سوید، مستدرک الحاکم عن نفر من الصحابۃ

شراب نوش پر وعیدات۔۔۔۔۔ الاکمال

۱۳۲۱۴۔۔۔ بندہ جب ہاتھ میں شراب کا جام لیتا ہے تو ایمان اس کو پکارتا ہے: تجھے اللہ کا واسطہ! تو اس کو میرے اوپر نہ داخل کر۔ کیونکہ میں اور یہ

۱۳۲۶۷ میری امت کے کچھ لوگ شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو پئیں گے۔

مسند احمد، ابوداؤد عن ابی مالک الاشعری، الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۶۸ جب کوئی شراب نوشی کرے تو اس کو کوڑے مارو۔ پھر کرے تو پھر مارو۔ پھر کرے تو پھر مارو۔ پھر بھی شراب نوشی کرے تو اس کی گردن مار دو۔

المصنف لعبد الرزاق عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۶۹ جو شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارو، دوبارہ کرے تو دوبارہ مارو۔ سہ بارہ کرے سہ بارہ مارو۔ چوتھی بار شراب نوشی کرے تو اس کو قتل کر ڈالو۔ ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۲۷۰ اٹھو اور اس کو اپنے جوتوں سے مارو۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن الازہر

فائدہ:... جنگ حنین کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شراب نوش کو پیش کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے اس کے متعلق مذکورہ حکم صادر فرمایا۔

۱۳۲۷۱ شراب گرا دے اور اس کا مٹکا توڑ ڈال۔ الترمذی عن انس عن ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ

کلام:... ضعیف الجامع ۳۱۰۳۔

فصل من الاکمال

نشہ آور شے کے بیان میں

۱۳۲۷۲ خبردار! ہر نشہ آور شے ہر مومن پر حرام ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۷۳ خبردار! ہر نشہ آور شے حرام ہے، ہر وہ شے جو عقل اور ہوش کو ختم کر دے حرام ہے، جس شے کی کثیر مقدار حرام ہے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے اور عقل کو مختل کر دینے والی ہر شے حرام ہے۔ ابو نعیم عن انس بن حذیفہ

۱۳۲۷۴ ہر نشہ آور شے حرام ہے، جس شے کی کثیر مقدار حرام ہے اس کی معمولی مقدار بھی حرام ہے۔

الشیرازی والخطیب عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:... ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۹۲۔

۱۳۲۷۵ ہر نشہ آور شے حرام ہے، جس شے کا کثیر حرام ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۷۶ ہر نشہ آور شے شراب ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ الکبیر للطبرانی عن قیس بن سعد، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۲۷۸ ہر نشہ پیدا کرنے والی شے شراب ہے اور ہر نشہ پیدا کرنے والی شے حرام ہے اور ایسی کوئی شراب نہیں جس کی ایک جانب حرام ہو اور دوسری جانب حلال ہو۔ بلکہ جس کا کثیر حرام ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔ الحاکم فی الکنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۲۷۹ جس کی کثیر مقدار نشہ پیدا کرے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ، عبدالرزاق عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:... ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۵۳۔

۱۳۲۸۰ جس شے کی ایک فرق (دس بارہ کلو) کی مقدار نشہ لائے اس کا ایک گھونٹ بھی شراب (کی طرح) حرام ہے۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

تمر وغیرہ بن جاتی ہے۔اور پورے سال دستیاب رہتی ہے۔اس سے قبل رطب ہے جو تازہ پکی ہوئی ہے۔اور بسر اس سے قبل کا مرحلہ ہے جو آدھا سخت اور آدھا پکی ہوئی ہے۔چنانچہ رطب اور بسر کی اکٹھے نبیذ بنانا ممنوع ہے۔اسی طرح تمر اور کشمش کی اکٹھے نبیذ بنانا ممنوع ہے کیونکہ اس صورت نبیذ کے مزاج میں تیزی اور نشے کا عنصر جلد پیدا ہو جاتا ہے۔

۱۳۳۸۹ دباء اور مزفت میں نبیذ نہ بناؤ۔البخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۳۹۰ ...تمر زہو (پکنے والی پختہ کھجور) اور بسر (ادھ کچی اور ادھ سخت کھجور) دونوں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ بلکہ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ بناؤ۔

ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۹۱ دباء اور مزفت اور نقیر میں نبیذ نہ بناؤ اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔النسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۳۳۹۲ زہو اور بسر، اور ادھ سخت پکی بسر اور رطب (نرم تازہ کھجور) کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ۔تمر (کھجور) اور زبیب (کشمش) کو ملا کر بھی نبیذ نہ بناؤ۔ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ بناؤ۔مسلم، النسائی، ابوداؤد عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۹۳ صبح کو نبیذ بنائے رکھو تو شام کو نوش کر لو۔شام کو بنائے رکھو تو صبح کو نوش کر لو۔اپنے چمڑے کے مشکیزوں میں شراب بناؤ۔مٹکوں میں نہ بناؤ کیونکہ مٹکوں سے نکالنے میں دیر ہو جائے تو وہ سرکہ بن جائے گا۔ابوداؤد، النسائی عن عبداللہ بن الدیلمی عن ابیہ

۱۳۳۹۴ جو تم میں سے نبیذ بنائے وہ صرف زبیب (کشمش) کی بنائے یا صرف تمر (پختہ کھجور) کی بنائے یا صرف بسر (پکی ہوئی اور ادھ سخت) کھجور کی بنائے۔مسلم عن ابی سعید

الاکمال

۱۳۳۹۵ دباء (کدو کے بنے برتن) حنتم اور مزفت (تارکول سے بھرے) میں پینے سے اجتناب کرو۔مشکیزوں میں پی لو اور اگر نبیذ کے تلخ ہونے کا احتمال ہو تو اس میں پانی ملا دو۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۳۹۶ وہ نبیذ پی سکتے ہو جس سے عقل اور مال ضائع نہ ہو۔الکبیر للطبرانی عن صحار العبدی

۱۳۳۹۷ تمام برتنوں میں (نبیذ وغیرہ) پی سکتے ہو لیکن نشہ میں مست نہ پڑو۔

ابوداؤد، النسائی، وقال منکر، الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن ابی بردۃ بن نیار

کلام: ...... روایت منکر ہے دیکھئے الاباطیل ۳۱۷۔

۱۳۳۹۸ (نبیذ وغیرہ) پی سکتے ہو لیکن ہر نشہ آور شے سے اجتناب کرو۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۳۳۹۹ جو تمہاری عقلوں کو بے وقوف نہ بنائے وہ مشروبات استعمال کرو اور نہ ان سے تمہارے اموال ضائع ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن الشخیر

۱۳۴۰۰ ... جو تم میں خوشگوار مشروب نوش کرنا چاہیں جب وہ (نبیذ وغیرہ زیادہ وقت پڑی رہنے کی وجہ سے) گدلی ہو جائے تو اس کو چھوڑ دو۔تم میں سے ہر شخص اپنے نفس کا فیصلہ کرنے والا ہے۔مجھ پر تو صرف پہنچانا ہے۔حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۴۰۱ جن برتنوں میں چاہو پیو۔جو چاہے اپنے مشکیزے کو گناہ پر بند کر سکتا ہے (اس کا وبال اسی پر ہے)۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن سعد، البغوی، الباوردی، ابن السکن، ابن مندہ، الکبیر للطبرانی عن ابن الرسیم العبدی

کلام: ...... مذکورہ روایت کی سند میں یحییٰ بن عبداللہ الجابر جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔جبکہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے۔دیکھئے مجمع الزوائد ۹۳/۵۔

۱۳۳۱۴ــــ کشمش اور کھجور کو اگر ملا کر نبیذ بنائی جائے وہ بھی شراب ہے۔مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۳۱۵ــــ میں نے تم کو نبیذ سے (بھی) منع کیا تھا۔ سنو نبیذ بنا سکتے ہو لیکن میں کسی نشہ آور شے کو حلال نہیں کرتا۔السنن للبیھقی عن ابی سعید

۱۳۳۱۶ــــ میں نے تم کو مٹکے کی نبیذ سے منع کیا تھا، نیز میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، نیز میں نے تم کو قربانیوں کے گوشت سے منع کیا تھا، اب سنو! برتن کسی چیز کو نہ حلال کرتے اور نہ حرام۔ سنو! قبروں کی زیارت کیا کرو، اس سے دل نرم ہوتے ہیں۔ سنو! میں نے جو تم کو قربانیوں کے گوشت سے منع کیا تھا پس جتنا چاہو کھاؤ اور جتنا چاہو ذخیرہ کرو۔مستدرک الحاکم عن ابن عمر

۱۳۳۱۷ــــ چمڑے کو نبیذ سے بھی بچا اس سے تیکیاں پھوٹیں گی۔

البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی عن عمر بن شیبۃ بن ابی بکیر الاشجعی عن ابیہ

۱۳۳۱۸ــــ دباء (کدو کے برتن) میں نبیذ نہ بناؤ اور نہ مزفت (تارکول ملے برتن) میں اور نہ گھڑے میں۔اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔

مسند احمد، مسلم عن میمونۃ وعائشۃ

۱۳۳۱۹ــــ دباء میں نبیذ بناؤ اور نہ مزفت میں۔مسند احمد عن انس

۱۳۳۲۰ــــ نقیر (کھجور کے درخت کی جڑ کو کھوکھلا کر کے بنائے گئے برتن) میں (نبیذ وغیرہ) نوش نہ کرو۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں اگر تم نے نقیر میں نوش کیا تو تم میں سے بعض بعض پر ہاتھ کر تلوار سونت لیں گے۔ اگر پھر کوئی اس نشہ میں کسی کو ایک وار کر کے لنگڑا کر دے تو وہ قیامت تک لنگڑا ہی رہے گا۔الباوردی، ابن شاھین عن جودان

۱۳۳۲۱ــــ نقیر میں نہ پیو۔ورنہ کوئی (نشے میں) اپنے چچازاد کو وار کر کے اس کو قیامت تک کے لیے لنگڑا کر سکتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عمیر العبدی

کلام:...... امام ابوبکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابو یعلی اور طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے۔ سند کے ایک راوی اشعث بن عمیر کو میں نہیں جانتا، نیز اس میں عطاء بن السائب ہے جو مختلط راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۶۰/۵۔

۱۳۳۲۲ــــ سبز رنگ کے گھڑے (حنتم) میں نہ پیو اور نہ دباء (کدو کے برتن) میں اور نہ نقیر (کھجور کی جڑ) میں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۳۲۳ــــ نقیر میں پیو اور نہ مزفت میں۔الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

کلام:...... امام ابوبکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت کی سند میں اسری بن اسماعیل الھمدانی متروک راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۹۲/۵۔

تیسری فصل ...... چوری کی حد میں

۱۳۳۲۴ــــ چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹ دو۔اور اس سے کم چوری میں ہاتھ نہ کاٹو۔مسند احمد، السنن للبیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۳۳۲۵ــــ اللہ عزوجل کی حدود میں سے ایک حد میں تم مجھ پر زور ڈال رہے ہو، یہ حد اللہ کی باندیوں میں سے ایک باندی پر پڑی ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ بنت (محمد) رسول اللہ پر یہ حد پڑتی جو اس عورت پر پڑی ہے تو محمد اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن مسعود بن الاسود

کلام:...... ابن ماجہ کتاب الحدود باب الشفاعۃ فی الحدود۔ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی اسناد میں محمد بن اسحاق مدلس ہے۔ الفاظ حدیث ابن ماجہ کے ہیں۔ جبکہ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث پر کلام کرتے ہوئے اس کو ضعیف شمار کیا ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۱۱۔

۱۳۳۲۶ــــ جو کوئی حاجت مند درخت سے چڑھ کر کھجور کھالے اور اپنے ساتھ نہ لے کر جائے اس پر کوئی تاوان نہیں۔اور جو اپنے ساتھ لے کر جائے اس پر اس سے دگنی کھجوریں بطور تاوان اور سزا ہے اور جو اس جگہ سے چرائے جہاں مالک نے درخت سے اتار کر (سکھانے کے لیے) یا

چوتھی فصل ..... تہمت کی حد میں

۱۳۳۶۰ جس نے کسی باندی پر تہمت باندھی حالانکہ اس کو زنا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو اللہ پاک قیامت کے روز اس کو آگ کے کوڑے مارے گا۔ محمد احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۳۳۶۱ جس نے کسی ذمی (اسلامی مملکت کے غیر مسلم باشندے) پر تہمت باندھی قیامت کے روز اس کو آگ کے کوڑوں سے مارا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن واثلۃ

کلام:..... تحذیر المسلمین ۱۶، ضعیف الجامع ۵۳۸۔

۱۳۳۶۲ جب آدمی کسی دوسرے آدمی کو کہے: اے یہودی! تو کہنے والے کو بیس کوڑے مارو۔ اور اگر کہے: اے مخنث! تو اس کہنے والے کو بھی بیس کوڑے مارو۔ اور جو کسی محرم کے ساتھ بدکاری کرے اس کو قتل کردو۔ الترمذی، ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت کی سند میں ابراہیم بن اسماعیل حدیث میں ضعیف ہے۔ الترمذی کتاب الحدود رقم ۱۴۶۲ ضعیف الترمذی ۲۴۶، ضعیف الجامع ۶۱۰۔

۱۳۳۶۳ جس نے اپنے غلام کو زنا کی تہمت لگائی اس پر قیامت کے روز حد لگائی جائے گی۔ الا یہ کہ اس نے سچ کہا ہو۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... تہمت کی حد اسی کوڑے شرعی حد ہے۔

حد الساحر ..... جادوگر کی حد

۱۳۳۶۴ جادوگر کی حد تلوار کا وار ہے۔ الترمذی، مستدرک الحاکم عن جندب

کلام:..... امام ترمذی نے کتاب الحدود باب ما جاء فی حد الساحر میں اس کو روایت کیا ہے رقم ۱۴۶۰ ضعیف الترمذی للالبانی رحمۃ اللہ علیہ ۲۴۳، امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے المستدرک میں کتاب الحدود ۳۶۰/۴ پر اس کو روایت کرکے غریب صحیح کہا ہے اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی موافقت فرمائی ہے۔ نیز دیکھئے ضعیف حدیث ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۶۵۔

تہمت کی حد ..... الاکمال

۱۳۳۶۵ جس نے کسی (مدینے کے) نصرانی کو اے یہودی کہا اس کو بیس کوڑے مارو۔

مصنف لعبد الرزاق عن داؤد بن الحصین عن ابی سفیان، مرسلاً

تیسرا باب ..... حدود کے احکام اور ممنوعات میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول ..... احکام حدود میں

۱۳۳۶۶ جو بندہ ایسی چیز کا مرتکب ہو جس سے اللہ نے منع کیا ہے پھر اس پر حد قائم کردی جائے تو وہ حد اس گناہ کے لیے کفارہ ہوگی۔

مستدرک الحاکم عن خزیمۃ بن ثابت

کسی جاندار کو آگ سے جلانا جائز نہیں

۱۳۳۷۹ آگ کے ساتھ عذاب دینا صرف آگ کے مالک (خدا تعالیٰ) کو ہی زیب دیتا ہے۔ ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۳۸۰ ...میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ فلاں اور فلاں کو آگ میں جلا دینا۔ لیکن آگ کا عذاب صرف اللہ ہی دے سکتا ہے۔ چنانچہ اگر تم ان دونوں کو پکڑ لو تو دونوں کو (صرف) قتل کر دینا۔ مسند احمد، البخاری، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۸۱ جب تم فیصلہ کرو تو عدل سے کام لو۔ جب کسی کو قتل کرو تو اچھی طرح (بغیر زیادہ تکلیف کے) قتل کرو۔ بے شک اللہ اچھا کرنے والا ہے اور اچھا کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۳۸۲ اللہ تعالیٰ محسن ہے اور احسان کرنے کو پسند کرتا ہے حتیٰ کہ جب تم قتل کرو تو احسان کے ساتھ۔ یعنی بغیر کسی اضافی تکلیف دہی کے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو بھی اچھی طرح (بغیر ہاتھ پاؤں توڑے اور بیچے) ذبح کرو۔ الکبیر للطبرانی عن شداد بن اوس

۱۳۳۸۳ انبیاء میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے (آرام کرنے کے لیے) ٹھہرے، ان کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا۔ آپ نے (جلانے کے لیے) ضروری سامان مہیا کرنے کا حکم دیا۔ اور وہ ہٹوا کر ان چیونٹیوں کے گھر کو جلوا دیا۔ اللہ پاک نے وحی فرمائی کہ ایک چیونٹی پر کیوں نہ اکتفا کیا۔

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۸۴ ایک چیونٹی نے انبیاء میں سے کسی نبی کو کاٹ لیا۔ ان نبی علیہ السلام نے چیونٹی کی بستی (بل) جلانے کا حکم دے دیا جو جلا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا تھا لیکن تم نے ایک پوری قوم کو جلا دیا جو تسبیح کرتی تھی۔

البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۸۵ حضور اکرم ﷺ نے کسی جان کو بغیر چارے کے باندھے رکھنے اور چوپاؤں کو خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

السنن للبیہقی عن ابن عباسؓ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۸۶ حضور اکرم ﷺ نے قتلاً (اور بغیر کھلائے پلائے بھوک پیاس کی شدت میں) قتل کرنے سے منع فرمایا۔ ابوداؤد عن ابی ایوب

۱۳۳۸۷ جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ کسی کو ظلماً قتل کر رہا ہے تو تم اس کے ساتھ نہ رہو۔ بہت ممکن ہے کہ اس کو بھی ظلماً قتل کیا جائے اور خدا کی ناراضگی اترے تو تم بھی لپیٹ میں نہ آجاؤ۔ ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن خرشۃ

کلام: ... ضعیف الجامع ۴۱۰۔

الاکمال

۱۳۳۸۸ کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے ایذا نہیں دی جائے گی۔ ابن عساکر عن جعفر بن محمد عن ابیہ

۱۳۳۸۹ اگر تم اس پر قابو پا جاؤ تو اس کو قتل کر دینا آگ میں نہ جلانا۔ کیونکہ آگ کا عذاب صرف آگ کا رب دے سکتا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، الباوردی، السنن لسعید بن منصور عن حمزۃ بن عمرو الاسلمی

فائدہ: ... حضور اکرم ﷺ نے حضرت حمزۃ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر دے کر قبیلہ عذرہ کے ایک آدمی کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ اگر اس آدمی پر دسترس مل جائے تو اس کو آگ میں جلا ڈالنا۔ لیکن آپ ﷺ نے لشکر کو واپس بلایا اور مذکورہ ارشاد فرمایا۔

ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۹۰ میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ ہبار اور نافع کو جلا دینا۔ لیکن آگ کا عذاب دوسرے شخص کے لیے جائز نہیں کہ کسی کو دے۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۴۴۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے حد جاری کردینے کے بعد مجرم کا جرم کو قید کرنا (سراسر) ظلم ہے۔ السنن للبیہقی

۱۳۴۴۵ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چور کو پیش کیا گیا۔ جب آپ ﷺ نے چور کو دیکھا تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا گویا آپ کے چہرے پر انار نچوڑ دیا گیا ہو۔ آنے والے لوگوں نے آپ کی بڑی غصہ کی کیفیت ملاحظہ کی تو وہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ اس کا پیش کرنا آپ کو گراں گذرے گا تو ہم اس کو آپ کے سامنے پیش نہ کرتے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کیوں نہ گراں گزرے کہ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن کر آئے ہو۔ الدیلمی

۱۳۴۴۶ ابو ماجد الحنفی سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص اپنے ابن اخ (بھتیجے) کو لے کر حاضر خدمت ہوا اس کا ابن اخ نشہ کی کیفیت میں تھا۔ چچا نے کہا: میں نے اس کو نشہ کی حالت میں پایا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حاضرین کو حکم فرمایا: اس کو بار بار جلاؤ اور سونگھو۔ چنانچہ لوگوں نے اس کو ہلایا جلایا اور اس کا منہ سونگھا۔ بالآخر اس کی حرکات اور بو سے معلوم ہوگیا کہ اس نے شراب پی ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو قید کا حکم دیا۔ پھر آئندہ روز نکلوایا اور کوڑا تیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ کوڑے کی گانٹھ کو کوٹ کر نرم کرنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ وہ ہلکا ہوگیا (تا کہ زیادہ تکلیف دہ نہ ہو) پھر آپ رضی اللہ عنہ نے جلاد کو حکم فرمایا ضرب لگا لیکن اپنے ہاتھ کو ہلکا رکھو۔ اور ہر عضو کو اس کا حصہ دو (یعنی کسی ایک جگہ پر سب کوڑے نہ برساؤ) چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو ایسے کوڑے لگوائے کہ ان کا نشان بڑا اور بالکل مٹ جاتا تھا۔ ابو ماجد حنفی سے پوچھا گیا کہ اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جلاد بغل کھول کر نہ مارے اور کوڑا بلند کرتے وقت بغل نظر نہ آئے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! تم اچھے (جس کو سزا دی گئی) کے والی (چچا) ہو کہ اس کو لے کر آئے اور تم نے اس کی پردہ پوشی نہیں کی۔ جب کہ یہ چھوٹا بچہ تھا، اور تم نے بڑی عمر کا ہونے تک اس کی تربیت نہیں کی۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ مغفرت کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ کسی والی (حاکم) کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس حد کا کوئی فیصلہ (کیس) آئے اور وہ اس کو نافذ نہ کرے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ (حد کا پس منظر بتاتے ہوئے) فرمانے لگے: مسلمانوں میں سے پہلا شخص جس کا (ہاتھ) کاٹا گیا وہ انصار میں سے ایک آدمی تھا۔ اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو گویا آپ کے چہرے پر بہت جھاڑو دی گئی ہو (یعنی ناگواری سے چہرہ مبارک پر سختی چھا گئی) لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! شاید اس کا پیش کیا جانا آپ کے لیے شاق گذرا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کیوں نہ شاق گذرتا جبکہ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن کر آئے ہو۔ بے شک اللہ معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ لیکن کسی حاکم کے لیے اس بات کی گنجائش نہیں ہے کہ اس کے پاس حد کا مسئلہ آئے اور وہ اس کو نافذ نہ کرے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

ولیعفوا ولیصفحوا.

اور لوگوں کو چاہیے کہ وہ معاف کردیں اور درگذر سے کام لیں۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، ابن ابی حاتم، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، الکبیر للطبرانی، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۳۴۴۷ ثوری اور معمر عبدالرحمن بن عبداللہ سے، وہ قاسم بن عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حدود کو ان لوگوں سے جن پر حد ہو ہٹاؤ اور قتل کو مت قتل کرو۔ مصنف عبدالرزاق فی جامعہ

متفرق احکام

۱۳۴۴۸ مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ ابوعثمان النہدی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کو حد جاری کرنے کے لیے پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کوڑا منگوایا۔ ایک کوڑا لایا گیا جس میں شدت (اور سختی) تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس سے نرم کوڑا

چاہیے۔ چنانچہ پہلے سے ذرا نرم کوڑا پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں (یہ زیادہ نرم ہے) اس سے کچھ سخت لاؤ۔ چنانچہ پھر دونوں کے درمیانی ساخت کا ایک کوڑا لایا گیا۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے جلاد کو حکم دیا: اس کے ساتھ مار لیکن (کوڑا اٹھاتے وقت) تیری بغل نہ نظر آئے۔ اور ہر عضو کو اس کا حق دو۔ یعنی کسی ایک جگہ پر ساری تعداد پوری نہ کرو۔ الجامع لعبد الرزاق، المصنف لابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۳۴۲۹۔۔۔ عبداللہ بن عبیداللہ سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حدود جاری کرنے کے لیے کسی آدمی کو (بطور جلاد) منتخب کرتے تو اس کو فرماتے: جب تو جلد کرنے لگے (یعنی کوڑے مارنے لگے) تو اس وقت تک کوڑے نہ مار جب تک کوڑے کے پھل کو دو پتھروں کے درمیان اچھی طرح کوٹ کر نرم نہ کرلے (تاکہ زیادہ ایذا نہ دے)۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۳۴۳۰۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا: کسی کو سزا دیتے وقت (حد کے علاوہ) تیس کوڑوں سے زیادہ نہ مارو۔ المصنف لعبد الرزاق

امام کے پاس پہنچنے کے بعد حد ساقط نہیں ہوسکتی

۱۳۴۳۱۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: حدود جب امام (حاکم) کے پاس پہنچ جائیں تو ان کے اندر کسی طرح کی کوئی معافی نہیں ہے۔ کیونکہ حدود قائم کرنا نبی کا طریقہ ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۴۳۲۔۔۔ ضحاک سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک حبشی غلام کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی اور زنا کا بھی مرتکب ہوا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چالیس یا پچاس ضربیں (کوڑے) مارے۔ ابن جریر

۱۳۴۳۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو مجرم حد کے جاری ہونے کے درمیان مر گیا تو اس کو حد نے قتل کیا ہے، لہٰذا اس کی دیت نہیں ہے۔ وہ اللہ عزوجل کی حدود میں سے ایک حد میں مرا ہے۔ السنن للبیہقی

۱۳۴۳۴۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس نے حل میں قتل کیا یا چوری کی پھر وہ حرم میں داخل ہو گیا (جہاں اس پر حد جاری نہیں کی جاسکتی) تو وہاں اس کے ساتھ کوئی اٹھے بیٹھے اور نہ بات چیت کرے اور نہ ہی اس کو کوئی ٹھکانہ دے اور اس کا اعلان کیا جاتا رہے حتیٰ کہ وہ وہاں سے نکل جائے۔ پھر اس پر حد قائم کی جائے۔ اور جس نے کوئی قتل کیا یا چوری کی پھر اس کو حل میں پکڑ لیا گیا اور حرم میں داخل کر دیا گیا پھر وہاں حرم میں اس پر حد جاری کرنے کا ارادہ کیا گیا تو پہلے اس کو حرم سے حل لایا جائے۔ ہاں اگر اس نے حرم میں ہی قتل کیا ہو یا چوری کی ہو تو وہیں اس پر حد قائم کی جائے گی۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۳۴۳۵۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اس امت میں ننگا کرنا، لمبا کرنا، لٹا کر کوڑے مارنا (طوق ڈالنا) اور بیڑیاں ڈالنا حلال نہیں ہے۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۳۴۳۶۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ظلماً قتل کسی بھی گناہ پر نہیں گذرتا مگر اس کو مٹا دیتا ہے۔ التاریخ للحاکم

۱۳۴۳۷۔۔۔ ابوبکر بن محمد سے مروی ہے وہ عمرو بن حزم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مریض شخص کو لایا گیا جس پر حد واجب ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر حد قائم کرو کیونکہ مجھے اس کے مرنے کا ڈر ہے۔ ابن جریر

۱۳۴۳۸۔۔۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ فتح مکہ کے دن اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ وہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے اپنی سواری بٹھائی اور اپنی چادر کجاوے پر ڈال دی۔ پھر صفوان ایک طرف ہٹ کر قضائے حاجت کے لیے چلے گئے۔ پیچھے سے ایک آدمی نے ان کی چادر چوری کرلی۔ صفوان نے اس آدمی کو پکڑ لیا اور آپ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ صفوان نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ایک چادر کے لیے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ میں چادر اس کو ہدیہ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس لانے سے قبل یہ خیال کیوں نہ آیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۳۳۹ ... ابوجعفر محمد بن علی رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ کی وجہ سے تین سنتوں (اسلامی احکام) کا علم ہوا۔
ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے جب آپ جنگ حنین کے لیے کوچ فرما رہے تھے صفوان بن امیہ سے عاریت پر فولادی زرہیں طلب کیں۔ صفوان نے کہا: اے محمد! کیا یہ غصب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ عاریت ہے اور اس کی ضمانت دی ہوئی ہے۔
ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: چنانچہ عاریت کی ضمانت دی جانے لگی جب تک کہ وہ مالک کو واپس لوٹا دی جائے۔
اسی طرح ایک مرتبہ صفوان فتح مکہ کے بعد مدینے آئے۔ یہ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جن پر آپ ﷺ نے احسان کرکے ان کی جان بخشی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابو امیہ! تجھے کیا چیز مدینے لائی؟ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! لوگوں کا خیال ہے کہ جو ہجرت نہ کرے اس کا (اسلام میں) کوئی حصہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابا امیہ! تم بخوشی ضرور واپس جاؤ اور مکہ کی وادی بطحاء میں کھل کر رہو۔
ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تب لوگوں کو علم ہوا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہو گئی ہے۔ اسی طرح ایک مرتبہ صفوان نے مسجد نبوی ﷺ میں رات بسر کی۔ ان کی قمیص جو ان کے سرہانے رکھی تھی کسی نے چرا لی۔ صفوان چور کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئے۔ چنانچہ وہ اس کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اس نے میری قمیص چوری کی ہے۔
آپ ﷺ نے اصحاب کو حکم دیا اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ تب صفوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اسی کی ہوئی (آپ اس کا ہاتھ نہ کاٹیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس لانے سے قبل ایسا کیوں نہ کر لیا۔
ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تب لوگوں کو علم ہوا کہ حد کا مقدمہ جب تک حاکم کے پاس نہ پہنچا ہو اس کو معاف کیا جا سکتا ہے۔ ابن عساکر
۱۴۳۴۰ ... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ ایک دفعہ مکہ کی بالائی وادی میں تھا اس کو کسی نے کہا:

لا دین لمن لم یہاجر
جس نے ہجرت نہیں کی اس کا کوئی دین نہیں۔

تب صفوان نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنے گھر نہ لوٹوں گا جب تک مدینہ نہ جاؤں۔ چنانچہ وہ مدینہ تشریف لائے اور وہاں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس اترے پھر (رات کو) مسجد میں سو گئے سوتے وقت ان کی قمیص ان کے سر کے نیچے تھی۔ ایک چور آیا اور اس نے ان کے سر کے نیچے سے قمیص چرا لی۔ صفوان اس چور کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یہ چور ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جو کاٹ دیا گیا۔ صفوان نے عرض کیا: یہ چادر اسی کو دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو میرے پاس لانے سے قبل کیوں نہ دی۔ ابن ابی شیبہ
۱۴۳۴۱ ... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ کو کسی نے کہا: جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو گیا۔ تب صفوان نے قسم اٹھائی کہ وہ اس وقت تک سر نہ دھوئیں گے جب تک نبی اکرم ﷺ کے پاس نہ چلے جائیں (یعنی ہجرت مدینہ نہ کر لیں) پھر صفوان چلے اور مسجد نبوی پر آپ ﷺ کا سامنا کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کہا گیا کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو گیا۔ چنانچہ میں نے قسم اٹھائی کہ جب تک آپ کے پاس نہ پہنچ جاؤں سر نہ دھوؤں گا۔ تب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوان نے اسلام کو سنا اور اس کے دین ہونے پر راضی ہو گئے۔ اب فتح مکہ کے بعد ہجرت منقطع ہو چکی ہے۔ لیکن جہاد اور نیت ہے۔ پس جب بھی تم کو اللہ کی راہ میں نکلنے کو کہا جائے نکل پڑو۔
طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر صفوان ایک قمیص کے چور کو پکڑ کر لائے۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم جاری کیا۔ صفوان بولے: میرا یہ ارادہ تو نہ تھا یا رسول اللہ! یہ چادر اس پر صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے یہ کام پہلے کیوں نہ کیا (اب حد جاری ضرور ہوگی)۔

المصنف لعبد الرزاق

۱۴۳۴۲ ... معمر زہری رحمۃ اللہ علیہ (سے روایت کرتے ہیں کہ صفوان رضی اللہ عنہ) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چادر کے ایک چور کو لے کر حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا یہ ارادہ تو ہرگز نہ تھا۔ یہ اس پر صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ کر دیا۔ المصنف لعبد الرزاق

غیر شادی شدہ کو سو کوڑے

۱۳۳۵۵۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ضرب (کوڑے) لگوائے اور جلاوطن کیا۔ السنن للبیھقی

۱۳۳۵۶۔۔۔صفیہ بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جو ایک باکرہ لڑکی کے ساتھ بدکاری کا مرتکب ہوا تھا جس کے نتیجے میں اس کو حاملہ' کیا تھا۔ پھر اس نے اپنے جرم کا اعتراف بھی کرلیا کہ اس سے واقعی زنا سرزد ہوا ہے لیکن وہ شادی شدہ نہیں تھا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم سنادیا اور اس کو سو کوڑے لگے اور پھر اس کو فدک مقام پر جلاوطن کردیا۔

موطا امام مالک، المصنف لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیھقی

۱۳۳۵۷۔۔۔(مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن شداد وغیرہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روبرو زنا کا اقرار کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو واقد کو بھیجا انہوں نے عورت کو (جا کر کہا) اگر تو اپنے قول سے رجوع کرلے تو ہم تجھے چھوڑ دیں گے۔ لیکن عورت نے رجوع کرنے سے انکار کردیا چنانچہ انہوں نے اس کو سنگسار کردیا۔ الشافعی، مصنف ابن ابی شیبہ، مسدد، السنن للبیھقی

۱۳۳۵۸۔۔۔زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت کے خمس میں سے چند باکرہ باندیوں کو زنا کی وجہ سے کوڑے لگوائے تھے۔ المصنف لعبدالرزاق ابن جریر، مصنف عبدالرزاق عن الثوری عن الاعمش

۱۳۳۵۹۔۔۔عن الثوری، عن الاعمش عن ابن المسیب کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی۔ اس کو جنگل میں ایک چرواہا ملا۔ یہ پیاسی تھی۔ اس نے چرواہے سے پانی مانگا لیکن چرواہے نے اس کے عوض اس کے ساتھ بدکاری کی شرط رکھ دی۔ اس نے چرواہے کو خدا کا واسطہ دیا (مگر وہ نہ مانا) حتی کہ شدت پیاس سے اس کا حال برا ہوگیا تو اس نے چرواہے کو اپنے اوپر قدرت دیدی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے حد ساقط کردی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۶۰۔۔۔عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک لڑکی کو جبراً بدکاری کا نشانہ بنایا اور اس کا پردۂ بکارت زائل کردیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی پر حد جاری کی اور عورت کی دیت کا ثلث اس پر تاوان واجب کردیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۶۱۔۔۔طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ ایک عبادت گذار عورت تھی جو حاملہ ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے وہ رات کو نماز پڑھنے کے لیے اٹھی ہوگی اور سجدے میں گئی ہوگی تو کسی گمراہ بدکار نے آ کر اس کو دبوچ لیا ہوگا۔ چنانچہ پھر عورت نے آ کر یونہی اپنی داستان سنائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے (بغیر حد جاری کیے) اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

الجامع لعبدالرزاق، المصنف لابن ابی شیبہ

۱۳۳۶۲۔۔۔عن الثوری عن علی بن الاقمر عن ابراہیم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک عورت کی اطلاع ملی کہ وہ حاملہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس پر نظر رکھی جائے جب تک کہ وہ بچہ نہ جن لے۔ چنانچہ اس نے ایک کالا بچہ جنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شیطان کی کارستانی ہے۔ الکبیر للطبرانی

۱۳۳۶۳۔۔۔عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے زبردستی کرکے اس کا پردہ بکارت زائل کردی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی اور اس کو عورت کی دیت کا ایک تہائی دینا بطور تاوان لازم کیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۳۶۴۔۔۔ابو یزید سے مروی ہے ایک آدمی نے ایک عورت سے شادی کی۔ اس عورت کی پہلے آدمی سے ایک بیٹی تھی۔ اسی طرح اس دوسرے شوہر کا بھی ایک لڑکا تھا۔ لڑکے نے لڑکی کے ساتھ زنا کرلیا۔ لڑکی کو حمل ہوگیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے تو یہ مقدمہ ان کے روبرو پیش کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں سے سوال کیا۔ دونوں نے اعتراف جرم کرلیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے کو حد لگوائی اور لڑکی کی حد موخر کردی حتی کہ اس نے بچے کو جنم دے دیا پھر لڑکی کو حد لگوائی۔ اور دونوں کو شادی کرنے کا حکم دیا مگر لڑکا اس بات پر راضی نہ ہوا۔

الشافعی، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۳۳۶۵۔۔۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو ایک آدمی کے متعلق لکھا گیا کہ اس سے پوچھا گیا: تو کب کسی عورت کے قریب لگا تھا؟ اس نے کہا گذشتہ رات پوچھا گیا: کس کے ساتھ؟ بولا: ام مثوی کے ساتھ۔ اس کو کہنے والے نے کہا کہ تو تو ہلاک ہو گیا۔ آدمی بولا: مجھے علم نہیں تھا کہ اللہ نے زنا حرام کر دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اس آدمی سے قسم لی جائے کہ اس کو واقعی علم نہ تھا کہ اللہ نے زنا کو حرام کر دیا ہے پھر اس کا راستہ چھوڑ دیا جائے۔ ابو عبید فی الغریب، السنن للبیہقی

۱۳۳۶۶۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے زنا کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس ہے عورت پر جس نے اپنا حسب نسب خراب کر لیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ دو آدمیوں کو حکم دیا اس عورت کو لے جاؤ اور اس کو ضربیں (حد) لگاؤ۔ لیکن اس کی جلدت پھاڑ دینا۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے (حد زنا میں) چار گواہوں کی شرط کو پردہ بنایا ہے۔ اسی کے ساتھ تمہارے برے کاموں میں تم پر پردہ ڈال دیا ہے (کیونکہ چار گواہوں کا اکٹھا ملنا محال ہے) لہٰذا کوئی بھی اس پردہ کو چاک نہ کرے (گواہی دے کر) سنو اللہ اگر چاہے گا چار گواہوں کے اس پردے کو ایک گواہ کر دے گا (باقیوں کو گواہی سے روک دے گا) خواہ وہ ایک سچا ہو یا جھوٹا (لہٰذا زنا پر گواہ بننے میں جلدی نہ کرو)۔

الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

غلام پر بھی حد جاری ہوگی

۱۳۳۶۷۔۔۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک غلام خمس کے غلام، باندیوں پر نگرانی کرتا تھا۔ اس نے ان غلاموں میں سے ایک باندی کو جبراً زیادتی کا نشانہ بنایا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو حد جاری کی اور اس کو جلاوطن کیا لیکن لڑکی کو حد جاری نہیں کی کیونکہ اس کو مجبور کیا گیا تھا۔ موطا مالک، الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۶۸۔۔۔ عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ المخزومی سے مروی ہے کہ مجھے اور چند قریشی جوانوں کو حضرت عمر بن خطاب نے حکم دیا اور ہم نے بیت المال کی باندیوں کو زنا کی حد میں پچاس پچاس کوڑے مارے۔ موطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۶۹۔۔۔ ابو واقد لیثی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس ایک آدمی آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ اس وقت ملک شام میں تھے۔ اس آدمی نے کہا: اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو پایا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیثی کو اس عورت کے پاس سوال کرنے بھیجا ابو واقد نے آکر عورت سے اس کے شوہر کی بات کی تصدیق کی اور یہ بھی اطلاع دے دی کہ محض اس کے کہنے سے تجھے پکڑا نہ جائے گا۔ پھر ابو واقد نے عورت کو مختلف واقعات کی مثالیں دے کر سمجھایا تا کہ وہ اس الزام سے انکار کر دے۔ لیکن عورت نے اس بات کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور صریحاً اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس عورت کے متعلق حکم سنا دیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔

موطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۷۰۔۔۔ عبدالرحمن بن البیلمانی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی باندی سے زنا کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سو کوڑے لگوائے اور سنگسار نہیں کیا۔ الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۷۱۔۔۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت آئی اور عرض کیا: اس کے شوہر نے اس کی باندی کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ اس کے آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اس بیوی نے مجھے وہ باندی ہدیہ کر دی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر گواہ پیش کرو ورنہ میں تیرا سر پتھر سے کچل دوں گا۔ عورت نے جب یہ صورت حال دیکھی تو بولی یہ سچ کہتا ہے میں نے واقعی باندی اس کو ہدیہ کر دی تھی، لیکن پھر مجھے غیرت نے اس پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عورت کو تہمت کی حد جاری کی (اور آدمی کو جانے دیا)۔ الجامع لعبد الرزاق

بھی شادی شدہ ورہ چکی تھی۔ اہل قافلے نے اس کو اس مقام پر (گھومنے پھرنے کے لیے) چھوڑ دیا۔ عورت نے جسم فروشی کی۔ یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بلوایا اور اس سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ عورت بولی میں مسکین عورت ہوں۔ کوئی میرا ذیل ہی نہیں کرتا۔ میرے پاس بھی اپنا جسم بیچنے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل قافلہ سے اس بات کی تصدیق چاہی۔ اہل قافلے نے عورت کی بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کرائی اور پھر اس کو (سامان) لباس اور سواری مرحمت فرمائی اور اہل قافلہ کو فرمایا: اس کو اپنے ساتھ لے جاؤ لیکن اس واقعے کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۷۹۔۔۔ابوالطفیل سے مروی ہے کہ ایک عورت کو شدید فاقہ پیش آ گیا وہ ایک چرواہے کے پاس آئی اور اس سے کچھ کھانا مانگا۔ لیکن اس نے دینے سے انکار کر دیا الا یہ کہ وہ اس کو اپنا آپ حوالے کرے۔ عورت بولی چنانچہ چرواہے نے اس کو تین مٹھیاں کھجور کی دیں۔ پھر اس کے ساتھ مبتلا ہوگیا۔ عورت نے بتایا کہ وہ بھوک کی وجہ سے انتہائی نڈھال ہو چکی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور فرمایا یہ تو مہر ہے مہر ہے مہر ہے۔ ہر مٹھی ایک مہر تھا۔ پھر آپ نے اس عورت سے حد ساقط کر دی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۸۰۔۔۔کلیب الجرمی سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک عورت کے بارے میں لکھا کہ وہ سوری تھی کہ ایک آدمی اس پر چھا گیا۔ عورت کہتی ہے کہ میں سوری تھی ایک آدمی میرے پاس آ گیا۔ اللہ کی قسم! مجھے اس کا علم تب ہوا جب اس نے میرے اندر آگ کے شعلے کی مثل کوئی چیز انڈیل دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھوایا کہ تہامہ عورت واقعی سوگئی ہوگی۔ ایسا ہو جاتا ہے لہٰذا اس سے حد ساقط کر دی جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

عورت کو سزا میں سنگسار کرنا

۱۳۶۸۱۔۔۔نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک شام میں ایک عورت کو رجم کیا اور اس کو کوڑے نہیں لگوائے۔ ابن جریر

۱۳۶۸۲۔۔۔کثیر بن الصلت سے مروی ہے کہ ابن العاص اور زید بن ثابت قرآن شریف کے نسخے لکھا کرتے تھے۔ دونوں اس آیت پر پہنچے تو زید بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت تلاوت کرتے سنا ہے:

الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ

بوڑھا اور بوڑھی جب زنا کریں تو دونوں کو رجم کر دو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا تھا۔ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا تھا یہ آیت مجھے لکھوا دیں۔ لیکن آپ نے اس کو لکھوانا گویا پسند نہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ نہیں سمجھتے کہ بوڑھا جب زنا کرے اور وہ شادی شدہ (آزاد) ہو تو اس کو کوڑے بھی لگیں گے اور رجم بھی ہوگا اور اگر شادی شدہ (یا آزاد) نہ ہو تو صرف کوڑے لگیں گے اور اگر جوان آدمی جو شادی شدہ اور آزاد ہو وہ زنا کرے تو اس کو رجم (سنگسار) کیا جائے گا۔ ابن جریر

سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت عمر کے توسط سے مرفوعاً نبی ﷺ سے مروی ہوا صرف اسی ایک طریق سے منقول ہے اور یہ طریق ہمارے نزدیک صحیح ہے اس میں کوئی علت نہیں جو اس کو کمزور کرے نہ کوئی ایسا عیب ہے جو اس کو ضعیف کرے کیونکہ اس کے قلیل ثقہ ہیں۔ اگرچہ یہ علت کہی جاتی ہے کہ قتادہ مدلس ہے اور انہوں نے سماع اور تحدیث کی تصریح نہیں فرمائی۔

۱۳۶۸۳۔۔۔نزال بن سبرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں مکہ میں تھا کہ ہم لوگوں نے ایک عورت کو دیکھا جس کو لوگوں نے گھیر رکھا تھا قریب تھا کہ لوگ اس کو اشتعال میں قتل کر دیتے۔ وہ کہہ رہے تھے۔ اس نے زنا کیا ہے۔ اس نے زنا کیا ہے۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس عورت کو پیش کیا گیا۔ وہ حاملہ بھی تھی۔ اس کے ساتھ اس کی قوم کے لوگ بھی آئے تھے جو اس کے متعلق اچھائی بیان کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے پوچھا تو مجھے اپنا معاملہ بیان کر۔ عورت بولی اے امیر المؤمنین! جس رات میرے ساتھ یہ واقعہ

پیش آیا میں نے عشاء کی نماز پڑھی اور سوگئی۔ میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنی ٹانگوں کے درمیان ایک آدمی کو موجود پایا۔ وہ میرے وجود میں انگارے کی مثل کوئی چیز ڈال چکا تھا۔ پھر وہ اٹھ کر چلا گیا۔

تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس قضیہ کا فیصلہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اگر ان دو پہاڑوں کے درمیان اس عورت کو قتل کیا گیا تو اللہ سب کو عذاب دے (کر ہلاک کر دے) گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کا راستہ خالی کر دیا۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام شہروں کے حاکموں کو یہ فرمان لکھوا بھیجا کسی کو قتل میری اجازت کے بغیر نہ کرو۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۳۴۸۴ ۔۔۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت پیش کی گئی۔ جس کے متعلق لوگ کہتے تھے کہ اس نے زنا کیا ہے۔ عورت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روبرو عرض کیا: میں سوئی ہوئی تھی کہ ایک آدمی کی وجہ سے میری آنکھ کھلی جب وہ میرے وجود میں انگارے کے مثل کوئی چیز مار رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یمانیہ نیند سے مجبور لڑکی ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کچھ مال ومتاع دے کر چھوڑ دیا۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۴۸۵ ۔۔۔ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) ابوالضحیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے رفیق اور ساتھی سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی) بارگاہ خلافت میں تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو پیش کیا گیا جس نے چھ ماہ میں بچہ جن دیا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: میں کتاب اللہ کے ساتھ اس کے خلاف دلیل پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وحملہ وفصالہ ثلثون شھراً

اس کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس ماہ ہے۔

چنانچہ حمل چھ ماہ ہے اور دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے۔

چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عورت سے حد کو ساقط کر دیا۔ الجامع لعبد الرزاق، وکیع، ابن جریر، ابن ابی حاتم

۱۳۴۸۶ ۔۔۔ (مسند علی رضی اللہ عنہ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحہ کو جمعرات کے روز کوڑے لگائے اور جمعہ کے روز اس کو رجم کر دیا۔ اور ارشاد فرمایا: میں نے کتاب اللہ کی دلیل کی روشنی میں اس کو کوڑے لگائے ہیں اور نبی ﷺ کی سنت کی روشنی میں اس کو رجم (سنگسار) کیا ہے۔

الجامع لعبد الرزاق، مسند احمد، البخاری، النسائی، الطحاوی ابن مندہ فی غرائب شعبۃ، مستدرک الحاکم، الدورقی، حلیۃ الاولیاء

۱۳۴۸۷ ۔۔۔ حنش سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا حالانکہ اس کا نکاح ہو چکا تھا لیکن اس نے اپنی بیوی کے ساتھ جماع نہ کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کیا تو نے زنا کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں محصن نہیں ہوں (شادی شدہ نہیں ہوں)۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم دیا اور اس کو سو کوڑے لگائے گئے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۴۸۸ ۔۔۔ علاء بن بدر سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دور میں، ایک عورت نے زنا کیا پہلے اس کا نکاح ہو چکا تھا لیکن شوہر نے اس کے ساتھ ابھی خلوت نہیں کی تھی۔ عورت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روبرو پیش کیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال تک کے لیے اس کو جلاوطن کر دیا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۴۸۹ ۔۔۔ ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ام الولد (آقا کی وہ باندی جس نے آقا کا بچہ جنا ہو) اگر اس کو اس کا آقا آزاد کر دے یا وہ مر جائے (تب بھی چونکہ وہ آزاد ہے) تو اگر پھر وہ باندی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے لیکن جلاوطن نہ کیا جائے گا۔ ابراہیم کہتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے: ایسی عورت کو کوڑے مارے جائیں گے، جلاوطن کیا جائے گا لیکن رجم سنگسار نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ رجم کے لیے احصان شرط ہے یعنی آزاد ہونے کی حالت میں نکاح کے بعد وطی ہو تو پھر وہ محصن ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۳۹۰۔۔۔ عن الامام ابی حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کنوارا کنواری سے زنا کرے تو دونوں کو سو سو کوڑے مارے جائیں اور جلا وطن کیا جائے نیز ارشاد فرمایا: مجھے ان کا قید کرنا زیادہ بہتر ہوتا ہے بنسبت جلاوطن کرنے کے اس میں مزید فتنے کا خطرہ ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۹۱۔۔۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس قبیلہ ھمدان کی ایک عورت لائی گئی جو رانڈ تھی لیکن اس کو حمل ٹھہر چکا تھا۔ اس کا نام شراحۃ تھا اس سے زنا کا ارتکاب ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عورت کو ارشاد فرمایا: شاید آدمی نے تیرے ساتھ زبردستی کی ہوگی؟ عورت بولی نہیں۔ ارشاد فرمایا: شاید تو سوئی پڑی ہوگی اور آدمی نے تجھے چھاپ لیا ہوگا؟ بولی نہیں۔ ارشاد فرمایا: شاید وہ آدمی تیرا شوہر ہو، لیکن چونکہ وہ ہمارے ان دشمنوں میں سے ہوگا اس لیے تو اس کو ہم سے چھپا رہی ہوگی۔ عرض کیا: نہیں۔ مجبوراً حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو محبوس کرا دیا۔ جب اس نے اپنے بچے کو جنم دے لیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو جمعرات کے روز سو کوڑے لگوائے۔ پھر جمعہ کے دن رجم (سنگسار) کرنے کا حکم دیا۔ اس کے لیے بازار میں ایک گڑھا کھدوا گیا۔ لوگ اس کے گرد گھوم گھوم کر چکر کاٹنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو درے سے مارا اور ارشاد فرمایا: رجم یوں نہیں کیا جاتا۔ اگر اس طرح تم رجم کرو گے تو آپس میں ایک دوسرے کو روند کر قتل کر ڈالو گے۔ بلکہ نماز کی طرح صفیں بنالو۔ پھر (صفیں بن جانے کے بعد) ارشاد فرمایا: اے لوگو! اگر مجرم نے خود اپنے جرم کا اعتراف کیا ہو (جیسا کہ موجودہ صورت حال ہے) تو سب سے پہلے امام (حاکم) پتھر مارے گا۔ اور اگر چار گواہوں کے نتیجے میں سنگساری ہو رہی ہو تو سب سے پہلے چار گواہ پتھر ماریں گے، کیونکہ ان کی گواہی کی وجہ سے یہ سنگساری ہو رہی ہے۔ پھر امام۔ پھر عام لوگ۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گڑھے میں موجود عورت کو پتھر مارا اور اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔ پھر پہلی صف کو حکم دیا کہ اب تم مارو (جب انہوں نے پتھر مار لیے تو) پھر فرمایا اب تم چلے جاؤ۔ پھر پچھلی صف آگے آئی۔ اس طرح صفاً صفاً سنگ باری کی گئی۔ حتیٰ کہ وہ عورت جاں بحق ہوگئی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اب اس کے کفن دفن اور نماز کا اہتمام کرو جس طرح اپنے دوسرے مردوں کے ساتھ کرتے ہو۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۹۲۔۔۔ عبدالرحمن بن ابی لیلی قبیلہ ہذیل کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں، اس آدمی نے بیان کیا کہ جس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحۃ ہمدانی عورت کو سنگسار کیا میں آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا تھا۔ میں نے کہا: یہ عورت بڑی بری حالت میں موت کے سپرد ہوئی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے وہ چھڑی اس زور سے مجھے ماری کہ مجھے تکلیف میں مبتلا کر دیا میں نے عرض کیا: آپ نے تو مجھے تکلیف میں ڈال دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس لیے تجھے تکلیف دی ہے کہ اس سے بھی اس کے گناہ کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا جس طرح ادا شدہ قرض کے متعلق سوال نہیں کیا جاتا۔ الجامع لعبدالرزاق

سنگساری کے بعد کفن دفن اسلامی طریقے پر ہوگا

۱۳۳۹۳۔۔۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحۃ کو سنگسار کرا دیا تو اس کے سرپرست اولیاء آگے آئے اور پوچھا اب ہم اس کا کیا کریں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس طرح اپنے مردوں کے ساتھ کرتے ہو یعنی پورے اسلامی طریقے کے ساتھ غسل دو نماز پڑھو وغیرہ۔ الجامع لعبدالرزاق، المروزی فی الجنائز

۱۳۳۹۴۔۔۔ سماک بن حرب بنی عجل کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ وہاں ایک آدمی کھیتوں میں کھڑا افسوس کے ساتھ پکار رہا تھا مجھ سے فحش کام سرزد ہوگیا ہے۔ مجھ پر حد جاری کردو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے شادی کر رکھی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ پوچھا کیا اس کے ساتھ ہم بستر ہوا ہے؟ اس نے انکار میں جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے (جس) عورت (کے ساتھ بدکاری ہوئی تھی اس) کے گھر والوں کے پاس پیغام بھیج کر دریافت کرایا گیا

تم فلاں آدمی سے اپنی لڑکی کی شادی پر راضی ہو؟ انہوں نے کہا: ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے آدمی پر سو کوڑے حد جاری کی اور اس پر پہلی بیوی کے لیے نصف مہر دینا لازم کیا اور ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی۔

ابو عبداللہ الحسن بن یحییٰ بن عیاش القطان فی حدیثہ، السنن للبیہقی

۱۳۲۹۵ ... ابو حبیبہ سے مروی ہے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھ سے ایک فحش برائی سرزد ہوگئی ہے۔ مجھ پر حد جاری کردیجیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چار مرتبہ واپس کردیا (لیکن میرا نہ ماننے کی بناء پر) بالآخر آپ (رضی اللہ عنہ) نے اپنے غلام قنبر کو فرمایا: اے قنبر! اٹھ کھڑا ہو اور اس کو سو کوڑے مار۔ میں نے عرض کیا: میں غلام ہوں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو مارتے رہو یہ خود ہی تم کو روک دے گا۔ چنانچہ قنبر غلام نے مجھے پچاس کوڑے مارے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۲۹۶ ... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوڑے لگائے اور کوفہ سے شہر بدر (جلاوطن) کیا۔ السنن للبیہقی

تہمت کی حد لگانا

۱۳۲۹۷ ... قسامۃ بن زہیر سے مروی ہے کہ جب ابوبکرۃ اور مغیرہ کا واقعہ پیش آیا۔ ابوبکرۃ نے مغیرہ پر زنا کی تہمت لگائی تو گواہ بلائے گئے۔ سب سے پہلے ابوبکرۃ نے گواہی دی۔ پھر (شبل) ابن معبد اور نافع بن عبدالحارث نے بھی گواہی دیدی (جب چوتھے گواہ کی باری آئی جس کے بعد مغیرہ پر زنا کی حد جاری ہوجاتی) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شاق گزرا۔ چنانچہ جب زیاد گواہی کے لیے اٹھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان شاء اللہ کسی غلام حق کے سوا ہرگز کوئی گواہی نہ دے گا۔ چنانچہ زیاد بولا: میں زنا کی گواہی تو نہیں دیتا لیکن میں نے پھر بھی ایک بری بات دیکھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعرہ بلند کیا اللہ اکبر، پھر حکم دیا (تین) گواہوں کو (تہمت کی بناء پر) حد جاری کرو۔ چنانچہ تینوں پر حد جاری کی گئی۔

ابوبکرۃ نے حد کھانے کے بعد پھر کہا: میں اب بھی شہادت دیتا ہوں کہ وہ (مغیرہ) زانی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دوبارہ تہمت کی حد جاری کرنے کا ارادہ کیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا کہ اگر آپ نے اس کو تہمت کی حد جاری کرنا ہے تو اپنے ساتھی (مغیرہ) کو بھی رجم (سنگسار) کرو۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکرہ کو چھوڑ دیا اور دوبارہ حد جاری نہ فرمائی۔ السنن للبیہقی

۱۳۲۹۸ ... ابوبکرۃ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ چنانچہ ابوبکرہ، نافع اور شبل بن معبد نے گواہی دیدی جب زیاد کو بلایا گیا تو اس نے یوں گواہی دی کہ میں نے بری چیز دیکھی ہے۔ چونکہ زنا کی گواہی نہیں دی اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور ابوبکرہ اور اس کے دونوں ساتھیوں کو پکڑ کر حد تہمت جاری کی۔ ابوبکرہ نے حد سہنے کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم میں سچا ہوں۔ میں نے جس بات کی گواہی دی وہ اس سے مرتکب ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکرہ کو دوبارہ حد جاری کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ان کو حد جاری کرتے ہیں تو ان (مغیرہ) کو بھی رجم کیجیے۔

۱۳۲۹۹ ... حنش سے مروی ہے کہ ہمارے ایک آدمی نے ایک عورت سے شادی کرلی۔ لیکن بیوی سے ہم بستر ہونے سے قبل وہ کسی عورت کے ساتھ زنا کر بیٹھا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی اور فرمایا: اب عورت اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرے گی چنانچہ دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کرادی۔ السنن للبیہقی

۱۳۳۰۰ ... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: زنا میں کوڑے اور رجم دونوں بھی ہیں، صرف رجم بھی ہے، صرف کوڑے بھی ہیں۔ شعبی فرماتے ہیں: قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تفسیر یوں بیان کی ہے: شادی شدہ بوڑھے کو کوڑے مارے جائیں گے اور رجم بھی کیا جائے گا جب وہ زنا کرے۔ شادی شدہ نوجوان زنا کرے تو اس کو فقط رجم کیا جائے گا اور اگر نوجوان کنوارا زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے۔ ابن جریر

۱۳۵۰۱..... بصرۃ الغفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے ایک کنواری باپردہ لڑکی سے شادی کی۔ لیکن میں نے اس کو حاملہ پایا (نبی ﷺ سے شکایت کی تو) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہر حال جب بچہ تولد ہو وہ تیرا غلام بن جائے گا۔ اور اس کی ماں کو تم بچہ جننے کے بعد سو کوڑے مارنا، لیکن اس کا مہر اس کو دینا ہوگا جس کی وجہ سے اس کا حصول تمہارے لیے حلال ہوا۔

الدارقطنی فی السنن، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم

کلام:..... علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے الاطراف میں بصرۃ بن ابی بصرۃ الغفاری کے ترجمہ کے دوران اسی طرح مذکورہ روایت ذکر کی ہے۔ پھر اس کی ایک علت (سقم) کا ذکر کیا ہے کہ لوگوں نے اس روایت کو ابن جریج عن صفوان بن سلیم کے طریق سے نقل کیا ہے حالانکہ امام الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ابن جریج عن ابراہیم بن ابی یحییٰ عن صفوان بن سلیم صحیح طریقہ ہے۔

۱۳۵۰۲..... سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بصرۃ الغفاری رضی اللہ عنہ نے ایک باپردہ کنواری عورت سے شادی کی۔ پھر اس کے ساتھ ہم بستر ہوئے تو معلوم ہوا کہ وہ حاملہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی اور ارشاد فرمایا: جب وہ بچہ جن لے تو اس پر حد قائم کرنا اور اس کو مہر بھی ادا کرنے کا حکم دیا جس کی وجہ سے اس کا ملاپ حلال ہوا۔ ابو نعیم

فائدہ:..... امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ صحابی کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا نام ایک قول کے مطابق بصرہ ہے ایک قول کے مطابق بسرہ ہے اور ایک قول کے مطابق نضلہ ہے۔ ان سے سعید بن المسیب نے روایت کی ہے۔ اور بصرۃ بن ابی بصرۃ الغفاری اور اس روایت کے مروی عنہ بسرہ میں فرق بیان کیا ہے کہ یہ دونوں علیحدہ شخصیات ہیں۔ اسی طرح امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی الاصابہ میں ان کی اتباع کی ہے۔ اور دونوں کے درمیان تفریق بیان کی ہے اور ہر ایک کے لیے جدا ترجمہ ذکر کیا ہے۔

۱۳۵۰۳..... عن الزہری عن عبیداللہ کی سند سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد بن شبل فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی جناب میں حاضر خدمت تھے۔ ایک اعرابی اٹھا اور (آپ ﷺ سے مخاطب ہو کر) بولا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ فرمائیے۔ اس کا فریق مخالف جو اس سے سمجھدار تھا بولا: جی ہاں! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ فرمائیے اور مجھے بولنے کی اجازت دیجئے۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

بولو! چنانچہ وہ بولا: کہ میرا بیٹا اس شخص کے پاس مزدوری کر رہا تھا اس نے اس کی عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کرلیا ہے۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ میرے بیٹے کو رجم کی سزا ہوگی۔ لیکن میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک غلام بطور مزدوری اس کو دے دیا ہے۔ پھر میں نے کچھ اہل علم سے سوال کیا تو انہوں نے مجھے کچھ مختلف بات بیان کی کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہوگی اور اس کی بیوی کو رجم کی سزا ہوگی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کرتا ہوں۔ سو بکریاں اور خادم تجھ کو واپس مل جائے گا۔ اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہوگی۔ جبکہ اس شخص کی بیوی کو رجم کرنا ہوگا۔

پھر آپ ﷺ نے اپنے خادم کو حکم فرمایا: اے انیس اسلمی کو اس شخص کی بیوی کے پاس جا۔ اگر وہ اپنے جرم کا اعتراف کرتی ہے تو اس کو رجم کرا دینا۔ چنانچہ انیس صبح کو اس عورت کے پاس گئے تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کرلیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔

الجامع لعبدالرزاق، المصنف لابن ابی شیبہ

ثبوت جرم کے بعد حد جاری ہوگی

۱۳۵۰۴..... سہل بن سعد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک لڑکی زنا سے حاملہ ہوگئی۔ اس سے پوچھا گیا کہ تجھے کس نے اس حال کو پہنچایا؟ اس نے ایک اپاہج کا نام لیا۔ اس سے پوچھا گیا تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کرلیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ کوڑے کھانے

(کی اہلیت نہیں رکھتا اس) سے کمزور ہے۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور کا ایک سو ٹہنیوں والا خوشہ ایک مرتبہ مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ خوشہ اس کو ایک مرتبہ مارا گیا۔ ابن النجار

۱۳۵۰۵ــــ عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کا چہرۂ انور متغیر اللون ہو جاتا۔ اسی طرح ایک مرتبہ آپ پر وحی نازل ہوئی تو یہی کیفیت طاری ہوگئی، جب وہ کیفیت چھٹ گئی تو ارشاد فرمایا: تو سنو مجھ سے اللہ پاک نے ان کے لیے راستہ کھولا ہے۔ شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ زنا کا مرتکب ہو تو ان کو ایک سو کوڑے سزا پھر رجم کی سزا ہے۔ اور اگر کنوارہ کنواری کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے سزا اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۰۶ــــ ابوامامۃ بن سہل سے مروی ہے کہ مساکین مسلمین میں سے ایک لاغر بیمار شخص تھا۔ بارش والی ایک سخت رات میں اس کو ایک مسلمان خاتون نے (کسی کام سے) اپنے ہاں بلایا۔ آدمی اس کے پاس پہنچا تو عورت پر جھپٹ پڑا اور اس کے ساتھ دست درازی کر کے اپنے ارادے میں کامیاب ہوگیا۔ وہ عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ساری خبر سنائی۔ آپ ﷺ نے اس آدمی کے پاس پیغام بھیجا اس نے (آکر) اعتراف جرم کرلیا (لیکن اس کی جسمانی حالت سو کوڑے برداشت کرنے کی نہ تھی) لہٰذا نبی کریم ﷺ کے حکم پر کھجور کا ایک خوشہ لیا گیا اور اس میں سو تنکے شمار کیے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے وہ خوشہ مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس لاغر آدمی کو ایک ہی مرتبہ وہ خوشہ مارنے پر اکتفاء کیا گیا۔ ابن جریر

۱۳۵۰۷ــــ حسن سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور بولی اس نے زنا کیا ہے۔ آدمی نے کہا یا رسول اللہ! یہ غیرت میں آکر ایسا کہہ رہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے سامنے حلفیہ (قسم اٹھا کر) کہتا ہوں کہ فاجرہ جرح ہوتا ہے۔ اور (محض) غیرت میں آکر ایسی بات کرنے والی کو معلوم نہیں ہو سکتا کہ وادی کا بالائی حصہ کون سا ہے اور پست آخری حصہ کونسا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

فائدہ:...... یعنی میں قسم اٹھاتا ہوں کہ فاجر فاجری ہوتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ عورت کو صحیح معلوم نہیں ہو پایا ہو کہ آیا محض بالائی حصہ اس کو مس ہوا ہے یا مکمل۔ اس لیے مرد کی بات زیادہ تسلیم کی جائے گی۔

۱۳۵۰۸ــــ حسن سے مروی ہے کہ ایک عورت نے اپنے شوہر کو باندی کے ساتھ ہم بستر پایا۔ اس کو بڑی غیرت آئی۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اس کے تعاقب میں اس کا آدمی بھی پہنچ گیا۔ عورت بولی اس نے زنا کیا ہے۔ آدمی بولا یا رسول اللہ! یہ جھوٹ بولتی ہے۔ بلکہ اصل ماجرا یوں ہے۔ تب عورت نے آدمی کی داڑھی پکڑ لی۔ نبی کریم ﷺ نے عورت کو جھڑکا۔ عورت نے داڑھی چھوڑ دی۔ آپ ﷺ نے عورت کو ارشاد فرمایا: تجھے کیا علم کہ وادی کا بالائی حصہ کون سا ہے اور آخری حصہ کونسا؟ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۰۹ــــ حسن سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو وحی ہوئی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: لو سنو مجھ سے اللہ نے ان کے لیے راستہ نکالا ہے۔ شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ سو کوڑے اور رجم اور کنوارہ کنواری کے ساتھ سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۱۰ــــ ابن جریج عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے فیصلہ کردیا ہے کہ اگر دو کنوارے مرد و عورت آپس میں زنا کریں اور ان پر چار مرد گواہی دیدیں تو بحکم خداوندی:

مائة جلدة ولا تأخذكم بهما رأفة في دين الله

یعنی سو کوڑے اور ان کے ساتھ نرمی تم کو اللہ کے دین میں نہ پکڑے۔

اور بموجب میری سنت کے ان کو ایک سال کے لیے ان کے اس وطن سے نکال دیا جائے جہاں وہ رہتے ہوں۔ اور ارشاد فرمایا ان کو جلاوطن کرنا میری سنت ہے۔

عمرو بن شعیب فرماتے ہیں: پہلی حد جو اسلام میں ایک آدمی پر جاری کی گئی اس کو آپ علیہ السلام کے سامنے پیش کر کے اس پر شہادت لی گئی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ جب اس پر حد جاری ہوگئی تو آپ علیہ السلام کے چہرے کو دیکھا گیا گویا آپ کے چہرے پر مٹی ڈال دی گئی ہو۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! شاید اس آدمی کا ہاتھ کٹنا آپ کو دشوار گذرا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے کیوں نہ دشوار

گزرتا جبکہ تم اپنے بھائی کے مقابلے پر شیطان کے مددگار بن کر آئے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا تب آپ اس کو چھوڑ دیتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا امام (حاکم) کے پاس جب حد آئے گی تو اس کو حد معطل کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۱۱۔۔۔ ابن جریج، عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے فیصلہ کر دیا ہے کہ زنا میں تین آدمیوں کی شہادت قبول کی جائے گی اور نہ دو کی اور نہ ایک کی۔ اور ان کو (تہمت کے جرم میں) اسی اسی کوڑے مارے جائیں گے پھر ان کی شہادت آئندہ قبول نہ کی جائے گی جب تک مسلمانوں کو ان کی سچی توبہ اور ان کی اصلاح کا علم نہ ہو جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

رجم......سنگساری

۱۳۵۱۲۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل کی۔ اسی کتاب میں آیت رجم بھی تھی۔ ہم نے اس کو پڑھا اور محفوظ کرلیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ مجھے خود خطرہ ہے کہ لوگوں پر طویل زمانہ گذرے گا تو کوئی کہے گا: ہم کتاب اللہ میں آیت رجم نہیں پاتے۔ پس وہ ایسے فریضے کے انکار کے ساتھ گمراہ ہو جائیں گے جو اللہ نے نازل کیا ہے۔ پس رجم کتاب اللہ میں ہے۔ زانی پر لازم ہے جبکہ وہ شادی شدہ ہو مرد ہو یا عورت۔ بشرطیکہ گواہ قائم ہوں یا حمل ظاہر ہو (عورت کے لیے) یا زانی خود اعتراف کرلے۔ خبردار! ہم یہ آیت بھی پڑھا کرتے تھے:

لاترغبوا عن آباء کم فانہ کفر بکم ان ترغبوا عن آباء کم۔

اپنے آباء سے اپنی نسبت کا انکار نہ کرو یہ تمہارا انکار ہے کہ تم اپنے آباء سے اعراض کرو۔

الجامع لعبدالرزاق، المصنف لابن ابی شیبۃ، مسند احمد، العدنی، الدارمی، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجۃ، ابن الجارود، ابن جریر، ابوعوانۃ، ابن حبان، السنن للبیہقی

امام مالک نے اس کا کچھ حصہ روایت کیا ہے۔

۱۳۵۱۳۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور رجم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ہرگز دھوکے میں نہ پڑنا رجم کے بارے میں۔ بے شک وہ حدود اللہ میں سے ایک حد ہے۔ خبردار! رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں ضرور قرآن پاک کے حاشیے میں لکھوا دیتا:

عمر بن خطاب، عبدالرحمن بن عوف، فلاں اور فلاں اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔

خبردار! عنقریب تمہارے بعد ایک قوم آئے گی جو تکذیب کرے گی رجم کی، دجال (کے خروج) کی، شفاعت کی، عذاب قبر کی اور اس قوم کی جس کو اللہ پاک جہنم سے ان کے جلنے کے بعد نکالے گا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، ابوعبید

فائدہ:۔۔۔۔ حدیث میں امتحشوا کے الفاظ ہیں جس کے معنی ہیں اس قدر جلنا کہ کھال جل کر ہڈیاں ظاہر ہو جائیں۔ انہایہ ۴/۳۰۲۔

۱۳۵۱۴۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: خبردار! رجم (سنگساری) حدود اللہ میں سے ایک حد ہے ہرگز اس کی طرف سے دھوکے میں نہ پڑنا۔ بے شک وہ کتاب اللہ میں بھی ہے اور تمہارے نبی کی سنت میں بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی رجم فرمایا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی رجم فرمایا اور میں نے بھی رجم کیا ہے۔ الاوسط للطبرانی

۱۳۵۱۵۔۔۔ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رجم فرمایا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رجم فرمایا اور میں نے بھی رجم کیا۔ اگر مجھے کتاب اللہ میں زیادتی ناپسند ہوتی تو میں قرآن پاک میں اس کو لکھ دیتا۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ ایسی اقوام آئیں گی جو اس کو کتاب اللہ میں نہ پا کر اس کا کفر (انکار) کریں گی۔

الترمذی، السنن للبیہقی قال الترمذی حسن صحیح وروی عنہ من غیر وجہ عن عمر رضی اللہ عنہ

رجم (سنگساری) کا حکم قرآن میں موجود ہے

۱۳۵۱۶ ... حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: بچو آیت رجم کے متعلق ہلاکت میں پڑنے سے۔ کہیں کوئی یہ کہنے لگے: ہم تو رجم کو کتاب اللہ میں پاتے نہیں۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے آپ کے بعد رجم کیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کہنے والا یہ نہ کہتا کہ عمر بن خطاب نے کتاب اللہ میں نئی کتاب لکھ دی ہے تو میں ضرور اس کو لکھ دیتا۔ بے شک ہم نے اس کو قرآن پاک میں پڑھا ہے:

الشیخ والشیخۃ فارجموھما البتۃ۔

بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کو (جب وہ زنا کریں) تو رجم کرو ضرور۔ مالک، الشافعی، ابن سعد، العدنی، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی

۱۳۵۱۷ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رجم حدود اللہ میں سے ایک حد ہے اس کے بارے میں دھوکہ کا شکار مت ہونا۔ اس کی (سچائی کی) نشانی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا، ابوبکر نے رجم کیا اور ان کے بعد میں نے بھی رجم کیا۔ عنقریب ایک قوم آئے گی جو انکار کرے گی رجم کو جھٹلائے گی حوض (کوثر) کو جھٹلائے گی شفاعت (کے برحق ہونے) کو جھٹلائے گی اور اس قوم کو جھٹلائے گی جو جہنم سے نکالی جائے گی۔ ابن ابی عاصم

۱۳۵۱۸ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منادی کو ندا دینے کا حکم دیا اس نے ندا دی: الصلوٰۃ جامعۃ (یعنی نماز پڑھنے کے لیے جمع ہو جاؤ) پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے۔ اللہ کی حمد و ثنا کی پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! آیت رجم کے متعلق دھوکہ کا شکار مت ہونا۔ بے شک وہ قرآن میں نازل ہوئی تھی۔ ہم نے اس کی تلاوت کی تھی۔ لیکن وہ قرآن کے بہت سے حصے کے ساتھ چلی گئی جو محمد کے ساتھ چلا گیا۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے رجم کیا، ابوبکر نے رجم کیا اور ان کے بعد میں نے رجم کیا۔ عنقریب اس امت میں سے ایسے لوگ آئیں گے جو رجم کا انکار کریں گے، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا انکار کریں گے، شفاعت کا انکار کریں گے، حوض کا انکار کریں گے، دجال کا انکار کریں گے، عذاب قبر کا انکار کریں گے اور اس قوم کا انکار کریں گے جو جہنم سے نکالی جائے گی جہنم میں ڈالے جانے کے بعد۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۱۹ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت رجم نازل ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آیت لکھ لیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس کی ہمت نہیں رکھتا۔ ابن الضریس

۱۳۵۲۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس ایسا کوئی شخص لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی باندی سے زنا کیا ہوگا اور وہ محصن (شادی شدہ) ہوگا تو میں اس کو رجم کر دوں گا۔ الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۵۲۱ ... ذہل بن کعب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ فرمایا کہ اس عورت کو سنگسار کریں جو بدکاری کے نتیجے میں حاملہ ہوئی تھی۔ لیکن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تب تو آپ ظلم کرنے والے ہوں گے۔ جو جان اس عورت کے پیٹ میں ہے اس کا کیا گناہ ہے؟ آپ کس بنا پر ایک جان کے گناہ کے بدلے دو جانوں کو قتل کریں گے؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس نے بچہ جن دیا تب آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم (سنگسار) کیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۵۲۲ ... عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے رجم فرمایا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ اگر کہنے والے یہ نہ کہتے کہ عمر نے کتاب اللہ میں زیادتی کر دی تو میں ضرور اس آیت کو لکھ دیتا جس طرح وہ نازل ہوئی تھی۔ یعنی الشیخ والشیخۃ فارجموھما البتۃ۔ مسند احمد، ابن الانباری فی المصاحف

۱۳۵۲۳ ... حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اپنے آخری حج کے موقع پر) جب منیٰ سے واپس

۱۳۵۳۷۔۔۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی اور یہودیہ کو رجم فرمایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۵۳۸۔۔۔ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ماعز بن مالک کو لایا گیا۔ وہ ایک کوتاہ قامت شخص تھے اور صرف بدن کے نچلے حصے پر ازار باندھے ہوئے تھے۔ بالائی جسم پر کوئی چادر وغیرہ یا کپڑا نہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ تکیہ پر بائیں کروٹ کی ٹیک لگائے ہوئے تھے اور ماعز سے بات چیت کر رہے تھے۔ لیکن میں چونکہ بالکل آخری سرے پر تھا، میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کافی لوگ تھے اس لیے میں بات چیت کو سن نہیں پا رہا تھا (پھر میں نے اتنا سنا) آپ نے فرمایا: اس کو لے جاؤ۔ پھر فرمایا: واپس لاؤ۔ پھر اس سے کچھ بات چیت فرمائی جو میں سن نہ پایا پھر فرمایا: اس کو لے جاؤ اور سنگسار کردو۔

پھر نبی کریم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

فرمایا کیا جب بھی ہم جہاد کے لیے سفر پر جائیں گے ان میں سے کوئی پیچھے ضرور رہے گا تا کہ مینڈھے کی طرح (شدت شہوت سے) ممیاتا پھرے اور کسی عورت کو دودھ کا ایک برتن بھر کر دے کر اپنی خواہش پوری کرے گا۔ اللہ کی قسم! میں جب بھی کسی ایسے شخص پر قادر ہوا اس کو عبرت ناک سزا دوں گا۔ الدارقطنی فی السنن، الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد

۱۳۵۳۹۔۔۔ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودیہ عورت کو رجم کیا۔ ابن ابی شیبہ

۱۳۵۴۰۔۔۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے وہ کنوارا شخص جو نکاح کرے پھر اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر ہونے سے قبل زنا کا مرتکب ہوجائے تو اس پر کوڑے ہیں رجم نہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۴۱۔۔۔ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص اور یہود کے ایک مرد اور ایک عورت کو رجم کیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۴۲۔۔۔ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن عن جابر بن عبداللہ کی سند سے بیان کیا کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اپنے آپ پر چار مرتبہ زنا کی شہادت دی۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے حکم فرمادیا اور اس کو رجم کردیا گیا۔ چونکہ یہ شادی شدہ تھے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ماعز بن مالک تھے۔

ابن جریج کہتے ہیں مجھے سعید نے ابن عمر کے غلام عبداللہ بن دینار سے روایت بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ اسلمی کو رجم فرمانے کے بعد کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اس گندگی کے فعل سے اجتناب کرو جس سے اللہ نے منع کیا ہے۔ اور جس سے کوئی حرکت سرزد ہوجائے تو وہ اس کو پوشیدہ رکھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۴۳۔۔۔ عن معمر عن الزہری عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن کی سند سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص آیا اور زنا کا اعتراف کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے اعراض کرلیا۔ اس نے دوبارہ اعتراف کرلیا۔ آپ نے پھر اعراض کیا۔ حتیٰ کہ اس نے چار مرتبہ اپنے آپ پر شہادت دے دی۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تجھے جنون تو نہیں ہے؟ اس نے انکار میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تو محصن (شادی شدہ آزاد و منش) ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لیے حکم سنادیا اور اس کو میدان عیدگاہ میں رجم کردیا گیا۔ لیکن جب پتھروں نے اس کے قدم اکھاڑ دیئے تو وہ بھاگ پڑا لیکن پھر لوگوں نے اس کو جالیا اور پتھر مار مار کر اس کو رجم کردیا (ماردیا)۔

پھر آپ ﷺ نے اس کے متعلق خیر کے کلمات ارشاد فرمائے۔ اور خود اس پر نماز ادا نہیں فرمائی۔

معمر کہتے ہیں: مجھے ابن طاؤس نے اپنے والد سے روایت کیا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر ملی کہ وہ شخص پتھروں کی مار میں بھاگ پڑا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا؟

معمر کہتے ہیں: مجھے ایوب بن حمید نے حلال سے خبر نقل کی کہ جب نبی اکرم ﷺ نے اسلمی شخص کو رجم کروادیا تو ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے اپنے عیوب چھپاؤ جن کو اللہ نے مجھ سے چھپالیا۔ اور جو کسی گناہ کا مرتکب ہوجائے وہ اس کو چھپائے (اور توبہ تائب ہوجائے)۔

معمر کہتے ہیں: مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے خبر نقل کی کہ جب ماعز (اسلمی) زنا کا اعتراف کرلیا تو آپ ﷺ نے اس سے اس طرح کے سوالات کیے تھے: کیا تو نے صرف بوسہ لیا ہے؟ کیا تو نے جماع کیا ہے؟ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۴۴ ۔۔۔ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے ماعز کو رجم کیا تھا۔ اس کو رسول اللہ ﷺ نے جلدۃ (کوڑوں) کی سزا جاری نہیں فرمائی تھی۔ ابن جریر

۱۳۵۴۵ ۔۔۔ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے زنا کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے حکم دیا اور اس کو کوڑے لگائے گئے۔ پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ محصن ہے تب آپ نے اس کے رجم کا حکم دیا پھر اس کو رجم کیا گیا۔ ابن جریر

۱۳۵۴۶ ۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ماعز اسلمی کو لایا گیا تو اس نے دو مرتبہ اعتراف زنا کیا۔ آپ نے اس کو واپس کر دیا۔ پھر دوبارہ بلوایا تو اس نے دو بار پھر زنا کا اعتراف کیا اس طرح چار مرتبہ اعتراف زنا کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو لے جاؤ اور رجم کر دو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۴۷ ۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو یہودیوں کو رجم فرمایا اور میں بھی ان کو رجم کرنے والوں میں شامل تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

توراۃ میں سنگساری کا حکم موجود تھا

۱۳۵۴۸ ۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں اس وقت حاضرین میں شامل تھا جب نبی اکرم ﷺ کے پاس دو یہودی لائے گئے، جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کے قاری کو بلوایا۔ چنانچہ وہ تورات لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم رجم کو اپنی کتاب میں پاتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ لیکن دونوں کو مخالف سمتوں میں منہ کر کے جانور پر بٹھا کر گھمایا جائے گا (یہ حکم موجود ہے) چنانچہ اس کو کہا گیا کہ اچھا پڑھ کر سنا۔ اس نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا۔ اور اس کے گرد و پیش کی عبارت پڑھنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا: اپنے ہاتھ پیچھے ہٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو آیت الرجم سامنے موجود تھی لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے لیے حکم دے دیا اور دونوں کو رجم کر دیا گیا۔ میں نے ان دونوں کو دیکھا تھا جب ان کو رجم کیا جا رہا تھا وہ پتھروں سے اپنا بچاؤ کر رہے تھے۔ الجامع لعبد الرزاق، ابن ماجہ

۱۳۵۴۹ ۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہود اپنے ایک آدمی اور ایک عورت کو لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ ان دونوں مرد و عورت نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ حضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم میں سے جو زنا کرتے ہیں تم ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کو مارپیٹ کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: تورات میں اس کا کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم تورات میں کچھ نہیں پاتے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو تورات میں رجم کا حکم موجود ہے۔ تورات لاؤ اور اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو۔ چنانچہ یہود تورات لے کر آئے۔ ان کے قاری جو تورات پڑھا کرتا تھا آیت رجم پر اپنی ہتھیلی رکھ لی اور اس سے آگے پیچھے پڑھنے لگا آیت رجم کو نہیں پڑھا۔ عبداللہ بن سلام نے اس کا ہاتھ وہاں سے اٹھایا اور پوچھا یہ کیا ہے؟ جب یہودیوں نے بھی دیکھ لیا تو تب کہنے لگے: ہاں یہ آیت رجم تو ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ اور جہاں جنازے رکھے جاتے تھے وہاں رجم کر دیا گیا۔ الجامع لعبد الرزاق

حاملۂ زنا پر وضع حمل کے بعد حد جاری ہوگی

۱۳۵۵۰ ۔۔۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ کے پاس زنا کا اعتراف کیا اور بتایا کہ میں حمل سے ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے سرپرست کو بلایا اور فرمایا اس کے ساتھ نیک سلوک رکھو، جب یہ بچہ جن لے تو مجھے بتانا۔ چنانچہ اس نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا اور اس کے کپڑے اس کے جسم پر باندھ دیئے گئے (کہیں دوران رجم کھل نہ جائیں اور بے پردگی نہ ہو جائے) پھر حکم دیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک تو

آپ نے اس کو رجم کیا پھر اس پر نماز بھی پڑھتے ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ایسی (پکی) توبہ کی ہے کہ اگر ستر اہل مدینہ کے درمیان بھی تقسیم کردی جائے تو سب کو کافی ہو جائے گی۔ کیا تم نے اس سے افضل چیز دیکھی ہے کہ اس نے اللہ کے لیے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی۔ الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی

۱۳۵۵۱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی کو رجم فرمایا جس نے ایک یہودی عورت کے ساتھ زنا کیا تھا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۵۲ ... معمر زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے مزینہ کے ایک شخص نے خبر دی اس وقت ہم ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب سے پہلے جس شخص کو حضور نبی کریم ﷺ نے رجم کیا وہ یہودیوں کا ایک آدمی تھا جس نے ایک یہودیہ عورت کے ساتھ زنا کیا تھا۔ ان کے علماء نے نبی اکرم ﷺ کے پاس فیصلہ لے جانے سے پہلے مشورہ کیا کہ اس نبی کو تخفیف (آسان احکام) کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے۔ جبکہ ہمیں حکم ہے کہ تورات میں رجم کو فرض کیا گیا ہے۔ چنانچہ ہم اس نبی کے پاس چلتے ہیں اور ان سے اپنے بندوں کے متعلق سوال کرتے ہیں جنہوں نے زنا کیا ہے اور وہ دونوں محصن، شادی شدہ آزاد بھی ہیں۔ پس اگر ہم کو رجم سے آسان فتویٰ ملا تو ہم قبول کرلیں گے اور جب اللہ سے ملیں گے تو ہمارے پاس یہ دلیل ہوگی کہ ہم نے تیرے انبیاء میں سے ایک نبی کے حکم پر عمل کرلیا تھا۔ لیکن اگر ہم کو رجم کا حکم ملا تو ان کی بات نہیں مانیں گے جیسا کہ ہم تورات کے حکم پر رجم پر عمل نہیں کیا۔ چنانچہ وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ مسجد میں اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے۔ یہود بولے اے ابوالقاسم! آپ کیا کہتے ہیں ہمارے ایک آدمی اور ایک عورت نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ کے ساتھ مسلمان اور دوسرے لوگ بھی اٹھ گئے۔ حتیٰ کہ آپ مدراس الیہود (یہودی درسگاہ) میں پہنچ گئے۔ وہ تورات کو پڑھ پڑھا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ دروازے پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے گروہ یہود! میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی! تم تورات میں اس شخص کے لیے کیا حکم پاتے ہو جو شادی شدہ ہو اور زنا کرے؟ علماء یہود بولے: دونوں زانیوں کو سواری پر ایک دوسرے کے مخالف سمت بٹھایا جائے اور لوگ ان کا تماشا کریں۔ لیکن ان کا ایک نوجوان عالم چپ رہا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے اس کو دیکھا تو اس کو صحیح بات بتانے پر اصرار کیا۔ آخر وہ بولا: اگر آپ نے اللہ کا واسطہ دے ہی دیا ہے تو اللہ ہم جھوٹ نہیں بولیں گے، ہاں ہم تورات میں رجم کا حکم پاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا سب سے پہلے جب تم نے اللہ کے حکم میں تساہل اور رخصت برتی اس کی کیا وجہ تھی؟ وہ بولے: ہمارے ایک آدمی نے زنا کا ارتکاب کرلیا تھا جو ہمارے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کا قرابت دار تھا۔ بادشاہ نے اس کو قید کیا اور اس سے رجم کی سزا ٹال دی۔ اس کے بعد عام لوگوں میں سے ایک دوسرے آدمی نے زنا کیا۔ چنانچہ بادشاہ نے جب اس کو رجم کرنے کا ارادہ کیا تو اس آدمی کے قوم والے آڑے آگئے اور بولے اللہ کی قسم! ہمارا آدمی رجم نہیں ہوگا جب تک کہ آپ بھی اپنے آدمی کو نہ لاکر رجم کرو۔ چنانچہ پھر انہوں نے اپنے درمیان اس سزا کو معطل کرنے پر صلح کرلی۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تب میں حکم جاری کرتا ہوں تورات کے حکم کا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے لیے حکم دیا اور ان کو رجم کردیا گیا۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں کو دیکھا جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے رجم کا حکم دیا تھا جب ان کو رجم کیا جانے لگا تو آدمی اپنے ہاتھوں پر پتھروں کی بارش روک کر عورت کو پتھروں کی زد میں آنے سے بچا رہا تھا۔

ہمیں یہ بات منقول ہوئی کہ یہ قرآنی آیت اسی مذکورہ واقعہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی:

انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا۔

ہم نے نازل کی تورات کو، اس میں ہدایت اور نور ہے، فیصلہ کرتے ہیں اس کے ساتھ وہ انبیاء، جو تابعدار ہوئے ان لوگوں کے لیے جنہوں

نے یہودیت اختیار کی۔ اور حضور اکرم ﷺ بھی انہی میں سے تھے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۵۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اسلمی حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا اور اپنے آپ پر چار بار گواہی دی کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ حرام کاری سرزد ہوئی ہے ہر مرتبہ نبی اکرم ﷺ اس سے اعراض برتتے رہے۔ پھر پانچویں بار اسلمی کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کیا تو اس پر غالب آ گیا تھا؟ عرض کیا: جی ہاں۔ پوچھا: کیا تیرا عضو اس میں اس طرح غائب ہو گیا تھا جس طرح سرمچو سرمہ دانی میں اور ڈول کنوئیں میں غائب ہو جاتا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں آپ ﷺ نے پوچھا کیا تو جانتا ہے زنا کیا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں میں اس عورت سے حرام طریقے سے ملا ہوں جس طرح آدمی اپنی بیوی کے ساتھ حلال طریقے سے ملتے ہیں۔ آپ نے پوچھا اب تو اس اقرار سے کیا حاصل کرنا چاہتا ہے؟ عرض کیا: میری خواہش ہے کہ آپ مجھے اس گناہ سے پاک کر دیں۔

چنانچہ آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔

آپ ﷺ نے دو آدمیوں کو آپس میں بات چیت کرتے سنا ایک دوسرے کو کہہ رہا تھا: اس کو دیکھو اللہ نے اس کا گناہ چھپایا لیکن اس کے ضمیر نے اس کو چھوڑا نہیں حتی کہ وہ کتے کی طرح سنگسار ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ ان کی گفتگو سن کر خاموش ہو گئے۔ پھر تھوڑی دور چلے تھے کہ ایک مردار گدھے کے پاس سے گذر ہوا جس کی ٹانگیں اوپر اٹھی ہوئی تھیں۔ تب آپ ﷺ نے پوچھا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ دونوں بولے: ہم موجود ہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیچے اترو اور اس مردار گدھے کو کھاؤ۔ دونوں بولے: یا نبی اللہ! اللہ آپ کی مغفرت کرے، اس کو کون کھائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے جو ابھی اپنے بھائی کی آبروریزی کی وہ تو اس مردار کے کھانے سے زیادہ بری ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ تو ابھی جنت کی نہروں میں غوطے مار رہا ہے۔ الجامع لعبد الرزاق، مر برقم

کلام: ..... ضعیف ابی داؤد ۹۵۴۔

سنگساری کی وجہ سے جنت کا مستحق ٹھہرا

۱۳۵۵۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے حکم دیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کو نبوت دے کر بھیجا میں نے اس کو جنت کی نہروں میں غسل و عشرت کرتے دیکھا ہے۔ ابن جریر

۱۳۵۵۵ عن ابن جریج عن ابراہیم عن محمد بن المنکدر کی سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت کو رجم فرمایا۔ کسی مسلمان نے کہا اس عورت کا تو سارا عمل بے کار ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے جو کچھ بھی کیا یہ رجم اس (کے گناہوں) کا کفارہ ہے اور تو جو عمل کیا (یعنی زیادہ تقویٰ کی) اس کا تجھ سے حساب لیا جائے گا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۵۶ امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ جلد (کوڑے) اور رجم (سنگساری) دونوں کی سزا ایک ساتھ دینے کا انکار فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ہے اور جلد (کوڑوں) کا ذکر نہیں فرمایا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۵۷ عن ابن عیینہ عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب کی سند سے مروی ہے کہ بنی اسلم کا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور اپنے آپ سے متعلق بولا اس کمینے نے زنا کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ تم اللہ سے توبہ کرو اور اپنے گناہ پر اللہ کا ڈالا ہوا پردہ پڑا رہنے دو۔ بے شک اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے جبکہ لوگ عار اور شرم دلاتے ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کا ضمیر نہ مانا اور وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی وہی بات کی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔ لیکن اس کا ضمیر اس کو چھوڑ نہ رہا تھا بالآخر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آگیا اور اپنی جرم کاری سنائی۔ آپ ﷺ نے اس سے اعراض برتا (شاید وہ پلٹ جائے) لیکن وہ دوسری جانب سے آیا۔ آپ ﷺ نے پھر دوسری جانب منہ کر لیا۔ وہ پھر اس جانب آیا اور اپنا جرم بیان کیا۔ آپ ﷺ نے اس کی قوم والوں کے

پاس بیٹھ کر منہ سونگھ کر اس کو بلوایا اور ان سے پوچھا: کیا یہ شخص مجنون ہے؟ کیا اس کو کوئی اور ذہنی بیماری ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ تب آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔

ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہ (اس کے بعد) نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! اس گندگی سے بچو جس سے اللہ نے تم کو منع کیا ہے اور جس سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے وہ اس کو چھپائے۔

یحییٰ بن سعید عن نعیم عن عبداللہ بن ہزال کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ہزال کو فرمایا: اگر تم اس کا گناہ اپنے کپڑے کے ساتھ چھپا لیتے تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوتا۔

ہزال وہ شخص تھا جو نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر خبر دیتا تھا۔ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حد لگانے کی حقیقت یہ ہے کہ جب آدمی پر حد جاری کر دی جائے تو اس کو گزشتہ گناہ سے توبہ کرنے کو کہا جائے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۵۸ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی آدمی اور ایک یہودیہ عورت کو رجم فرمایا تھا۔ المصنف لابن ابی شیبۃ

۱۳۵۵۹ عبید بن عمیر رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ ایک عورت سے زنا سرزد ہو گیا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا تو حمل سے ہے؟ عورت نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: تب تو جا اور جب بچہ جن لے تب آنا۔ چنانچہ وہ عورت بچے کی پیدائش کے بعد پھر حاضر خدمت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جا اس کو دودھ پلا۔ جب اس کا دودھ چھوٹ جائے تو تب آنا۔ چنانچہ وہ عورت بچے کا دودھ چھڑانے کے بعد پھر حاضر خدمت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جا اس بچے کو کسی کے سپرد کر کے آ۔ چنانچہ وہ بچہ کسی کے حوالہ کر کے پھر حاضر خدمت ہوئی۔ تب آپ ﷺ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس کو رجم کر دیا گیا۔ آپ ﷺ کے پاس حاضرین میں سے کسی نے اس عورت کو برا بھلا کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس عورت کو برا بھلا کہتے ہو جو مسلسل اپنے نفس سے جہاد کرتی رہی حتیٰ کہ اپنے ذمے خدا کے حکم کو ادا کر دیا۔

الجامع لعبد الرزاق، النسائی

۱۳۵۶۰ ابن جریج عن عطاء کی سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اس سے منہ موڑ لیا۔ اس نے دوبارہ کہا۔ آپ نے پھر منہ موڑ لیا۔ اس نے تیسری بار کہا آپ نے پھر اعراض کر لیا۔ جب اس نے چوتھی بار کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو رجم کر دو۔ جب اس کو رجم کیا جانے لگا تو وہ گھبرا کر بھاگ پڑا۔ رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ بھاگ پڑا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔ نسائی

۱۳۵۶۱ عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور زنا کا اعتراف کیا۔ وہ حاملہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا اور جب بچہ جن لے پھر آنا۔ چنانچہ (ایک عرصہ بعد) وہ بچے کی ولادت کے بعد حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جا اس کو دودھ پلا۔ جب اس کا دودھ چھوٹ جائے تو پھر آنا۔ چنانچہ جب اس کا دودھ چھوٹ گیا وہ پھر آ گئی پھر آپ ﷺ نے اس کے لیے حکم ارشاد فرمایا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔

الجامع لعبد الرزاق، النسائی

غلام باندی کے زنا کا بیان

۱۳۵۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آل رسول اللہ ﷺ کی کسی باندی نے زنا کر لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جا اور اس پر حد جاری کر دے۔ میں اس کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ ابھی اس کا خون جاری ہے (یعنی ابھی اس نے بچے کو جنا ہی ہے) چنانچہ میں واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے علی! کیا تم اپنے کام سے فارغ ہو گئے؟ میں نے عرض کیا: میں اس کے پاس پہنچا تو اس کا خون ابھی جاری تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو اس کو چھوڑ دو جب تک کہ اس کا خون تھم جائے (یعنی وہ پاک ہو لے) پھر اس پر حد جاری کر دینا۔ اور اپنے غلام باندیوں پر حد جاری کرتے رہو۔ ابو داؤد، السنن لابی الامام احمد بن حنبل، النسائی، مسند ابی یعلی

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات رکھو عورت کے لیے پس روک دی۔ پھر ایک مرتبہ دوبارہ سوال کیا تو لوگوں نے بھی پہلے جیسا جواب دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی پچھلی بات دہرائی۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۳۵۹۸ اسود دؤلی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کا مقدمہ لایا گیا جس نے چھ ماہ میں بچہ جن دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا ارادہ فرمایا یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو ارشاد فرمایا اس عورت پر رجم نہیں ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وحمله وفصاله ثلثون شهرا

بچے کے حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس ماہ ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

والوالدات يرضعن اولادهن حولين كاملين

اور مائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں گی۔

چنانچہ اس طرح تیس ماہ پورے ہو گئے۔ الجامع لعبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، السنن للبیہقی

۱۳۵۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک عورت آئی اور بولی میں نے زنا کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا شاید تم اپنے بستر پر سوری ہو اس حال میں تمہارے ساتھ زنا ہوا ہو یا تمہارے ساتھ کسی نے جبر کیا ہو؟ عورت بولی میں نے خوشی سے کیا ہے مجھے کسی نے مجبور نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاید تم کو اپنے نفس پر غصہ آگیا ہو؟ عورت بولی نہیں مجھے اپنے نفس پر غصہ نہیں آیا تھا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو قید کرلیا۔ جب اس نے بچہ جن دیا اور وہ بڑا ہوگیا تو آپ نے اس کو کوڑے مارے۔ ابن راھویہ

۱۳۶۰۰ عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اور بولی اس کے شوہر نے اس کی باندی کے ساتھ مباشرت کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو سچ کہتی ہے تو ہم تیرے شوہر کو سنگسار کریں گے اور اگر تو جھوٹی ہے تو تجھ پر حد (تہمت) جاری کریں گے۔ یہ سن کر عورت چلی گئی۔ الشافعی، الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۰۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی اور ایک عورت کو ایک کپڑے میں لپٹا ہوا پایا تو دونوں پر سو کوڑوں کی حد جاری کی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۰۲ ابو الضحیٰ سے مروی ہے کہ تین آدمیوں نے ایک مرد اور عورت پر زنا کی شہادت دی لیکن چوتھے نے کہا میں نے ان کو صرف ایک کپڑے میں دیکھا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر یہ زنا ہے تو یہ اس (شہادت) کی سزا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تینوں آدمیوں کو حد تہمت لگائی جبکہ مرد اور عورت کو اپنی طرف سے (حد تعزیر) سزا دی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۰۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی مگر پھر کسی اور عورت کے ساتھ زنا کر بیٹھا۔ پھر اس آدمی پر حد جاری کی گئی۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کروی اور آدمی کو حکم فرمایا تم بھی اپنی جیسی (حد زنا میں سزا یافتہ) عورت سے شادی کرو۔ السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر، السنن للبیہقی

۱۳۶۰۴ عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے والد (محمد) سے اور وہ ان (عبداللہ) کے دادا (یعنی عمر) سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک قبطی عورت حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا (جو حضور ﷺ کی باندی اور آپ کے بیٹے ابراہیم کی ماں تھی) کے پاس کثرت سے آتا تھا (اور وہ ان کا چچا زاد تھا) مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کے پاس (تلوار کے ساتھ) بھیجا۔ جب اس قبطی نے مجھے دیکھا تو بھاگ کر کھجور کے درخت پر چڑھ گیا۔ میں نے اس کو نیچے سے دیکھا تو وہ مجبوب تھا اس کا عضو تناسل نہ تھا۔ چنانچہ میں (اس کو چھوڑ کر) نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے (ساری بات سن کر) ارشاد فرمایا:

انما شفاء العي السوال

فرمائی بلکہ یہ ارشاد فرمایا پھر تو نشہ آور اور غیرت مند بھی (بہانہ بنا کر) اس کی اتباع کریں گے۔ الجامع لعبدالرزاق

فائدہ:...... یعنی آپ ایسی صورت میں اجنبی آدمی کو مار ڈالنے کی اجازت دینا چاہتے تھے لیکن پھر دوسرے خیال کی وجہ سے رک گئے کہ اس طرح لوگ اس آڑ میں ناجائز قتل و غارت گری شروع کر دیں گے۔ اس مضمون کی مزید وضاحت اگلی روایت میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۹۱۴...... ہمیں معمر نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی کہ ایک آدمی نے (غالباً یہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ) اور اپنے قبیلے کے سردار تھے آپ ﷺ سے سوال کیا کیا آدمی اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے تو اس کو قتل کر دے؟ نبی ﷺ نے (لوگوں کو مخاطب ہو کر) فرمایا: سنتے ہو تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کو ملامت نہ فرمائیں، یہ زیادہ غیرت مند آدمی ہے۔ اللہ کی قسم! اس نے بھی باکرہ (کنواری) عورت کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کی اور جب بھی کسی کو طلاق دی ہے (وہ اس حال تک پہنچادی ہے) کہ کوئی بھی ہم میں سے اس کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا۔ بالآخر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (کچھ بھی ہو لیکن) اللہ پاک گواہوں کے بغیر ایسی صورت سے انکار فرماتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

ولد الزنا کا حکم

۱۳۹۱۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق مروی ہے کہ ان سے جب پوچھا جاتا: (کیا) ولد الزنا شر الثلاثہ ہے (یعنی کیا یہ بھی اپنے والدین کی طرح شر ہے؟) تو آپ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی تھیں: اس پر اپنے والدین کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ولا تزر وازرۃ وزر اخری.

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۱۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے: اولاد الزنا کو (اگر وہ مملوک ہوں) آزاد کرو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک رکھو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۱۷...... میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے جب انہوں نے ایک ولد الزنا کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ (کو کہا گیا کہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے تو اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی اور یہ فرمایا کہ یہ شر الثلاثہ ہے (یعنی والدین کی طرح شر اور بدبخت ہے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ خیر الثلاثہ ہے (یعنی برے والدین کی اچھی اولاد ہے)۔ الجامع لعبدالرزاق

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت

۱۳۹۱۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس عورت کا شوہر موجود نہ ہو اس کے پاس صرف اس کا ذو محرم ہی داخل ہو سکتا ہے۔ تیر دار اگر کہا جائے کہ اس کے دیور وغیرہ؟ تو سنو دیور وغیرہ موت ہیں۔ ان کا داخلہ بھی قطعاً جائز نہیں ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۱۹...... ابو عبدالرحمن السلمی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی (نامحرم) آدمی کسی غائب شوہر والی عورت کے پاس داخل نہ ہو۔ ایک آدمی نے کہا میرا بھائی (یا کہا) میرا چچازاد جہاد پر گیا ہوا ہے اور وہ مجھے اپنے گھر کی نگہداشت کا کہہ گیا ہے۔ تو کیا میں اس کے گھر والوں کے پاس جا سکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ (کوڑا) مارا اور فرمایا: تب بھی یہی حکم ہے، ان کے گھر میں ہرگز داخل نہ ہو، بلکہ دروازوں پر کھڑا ہو کر پوچھ لے: کیا تم کو کوئی کام ہے؟ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۲۰...... حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کسی آدمی کے پاس سے گذرا جو ایک عورت کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا۔ اس نے ان کے درمیان ایسی حالت دیکھی کہ وہ اپنے آپ کو روک نہ سکا اور ڈنڈا لے کر آیا اور اس کو اتنا مارا کہ اس کا خون بہہ پڑا۔ آدمی نے جا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مارنے والے آدمی کو بلوایا اور اس سے پوچھا۔ آدمی نے جواب دیا: یا امیر المومنین! اس نے اس کو ایک عورت کے ساتھ اس طرح باتیں کرتے دیکھا کہ میں اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور ہم میں سے

کون کرے گا ایسا؟ پھر (زخمی) آدمی کو فرمایا اور یہ کہہ لے کہ یہ آدمی اللہ کا جاسوس تھا جس نے تجھے اس نوبت تک پہنچایا۔ ابن عساکر

۱۳۹۲۱ ۔۔۔ عن عمرو بن دینار عن موسیٰ بن خلف کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک آدمی کے پاس سے گذر ہوا جو سرعام ایک عورت سے بات چیت کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر کوڑا اٹھالیا۔ آدمی بولا یا امیر المؤمنین یہ عورت میری بیوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر ایسی جگہ کیوں بات نہیں کرتا جہاں تجھے لوگ نہ دیکھیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۳۹۲۲ ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگو! جن عورتوں کے پاس ان کے شوہر (یا کوئی ذی محرم) نہ ہوں ان کے پاس جانے سے ہرگز اجتناب کرو۔ اللہ کی قسم! آدمی کسی (اجنبیہ) عورت کے پاس داخل ہوتا ہے، حالانکہ آدمی اگر آسمان سے زمین پر گر جائے تو یہ اس کے لیے زنا کرنے سے بہتر ہے، چنانچہ شیطان ایک کو دوسرے کے ساتھ ورغلاتا رہتا ہے حتیٰ کہ دونوں کو ملا دیتا ہے۔ ابن جریر

۱۳۹۲۳ ۔۔۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گذرے، جو کسی عورت کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ مارا۔ آدمی بولا یا امیر المؤمنین یہ میری بیوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اپنا بدلہ لے لو۔ آدمی بولا: قد غفرت لک میں نے آپ کو بخش دیا یا امیر المؤمنین۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مغفرت (بخشش) تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے، ہاں تم چاہو تو معاف کردو۔ تب آدمی بولا: یا امیر المؤمنین! میں نے آپ کو معاف کر دیا۔ الاصبہانی

شوہر کی عدم موجودگی میں بیوی سے بات نہ کرے

۱۳۹۲۴ ۔۔۔ عن معمر عن الحسن کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر پر گئے اور اجازت لی مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے اس لیے واپس آگئے۔ پھر دوبارہ کسی وقت گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو موجود پایا۔ چنانچہ ان کی موجودگی میں ان کی بیوی سے اپنے کام کی بات کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا تم کو عورت سے کام تھا؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ لیکن چونکہ رسول اللہ ﷺ نے شوہر کی عدم موجودگی میں ان کی عورتوں کے پاس جانے سے منع کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! بے شک رسول اللہ ﷺ نے شوہر کی عدم موجودگی میں ان کی عورتوں کے پاس جانے سے منع کیا ہے۔ النسائی

۱۳۹۲۵ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ عورتوں سے ان کے شوہروں کی اجازت کے بغیر بات چیت نہ کی جائے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۳۹۲۶ ۔۔۔ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے گھر کسی کام سے گئے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے لہٰذا لوٹ آئے۔ دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو فرمایا اگر تم کو عورت سے کام تھا تو اندر چلے جاتے؟! حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کو منع کیا گیا ہے کہ ہم عورتوں کے پاس ان کے شوہروں کی اجازت کے بغیر داخل ہوں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۳۹۲۷ ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی عورت کے پاس اس کے شوہر کی عدم موجودگی میں داخل نہ ہو سوائے ایسی عورت کے جو اس پر حرام ہے (ماں، بہن وغیرہ)۔ خبردار! اگر کوئی کہے کہ حموھا (شوہر کا رشتہ دار) تو سنو وہ تو موت ہے۔

الجامع لعبد الرزاق، المصنف لابن ابی شیبۃ

فائدہ: ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد غالباً حموھا سے عورت کے شوہر کا باپ تھا۔ یعنی وہ حالانکہ محرم ہے جب وہ عورت (یعنی بہو) کے لیے موت ہے تو شوہر کے بھائی وغیرہ دوسرے مرد رشتہ دار تو کس قدر اس کے لیے خطرناک ہوں گے۔

۱۳۹۲۸ ۔۔۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک (قاصد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے اپنا ترکش کھولا تو اس میں

سے ایک کاغذ نکل کر گر پڑا جس میں چند اشعار لکھے تھے۔

ترجمہ:...... سن اے قاصد ابوحفص کو یہ خبر پہنچا دے! تجھ پر میرا بھائی قربان ہو جو مضبوط ازار والا (پاکدامن) ہے۔ اللہ آپ کو ہدایت بخشے، ہم تو جنگ کے زمانے میں تم سے دور رہتے ہیں اور ہماری اونٹنیاں، حالانکہ وہ بندھی ہوئی ہیں۔ پھر مختلف تجار سامان فروختگی کے بہانے ان کے پاس آتے جاتے ہیں، وہ اونٹنیاں بنی کعب بن عمرو، اسلم، جہینہ اور قبیلہ غفار کی ہیں۔ ان کو جعدہ بن سلیم گمراہ بنانے کی کوشش کرتا ہے وہ ان کی دوشیزگی ختم کرنا چاہتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خط پڑھ کر جعدہ بن سلیم کو بلایا اور اس کو باندھ کر سو کوڑے مارے اور آئندہ کے لیے اس کو کسی عورت کے پاس جس کا شوہر موجود نہ ہو جانے سے قطعاً روک دیا۔ ابن سعد، الخارث

۱۳۹۲۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا کہ کوئی کوئی آدمی مسلسل ان عورتوں کے پاس جن کے شوہر جہاد پر گئے ہوئے ہیں، تکیہ لگائے پڑے رہتے ہیں اور ان کے ساتھ بات چیت میں مصروف رہتے ہیں۔ خبردار! ان سے کنارہ کرو۔ وہ پاکدامن عورتیں ہیں، کیونکہ عورتیں تو تختے پر پڑا ہوا گوشت ہوتی ہیں (وہ زیادہ اپنا دفاع نہیں کر سکتی اور باتوں میں آجاتی ہیں) ہاں مگر جو بچنا چاہے۔ ابو عبید

۱۳۹۳۰...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان عورتوں کے پاس داخل نہ ہو جن کے شوہر گھروں پر موجود نہیں ہیں۔ بے شک شیطان ابن آدم میں خون کی جگہ دوڑتا ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کیا آپ میں بھی؟ فرمایا: ہاں مگر اللہ نے میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ ابن النجار

۱۳۹۳۱...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسی عورت کے پاس جائے جس کا شوہر موجود نہ ہوتا کہ اس کے بستر پر بیٹھ کر اس سے باتیں کرے اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کو کوئی سانڈ (نوچ کر کھا) رہا ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۳۲...... مالک بن احمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کسی صقور سے کوئی نفل قبول فرمائیں گے اور نہ فرض۔ ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! صقور کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اپنے گھر والوں کے پاس دوسرے آدمیوں کو لائے۔ البخاری فی التاریخ، الخرائطی فی مساوی الاخلاق، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر

۱۳۹۳۳...... عرفجہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ام بنت ابی بردہ کو فرمایا: جب تیرے پاس کوئی ایسا آدمی آئے جو نامحرم ہو تو اپنے گھر والوں میں سے کسی محرم کو اپنے پاس بلالے اور وہ تیرے پاس رہے جب تک کہ نامحرم آدمی تیرے پاس موجود ہو۔ کیونکہ آدمی اور عورت جب اکیلے ہوتے ہیں تو شیطان ان کے بیچ میں داخل ہو جاتا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۳۴...... عکرمہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی سفر سے واپس لوٹا اس کو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو فلانی عورت کے ہاں جا کر ٹھہرا تھا اور تو نے دروازہ بھی اندر سے بند کر لیا تھا۔ دیکھ ہرگز آدمی کو کسی (غیر) عورت کے پاس تنہائی نہ برتنی چاہیے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۳۵...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس گھر پر لعنت فرمائی جس میں کوئی مخنث (ہیجڑا) داخل ہو۔ ابن النجار

بدنظری

۱۳۹۳۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی کے گھر میں نگاہ مارے تو اس کا نگہبان فرشتہ اس کو کہتا ہے: افسوس تجھ پر، تو نے اذیت دی اور نافرمانی کی۔ پھر اس پر قیامت تک کے لیے آگ جلا دی جاتی ہے۔ جب وہ قبر سے نکلتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے منہ پر آگ مارتا ہے۔ اس کے بعد اس کے ساتھ کیا معاملہ ہو گا تم سمجھ سکتے ہو۔ الدیلمی وفیہ ابان بن سفیان متھم

کلام:...... روایت ضعیف ہے، اس کی سند میں ابان بن سفیان متہم ہے۔ نیز دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۸۲، ۱۸۰، التنزیہ ۲/۲۱۹۔

۱۳۹۳۷...... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے ایسے شخص نے خبر دی جس کی میں تصدیق کرتا ہوں، اس شخص کی طرف سے جس نے

اس روایت کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا کسی باندی کو خریدنے کی غرض سے اس کی پنڈلی، پچھلا حصہ اور پیٹ دیکھ سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (واقعی خریدنے کی غرض سے) اس کا دیکھنا درست ہے۔ المصنف لعبد الرزاق

١٣٦٣٨ بنانہ سے مروی ہے فرماتی ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب غسل فرماتے تو میں آپ رضی اللہ عنہ کے کپڑے لے کر آپ کے پاس آتی۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: میری طرف مت دیکھنا کیونکہ یہ تیرے لیے حلال نہیں ہے۔ بنانہ فرماتی ہیں حالانکہ میں آپ کی بیوی تھی۔ ابن سعد

١٣٦٣٩ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے خوشخبری نہ سناؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور، آپ نے فرمایا: تیرے لیے جنت میں ایک خزانہ ہے اور تو اس خزانے کے دونوں طرف والا ہے (یعنی اس خزانے کے اول و آخر سارے کا تو مالک ہے) اس نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈال۔ پہلی تیرے لیے ہے لیکن دوسری تجھ پر وبال ہے۔ ابن مردویہ

١٣٦٤٠ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا: اے علی! جنت میں تیرے لیے ایک خزانہ ہے اور تو اس خزانے کا دونوں کناروں والا (یعنی تنہا مالک) ہے۔ پس نظر کے بعد نظر نہ ڈال۔ بے شک پہلی تیرے لیے (معاف) ہے دوسری نہیں۔ ابن مردویہ

١٣٦٤١ جریر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم دیا۔ ابن النجار

١٣٦٤٢ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) سالم بن عبداللہ، ابان بن عثمان اور زید بن حسن سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے ایک قریشی لڑکے کے ساتھ بدفعلی کی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے متعلق پوچھا کیا یہ محصن (شادی شدہ) ہے؟ لوگوں نے کہا اس نے نکاح تو کیا ہے مگر ابھی تک اس کے ساتھ ہمبستر نہیں ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اگر یہ اپنی اہلیہ کے ساتھ ہمبستر ہو چکا ہوتا تو اس پر رجم کی سزا لازم ہوتی۔ لیکن اگر اس نے دخول نہیں کیا (یعنی ابھی تک بیوی کے ساتھ ہمبستر نہیں ہوا) تو اب اس کو (سو کوڑوں کی) حد جاری کریں۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ جو حاضر مجلس تھے بولے: میں گواہی دیتا ہوں کہ جو ابوالحسن (حضرت علی رضی اللہ عنہ) ذکر کر رہے ہیں میں نے یہی بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم دیا اور اس پر حد جاری کر دی گئی۔ الکبیر للطبرانی

١٣٦٤٣ (مسند علی رضی اللہ عنہ) محمد بن المنکدر سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عرب کے ایک علاقے میں ایک شخص ہے وہ اس طرح اپنا نکاح کرواتا ہے جس طرح عورت کا نکاح ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول ﷺ کے اصحاب کو جمع کیا جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اور آپ رضی اللہ عنہ (ہی) ان دنوں سب سے زیادہ سخت بول رہے تھے۔ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: یہ ایسا گناہ ہے جو صرف ایک امت نے کیا تھا اس کا حال تم کو بھی معلوم ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس شخص کو جلا دو۔ لہٰذا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کو آگ میں جلا دیا جائے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الملاهی، ابن المنذر، ابن بشران، والسنن للبیهقی عن یزید بن قیس عن علی رجم لوطیا. ابن ابی شیبة، الشافعی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی الدنیا فی ذم الملاهی، السنن للبیهقی

فائدہ: یزید بن قیس روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک لوطی کو رجم کیا تھا۔ السنن للبیہقی

١٣٦٤٤ ... عن حسین بن زید عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ عن علی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قوم لوط کا عمل کیا وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ اس کو رجم کر دیا جائے۔ ابن جریر وضعفہ

کلام: ...... یہ روایت ضعیف ہے کنز العمال رقم الحدیث ١٣٤٣٣ ج ٥۔

١٣٦٤٥ ابن عباس رضی اللہ عنہما کنوارے (لڑکے) کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں جو لواطت میں ملوث پایا جائے کہ اس کو رجم (سنگسار) کر دیا جائے۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۳۶۴۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاعل اور مفعول یہ دونوں کو قتل کر دو یعنی جو قوم لوط کا عمل کرے۔ اور جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے اس کو اور جانور دونوں کو قتل کر دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یہ حکم اس لیے ہے تاکہ اس کے بعد اس کی وجہ سے بدنام نہ کیا جائے۔ اور فرمایا: جو کسی محرم کے ساتھ زنا کرے تو اس کو بھی قتل کر دو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۴۷ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: قوم لوط میں سے جنہوں نے قوم لوط کا عمل کیا وہ صرف تیس سے کچھ اوپر تھے ابھی ان کی تعداد چالیس نہ ہوئی تھی کہ اللہ نے سب کو ہلاک کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ کا عذاب تم سب پر نازل ہو جائے گا۔ اسحاق بن بشر، ابن عساکر

۱۳۶۴۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں: ایک مرتبہ حضور ﷺ کو رنجیدہ دیکھا تو پوچھا: یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ کو رنجیدہ کر رکھا ہے؟ مجھے ایک بات کا خوف ہے اپنی امت پر کہ کہیں وہ میرے بعد قوم لوط کا عمل نہ کرنے لگ جائیں۔ الکبیر للطبرانی

لواطت

۱۳۶۴۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: سب سے پہلے جو اس بدفعلی (یعنی قوم لوط کے عمل) کے ساتھ متہم ہوا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قریش کے جوانوں کو حکم فرمایا کہ اس شخص کے ساتھ کوئی نہ بیٹھے۔ السنن للبیہقی

حد الخمر.....شراب کی سزا

۱۳۶۵۰ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شراب پینے پر جوتوں کے ساتھ چالیس ضربیں ماریں۔ الجامع لعبد الرزاق، النسائی

۱۳۶۵۱ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: خمر (شراب) کی حرمت نازل ہو چکی ہے اور یہ پانچ چیزوں سے بنتی ہے: انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد۔ شراب وہ ہے جو عقل پر چھا جائے۔ اور تین چیزوں کے متعلق میری خواہش تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے جدا نہ ہوتے جب تک ان کی حتمی صورتیں نہ بیان کر جاتے: دادا (کی وراثت)، کلالہ (کی وراثت) اور ربا (سود) کے ابواب۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الاحمد فی الاشربة، الجامع لعبد الرزاق، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ابی الدنیا فی ذم المسکر، ابو عوانہ، الطحاوی، ابن ابی عاصم فی الاشربة، ابن حبان، الدارقطنی فی السنن، ابن مردویہ، السنن للبیہقی

۱۳۶۵۲ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے دعا کی: اللّٰهم بين لنا في الخمر بيانا شافيا۔ اے اللہ! ہمیں شراب کے بارے میں شافی بیان (واضح حکم) فرما دیجیے۔ کیونکہ یہ مال اور عقل دونوں کو اڑا دیتی ہے۔ چنانچہ سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی:

يسألونك عن الخمر والميسر قل فيهما اثم كبير.

وہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں شراب اور جوئے کے بارے میں کہہ دیجیے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دعا کی:

اللهم بين لنا في الخمر بيانا شافيا

چنانچہ پھر سورۂ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی

يا ايها الذين آمنوا لا تقربوا الصلاة وانتم سكارى.

اے ایمان والو! قریب نہ جاؤ نماز کے اس حال میں کہ تم (نشہ میں) مدہوش ہو۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ کا منادی پکارتا کوئی نشہ والا نماز کے قریب نہ آئے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ آیت سنائی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر وہی دعا کی:

اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا

چنانچہ پھر سورۂ مائدہ کی آیت نازل ہوئی

جب آیت کے آخر میں یہ پڑھا گیا:

فھل انتم منتھون

کیا تم (اس سے) باز آنے والے ہو۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا انتھینا ہم باز آ گئے۔

مصنف ابن ابی شیبۃ، مسند احمد، عبد بن حمید، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، مسند ابی یعلی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، ابن مردویہ، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۳۶۵۳ ۔۔۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مرتبہ خیال ہوا کہ قرآن شریف میں یہ لکھ دیا جائے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب فی الخمر ثمانین ووقت لاھل العراق ذات عرق

رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی میں اسی ضرب ماری ہیں اور اہل عراق کے لیے ذات عرق (مقام) کو (میقات احرام) مقرر فرمایا ہے۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۵۴ ۔۔۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شرب خمر میں دو جوتے چالیس بار مارے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر جوتے کے بدلے ایک کوڑا مقرر فرمادیا۔ مصنف ابن ابی شیبۃ

۱۳۶۵۵ ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حد صرف اس شراب نوشی میں ہے جو عقل کو ماؤف کر دے۔ مصنف ابن ابی شیبۃ

۱۳۶۵۶ ۔۔۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے حضرات عمر، عثمان اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے متعلق خبر ملی ہے کہ یہ حضرات شرب خمر میں غلام کو (بھی) اسی کوڑے مارتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبۃ

۱۳۶۵۷ ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس نے شراب پی تھوڑی یا زیادہ اس کو حد جاری کی جائے۔ مصنف ابن ابی شیبۃ

۱۳۶۵۸ ۔۔۔ ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ ان سے غلام کو شرب خمر کی حد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں خبر ملی ہے کہ اس پر آزاد آدمی کی (اسی کوڑوں کی) حد کا نصف (یعنی چالیس کوڑے) ہے اور عمر بن خطاب، عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اپنے غلاموں کو آزاد کی حد کا نصف جاری کرتے تھے۔ موطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، مسدد، السنن للبیہقی

۱۳۶۵۹ ۔۔۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ لشکروں میں آ نکلے ایک آدمی کو نشہ کی حالت میں پایا (آپ رضی اللہ عنہ) اس کو لے کر ابن ملیکہ کے پاس گئے وہ عدہ وافذ کرتے تھے رات کا سماں تھا اس لیے اس کو فرمایا صبح ہو تو اس پر حد جاری کرنا۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۶۰ ۔۔۔ ثور ابن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب پینے والے آدمی کے متعلق مشاورت فرمائی۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے آپ اس کو اسی کوڑے ماریں۔ کیونکہ آدمی جب شراب پیتا ہے تو نشہ میں آجاتا ہے، نشہ میں آتا ہے تو بیہودہ گوئی (ہذیان بازی) کرتا ہے۔ اور جب بیہودہ گوئی کرتا ہے تو تہمت لگاتا ہے (اور تہمت کی حد اسی کوڑے ہے)۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اسی کوڑے مارے۔ موطا امام مالک

عبدالرزاق نے اس روایت کو عکرمہ سے نقل کیا ہے۔

۱۳۶۶۱ ۔۔۔ عبداللہ بن ابی الہذیل سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ ایک بوڑھے کو

جو نشے میں دھت تھا آپ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: او منہ کے بل گرنے والے! تیرا ناس ہو، رمضان میں! حالانکہ ہمارے بچے بھی روزہ دار ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھے کو اسی کوڑے لگوائے اور شام کی طرف جلا وطن کر دیا۔

الجامع لعبدالرزاق، ابو عبید فی الغریب، ابن سعد، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۳۶۶۲۔۔۔ ابوبکر بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص پر حد جاری کی جس نے شراب نوشی کی تھی۔ حالانکہ وہ مریض تھا۔ لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ حد قائم ہونے سے پہلے نہ مر جائے۔ مسدد، ابن جریر

۱۳۶۶۳۔۔۔ علاء بن بدر سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے شراب یا طلاء پی لی (یہ شک راوی ہشیم کو ہے) پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے نشہ آور حلال چیز پی ہے۔ علاء بن بدر کہتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ کو اس کی بات اس کے فعل سے زیادہ بری لگی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق مشورہ کیا تو اصحاب نے اس کو اسی کوڑے مارنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ پھر یہی طریقہ رائج ہو گیا۔ مسدد

۱۳۶۶۴۔۔۔ حضرت سائب بن یزید سے مروی ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک آدمی کو شراب نوشی کی حد لگا رہے تھے۔ آپ کو اس سے شراب کی بو آئی تھی۔ آخر آپ نے اس کو پوری حد جاری فرما دی۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن وھب ابن جریر

۱۳۶۶۵۔۔۔ اسماعیل بن امیہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی آدمی میں سے شراب کی بدبو پاتے اور وہ شراب کا عادی ہوتا تو اس کو چند کوڑے مار دیتے اور اگر کوئی اور ہوتا تو اس کو چھوڑ دیتے۔ الجامع لعبدالرزاق

فائدہ:۔۔۔۔۔ یہ صورت صرف شراب کی بدبو پانے میں ہوتی تھی لیکن اگر کسی نے شراب نوشی کی ہوتی اور وہ نشہ میں دھت ہوتا تو اس پر مکمل حد جاری فرماتے تھے۔

۱۳۶۶۶۔۔۔ یعلی بن امیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: ہم ایسی سرزمین پر رہتے ہیں جہاں شراب نوشی بہت پائی جاتی ہے۔ ہم کیسے ان کو حد جاری کریں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شراب نوشی کرے اس سے سورۃ فاتحہ سنو اگر وہ پڑھ سکے، اسی طرح اس کی چادر دوسری چادروں میں ملا کر سامنے کرو اگر وہ اپنی چادر بھی نہ پہچانے تو اس کو حد جاری کر دو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۶۷۔۔۔ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر امیہ بن خلف کو شراب نوشی کے جرم میں خیبر جلا وطن کر دیا وہ وہاں سے چل کر ہرقل شاہ روم کے ساتھ جا ملا اور نصرانیت کا مذہب اختیار کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد بھی کسی مسلمان کو جلا وطن نہ کیا جائے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۶۸۔۔۔ اسماعیل بن امیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پہلے جب رمضان میں کسی شراب نوش کو پاتے تو اس کو کوڑے لگانے کے ساتھ جلا وطن بھی کرتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۶۹۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ابوبکر بن امیہ بن خلف کو شراب نوشی کی سزا میں خیبر جلا وطن کر دیا گیا وہ ہرقل کے ساتھ جا ملا اور نصرانیت اختیار کر لی۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آئندہ میں کسی مسلمان کو کبھی بھی جلا وطن نہ کروں گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۷۰۔۔۔ سیف بن عمر روایت کرتے ہیں کہ ربیع، ابو المجالد، ابو عثمان اور ابو حارثہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مسلمانوں کا ایک گروہ شراب نوشی کا مرتکب ہوا ہے، جن میں ضرار اور ابو جندل بھی شامل ہیں۔ ہم نے ان سے بازپرس کی تو انہوں نے تاویل پیش کی کہ ہم کو اختیار دیا گیا تھا اور ہم نے شراب کو اختیار کر لیا۔ وہ اس طرح کہ اللہ نے فرمایا فهل انتم منتهون، یا تم شراب سے باز آنے والے ہو؟ اور اللہ پاک نے تاکیداً حکم نہیں دیا۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ یہ بات تو ان کے اور ہمارے درمیان ہے۔ لیکن فهل انتم منتهون کا مطلب ہے فانتهوا یعنی باز آجاؤ۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب کرام کو جمع فرمایا ان کا اس بات پر اتفاق رائے ہوا کہ شراب نوشی میں اسی کوڑے مارے جائیں اور

جان جانے کی صورت میں اشمان دیں (یعنی دیت ادا کریں) اور جو اس طرح کی تاویل کرے (قرآن میں اور شراب نوشی کو جائز سمجھے) اگر وہ نہ مانے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔ اور رسول اللہ ﷺ جس چیز کی تفسیر فرما گئے ہیں پھر بھی کوئی اس کے خلاف تفسیر بیان کرے (مذکورہ مثال کی طرح) تو اس کو زجرو تنبیہ کی جائے اور (باز نہ آنے کی صورت میں) قتل کیا جائے۔

بالآخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھا: ان لوگوں کو بلاؤ اور اگر ان کا گمان ہو کہ یہ حلال ہے تو ان کو قتل کر دو۔ اور اگر ان کا گمان ہو کہ وہ حرام ہے تو ان کو شراب نوشی کے جرم میں اسی کوڑے مارو۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے مے نوشوں کو بلایا۔ اور تمام لوگوں کے سامنے ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: شراب حرام ہے۔ لہٰذا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اسی اسی کوڑے لگوائے اور غلط تفسیر کرنے والوں کو بھی سزا دی گئی۔ وہ بھی اپنی حرکت پر نادم ہوئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو فرمایا: اے اہل شام! اب تمہارے اندر کوئی مصیبت اترے گی۔ چنانچہ اس سال قحط سالی پیش آئی اور اس سال کو عام الرمادۃ کہا جانے لگا۔ النسائی

۱۳۶۷۱۔۔۔ حکم بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: جب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ابوجندل اور ضرار بن الازور (کی شراب نوشی) کے متعلق لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے اس مسئلے کے بارے میں مشاورت فرمائی۔ سب اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ شراب اور دوسرے نشہ آور مشروبات میں حد تہمت جاری کی جائے اور اگر وہ اس حد میں کوئی مرجائے تو بیت المال اس کی دیت ادا کرے گا۔

اس کو سیف بن عمر نے تفصیلاً روایت کیا ہے۔ ابن عساکر

شرابیوں کی صحبت بھی خطرناک ہے

۱۳۶۷۲۔۔۔ عمرو بن عبداللہ بن طلحۃ الخزاعی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگوں کو پکڑ کر لایا گیا جنہوں نے شراب نوشی کی تھی۔ ان میں ایک روزہ دار بھی تھا (یعنی اس نے شراب نوشی نہیں کی تھی مگر ان کے ساتھ بیٹھا تھا) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سب کو روزہ دار سمیت حد خمر جاری کی۔ لوگوں نے کہا: یہ تو روزہ دار ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر ان کے ساتھ کیوں بیٹھا تھا۔

الاشربۃ للاحمد، النسائی

۱۳۶۷۳۔۔۔ عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حد خمر اسی کوڑے ہیں۔ ابن جریر

۱۳۶۷۴۔۔۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا ارادہ ہوا کہ لوگوں کو جمع کر کے ان کے روبرو اس (قرآن شریف) پر لکھوا دوں کہ اس بات پر عمر اور فلاں فلاں لوگ شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خمر (شراب نوشی) میں حد جاری فرمائی ہے۔ ابن جریر

۱۳۶۷۵۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب نوشی میں چھڑی اور جوتوں سے حد لگائی۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور لوگ خوشحال مقامات اور بستیوں میں آگئے تو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم) سے مشاورت کی کہ حد خمر کیا ہونی چاہیے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ شراب کی حد تمام حدود میں سب سے کم حد (جو حد تہمت ہے وہ) مقرر فرما دیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے حد خمر مقرر فرما دی۔

ابن جریر

۱۳۶۷۶۔۔۔ وبرۃ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شراب نوشی میں چالیس کوڑے مارتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی چالیس کوڑے مارتے تھے۔ وبرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر مجھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ میں نے آکر عرض کیا: یا امیر المومنین! حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے؟ پوچھا: کس بارے میں؟ میں نے عرض کیا: لوگ اس سزا کو کم سمجھ کر شراب نوشی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اس لیے آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گرد و پیش لوگوں

سے پوچھا تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا امیر المومنین ہمارا خیال ہے کہ اسی کوڑے لگنے چاہئیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول فرمایا۔ اور سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے لگائے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد لوگوں کو شراب نوشی میں اتنے کوڑے مارے۔ ابن وھب، ابن جریر، السنن للبیھقی

۱۳۶۷۷۔۔۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی شراب نوشی کرتا تو بطور حد کے ہر کوئی اس کو تھپڑ مارتا حتی کہ مارنے والے زیادہ ہو جاتے۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ کیا اور فرمایا: لوگ مارنے میں آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ اگر سب ہی اس طرح مارنے لگے تو آدمی کو قتل کر دیں گے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کے مطابق جو حد تہمت ہے (اسی کوڑے) اس کو مقرر فرما دیں۔ چنانچہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسی کوڑے مقرر فرما لیے۔ ابن جریر

۱۳۶۷۸۔۔۔ حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے مروی ہے فرمایا: عہد نبوی ﷺ میں مے نوش کو (حکم نبوی ﷺ پر) لوگ اس کو تھپڑوں اور جوتوں سے مار لیتے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو اس بات کا ڈر ہوا کہ کہیں اس طرح آدمی ہلاک نہ ہو جائے چنانچہ صرف چالیس کوڑے مارنے پر اکتفا کیا گیا۔ لیکن جب دیکھا کہ اتنی سزا سے لوگ شراب نوشی سے باز نہیں آتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے مشورہ کے مطابق اسی کوڑے مارنے شروع کیے۔ پھر اسی پر عمل جاری رکھا اور فرمایا: یہ ادنیٰ ترین حد ہے۔ ابن جریر

فائدہ:۔۔۔۔۔ حد جاری کرنے میں ہاتھ اتنا اوپر کرنا ممنوع ہے۔ جس سے بغل نظر آئے، یعنی ہاتھ کو ہموار سطح سے اونچا کرنا ممنوع ہے اس لیے کوڑے سے ایک حد سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی، اسی وجہ سے چالیس سے بڑھا کر اسی کوڑے مقرر کیے گئے۔

۱۳۶۷۹۔۔۔ نجدۃ الحنفی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ شراب نوشی میں حد کیسے جاری کی جاتی تھی؟ ارشاد فرمایا: پہلے تو ہاتھوں اور جوتوں سے شراب نوش کو مارا جاتا تھا، لیکن پھر ہم کو خوف ہوا کہ کہیں شراب نوش کا کوئی دشمن ازدحام کا فائدہ اٹھا کر اس کو مار ہی نہ ڈالے۔ پس ہم نے گنتی کے کوڑے مارنے طے کر لیے (یعنی ایک آدمی تمام کوڑے مارے)۔ ابن جریر

۱۳۶۸۰۔۔۔ یعقوب بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے وبرۃ بن رومان الکلبی کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام دے کر بھیجا کہ شام میں لوگ شراب نوشی میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ حالانکہ میں چالیس کوڑے مارتا ہوں۔ لیکن مجھے نہیں محسوس ہوتا کہ کوڑوں کی اتنی تعداد ان کو اس کام سے روک دے گی۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ آپ شرب خمر کی حد کو حد تہمت کے برابر طے فرما دیں کیونکہ آدمی جب شراب نوشی کرتا ہے تو ہرزہ سرائی (بے سوچے سمجھے بکواس) کرتا ہے۔ اور جب ہرزہ سرائی کرتا ہے تو تہمت بھی لگا دیتا ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اتنے کوڑے مارے اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھی لکھ بھیجا۔ انہوں نے بھی ملک شام میں یہی تعداد طے فرما دی۔ ابن جریر

۱۳۶۸۱۔۔۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابومحجن کو (متعدد بار کی) شراب نوشی میں سات مرتبہ حد جاری فرمائی۔ ابن جریر

۱۳۶۸۲۔۔۔ زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ قدامہ بن مظعون کو لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا انہوں نے شراب نوشی کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اس پر شہادت کون دیتا ہے؟ علقمہ خصی نے فرمایا: اگر آپ کسی خصی کی شہادت کو معتبر مانتے ہیں تو میں شہادت دیتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں تمہاری بات تو درست ہے۔ چنانچہ علقمہ نے فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ اس نے قے (الٹی) کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو اس نے پی ہوگی کیونکہ قے بغیر نوش کیے نہیں کر سکتا۔ ابن جریر

۱۳۶۸۳۔۔۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جارود (جو بحرین کی معزز ہستی تھے) ابن عفان یا ابن عوف کے پاس آکر مقیم ہوئے۔ صاحب مکان نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ میں جارود کو تین باتوں میں سے ایک کا

اختیار دوں یا تو اس کو بلا کر اس کی گردن زنی کروں، یا اس کو مدینے میں کسی بیگار کے کام پر روک لوں یا اس کو شام ملک چلتا کر دوں۔ کیونکہ وہ بغیر شہادت کے بحرین کے گورنر قدامہ کو شراب نوشی کی سزا میں کوڑے لگوانا چاہتا ہے۔ صاحب منزل (جن کے ہاں جارود ٹھہرے ہوئے تھے) نے کہا: یا امیر المومنین! آپ نے اس کے لیے کوئی اختیار کی (آسان بات) نہیں چھوڑی۔ چنانچہ وہ ان باتوں کے ساتھ واپس جارود کے پاس گئے اور ان کو خبر سنائی۔ جارود نے پوچھا: آپ نے امیر المومنین کو ان باتوں کے جواب میں کیا کہا؟ صاحب مکان بولے: میں نے عرض کیا: امیر المومنین! آپ نے جارود کے لیے کوئی خاص بات سہولت کی نہیں چھوڑی۔ جارود بولے: مجھے تینوں باتیں ہی منظور ہیں۔ اگر آپ رضی اللہ عنہ مجھے بلا کر میری گردن زنی کرتے ہیں تو اللہ کی قسم! میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کو نہیں سمجھتا کہ وہ مجھے اپنی ذات پر ترجیح دیں گے۔ اگر وہ مجھے مدینے میں کسی مشقت پر روکتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے قریب اور ازواج نبی ﷺ کی خدمت پر تو مجھے یہ بھی ناپسند نہیں ہے اور اگر وہ مجھے شام بھیجنا چاہتے ہیں تو وہ بھی حشر و نشر (قیامت واقع ہونے والی) سرزمین ہے۔

چنانچہ صاحب مکان نے یہ پیغام آکر حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ اس کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ بلائے جانے پر حاضر بارگاہ ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارے گواہ کون ہیں (جو گواہی دیں کہ قدامہ نے شراب پی ہے)؟ جارود بولے: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: وہ تیرا سالا؟ اللہ کی قسم! میں اس کی کمر کوڑے مار مار کر سجا دوں گا۔ تب حضرت جارود نے (قدرے جرأت سے) فرمایا: اللہ کی قسم! یہ انصاف کی بات نہ ہوگی کہ آپ کا سالا تو شراب نوشی کرے (قدامہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کی اہلیہ کے بھائی اور ابن عمر وحفصہ کے ماموں تھے اور میرا سالا اس کی گواہی دینے پر کوڑے کھائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اچھا اور کون ان پر گواہی دے رہا ہے؟ جارود بولے: علقمہ۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ہاں وہ سچے آدمی ہیں۔ ان کو بلاؤ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم کس بات کی شہادت دیتے ہو؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے ان کو (قدامہ بن مظعون کو) ابن امر کے ساتھ شراب نوشی کرتے دیکھا ہے حتیٰ کہ انہوں نے اپنے پیٹ میں شراب انڈیل لی ہے۔ علقمہ جو خصی تھے اور ان کی شہادت جائز تھی۔ واللہ اعلم یہ واقعی خصی تھے یا کسی خصہ نامی بستی کی طرف منسوب تھے جیسا کہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔ علقمہ بولے: میں نے قدامہ کو شراب پیتے نہیں دیکھا لیکن شراب تھوکتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! انہوں نے تھوکی ہے تو ضرور پی ہوگی (بس مجھے ان شہادتوں پر یقین آگیا اور بات یہ ہے کہ) میں جب سے امارت (حکومت) پر بیٹھا ہوں میں نے ان کو بہت پسند کیا تھا (اور اسی وجہ سے ان کو بحرین کا گورنر بنایا تھا) لیکن مجھے ان سے خیر و برکت نہیں ملی، پس ان کو لے کر جاؤ اور شراب نوشی کی سزا میں کوڑے مارو۔ ابن جریر

شراب نوشی کی سزا

۱۳۶۸۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں شراب نوش کرنے والوں کو ہاتھوں، جوتوں اور لاٹھیوں سے مار لیتے تھے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ پھر خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ میں لوگ حضور کے زمانے کی نسبت زیادہ ہو گئے (جن پر حد جاری کی جاتی)۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کو کوئی مقرر حد طے کر دینا چاہیے۔ چنانچہ عہد نبوی میں جو سزا دی جاتی تھی اس پر غور کیا گیا اور چالیس کوڑے مقرر کر دیئے گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چالیس کوڑے مارتے رہے حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح چالیس کوڑے مارتے رہے۔ حتیٰ کہ مہاجرین اولین میں سے ایک آدمی لایا گیا۔ غالباً وہ پچھلی روایت والے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے بھی شراب نوشی کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ انہوں نے فرمایا: آپ مجھے کیوں کوڑے لگواتے ہیں؟ میرے اور آپ کے درمیان کتاب اللہ ہے (اس کے مطابق فیصلہ کریں)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کوئی کتاب میں پاتے ہیں کہ میں آپ کو کوڑے نہ ماروں؟ انہوں نے فرمایا: اللہ کا فرمان ہے:

لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح.

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال کیے ان پر کوئی گناہ نہیں۔

میں تو ان لوگوں میں سے ہوں۔

من الذین آمنوا وعملوا الصالحات ثم اتقوا و آمنوا ثم اتقوا واحسنو.

جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کیے پھر تقویٰ اختیار کیا اور ایمان لائے پھر (مزید) تقویٰ اختیار کیا اور اچھائی کی۔

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر، احد، خندق اور بہت سے غزوات میں شریک رہا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو فرمایا تم ان کو جواب کیوں نہیں دیتے یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت نازل ہوئی تھی جو لوگ چلے گئے ہیں ان کے لیے عذر بن کر اور جو پیچھے رہ گئے ان کے لیے تو یہ حجت ہے۔ چلے جانے والوں کا عذر تو یہ تھا کہ وہ شراب حرام ہونے سے پہلے اللہ کے پاس چلے گئے۔ جبکہ رہ جانے والوں پر یہ حجت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

یاایھا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ.

یہاں شراب کو شیطان کا عمل اور گندگی فرمایا۔ اور اس سے اجتناب کا حکم دیا۔ فرمایا: اگر وہ ان لوگوں میں سے ہے جو ایمان لائے، عمل صالح کیے، پھر تقویٰ اختیار کیا اور ایمان لائے پھر تقویٰ اختیار کیا اور اچھائی کی۔ تو اس کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اللہ پاک نے شراب نوشی سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے؟ (کیا سزا ہونی چاہیے؟) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا خیال ہے کہ آدمی جب شراب پیتا ہے تو نشہ میں آجاتا ہے اور جب نشہ میں آجاتا ہے تو بیہودہ گوئی کرتا ہے اور جب بیہودہ گوئی کرتا ہے تو بہتان طرازی بھی کرتا ہے اور بہتان طرازی کی سزا اسی کوڑے ہے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دے دیا اور لائے گئے آدمی کو اسی کوڑے مارے گئے۔ ابوالشیخ، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۳۹۸۵ ۔۔۔ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حد خمر کی کوئی تعداد مقرر نہ فرمائی تھی بلکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مقرر کی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مقرر فرمائی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے اور چالیس کوڑے دونوں حدیں مقرر فرمائیں بایں صورت کہ اگر ایسا آدمی لایا جاتا جو نشے میں بالکل دھت ہوتا تو اس کو اسی کوڑے مارتے اور جب ایسا کوئی آدمی لایا جاتا جو محض ڈگمگا رہا ہوتا تو اس کو چالیس کوڑے مارتے۔ ابن راھویہ

۱۳۹۸۶ ۔۔۔ (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابوساسان الرقاشی حضین بن المنذر کہتے ہیں میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بارگاہ خلافت میں حاضر ہوا۔ وہاں ولید بن عقبہ کو لایا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی اور حمران بن ابان اور ایک دوسرے آدمی نے اس کی شہادت دی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس پر حد جاری کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن جعفر کو کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ عبداللہ نے کوڑے مارنے شروع کردیئے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ شمار کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چالیس تک شمار کیا پھر فرمایا رک جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے چالیس کوڑے مارے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے، عمر رضی اللہ عنہ نے صدر خلافت میں چالیس کوڑے مارے پھر اس کی تعداد پوری اسی فرمادی۔ اور یہ سب سنت ہیں اور مجھے یہ تعداد (چالیس) زیادہ پسند ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، الکبیر للطبرانی، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، الدارمی، ابن جریر، ابوعوانۃ، الطحاوی، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

۱۳۹۸۷ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی میں اسی کوڑے (ضربیں) ماری ہیں۔ الاوسط للطبرانی

۱۳۹۸۸ ۔۔۔ ابومروان سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نجاشی حارثی شاعر کو ماہ رمضان میں شراب نوشی کرنے پر اسی کوڑے مارے۔ پھر اس کو قید کروادیا اور اگلے دن نکلوا کر بیس کوڑے پھر مارے۔ اور فرمایا یہ بیس کوڑے اس لیے کہ تم نے رمضان میں دن کے وقت پی کر اللہ پر جرأت کی اور روزہ چھوڑا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی، ابن جریر

۱۳۹۸۹ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

مارنے والے کو حکم دیا اس کو مار اور بغل کھلا چھوڑ دے تاکہ اپنے ہاتھوں سے اپنا دفاع کرتا رہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۹۰ ۔۔۔سدی رحمۃ اللہ علیہ ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے ایک کوڑا منگوایا جو دونوں کوڑوں کے درمیان تھا (یعنی زیادہ نرم اور نہ زیادہ سخت) آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے پھل کا حکم دیا۔ چنانچہ کوڑے کا پھل کوٹا گیا اور دو پتھروں کے درمیان مار مار کر اس کو نرم کیا گیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ کوڑا ایک آدمی کو دیا اور فرمایا اس کے ساتھ مار اور ہر عضو کو اس کا حصہ دے۔ ابن جریر

فائدہ:۔۔۔۔۔۔یعنی جسم کے ایک حصہ پر ساری تعداد پوری نہ کرو۔ بلکہ جگہیں بدل بدل کر مارو اور چہرے اور شرمگاہ سے احتیاط برت کر مارو۔

۱۳۶۹۱ ۔۔۔حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب نے ارشاد فرمایا: جو بھی حدود اللہ میں سے کسی حد میں مرے مجھے اپنے دل میں اس کی طرف سے کوئی کھٹکا اور تردد نہیں ہوتا (کیونکہ اس کا اللہ نے حکم دیا ہے) لیکن شراب نوشی کی حد میں جو مر جائے مجھے اس کا خطرہ رہتا ہے کیونکہ یہ حد ہم نے آپ ﷺ کے بعد مقرر کی ہے۔ اسی وجہ سے جو اس میں مر جائے میں اس کی جان کا فدیہ (یعنی دیت اور خون بہا) دوں گا۔ بیت المال سے یا فرمایا امام (حاکم) کے تھیلے سے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ شک مجھے ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا تھا۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۳۶۹۲ ۔۔۔عرفجہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو شراب نوشی میں چالیس کوڑے مارے لیکن ایسے کوڑے کے ساتھ جس کے دو منہ تھے۔ السنن للبیہقی

۱۳۶۹۳ ۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا کیا شراب نوشی زنا اور چوری سے بھی بڑھ کر سخت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں کیونکہ شراب نوش (نشے میں) زنا کر بیٹھتا ہے، چوری کر لیتا ہے، قتل کر دیتا ہے اور نماز چھوڑ دیتا ہے۔

ابن السنی فی کتاب الاخوۃ والاخوات

۱۳۶۹۴ ۔۔۔ازھر بن عبد بن عوف الزہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک مے نوش کو لایا گیا۔ آپ ﷺ اس وقت خیبر مقام پر تھے۔ آپ ﷺ نے اس کے چہرے پر مٹی ماری پھر اپنے اصحاب کو ہاتھوں کی چھڑی اور جوتوں کے ساتھ اسے مارنے کا حکم دیا حتیٰ کہ آپ نے خود ہی حکم فرمایا ٹھہر جاؤ اور پھر اصحاب کرام ٹھہر گئے پھر (اسی طرح آپ شرب خمر پر سزا دیتے رہے حتیٰ کہ) آپ کی وفات ہوئی۔ اور یہی آپ کا طریقہ رہا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی میں چالیس کوڑے مارے، پھر آخر زمانہ خلافت تک اسی کوڑے مارتے رہے۔

الکبیر للطبرانی، ابونعیم

۱۳۶۹۵ ۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی۔ آپ ﷺ نے دو چھڑیوں کے ساتھ چالیس کے قریب ضربیں ماریں۔ پھر یہی طریقہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اختیار فرمایا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو آپ نے لوگوں سے مشورہ لیا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب سے ہلکی حد اسی کوڑے ہے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی مقرر فرمادی۔ ابن جریر

۱۳۶۹۶ ۔۔۔عبدالرحمن بن الحارث سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شراب نوشی سے اجتناب کرو۔ بے شک یہ ام الخبائث ہے۔ تم سے پہلے زمانے میں ایک عبادت گذار آدمی تھا جو لوگوں سے دور رہتا تھا۔ ایک گمراہ عورت اس پر فریفتہ ہوگئی۔ اس نے اس عبادت گزار کے پاس اپنی باندی بھیجی۔ باندی نے آکر عبادت گزار کو کہا: وہ مالکن آپ کو بلاتی ہے شہادت کے لیے۔ چنانچہ عبادت گزار باندی کے ساتھ ہولیا۔ باندی محل میں پہنچ کر ہر گذرتے دروازے کو پیچھے سے بند کرتی گئی حتیٰ کہ عبادت گزار کو اپنی آقا کے پاس پہنچا دیا جو خوبصورت تھی۔ اس کے پاس ایک لڑکا تھا اور ایک شیشے کا برتن شراب سے بھرا ہوا تھا۔ عورت بولی: اللہ کی قسم! میں نے آپ کو کسی شہادت کے لیے نہیں بلایا ہے، بلکہ میں نے آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ آپ میرے ساتھ ہم بستر ہوں یا اس شراب کا ایک جام پی لیں۔ یا اس بچے کو قتل کر دیں۔ عبادت گزار نے (سوچ بچار کے بعد) کہا کہ مجھے اس شراب کا ایک جام پلا دو۔ لیکن ایک جام پینے کے بعد اس نے خود ہی مزید پینے

کی تمنا کی تھی کہ وہ عورت کے ساتھ آ کر بدکاری کا مرتکب بھی ہو گیا اور وہ بچے کو بھی قتل کر ڈالا۔

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لہٰذا اس شراب سے بچو۔ اللہ کی قسم! یہ اور ایمان دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے ،الا یہ کہ ان میں سے کوئی ایک نکل جائے تو دوسرا رہ سکتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، النسائی، شعب الایمان للبیھقی، السنن للبیھقی، رستة فی الایمان، رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم المسکر، ابن ابی عاصم، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی، شعب الایمان للبیھقی، السنن لسعیدبن منصور مرفوعاً۔

سعید بن منصور فرماتے ہیں: امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا عمر بن سعید نے زہری سے اس کو مسنداً بیان کیا ہے اور یونس، معمر اور شعیب وغیرھم نے زہری سے موقوفاً بیان کیا ہے اور موقوف ہی درست ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں موقوف زیادہ محفوظ ہے۔ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا مرفوع ہونا واہیات میں ذکر کیا ہے اور اس کے موقوف ہونے کو صحیح قرار دیا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۳۶۹۷۔۔۔ قال ابونعیم فی الحلیۃ: اشھدباللہ و اشھد للہ لقد حدثنی علی بن محمد القزوینی قال اشھدباللہ و اشھدللہ.

امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ حلیۃ الاولیاء میں فرماتے ہیں میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں کہ مجھے علی بن محمد القزوینی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں: میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں۔

لقد حدثنی محمد بن احمد بن قضاعة قال: اشھد باللہ و اشھدللہ لقد حدثنی القاسم بن العلاء الھمدانی قال اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی الحسن بن علی قال: اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی ابی علی بن محمد قال اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی ابی محمد بن علی قال اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی ابی علی بن موسیٰ الرضا قال: اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی ابی موسیٰ بن جعفر قال اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی ابی جعفر بن محمد قال: اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی ابی محمد بن علی قال: اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی ابی علی بن الحسین قال اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی ابی الحسین بن علی قال: اشھد باللہ و اشھد للہ، لقد حدثنی علی بن ابی طالب قال اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

یعنی سب راوی اپنے مروی عنہ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ اشھد باللہ اور اشھد للہ کے تاکیدی الفاظ کے ساتھ یہ روایت نقل کرتے ہیں۔ اور قاسم بن العلاء کے بعد آخری راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ تک تمام راوی باپ دادا ہیں اور آل علی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر شہادت دیتا ہوں اور اللہ ہی کے لیے شہادت دیتا ہوں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! شراب کا عادی بت کی عبادت کرنے والے کی مثل ہے۔ قال ابونعیم صحیح ثابت (ابن النجار) روایت صحیح ہے۔

۱۳۶۹۸۔۔۔ انبانا یوسف بن المبارک بن کامل الخفاف قال: اشھد باللہ و اشھد للہ لقد اخبرنی محمد بن عبدالباقی الانصاری قال: اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی ابوبکر احمد بن ثابت الخطیب قال: اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنا القاضی ابو العلاء محمد بن علی الواسطی قال: اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی ابومحمد عبداللہ بن احمد بن عبداللہ بن الملیح السجزی قال: اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی علی بن محمد الھروی قال: اشھد باللہ و اشھد للہ، لقد حدثنی عبدالسلام بن صالح قال: اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی ابی موسیٰ بن جعفر قال: اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی ابی جعفر بن محمد قال اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی ابی محمد بن علی قال: اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی علی بن الحسین قال: اشھد باللہ و اشھدللہ لقد حدثنی ابی الحسین بن علی قال: اشھد باللہ و اشھد للہ لقد حدثنی ابی علی بن ابی طالب.

دن تک جب اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ تین مرتبہ ایسے ہی فرمایا پھر فرمایا اگر پھر (چوتھی بار) شراب نوشی کرے گا تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو نہر الخبال سے پلائے۔ پوچھا گیا: نہر الخبال کیا ہے؟ فرمایا: اہل جہنم کی خون پیپ (کا ملغوبہ)۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۰۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس نے شراب نوشی کی اللہ پاک اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ فرمائے گا اور اگر وہ اس کو پیتا رہا اور اسی میں مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا اور اللہ پاک اس کی طرف نظر نہ فرمائیں گے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۰۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لعنت کی گئی ہے شراب پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کی قیمت کھانے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر اور جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے اس پر۔ الجامع لعبد الرزاق

کلام: روایت محل کلام ہے، دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۵۸۔

۱۳۷۰۷ عبدالرحمن بن ابی نعم البجلی سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو اصحاب نبی ﷺ میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب شراب نوشی کرتا ہے اس کو کوڑے مارو۔ پھر دوبارہ کرے تو دوبارہ مارو اور اگر چوتھی بار بھی شراب نوشی کرے تو اس کو قتل کردو۔ ابن جریر

۱۳۷۰۸ ...شیخ، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شراب پئے اس کو مارو۔ اگر پھر کرے پھر مارو۔ اگر پھر کرے تو پھر مارو۔ اگر چوتھی بار کرے تو اس کو قتل کردو۔ ابن جریر

۱۳۷۰۹ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: میرے پاس ایسے شخص کو لاؤ جس پر تین مرتبہ شراب نوشی کی سزا میں حد جاری ہوچکی ہو۔ مجھ پر لازم ہے کہ میں اس کی گردن اڑادوں۔ ابن جریر

۱۳۷۱۰ عن الحسن عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارو، پھر شراب نوشی کرے پھر کوڑے مارو۔ پھر شراب نوشی کرے پھر کوڑے مارو حتیٰ کہ چوتھی بار کرے تو اس کو قتل کردو۔ ابن جریر

۱۳۷۱۱ شہر بن حوشب، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارو۔ پھر کرے پھر مارو۔ پھر کرے تو چوتھی بار میں قتل کردو۔ ابن جریر

۱۳۷۱۲ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: قیامت کے دن شراب نوش کو سیاہ چہرے والا لایا جائے گا۔ اس کی آنکھیں نیلگوں ہوں گی، اس کی ایک جانب لٹکی ہوئی۔ فرمایا: اس کی ایک جانب کی باچھ لٹکی ہوگی، اس کی زبان لٹک رہی ہوگی اور اس کا تھوک اس کے سینے پر بہہ رہا ہوگا۔ جو شخص بھی اس کو دیکھے گا اس سے نفرت کرے گا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۱۳ (عبداللہ بن مسعود کے شاگرد) علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ملک شام میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: ہمیں کچھ پڑھ کر سناؤ چنانچہ میں نے ان کو سورۃ یوسف پڑھ کر سنائی۔ ایک حاضر مجلس آدمی نے کہا: یہ اس طرح نازل نہیں ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: افسوس ہے تجھ پر، میں نے یہ سورت اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو پڑھ کر سنائی تو آپ نے مجھے فرمایا: احسنت بہت اچھا پڑھا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی میں شراب کی بو محسوس کی تو فرمایا: تو ناپاک چیز پیتا ہے اور قرآن کو جھٹلاتا ہے۔ میں اپنی جگہ سے نہ اٹھوں گا جب تک کہ تجھے حد جاری نہ کردی جائے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۱۴ عبدالرحمن بن الازہر سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے سال دیکھا۔ اس وقت میں نوجوان لڑکا تھا۔ آپ ﷺ خالد بن الولید کے ٹھکانے کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک شراب نوش کو لایا گیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو اسے مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ تھا انہوں نے اسی سے اس کو مارنا شروع کردیا۔ کسی نے کوڑے سے مارا، کسی نے جوتے سے مارا اور کسی نے اپنی لاٹھی سے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس پر مٹی کی مٹھی پھینکی۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دور مبارک آیا تو ایک شرابی کو لایا گیا۔ آپ نے حضور ﷺ کے اصحاب سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنا مارا ہے؟ سب نے سوچ بچار کرکے بتایا کہ چالیس ضربیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس ضربیں لگوائیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں (سپہ سالار) حضرت خالد بن

ولید نے عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ لوگ اس سزا کو کم اور حقیر خیال کر کے شراب میں منہمک ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مہاجرین اولین بھی بیٹھے تھے وہ کہنے لگے: ہمارا خیال ہے کہ آپ اس حد میں اسی کوڑے پورے کر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی تائید میں فرمایا: آدمی جب شراب پیتا ہے تو ہرزہ سرائی کرتا ہے اور جب ہرزہ سرائی کرتا ہے تو بہتان باندھتا ہے اور بہتان کی سزا (اسی کوڑے ہے) پس آپ وہ پوری کر دیں۔

ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۳۷۱۵ ـــ عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو گویا دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ جنگ حنین کے دن لوگوں کے جلو میں خالد بن ولید کا کجاوہ (عارضی ٹھکانہ) تلاش کر رہے ہیں۔ اسی اثناء میں ایک آدمی جس نے شراب پی تھی آپ ﷺ کے سامنے آیا۔ آپ نے لوگوں کو اشارہ فرمایا: اس کو مارو۔ پس کسی نے اس کو جوتوں سے مارا، کسی نے لاٹھی سے مارا اور کسی کے ہاتھ میں کھجور کی تازہ چھڑی تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے خود زمین سے ایک مٹھی مٹی اٹھائی اور اس کے چہرے پر دے ماری۔ ابن جریر

۱۳۷۱۶ ـــ محمد بن کعب القرظی سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں غزوہ کیا۔ اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ملک شام پر امیر تھے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے سامنے سے شراب کے مٹکے گذرے جو کہیں اٹھا کر لے جائے جا رہے تھے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ان کو دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھے اور نیزے کے ساتھ ہر مٹکے کو توڑتے گئے۔ حضرت امیر معاویہ کے کارندوں نے آپ کو پکڑ لیا۔ آپ کی خبر حضرت امیر معاویہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ بوڑھے آدمی ہیں، ان کی عقل ٹھکانے نہیں ہے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میری عقل اپنی جگہ پر ہے، لیکن بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو منع فرمایا ہے کہ ہم اس کو اپنے مشکوں میں یا اپنے پینے کے برتنوں میں ڈالیں، اور میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ اگر میں زندہ رہا حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک بات اگر میں نے معاویہ میں ٹوٹ کر لی تو میں ان کا شکم چاک کر دوں گا یا پھر میری موت ہی آ جائے گی۔

الحسن بن سفیان، ابن مندہ، ابن عساکر

۱۳۷۱۷ ـــ عقبہ بن الحارث سے مروی ہے کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو شراب زدہ حالت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ جو اصحاب اس وقت گھر میں موجود تھے آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اس کو ماریں، میں بھی اس کو مارنے والوں میں شامل تھا۔ چنانچہ ہم نے اس کو جوتوں اور چھڑیوں سے مارا۔ ابن جریر

۱۳۷۱۸ ـــ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص کو جس نے شراب نوشی کی تھی، لایا گیا۔ آپ ﷺ نے حاضرین کو اسے مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ لوگوں نے اسے ہاتھوں اور چھڑیوں سے مارا۔ میں بھی انہیں میں شامل تھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۱۹ ـــ عیاض بن غنم سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: جس نے مے نوشی کی چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی، اگر وہ مر گیا تو جہنم میں جائے گا۔ اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمالیں گے۔ اگر اس نے دوسری مرتبہ شراب نوشی کی تو پھر یہی صورت ہے۔ لیکن اگر اس نے تیسری اور چوتھی مرتبہ بھی مے نوشی کی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو ردغۃ الخبال سے پلائے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ردغۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنمیوں کے خون پیپ (اور غلاظت) کا نچوڑ۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۳۷۲۰ ـــ قبیصہ بن ذؤیب سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو شراب نوشی کے جرم میں تین مرتبہ کوڑے لگوائے پھر چوتھی مرتبہ بھی اس کو اسی وجہ سے لایا گیا تو آپ نے (پہلے کی طرح) اس کو مارا اور اس پر کچھ زیادتی نہیں کی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۲۱ ـــ محمد بن راشد، عبدالکریم سے اور وہ قبیصہ بن ذؤیب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو شراب نوشی کے جرم میں چار مرتبہ سزا دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) ابو محجن ثقفی کو آٹھ بار کوڑے لگوائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۲۲ ـــ نافع بن کیسان سے مروی ہے کہ ان کے والد نے ان کو اپنا یہ واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ وہ شراب اٹھائے مدینہ جا رہا تھا اور اس سے قبل شراب کی حرمت نازل ہو چکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے ابونافع! تم کیا اٹھا کر لے جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: شراب ہے یا رسول اللہ! اور شاید یہ حرام ہو چکی ہے؟ تو کیا یا رسول اللہ! میں اس کو یہود کے ہاتھوں نہ فروخت کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا فروخت

کرنے والا بھی اس کو پینے والے کی طرح ہے۔ روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی حرام ہو چکی ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہو چکی ہے۔ چنانچہ ابونافع نے شراب کے مٹکے البطحان وادی میں توڑ ڈالے۔ البغوی، الرویانی، ابن مندہ، الخطیب فی المتفق، ابن عساکر

۱۳۷۴۳ ..... حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارو۔ تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا پھر فرمایا: اگر چوتھی بار شراب نوشی کرے تو اس کو قتل کر ڈالو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۴۴ ..... ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب نوشی پر چالیس ضربیں ماریں۔ ابن جریر

۱۳۷۴۵ ..... عن معمر عن سہل عن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ کی سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ شراب نوشی کریں تو ان کو کوڑے مارو۔ تین مرتبہ آپ نے ایسا ہی فرمایا پھر فرمایا: اگر چوتھی بار شراب پئیں تو ان کو قتل کر دو۔

معمر کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابن المنکدر سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: قتل کرنا متروک ہو چکا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ابن النعیمان کو لایا گیا تو آپ نے ان کو کوڑے مارے پھر کئی بار لائے گئے اور چوتھی یا اس سے زائد مرتبہ بھی آپ نے ان کو کوڑے مارے۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۴۶ ..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مے نوش لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا اور انہوں نے اس کو مارا۔ کسی نے اپنے جوتے سے مارا، کسی نے ہاتھوں سے مارا اور کسی نے اپنے کپڑے سے مارا۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا: رک جاؤ۔ پھر فرمایا: اب اس کو ڈانٹ ڈپٹ کر کے شرم دلاؤ۔ چنانچہ لوگ اس کو کچھ کچھ کہنے لگے: کیا تجھے رسول اللہ ﷺ سے شرم نہیں آتی، ایسا کام کرتا ہے؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا۔ آخر جب وہ منہ پھیر کر چلا گیا تو لوگ اس کو بددعا دینے اور برا بھلا کہنے لگے۔ کوئی بولا: اللّٰھم اخزہ اللّٰھم العنہ اے اللہ اس کو رسوا کر، اس پر لعنت کر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوں نہ کہو اور اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔ بلکہ یوں کہو: اللّٰھم اغفرلہ اللّٰھم اھدہ۔ اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس کو ہدایت بخش۔ دوسرے الفاظ ہیں: آپ نے فرمایا: شیطان کے مددگار نہ بنو بلکہ یوں کہو: رحمک اللّٰہ اللہ تجھ پر رحم کرے۔ ابن جریر

۱۳۷۴۷ ..... یحییٰ بن کثیر سے مروی ہے، فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی پیش کیا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی۔ آپ ﷺ نے حاضرین کو حکم دیا اور ہر ایک نے دو دو ضربیں اپنے اپنے جوتے یا کوڑے یا جو کچھ بھی جس کے پاس تھا اس کے ساتھ ماریں۔ اور اس وقت یہ لوگ بیس افراد تھے۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۴۸ ..... محمد بن راشد سے مروی ہے کہ میں نے مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شراب نوشی کرے اس کو مارو۔ پھر چوتھی بار ارشاد فرمایا: جو شراب پیے اس کو قتل کر دو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۴۹ ..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب نوشی میں اسی ضربیں ماریں۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۵۰ ..... حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جو شخص شراب پیتا تھا لوگ اس کو اپنے ہاتھوں، جوتوں اور تھپڑوں سے مارتے تھے۔ عہد نبوی ﷺ، عہد ابی بکر اور عہد فاروقی کے کچھ حصے میں یہی طریقہ رائج رہا۔ پھر یہ خوف ہوا کہ کہیں لوگ آدمی کو مار نہ ڈالیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مقرر کر دیے۔ لیکن جب لوگوں کو دیکھا کہ وہ اس سزا کے باوجود (شراب نوشی سے) باز نہیں آتے تو پھر ساٹھ کوڑے طے کر دیے پھر جب دیکھا کہ اس سے بھی لوگ باز نہیں آتے تو اسی کوڑے مقرر کر دیے اور فرمایا: یہ حدود میں سے ادنیٰ ترین حد ہے۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۵۱ ..... عن معمر عن الزہری کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ شراب نوشی کریں ان کو کوڑے مارو۔ پھر پئیں پھر کوڑے مارو۔ پھر پئیں پھر کوڑے مارو پھر پئیں تو ان کو قتل کرو۔ پھر فرمایا: اللہ نے ان سے قتل معاف کر دیا ہے لہٰذا جب وہ شراب پئیں ان کو کوڑے مارو۔ پھر پئیں پھر کوڑے مارو چار دفعہ ایسا ہی فرمایا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۵۲ ..... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب میں

ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور اچھے اچھے عمل کیے کوئی حرج نہیں اس میں جو وہ کھائیں جبکہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور اچھے اچھے عمل کریں۔

چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان کا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا۔ ابوجندل نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو عرض کیا کہ ہمارا دشمن ہمارے سامنے آچکا ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہماری سزا کچھ موخر کر دیں تاکہ کل ہم دشمن سے مقابلہ کریں اگر اللہ نے ہم کو شہادت کے ساتھ نواز دیا تو آپ کے لیے یہ کافی ہوگا اور آپ کو حد شراب ہم پر قائم کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی اور اگر ہم لوٹ آئے تو آپ دیکھ لینا کہ خلیفہ نے آپ کو کیا حکم دیا ہے وہ آپ بجا لانا۔ ابوعبیدہ نے ان کی بات پر ہاں کر دی۔ چنانچہ اگلے روز جب مسلمانوں کی دشمنوں سے مڈبھیڑ ہوئی تو ابوالازور جام شہادت نوش کر گئے۔ اس وقت تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب بھی آگیا کہ جس نے ابوجندل کو غلطی میں ڈالا ہے اگر اس نے ان کو حجت دی ہے لیکن جیسے ہی تم کو میرا یہ خط ملے تم ان پر حد قائم کر دینا۔ چنانچہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے باقی دو بچ جانے والوں کو بلایا اور ان پر حد قائم فرما دی۔ ابوجندل ایک بڑے سردار کے بیٹے تھے ان کا اپنا بھی ایک رتبہ تھا اس وجہ سے ان کے دل میں اس سزا کی کسک رہ گئی۔ حتیٰ کہ کہا گیا کہ ابوجندل وسوسے میں پڑ گئے ہیں۔ ابوعبیدہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ صورت حال لکھی کہ میں نے ابوجندل کو سزا دی ہے لیکن ان کے دل میں وسوسے جنم لے رہے ہیں ہمیں ڈر ہے کہ کہیں وہ ہلاک نہ ہو جائے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوجندل کو لکھا۔ امابعد! تم کو کس چیز نے غلطی میں ڈالا ہے جبکہ اس سزا سے تم کو تبدیلی ملی ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حٰم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الہ الا ھو الیہ المصیر۔

لہٰذا جب ابوجندل نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا تو ان کے سارے وسوسے اور اندیشے ختم ہوگئے گویا وہ بندش کی بھاری رسی سے کھل گئے۔

السنن للبیہقی

۱۳۷۲۰ عبداللہ بن زہیر الشیبانی سے مروی ہے کہ عتبہ بن فرقد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کو شراب کی زکوٰۃ وصولی کی مد میں چالیس ہزار درہم بھیجے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا: تم نے مجھے شراب کی زکوٰۃ بھیجی ہے۔ مہاجرین کی بجائے تم ہی اس رقم کے زیادہ حقدار ہو اور اللہ کی قسم! آج کے بعد میں تم کو کسی چیز کی حکومت نہیں دوں گا۔ چنانچہ عمر نے ان کو اس منصب سے معزول کر دیا اور لوگوں کو اس کی ساری خبر سنائی۔

ابوعبید وابن زنجویہ

۱۳۷۲۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جس پر میں نے کوئی حد جاری کی ہو اور وہ اس کی وجہ سے مر گیا ہو پھر مجھے اس کا اپنے دل میں تردد ہوا سوائے صاحب شراب کے۔ اگر وہ حد کے دوران مر جاتا ہے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کا طریقہ مسنون نہیں کیا بلکہ آپ کے بعد ہم نے اس کو رائج کیا ہے۔

ابوداؤد، الجامع لعبد الرزاق، مسند احمد، مسند ابی یعلی، البخاری، مسلم، ابن جریر

۱۳۷۲۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میرے پاس ایک اونٹنی ہوتی تھی جو مجھے جنگ بدر کے مال غنیمت میں سے حصہ میں آئی تھی اور دوسری اونٹنی نبی اکرم ﷺ نے مجھے دی تھی مال غنیمت کے خمس میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کا حصہ ہوتا ہے۔ جب میں نے فاطمہ بنت نبی ﷺ کے ساتھ شب زفاف گزارنے کا ارادہ کیا تو بنی قینقاع کے ایک گھڑ ساز کو لیا تاکہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر گھاس (جو رنگائی کے لیے کام ہوتی تھی) اکٹھی کر کے رنگریزوں کو فروخت کر لیں اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی سے میں ولیمہ کا بندوبست کروں۔ چنانچہ (اس کام سے فراغت کے بعد) میں اپنی دونوں اونٹنیوں کے لیے پالان، غرارے، رسیاں وغیرہ جمع کر رہا تھا۔ میری دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کے کمرے کے پہلو میں بیٹھی تھیں۔ حتیٰ کہ جب میں نے ان کے لیے جو جمع کرنا تھا جمع کر لیا تو اپنی اونٹنیوں کے پاس آیا۔ لیکن اس منظر کو دیکھ کر میری آنکھیں بھر آئیں میری دونوں اونٹنیوں کی کوہان کٹی ہوئی تھیں اور ان کے پہلو پھاڑ کر ان کے کلیجے نکال لیے گئے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کام کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا حمزہ بن عبدالمطلب کا ہے اور بتایا وہ شراب نوش انصاری گروہ کے ساتھ اس گھر میں شراب نوشی کر رہے ہیں۔ ان کے پاس ایک گانے والی باندی ہے اور ان کے ساتھی ہیں۔ باندی نے اپنے گانے کے دوران کہا تھا:

الا یا حمز للشرف النواء.

اے حمزہ! دیکھو تو کیسی فربہ اور عمدہ اونٹنیاں ہیں۔

چنانچہ حضرت حمزہؓ نے کود کر تلوار اٹھائی اور اونٹنیوں کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے پہلو پھاڑ کر ان کے کلیجے نکال لیے۔
میں یہ ساری صورت حال جان کر نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا۔ آپ کے پاس زید بن حارثہؓ بھی تھے۔ نبی ﷺ نے میرے چہرے کے کرب کو بھانپ لیا اور پوچھا تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج جیسی تکلیف مجھے کبھی نہیں ہوئی۔ حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم ڈھادیا ہے۔ ان کے کوہان کاٹ دیئے اور ان کے پہلو چاک کر کے (ان کے کلیجے نکال لیے ہیں)۔

اور اس وقت وہ اپنے شراب نوش ساتھیوں کے ساتھ ادھر کمرے میں بیٹھے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر منگوائی اور چادر اوڑھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں اور زید بن حارثہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہولیے۔ حتیٰ کہ آپ حمزہ والے کمرے پر آپہنچے۔ آپ نے اجازت لی۔ اور اجازت ملنے پر اندر تشریف لے گئے۔ آپ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو لعن طعن اور ملامت کی۔ حمزہ شراب کے نشہ میں چور اور سرخ آنکھیں لیے ہوئے تھے۔ حمزہؓ (جو آپ کے چچا تھے) نے آپ کی طرف نظر اٹھائی پہلے گھٹنوں پر نظر مرکوز رکھی پھر پیٹ تک نظر اٹھائی پھر اپنی آنکھیں آپ کے چہرے میں گاڑ دیں اور بولے: تم سب میرے باپ کے غلام ہو۔ نبی اکرم ﷺ جان گئے کہ ابھی وہ نشہ میں دھت ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ الٹے پاؤں واپس ہولیے اور ہم بھی آپ کے پیچھے پیچھے نکل آئے۔ البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابوعوانۃ، مسند ابی یعلی، ابن حبان، السنن للبیہقی

۱۳۷۳۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا مجھے جبرئیل علیہ السلام ہمیشہ بتوں کی عبادت، شراب نوشی اور لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑے سے روکتے رہے ہیں۔ شعب الایمان للبیہقی، النسائی

۱۳۷۳۴۔۔۔ ربیعہ بن زکار سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک بستی دیکھی، پوچھا: یہ کیسی بستی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس کا نام زرارۃ ہے۔ یہاں گوشت اور شراب لگتا ہے (اور شباب کباب کا دور چلتا ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہاں آگ جلوائی اور فرمایا اس بستی کو جلا دو خبیث شے ایک دوسرے کو کھالے۔ چنانچہ وہ بستی جل گئی۔ ابوعبید

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ یہ بستی چند اوطاقوں پر مشتمل ایک چھوٹی سی بستی تھی جہاں لوگ عیاشی کرنے آتے تھے۔ اور شراب و کباب کا دور چلتا تھا۔ یہ چونکہ گناہوں کا اڈا تھا اس لیے آپ نے وہ گناہوں کے اڈے خاکستر کروادیئے۔

۱۳۷۳۵۔۔۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فضیخ کے بارے میں پوچھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا فضیخ کیا ہے؟ آدمی نے کہا ادھری (آدھی نرم اور آدھی سخت) کھجوروں کی نبیذ بنا کر پکی ہوئی کھجوروں میں ملا دینا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو فضوخ ہے۔ وہ شراب جو پینے والے کو مست کردیتی ہے۔ (اور شراب حرام ہے اور اس کے سوا کوئی شراب ہوگی)۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ پچھلے اوراق میں نبیذ کے عنوان کے تحت کئی روایات گزر چکی ہیں جن میں بسر اور تمر یعنی ادھ نرم ادھ سخت اور مکمل پختہ کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۳۷۳۶۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں ایک حج یا عمرے کے دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ ہم کو ایک سوار شخص ملا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے یہ شخص ہماری ہی تلاش میں ہے۔ وہ شخص ہمارے سامنے آکر رونے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کو کیا ہوا؟ اگر تم مقروض ہو تو ہم تمہاری مدد کریں گے، اگر تم خوفزدہ ہو تو ہم تم کو امن دیں گے، ہاں مگر تم نے قتل کیا ہے تو تم کو اس کے بدلے قتل کیا جائے گا، اور اگر تم کسی قوم کے ساتھ رہنے میں تکلیف میں مبتلا ہو تو ہم تم کو وہاں سے اور جگہ منتقل کردیں گے۔ آدمی نے اپنی روداد سنائی میں نے شراب نوشی کا ارتکاب کرلیا تھا۔ میں بنی تیم کا فرد ہوں۔ ابوموسیٰ (جو آپ کی طرف سے ہمارے گورنر ہیں) نے مجھ پر حد جاری کی (اس قدر تو ٹھیک تھا مگر پھر) میرا سر منڈوادیا، میرا چہرہ کالا کیا اور مجھے لوگوں میں پھرایا اور ان کو یہ حکم دیا کہ کوئی اس کے ساتھ اٹھے نہ بیٹھے اور نہ اس کے ساتھ کوئی کھائے پیئے۔ اب میرے دل میں تین خیال آرہے ہیں یا تو میں کوئی تلوار لوں اور ابوموسیٰ کو قتل کردوں۔ یا آپ کے پاس آؤں اور آپ مجھے ملک شام بھیج دیں وہاں مجھے کوئی نہیں جانتا۔ یا پھر میں دشمنوں کے ساتھ جاملوں اور ان کے ساتھ کھاؤں پیوں (آدمی کی روداد سن کر) چا

سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: مجھے ہرگز خوشی نہیں ہوئی کہ تیرے ساتھ یہ یہ کچھ ہوا اور عمر اس حال میں مطمئن ہے۔ جاہلیت میں میں سب سے بڑا شراب نوش تھا۔ یہ زنا کی طرح بڑا جرم نہیں ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا: تم کو میرا سلام ہو، اما بعد! فلاں بن فلاں تمیمی نے مجھے اس اس طرح ساری خبر کہہ سنائی ہے اور مجھے پاک پروردگار کی قسم ہے! اگر دوبارہ تم نے اس طرح کی کوئی حرکت کی تو میں تمہارا چہرہ کالا کرکے تم کو لوگوں میں پھراؤں گا۔ اگر تم میری اس بات کی اہمیت کو سمجھتے ہو تو لوگوں کو حکم دو کہ اس کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں اور کھائیں پئیں۔ اگر یہ شراب نوشی سے توبہ کرلے تو اس کی شہادت بھی قبول کریں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سواری کا جانور اور دو سو درہم عطیہ پیش کرکے رخصت کیا۔ السنن للبیھقی

۱۳۷۴۷۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی تھا۔ اس کا نام تو عبداللہ تھا لیکن اس کا لقب حمار یعنی گدھا پڑ گیا تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو شراب نوشی پر سزا بھی دی تھی۔ اس جرم میں ایک مرتبہ اس کو جب پیش کیا گیا تو ایک آدمی نے اس کو کہا: اللّٰھم العنہ اے اللہ! اس پر لعنت فرما۔ یہ آدمی کس قدر اس جرم میں لایا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو لعنت کرو۔ اللہ کی قسم! اس کو اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے۔ البخاری، ابن جریر، شعب الایمان للبیھقی

۱۳۷۴۸۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی تھا جس کو لوگ گدھا کہتے تھے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کبھی گھی کا کنستر بھیجتا تھا اور کبھی شہد کا کنستر بھیجتا تھا۔ جب اس کے پاس اس مال کا مالک آکر پیسوں کا تقاضا کرتا تو وہ اس کو لے کر حضور ﷺ کے پاس آجاتا اور عرض کرتا یا رسول اللہ! اس کے مال کی قیمت ادا فرمادیں۔ آپ ﷺ صرف مسکرانے پر اکتفا فرماتے اور اس کے مال کی قیمت ادا کرنے کا حکم دیدیتے اور وہ اس کو مل جاتی۔ ایک مرتبہ اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا اس حال میں کہ اس نے شراب نوشی کی تھی۔ ایک آدمی نے اس کے متعلق کہا: اے اللہ! اس پر لعنت فرما۔ کتنی بار یہ شراب کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا جاچکا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو لعنت مت کرو۔ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ ابن ابی عاصم، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور

۱۳۷۴۹۔۔۔ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ابن النعمان کو نبی اکرم ﷺ کے پاس (شراب نوشی کی وجہ سے) لایا گیا آپ نے اس کو کوڑے لگوائے۔ پھر دوبارہ اس کو لایا گیا حتیٰ کہ آپ نے اس کو چار پانچ کوڑے لگوائے۔ ایک آدمی نے کہا: اللّٰھم العنہ اے اللہ! اس پر لعنت ہو یہ کس قدر شراب نوشی کرتا ہے اور کس قدر کوڑے کھاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے کہنے والے کو فرمایا: اس کو لعنت مت کر یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔
مصنف عبدالرزاق

حد نافذ کرنے کے لئے دو گواہ ہونا ضروری ہے

۱۳۷۵۰۔۔۔ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قدامۃ بن مظعون کو بحرین کا گورنر بنا دیا۔ قدامہ حفصہ اور عبداللہ بن عمر کے ماموں یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سالے تھے۔ جارود جو قبیلہ عبدالقیس کے سردار تھے وہ بحرین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ انھوں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! قدامہ نے شراب پی ہے اور نشہ میں دھت ہوئے ہیں۔ اور مجھ پر لازم ہے کہ جب میں حدود اللہ میں سے کوئی حد دیکھوں تو اس کو آپ تک پہنچاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارے ساتھ اور کون گواہی دیتا ہے؟ جارود بولے ابوہریرۃ! ابوہریرہ سے پوچھا تم کس بات کی شہادت دیتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا: میں نے قدامہ کو شراب پیتے نہیں دیکھا مگر نشہ کی حالت میں قے کرتے دیکھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اپنی طرف سے پوری طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر شہادت ادا کردی ہے (اب تم زیادہ مبالغہ نہ کرو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے قدامہ کو بحرین سے آنے کا لکھا۔ وہ تشریف لے آئے۔ جارود ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اٹھے: اس پر کتاب اللہ (کا حکم) نافذ کیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جارود کو فرمایا: تم گواہ ہو یا دشمن ہو؟ جارود بولے: گواہ۔ آپ نے فرمایا: تم نے شہادت ادا کردی۔ چنانچہ جارود خاموش ہوگئے۔ جب اگلا دن ہوا تو جارود پھر بولے: اس پر اللہ کی حد نافذ کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو

بولے: میں تمہیں ان کا دشمن سمجھتا ہوں اور (اس طرح تمہاری گواہی معتبر نہیں رہی جبکہ) تمہارے ساتھ صرف ایک آدمی نے گواہی دی ہے۔ جارود بولے: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں (کہ آپ ان پر اللہ کی حد کو جاری کریں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی زبان تھام لو ورنہ میں تمہارے ساتھ برا سلوک کروں گا۔ پھر حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اگر تم کو ہماری شہادت میں شک ہے تو ہند بنت الولید کے پاس پیغام بھیج کر ان سے معلوم کرلو۔ جو قدامہ کی بیوی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہند بنت الولید کے پاس پیغام بھیجا اس نے بھی اپنے شوہر کے خلاف شہادت پیش کردی۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ کو فرمایا: میں آپ پر حد لگاؤں گا۔ قدامہ بولے: اگر میں نے شراب پی ہے جیسا کہ یہ کہہ رہے ہیں تب بھی تمہارے لیے مجھے حد لگانے کی گنجائش نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیوں؟ حضرت قدامہ بولے: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لیس علی الذین آمنو وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے عمل کیے ان پر کوئی حرج نہیں ہے اس میں جو انہوں نے کھایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تم تاویل کرنے میں غلطی کررہے ہو۔ اگر تم تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کی حرام کردہ شے سے اجتناب کرتے۔ پھر حضرت عمر نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا تم لوگ قدامہ کو حد لگانے میں کیا رائے دیتے ہو؟ لوگوں نے کہا: جب تک یہ مریض ہیں ہمارا خیال ہے کہ تب تک آپ ان کو حد جاری نہ کریں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چند ایام تک اس مسئلے میں خاموش رہے۔ پھر ایک دن حد لگانے کا پختہ عزم کرلیا۔ اور اپنے ساتھیوں سے پوچھا اب تمہارا کیا خیال ہے قدامہ کو حد لگانے کے متعلق؟ ساتھیوں نے وہی بات کی کہ جب تک وہ بیمار ہیں ان کو حد جاری کرنا درست نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اللہ سے ملاقات ہی کریں کوڑے کھاتے ہوئے یہ مجھے زیادہ پسند ہے بنسبت اس بات کے کہ ان کو حد لگانا میری گردن پر باقی رہ جائے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان کو حد لگائی جائے۔ اور آخر ان کو حد لگادی گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو قدامہ نے بھی ان کے ساتھ حج کیا لیکن ناراضگی اور ناگواری کے ساتھ۔ جب دونوں حضرات حج سے واپس ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سقیا مقام پر اترے تو وہاں آرام کرنے کے لیے سوگئے۔ جب نیند سے بیدار ہوئے تو بولے: قدامہ کو جلدی میرے پاس لاؤ۔ میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا اور بولا قدامہ سے صلح کرلو کیونکہ وہ تمہارا بھائی ہے۔ لیکن جب لوگ ان کو بلانے گئے تو انہوں نے آنے سے انکار کردیا۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود ان کے پاس چل کر تشریف لے گئے اور ان کے لیے استغفار کیا۔ یہ ان کی باہمی صلح کا پہلا واقعہ تھا۔ مصنف عبدالرزاق، ابن وہب، السنن للبیہقی

۱۳۷۵۱ ...... ایوب بن ابی تمیمہ سے مروی ہے کہ شراب نوشی کے اندر کسی بدری صحابی کو حد نہیں جاری ہوئی۔ یعنی کسی بدری نے شراب نوشی کی ہی نہیں سوائے قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کے۔ النسائی

۱۳۷۵۲ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ یتیموں کو وراثت میں شراب ملی۔ ابو طلحہ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کیا ہم اس کو سرکہ بنالیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، ابن ابی داؤد، الترمذی

۱۳۷۵۳ ...... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے کہا کہ عورتیں سر میں شراب لگا کر کنگھی کرتی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ پاک ان کے سر میں (اس کی نحوست سے) حاصہ (بال گرنے کی بیماری) ڈال دے گا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۷۵۴ ...... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے کمرے میں سوسن (خوشبودار جڑی بوٹی) کی بو محسوس کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو نکالو یہ شیطانی عمل کی گندگی ہے (غالباً شراب سازی میں اس کو استعمال کیا جاتا ہوگا)۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۷۵۵ ...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کے ایک غلام نے ان کے اونٹ کو شراب پلادی۔ آپ نے اس کو زجر وتنبیہ کی۔

مصنف عبدالرزاق

۱۳۷۵۶ ...... وائل سے مروی ہے کہ ایک آدمی جس کو سوید بن طارق کہا جاتا تھا، نے نبی ﷺ سے شراب کے متعلق پوچھا: آپ نے اس کو اس سے منع فرمایا۔ سوید نے کہا: میں اس کو دوا میں استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو داء ہے دوا نہیں داء یعنی بیماری۔ مصنف عبدالرزاق

نشہ آور شے کا حکم

۱۳۷۵۷۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا سرخ گوشت اور نبیذ سے بچو کیونکہ یہ دونوں چیزیں مال کو تباہ کرتی ہیں اور دین کا نقصان کرتی ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم السکر، شعب الایمان للبیہقی

فائدہ:۔۔۔۔ دونوں چیزیں اگرچہ حلال ہیں مگر چونکہ دونوں گراں قیمت ہیں اس لیے مال تباہ کرتی ہیں اور گوشت قساوت قلبی پیدا کرتا ہے اور نبیذ سستی اور کاہلی پیدا کرتی ہے اور دونوں چیزیں دین کے لیے نقصان دہ ہیں۔

۱۳۷۵۸۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: گوشت سے بچو۔ کیونکہ اس کی عادت بھی شراب کی طرح پڑ جاتی ہے۔

موطا امام مالک، شعب الایمان للبیہقی

بعض ضعفاء نے اس کو مرفوعا بیان کیا ہے جس کی کچھ حقیقت نہیں۔

۱۳۷۵۹۔۔۔سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آنکلے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے فلاں شخص سے شراب کی بو محسوس کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس نے طلاء (نبیذ) پی ہے۔ اور میں اس کے مشروب کے بارے میں پوچھ گچھ کروں گا اگر وہ نشہ آور ہوا تو میں اس کو حد جاری کروں گا۔ چنانچہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو شراب نوشی کی مکمل حد جاری کی۔

موطا امام مالک، الشافعی، الجامع لعبدالرزاق، ابن وھب، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۳۷۶۰۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نشہ آور شے کیا ہے؟ فرمایا: تیرا وہ برتن جس سے تجھے نشہ پیدا ہو۔

ابن مردویہ

کلام:۔۔۔۔ روایت کی سند میں مسیب بن شریک متروک راوی ہے۔ کنز العمال ج۵۔

۱۳۷۶۱۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس کی ایک فرق (دس یا رہ کلو) مقدار نشہ آور ہو اس شے کی ایک چسکی بھی حرام ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۲۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور شے شراب ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔

موطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۳۔۔۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو نشہ آور شراب پیے وہ گندگی ہے، گندگی ہے جو اس کی نماز کو چالیس راتوں تک گندا کر دیتی ہے۔ اگر وہ توبہ کرے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ اگر وہ تیسری یا چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو طینۃ الخبال سے پلائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۴۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بتع (اہل یمن کی شراب) کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ہر شراب جو نشہ آور ہوتی ہے وہ حرام ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۵۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اس برتن میں پینے سے احتراز کرتے تھے جس میں شراب بنائی جاتی ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۶۔۔۔سعید بن جبیر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: جو کوئی نشہ آور شے نوش کرتا ہے اللہ پاک اس کی کوئی نماز قبول نہیں فرماتا جب تک کہ اس کے مثانے میں اس کا ایک قطرہ بھی باقی ہو۔ اگر وہ اس کے ہوتے ہوئے مرجائے تو اللہ پاک پر لازم ہے کہ اس کو طینۃ الخبال پلائے جو اہل جہنم کا خون و پیپ ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۶۷۔۔۔طاؤس رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آیت الخمر تلاوت کی آپ لوگوں کو منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، ایک آدمی نے

پوچھا: مزر کیسی ہے یا رسول اللہ! پوچھا مزر کیا ہے؟ عرض کیا جو گندم سے بنائی جاتی ہے وہ شراب۔ آپ نے پوچھا: نشہ آور ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

نبیذوں کا بیان

۱۳۷۶۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کدو کے بنائے ہوئے برتن سے اور تارکول ملے ہوئے برتن سے (منع فرمایا)۔

مسند ابی داؤد، مسند احمد، النسائی، مسند ابی یعلی، ابن جریر، السنن لسعید بن منصور

فائدہ: ...... ان برتنوں میں نبیذ جلد نشہ آور ہو جاتی ہے اس لیے منع فرمایا۔

۱۳۷۶۹ عبداللہ بن یزید خطمی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم کو لکھا: اما بعد! اپنی مشروب کو اتنا پکاؤ کہ اس میں سے شیطان کا حصہ چلا جائے۔ شیطان کے دو حصے ہیں اور ایک حصہ تمہارا ہے۔ السنن لسعید بن منصور، النسائی، السنن للبیہقی

۱۳۷۷۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: نبیذ ان پانچ چیزوں سے بنتی ہے: کھجور، کشمش، شہد، گندم اور جو۔ جس کو تم نے خمیر کر لیا اور پھر اس کو پڑا رہنے دیا تو وہ خمر (شراب) ہے۔ الجامع لعبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، الاشربۃ للامام احمد

فائدہ: ... نبیذ صبح سے شام یا شام سے صبح تک ہے، اور جو کافی عرصہ رکھی جائے وہ شراب ہے۔

۱۳۷۷۱ حضرت اسلم سے مروی ہے کہ وہ نبیذ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نوش فرمایا کرتے تھے وہ صبح کو کشمش پانی میں ڈال دی جاتی تھیں اور رات کو آپ نوش فرمالیا کرتے تھے۔ یا شام کو پانی میں ڈال دی جاتی تھیں اور صبح کو آپ نوش فرمالیا کرتے تھے اور بیچ کی گٹھلی نکال دیا کرتے تھے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم المسکر، السنن للبیہقی

فائدہ: ... بیچ کی کالی گٹھلی خصوصاً نشہ پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے (اس وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اس کو پھینک دیا کرتے تھے۔

۱۳۷۷۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہم یہ سخت نبیذ اس لیے نوش کرتے ہیں تاکہ ہمارے پیٹوں میں جو اونٹ کا گوشت ہوتا ہے اس کو یہ نبیذ ہضم کر دے ورنہ وہ گوشت ہمارے لیے تکلیف دہ ہو سکتا ہے۔ پس جس کو اپنی شراب میں کچھ شک گزرے وہ اس کو پانی کے ساتھ ملالے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ: ...... شک گزرنے کا مطلب ہے کہیں وہ نشہ آور نہ ہو جائے ایسی صورت میں پانی ملالے اور اس کو پتلی کر لے۔

۱۳۷۷۳ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں خشک پیٹ والا (یا فرمایا) سخت پیٹ والا آدمی ہوں۔ اسی وجہ سے کچھ شہد پیتا ہوں، اور کچھ دودھ پیتا ہوں مجھے کوئی ملامت نہ کرے۔ اور کھجور کی نبیذ بھی اسی لیے پیتا ہوں تاکہ میرا پیٹ قدرے نرم ہو جائے اس لیے مجھے کوئی سوء ظن نہ رکھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۳۷۷۴ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر کو جو کوفہ پر ان کے گورنر تھے لکھا: اما بعد! سنو میرے پاس ملک شام سے انگور کا شیرہ آیا ہے جس کو پکایا گیا ہے اس کا دو تہائی پکنے سے کم ہو کر ایک تہائی باقی رہ گیا ہے۔ اس طرح اس کا شیطان اور اس کے پاگل کر دینے والی بو ختم ہو گئی ہے لیکن وہ (پڑا پڑا) جوش مارنے نہیں لگا۔ اس لیے اس کی مٹھاس اور اس کی حلت باقی رہ گئی ہے، جیسا کہ وہ اونٹ کے طلاء (یعنی جیسی نبیذ اونٹوں کو دی جاتی ہے اس) جیسا ہے۔ لہٰذا تمہارے پاس جو اس طرح کی نبیذ پینا چاہے اس کو گنجائش دو۔ والسلام۔ ابن خسرو

۱۳۷۷۵ محمود بن لبید انصاری سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو اہل شام نے وہاں کی سرزمین کی وبا اور اس کی سختی کا رونا رویا اور بولے: اسی وجہ سے ہم کو شراب ہی طبیعت کو درست رکھتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم شہد نوش کرو۔ بولے: یہ بھی ہمارے لیے درست نہیں رہتا۔ وہاں کے ایک باشندے نے عرض کیا: کیا ایسا مشروب ٹھیک ہے جو نشہ آور نہ ہو؟ آپ

رضی اللہ عنہ نے اثبات میں ہاں فرمادی۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے انگور کا شیرہ پکا کر اس کا دوتہائی ختم کر دیا اور ایک تہائی باقی رہنے دیا۔ پھر اس کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں انگلی ڈبو کر نکالی پھر بار بار اس میں انگلی ڈبو کر اس کا گاڑھا پن دیکھتے رہے۔ پھر فرمایا: یہ طلاء (نبیذ) ہے، یہ اونٹوں کے طلاء کے مثل ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے پینے کی اجازت مرحمت فرمادی۔

حضرت عبادۃ بن الصامت نے عرض کیا: آپ اس کو حلال کر رہے ہیں؟ اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں قسم بخدا! اے اللہ میں ان کے لیے وہ شے حلال نہیں کر رہا جو آپ نے ان کے لیے حرام کر دی ہے اور آپ کی حلال کردہ شے کو ان پر حرام نہیں کر رہا۔

موطا امام مالک، السنن للبیہقی

نبیذ نشہ آور نہ ہو تو حلال ہے

۱۳۷۷۶ ... سفیان بن وہب خولانی سے مروی ہے کہ میں ملک شام حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ ذمیوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ نے ہم پر لازم کر دیا ہے کہ ہم مسلمانوں کو شہد فراہم کریں حالانکہ وہ ہم کو دستیاب نہیں ہو رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان جب کسی سرزمین میں داخل ہوتے ہیں اور وہاں اقامت نہیں کرتے (بلکہ لشکر کشی میں ادھر ادھر پھرتے رہتے ہیں) جس کی وجہ سے ان کو خالص سادہ پانی پینے کی شدت کے ساتھ طلب ہوتی ہے۔ لہٰذا ان کو (قوت کی فراہمی کے لیے) ایسی کوئی چیز ضروری ہے جو ان کو (مضبوط اور تندرست رکھ سکے۔ وہاں کے باشندوں نے کہا: ہمارے پاس ایک مشروب ہے جو ہم انگور سے بناتے ہیں جو (شراب نہیں بلکہ) شہد جیسا ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ وہ مشروب لے کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس میں انگلی ڈال کر اٹھاتے رہے اور شہد (دیکھنے) کی طرح (آپ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: یہ تو اونٹوں کی نبیذ کی طرح ہے۔ پھر آپ نے پانی منگوایا اور اس میں ڈال دیا اور اس کو ہلا کر کے خود بھی پیا اور آپ کے ساتھیوں نے بھی پیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہت اچھا مشروب ہے۔ ٹھیک ہے مسلمانوں کو بھی دیا کرو۔ چنانچہ ذمی لوگ (جزیہ) وغیرہ میں مشروب مسلمانوں کو دیتے رہے۔ کچھ عرصہ اسی طرح بیت گیا۔ پھر ایک مسلمان آدمی نشہ میں دھت ہو گیا۔ مسلمانوں نے اس کو جوتوں سے مارا اور بولے: نشہ میں غرق ہو گیا ہے تو آدمی بولا: مجھے قتل مت کرو اللہ کی قسم! میں نے تو وہی مشروب پیا ہے جس کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں اجازت دی تھی تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے بیچ کھڑے ہو کر خطبہ دیا: اے لوگو! میں محض ایک بشر ہوں، میں کسی حرام کو حلال نہیں کرتا اور نہ حلال کو حرام ٹھہرا سکتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ بعد جب فوت ہوئے تو وحی بھی اٹھ گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا اکٹھا کر کے (ٹھیک کیا) اور ارشاد فرمایا: میں اللہ کے ہاں اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ تمہارے لیے کسی حرام شے کو حلال نہ کر دوں۔ لہٰذا لوگو! اس مشروب کو فوراً ترک کر دو۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں لوگ اس میں منہمک نہ ہو جائیں۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور شے حرام ہے لہٰذا تم اس کو چھوڑ دو۔ ابن راھویہ

۱۳۷۷۷ ... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا تانبے کے برتن میں گرم کیا ہوا پانی جو کچھ کم کیا ہوا ور کچھ باقی رہ گیا ہو مجھے اس کا پینا مٹکے میں ڈالی گئی نبیذ کے پینے سے زیادہ پسند ہے۔ الجامع لعبد الرزاق، ابن ابی الدنیا فی ذم المسکر، ابن جریر

۱۳۷۷۸ ... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب ملک شام کے راستے میں تھے تو آپ کے پاس دو برتن نبیذ کے لائے گئے۔ آپ نے ایک برتن کا نبیذ نوش فرمایا اور دوسرا چھوڑ دیا۔ اور دوسرا رکھ دینے کا حکم دے دیا۔ اگلے روز جب دوسرا برتن پیش کیا گیا تو وہ تھوڑے کا گاڑھا ہو گیا تھا۔ آپ نے اس کو چکھا تو فرمایا اس میں پانی ملا کر۔ ابن حبان فی صحیحہ

۱۳۷۷۹ ... ابن جریج سے مروی ہے کہ اسماعیل نے مجھے خبر دی کہ ایک شخص نے وہ مشروب جو حضرت عمر کے لیے بنایا گیا تھا اس میں سے مذاق کر کے مخالفت اس کو پی گیا۔ جس سے وہ نشہ میں غرق ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا جب اس کا نشہ اتر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے اس پر مدد بوری فرمائی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہی مشروب پانی کے ساتھ ملا کر نوش فرمایا۔

رواوی کہتے ہیں، اسی طرح عتبہ بن عبدالحارث جو مکہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے گورنر تھے، نے ایک برتن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے نبیذ بنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچنے میں تاخیر ہوگئی حتیٰ کہ نبیذ کا مزاج بدل گیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ منگوائی تو اس کو تندو سخت پایا۔ آپ نے اس کو دوسرے برتن میں ڈلوا کر اس میں پانی ملایا پھر آپ نے بھی وہ پانی پیا اور لوگوں کو بھی پلایا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۷۸۰۔ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بنی ثقیف کے لوگوں نے آپ کے لیے مشروب تیار کیا۔ آپ نے اس مشروب کے ساتھ ان کو بھی حاضر ہونے کا حکم دیا پھر اس مشروب کو پینے کے لیے منہ کو لگایا تو اس کو ناگوار پایا پھر پانی منگوایا اور اس میں ملا دیا پھر فرمایا: اس طرح کیا کرو۔

الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۷۸۱۔ حضرت اسلم سے مروی ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جابیہ پہنچے تو ہمارے سامنے نبیذ لایا گیا جو گاڑھے شیرے کی مانند سخت تھا۔ جس کو کسی چیز کے ساتھ نکالا جا سکتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ مشروب ممنوع الاستعمال ہے۔

الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۳۷۸۲۔ سفیان بن ابی سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو نبیذ دیا (یا لشکری مسلمانوں کے لیے وظیفہ میں مقرر کیا) سفیان سے ایک آدمی نے نبیذ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہی ہم کو دیا کرتے تھے۔ ہم اس کو ستو کے ساتھ ملا لیتے تھے اور سالن روٹی کے ساتھ کھاتے تھے۔ وہ تمہاری گندی شراب جیسا نہیں ہوتا تھا۔

۱۳۷۸۳۔ ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو حکم ملا تھا کہ ہر چیز کے جوڑے کو اپنے ساتھ سوار کرلیں۔ چنانچہ آپ کے لیے جو لینا فرض تھا وہ لے لیا۔ لیکن انگور کی دو شاخیں گم ہوگئیں۔ آپ علیہ السلام ان کو تلاش کرنے لگے۔ ایک فرشتہ ان سے ملاقات کرنے آیا پھر فرشتے نے پوچھا: آپ کیا تلاش کررہے ہیں؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: دو شاخیں انگور کی۔ فرشتے نے عرض کیا: وہ تو شیطان لے گیا ہے۔ فرشتے نے کہا: میں شیطان کو ان شاخوں سمیت پکڑ کر لاتا ہوں۔

۔ چنانچہ فرشتہ دونوں شاخوں کو اور شیطان کو لے آیا۔ فرشتے نے کہا: یہ شیطان بھی اب دونوں شاخوں میں آپ کا شریک ہوگیا ہے۔ لہٰذا اس کے ساتھ شراکت کرا چھی طرح نبھانا۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا: میں (ان سے پیدا ہونے والے پھل میں) ایک تہائی رکھوں گا اور دو تہائی اس کے واسطے (چھوڑنے میں) چھوڑ دوں گا۔ فرشتہ بولا: آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا اور آپ اچھا احسان کرنے والے ہیں۔ پس آپ انگور کشمش اور رس کے کو اس قدر پکائیں کہ اس کا دو تہائی اڑ جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا (گورنروں کو لکھا ہوا) مراسلہ بھی اس کے موافق تھا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۸۴۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر کو لکھا: امابعد! ہمارے پاس ملک شام سے کچھ پینے کے مشروب آئے ہیں وہ دونوں کے علاوہ (نبیذ) جیسے ہیں سالن کو پکایا گیا ہے حتیٰ کہ اس کا دو تہائی ختم ہوگیا ہے جو شیطان کا گندا حصہ اور اس کے جنون کی بو تھا۔ اور ایک تہائی باقی رہ گیا ہے۔ اس کو اپنے سالن وغیرہ میں استعمال کرو اور اپنی طرف کے لوگوں کو اجازت دو کہ وہ اس کو اپنے کھانے سالن وغیرہ میں استعمال کرلیں۔ الجامع لعبد الرزاق، ابو نعیم فی الطب

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو تخیص المتشابہ میں عن الشعبی عن حیان الاسدی سے یوں نقل کیا حیان اسدی فرماتے ہیں ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مراسلہ پہنچا جس میں (زرا لشقف) یہ الفاظ تھے: اس کا شر چلا گیا ہے اور اس کا خیر باقی رہ گیا ہے۔ تم اس کو نوش کر سکتے ہو۔

۱۳۷۸۵۔ سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا: لوگوں کو وہ نبیذ دیا جائے جس کا دو تہائی پکانے سے اڑ گیا ہو اور ایک تہائی باقی رہ گیا ہو۔ الجامع لعبد الرزاق، ابو نعیم فی الطب

۱۳۷۸۶۔ ابن شہاب سے مروی ہے کہ خلیفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (ملک شام) تشریف لائے آپ کے بدن پر گرد سے کپڑے تنگی

ایک میلی بوسیدہ قمیص تھی جو میل کچیل کی وجہ سے پھٹنے کے قریب تھی۔ میں نے عرض کیا یا امیر المومنین! میں آپ کی یہ قمیص نہ دھو دوں؟ آپ نے فرمایا چاہو تو دھو سکتے ہو۔ ابن نیاق کہتے ہیں: چنانچہ میں نے ایک دوسری قبطی قمیص لا کر آپ کو دی آپ نے وہ زیب تن فرمالی۔ لیکن جب آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ملائم پن محسوس کیا تو بولے افسوس اے ابن نیاق! مجھے میری ہی قمیص لا دو۔ میں قمیص لے آیا جو ابھی خشک نہیں ہوئی تھی۔ پھر میں آپ کو ایک کمرے میں (آرام کے لیے) لایا آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی تصویر دیکھی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے کمرے میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ پھر میں آپ کے پاس شہد لے کر آیا۔ آپ نے شہد نوش فرمایا۔ پھر فرمایا یہ لوگوں کو عام میسر نہیں ہے۔ ایسا کوئی دوسرا مشروب ہے جو سب کو بآسانی دستیاب ہو سکے۔ ابن نیاق کہتے ہیں میں نبیذ لے کر آپ کے پاس آیا جس کا دو ثلث (دو تہائی) پکا کر ختم کر دیا گیا تھا۔ آپ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: یہ اونٹوں کے نبیذ کے کس قدر مشابہ ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ مشروب ایک آدمی کو پینے کے لیے دیا اس نے پیا تو آپ نے پوچھا کیا (دماغ میں) سرسراہٹ تو نہیں ہے؟ کیا کچھ (نشہ وغیرہ تو نہیں) ہے؟ آدمی نے کہا نہیں۔ پھر آپ نے وہ مشروب دوبارہ اس کو پلایا پھر پوچھا: کیا اب کچھ سرسراہٹ؟ کچھ اور ہوا؟ آدمی نے کہا نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ وہ مشروب پلایا اور پوچھا کچھ محسوس کیا؟ عرض کیا نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: اچھا اٹھو اور چل کر دکھاؤ۔ وہ چل کر واپس آیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پوچھا: کچھ سرسراہٹ ہے؟ کوئی نشہ ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے لوگوں کو یہ مشروب مہیا کرو۔ اور پھر کوفہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بھی اس کا حکم لکھ دیا۔ ابن عساکر

۱۳۷۸۷۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن اور تار کول ملے ہوئے برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابو عوانۃ، الطحاوی، مسند ابی یعلی، حلیۃ الاولیاء

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۷۸۸۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن اور تار کول ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

مسند ابی یعلی

۱۳۷۸۹۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کدو کے برتن سے، سبز گھڑے سے، کھجور کی جڑ میں بنائے ہوئے برتن سے، تار کول ملے ہوئے برتن سے، اور جو کی نبیذ سے۔

مسند احمد، ابن ابی داؤد، ابن ابی عاصم، ابن مندہ، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۳۷۹۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا سونے کے چھلے پہننے، ریشم و دیباج کی زین اور جو کی نبیذ استعمال کرنے سے۔ الترمذی، النسائی، ابن مندہ فی غرائب شعبۃ، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۳۷۹۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا تو فرمایا کہ میں (لوگوں کو) کدو کے برتن، سبز گھڑے اور تار کول ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے اور جوا کھیلنے سے منع کروں۔ النسائی

۱۳۷۹۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ وہ (طلاء) نبیذ نوش فرمایا کرتے تھے جو پکانے سے دو تہائی اڑ چکی ہو اور ایک تہائی باقی رہ گئی ہو۔ ابو نعیم

۱۳۷۹۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ کے پاس چھوٹے چھوٹے نبیذ کے مٹکے ہوتے تھے آپ ان میں سے مسلمانوں کو نبیذ پلاتے تھے۔ ابو نعیم

۱۳۷۹۴۔۔۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ میں قادسیہ میں یہ منادی لگاؤں کہ کدو کے برتن، سبز گھڑے اور تار کول ملے ہوئے برتن میں نبیذ نہ بنائی جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۷۹۵۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ان برتنوں میں نبیذ بناؤ کیونکہ نبیذ کمر کو سیدھا رکھتا ہے اور پیٹ کے طعام کو ہضم کرتا ہے اور جب تم اس میں پانی ملاتے رہو گے یہ (نشہ میں) تم پر غالب نہ آئے گا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

رسول اللہ ﷺ کو لکھا کہ لوگوں نے شراب کے بعد کھجور اور انگور کے ایسے دوسرے مشروبات استعمال کرنا شروع کر دیئے ہیں جو شراب کی طرح نشہ پیدا کرتے ہیں۔ اور وہ دباء، نقیر، مزفت اور حنتم میں یہ مشروب بناتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مشروب جو نشہ پیدا کرے حرام ہے مزفت حرام ہے نقیر حرام ہے، حنتم حرام ہے۔ ہاں مشکیزوں میں نبیذ بناؤ اور ان کے منہ بند کر دیا کرو۔

چنانچہ لوگوں نے مشکیزوں میں نشہ آور اشیاء بنانا شروع کر دیں۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ نے لوگوں کے بیچ کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: ایسا کام جہنمی لوگ کرتے ہیں خبردار! ہر نشہ آور شے حرام ہے اور ہر بے حس کرنے والی شے حرام ہے اور جس کی کثیر مقدار حرام ہے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ ابو نعیم وقال غلط کوفیات مرسلاً

۱۳۸۰۷... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن اور روغن ملے ہوئے برتن سے منع کیا ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۸۰۸... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تہامہ کا ایک آدمی جس کو سعاف بن یزید الفری کے نام سے پکارا جاتا تھا جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے آپ سے نبیذ کے بارے میں پوچھا: آپ نے مذکورہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۱۳۸۰۹... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ ابن النجار

۱۳۸۱۰... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کدو کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ السطی

۱۳۸۱۱... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور اور کشمش کو ایک ساتھ اور گندم اور کھجور کو ایک ساتھ ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، النسائی

۱۳۸۱۲... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تارکول ملے ہوئے برتن اور کھجور کی جڑ سے بنائے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ جب نبیذ بنانے کے لیے کوئی برتن موجود نہ پاتے تو پتھر یا تانبے کے برتن میں بنا لیتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۱۳... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور، کشمش اور دونوں طرح کی سخت کھجور اور کچی پکی نرم تازہ کھجوروں کو آپس میں ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

جو نبیذ ممنوع ہے

۱۳۸۱۴... جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بسر (گدر کھجور) کو رطب (پختہ تازہ کھجور) جب جمع کر لی جائیں تو وہ شراب بن جاتی ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۱۵... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا: رطب اور بسر کھجوروں کو اور تمر (پرانی پختہ کھجور) اور کشمش کو نبیذ میں مت ملاؤ۔

ابن جریج کہتے ہیں: مجھے ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے عطاء عن النبی ﷺ سے مثل قول نقل کیا ہے۔

پھر ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی طرف سے یہ ذکر کیا ہے کہ آپ نے دو مختلف نبیذوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا ہو۔ جس طرح آپ نے بسر، رطب، زبیب اور تمر کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے مجھ کو کہا کہ دو نبیذوں کو ملانے سے نبی علیہ السلام نے منع کیا ہے۔ اس کا یہ بھی ممکن ہے کہ میں کچھ بھول گیا ہوں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۱۶... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کو خاص نبیذ چاہیے یا عام نبیذ چاہیے؟ ابن جریر، بخاری، ابن عساکر

۱۳۸۱۷... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے لیے پتھر کے ایک برتن میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ ابن عساکر

دیکھا۔ تب آپ ﷺ نے اپنے گھڑے کی اجازت مرحمت فرمادی جس کو تم نے کل (وغیرہ) نہ ملا کیا ہو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۳۸ ... جویبر بن سعید الازدی سے مروی ہے وہ ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک ذکر ہوا کہ نبیذ حرام کر دی گئی تھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس کی تحریم کے وقت حاضر تھے تمہاری طرح۔ لیکن اس کی حلت آئی تو ہم نے اس کو بھی یاد رکھا جبکہ تم بھول گئے۔ ابن جریر

۱۳۸۳۹ ... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زہو (بسر کیسی کھجور) تمر (پختہ کھجور) اور زبیب (کشمش) اور تمر (کو نبیذ میں) ملانے سے منع فرمایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۴۰ ... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وفد عبدالقیس جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اللہ ہم کو آپ پر قربان کرے، ہمارے لیے کون کون سے مشروب درست ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نقیر میں (کوئی مشروب) نہ پیو۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اللہ ہم کو آپ پر فدا کرے، کیا آپ جانتے ہیں نقیر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھجور کا تنا جس کو درمیان سے کھوکھلا کر لیا جائے۔ نیز فرمایا اور دباء اور حنتم سے بھی احتراز کرو۔ اور ہاں سر بند مشکیزے استعمال کرو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۴۱ ... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: وفد عبدالقیس آگیا ہے۔ لیکن ہم نے دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا پھر ہم تھوڑی دیر ٹھہرے تھے کہ وہ لوگ آگئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجا۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس تمہاری کھجوروں یا زادِ راہ میں سے کچھ باقی ہے؟ انہوں نے اثبات میں ہاں کی۔ تو آپ ﷺ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا۔ دسترخوان بچھ گیا تو وفد والوں نے اپنی بچی ہوئی کھجوریں دسترخوان پر ڈال دیں جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو (کھانے پر) جمع کیا۔ پھر (کھانے کے دوران کھجوروں کی اقسام پر بات چیت) فرمانے لگے: تم ان کھجوروں کو برنی کھجور کہتے ہو۔ یہ فلاں قسم ہے، یہ فلاں کھجور ہے۔ لوگ ہاں ہاں کرتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے وفد کے ایک ایک آدمی کو ایک مسلمان کے سپرد کر دیا کہ وہ اس کو بطور مہمان گھر لے جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کو قرآن کی تعلیم دے اور نماز (روزہ) سکھائے۔ اس طرح وہ ایک ہفتہ وہاں مقیم رہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو بلایا تو دیکھا کہ وہ کافی سیکھ گئے ہیں اور سمجھ گئے ہیں۔ پھر آپ نے ان کو ایک دوسرے کے پاس تبدیل کر دیا۔ دوسرا ایک ہفتہ وہ اسی طرح مقیم رہے۔ پھر آپ نے ان کو دوبارہ بلوایا تو اب کے دیکھا کہ وہ بالکل درست پڑھنے لگے ہیں اور دین کو سمجھ گئے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب ہم کو ہمارے دیار کی اشتیاق ہو گئی ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے ہم (دین کی) کچھ خیر جو بھی حاصل کر چکے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: اپنے وطنوں کو لوٹ جاؤ۔ پھر انہوں نے آپس میں بات کی کہ اگر ہم رسول اللہ ﷺ سے ان مشروبات کے متعلق پوچھ لیں جو ہم اپنے علاقے میں پیتے ہیں تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ وہ بولے: یا رسول اللہ! ہم کھجور (کے درخت) کو لے کر اس کو بڑا سوراخ کر کے اس میں کھجوریں ڈال دیتے ہیں پھر اس میں پانی ڈال دیتے ہیں۔ جب وہ صاف ہو جاتا ہے تو ہم اس کو نوش کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے پوچھا: اور کیا؟ تو وہ بولے: اسی طرح ہم کدو لے کر اس میں کھجوریں ڈال دیتے ہیں پھر اس میں پانی ڈال دیتے ہیں۔ جب وہ پانی صاف ہو جاتا ہے تو ہم اس کو نوش کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے پوچھا: اور کیا؟ وہ بولے: اور ہم یہ سبز رنگ کے گھڑے لیتے ہیں ان میں کھجوریں ڈال کر ان پر پانی ڈال دیتے ہیں جب وہ صاف ہو جاتا ہے تو ہم وہ پانی پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کدو کے برتن میں، کھجور کے تنے (یا جڑ) میں اور سبز گھڑے میں نبیذ نہ بناؤ بلکہ ان مشکیزوں میں بناؤ جن کے منہ بند کیے جاتے ہیں۔ اگر ان میں (بھی نشہ) کا تم کو شبہ ہو جائے تو ان میں مزید پانی ڈال دو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۴۲ ... ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بسر اور رطب کو ملانے سے اور زبیب اور تمر کو ملانے سے منع فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا: ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ بنائی جائے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۴۳ ... ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گھڑے میں بنی ہوئی نبیذ لے کر آئے جو جوش مار رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو دیوار پر دے مارو۔ اس کو وہی شخص نوش کر سکتا ہے جس کا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہ ہو۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں: یہ ان لوگوں کا

شراب ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۳۸۴۴۔۔۔ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دبا، نقیر، مزفت اور حنتم سے منع فرمایا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۴۵۔۔۔ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ تمر اور زبیب کو ملا کر، بسر اور رطب کو ملا کر نبیذ بنائی جائے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۴۶۔۔۔ ابو رافع رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ سبز گھڑے کی نبیذ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ان سرخ گھڑوں کی نبیذ سے منع فرماتے تھے جن پر تارکول مل گیا ہو۔ لہٰذا تمہارے سبز گھڑوں سے نہیں روکتے تھے۔ ابن جریر

۱۳۸۴۷۔۔۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ بعض دنوں میں روزہ رکھتے ہیں تو میں نے ایک مرتبہ آپ کی افطاری کے لیے کدو میں نبیذ بنائی جب شام کا وقت ہوا تو میں وہ اٹھا کر آپ کی خدمت میں لایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابوہریرۃ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے معلوم تھا کہ آپ ان دنوں روزہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ میں نے آپ کی افطاری کے لیے یہ نبیذ بنائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرۃ! اس کو میرے قریب لاؤ۔ آپ نے دیکھا تو اس میں جوش آ رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو دیوار پر مار دو۔ یہ اس شخص کا مشروب ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ ابن عساکر

۱۳۸۴۸۔۔۔ اسمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا آپ نے عورتوں کو فرمایا: کیا تم میں سے ایسا کوئی نہیں ہوتا کہ ہر سال اپنی قربانی کی کھال کو لے کر اس کا مشکیزہ بنا لے جس میں نبیذ بنائی جائے، کیونکہ نبی ﷺ نے مٹی کے برتن میں اور دوسرے بعض برتنوں میں مشکیزے کے سوا نبیذ وغیرہ بنانے سے منع فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۴۹۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مٹی کے برتن (گھڑے وغیرہ) کی نبیذ سے منع فرماتے تھے۔

الخطیب فی المتفق

۱۳۸۵۰۔۔۔ عقبہ بن حریث سے مروی ہے کہ ہم حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے تھے، ہم نے آپ کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ذکر کی جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ کو حرام قرار نہیں دیا۔ بلکہ آپ کے اصحاب کو خیبر میں گھڑے ملے تھے آپ نے صرف ان سے منع فرمایا تھا۔ ابن جریر

۱۳۸۵۱۔۔۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جنگ خیبر میں (مسلمانوں کو ملنے والی) مثاعل (جن میں نبیذ بنایا کرتے تھے) ناپسند کر دیں کیونکہ آپ ﷺ نے اہل خیبر کو ان میں (شراب وغیرہ) پیتے دیکھا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۵۲۔۔۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے گھر والوں کے پاس داخل ہوئے انہوں نے اپنے ایک بچے کے لیے کوزے (مٹی کے برتن) میں نبیذ ڈال رکھی تھی آپ ﷺ نے وہ نبیذ گرا دی اور وہ برتن بھی توڑ دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۵۳۔۔۔ محمد بن راشد سے مروی ہے کہ میں نے عمرو بن شعیب کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو جب نبی اکرم ﷺ یمن (گورنر کی حیثیت سے) بھیجنے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے پوچھا: کہ میری قوم والے (یعنی اہل یمن) مکی سے ایک مشروب بناتے ہیں جس کو مزر کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہ نشہ آور ہے؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ہاں میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان کو اس سے منع کر دو۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں ان کو روک دوں گا لیکن جو باز نہ آئے تو؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جو ان میں سے باز نہ آئے تیسری مرتبہ بھی اس کو قتل کر دینا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۵۴۔۔۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی طرح کے مٹکے (عشری) میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۵۵۔۔۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے زمزم کا مشکیزہ والے کے پاس سے نبیذ بنوا کر پیا۔ پھر اس کا منہ بند کر دیا پھر دوبارہ پینے سے پہلے اس میں پانی ڈالنے کا حکم دیا اور پھر اس میں سے پیا اور اس کا منہ بند کر کے دوبارہ چھوڑ دیا۔ پھر تیسری مرتبہ نوش کرنے سے قبل اس میں پانی ملانے کا حکم دیا پھر اس کو نوش فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

کلام: ... خرجہ الحاکم فی المستدرک کتاب الحدود ۴/۳۸۳، امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عمل منکر ہے روایت منکر ہے۔

۱۳۸۶۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تین درہم کے برابر قیمت کی ڈھال کی چوری میں (ہاتھ) کاٹا۔ سنن الدارقطنی، الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۳۸۶۳ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کا ہاتھ چوری کے جرم میں کاٹا۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۶۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یعلی بن امیہ کا پاؤں کاٹا جس کا ہاتھ پہلے کاٹا جا چکا تھا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۶۵ قاسم بن محمد سے مروی ہے ایک چور جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں پہلے (چوری کے جرم میں) کاٹا جا چکا تھا اس نے پھر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا زیور چوری کیا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ میں اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۶۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک سیاہ فام آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کرتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ (شفقت کے ساتھ) اس کو اپنے قریب کرتے اور اس کو قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کسی کو عامل زکوٰۃ کی وصولی کے لیے یا کسی بطور عسکری لشکر کے بھیجا۔ سیاہ فام بولا: مجھے بھی ان کے ساتھ بھیج دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تو ہمارے پاس ہی رہ لیکن وہ نہ مانا۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو اس کے ساتھ بھیج دیا اور (جاتے وقت) اس کو بھلائی کی نصیحت کی۔ پھر تھوڑا عرصہ گزرا تھا کہ وہ اس حال میں آیا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو آپ کی آنکھیں بھر آئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سیاہ فام سے پوچھا: تجھے کیا ہوگیا؟ اس نے عرض کیا: میں نے اور کچھ تو نہیں کیا۔ وہ مجھے (زکوٰۃ وصولی وغیرہ کے) کام پر بھیجا کرتے تھے۔ میں نے ایک زکوٰۃ میں خیانت کرلی اور انھوں نے میرا ہاتھ کاٹ دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (لوگوں) کو مخاطب ہوکر فرمایا: یہ شخص جس کا ہاتھ کاٹا گیا ہے پھر دیکھنا یہ پہلے سے زائد مرتبہ خیانت کرے گا۔ پھر (اس کو) فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تیری بات سچ نکلی تو میں تجھے اس جرم میں ہی قتل کردوں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے قریب ہی ٹھہرا لیا اور اس کو تنہا نہ چھوڑتے تھے۔ وہ سیاہ فام رات کو اٹھ کر نماز میں قرآن پڑھتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی آواز سنتے تو فرماتے: تیری رات چوری کرنے والے کی رات نہیں ہے۔ پھر وہ ایک مرتبہ تھوڑی دیر کے لیے غائب ہوا تھا کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے زیورات اور سامان چوری ہوگیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج رات ہی چور ہاتھ آجائے گا۔ دوسری طرف کٹے ہوئے ہاتھ والا (سیاہ فام) قبلہ رو ہوکر اور ایک سالم ہاتھ اور دوسرا اٹھا ہوا ہاتھ بلند کرکے دعا کرنے (اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے گھر والوں کو اپنی پاکدامنی سنانے کے لیے کہنے لگا: اے اللہ! جس نے ان نیک گھر والوں کی چوری کی ہے اس کو ظاہر کردے۔ چنانچہ اس کی دعا قبول ہوگئی ابھی دن آدھا نہیں ہوا تھا کہ آل ابوبکر نے اپنا سامان اسی کے پاس پالیا۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو ارشاد فرمایا: افسوس ہے تجھ پر تو اللہ کی طاقت کو نہیں جانتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم دیا اور اس کا ایک پاؤں کاٹ دیا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: مجھے اس کی چوری سے زیادہ اس کی اللہ پر جرأت نے زیادہ غصہ دلایا ہے کہ وہ گھر والوں کے لیے اللہ سے دعا کر رہا ہے کہ اے اللہ چور کو ظاہر کردے حالانکہ اللہ پر جرأت کر رہا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۸۶۷ نافع رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گذشتہ واقعہ کے مثل نقل کرتے ہیں مزید فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کو اس کے پڑھنے کی آواز سنتے تو فرمایا کرتے تھے کہ تیری رات چوری کی رات نہیں ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۶۸ عبدالرحمن بن القاسم اپنے والد قاسم (بن ابی بکر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یمنی آدمی جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور شکایت کی یمن کے عامل (گورنر) نے ان پر ظلم کیا ہے حالانکہ میں رات کو نماز پڑھتا ہوں (تہجد گزار آدمی ہوں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تیرے باپ کی قسم! تیری رات تو چوری کی رات نہیں ہے۔ (دن ہوسکتا ہے) پھر ایک مرتبہ اسماء بنت عمیس جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں ان کا زیور گم ہوگیا وہ آدمی بھی گھر والوں کے ساتھ مل کر ڈھونڈتا رہا اور یوں

کہتا رہا: اے اللہ جس نے اس نیک گھرانے کی چوری کی ہے اس کو پکڑ لے۔ پھر گھر والوں کو زیور ایک صراف کے پاس مل گیا۔ صراف نے بتایا کہ ایسے کٹے ہاتھ والا لے کر آیا تھا۔ چنانچہ اس نے بھی اعتراف کر لیا یا اس پر گواہ مل گئے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور اس کا دوسرا بایاں ہاتھ بھی کاٹ دیا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا اپنے خلاف بددعا کرنا مجھے اس کے چوری کرنے سے زیادہ سخت معلوم ہوتا ہے۔

موطا امام مالک، الشافعی، والسنن للبیہقی

۱۳۸۶۹ ... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جس نے پاؤں کاٹا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۷۰ ... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس موقع پر حاضر تھا جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کا دوسرا ہاتھ چوری کی وجہ سے کاٹا جس کا پہلے سے ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا۔

الضعفاء للعقیلی، السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر فی الاوسط، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

۱۳۸۷۱ ... قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا تھا کہ جس شخص کا پہلے چوری کی وجہ سے ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹ چکا ہے اس کا (چوری کی وجہ سے) دوسرا پاؤں بھی کاٹ دیا جائے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت ہاتھ ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

گھر کے افراد میں سے کوئی چوری کرے تو حد نہیں ہے

۱۳۸۷۲ ... سائب بن یزید سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن الحضرمی اپنا ایک غلام اپنے ساتھ لے کر آئے جس نے چوری کی تھی۔ عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: اس نے میرے گھر والوں کا آئینہ جو ساٹھ درہم سے زیادہ کا تھا چرا لیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دے اس پر قطع ید نہیں ہے (اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا) کیونکہ یہ تیرا غلام ہے، اور اس نے تیرا ہی مال چوری کیا ہے۔ ہاں اگر اس نے تمہارے سوا کسی اور کی چوری کی ہوتی تو اس کا ہاتھ ضرور کٹتا۔

موطا امام مالک، الشافعی، الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن المنذر فی الاوسط، مسدد، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

۱۳۸۷۳ ... حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہاتھ کو جوڑ (پونچے) سے کاٹتے تھے اور پاؤں کو بھی جوڑ (ٹخنے) سے کاٹتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن المنذر فی الاوسط

۱۳۸۷۴ ... عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس شخص کا ہاتھ چور کا ہاتھ تو نہیں لگتا۔ آدمی بولا: اللہ کی قسم واقعی! میں نے چوری تو نہیں کی لیکن انہوں نے مجھے مار دھمکا کر چوری کا اعتراف کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۷۵ ... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چوری کے جرم میں پاؤں کاٹا۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۷۶ ... قاسم سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بیت المال سے چوری کر لی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ لکھا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: اس کا ہاتھ نہ کاٹو، کیونکہ اس کا بھی اس میں حق ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۷۷ ... عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ملک یمن میں کچھ لوگ کفن چوری کرتے تھے۔ ان کا سوال حضرت عمر کو لکھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: ان کے ہاتھ کاٹ دیے جائیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۷۸ ... جعفر بن سلیم سے مروی ہے کہ ایک آدمی مدینے میں مر گیا۔ اس کے بھائی کو خوف لاحق ہوا کہ کہیں اس کی قبر کو نہ پھاڑ (کر اس کا کفن چوری کر) لیا جائے۔ چنانچہ اس نے قبر کی چوکیداری کی۔ کفن چور آیا تو قبر والے کا بھائی ایک طرف ہٹ کر گھات میں بیٹھ گیا۔ جب کفن

چور نے اس کے کفن کے کپڑے نکال لیے تو تب مردے کے بھائی نے آکر اس پر تلوار کا وار کیا حتی کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ یہ قضیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا خون بہا (معاف) کر دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۷۹۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس نے کھجوریں چوری کی اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اگر وہ کھجوریں باڑے اور محفوظ ٹھکانے پر لے جانے کے بعد کوئی چرالے تو اگر ان کی قیمت چوتھائی دینار تک ہو تب اس پر قطع ہے۔ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۸۰۔۔۔ عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس (چوری کے جرم میں) ایک آدمی لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے انکار کیا تو آپ نے اس کو چھوڑ دیا اور قطع کا حکم نہیں دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۸۱۔۔۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: چور سے اپنے سامان کا دفاع کرو اور اس کی گھات لگا کر مت بیٹھو۔

الجامع لعبدالرزاق، ابو عبید فی الغریب

۱۳۸۸۲۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کھجور کے خوشے میں قطع نہیں ہوگا (ہاتھ یا پاؤں نہیں کٹے گا) اور نہ ایسے سال جس میں قحط پڑا ہو۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی انسان کا گلے میں سے ہار نوچ لیا۔ اس کو حضرت عمار بن یاسر کے پاس لایا گیا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ لکھ بھیجا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں یہ لکھا یہ کھلی چیز پر ڈاکہ ہے تم اس کو کوئی سزا دو پھر اس کا راستہ چھوڑ دو اور ہاتھ نہ کاٹو۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۸۸۴۔۔۔ صفیہ بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں چوری کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اس کا پاؤں کاٹ دیں اور ہاتھ چھوڑ دیں تاکہ وہ اس کے ساتھ اپنا کام کاج کر سکے، خوشبو لگا سکے استنجاء کر سکے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کا دوسرا ہاتھ ہی کاٹا جائے گا۔ کیونکہ یہی حکم ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر فی الاوسط، السنن للبیہقی

۱۳۸۸۵۔۔۔ مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی چوری کرے اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر کرے پھر اس کا ایک پاؤں (مخالف سمت کا) کاٹ دو اور دوسرا ہاتھ نہ کاٹو اس کو چھوڑ دو تاکہ اس کے ساتھ کھانا کھا سکے اور استنجاء کر سکے۔ لیکن اس کو مسلمانوں (کو شر پہنچانے) سے روکے رکھو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۸۶۔۔۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سیاہ فام چور عورت لائی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ ابھی اس نے جواب نہیں دیا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تو انکار کر دے۔ لوگوں نے آپ کو کہا: آپ اس کو کیوں سکھا رہے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم ایسے انسان کو لائے ہو جس کو معلوم نہیں ہے کہ اس کے اقرار کے جرم میں اس کے ساتھ بھلا ہوگا یا برا؟ تاکہ یہ اقرار کرلے اور اپنا ہاتھ کٹوا بیٹھے۔ ابن خسرو

۱۳۸۸۷۔۔۔ ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خدمتگار لڑکا لایا گیا، جس نے چوری کی تھی۔ آپ نے اس کے لیے حکم دیا اس کا بالشت سے قد پیمائش کیا گیا تو اس کا قد چھ بالشت نکلا۔ چنانچہ پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ اہل عراق کے ایک لڑکے نے چوری کرلی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق لکھا اس کے قد کی پیمائش کرو۔ اگر اس کا قد چھ بالشت نکل آئے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ چنانچہ اس کا قد پیمائش کیا گیا مگر وہ چھ بالشت سے چند پور کم نکلا جس کی وجہ سے اس کو چھوڑ دیا گیا۔ شعب الایمان للبیہقی، مسدد، ابن المنذر فی الاوسط

۱۳۸۸۸۔۔۔ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک لڑکا پیش کیا گیا جس نے چوری کی تھی اس کے قد کی پیمائش

کی گئی تو اس کا قد چھ بالشت سے چھ پورکم نکلا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۸۹ ... عبدالرحمن بن عائذ الازدی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص جس کا نام مسدوم تھا اور اس نے چوری کی تھی لایا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ اس کو پھر دوبارہ لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا دوسرا ہاتھ کاٹنا چاہا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس سے منع فرما دیا فرمایا: ایسا نہ کریں کیونکہ ایک ہاتھ اور ایک پاؤں اس کا حق ہے۔ ہاں اس کو ماریں اور اس کو قید کر دیں۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن المنذر فی الاوسط

حد سرقہ کی مقدار دس درہم ہے

۱۳۸۹۰ ... القاسم بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے کپڑے کی چوری کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اس کپڑے کی قیمت لگاؤ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کپڑے کی قیمت آٹھ درہم لگائی (جبکہ ہاتھ کاٹنے کے لیے دس درہم کی چوری ضروری ہے) لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ وغیرہ نہیں کاٹا۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۸۹۱ ... ابان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی ایک اونٹنی کے بارے میں شکایت لے کر آیا جس کو کسی نے نحر کر دیا (کھانے کے لیے کاٹ دیا) تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تو اپنی ایک اونٹنی کے بدلے دو موٹی کا بھن اونٹنیاں لے لے کیونکہ ہم قحط سالی میں ہاتھ نہیں کاٹتے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۹۲ ... عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ بنی عامر بن لوی کے چار لوگوں نے ایک اونٹ کو دیکھا اور اس کو نحر کر لیا (کاٹ لیا) مالک اس کی شکایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ تشریف فرما تھے، جو بنی عامر بن لوی کے بھائی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: اے حاطب! اسی وقت اٹھو اور اونٹ کے مالک کے واسطے اس کے ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ خرید کر دو۔ چنانچہ حاطب نے آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کر دی جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان چاروں کو کچھ کوڑے لگوا کر چھوڑ دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۹۳ ... عطاء الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب چور ایسی چیز اٹھائے جس کی قیمت چوتھائی دینار تک پہنچتی ہو تو اس پر قطع ہوگی (ہاتھ یا پاؤں کٹے گا)۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن المنذر فی الاوسط

۱۳۸۹۴ ... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) عمرۃ بنت عبدالرحمن سے مروی ہے کہ ایک چور نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں ترنج (ایک زیور) کی چوری کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت لگوائی تو اس کی قیمت ان دراہم کے مطابق جو ایک دینار کے بارہ درہم بنتے تھے تین درہم لگی۔ (چونکہ اس طرح اس نے چوتھائی دینار کی چوری کی) اس وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

مؤطا امام مالک، السنن للبیہقی

۱۳۸۹۵ ... عبداللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کی ازار (شلوار کھول کر) دیکھو۔ دیکھا تو اس کے بال نہیں اگے تھے۔ چنانچہ آپ نے اس کا ہاتھ نہیں کٹوایا۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۸۹۶ ... سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو چور گھر میں اس حال میں پایا جائے کہ وہ چوری کا مال اکٹھا کر چکا ہے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق فرمایا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اگر اس نے مال جمع کر لیا اور چوری کے ارادے سے اس کو اٹھا کر اس گھر سے نکل گیا تب اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۸۹۷ عبداللہ بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک چور کے (ہاتھ) کاٹنے کا ارادہ فرمایا جس نے مرغی چوری کی تھی۔ لیکن حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ان کو عرض کیا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پرندوں کی چوری میں (ہاتھ وغیرہ) نہیں کاٹتے تھے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۹۸ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک چور نے اترجہ چوری کرلیا۔ جس کی قیمت تین درہم تھی۔ اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اترجہ سونے کا ایک زیور تھا جو بچے کے گلے میں ڈالا جاتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۹۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سپاہی کوڑوں کی چوری کرلیا کرتے تھے۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کی قسم یا تو تم اس سے باز آجاؤ ورنہ اگر کوئی میرے پاس لایا گیا جس نے اپنے ساتھی کا کوڑا چوری کیا ہوگا تو میں اس کو ایسی ایسی کڑی سزا دوں گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۰ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ کے پاس آیا۔ آپ نے مجھ سے ایک مسئلہ دریافت کیا۔ کیا بھوزا اناج اگر چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کے بارے میں کچھ نہیں سنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان اور مروان تو نہیں کاٹتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۱ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے پرندوں میں قطع ید نہیں۔ السنن للبیہقی

۱۳۹۰۲ (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابو مطر سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا۔ لوگوں نے کہا: اس نے اونٹ چوری کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو مخاطب ہو کر فرمایا: مجھے نہیں لگتا کہ تم نے چوری کی ہوگی؟ اس نے جواب دیا کیوں نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ممکن ہے تم کسی کا اونٹ اپنا سمجھ کر لے آئے ہو؟ اس نے کہا نہیں، بلکہ میں نے واقعی چوری کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو فرمایا: اے قنبر اس کو لے جا اور اس کی انگلی پر نشان لگا دو اور آگ جلا کر کاٹنے والے کو بلا لاتا کہ وہ اس کو کاٹ دے۔ پھر میرے آنے کا انتظار کرنا۔ اس سے پہلے نہ کاٹنا۔ چنانچہ پھر آپ رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اس منظر کو دیکھ کر ڈر گیا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے جب اس سے پوچھا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ تو تب اس نے انکار کردیا۔ لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ نے اس کو کیوں چھوڑ دیا حالانکہ وہ اپنے جرم کا اقرار کرچکا تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس کے اقرار پر اس کو سزا دینے کے لیے پکڑ لیا تھا لیکن پھر اس کے انکار پر چھوڑ دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دور نبوت کا ایک واقعہ بیان کیا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی۔ آپ نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ (دکھ کے مارے) رونے لگے۔ میں نے آپ سے پوچھا: آپ کیوں روتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں کیوں نہ روؤں جبکہ میرے امتی کا ہاتھ تمہارے سامنے کاٹا گیا۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آپ نے اس کو معاف کیوں نہ کردیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ برا حاکم ہے جو حدود کو معاف کردے لیکن تم آپس میں ہی حدود کو معاف کردیا کرو۔ مسند ابی یعلی

کلام: روایت ضعیف ہے کنز ج ۵

۱۳۹۰۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوہے کے ایک انڈے میں (ہاتھ) کاٹا جس کی قیمت اکیس درہم تھی۔

مسند البزار

کلام: روایت کی سند میں المختار بن نافع ضعیف راوی ہے۔

۱۳۹۰۴ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ہاتھ اور ایک پاؤں سے زیادہ نہیں کاٹتا۔ مسدد

۱۳۹۰۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے آپ پونچے سے ہاتھ کاٹتے تھے اور ٹخنے سے پاؤں کاٹتے تھے (یعنی جدا علیحدہ کردیتے تھے)۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۱۸... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا ایک لوہے کے انڈے میں جس کی قیمت چوتھائی دینار تھی۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۹۱۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قطع چوتھائی دینار یا اس سے زائد میں ہے۔ الشافعی

۱۳۹۲۰... ابن عبید بن الابرص سے مروی ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا آپ مال غنیمت کا خمس لوگوں کے درمیان تقسیم فرما رہے تھے۔ مغفر موت علاقے کے ایک آدمی نے سامان میں سے لوہے کا ایک خود (جنگی ٹوپی کو) چرالیا۔ اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس پر قطع تو نہیں ہے کیونکہ یہ خیانت باز ہے اور اس کا بھی اس میں حصہ ہے۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۹۲۱... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو بیت المال کی چوری کرے اس پر قطع ید نہیں ہے۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۹۲۲... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہاتھ کم از کم دس درہم میں کاٹا جائے گا اور مہر دس درہم سے کم نہیں رکھا جائے گا۔

الدارقطنی فی السنن

کلام:...... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ایسی سند کی روایت ہے جس میں ضعفاء اور مجہولین جمع ہیں۔

۱۳۹۲۳... عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چور کا ہاتھ جوڑ سے کاٹتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پاؤں کو ٹخنوں کے پیچھے سے آدھا کاٹتے تھے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۹۲۴... حجیہ بن عدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چوروں کے ہاتھ جوڑ سے کاٹتے تھے اور پھر ان کو آگ کے ساتھ داغ دیتے تھے (تاکہ خون بند ہو کر زخم مندمل ہو جائے)۔ میں ان کے ہاتھوں کو دیکھتا تھا گویا وہ جلیل کی دمیں ہیں۔ الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

۱۳۹۲۵... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پاؤں کاٹتے تھے مگر ایڑی چھوڑ دیتے تھے تاکہ وہ اس پر بوجھ ڈال سکے۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

۱۳۹۲۶... حجیہ بن عدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کاٹ کر داغ دیتے تھے پھر ان کو قید میں رکھتے تھے جب تک وہ صحت مند ہوں صحت مند ہونے کے بعد ان کو نکال لیتے تھے۔ پھر ان کو فرماتے اپنے ہاتھ اللہ کی طرف اٹھاؤ۔ وہ ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرتے تو آپ ان سے پوچھتے: تمہارے ہاتھ کس نے کاٹے؟ وہ کہتے علی نے! حضرت علی رضی اللہ عنہ پوچھتے: کیوں؟ وہ کہتے: ہم نے چوری کی تھی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے: اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا۔ السنن للبیہقی

۱۳۹۲۷... ابوالزعراء سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کسی چور کو پکڑ لیتے تو اس کا (ہاتھ) کاٹ دیتے پھر اس کو داغ دیتے پھر اس کو قید کر دیتے تھے۔ جب وہ صحت مند ہو جاتے تو ان کو فرماتے: اپنے ہاتھ اٹھاؤ اللہ کی طرف۔ تب میں ان کی طرف دیکھتا گویا ان کے ہاتھ جلیل کی (مرغ کو) دم کی طرح ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ان سے پوچھتے کس نے تمہارے ہاتھ کاٹے؟ وہ کہتے علی نے۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے: اے اللہ! انھوں نے سچ کہا، میں نے تیرے لیے ان کے ہاتھ کاٹے اور تیرے لیے ان کو چھوڑا۔ السنن للبیہقی

۱۳۹۲۸... عبدالرحمن بن عائذ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس کے ہاتھ اور پاؤں دونوں کٹے ہوئے تھے۔ اس نے پھر چوری کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اب اس کا پاؤں کاٹ دیا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الخ۔

اس آیت کے اندر ایسے لوگوں کے لیے صرف ایک ہاتھ ایک پاؤں کاٹنے کا حکم ہے۔

پھر فرمایا اب اس کے ہاتھ اور پاؤں دونوں کاٹے جا چکے ہیں، یہ کسی طرح مناسب نہ ہوگا کہ اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹا جائے۔

(اسی جرم میں) تیسری بار لایا گیا آپ نے پھر چھوڑ دیا۔ پھر چوتھی بار بھی چھوڑ دیا۔ پھر جب پانچویں بار اس کو لایا گیا تو آپ نے اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا پھر چھٹی بار لایا گیا تو اس کا (بایاں) پاؤں کاٹ دیا۔ پھر ساتویں بار لایا گیا تو اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دیا پھر آٹھویں بار اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دیا اور پھر فرمایا: چوپاؤں کے بدلے چار۔ الحارث فی مسندہ، ابونعیم

۱۳۹۳۶ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کھلے عام کسی کا مال اچکنے میں (ہاتھ) نہیں کاٹا جائے گا مگر سزا دی جائے گی۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۹۳۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا۔ اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔ الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۳۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مخزومی عورت سامان مانگ کے (عاریت پر) لے جاتی تھی پھر انکار کردیتی تھی۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۹۳۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال میں (ہاتھ) کاٹا۔ ابن النجار

۱۳۹۴۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ ڈھال کی چوری میں کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ ابن عساکر

۱۳۹۴۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ڈھال میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ ابن عساکر

۱۳۹۴۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر ایک دینار میں یا دس درہم میں۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۴۳ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے یحییٰ بن سعید نے بتایا کہ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک عورت لائی گئی۔ یہ عورت قریش کے بڑے گھروں میں سے ایک گھر کا حوالہ دے کر کئی گھروں میں گئی اور بولی فلاں فلاں گھر والے تم سے یہ یہ چیزیں عاریت پر مانگتے ہیں۔ لوگوں نے اس کو مطلوبہ مال دے دیا۔ پھر یہ لوگ فلاں گھر میں گئے لیکن انہوں نے سرے سے انکار کردیا کہ انہوں نے کوئی چیز عاریت پر نہیں مانگی۔ پھر اس عورت سے بات کی تو اس نے اس بات سے انکار کردیا کہ اس نے کوئی چیز لی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

ابن جریج ابن المنکدر سے روایت کرتے ہیں کہ پھر اس عورت کو اسید بن حضیر کی بیوی نے اپنے گھر میں پناہ دی۔ اسید جب گھر آئے تو دیکھا کہ ان کی بیوی نے اس عورت کو گھر ٹھہرا رکھا ہے۔ انہوں نے کہا میں تجھے نہیں رکھوں گا جب تک نبی علیہ السلام سے اس کے متعلق نہ پوچھ لوں۔ چنانچہ انہوں نے آکر آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری بیوی نے اس پر ترس کھایا ہے اللہ اس پر ترس کھائے۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۹۴۴ ابن المسیب رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب چور ڈھال کی قیمت کے برابر قیمت کی کوئی شے چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اس وقت ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۹۴۵ عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ کسی چور کا عہد نبوی ﷺ میں ڈھال یا ترکش سے کم قیمت والی چیز میں ہاتھ نہیں کاٹا گیا۔ اور اس وقت دونوں میں سے ہر ایک بڑی قیمت والی چیز ہوتی تھیں۔ اور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہلکی چیزوں میں کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا۔

مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۴۶ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے چور کا ہاتھ ڈھال کی چوری میں کاٹا۔ اور ڈھال ان دنوں بڑی قیمت والی چیز ہوتی تھی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۹۴۷ محمد بن المنکدر سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک چور کا (ہاتھ) کاٹا پھر اس (کے داغنے) کا حکم ارشاد فرمایا تو اس کو داغ دیا گیا۔ پھر آپ علیہ السلام نے اس کو حکم دیا کہ اللہ کے آگے توبہ کرو۔ اس نے کہا میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے بھی فرمایا: اے اللہ اس کی توبہ قبول فرما۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چور کا جب ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس کا کٹا ہوا ہاتھ جہنم میں چلا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ دوبارہ

۱۳۹۵۵ ۔۔۔ خلاس سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اچکنے میں نہیں کاٹتے تھے، ہاں خفیہ چوری میں کاٹتے تھے۔ السنن للبیھقی

۱۳۹۵۶ ۔۔۔ عکرمہ بن خالد المخزومی سے مروی ہے کہ اسید بن ظہیر الانصاری رضی اللہ عنہ نے ان کو بیان کیا کہ وہ یمامہ کے عامل (گورنر) تھے۔ مروان نے ان کو لکھ کر بھیجا کہ جس شخص کی کوئی شے چوری ہو جائے وہ جہاں بھی اس کو پائے اس کو لینے کا حقدار ہے۔ میں نے مروان کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ اگر چور سے خریدنے والا شخص غیر متہم ہے (شریف اور معزز انسان ہے) تو مالک کو اختیار ہے، چاہے قیمت دے کر اس سے اپنا مال لے لے۔ ورنہ اصل چور کو تلاش کرے۔ پھر اسی کے مطابق ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلے کیے۔ یہ بات مروان نے پڑھ کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی۔ حضرت معاویہ نے مروان کو لکھا تو اور اسید مجھ پر فیصلہ تھوپنے والے نہیں ہو۔ میں جو چاہوں تم کو حکم دوں گا۔ لہٰذا میں نے جیسا تم کو حکم دیا ہے اس کو نافذ کرو۔ پھر مروان نے معاویہ کا خط مجھے بھیج دیا۔ میں نے کہا: میں اپنی حکمرانی میں معاویہ کے کہے پر فیصلے کا نفاذ نہیں کر سکتا (سبحان اللہ)۔ الکبیر للطبرانی، الحسن بن سفیان

اس روایت کی سند صحیح ہے۔

۱۳۹۵۷ ۔۔۔ سالم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں چور کو پکڑ لیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر تلوار سونت لی۔ اگر ہم آپ کو نہ روکتے تو آپ اس کا کام تمام کر دیتے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۵۸ ۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اسلام میں یا فرمایا مسلمانوں میں سب سے پہلے جس کا (ہاتھ) کاٹا گیا وہ ایک انصاری شخص تھا۔ النسائی

۱۳۹۵۹ ۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کفن چور مرد اور عورت پر لعنت ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۶۰ ۔۔۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے طعام چوری کیا تھا آپ نے اس کا (ہاتھ) نہیں کاٹا۔ مصنف عبدالرزاق

حدقذف ۔۔۔۔۔ تہمت کی حد

۱۳۹۶۱ ۔۔۔ (مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسے آدمی کے متعلق ارشاد فرمایا جو دوسرے کو خبیث، فاسق کہے کہ گو اس نے بری بات کی ہے مگر اس میں سزا ہے اور نہ حد۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۶۲ ۔۔۔ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم اجمعین غلام کو تہمت پر چالیس کوڑے ہی مارتے تھے پھر میں نے ان کو زیادہ بھی مارتے ہوئے دیکھا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۶۳ ۔۔۔ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ابی سمرہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ دو آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے گالی گلوچ ہوئے مگر آپ نے ان کو کچھ نہیں کہا (یعنی حد تہمت جاری نہیں فرمائی) اور دو آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے گالی گلوچ ہوئے تو آپ نے ان کو تادیب فرمائی (یعنی کچھ سزا دی)۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیھقی

۱۳۹۶۴ ۔۔۔ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد بھی کئی خلفاء کو پایا یہ سب حضرات غلام کو تہمت پر چالیس کوڑے مارتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن سعد عن سعید بن المسیب

۱۳۹۶۵ ۔۔۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما اور کئی خلفاء کو پایا سب ہی غلام کو تہمت پر صرف چالیس کوڑے ہی مارتے تھے (جو آزاد آدمی کی سزا کا نصف ہے)۔ موطا امام مالک، السنن للبیھقی

۱۳۹۶۶ ۔۔۔ مکحول رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما اس غلام کو جو کسی آزاد پر تہمت لگاتا صرف چالیس کوڑے ہی مارتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۷۶۔ یحییٰ بن مغیرۃ سے مروی ہے کہ مخرمہ بن نوفل نے کسی آدمی کی ماں کے متعلق فحش بات کی اور کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں تیری ماں کے ساتھ خلوت گزینی کی تھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا: سنو! اگر اس کے متعلق اس طرح تیرے بعد کسی نے کوئی فحش بات کی تو میں اس کو کوڑے ماروں گا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۹۷۷۔ عبیداللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس شخص کو کوڑے مارتے تھے جو اہل مدینہ کی عورتوں پر تہمت لگاتا تھا۔ السنن للبیہقی

۱۳۹۷۸۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو کہا تو اپنی عورت کے ساتھ زنا اور بدکاری کے سوا اور کچھ کرتا ہی نہیں۔ یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عرض کی اور بولا: اس نے مجھ پر تہمت لگائی ہے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے ارشاد فرمایا: اس نے تجھ پر ایسی بات کی تہمت لگائی ہے جو تیرے لیے حلال ہے (حرام نہیں ہے ورنہ ہم اس پر حد تہمت جاری کرتے)۔

السنن للبیہقی

۱۳۹۷۹۔ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) معاویہ بن قرۃ وغیرہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو کہا: یا ابن شامۃ الوذر (اے) شرمگاہوں کو سونگھنے والی ماں کے بیٹے! آدمی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شکایت کی۔ گالی دینے والے نے کہا میرا تو یہ مطلب تھا۔ لیکن پھر بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے بیچ حکم ارشاد فرمایا اور اس کو تہمت کی حد (اسی کوڑے) لگائی گئی۔

ابوعبید فی الغریب۔ السنن للدار قطنی

غلام پر حد تہمت کا بیان

۱۳۹۸۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک غلام پر (چالیس کوڑوں کی) حد لگائی جس نے ایک حر (آزاد) کو تہمت لگائی تھی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۹۸۱۔ یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ عکرمہ نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی باندی کو تہمت لگائی اور بولی: اے زانیہ! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس عورت سے پوچھا: کیا تو نے اس کو زنا کرتے دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں تو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ قیامت کے دن تجھے لوہے کے گرز کے ساتھ اسی کوڑے مارے گی۔ الجامع لعبد الرزاق

تہمت کے متعلقات میں

۱۳۹۸۲۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے خفیہ شادی کر لی۔ پھر وہ اس عورت کے پاس آنے جانے لگا۔ آدمی کے پڑوسی نے اس کو دیکھ لیا اور اس پر تہمت لگائی۔ آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مدد مانگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تیری شادی پر گواہ ہیں؟ اس نے کہا: یا امیر المومنین! ایسا معاملہ تھا کہ میں اس کے گھر والوں کو مطلع نہ کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تہمت لگانے والے سے حد معاف کر دی اور شادی کرنے والے کے متعلق فرمایا: اپنی عورتوں کی شرمگاہوں کو پاکدامن رکھو اور نکاح کی اعلان (کھلے عام) کیا کرو۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۹۸۳۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے خفیہ شادی کی۔ ایک آدمی نے اس کو کہا: میں تجھے فلانی کے پاس آتا جاتا دیکھتا ہوں تو اس کے ساتھ بدکاری میں ملوث ہے؟ اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شکایت پیش کی اور عرض کیا وہ میری بیوی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے تہمت لگانے والے کو حد نہیں لگائی۔ ایک تو شادی کے خفیہ ہونے کی وجہ سے دوسرے تہمت حلال عورت سے ساتھ لگائی گئی تھی کہ جرم۔ السنن لسعید بن منصور

سے کسی حد پر پہنچیں تو میں اس کو حد جاری نہیں کروں گا (کیونکہ اکیلے آدمی کی شہادت پر حد جاری نہیں ہوتی) اور دوسرے کسی کو بھی اس پر مطلع ہونے کے لیے جانا بہتر نہیں تاکہ وہ میرے ساتھ مل کر (شہادت کا) نصاب پورا کرے)۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق، السنن للبیہقی

۱۳۹۶۲ اشیاخ (کچھ بزرگوں) سے منقول ہے کہ مہاجر بن ابی امیہ جو یمامہ کے امیر تھے ان کے پاس دو گلوکارہ عورتیں لائی گئیں۔ ایک نے گانے کے دوران نبی اکرم ﷺ کو سب وشتم کی (گالی دی) تھی۔ مہاجر نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اور اس کے سامنے کے چار دانت نکلوا دیئے۔ اسی طرح دوسری عورت جس نے گانے میں مسلمانوں کی ہجو (برائی) کی تھی۔ مہاجر بن ابی امیہ نے اس کا بھی ہاتھ کٹوا دیا اور سامنے کے صرف دو دانت نکلوا دیئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مہاجر کو لکھا مجھے اس عورت کی خبر ملی ہے جس نے آپ ﷺ کو گالی دی تھی اور تم نے اس کو جو سزا دی اگر مجھے پہلے علم ہو جاتا تو میں تم کو اس عورت کے قتل کرنے کا حکم دیتا۔ کیونکہ انبیاء کی حد عام گالی دینے کی سزا عام لوگوں کو گالی دینے کی طرح نہیں عام حدود کی طرح نہیں ہیں۔ اور جو مسلمان ایسا کرے وہ مرتد ہے یا مجرم کوئی معاہد (ذمی) ایسا کرے تو وہ محارب غادر (کافر حربی کا کافر دھوکہ باز) ہے۔ اور جس عورت نے مسلمانوں کی برائی کی ہے اگر وہ اسلام کا دعویٰ کرنے والوں میں سے ہے تو اس کو سزا دی جائے لیکن تم نے جو مثلہ کیا ہے (اس کے جسم کا) اس سے کم۔ اگر وہ ذمی ہے تو میری عمر کی قسم! تم نے اس کے شرک سے درگذر کیا جو اس سے بڑا گناہ ہے (تو) اس کی ہجو سے کیوں درگذر نہ کیا۔ اگر مجھے آئندہ ایسی کوئی شکایت ملی جیسی تم نے دوسری عورت کو سزا دی ہے تو میں تمہارے ساتھ برا سلوک کروں گا۔ قصاص کے سوا لوگوں کو مثلہ کرنے سے احتراز کرو کیونکہ یہ گناہ ہے اور نفرت انگیز ہے۔ مصنف فی الخراج

۱۳۹۶۳ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو رجم (سنگسار) کیا۔ ایک آدمی نے اس پر لعنت کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا رک جا۔ پھر اس نے رحمت کی دعا کی اس کے لیے استغفار کیا تب بھی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رک جا۔ ابن جریر

کلام: ... یہ روایت درست نہیں ہے کیونکہ اس کا ناقل یزید بن عیاض ہے جو اہل نقل و حجت میں غیر معروف ہے اور دین کا علم مجہولوں کی نقل کردہ روایات سے ثابت نہیں ہوتا۔

۱۳۹۶۴ ابوالاشعث سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شرحبیل بن السمط کو مسلحہ دون المدائن (مدائن) کے سرحدی علاقے پر مقرر کیا تو شرحبیل نے ان کو خطبہ دیا اور فرمایا:

اے لوگو! تم شراب والی سرزمین میں ہو جہاں عورتیں اور شراب زیادہ ہیں۔ پس جو تم میں سے کسی حد (سزا) کا مرتکب ہو جائے وہ ہمارے پاس آئے ہم اس پر حد جاری کریں گے۔ کیونکہ یہ اس کے لیے باعث طہور (پاکیزگی) ہے۔

یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: میں تیرے لیے یہ بات جائز قرار نہیں دیتا کہ تو لوگوں کو حکم دے کہ وہ اللہ کے پردہ کو پھاڑیں جو اللہ نے ان پر ڈالا ہے۔ الجامع لعبد الرزاق، ہناد، ابن عساکر

۱۳۹۶۵ قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ ایک شخص پر حد لازم ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق کہا گیا کہ وہ تو مریض ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ کوڑوں کے نیچے جان دے دے یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں اللہ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ میں نے حدود اللہ میں سے کسی حد کو ضائع کیا ہو۔ چنانچہ آپ نے حکم دیا پھر اس کو کوڑے مارے گئے۔ ابن جریر

۱۳۹۶۶ قتادہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا میں ایک حد کا مرتکب ہو چکا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو فرمایا: تم اس سے پوچھو وہ حد کس چیز کی ہے؟ لیکن اس شخص نے لوگوں کو کچھ نہیں بتایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو مارو حتیٰ کہ وہ خود ہی انکار کر دے۔ مسدد

۱۳۹۶۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی برا عمل کیا پھر اس پر حد جاری ہو گئی تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔

الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۹۹۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے باندی کی حد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی نے اپنے سر کی چادر دیوار کے پیچھے پھینک رکھی ہے۔ الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، ابوعبید فی الغریب، ابن جریر

۱۳۹۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جو حد بھی نازل فرمائی ہے اس کا مرتکب پر اجراء اس کے لیے باعث کفارہ ہے جس طرح قرض کے بدلے قرض چکایا جاتا ہے۔ ابن جریر

۱۴۰۰۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ نے ہمدانیہ کو رجم کر دیا تو فرمایا: اس کی سزا تو اس کو مل گئی جو دنیا میں اس پر گذر چکی۔ اب اس گناہ کے بدلے اس پر کوئی سزا نہ ہوگی۔ حضرت علی۔ ابن جریر

۱۴۰۰۱ میسرۃ ابن ابی جمیلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ایک باندی نے بدکاری کر لی۔ آپ علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو کوڑے ماروں۔ میں نے دیکھا تو ابھی اس کا نفاس کا خون رکا نہیں تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ اپنے خون میں ہے ابھی پاک نہیں ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ پاک ہو جائے تو اس پر حد قائم کرنا۔ پھر ارشاد فرمایا: اپنے غلام باندیوں پر بھی حدود جاری کیا کرو۔ ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۴۰۰۲ عبداللہ بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی پر حد قائم کی۔ لوگ اس کو گالیاں دینے اور لعن طعن کرنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کے گناہ کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔ السنن للبیہقی

۱۴۰۰۳ عبداللہ بن معقل سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حد جاری فرمائی تو جلاد نے دو کوڑے زائد کر دیے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو جلاد سے بدلہ دلوایا۔ السنن للبیہقی

۱۴۰۰۴ خزیمہ بن ثابت الانصاری سے مروی ہے کہ ایک عورت کو عہد رسول اللہ ﷺ میں سنگسار کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے اور اس کو اسی حالت کے مطابق (جس حالت) پر قضا آئی اٹھایا جائے گا۔ ابو نعیم

۱۴۰۰۵ عن مجاهد قال: اذا أصاب رجل رجلاً لا يعلم المصاب من اصابه فاعترف له المصيب فهو كفارة للمصيب.

ابن عساکر

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: جب کوئی کسی کو مصیبت پہنچائے اور مصیبت زدہ کو معلوم نہ ہو کہ کس نے اس کو مصیبت پہنچائی ہے تو اگر مصیبت پہنچانے والا اپنے جرم کا اعتراف کر لے تو یہ اس کے لیے باعث کفارہ ہوگا۔ ابن عساکر

۱۴۰۰۶ یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں حد کا مرتکب ہو چکا ہوں۔ مجھ پر حد جاری کیجئے۔ حضور ﷺ نے کوڑا منگوایا۔ چنانچہ ایک نیا کوڑا لایا گیا جس کا پھل بھی (تیز) تھا۔ آپ نے فرمایا: اس سے ہلکا لے کر آؤ۔ پھر ایک کوڑا جس کا پھل بالکل ٹوٹا پھوٹا تھا لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس سے اچھا اور نیا لاؤ۔ چنانچہ ایک درمیانہ کوڑا لایا گیا۔ پھر آپ نے حکم دیا اور اس کے ساتھ اس کو مارا گیا۔ پھر آپ منبر پر چڑھے آپ کے چہرے پر غصہ کے آثار تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! اللہ نے تم پر فحش کاموں کو حرام کر دیا ہے۔ کھلے اور پوشیدہ سب۔ جو ان میں سے کسی کا مرتکب ہو جائے وہ اللہ کے پردے والی چادر سے چھپا رہے۔ کیونکہ جو اپنا پردہ کھول کر ہمارے پاس آئے گا ہم اس پر حد قائم کر دیں گے۔ مصنف عبدالرزاق

کتاب الحضانة.....من الحروف الحاء

بچے کی پرورش.....قسم الافعال

۱۴۰۰۷ اس (بچی) کو اس کی خالہ کے سپرد کرو۔ بے شک خالہ بھی ماں کی جگہ ہے۔ مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۰۰۸ خالہ ماں کی جگہ ہے۔ السنن للبیہقی، الترمذی عن البراء ابوداؤد عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:- الاتقان ۶۸۹۔

۱۴۰۰۹ اے لڑکے! یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں۔ اب جس کا چاہے تو ہاتھ تھام لے۔

النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۴۰۱۰ اس کو اس کی خالہ کے سپرد کرو بے شک خالہ ماں ہے۔ مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۰۱۱ ...عورت اپنے بچے کی زیادہ حقدار ہے جب تک وہ (دوسری) شادی نہ کرے۔ الدارقطنی فی السنن عن ابن عمرو

کتاب الحوالة

قرض کی ادائیگی دوسرے کے حوالے کرنے کا بیان

من قسم الاقوال

۱۴۰۱۲ ...مالدار (مقروض) کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب (وصولی) کے لیے (غریب مقروض) تجھے کسی مالدار کا حوالہ دے تو قبول کرلے (اگر وہ مالدار ادا کرنے پر رضامند ہو)۔

۱۴۰۱۳ ...مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ جب تم میں سے کسی قرضدار کو کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو وہ اس کو قبول کرے۔

البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۴۰۱۴ ظلم بھی یہ ہے: مالدار کا ٹال مٹول کرنا اور تم میں سے کسی کو جب کسی مالدار پر حوالے کیا جائے تو وہ مالدار کی پیروی کرے (اور لوگوں میں بڑا جھوٹا تگر ہے)۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۰۱۵ مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کو کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو وہ اس کا حوالہ قبول کرلے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۰۱۶ ...اور تنگی میں ٹال مٹول ظلم ہے اور اگر کسی کو کسی مالدار کا حوالہ دیا جائے تو وہ اس کی پیروی کرے۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۴۰۱۷ مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تجھے کسی مالدار کے پیچھے لگایا جائے تو اس کے پیچھے لگ جاؤ اور سودے کا ایک سودے میں نہ کر۔

مسند احمد، السنن للبيهقی عن ابن عمر

۱۴۰۱۸ مالدار کا ٹال مٹول کرنا (اور مالدار کا تنگی میں قرض ادا نہ کرنا) ظلم ہے۔ اور جب کوئی تجھے کسی مالدار کے حوالے کرے (کہ میرا قرض اس سے وصول کرلے) تو اس کو قبول کرلے۔ اور قیدی حاملہ عورتوں کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ وہ بچہ نہ جن لیں۔ اور پھلوں میں بیع سلم نہ کرو حتی کہ وہ آفات سے محفوظ نہ ہو جائے۔ ابن عساکر عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۴۰۱۹ ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جس کو کسی مالدار کے حوالے کیا جائے وہ قبول کرلے۔ مصنف عبدالرزاق عن ابی هريرة رضی الله عنه

کتاب الحضانة

پرورش کا بیان...... من قسم الافعال

۱۴۰۲۰ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے (اپنے سابق شوہر) عمر کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ خلافت میں شکایت کی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اپنی اس بیوی کو طلاق دے چکے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر کو فرمایا: یہ (عورت) زیادہ نرم مہربان، شفیق اور محبت کرنے والی ہے اور یہ اپنی اولاد کی زیادہ حقدار ہے جب تک شادی نہ کرے یا وہ بچہ بڑا ہو جائے پھر وہ خود اپنے لیے تم میں سے کسی ایک کو پسند کرے گا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۴۰۲۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عاصم کی ماں اپنی انصاری بیوی کو طلاق دیدی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے ملاقات کی تو وہ اپنے بیٹے کو اٹھائے ہوئے تھیں اور بیٹے کا دودھ چھڑا دیا گیا تھا اور وہ چلنے پھرنے بھی لگا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچے کو ماں سے چھیننا چاہا اور بولے: میں اپنے بیٹے کا زیادہ حقدار ہوں۔ آخر دونوں اپنا فیصلہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بچے کا فیصلہ اس کے حق میں کر دیا اور فرمایا: ماں کی خوشبو، اس کی گرمی اور اس کا بستر بچے کے لیے تم سے زیادہ بہتر ہے۔ جب تک کہ وہ جوان نہ ہو جائے اور اپنے لیے تم میں سے کسی کو پسند نہ کرلے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۰۲۲ ...قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عاصم کو اس کی نانی کے ساتھ دیکھا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اس کو چھیننے کے لیے پہنچے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایسا کرتے دیکھ لیا اور فرمایا: رک جاؤ رک جاؤ یہ تم سے زیادہ اس کی حقدار ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (پیچھے ہٹ گئے اور انہوں) نے پلٹ کر کوئی جواب نہ دیا۔

موطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، ابن سعد، مصنف ابن ابی شيبه، السنن للبيهقی

۱۴۰۲۳ زید بن اسحاق سے مروی ہے وہ حارثہ الانصاری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عاصم کا قضیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بچے کا فیصلہ اس کی ماں کے حق میں دیدیا اور پھر ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی عورت اپنی اولاد سے جدائی (کے غم) میں نہ ڈالی جائے۔ السنن للبيهقی

۱۴۰۲۴ ...ابوالزناد سے مروی ہے اور وہ ان فقہاء سے روایت کرتے ہیں جو اہل مدینہ کے لیے حرف آخر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ فقہاء کرام فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب کے بیٹے عاصم کی پرورش کے مسئلہ میں بچے کے باپ کے بجائے بچے کی نانی کے حق میں فیصلہ دیا جبکہ اس وقت بچے کی ماں زندہ تھی لیکن وہ (دوسری) شادی شدہ تھی۔ السنن للبيهقی

۱۴۰۲۵۔۔۔ مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام عاصم کو طلاق دے دی۔ ام عاصم کی نانی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں فیصلہ دائر کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بچے کی نانی کے حق میں فیصلہ دیا کہ وہ بچے کی پرورش کرے۔ وہ بن نفقہ (بچے کا) عمر کے ذمہ ہوگا اور فرمایا: وہ بچے کی زیادہ حقدار ہیں۔ السنن للبیھقی

۱۴۰۲۶۔۔۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بچے کا قضیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بچہ اپنی ماں کے ساتھ رہے گا جب تک کہ وہ بولنے تک نہ پہنچ جائے پھر وہ دونوں میں سے جس کو چاہے پسند کرے۔

المحلی لابن حزم

۱۴۰۲۷۔۔۔ ابوالولید سے مروی ہے کہ چچا اور ماں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بچے کا قضیہ پیش کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچے کو فرمایا تو اپنی ماں کے ساتھ رہ کر کھانا کھائے یہ تیرے لیے اپنے چچا کے ساتھ خوشحالی میں رہنے سے بہتر ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۴۰۲۸۔۔۔ عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے کو اس کی ماں اور اس کے باپ کے درمیان اختیار دیا۔

الشافعی فی القدیم

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی پرورش

۱۴۰۲۹۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جب مکہ سے نکلے تو ہمارے پیچھے بنت حمزہ رضی اللہ عنہما ”عم! یا عم!“ اے چچا! اے چچا! پکارتی ہوئی پیچھے چلی آئی۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فاطمہ کے حوالہ کر دیا اور کہا کہ اپنے چچا (حمزہ) کی بیٹی کو سنبھالو۔ جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو اس کے بارے میں ہمارا جھگڑا ہوا میرا، جعفر (طیار بن ابی طالب) کا اور زید بن حارثہ کا۔ جعفر بولے میرے چچا (حمزہ) کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ اسماء بنت عمیس میرے پاس ہے۔ زید بولے یہ میرے (اسلامی) بھائی کی بیٹی ہے۔ میں نے کہا میں نے اس کو پکڑا ہے اور یہ میرے چچا (حمزہ) کی بیٹی ہے۔ آخر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جعفر تو شکل اور عادات میں میرے مشابہ ہے اور اے زید! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے اور تو ہمارا بھائی اور ہمارا مولا ہے۔ لیکن لڑکی اپنی خالہ کے پاس بہتر ہے۔ کیونکہ خالہ والدہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس سے شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن جریر، وصححہ ابن حبان، مستدرک الحاکم

فائدہ:۔۔۔ لڑکی کا چچا چچا کہنا معروف عادت کے مطابق تھا اس کے والد اس سے قبل جنگ احد میں شہید ہو چکے تھے۔ اور وہ حضرت علی، حضرت جعفر اور حضور ﷺ کے چچا حمزہ کی بیٹی تھی۔ اگر رشتہ یہاں تک موقوف ہوتا تو آپ ﷺ کا اس سے شادی کرنا جائز تھا لیکن ثویبہ نامی ایک باندی نے آپ ﷺ کو اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کو دودھ پلایا تھا جس کی وجہ سے یہ لڑکی آپ کی بھتیجی ثابت ہوئی۔

۱۴۰۳۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زید بن حارثہ مکہ کی طرف نکلے تو بنت حمزہ بن عبدالمطلب کو ساتھ لے کر آئے۔ جعفر بن ابی طالب نے فرمایا: اس کو میں رکھوں گا میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ ایک تو یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور (دوسری وجہ یہ ہے کہ) اس کی خالہ میری بیوی ہے۔ اور خالہ ماں جیسی ہوتی ہے اس لیے وہ اس کی زیادہ حقدار ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں، یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میرے گھر میں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ہے۔ میں اونچی آواز بلند کر رہا تھا تاکہ رسول اللہ ﷺ نکلنے سے قبل میری دلیل سن لیں۔ زید بولے: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں میں اس کے پاس سفر کر کے گیا اور اس کو لے کر آیا۔ آخر رسول اللہ ﷺ اپنے گھر سے نکلے اور پوچھا تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ حضرت علی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ میرے ہاں بنت رسول اللہ ﷺ ہے یہ ان کے پاس رہے تو دوسروں کے پاس رہنے سے کہیں زیادہ اس کے لیے بہتر ہے۔ جعفر رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ! میں اس کا زیادہ حقدار ہوں یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے گھر ہے۔ اور خالہ بھی ماں ہوتی ہے اور وہ دوسروں کی نسبت اس کی

زیادہ حقدار ہے۔

زید رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ! بلکہ میں اس کا زیادہ حقدار ہوں، میں اس کے پاس سفر کر کے گیا، سفر کی مشقت اٹھائی اور اپنا مال خرچ کیا لہٰذا میں اس کا زیادہ حقدار ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس مسئلہ اور دوسرے مسئلہ کا فیصلہ کرتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آپ نے دوسرے مسئلے کا ذکر فرمایا تو میں نے کہا ضرور ہمارے متعلق کچھ بولنے کے متعلق قرآن نازل ہوا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اے زید بن حارثہ! تو میرا مولا ہے پس اس لڑکی کا مولا ہے۔ زید بولے: یا رسول اللہ! میں اس پر راضی ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: اے جعفر! تو شکل وصورت اور اخلاق وعادات میں میرا مشابہ ہے، نیز تو اس شجرہ سے تعلق رکھتا ہے جس سے میری پیدائش ہوئی ہے۔ جعفر نے جواب دیا: یا رسول اللہ! میں راضی ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: اے علی! تو میرا صفی (خالص دوست) میری آرزو ہے، تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں راضی ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن لڑکی کے لیے میں جعفر کے پاس چھوڑنے پر راضی ہوں کیونکہ وہاں وہ اپنی خالہ کے پاس رہے گی اور خالہ ماں ہے۔ پھر سب نے کہا: ہمیں قبول ہے یا رسول اللہ!

العقیلی، البزار، ابن جریر، مستدرک الحاکم، مسلم

۱۳۰۳۱ ... عمارۃ بن ربیعۃ الجرمی سے مروی ہے کہ (میرے بچپن میں) میری ماں نے میرے بارے میں میرے چچا کے خلاف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں مقدمہ پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود مجھ سے دریافت فرمایا: تیری ماں تجھے پسند ہے یا تیرا چچا؟ میں نے کہا: ماں۔ آپ نے تین مرتبہ سوال کیا کیونکہ وہ ہر چیز میں تین بار کو پسند کرتے تھے۔ میں نے بھی ہر بار یہی جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: تو اپنی ماں کے ساتھ جا سکتا ہے۔ پھر میرے چھوٹے بھائی کے متعلق فرمایا: جب یہ بھی تیری عمر تک پہنچ جائے تو اس کی بھی مرضی پوچھی جائے گی جس طرح تیری مرضی پوچھی گئی۔ عمارۃ فرماتے ہیں: میں اس وقت (چھوٹا) لڑکا تھا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۰۳۲ ... عمارۃ الجرمی سے مروی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میری ماں اور میرے چچا کے درمیان اختیار دیا۔ پھر میرے چھوٹے بھائی کے متعلق فرمایا: یہ بھی جب اس عمر کو پہنچے گا اس کو بھی اسی طرح اختیار ملے گا۔ السنن للبیہقی

۱۳۰۳۳ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عمارۃ بنت حمزہ بن عبد المطلب اور ان کی ماں سلمیٰ بنت عمیس مکہ میں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینے تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے بات چیت کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا کی یتیم بچی کو مشرکین کے درمیان کیوں چھوڑ دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وہاں سے ان کو نکال لانے سے منع نہ فرمایا۔ پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے بھی آپ سے بات چیت کی۔ زید رضی اللہ عنہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے وصی تھے (یعنی وہ زید رضی اللہ عنہ) کو اپنے بعد اپنا بچے کا نگہبان مقرر کر گئے تھے چونکہ نبی اکرم ﷺ نے جب مہاجرین اور انصار یوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا اس وقت حمزہ اور زید کے درمیان بھی بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں، وہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ جعفر نے یہ سنا تو وہ بولے: خالہ ماں ہوتی ہے اور اسی لیے میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ اس کی خالہ اسماء بنت عمیس میرے پاس ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو اپنے چچا کی بیٹی کے بارے میں جھگڑتا ہوں، میں اس کو مشرکین کے درمیان سے نکال کر لایا ہوں اور اس سے قریب ترین نسب اور رشتہ داری تم سے زیادہ میری ہے اس وجہ سے میں اس کا زیادہ حقدار ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں۔ اے زید! تو اللہ اور اس کے رسول کا مولا (دوست) ہے اور اے علی! تو میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے اور اے جعفر! تو میرا ہم شکل اور ہم اخلاق ہے اور اے جعفر! تو اس لڑکی کا زیادہ مستحق ہے کیونکہ اس کی خالہ تیرے پاس ہے اور کسی عورت سے اس کی خالہ کے ہوتے ہوئے یا پھوپھی کے ہوتے ہوئے نکاح نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی جب کسی کے عقد میں پہلے سے خالہ یا پھوپھی ہو تو ان کی بھانجی یا بھتیجی سے اس آدمی کا نکاح جائز نہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عمارۃ کا فیصلہ جعفر کے حق میں دیدیا۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ خوشی سے اٹھے اور حضور کے قریب ایک پاؤں موڑ کر کے دوسرے پر چکر کاٹنے لگے۔ حضور ﷺ نے پوچھا: اے جعفر! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: نجاشی جب کسی سے خوش ہوتا تو اٹھ کر اس کے گرد اس طرح چکر کاٹتا تھا۔

پھر نبی اکرم ﷺ کو کہا گیا کہ آپ اس سے شادی فرمالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے رضاعی بھائی کی بچی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سلمہ بن ابی سلمہ سے لڑکی کی شادی کردی۔ نبی اکرم ﷺ سلمہ کو فرمایا کرتے تھے سلمہ کیا کیا۔ ابن عساکر روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

پرورش ماں کا حق ہے

۱۴۰۳۴ ... عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی۔ پھر اس سے بچہ چھیننے کا ارادہ کیا۔ وہ عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور بولی: یارسول اللہ! میرا پیٹ اس بچے کے لیے برتن بنا ہوا (اب) میرے پستان اس کے لیے مشکیزہ ہیں۔ جن سے یہ سیر ہوتا ہے۔ اور میری گود اس کے لیے پناہ گاہ ہے۔ لیکن اس کا باپ چاہتا ہے کہ اس کو مجھ سے چھین لے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا: تو ہی اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک کہ شادی نہ کرلے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۰۳۵ ... ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرا شکم میرے بیٹے کے لیے برتن ہے، میرے پستان اس کے لیے مشکیزے ہیں اور میری گود اس کے لیے پناہ گاہ ہے۔ لیکن اس کا باپ گمان کرتا ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ اس کا حقدار ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس عورت کو فرمایا: تو اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک شادی نہ کرے۔

عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عاصم بن عمر کے متعلق بھی یہی فیصلہ فرمایا کہ ماں ہی اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک وہ دوسرا نکاح نہ کرے۔ ابن جریر

۱۴۰۳۶ ... ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک ماں اور باپ اپنے بیٹے کے بارے میں جھگڑتے ہوئے نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ عورت نے آپ ﷺ سے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں! یہ شخص میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے حالانکہ یہ ابو عنبہ کے کنوئیں سے پانی لاکر دیتا ہے اور میرے دوسرے کام کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دونوں اس پر قرعہ اندازی کرو۔ مگر شوہر بولا: یارسول اللہ! میری اولاد کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑ سکتا ہے؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! دیکھ! یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے (جس کا چاہے ہاتھ تھام لے) لڑکے نے ماں کا ہاتھ تھام لیا اور ماں اس کو لے کر چلی گئی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۰۳۷ ... عبدالحمید الانصاری اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا اسلم (مسلمان ہوچکے تھے) لیکن ان کی بیوی نے اسلام لانے سے انکار کردیا ان کا بیٹا ابھی چھوٹا تھا جو ابھی حد بلوغت کو نہ پہنچا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے باپ کو ایک طرف بٹھایا اور ماں کو دوسری طرف پھر لڑکے کو اختیار دیا اور ساتھ ہی دعا کی: اے اللہ! اس کو سیدھی راہ سجھا۔ چنانچہ لڑکا اپنے والد کی طرف چلا گیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۰۳۸ ... عبدالحمید بن سلمہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے والدین نے نبی اکرم ﷺ کے دربار میں اپنا جھگڑا پیش کیا ایک مسلمان تھا دوسرا کافر۔ آپ نے لڑکے کو اختیار دیا اور وہ کافر کی طرف لوٹا دیا ساتھ ہی دعا کی: اے اللہ! اس کو ہدایت دے۔ چنانچہ لڑکا خود ہی مسلمان کی طرف متوجہ ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے بھی مسلمان کے حق میں فیصلہ دیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

کتاب الحوالۃ

من قسم الافعال...... من جمع الجوامع

۱۴۰۳۹ ... قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حوالے کے بارے میں ارشاد فرمایا: مقروض نے قرضدار کو کسی مالدار کے حوالے کیا ہے اگر وہ قرض محیل سے کام لے تو وہ واپس اصل مقروض کے پاس نہ آئے گا الا یہ کہ وہ مالدار بالکل مفلس ہوجائے یا مرجائے۔ مصنف عبدالرزاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف الخاء

کتاب الخلافۃ مع الامارۃ ..... خلافت اور امارت کا بیان

اس کتاب میں قسم الافعال از ایک مصنف نے تقدیم کی وجہ سے شروع کی ہے۔

پہلا باب ..... خلفاء کی خلافت میں

خلافت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

نوٹ: ..... مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت، روایات اور بیعت کا باقی حصہ حرف الفاء کی کتاب الفضائل میں ذکر کیا ہے۔ جبکہ ان کے خطبات اور مواعظ کو قسم الاقوال کی کتاب المواعظ میں ذکر کیا ہے۔

۱۴۰۴۳ ..... (مسند الصدیق رضی اللہ عنہ) ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے ابوبکر! جب آپ مر جائیں گے تو آپ کا وارث کون بنے گا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میری اولاد اور میرے گھر والے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر کیا بات ہے کہ ہمارے بجائے آپ رسول اللہ ﷺ کے وارث بن گئے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بنت رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ کا وارث نہیں ہوا ہوں، نہ میں چاندی، بکری، اونٹ، غلام، زمین اور مال میں کسی چیز کا وارث ہوا ہوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ کا وہ خمس کا حصہ جو اللہ نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا آپ کے ہاتھ میں ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک تم زندہ ہو یہ ان کے اہل و عیال (اقرباء کو عطا کرنے کے لئے ان کی ملکیت میں ہے) کھلایا جا سکتا ہے اور جب نبی کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ رزق ان کے اہل و عیال سے اٹھا لیا جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ یوں ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: (نبی) تو بس کھانا ہے جو اللہ نے مجھے کھلایا ہے، جب میں مر جاؤں گا تو یہ مال مسلمانوں کے درمیان تقسیم ہو جائے گا۔ العطاف لابن سعد

۱۴۰۴۴ ..... ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (خلافت کی بیعت لیتے وقت) فرمایا تھا: کیا میں اس (خلافت) کا لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ کیا میں سب سے پہلے اسلام لایا؟ کیا میں فلاں شرف کا حامل نہیں؟ کیا میں فلاں شرف کا حامل نہیں؟ الترمذی، مسند البزار، ابن حبان، ابونعیم فی المعرفۃ، ابن مندہ فی غرائب شعبۃ، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی داؤد

کلام: ..... اخرجہ الترمذی کتاب المناقب باب فی مناقب ابی بکر وعمر رقم ۳۶۶۷ وقال غریب۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۴۰۴۵ ..... عبدالملک بن عمیر روایت کرتے ہیں رافع الطائی سے رافع غزوہ ذات السلاسل میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رفیق اور

فرماتے تھے۔

۱۴۰۴۳ ۔۔۔ عاصم بن کلیب سے مروی ہے کہ مجھے بنی تیم قریش کے ایک شیخ نے بیان کیا، انہوں نے فلاں بن فلاں کر کے چھ یا سات قریشی شیوخ کے نام گنوائے جن میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے، فرمایا کہ ان سب حضرات نے مجھے یہ قصہ بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت تھے کہ حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما تیز تیز بولتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھہر جاؤ اے عباس! مجھے معلوم ہے تم کیا کہنا چاہتے ہو کہ (حضور ﷺ) میرے بھائی کے بیٹے ہیں اس لئے ان کا آدھا مال میرا ہے اور اے علی! تم جو کہنا چاہتے ہو وہ بھی مجھے معلوم ہے تم کہنا چاہتے ہو کہ آپ ﷺ کی بیٹی میرے گھر ہے اور نصف مال اسی کا ہے۔ یہ مال پہلے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں تھا اور ہم نے اچھی طرح دیکھا تھا کہ آپ اس مال کو کیسے صرف کرتے تھے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کے بعد والی بنے انہوں نے بھی اس مال میں رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل کے مطابق عمل کیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد میں والی بنا اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اس مال میں رسول اللہ ﷺ کے عمل اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عمل کے مطابق عمل کروں گا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور انہوں نے قسم کھائی کہ وہ سچ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نبی کی کوئی اپنا وارث بنا کر نہیں جاتے، ان کی میراث تو فقراء اور مساکین مسلمانوں کے لیے ہوتی ہے۔ نیز مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور انہوں نے اللہ کی قسم اٹھائی کہ وہ سچ بیان کر رہے ہیں کہ کوئی نبی اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اس کی امت میں سے کوئی اس کی امامت نہ کر لے۔ اور یہ مال رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں ہوا کرتا تھا اور ہم نے اچھی طرح دیکھا تھا کہ آپ اس میں کس طرح تصرف کرتے ہیں۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی و عباس رضی اللہ عنہما کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

اگر تم دونوں سمجھتے ہو کہ اس میں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تصرف کے مطابق تصرف کرتے رہو تو میں یہ مال تم کو سپرد کر دیتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: چنانچہ یہ سن کر دونوں حضرات چلے گئے، پھر بعد میں دونوں آئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مال علی کو دے دو میں اسی سے خوش ہوں۔ مسند احمد

۱۴۰۴۶ ۔۔۔ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی وفات کے ایک مہینے بعد کا ذکر ہے، میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ کو کوئی قصہ یاد آیا تو لوگوں میں منادی کرادی: الصلاۃ جامعۃ، خطبہ سننے کے لیے جمع ہو جاؤ۔

اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ پہلا خطبہ تھا جو انہوں نے مسلمانوں کے بیچ میں ارشاد فرمایا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو ایک منبر جو آپ کے لیے بنایا گیا تھا آپ رضی اللہ عنہ اس پر کھڑے ہوئے اور پہلا خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے خدا کی حمد و ثنا بجالائے پھر فرمایا:

اے لوگو! میری تمنا ہے کہ اس خلافت پر میرے سوا کوئی اور متمکن ہو جاتا، کیونکہ تم مجھے بالکل نبی کے طریقے پر گامزن دیکھنا چاہو گے تو میں اس کی طاقت نہیں رکھتا کیونکہ وہ تو شیطان سے محفوظ تھے اور ان کے منہ ودل کے ساتھ آسمان سے وحی نازل ہوتی تھی۔ مسند احمد

۱۴۰۴۷ ۔۔۔ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قبیلہ احمس کی ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے جس کا نام زینب تھا۔ آپ نے دیکھا کہ وہ بولتی نہیں ہے۔ آپ نے پوچھا یہ بولتی کیوں نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اس نے (بغرض عبادت) نہ بولنے کا عزم کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: بولو، ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ جاہلیت کا عمل ہے۔ چنانچہ وہ بولنے لگی۔ اس نے پوچھا: یہ دین جو جاہلیت کے بعد نبی ﷺ کے بعد اب تک درست رہ رہا ہے اس کی بقاء و دوام کا کیا راستہ ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک تمہارے (اور اس دین کے) امام درست رہیں گے تم اس دین پر باقی رہو گے۔ اس نے پوچھا: ائمہ کون ہیں؟ فرمایا: تمہاری قوم کے کچھ لوگ تم پر حکمرانی اور سرداری کرتے ہوں گے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: بس ائمہ (حکمران) انہی کے مثل ہوتے ہیں جو لوگوں پر امام ہوتے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، مسند الدارمی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۴۰۴۸ ... ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا گیا: اے خلیفۃ اللہ! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں خلیفۃ اللہ نہیں ہوں بلکہ خلیفۃ الرسول ہوں اور میں اس پر راضی ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن سعد، ابن منیع

۱۴۰۴۹ ... خالد بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد سعید نے بتایا کہ میرے چچاؤں خالد اور ابان اور (میرے والد) عمرو بن سعید بن العاص کو جب نبی اکرم ﷺ کی وفات کی خبر پہنچی تو یہ اپنے اپنے منصبوں کو چھوڑ کر واپس مدینہ حاضر ہو گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ عاملوں (گورنروں) سے بڑھ کر کوئی ان کے منصبوں کا حقدار نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے کہا: ہم کسی اور کے واسطے منصب حکومت قبول نہیں کر سکتے۔ چنانچہ وہ شام چلے گئے اور سب کے سب شہادت کا جام نوش کر گئے۔ ابو نعیم، ابن عساکر

۱۴۰۵۰ ... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ میں اس منصب کو اپنے لیے پسند نہیں کرتا۔ میری خواہش ہے کہ تمہارے اندر کوئی ایسا فرد ہو جو میری جگہ آ جائے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تم میں سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق عمل کروں۔ تب تو میں اس امارت کا بار نہیں اٹھا سکتا۔ بے شک رسول اللہ ﷺ کی تو وحی کے ساتھ حفاظت کی جاتی تھی اور آپ کے ساتھ ایک فرشتہ رہتا تھا جبکہ میرے ساتھ شیطان ہوتا ہے جو مجھے تنگ کرتا رہتا ہے، پس جب میں غصہ میں ہوں تو مجھ سے کنارہ کرو۔ کہیں میں تمہارے بالوں میں اور تمہاری کھالوں میں کسی کو ترجیح نہ دوں (کہ تم پر سزا نافذ کروں) دیکھو میری حفاظت نظر میں رکھو اگر میں درست چل رہا ہوں تو میری مدد کرو اور اگر میں کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کرو۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! آپ نے ایسا خطبہ ارشاد فرمایا تھا جس کے بعد ایسا کوئی خطبہ نہیں ارشاد فرمایا۔

ابن راھویہ، ابوذر الھروی فی الجامع

۱۴۰۵۱ ... ابی البصرۃ سے مروی ہے کہ جب لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت میں تاخیر سے کام لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کون ہے مجھ سے زیادہ اس منصب کا حقدار؟ کیا تم میں میں نے سب سے پہلے نماز نہیں پڑھی؟ کیا میں وہ شخص نہیں ہوں؟ کیا میں ایسا شخص نہیں ہوں؟ کیا میں فلاں فضیلت کا حامل نہیں ہوں؟ اس طرح آپ نے ایسی کئی فضیلتیں بیان کیں جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت سے آپ کو حاصل ہوئی تھیں۔ اور آپ کا مقصد محض اسلام میں پیدا ہونے والی دراڑ کو بھرنا تھا جو نبی ﷺ کی وفات سے پیدا ہو گئی تھی۔

ابن سعد، خیثمۃ، الاطرابلسی فی فضائل الصحابۃ رضی اللہ عنہم

امامت صغریٰ سے امامت کبریٰ تک

۱۴۰۵۲ ... علی بن کثیر سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم آ جاؤ میں تمہاری بیعت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم اس امت کے امین ہو۔ حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا نہیں کر سکتا کہ ایسے شخص کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھاؤں جس کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور وہ آپ ﷺ کی وفات تک ہماری امامت کراتے رہے (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ)۔ ابن شاھین، ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات، ابن عساکر

۱۴۰۵۳ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مانگنے گیا۔ آپ نے مجھے منع فرما دیا۔ میں پھر مانگنے گیا آپ نے پھر منع فرما دیا۔ میں پھر گیا اور آپ نے منع فرمایا تو میں نے عرض کیا: یا تو آپ بخل فرما رہے ہیں ورنہ آپ کیوں نہیں کچھ دیتے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو مجھے بخیل بتا رہا ہے حالانکہ بخل سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں ہے تو جب بھی میرے پاس آیا میرا تجھے دینے کا ارادہ ہر دفعہ تھا (لیکن استطاعت نہ تھی)۔ مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، المحاملی فی امالیہ، السنن للبیھقی

۱۴۰۵۴ ... ہمیں معمر نے زہری سے انہوں نے کعب بن عبدالرحمن بن مالک سے انہوں نے اپنے والد عبدالرحمن سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے جوانوں میں سے نوجوان، فیاض اور خوبصورت شخص تھے۔ کوئی چیز نہیں روک کر رکھتے تھے۔ حتیٰ

ہاتھ سے لے لے۔

انھوں نے ایک مٹھی درہم لے لیے وہ پانچ سو درہم تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو ایک ہزار درہم اور گن دو۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کے درمیان دس دس درہم تقسیم فرما دیے اور ارشاد فرمایا: یہ وہ وعدے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمائے تھے۔ پھر جب آئندہ سال آیا تو اس سے زیادہ مال آیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سال بیس بیس درہم سب لوگوں میں تقسیم فرمائے۔ پھر بھی کچھ مال باقی بچ گیا تو آپ نے خادموں (غلاموں) کو بھی پانچ پانچ درہم عطا فرمائے۔ اور ارشاد فرمایا: تمہارے غلام جو تمہاری خدمت کرتے ہیں اور تمہارے کام کاج میں مشغول رہتے ہیں ان کو بھی ہم نے مال دیا ہے۔ لوگوں نے کہا: اگر آپ مہاجرین اور انصار کو کچھ فضیلت دیں تو اچھا ہو کیونکہ یہ اسلام میں سبقت کرنے والے ہیں اور ان کا مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں زیادہ ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا اجر اللہ پر ہے۔ یہ مال تو گزر اوقات کے لیے ہے تھوڑا تھوڑا مال سب کو دیا جائے یہ کسی کو ترجیح دینے سے بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد حکومت میں یہی طریقہ عمل رکھا حتیٰ کہ جب سن تیرہ ہجری کے جمادی الآخری کی چند راتیں رہ گئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور فتوحات ہوئیں۔ ان کے پاس بہت مال آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس مال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک رائے تھی لیکن میری رائے اور ہے۔ میں اس شخص کو جس نے بھی رسول اللہ ﷺ سے قتال کیا ہو اور آپ کے مقابل ہوا ہو اس شخص کے برابر ہرگز نہیں کروں گا جس نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں آپ کی حفاظت کے لیے قتال کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین و انصار اور ان لوگوں کے لیے جو جنگ بدر میں شریک ہوئے ان کے لیے پانچ پانچ ہزار درہم مقرر فرمائے۔ جن کا اسلام بدر والوں کا اسلام تھا لیکن وہ جنگ بدر میں کسی مجبوری کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے ان کے لیے چار چار ہزار درہم مقرر کیے۔

نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے بارہ بارہ ہزار درہم مقرر کیے سوائے صفیہ اور جویریہ کے ان کے لیے چھ چھ ہزار درہم مقرر کیے۔ لیکن ان دونوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: میں نے ان کے لیے اتنی مقدار ان کے ہجرت کرنے کی وجہ سے مقرر کی ہے۔ ان دونوں نے عرض کیا: نہیں آپ نے ان کے لیے حضور ﷺ کے نزدیک ان کے مرتبے کی وجہ سے یہ مقدار مقرر کی ہے۔ اور ہمارا بھی مرتبہ آپ ﷺ کے پاس تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے بھی بارہ بارہ ہزار درہم مقرر فرمائے۔

اسامہ بن زید کے لیے چار ہزار درہم مقرر کیے جبکہ اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر کے لیے تین ہزار درہم مقرر کیے۔ بیٹے نے کہا: ابا جان! آپ نے ان کو مجھ سے ایک ہزار درہم زیادہ کیوں عطا فرمائے۔ حالانکہ ان کا باپ میرے باپ سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا۔ اسی طرح یہ بھی مجھ سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اسامہ کا باپ زید حضور ﷺ کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھا اسی طرح اسامہ بھی حضور ﷺ کو تجھ سے زیادہ محبوب تھا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرات حسنین (حسن و حسین) کے لیے پانچ پانچ ہزار درہم مقرر کیے کیونکہ ان کا رسول اللہ ﷺ کے ہاں اپنا مقام تھا۔ اسی طرح مہاجرین اور انصار کے بیٹوں کے لیے دو دو ہزار درہم مقرر کیے۔ عمر بن ابی سلمہ کا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے لیے ایک ہزار درہم زیادہ کر دو۔ محمد بن عبداللہ بن جحش نے عرض کیا: ان کے باپ کی ہمارے باپ سے اور ان کی ماں سے زیادہ کیا فضیلت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ان کے باپ ابوسلمہ کی وجہ سے ان کے لیے دو ہزار درہم مقرر کیے پھر ان کی ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین زوجہ آنحضرت ﷺ کی وجہ سے ایک ہزار درہم زیادہ کر دیے اگر تمہاری ماں کی بھی ایسی فضیلت ہوتی تو میں تمہارے لیے بھی ہزار ہزار درہم بڑھا دیتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ اور عام لوگوں کے لیے آٹھ آٹھ سو درہم مقرر کیے۔ اسی دوران طلحہ بن عبیداللہ اپنے بیٹے عثمان کو لے کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے بیٹے کے لیے آٹھ سو درہم مقرر کیے۔ پھر نضر بن انس رضی اللہ عنہ آپ کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ان کو دو ہزار درہم والوں میں شامل کر دو۔

طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں بھی اس کے مثل (اپنے بیٹے عثمان کو) لایا تھا ان کے لیے آپ نے آٹھ سو درہم مقرر کیے اور اس کے لیے

الولاۃ من قریش ما اطاعوا اللہ واستقاموا علی امرہ.

حکام قریش میں سے ہوں گے جب تک کہ وہ اللہ کی اطاعت کرتے رہیں اور اس کے دین پر ثابت قدم رہیں۔

تب انصار میں سے کچھ لوگوں نے کہا ہاں اب ہم کو یاد آ گیا ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پس ہم بھی اس امارت و حکومت کو اسی حکم کی وجہ سے مانگتے ہیں، پس تم کو خواہشیں گمراہ نہ کریں۔ پس حق آنے کے بعد پیچھے گمراہی ہی ہے پھر تم کہاں بھٹکے جا رہے ہو۔ السنن للبیھقی

۱۴۰۶۰ ۔۔۔ سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ حضور کی وفات کے بعد خلیفہ کے انتخاب کے موقع پر حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ محمد بن مسلمۃ نے زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار توڑ دی تھی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے اور لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: اور ان سے معذرت کی فرمایا:

اللہ کی قسم! میں نے کبھی دن میں اور نہ کبھی رات میں امارت (حکومت) کی لالچ کی اور نہ اس کی رغبت رکھی اور نہ ہی پروردگار سے تنہائی میں یا کھلے میں کبھی اس کا سوال کیا۔ لیکن مجھے فتنے کا ڈر ہے۔ مجھے امارت میں کوئی کشادگی اور مسرت نہیں ہے بلکہ مجھے ایک عظیم ذمہ داری گلے میں ڈال دی گئی ہے، جس کے اٹھانے کی مجھ میں طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ عزوجل کی مدد کے ساتھ۔ میری تو خواہش ہے کہ لوگوں میں سب سے مضبوط آدمی جب اس بار کو اپنے کاندھوں پر اٹھائے۔

چنانچہ مہاجرین نے آپ رضی اللہ عنہ کی کہی ہوئی سب باتوں کو قبول کیا اور آپ کی معذرت کو قبول کیا صرف حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں غصہ صرف اس بات کا ہے کہ مشاورت میں ہمارا انتظار نہ کیا گیا۔ ہم بھی حضور ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس منصب کا سب سے بڑا حقدار سمجھتے ہیں۔ وہ حضور کے صاحب غار ہیں اور ثانی اثنین کے لقب یافتہ ہیں۔ ہم آپ کے شرف اور بزرگی کو خوب جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے تو اپنی زندگی ہی میں آپ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم کر دیا تھا (اور یہ مقام صرف امام حاکم کا ہے)۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی قال الحاکم صحیح علی شرط الشیخین واقرہ الذھبی

قبیلہ اسد و غطفان سے صلح

۱۴۰۶۱ ۔۔۔ طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ بذاخہ، اسد اور غطفان قبائل کے وفود حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں صلح کی درخواست لے کر آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو دو باتوں کا اختیار دیا بین الحرب المجلیۃ او السلم المخزیۃ انہوں نے پوچھا کہ الحرب المجلیۃ تو ہم کو معلوم ہو گیا کیا ہے یعنی کھلی جنگ۔ لیکن السلم المخزیۃ ذلت آمیز صلح کیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم زر ہیں اور مویشی (بطور جزیہ) ادا کرو گے ان لوگوں کو چھوڑ دو گے جو اونٹوں کی دموں کے پیچھے پھرتے ہیں حتیٰ کہ اللہ پاک اپنے نبی کے خلیفہ اور مسلمانوں کو کوئی دوسری راہ سمجھا دے تب وہ تم سے معذرت کریں گے۔ تم ہمارے مقتولوں کی دیت ادا کرو گے اور ہم تمہارے مقتولوں کی دیت نہیں ادا کریں گے۔ ہمارے مقتول جنت میں ہوں گے اور تمہارے مقتول جہنم میں۔ تم کو جو ہمارا مال ہاتھ لگے گا تم کو وہ واپس کرنا ہو گا لیکن تمہارا مال جو ہمارے ہاتھ آیا وہ ہمارے لیے مال غنیمت ہو گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے بھی ایک رائے قائم کی ہے میں آپ کو بتاتا ہوں۔ وہ زر ہیں اور مویشی دیں گے آپ کا اچھا خیال ہے، وہ ان لوگوں کو چھوڑ دیں گے جو اونٹوں کے پیچھے رہتے ہیں (ان سے کوئی تعرض نہ کریں گے) حتیٰ کہ اللہ اپنے نبی کے خلیفہ کو اور مسلمانوں کو کوئی راہ سمجھا دے تو وہ ان سے معذرت کرلیں گے، یہ آپ کا اچھا خیال ہے۔ جو ان کا مال ہمارے ہاتھ آئے گا وہ ہمارے لیے مال غنیمت ہو گا اور ہمارا مال ان کے ہاتھ لگے گا تو وہ واپس کرنے کے پابند ہوں گے، یہ آپ کا اچھا خیال ہے۔ ان کے مقتول جہنم میں ہیں اور ہمارے جنت میں (اس کا عقیدہ) یہ بھی آپ کا اچھا خیال ہے لیکن یہ بات کہ وہ ہمارے مقتولوں کی دیت ادا کریں گے (یہ درست نہیں) بلکہ وہ ہمارے مقتول نہیں ہیں بلکہ وہ (شہادت پانے والے) اللہ کے حکم پر عمل ہونے والے ہیں لہٰذا ان کی کوئی دیت واجب الادا نہیں ہے۔

چنانچہ اس فیصلے پر سب لوگ عمل کرتے رہے۔ ابوبکر البرقانی، السنن للبیہقی

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت صحیح ہے اور بخاری نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

۱۴۰۶۲ ۔۔۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (جب خلافت کی ذمہ داری اٹھالی تو) خطبہ دیا اللہ کی حمد وثناء بجالائے پھر فرمایا:

عقل مندوں میں سے بڑی عقل مند ترین وہ شخص ہے جو تقویٰ اختیار کرنے والا ہے اور نادانوں کا نادان ہے جو فجور ومعاصی میں منہمک ہے۔ دیکھو سچ میرے ہاں امانت ہے اور کذب خیانت ہے۔ اور کمزور طاقت ور میرے لیے کمزور ہے جب تک کہ میں اس سے حق وصول نہ کرلوں۔ اور ضعیف میرے نزدیک قوی وطاقت ور ہے جب تک کہ اس کا حق ادانہ دلوادوں۔ آگاہ رہو! میں تم پر والی (حاکم) بنا ہوں لیکن میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ میری تمنا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص میری جگہ اس کام کے لیے عہدہ برآ ہو جائے۔ اللہ کی قسم! اگر تمہارا خیال ہو کہ اللہ نے جس طرح اپنے نبی کو وحی کے ساتھ مضبوط رکھا میں بھی اسی طرح عمل دکھاؤں۔ تو میں محض ایک بشر ہوں تم میرا خیال رکھو۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اگلا روز ہوا تو آپ بازار کی طرف چل دیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہاں جارہے ہو؟ فرمایا بازار۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اب آپ پر ایسی ذمہ داری عائد ہوگئی ہے جو آپ کو اس بازار کے کاروبار سے دور رکھنا چاہتی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا یہ ذمہ داری مجھے اپنے اہل وعیال کی ذمہ داری سے دور کردے گی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہم آپ کے لیے قاعدے کے مطابق وظیفہ (تنخواہ) مقرر کردیتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس اے عمر! مجھے خوف ہے کہ کہیں مجھے (بیت المال کا) مال لینے کی گنجائش نہ ہو۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ (کا مسلمانوں نے وظیفہ طے کردیا) اور آپ رضی اللہ عنہ نے دو سال سے کچھ اوپر (مدت خلافت میں) صرف آٹھ ہزار درہم (بیت المال کے اپنی تنخواہ کی مد میں) خرچ کیے۔ لیکن جب ان کی موت کا وقت سر پر آیا تو فرمانے لگے: میں نے تو عمر کو کہا تھا کہ یہ مال مجھے لینا درست نہ ہوگا لیکن وہ اس وقت مجھ پر غالب آگئے۔ پس جب میں مرجاؤں تو میرے ذاتی مال میں سے آٹھ ہزار درہم بیت المال میں لوٹا دینا۔ چنانچہ جب وہ مال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اللہ ابوبکر پر رحم فرمائے۔ انہوں نے اپنے بعد والوں کو سخت مشقت میں ڈال دیا۔ السنن للبیہقی

۱۴۰۶۳ ۔۔۔ میمون بن مہران سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی قضیہ (کیس) آتا تو آپ پہلے کتاب اللہ میں دیکھتے اگر اس میں اس کا حل پاتے تو اس کے ساتھ فیصلہ فرمادیتے۔ اگر کتاب اللہ میں اس کا فیصلہ نہ پاتے تو دیکھتے کہ کیا نبی ﷺ کا کوئی عمل اس جیسے قضیے میں پیش آیا ہے۔ اگر ایسا کوئی فیصلہ سنت نبوی میں ہوتا تو اس کے مطابق فیصلہ فرمادیتے۔ اگر ایسا کوئی مسئلہ معلوم نہ ہوتا تو باہر نکلتے اور مسلمانوں سے سوال کرتے اور فرماتے: میرے پاس ایسا ایسا مسئلہ آیا ہے، میں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں دیکھا مگر میں نے اس بارے میں کچھ نہ پایا کیا تم کو معلوم ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے مسئلہ میں کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ پھر بسا اوقات تو پوری جماعت کھڑی ہوجاتی اور کہتی: ہاں یہ یہ فیصلہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔ تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سنت رسول کے مطابق فیصلہ نافذ فرمادیتے اور ارشاد فرماتے: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمارے اندر ایسے لوگ بنادیے جنہوں نے ہمارے نبی کے فرمان کو محفوظ رکھا۔ اگر اس طرح بھی مسئلہ حل نہ ہوتا تو مسلمانوں کے سرداروں اور علماء کو بلا کر ان سے مشاورت فرماتے۔ جب ان کی رائے کسی مسئلے پر جمع ہوجاتی تو اس کے ساتھ فیصلہ فرمادیتے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت میں ایسا کوئی مسئلہ پاتے کہ جس میں کتاب اللہ اور سنت رسول سے راہنمائی نہ ملتی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ جات کو دیکھتے اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ فرمایا ہوتا تو اس کے ساتھ فیصلہ فرمادیتے ورنہ پھر مسلمانوں کے سرداروں اور علماء کو بلا کر مشاورت فرماتے اور جب ان کی رائے کسی مسئلے پر مجتمع ہوجاتی تو اس کے ساتھ فیصلہ فرمادیتے۔ سنن الدارمی، السنن للبیہقی

۱۴۰۶۴ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سقیفہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی گئی اور آئندہ روز حضرت ابوبکر رضی

اللہ عنہ منبر پر بیٹھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے اٹھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے بولے اللہ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا:

اے لوگو! گذشتہ کل میں نے ایک بات کہی تھی جو میں نے قرآن میں دیکھی تھی اور نہ نبی ﷺ نے مجھے فرمائی تھی۔ بلکہ میرا ذاتی خیال تھا کہ ابھی تو رسول اللہ ﷺ ہمارے معاملات کو منظم فرمائیں گے۔

پس اب اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر اپنی کتاب چھوڑ دی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا راستہ ہے۔ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے تھام لیا تو اللہ تم کو بھی ہدایت سے نوازے گا جس طرح اپنے پیغمبر کو سیدھی راہ دکھائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے امور سلطنت ایسے شخص کو سونپ دیئے ہیں جو تم میں سب سے بہتر ہے، رسول اللہ ﷺ کا ساتھی ہے ثانی اثنین اذھما فی الغار آپ ﷺ کا یار غار ہے۔ اٹھو اور ان کی بیعت کرو۔ چنانچہ بیعت سقیفہ کے بعد یہ عام بیعت ہوئی جو (سب) لوگوں نے کی۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا پہلے اللہ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا:

"اے لوگو! مجھے تمہارا والی (حاکم) بنایا گیا ہے حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کروں تو میری مدد کرو اور اگر برا کروں تو مجھے سیدھا کرو۔ سچائی امانت ہے جھوٹ خیانت ہے۔ تمہارا ضعیف میرے نزدیک قوی ہے حتیٰ کہ میں اس کا حق دلوا دوں ان شاء اللہ۔ تمہارا قوی میرے لیے ضعیف ہے جب تک کہ میں اس سے (حق والے کا) حق نہ لے لوں (یاد رکھو!) کوئی قوم جہاد کو نہیں چھوڑتی مگر اللہ پاک ان پر ذلت مسلط کر دیتا ہے۔ کسی قوم میں فحش کام عام نہیں ہوتے مگر اللہ پاک ان کو عمومی مصائب و آفات میں مبتلا فرما دیتا ہے۔ تم میری اطاعت کرتے رہو جب تک کہ میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا رہوں۔ جب میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی میں مبتلا ہو جاؤں تو تم پر میری اطاعت نہیں۔ پس اب نماز کے لیے اٹھو کھڑے ہو اللہ تم پر رحم کرے۔ ابن اسحاق فی السیرۃ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔

۱۴۰۶۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر حضور ﷺ کی جگہ پر کبھی نہ بیٹھے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی کبھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جگہ نہ بیٹھے حتیٰ کہ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جگہ کبھی نہ بیٹھے حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ الاوسط للطبرانی

۱۴۰۶۶ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نہ منتخب کیا جاتا تو اللہ کی عبادت باقی نہ رہتی۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے یہ بات دوبارہ ارشاد فرمائی۔ پھر تیسری بار ارشاد فرمائی تو آپ کو کسی نے کہا: رک جاؤ ابوہریرۃ!

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے (مزید جوش و خروش سے آپ کی ثابت قدمی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے اسامہ بن زید کا لشکر سات سو افراد پر مشتمل ملک شام جنگ کے لیے روانہ فرمایا تھا۔ جب وہ لشکر مقام ذی خشب پر اترا تو مدینہ میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا۔ مدینہ کے اردگرد کے لوگ مرتد ہونے لگے۔ اصحاب نبی ﷺ آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے کہنے لگے روم جانے والے لشکر کو روک لیا جائے کیونکہ عرب مدینے کے اطراف میں اسلام سے برگشتہ ہو رہے ہیں۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اگر کتوں کا غول ازواج مطہرات کو ان کے پاؤں سے کھینچتا پھرے تب بھی میں اس لشکر کو واپس نہیں ہونے دوں گا جس کو رسول اللہ ﷺ نے روانہ فرما چکے ہیں اور اس جھنڈے کو نہیں کھولوں گا جو آپ ﷺ لہرا چکے ہیں۔

چنانچہ (اسی ثابت قدمی کا نتیجہ تھا کہ) جب بھی اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر ایسے قبائل کے پاس سے گزرتا جو مرتد ہونے کا ارادہ کر رہے تھے تو وہ عرب کہتے تھے: اگر ان کے پاس قوت نہ ہوتی تو اتنا بڑا لشکر ایسے کٹھن موقع پر نہ نکلتا۔ لہٰذا ہم مرتد ہونے کو ابھی اٹھا رکھتے ہیں جب تک کہ ان کی دشمن سے مڈبھیڑ نہ ہو جائے۔

چنانچہ پھر مسلمانوں کا لشکر رومیوں سے ٹکرایا اور ان کو شکست فاش دے دی اور یہ (خبر سن کر مرتد ہونے کا ارادہ رکھنے والے بھی باز آ گئے اور دین پر) ثابت قدم ہو گئے۔ الصابونی فی المائتین، السنن للبیہقی، ابن عساکر

اس روایت کی سند حسن ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خلافت کے بعد تجارت کرنا

۱۴۰۶۷   عطاء بن السائب سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی گئی تو صبح کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ پر چادریں اٹھا کر بازار کو نکلے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا: بازار کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ آپ کیا (خرید و فروخت) کررہے ہیں حالانکہ اب آپ کو مسلمانوں کا امیر بنادیا گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: پھر میرے اہل خانہ کو میں کہاں سے کھلاؤں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: چلئے، ابوعبیدہ آپ کے لیے وظیفہ مقرر کردیں گے۔ چنانچہ دونوں ابوعبیدہ کے پاس گئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کے لیے مہاجرین میں سے ایک آدمی کا وظیفہ مقرر کرتا ہوں جو نہ زیادہ افضل ہو اور نہ بالکل گھٹیا۔ اور گرمی سردی کا لباس، جب آپ ایک چیز استعمال کرکے پرانی کردیں تو واپس کرکے دوسری لے لیں۔ چنانچہ دونوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل خانہ کے لیے نصف بکری روز اور تن ڈھانکنے کا کپڑا مقرر کردیا۔ ابن سعد

۱۴۰۶۸   میمون بن مہران سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو ان کے اصحاب نے ان کے لیے دو ہزار (درہم) مقرر کردیئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ زیادہ کرو کیونکہ میرے اہل و عیال ہیں اور تم نے مجھے تجارت سے روک دیا ہے۔ چنانچہ پھر انہوں نے پانچ سو درہم بڑھادیئے۔ ابن سعد

۱۴۰۶۹   حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پیغام بھیجا اور رسول اللہ ﷺ کی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ پاک نے بطور مال غنیمت کے رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمائی تھی۔ دراصل حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے اس صدقہ کو مانگ رہی تھیں جو (بطور ارض فئ) مدینہ میں تھا، باغ فدک (جو خیبر میں تھا) اور خیبر کی غنیمت کا باقی خمس جو باقی بچ گیا تھا۔ اس تمام مال سے رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے نفقات کا بندوبست فرماتے تھے اور اللہ کی راہ میں حاجت مندوں پر تقسیم فرماتے تھے۔

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ہم (دنیاوی مال کا) کسی کو وارث بناکر نہیں جاتے۔ جو ہم چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ آل محمد اس مال یعنی اللہ کے مال میں سے کھاتے رہیں گے لیکن ان کے لیے کھانے پینے سے زیادہ اس میں تصرف کرنے کا حق نہ ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ کی قسم! میں نبی اکرم ﷺ کے صدقات کو اس حالت سے تبدیل نہیں کرسکتا جس حالت پر وہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں تھے۔ نیز میں ان صدقات میں نبی ﷺ جس طرح تصرف فرماتے تھے اسی طرح تصرف کرتا رہوں گا۔

چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے طریقے پر گامزن رہے اور ان اموال (یعنی زمینوں وغیرہ) کو کسی کو دینے سے انکار کردیا۔ جس کی وجہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دل میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ناراضگی بیٹھ گئی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! رسول اللہ ﷺ کی رشتہ داری مجھے بہت محبوب ہے اس سے کہ میں اپنی رشتہ داری قائم کروں۔ بہرحال ان صدقات میں جو میرے اور تمہارے درمیان اختلاف واقع ہوگیا ہے تو میں ان میں حق سے ذرا پیچھے نہیں ہٹ سکتا اور اس طرز عمل کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتا دیکھا ہے، میں اسی پر کاربند رہوں گا۔

ابن سعد، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن الجارود، ابوعوانۃ، ابن حبان، السنن للبیہقی

۱۴۰۷۰   شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: اے فاطمہ! یہ ابوبکر آئے ہیں آپ سے اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں ان کو اندر آنے کی اجازت دیدوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں آخرت رسول اللہ کو راضی کرنے لگے۔ اور فرمایا: اے اہل بیت! اللہ کی قسم! میں نے گھر، مال، اہل وعیال اور قبیلہ خاندان صرف اللہ، رسول اور تمہارے خاندان کی رضا کے لیے چھوڑے ہیں۔ السنن للبیہقی

یہ روایت مرسل اور صحیح سند کے ساتھ حسن ہے۔

خمس کا حقدار خلیفہ وقت ہے

۱۴۰۷۱ ۔۔۔ ابو الطفیل سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائیں اور عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! کیا رسول اللہ ﷺ کے وارث آپ ہیں یا ان کے اہل خانہ؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ان کے اہل خانہ۔ عرض کیا: پھر خمس کا کیا بنا؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی نبی کو روزی دیتا ہے پھر اس کو اٹھالیتا ہے تو وہ روزی اس کے بعد آنے والے نائب کے لیے ہوتی ہے۔ پس جب میں والی بنا تو میں نے خیال کیا کہ اس روزی کو مسلمانوں پر لوٹا دوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ اور جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے جانتے ہیں۔ یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہا واپس تشریف لے گئیں۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۴۰۷۲ ۔۔۔ قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی تو انصار حضرت سعد بن عبادۃ کے پاس اکٹھے ہوئے۔ پھر ان کے پاس حضرات ابوبکر، عمر اور ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہم (مہاجرین صحابہ) تشریف لائے۔ پھر حباب بن المنذر جو بدری (اور انصاری) صحابی تھے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور بولے: ایک امیر ہم (انصار) میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے ہوگا۔ اے جماعت (مہاجرین)! ہم ہرگز اس بات کو تمہارے حوالے نہیں چھوڑیں گے۔ کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ سلطنت کے بڑے بڑے لوگ نہ بن جائیں جن کے باپوں اور بھائیوں کو ہم نے قتل کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: اگر یہ بات ہے تو تم مر جاؤ اگر تم سے ہو سکے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم امراء ہوں گے اور تم ہمارے وزراء ہوں گے۔ اور یہ سلطنت ہمارے اور تمہارے درمیان نصف نصف ہوگی جس طرح کھجور کی گٹھلی کو درمیان سے دو مساوی حصوں میں توڑا جائے تو وہ بالکل آدھا آدھا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ سب سے پہلے حضرت ابو النعمان بشیر بن سعد نے آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی (اور پھر عام بیعت ہوئی) جب لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو آپ نے لوگوں کے درمیان مال تقسیم کیا۔ اور بنی عدی بن النجار کی ایک بڑھیا کو اس کا حصہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں بھیجا۔ بڑھیا نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حصہ ہے عورتوں کا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے۔ بڑھیا بولی: کیا تم مجھے میرے دین میں رشوت دے رہے ہو۔ حاضرین نے کہا: ہرگز نہیں۔ بڑھیا بولی: پھر تم کیا اس بات سے خوفزدہ ہو کہ میں اپنے موقف سے پیچھے جاؤں گی؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ بڑھیا بولی: اللہ کی قسم! میں ہرگز اس سے کچھ نہیں لوں گی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئے اور بڑھیا کی بات کہہ سنائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور ہم بھی جو اس کو دے چکے ہیں ہرگز کبھی اس کو واپس نہیں لیں گے۔ ابن سعد، ابن جریر

۱۴۰۷۳ ۔۔۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو والی بنایا گیا تو انہوں نے خطبہ دیا۔ پہلے اللہ کی حمد وثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! مجھے تمہارا والی بنایا گیا ہے، لیکن میں کوئی تم سے بڑھ کر نمایاں نہیں ہوں۔ لیکن قرآن نازل ہوا اور نبی ﷺ نے سنت کو بیان فرمایا، ہم کو سکھایا اور ہم سیکھ گئے۔ پس تم بھی جان لو کہ عقل مندوں کا عقل مند صاحب تقویٰ ہے اور بیوقوفوں کا بیوقوف بدکار فاسق ہے۔ تمہارا طاقتور شخص میرے نزدیک کمزور ہے جب تک میں اس سے حق وصول نہ کرلوں۔ تمہارا کمزور میرے نزدیک طاقتور ہے جب تک میں اس کو حق نہ دلوا دوں۔ اے لوگو! میں محض اتباع کرنے والا ہوں نئی راہ ایجاد کرنے والا نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کروں تو میری مدد کرو اور اگر غلط راہ پر

سالانہ چھ ہزار درہم مقرر فرما دیے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ ہمارے پاس جو بیت المال کا مال ہے وہ لوٹا دو۔ کیونکہ میں اس مال میں سے کچھ بھی لینا نہیں چاہتا۔ اور میری فلاں فلاں جگہ والی جائیداد مسلمانوں کے لیے ہے ان اموال کے بدلے جو میں نے بیت المال سے لیا ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کے وہ اموال، دودھ والی اونٹنی، ایک غلام اور پانچ درہم کی قیمت کی ایک چادر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو واپس بھجوا دی۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اپنے والد سے ملاقات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے اپنے بعد والوں کو سخت مشقت میں ڈال دیا۔ راوی حضرت کہتے ہیں: سن گیارہ ہجری کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا تھا۔ پھر بارہ ہجری میں جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمرہ کیا۔ چاشت کے وقت مکہ میں داخل ہوئے۔ وہاں اپنے گھر میں تشریف لائے جہاں آپ کے والد حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ (نہایت ضعیف العمر) اپنے دروازے پر بیٹھے تھے اور ان کے ساتھ کم سن لڑکے بیٹھے تھے جن کو وہ باتیں سنا رہے تھے۔ انکو کسی نے بتایا کہ یہ آپ کا بیٹا آیا ہے۔ یہ سن کر وہ (خوشی سے) کھڑے ہونے لگے۔ جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو ابھی سواری پر تھے جلدی جلدی سواری سے اترنے لگے اور ابھی اونٹنی بیٹھی بھی نہ تھی آپ رضی اللہ عنہ اوپر سے کود آئے اور اپنے باپ کو آواز دینے لگے: ابا جان! آپ کھڑے نہ ہوں۔ پھر دونوں باپ بیٹے بغل گیر ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ ابو قحافہ رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کی آمد کی خوشی میں رو پڑے۔ مکہ کی طرف عتاب بن اسید، سہیل بن عمرو، عکرمہ بن ابی جہل اور حارث بن ہشام (سرداران قوم) بھی آگئے تھے۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا سلام علیک اے خلیفہ رسول اللہ! پھر سب نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مصافحہ کیا۔ جب ان کے آپس میں رسول اللہ ﷺ (کی یادوں) کا ذکر ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ پھر آنے والے معززین نے حضرت ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کے سلام کی دعا کی۔ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو فرمایا اے عتیق (ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب!) ان سرداروں کے ساتھ بھی صحبت رکھنا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابا جان! اللہ کی مدد کے بغیر نہ ہی احتساب ممکن ہے۔ اور نہ ہی کوئی نیکی اس کی مدد کے بغیر پوری ہو سکتی ہے۔ مجھے ایک عظیم ذمہ داری کا بار سونپا گیا ہے جس کے اٹھانے کی مجھ میں قوت نہیں ہے۔ اور نہ اللہ کے بغیر کچھ توفیق ممکن ہے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے۔ غسل کیا اور نکلے۔ آپ کے پیچھے آپ کے اصحاب بھی چلنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے اپنے راستے چلو۔ لوگ آ آ کر بالمشافہ آپ رضی اللہ عنہ سے ملتے رہے اور نبی اکرم ﷺ کی وفات پر بھی تعزیت کا اظہار کرتے رہے۔ جس کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ بیت اللہ شریف پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے اپنی چادر کا اضطباع کیا (الٹا کندھے پہ ڈال لی)۔ پھر رکن (یمانی) کا استلام کیا (بوسہ لیا) پھر سات چکر کعبۃ اللہ کے گرد لگائے اور دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر واپس اپنے گھر چلے گئے۔ جب ظہر کا وقت ہوا تو پھر نکلے اور بیت اللہ کا طواف کیا پھر قریب ہی دار الندوہ کے پاس بیٹھ گئے اور اعلان کیا: کوئی ہے جس کو کسی ظلم کی شکایت کرنا ہو۔ کسی کو اپنے حق کا مطالبہ کرنا ہو۔ لیکن پھر کوئی نہ آیا۔ بلکہ لوگوں نے (امن وامان کے حوالے سے) اپنے والی کی بھلائی اور تعریف بیان کی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کی اور بیٹھ گئے پھر لوگ آپ سے الوداع ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ مدینے کی طرف کوچ کرنے نکل پڑے۔ پھر جب اسی سال یعنی بارہ ہجری کو حج کا وقت آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خود لوگوں کو حج کروایا اور حج افراد (بغیر عمرے کے) ادا کیا جبکہ مدینہ پر آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا آئے تھے۔ ابن سعد

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اچھی روایت ہے اس کے متعدد شواہد موجود ہیں اور اس کی مثل روایت قبول عام پاتی ہے اور لوگ اس کو قبول کرتے ہیں۔

۱۴۰۷۸ ... حیان الصائغ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر یہ نقش تھا نعم القادر اللہ. اللہ بہترین قدرت والا ہے۔

ابن سعد، البحلي في الادب ج، ابو نعیم في المعرفة

علی رضی اللہ عنہ کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت

۱۴۰۷۹ ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو انصار کے خطباء کھڑے ہوئے اور ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا: اے گروہ مہاجرین! رسول کریم ﷺ جب تم میں سے کسی آدمی کو امارت کی کوئی ذمہ داری سونپتے تھے تو اس کے ساتھ ایک آدمی ہمارا بھی ملا دیتے تھے۔ لہٰذا ہمارا خیال ہے کہ اب امارت کے بھی دو آدمی والی بنیں ایک تم میں سے اور ایک ہم میں سے۔ چنانچہ انصار کے دوسرے مقررین بھی اسی بات کا اصرار کرنے لگے۔ پھر حضرت زید بن ثابت (جو انصاری صحابی ہی تھے) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ مہاجرین میں سے تھے اور امام بھی مہاجرین میں سے ہوگا اور ہم اس کے مددگار بنیں گے۔ جس طرح ہم پہلے رسول اللہ ﷺ کے (انصار) مددگار رہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: جزاکم اللّٰہ یا معشر الانصار خیراً وثبت قائلکم. اے گروہ انصار! اللہ تم کو اچھا بدلہ عطا فرمائے اور تمہارے کہنے والے کو ثابت قدم رکھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس کے علاوہ کوئی کام کرو گے (یعنی دو امیروں والی بات) تو ہم ہرگز تمہارے ساتھ صلح نہ کریں گے۔ پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں کو اشارہ فرمایا: یہ تمہارے ساتھی ہیں ان کی بیعت کرلو۔ پھر لوگ چل پڑے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے منبر پر بیٹھ کر لوگوں کے چہروں کی طرف دیکھا لیکن ان بیعت کرنے والوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نظر نہ آئے۔ ان کے متعلق پوچھا تو انصاری حضرات جا کر ان کو لے آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے اور ان کے داماد! کیا تم مسلمانوں کی یکجہتی کی لاٹھی کو توڑنا چاہتے ہو۔ جو بیعت کرنے نہیں آئے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ! بیعت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کی بیعت کرلی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو زبیر بن العوام بھی نظر نہ آئے۔ ان کے متعلق پوچھا تو لوگ ان کو بھی لے آئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: اے رسول اللہ کی پھوپھی کے بیٹے! اے رسول اللہ کے حواری۔ ساتھی کیا تم مسلمانوں کی لاٹھی توڑنا چاہتے ہو؟ انہوں نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مثل جواب دیا کہ کوئی حرج نہیں۔ بیعت میں پھر انہوں نے بھی بیعت کرلی۔

ابوداؤد، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر، السنن للبیہقی، مستدرک الحاکم، ابن عساکر

۱۴۰۹۰ سہل بن ابی حثمہ اور سعید تیمی اور جبیر بن الحویرث اور ملال سے مروی ہے سب حضرات کے کلام کا خلاصہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیت المال سنح میں تھا اور مشہور تھا۔ اس کے باوجود اس کی حفاظت کوئی نہ کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا: اے خلیفۂ رسول اللہ! آپ بیت المال پر کسی کو چوکیدار کیوں نہیں مقرر کرتے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، اس پر کاہے کا خوف! راوی نے کہا: میں نے عرض کیا: وہ کیوں (خوف کیوں نہیں؟) فرمایا: اس پر تالا لگا ہوا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس میں سے مال دے دیتے تھے حتیٰ کہ کچھ باقی نہ بچتا تھا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ منتقل ہوگئے تو بیت المال بھی اسی گھر میں بنا لیا جہاں آپ رہائش پذیر تھے۔ آپ کے پاس قبیلہ اور جہینہ کی کانوں سے بہت مال آتا تھا نیز بنی سلیم کی معدن بھی خلافت ابی بکر میں کھل گئی تھی۔ چنانچہ اس کی زکوٰۃ بھی آتی۔ آپ رضی اللہ عنہ وہ بیت المال میں رکھ دیا کرتے تھے۔ اور پھر اس کو لوگوں میں گروہ گروہ کر کے تقسیم کرتے تھے۔ چنانچہ ہر سو آدمیوں کو ایک خاص حصہ دیتے تھے۔ اور مال کی تقسیم میں آزاد، غلام، مرد، عورت اور چھوٹے بڑے سب کو برابر رکھتے تھے۔ نیز آپ اونٹ، گھوڑوں اور ہتھیار خرید لیتے تھے پھر ان کو جہاد فی سبیل اللہ میں کام لاتے تھے۔ ایک سال آپ نے دیہات سے لائی جانے والی چادریں خرید لیں۔ اور ان چادروں کو مدینے کے فقیر مسکینوں میں تقسیم کردیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی اور ان کو دفن کردیا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے امناء (منشیوں) کو بلایا اور ان کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیت المال میں تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ عبدالرحمن بن عوف اور عثمان بن عفان بھی تھے۔ جب ان لوگوں نے بیت المال کھولا تو اس میں کوئی دینار ملا اور نہ درہم۔ ہاں ایک ٹاٹ کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا۔ انہوں نے اس کو بھی جھاڑا تو اس میں سے ایک درہم گرا۔ تب ان حضرات کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر بہت ترس آیا۔ مدینہ میں ایک وزان تھا جو آپ

تول کرنے والا تھا جو عہد رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی یہی کام کرتا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیت المال کی ناپ تول کرنے والا بھی یہی شخص تھا اس سے پوچھا گیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جو مال آیا وہ کل ملا کر کس قدر ہوگا؟ اس نے کہا دو لاکھ درہم۔ لیکن آپ نے سب کا سب اللہ کی راہ میں قریب قریب برابر تقسیم فرما دیا۔ جیسا کہ پیچھے گزرا ابن سعد۔

۱۴۰۹۱۔۔۔ اے لوگو! اگر تمہارا گمان ہے کہ میں نے تمہاری خلافت رغبت اور شوق سے لی ہے یا تم پر اور مسلمانوں پر غلبہ پانے کے لیے لی ہے تو ایسی بات ہرگز نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے اس کو نہ رغبت کے ساتھ لیا ہے اور نہ تم پر اور نہ کسی مسلمان پر غلبہ پانے کے لیے لیا ہے۔ میں نے تو ایک دن یا ایک رات بھی اس کی حرص نہیں رکھی۔ اور نہ کبھی خفیہ یا علانیہ اللہ سے اس کا سوال کیا ہے۔ میں نے ایک عظیم ذمہ داری اپنے گلے کا ہار بنایا ہے۔ جس کے اٹھانے کی مجھے طاقت نہیں الا یہ کہ اللہ پاک مدد کرے۔ میری تو دل کی خواہش ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی صحابی اس خلافت کو عدل کے ساتھ چلائے تو میں یہ ذمہ داری تم کو واپس کر دیتا ہوں اور یہ مجھ کو میری کسی نے بیعت ہی نہیں کی میری کسی نے بیعت ہی نہیں کی۔ جس کو چاہو یہ ذمہ داری سونپ دو۔ میں تم میں سے ایک عام سا آدمی ہوں۔ ابونعیم فی فضائل الصحابۃ

۱۴۰۹۲۔۔۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو انہوں نے اپنا سارا مال آخری دینار و درہم تک بیت المال میں ڈال دیا اور فرمایا: میں اس میں تجارت کروں گا اور اس سے روزی تلاش کروں گا کیونکہ میں جب سے مسلمانوں کا امیر بنا ہوں انہوں نے مجھے تجارت اور روزی کمانے سے روک دیا ہے۔ الزھد للامام احمد

۱۴۰۹۳۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو انہوں نے نہ کوئی دینار چھوڑا اور نہ درہم۔ اور اس سے پہلے انہوں نے اپنا سارا مال بیت المال کے حوالے کر دیا تھا۔ الزھد للامام احمد

۱۴۰۹۴۔۔۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا، خطبے کے دوران نواسہ رسول حضرت حسن رضی اللہ عنہ آکر منبر پر چڑھ گئے اور بولے میرے بابا کے منبر سے اتر جائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بات ہماری طرف سے اس کو سکھائی نہیں گئی۔ ابن سعد

۱۴۰۹۵۔۔۔ عبدالرحمن بن الاصبہانی سے مروی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے آپ رضی اللہ عنہ منبر رسول اللہ پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے بابا کی مسند سے اتر جائیے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو۔ یہ تمہارے بابا کی ہی مسند ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن کو اپنی گود میں بٹھایا اور رو پڑے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ میرے حکم سے نہیں ہوا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم سچ کہتے ہو۔ میں بھی تم پر تہمت عائد نہیں کر رہا۔ ابونعیم والجابری فی جزئہ

۱۴۰۹۶۔۔۔ ابن رباح سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حاطب کو مقوقس شاہ مصر کے پاس (ایلچی بنا کر) بھیجا۔ وہ مشرقی بستیوں کے کنارے پر سے گزرے تو ان سے صلح کی بات کی اور انہوں نے آپ کو جزیہ دیا۔ پھر وہ بستی والے اسی طرح چلتے رہے حتیٰ کہ مصر میں عمرو بن العاص نے لشکر کشی کی اور قتال کیا اور پہلا معاہدہ ختم ہو گیا۔ ابن عبدالحکم فی فتوح مصر

۱۴۰۹۷۔۔۔ محمد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ماریہ رضی اللہ عنہا کے اخراجات اٹھاتے تھے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے اخراجات برداشت کرتے تھے حتیٰ کہ ماریہ ان کے عہد خلافت میں انتقال کر گئیں۔ ابن سعد

۱۴۰۹۸۔۔۔ ہمیں محمد بن عمر (واقدی) نے خبر دی کہ مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمرو بن عمیر بن حنی نے اپنے دادا سے روایت نقل کی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کوئی زمین اپنے لیے مخصوص (خاص) نہیں کی سوائے نقیع کے جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے (جہادی) گھوڑوں کے لیے خاص کر رکھی تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ نے اس جگہ کو اپنے لیے خاص کیا تھا اور اس میں اپنے گھوڑوں کی حفاظت کرتے تھے جو جہاد میں کام آتے تھے۔ اور جب آپ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کمزور لاغر اونٹ آپ کے پاس آتے تو ان کو ربذہ بھیج دیتے اور جوان اونٹوں کی نگہبانی کرتا وہ بھی وہیں چرتا تھا۔ اور ربذہ کو بھی (خاص) نہیں کیا تھا۔ بلکہ اہل و مشمول

جو کچھ دیا تھا کہ جو ریوڑ میں اپنے جانور رکھیں اور پانی پلائیں (تو ہماری زمینوں) سے ان کو روکا نہ جائے لیکن جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک شام، مصر اور عراق کی طرف لشکر بھیجے تو ربذہ کو حمی (چراگاہ) کر لیا۔ راوی کہتے ہیں اور مجھے وہاں کا عامل (نگران) مقرر کر دیا۔ ابن سعد

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

۱۴۰۸۹ ... حارث بن فضیل سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان (کو امیر بنانے) کے متعلق عقد باندھا تو ان کو فرمایا: اے یزید! تو جوان آدمی ہے اور تیرا نام خیر کے ساتھ لیا جاتا ہے یقیناً تیرے اندر لوگوں نے اچھی چیزیں دیکھی ہوں گی یہ بات تیرے دل میں ہو گی کہ وہ تنہا اکیلی باتیں ہیں اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں تیرا امتحان لوں اور تجھے تیرے گھر والوں سے دور بھیجوں۔ لہٰذا تو دیکھ لے کہ تو کیسے سرداری انجام دے گا؟ میں تجھے پہلے خبردار کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر تو نے اچھے کام کیے تو میں تجھے مزید (عہدے میں) بڑھاؤں گا اور اگر تم نے برائی کا راستہ اختیار کیا تو تم کو معزول کر دوں گا۔ پس میں تم کو خالد بن سعید کی جگہ مقرر کرتا ہوں۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو ذاتی زندگی سے متعلق نصیحتیں فرمائیں پھر فرمایا: میں تم کو خاص طور پر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح کی وصیت کرتا ہوں تم اسلام میں ان کے مرتبے سے اچھی طرح واقف ہو گے اور رسول اللہ نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا تھا:

ہر امت کا کوئی امین ہوتا ہے اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔

لہٰذا تم ان کی فضیلت اور ان کی سابقیت فی الاسلام کو مدنظر رکھنا۔ اور معاذ بن جبل کا بھی خیال رکھنا تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی رفاقت کو جانتے ہو گے اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

امام العلماء اپنے قریب کو زیادہ سمجھتا ہے (اور ان سے بڑا عالم اس علاقے میں کوئی نہیں جہاں تم جا رہے ہو) لہٰذا تم دونوں حضرات کے معاملے میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالنا اور وہ بھی تمہارے ساتھ خیر برتنے میں کوئی کمی نہ کریں گے۔

یزید نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! جس طرح آپ نے مجھے ان کے متعلق نصیحتیں فرمائی ہیں آپ ان کو بھی میرے متعلق کچھ نصیحت فرما دیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ان کو تمہارے متعلق نصیحت کرنے میں ہرگز کوتاہی نہ کروں گا۔ یزید نے عرض کیا: اللہ آپ پر رحم فرمائے اور آپ کو اسلام کی طرف سے اچھا بدلہ عطا کرے۔ ابن سعد

کلام: ... روایت کی سند میں انتہائی ضعیف راوی واقدی ہے۔ اس حدیث میں مذکورہ حدیث قول بخاری کتاب المناقب مناقب ابی عبیدہ میں موجود ہے۔

۱۴۰۹۰ ... جعفر بن عبداللہ بن ابی الحکم سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے امراء (گورنروں) یعنی یزید بن ابی سفیان، عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ کو ملک شام کی طرف بھیجا تو ان کو فرمایا: اگر تم کسی ایک جگہ میں جمع ہو جاؤ تو تمہارے اور تمہارے ماتحت سب لوگوں کے امیر یزید بن ابی سفیان ہوں گے اور اگر تم مختلف لشکروں میں بٹ جاؤ تو جو جس لشکر میں ہو گا وہ ان سب کا امیر ہو گا۔

۱۴۰۹۱ ... ابن ابی عون وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دعویٰ کیا کہ مالک بن نویرہ نے اپنے شاعری کے کلام میں ارتداد کا ارتکاب کر لیا ہے جو ان تک پہنچا ہے۔ لیکن مالک نے اس بات کا قطعاً انکار کیا اور بولے: میں اسلام پر ثابت قدم ہوں میں نے کوئی اور دین پسند نہیں کیا اور نہ اسلام کو بدلا ہے۔ اس بات پر ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی شہادت پیش کی (کہ واقعی مالک اپنے اسلام پر قائم ہے) لیکن خالد رضی اللہ عنہ نے مالک کو آگے بلایا اور ضرار بن الازور کو حکم دیا چنانچہ ضرار نے ان کی گردن اڑا دی۔ پھر خالد رضی اللہ عنہ نے مالک کی بیوی پر قبضہ کر لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہنے والے نے کہا: خالد نے (مالک کی بیوی کے ساتھ) زنا کیا ہے چنانچہ ان کو

کیا کرتے ہیں۔ عاملین میں سے سب سے پہلے آپ کے عامل حضرت عمرو بن العاص تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا کہ وہ فلسطین پر لشکر کشی کے ارادے سے ایلیاء مقام پر پہنچیں۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا لشکر جب مدینہ سے نکلا تین ہزار افراد پر مشتمل تھا، جن میں سے اکثر مہاجرین اور انصار تھے۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی سواری کے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے اور عمرو بن العاص کو۔ جو سوار تھے وصیت کرتے جا رہے تھے: اے عمرو! اپنے باطن میں اور ظاہر میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ اللہ سے حیاء کرتے رہنا بے شک وہ تجھے اور تیرے عمل کو دیکھ رہا ہے اور تو نے دیکھا میں نے تم کو ایسے لوگوں پر بھی مقدم کر دیا ہے (امیر بنا دیا ہے) جو تجھ سے اسلام میں پہلے داخل ہونے والے ہیں اور ایسے لوگوں پر بھی تجھے مقدم کر دیا ہے جو اسلام اور اہل اسلام سے بہ نسبت تیرے زیادہ نفع مند ہیں۔ لہٰذا آخرت کے عاملین میں سے بن اور جو بھی تو عمل کرے اس کے ساتھ اللہ کی رضاء کو مدنظر رکھ۔ اپنے ساتھ والوں کے لیے ان کے باپ کے قائم مقام بن جا۔ لوگوں کے چھپے ہوئے احوال و عیوب کے پیچھے نہ پڑنا، بلکہ ان کے ظاہر پر اکتفاء کرنا۔ اپنے کام میں تندہی دکھانا۔ جب دشمن سے تیری مڈبھیڑ ہو تو سچائی کے ساتھ لڑائی کے جوہر دکھا، بزدلی کو پاس بھی نہ آنے دینا اور جو مال غنیمت میں خیانت کا مرتکب ہو اس کی پکڑ کر اور اس کو سزا دے اور جب تو اپنے ساتھیوں کو وعظ کرے تو مختصر بات کر۔ اپنی ذات کی اصلاح رکھ، تیری رعایا تیرے لیے درست ہو جائے گی۔ ابن سعد

۱۴۰۹۶۔۔۔ عبدالحمید بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: میں نے تم کو بلی، عذرہ، قضاعہ کی تمام شاخوں اور اس علاقے میں جتنے باقی ماندہ عرب ہیں سب پر عامل بنا دیا ہے۔ لہٰذا ان کو جہاد فی سبیل اللہ کی طرف بلانا اور جہاد کی ترغیب دینا۔ پس جو تیری بات مان لیں ان کو سواری دینا اور زاد راہ دینا۔ ان کے ساتھ موافقت کا برتاؤ کرنا اور ہر قبیلے کو الگ الگ مقام پر اتارنا۔ ابن سعد

۱۴۰۹۷۔۔۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس دن رسول اکرم ﷺ کا انتقال ہوا اسی روز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی۔ اس سے اگلے روز حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور عرض کیا: میرے والد رسول اللہ ﷺ کی میراث مجھے دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا وراثت میں یا آپ ﷺ نے تم کو دینے کا فرمایا تھا؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فدک، خیبر اور مدینے کے اموال صدقات میں ان کی وارث ہوں گی جس طرح آپ کے انتقال کے بعد آپ کی بیٹیاں وارث ہیں گی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم تیرا باپ مجھ سے بہتر تھا اور تم میری بیٹیوں سے بہتر ہو۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: ہم اپنا وارث کسی کو نہیں بناتے، جو چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یعنی یہ مذکورہ اموال۔ لہٰذا اگر تم کو معلوم ہے کہ تمہارے والد مکرم نے یہ اموال تم کو عطا کر دیئے ہیں تو ہاں کرو، ہم تمہاری بات خدا کی قسم قبول کریں گے اور تم کو یہ اموال دے دیں گے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے پاس ام ایمن (حضور ﷺ کی باندی اور آپ کی پرورش کرنے والی) آئی تھیں انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے مجھے فدک دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ باغ فدک تمہارے لیے ہے۔ پس تم نے بھی یہ سنا ہے اور میں تمہاری بات قبول کرتا ہوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے پاس جو علم تھا میں نے تم کو بتا دیا۔ ابن سعد

کلام: ۔۔۔۔ روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں سوائے واقدی کے جو انتہائی ضعیف ہے۔

۱۴۰۹۸۔۔۔ ام خالد بنت (خالد) ابن سعید بن العاص سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہو جانے کے بعد میرے والد یمن سے مدینہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہا: تم بنی عبد مناف (ابوبکر) پر کس طرح راضی ہو گئے کہ وہ تمہاری جگہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر کوئی مواخذہ نہ فرمایا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی۔ میرے والد خالد تین ماہ بغیر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کیے ٹھہرے رہے۔ پھر ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خالد کے پاس جب وہ اپنے گھر میں تھے گذرے اور ان کو سلام کیا۔ خالد نے (سلام کے جواب کے بعد) عرض کیا: کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کی بیعت کروں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

نے ارشاد فرمایا: مجھے اچھا لگے گا اگر تم اس خیر میں شامل ہوجاؤ جس میں سب مسلمان شامل ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ سے شام کا وعدہ کرتا ہوں اس وقت میں آپ کی بیعت کرلوں گا۔ چنانچہ وہ مقررہ وقت پر حاضر ہوئے اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما تھے۔ چنانچہ خالد نے آپ کی بیعت کرلی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے ان کے بارے میں اچھی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ خالد کی تعظیم کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب مسلمانوں کے لیے جھنڈا تیار کیا تو وہ جھنڈا لے کر خالد رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات کی اور عرض کیا: آپ خالد کو والی بنا رہے ہیں حالانکہ وہ ایسا ایسا کہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابواروی الدوسی کو خالد رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے جاکر پیغام دیا کہ خلیفہ رسول اللہ! آپ کو فرماتے ہیں کہ ہمارا جھنڈا واپس کردیں۔ چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جھنڈا نکال کر دیدیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! ہم کو تو تمہاری حکمرانی نے خوش کیا اور نہ تمہارے معزول کرنے نے ہم کو غمگین کیا۔ اور ملامت کرنے والا (مخ کی کرنے والا) تمہارے سوا کوئی اور ہے۔

ام خالد فرماتی ہیں: اتنے میں مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس داخل ہوتے دکھائی دیے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آکر میرے والد سے معذرت کرنے لگے۔ اور ان کو تاکید فرمائی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق کوئی بات نہ کریں۔ چنانچہ اللہ کی قسم! میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ہمیشہ ترس کھاتے رہے حتیٰ کہ ان کی وفات ہوگئی۔ ابن سعد

۱۴۰۹۹۔۔۔ سلمۃ بن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد کو ان کے منصب سے معزول کیا تو ان کی جگہ یزید بن ابی سفیان کو ان کے لشکر پر سپہ سالار مقرر کردیا اور ان کا جھنڈا بھی یزید کو تھمادیا۔ ابن سعد

۱۴۱۰۰۔۔۔ محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن سعید کو معزول فرمایا تو ان کے متعلق شرحبیل بن حسنہ کو وصیت فرمائی۔ شرحبیل بن حسنہ بھی امراء میں سے تھے (اور کسی لشکر پر امیر تھے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شرحبیل کو فرمایا: خالد بن سعید کا خیال رکھنا۔ اپنی ذات پر ان کا حق یاد رکھنا۔ جس طرح تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارا حق یاد رکھیں۔ اگر چہ اب وہ تم پر والی (حاکم) نہیں رہے ہیں۔ لیکن تم اسلام میں ان کا رتبہ جانتے ہو نیز رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو خالد آپ ﷺ کی طرف سے امیر (گورنر) مقرر تھے۔ پھر میں نے بھی ان کو امیر مقرر کردیا تھا۔ لیکن مجھے ان کو معزول کرنا زیادہ بہتر محسوس ہوا۔ امید ہے کہ یہی ان کے لیے ان کے دین کے حوالے سے بہتر ہوگا۔ میں جب بھی کسی کو امارت (حکمرانی) کے حوالے سے قابل رشک سمجھتا ہوں تو اس کو لشکروں کے امیر میں چن لیتا ہوں۔ پس (اے شرحبیل!) میں تم کو (خالد پر) اور اس کے ابن اعم (اور دوسرے لوگوں) پر امیر مقرر کرتا ہوں۔ جب تم کو کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو جس میں تم کو کسی پرہیزگار خیر خواہ کا مشورہ اور اس کی ضرورت محسوس ہو تو سب سے پہلے ابوعبیدۃ بن الجراح پھر معاذ بن جبل اور پھر خالد بن سعید کو تلاش کرنا۔ بے شک تم ان کے پاس نصیحت اور خیر خواہی پاؤ گے۔ اور ہاں ان لوگوں پر اپنی رائے مسلط کرنے سے گریز کرنا اور ان سے کسی طرح کی خبر چھپانے کی غلطی بھی نہ کرنا۔ ابن سعد

نبی کے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی

۱۴۱۰۱۔۔۔ ابوجعفر سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی میراث مانگنے آئیں۔ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی اپنی میراث مانگنے آئے دونوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ہم کسی کو وارث نہیں بناتے۔ ہم جو چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا اہل وعیال بھی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کا فرمان ہے: وورث سلیمان داؤد۔ سلیمان داؤد کے وارث بنے۔ اور زکریا (کے متعلق فرمان الٰہی ہے انہوں نے فرمایا) یرثنی ویرث من آل یعقوب۔ مجھے ایسی اولاد دے جو میری وارث بنے اور وارث بنے آل یعقوب کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

تو مجھے اسی وقت اس کی گردن اڑا دینی چاہیے تھی، کیونکہ مجھے خیال گذرا تھا کہ یہ شخص کسی بھی شر کو دیکھے گا تو اس کی مدد کرے گا۔ جب میرے پاس فجاءۃ کو لایا گیا تو کاش میں نے اس کو جلایا نہ ہوتا بلکہ یا تو عمدہ طریقے سے قتل کر دیا ہوتا یا پھر اس کو آزاد کر دیتا۔ اور کاش کہ جب میں نے ملک شام کی فتوحات کے لیے خالد کو بھیجا تھا اسی وقت عمر کو عراق کی طرف فتوحات کے لیے روانہ کر دیا ہوتا تو میرے دونوں ہاتھ دائیں اور بائیں اللہ کی راہ میں برسر پیکار ہو جاتے۔ اور وہ تین باتیں جن کا مجھے رسول اللہ ﷺ سے سوال کر لینا تھا ایک تو مجھے یہ سوال کرنا تھا کہ یہ حکومت کی باگ ڈور کن لوگوں کے ہاتھ میں رہنی چاہیے تاکہ پھر ان سے کوئی اس کے بارے میں نزاع نہ کرے، نیز میری خواہش تھی کہ میں یہ سوال بھی آپ سے پوچھ لیتا کہ کیا انصار کو بھی اس حکومت میں لیا جائے؟ اور یہ سوال بھی ضروری تھا کہ پھوپھی اور بھانجی کی میراث کے متعلق کیا حکم ہے۔ میرے دل میں میراث کے متعلق ان دونوں کا خیال رہتا ہے۔ ابو عبیدہ فی کتاب الاموال، العقیلی فی الضعفاء، فضائل الصحابة لخیثمة بن سلیمان الطرابلسی، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر، السنن لسعید بن منصور

فائدہ: ...... یہ حدیث حسن ہے مگر اس میں حضور ﷺ سے مروی کوئی بات نہیں۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کلام الصحابۃ میں تخریج کیا ہے۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خطبہ کے لیے منبر پر ایک درجہ نیچے بیٹھے

۱۴۱۱۴ عبداللہ بن حکیم سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی تو وہ منبر پر چڑھے اور حضور ﷺ کے بیٹھنے کی جگہ سے ایک درجہ نیچے بیٹھ گئے۔ اور اللہ کی حمد و ثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! یاد رکھو! عقل مند سے بھی عقل مند شخص متقی پرہیزگار ہے۔ احمق سے بھی احمق شخص فسق و فجور میں مبتلا رہنے والا ہے۔ تمہارا طاقت ور آدمی میرے نزدیک کمزور ہے حتی کہ میں اس سے حق وصول نہ کرلوں۔ میرے نزدیک تمہارا کمزور شخص طاقت ور ہے جب تک کہ میں اس کو حق نہ دلوا دوں۔ میں محض اتباع کرنے والا ہوں، نئی راہ نکالنے والا نہیں۔ پس اگر میں اچھا کروں تو میری مدد کرو، اگر میں کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو اور اپنے نفسوں کا محاسبہ خود کر لو قبل اس سے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔ یاد رکھو! کوئی قوم جہاد فی سبیل اللہ کو ترک نہیں کرتی مگر اللہ پاک ان پر فقر و فاقہ کو مسلط فرما دیتا ہے۔ نیز فحاشی جس قوم میں پھیلتی ہیں تو اللہ پاک ان کو عمومی عذاب میں مبتلا فرما دیتے ہیں۔ پس میری اطاعت کرتے رہو جب تک میں اللہ کی اطاعت کرتا رہوں۔ پس جب میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنے لگوں تو تم پر میری اطاعت لازم نہیں۔ میں اپنی اس بات کو کہتا ہوں اور اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ الدینوری

۱۴۱۱۵ حسن، ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے خواب دیکھا کہ ان کے جسم پر ایک یمنی چادر کا حلہ (عمدہ جوڑا) ہے، لیکن ان کے سینے پر دو داغ ہیں۔ انہوں نے یہ خواب حضور ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یمنی جوڑا تو تیرے لیے اچھی اولاد ہے اور دو داغ تیرے لیے دو سال کی حکومت ہے یا (یوں کہا کہ) تو دو سال تک مسلمانوں کا حاکم رہے گا۔ اللالکائی

۱۴۱۱۶ سالم بن عبید رضی اللہ عنہ جو اہل صفہ میں سے تھے، سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مرض الموت میں بے ہوش ہو گئے، پھر افاقہ ہوا تو پوچھا کہ کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلال کو حکم دو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (یہ فرما کر) آپ پر پھر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر افاقہ ہوا تو پہلے والی بات ارشاد فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ابوبکر کمزور آدمی ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یوسف علیہ السلام (کو مکر میں ڈالنے) والی عورتیں ہو۔ کہو بلال کو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم دو۔ چنانچہ نماز کھڑی ہو گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا نماز قائم ہو گئی ہے؟ میرے لیے کسی کو بلاؤ جس کے سہارے سے میں چل سکوں۔ چنانچہ (آپ علیہ السلام کی باندی) بریرۃ اور ایک دوسرا شخص آگے بڑھے۔ آپ ﷺ نے دونوں کا سہارا لیا اور آپ کے دونوں پاؤں زمین پر گھسیٹ رہے تھے حتی کہ اسی طرح چلتے ہوئے آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے

وہاں موجود نہ تھے۔ پھر بعد میں وہ تشریف لائے۔ تاہنوز کسی کو جرأت نہ ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو کھول کر دیکھ سکتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ کو کھولا، آپ کی (پرنور) پیشانی کو بوسہ دیا اور (فرط گریہ سے) بولے آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، آپ نے زندگی بھی اچھی گذاری اور موت بھی اچھی پائی۔

انصار سقیفہ بنی ساعدہ کے مقام پر جمع ہو چکے تھے تاکہ (اپنے سردار) سعد بن عبادہ کی بیعت کر لیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انصار کو فرمایا: امراء ہم میں سے ہوں گے اور وزراء تم ہو گے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سب مسلمانوں کے لیے دو آدمیوں پر مطمئن ہوں عمر یا ابوعبیدہ۔ کیونکہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک قوم آئی تھی، انہوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ ہمارے ساتھ ایک امین (امانت دار) شخص بھیج دیں جو امانت کا حق ادا کر سکے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ ابوعبیدہ کو بھیجا تھا۔ پس میں بھی تمہارے لیے ابوعبیدہ پر راضی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا: تم میں سے کس کا دل یہ بات گوارا کرے گا کہ ان قدموں کو اپنے پیچھے چھوڑ دے جن کو حضور اکرم ﷺ نے آگے کیا تھا چنانچہ یہ کہہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت فرمالی اور پھر دوسرے لوگوں نے بھی ان کی بیعت کر لی۔ ابن جریر

۱۴۱۲۸ ... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ کے دوران لوگوں کو ارشاد فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم بزولی اور زیتون کے تیل سے سیر ہو جاؤ گے۔ یعنی مزید ان کی رغبت نہ کرو گے۔ ھناد

شرجیل بن حسنہ کا خواب

۱۴۱۲۹ ... ابوحذیفہ اسحاق بن بشر قریشی سے مروی ہے کہ ہمیں محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دل میں عزم کیا کہ روم پر لشکر کشی کی جائے۔ ابھی اس خیال پر کسی کو اطلاع نہیں دی تھی کہ حضرت شرجیل بن حسنہ (سپہ سالار لشکر) آپ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور بیٹھ گئے پھر عرض کیا: اے خلیفۂ رسول اللہ! آپ نے دل میں خیال باندھا ہے کہ روم پر لشکر بھیجیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، میرے دل میں یہ خیال ہے، لیکن میں نے ابھی اس پر کسی کو مطلع نہیں کیا ہے اور تو نے کس لیے اس کا سوال کیا ہے؟ شرجیل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہاں، خلیفۂ رسول اللہ! میں نے خواب دیکھا ہے کہ آپ گویا لوگوں کے درمیان چل رہے ہیں سخت پہاڑی زمین پر۔ پھر آپ اوپر چڑھتے ہوئے بلند چوٹیوں میں سے ایک چوٹی پر پہنچ گئے ہیں، آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی ہیں۔ آپ نے اوپر سے نیچے لوگوں کو دیکھا۔ پھر آپ نیچے اترے اور نرم زمین میں اتر آئے، جہاں کھیتیاں، آبادیاں، بستیاں اور قلعیں ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کو فرمایا:

دشمنان خدا پر ٹوٹ پڑو، میں تم کو فتح اور غنیمت کی ضمانت دیتا ہوں۔

میں نے دیکھا پھر مسلمانوں نے ان پر سخت حملہ کیا میں بھی حملہ کرنے والوں میں شامل ہوں اور جھنڈا ابھی میرے ہاتھوں میں ہے۔ میں ایک بستی والوں کی طرف بڑھا تو انہوں نے مجھ سے پناہ مانگی میں نے ان کو امان دیدی۔ پھر میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں آپ کے پاس آیا تو آپ ایک عظیم قلعے کے پاس پہنچے اور اللہ نے اس کو آپ کے ہاتھوں فتح فرمادیا ہے۔ اہل قلعہ نے آپ کے آگے صلح کی درخواست پیش کی۔ پھر اللہ نے آپ کو بیٹھنے کی جگہ مرحمت فرمائی۔ آپ اس پر بیٹھ گئے ہیں۔ پھر آپ کو کہنے والے نے کہا اللہ آپ کی مدد فرمائے گا اور آپ کو فتح سے ہمکنار کرے گا آپ اس کا شکر ادا کریں اور اس کی اطاعت کرتے رہیں۔ پھر آپ نے سورۂ نصر پڑھی:

اذا جاء نصر اللہ والفتح

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری آنکھوں نے بہت اچھا دیکھا ان شاء اللہ خیر ہوگی۔ تو نے فتح کی خوشخبری سنائی ہے اور میرے دنیا سے کوچ کرنے کی خبر بھی دیدی ہے۔ یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ پھر ارشاد فرمایا: وہ بلند چوٹی جس پر تو نے ہم کو

ایک امیر تم میں سے اے جماعت قریش! ایسا کہا تھا کہ شور و غوغا بلند ہو گیا اور آوازیں بلند ہونے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تب مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں اختلاف کی خلیج نہ پڑ جائے لہٰذا میں نے کہا: اے ابوبکر! اپنا ہاتھ لائیے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ دیا تو میں نے ان کی بیعت کرلی اور دوسرے مہاجرین نے بھی بیعت کرلی پھر انصار نے بھی بیعت کرلی۔ پھر ہم سعد بن عبادہ پر پہنچے۔ ایک انصاری نے کہا: تم سعد کو قتل کرو گے کیا؟ میں نے کہا: سعد کو تو اللہ قتل کرے گا۔ اللہ کی قسم اس صورت حال میں ہم نے ابوبکر کی بیعت سے بڑھ کر کوئی موافق صورت نہ پائی۔ ہمیں ڈر تھا کہ اگر ہم تم سے جدا ہو گئے اور کسی کی بیعت نہ کی تو تم ہمارے جانے کے بعد کوئی اور بیعت کرو گے۔ اب یا تو ہم ان کی بیعت کرتے جو ہماری مرضی کے خلاف تھا یا ہم ان کی مخالفت کرتے تو فساد پیدا ہوتا۔ پس اب سن لو جس نے مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کی بیعت کی اس کی کوئی بیعت نہیں اور نہ اس کی کوئی اہمیت جس کی بیعت کی جائے ایسے دونوں بیعت کرنے اور کرانے والے کو قتل کیا جاسکتا ہے۔

مسند احمد، البخاری، ابو عبید فی الغرائب، السنن الکبریٰ للبیھقی

۱۴۱۳۵ ۔۔۔ سالم بن عبید رضی اللہ عنہ جو اصحاب صفہ میں سے تھے سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ تب لوگوں کو آپ ﷺ کی وفات کا علم ہوا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نکلے اور مہاجرین بھی جمع ہو گئے۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا۔ طے پایا کہ انصاری بھائیوں کے پاس چلتے ہیں، ان کا بھی اس معاملے میں حصہ ہے۔ چنانچہ مہاجرین چل کر انصار کے پاس آئے۔ ایک انصاری نے کہا: ہم میں سے ایک آدمی امیر ہوگا اور ایک آدمی تم میں سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک نیام میں دو تلواریں جمع ہو جائیں تو وہ درست نہیں رہ سکتیں۔ پھر انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور لوگوں کو فرمایا: کون ہے جس کو ان کی تین باتوں کا اعزاز حاصل ہو۔ اذھما فی الغار۔ جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے وہ دونوں کون تھے؟ اذیقول لصاحبہ جب اس (یعنی نبی علیہ السلام) نے اپنے ساتھی کو کہا کون تھا اس کا ساتھی؟ لاتحزن ان اللّٰہ معنا۔ رنج نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ کس کے ساتھ تھا؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پھیلایا اور فرمایا: ان کی بیعت کرلو۔ چنانچہ لوگوں نے ان کی بیعت کرلی اور اچھی طرح بیعت کی اور نبھائی۔

السنن للبیھقی

۱۴۱۳۶ ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: خلافت نہیں ہے مشورے کے بغیر۔ ابن ابی شیبہ، ابن الانباری فی المصاحف

۱۴۱۳۷ ۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے اللہ کی حمد و ثنا کی، پھر رسول اللہ ﷺ کا ذکر خیر فرمایا ان پر درود بھیجا پھر ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جب تک چاہا ہمارے درمیان زندہ رکھا اور ان پر وحی من جانب اللہ وحی نازل ہوتی رہی، جس کے ذریعہ رسول پاک ﷺ حلال و حرام کرتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اٹھالیا اور جو اللہ پاک نے وحی سے واپس اٹھانا تھا اٹھالیا اور جس کو باقی رکھنا تھا باقی رکھا۔ بعض اٹھ جانے والی وحی کو ہم نے یاد رکھا، جو قرآن ہم پہلے پڑھتے تھے ان میں یہ آیت بھی تھی:

لاترغبوا عن آباء کم فانہ کفر بکم ان ترغبوا عن آباء کم۔

اپنے آباء سے (اپنی نسبت کا) انکار نہ کرو بے شک یہ تمہاری اپنی ذات کا انکار ہے کہ تم اپنے آباء سے انکار کرو۔

نیز پہلے آیت رجم کا بھی نزول ہوا تھا پھر نبی ﷺ نے بھی رجم کیا اور ہم نے بھی رجم کیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! میں نے اس آیت رجم کو یاد رکھا، پڑھا اور پھر اچھی طرح سمجھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ کہیں گے عمر نے مصحف میں اس چیز کا اضافہ کردیا ہے جو اس میں نہیں ہے تو میں اس کو ضرور اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا۔ اور یاد رکھو رجم تین صورتوں میں لازم ہے، حمل ظاہر ہو جائے، زانی یا زانیہ خود اعتراف زنا کرلے یا چار عادل گواہ شہادت دیدیں جیسے کہ اللہ نے حکم فرمایا ہے۔

لوگو! مجھے خبر ملی ہے کہ بعض لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں چہ میگوئیاں کرتے ہیں کہ وہ بلا سوچے سمجھے کی خلافت تھی۔ میری زندگی کی قسم! ہاں اسی طرح ہوا۔ لیکن اللہ پاک نے ان کو خلافت میں خیر اور بھلائی سے ہمکنار کیا اور خلافت کے شر سے ان کو بچالیا۔ اب تم اس

شخص (عمر) سے اپنا خیال رکھو، اس کی طرف گردنیں اٹھ رہی ہیں جس طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اٹھی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگوں کا حال یہ تھا کہ ہم کو خبر ملی کہ انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے ہیں اور سعد بن عبادۃ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ یہ سن کر میں اٹھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ بھی اٹھے ہم ان کی طرف پریشانی کے عالم میں نکلے کہ کہیں وہ اسلام میں فتنہ کھڑا کر دیں۔ ہماری راستے میں دو انصاریوں سے ملاقات ہوئی، دونوں سچے آدمی تھے۔ عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی۔ انہوں نے کہا تم کہاں جا رہے ہو؟ ہم نے کہا تمہاری قوم کی اطلاع ملی ہے ان کے پاس جا رہے ہیں۔ دونوں بولے واپس چلے جائیں کیونکہ تمہاری مخالفت ہرگز نہیں کی جائے گی اور نہ تمہاری مرضی کے خلاف کچھ ہوگا۔ لیکن ہم نے عزتنے سے انکار کر دیا۔ جبکہ میں کلام ڈھونڈ رہا تھا کہ کیا کیا بولوں گا۔ حتیٰ کہ ہم قوم کے پاس پہنچ گئے۔ وہ لوگ سعد بن عبادۃ پر جھکے پڑے تھے سعد چارپائی پر تھا اور مرض میں مبتلا تھا۔ جب ہم ان کے پاس پہنچ گئے تو انہوں نے ہم سے بات کی اور بولے اے جماعت قریش! ہم میں سے بھی ایک امیر ہو اور تم میں سے بھی ایک امیر ہو جائے۔ حباب بن منذر نے کہا میں اس مسئلے کا تسلی بخش حل پیش کرتا ہوں جو خوشگوار ہوگا۔ اگر تم چاہو واللہ! ہم اس منصب کو واپس کر دیتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ذرا ٹھہر جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کچھ بولنے کو ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھی خاموش کرا دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا: اے جماعت انصار! اللہ کی قسم ہم تمہاری فضیلت کا انکار ہرگز نہیں کرتے، نہ اسلام میں تمہارے مرتبے اور محنت کا انکار کرتے ہیں اور نہ اپنے اوپر تمہارے واجب حق کو بھولتے ہیں۔ لیکن تم جانتے ہو کہ یہ قبیلہ قریش عرب میں اس مرتبے پر ہے جہاں کوئی اور ان کا ہم سر نہیں، اور عرب ان کے آدمی کے سوا کسی پر راضی نہیں ہوں گے۔ پس ہم امراء بنتے ہیں اور تم وزراء۔ پس اللہ سے ڈرو اور اسلام میں پھوٹ نہ ڈالو اور اسلام میں فتنے پیدا کرنے والوں میں اول نہ ہو۔ دیکھو میں تمہارے لیے ان دو آدمیوں پر راضی ہوں تم ان میں سے کسی ایک کو چن لو مجھے (عمر کو) یا ابوعبیدۃ کو۔ تم ان میں سے جس کی بیعت کرو وہ تمہارے لیے باعتماد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ایسی کوئی بات نہ رہی جو میں کرنا چاہتا تھا مگر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ فرما دی سوائے اس آخری بات کے۔ اللہ کی قسم! مجھے بغیر کسی گناہ کے قتل کیا جاتا، پھر مجھے زندہ کیا جاتا پھر قتل کیا جاتا پھر زندہ کیا جاتا یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند تھا کہ میں ایسی قوم پر امیر بنوں جس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں۔ پھر میں نے کہا: اے مسلمان لوگو! رسول اللہ ﷺ کے بعد ان کے پیچھے اس منصب کا سب لوگوں میں حقدار ہے ثانی اثنین اذھما فی الغار ہے۔

یعنی ابوبکر جو ہر خیر میں کھلی سبقت کرنے والے ہیں۔ پھر میں نے ان کا ہاتھ پکڑا تاکہ بیعت کروں لیکن ایک انصاری ہی نے مجھ سے پہلے آپ کے ہاتھ پر ہاتھ مار دیا اور مجھ سے پہلے بیعت کا شرف حاصل کر لیا پھر دوسرے لوگ بھی ہجوم کر کے بیعت میں شامل ہو گئے۔ جبکہ سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے چھوڑ دیا۔ لوگ کہنے لگے سعد تو مارا گیا، اللہ اس کا برا کرے۔ انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم لوٹ آئے اور اللہ نے مسلمانوں کو ابوبکر پر جمع کر دیا، میری زندگی کی قسم یہ سب اچانک ہوا، پھر اللہ نے ان کو خلافت کی خیر عطا کی اور خلافت کے شر سے محفوظ کر دیا۔ پر جو اس بیعت کے لیے کسی اور کو چنے تو دونوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ابن ابی شیبہ

۱۴۱۳۸۔۔۔ حضرت اسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے اور مشورہ کرتے اور اپنے معاملے میں سوچ بچار کرتے۔ یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی تو وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے بنت رسول اللہ! مجھے مخلوق میں تیرے باپ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں اور تیرے باپ کے بعد تجھ سے زیادہ ہم کو کوئی محبوب نہیں۔ اللہ کی قسم! یہ کیا معاملہ ہے کہ یہ لوگ تمہارے پاس جمع ہو کر بات کرتے ہیں یہ باز آ جائیں ورنہ میں ان کا دروازہ جلا دوں گا۔ یہ کہہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل آئے پھر مذکورہ حضرات اندر آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جانتے ہو میرے پاس عمر آئے تھے وہ قسم کھا کر گئے ہیں کہ اگر تم دوبارہ ادھر اختلافی باتوں میں شامل ہوئے تو وہ تمہارا دروازہ جلا دیں گے۔ اللہ کی قسم وہ جو کہہ کر گئے ہیں کر گزریں گے۔ لہٰذا تم اپنی رائے سے باز آ جاؤ اور آئندہ میرے پاس اس لیے نہ آنا۔ چنانچہ وہ حضرات لوٹ گئے اور حضرت فاطمہ سے اس کے متعلق دوبارہ کوئی بات نہ کی حتیٰ کہ انہوں نے

۱۴۱۴۵۔۔۔ زید بن علی اپنے آباء واجداد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے منبر پر کھڑے ہوئے اور تین بار ارشاد فرمایا کوئی ہے میری خلافت کو ناپسند کرنے والا، میں اس منصب کو واپس کرنے پر تیار ہوں۔ اور ہر بار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر جواب ارشاد فرمایا:

نہیں اللہ کی قسم! ہم آپ کو یہ منصب ہرگز واپس نہیں کرنے دیں گے اور نہ آپ سے اس ذمہ داری کو لیں گے۔ کون ہے جو آپ کو پیچھے ہٹا سکتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ آپ کو آگے بڑھا چکے ہیں۔ ابن النجار

۱۴۱۴۶۔۔۔ ابوالبختری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آگے آؤ میں تمہاری بیعت کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم اس امت کے امین ہو۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسے شخص کے آگے کھڑا ہو کر کیسے نماز پڑھا سکتا ہوں جس کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ ہماری امامت کریں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ ابن عساکر

۱۴۱۴۷۔۔۔ ابونضرہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو انصار کے خطباء کھڑے ہوئے اور بولے اے گروہ مہاجرین! رسول اللہ ﷺ جب تم میں سے کسی کو (امیر بنا کر) بھیجتے تھے تو ایک آدمی ہمارا اس کے ساتھ ملا دیتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ مہاجرین میں سے تھے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے انصار (مددگار) تھے۔ پس اب بھی جو رسول اللہ ﷺ کی جگہ کھڑا ہوگا ہم اس کے انصار (مددگار) ہوں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے قبیلے کو اچھا بدلہ عطا کرے اے گروہ انصار اور اللہ تمہارے کہنے والے کو ثابت قدم رکھے۔ اللہ کی قسم! اگر تم اس کے علاوہ کچھ اور کہتے تو ہم بھی اس پر تم سے صلح نہ کرتے۔ الکبیر للطبرانی

کلام:۔۔۔ روایت ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۵۷۔

۱۴۱۴۸۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی روح قبض ہو گئی تو انصار نے کہا: ہم میں سے ایک امیر ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ابوبکر کو امامت کے لیے آگے کیا۔ اب تم میں کس کا دل گوارا کرتا ہے کہ وہ ابوبکر سے آگے بڑھے۔ ابونعیم فی فضائل الصحابۃ

۱۴۱۴۹۔۔۔ قعقاع بن عمرو سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کی وفات کے موقع پر حاضر ہوا جب ہم نے ظہر کی نماز ادا کر لی تو ایک آدمی آیا اور مسجد میں کھڑا ہو گیا۔ پھر اس کے اطلاع دینے کے بعد لوگوں نے ایک دوسرے کو خبر دی کہ انصار جمع ہوئے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کا عہد چھوڑ کر سعد کو اپنا امیر بنانا چاہتے ہیں۔ مہاجرین اس خبر سے وحشت زدہ ہو گئے۔ ابن جریر

۱۴۱۵۰۔۔۔ ابونضرہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو انصار (بنی ساعدہ میں) جمع ہو گئے اور انصار کا خطیب بولا: تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ جب تم میں سے کسی کو امیر بنا کر بھیجتے تو ہم میں سے بھی ایک امیر بنا کر بھیجتے اور جب تم میں سے ایک امین بھیجتے تو ہم میں سے بھی ایک امین بنا کر بھیجتے تھے۔ ابن جریر

۱۴۱۵۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جنگ جمل کے روز ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ کوئی ایسا عہد نہیں فرمایا تھا جس کو ہم امارت (حکومت) کے سلسلے میں سند بنا سکیں۔ لیکن یہ ہماری اپنی رائے تھی اگر وہ درست ہو تو اللہ کی طرف سے ہے۔ چنانچہ پھر ابوبکر کو خلیفہ بنایا گیا ان پر اللہ کی رحمت ہو، وہ اس منصب پر قائم رہے اور ثابت قدم رہے پھر عمر کو خلیفہ بنایا گیا وہ بھی اس منصب پر قائم رہے اور ثابت قدم رہے حتیٰ کہ دین اپنے گلے لٹکنے پر آ گیا۔

مسند احمد، نعیم بن حماد فی الفتن، ابن ابی عاصم، الضعفاء للعقیلی، اللالکائی، البیہقی فی الدلائل، الدورقی، السنن لسعید بن منصور

۱۴۱۵۲۔۔۔ قیس بن عباد سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو (زمین میں) شق کیا اور جسم میں روح پھونکی اگر رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ کوئی عہد کر جاتے تو میں اس پر جنگ وجدال کرتا اور ابن ابی قحافہ (ابوبکر) کو نہ چھوڑتا کہ وہ منبر رسول کے ایک درجے پر بھی قدم رکھ سکے۔ العشاری

۱۴۱۵۳۔۔۔ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے لیے نکلے اور ان

اور فرمایا تم وہاں مساجد بھی تعمیر کرو گے۔ تمہیں معلوم نہیں کہیں تم وہاں جا کر غافل نہ ہو جاؤ۔ کیونکہ ملک شام سرسبز اور فراوانی والی سرزمین ہے۔ وہاں تم کو طعام اور غلے کی کثرت ملے گی۔ وہاں جا کر تم (نعمتوں کی فراوانی میں) اکڑ نہ جانا۔ رب کعبہ کی قسم! تم وہاں جا کر دھوکے میں پڑو گے اور اتراؤ گے۔ میں تم کو (سختی کے ساتھ) دس باتوں کی تاکید کرتا ہوں ان کو اچھی طرح یاد رکھنا۔ کسی بالکل لاغر بوڑھے کو قتل نہ کرنا، نہ چھوٹے بچے کو قتل کرنا، نہ عورت کو، کسی گھر کو جلانا نہیں، پھل دار درخت کو نہ کاٹنا، کسی مویشی کو بلاوجہ ذبح نہ کرنا ہاں مگر کھانے کے لیے، کھجور کے درخت کو نہ جلانا، جنگ میں کوتاہی نہ کرنا، بزدلی نہ دکھانا، مال غنیمت میں دھوکہ نہ کرنا اور پھر لوگ تم کو سر منڈے ملیں گے ان شیطانوں کو سر پرتلوار مار مار کر قتل کر دینا۔ اللہ کی قسم! میں ان میں سے ایک آدمی کو قتل کروں یہ مجھے عام ستر کافروں کے مارنے سے زیادہ پسند ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فقاتلوا ائمة الكفر انهم لا ايمان لهم.

پس کفر سرغنوں کو قتل کرو ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ابن عساکر

روم کی طرف لشکر کشی

۱۴۰۷۴۔۔۔ (مسند الصدیق) اسحاق بن بشر سے مروی ہے کہ ہم کو ابن اسحاق نے زہری سے بیان کیا، زہری کہتے ہیں: ہم کو ابن کعب نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ الخزاعی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا:

عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غزوہ روم کا ارادہ فرمایا تو علی، عمر، عثمان، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، ابوعبیدۃ بن الجراح اور بدری مہاجرین و انصاری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہم کو بلایا۔ چنانچہ یہ سب حضرات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے۔

راوی عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی ان میں شامل تھا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احصاء (شمار) ممکن نہیں ہے، اعمال ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے کلمہ کو جمع کر دیا ہے، تمہیں آپس میں صلح جو بنا دیا ہے، تم کو اسلام کی ہدایت بخش دی ہے اور شیطان کو تم سے دور کر دیا ہے۔ اب وہ اس بات کی طمع والا نہیں کر سکتا کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ گے اور نہ تم کسی دوسرے الہٰ کو اپنا معبود بنا سکتے ہو۔ پس عرب آج ایک ماں باپ کی اولاد ہیں۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ مسلمانوں کو شام کی طرف رومیوں سے جہاد کے لیے نکالوں تاکہ اللہ پاک مسلمانوں کو تقویت عطا کرے اور اپنے کلمے کو اونچا کرے، اس کے علاوہ اس میں خود مسلمانوں کے لیے بھی بڑا اجر اور بہت بڑا فائدہ ہے۔ اس لیے کہ جو اس جنگ میں ہلاک ہوا وہ شہادت کا رتبہ پائے گا اور پھر جو اللہ کے ہاں نیکوں کے لیے ذخیرہ ہے وہ بہت بہتر ہے۔ اور جو زندہ رہے گا وہ مسلمانوں کے لیے مدافعت کار اور اللہ کے ہاں مجاہدین کا اجر پانے والا ہوگا۔ میری یہی رائے ہے جو میں نے سوچی ہے۔ کوئی بھی آدمی مجھے اپنی رائے دے سکتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تقریر

چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جو جس کو چاہتا ہے خیر کے ساتھ مخصوص کر دیتا ہے۔ اللہ کی قسم! ہم نے جب بھی کسی خیر کی طرف سبقت کی مگر آپ ہم سے ہمیشہ سبقت لے گئے۔ یہ محض اللہ کا فضل ہے، جس کو چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ عظیم الفضل والا ہے۔ اللہ کی قسم! میں بھی آپ کے

فائدہ:.... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وفات سے قبل اپنا خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منتخب فرما گئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام ایک کاغذ میں لکھ کر دے گئے تھے کہ لوگ یوں بیعت کریں کہ اس کاغذ میں جس کا نام ہے ہم اس کی بیعت کرتے ہیں۔ چنانچہ بیعت کے بعد اس کاغذ کو کھول کر دیکھا گیا تو اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام تھا۔

١٤١٧٥ ۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن، محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی اور عبداللہ بن البہی ان حضرات کے کلام کا خلاصہ ہے کہ:

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے عبدالرحمن بن عوف کو بلایا اور فرمایا: مجھے عمر بن خطاب کے متعلق بتائے دو۔ حضرت عبدالرحمن نے فرمایا: آپ جس بات کے متعلق مجھ سے پوچھ رہے ہیں، آپ مجھ سے زیادہ اس کو خوب جانتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر بھی تم کہو۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ آپ کی رائے سے بھی بڑھ کر افضل ہیں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کو بلایا اور فرمایا: مجھے عمر کے متعلق اپنی رائے دو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ ہم سے زیادہ ان کے متعلق خبر رکھتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے باوجود تم کہو اے ابوعبداللہ! حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ گواہ ہے، میں ان کے متعلق یہی علم رکھتا ہوں کہ ان کا باطن ان کے ظاہر سے اچھا ہے اور ہمارے درمیان ان جیسا۔ ایسا کوئی نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ اللہ کی قسم! اگر میں ان کا ذکر چھوڑ دیتا تو میں تمہاری مخالفت نہ کرتا۔ ان کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابوالاعور سعید بن زید، اسید بن حضیر اور دیگر مہاجرین اور انصار سے بھی رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی مشورہ کیا۔ حضرت اسید نے فرمایا: اللہ جانتا ہے میں ان کو آپ کے بعد سب سے بہتر سمجھتا ہوں۔ جو رضائے الٰہی کے لیے راضی ہوتے ہیں اور پروردگار کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہوتے ہیں۔ نیز ان کا اندر باہر سے اچھا ہے اس لیے اس حکومت پر ان سے بڑھ کر کوئی قوی شخص نہیں آ سکتا۔

بعض صحابہ کرام نے عبدالرحمن اور عثمان کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہونے کی اور تنہائی میں ان کے مشورہ کرنے کی خبر سنی تو وہ بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو گئے۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا: اگر آپ کا پروردگار آپ سے پوچھے کہ آپ نے ہم پر عمر کو خلیفہ کیوں بنا کر آئے ہیں تو آپ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے؟ حالانکہ آپ ان کی سخت مزاجی کو خوب جانتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے بٹھاؤ۔ (پھر) فرمایا: کیا تم مجھے اللہ کا خوف دلاتے ہو؟ جو شخص اس بات کا جو تمہاری حکومت سے متعلق ظلم کا فیصلہ کرے۔ میں کہوں گا: اے اللہ! میں نے ان پر تیرے بندوں میں سے سب سے اچھے کو خلیفہ بنایا ہے۔ تم اپنے پیچھے والوں کو بھی میری طرف سے یہ خبر دے دینا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دائیں کروٹ پر لیٹ گئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: لکھو:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ وہ عہد نامہ ہے جو ابوبکر بن ابی قحافہ نے اپنی زندگی کے آخری مرحلہ پر دنیا سے نکلتے ہوئے اور اپنی اخروی زندگی کے ابتدائی مرحلہ میں اس کے اندر داخل ہوتے ہوئے کیا ہے۔ جس وقت کہ کافر بھی ایمان لے آتا ہے، فاجر (بھی خدا پر) یقین کر لیتا ہے اور جھوٹا بھی سچ بولتا ہے کہ میں اپنے بعد تم پر عمر بن خطاب کو خلیفہ منتخب کرتا ہوں۔ پس تم ان کی بات سننا اور ان کی اطاعت بجا لانا۔ میں نے (اس معاملے میں) اللہ سے، اس کے رسول سے، اس کے دین سے، اپنی جان سے اور تم سے بھلائی کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا ہے۔ لیکن اگر وہ عدل و انصاف کرے گا تو یہی میرا ان کے متعلق گمان ہے اور یہی میں ان کے بارے میں جانتا ہوں۔ لیکن اگر وہ بدل جائے تو ہر انسان جو گناہ کرتا ہے اس کا وہی ذمہ دار ہے۔ میں نے تو خیر کا ہی ارادہ کیا ہے اور میں غیب کا علم نہیں رکھتا۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون.

اور عنقریب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا جان لیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹتے ہیں۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تحریر پر مہر لگانے کا حکم دیا۔

بعض راوی کہتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تحریر کا پہلا حصہ لکھوایا اور ابھی عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر باقی تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ پر

ابن جریر نے اس روایت کو حضرت حمیس سے بھی روایت کیا ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف سے خلیفہ کا تعین

۱۴۰۷۹ ... عثمان بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آگیا تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کو بلوا کر انہیں عہد نامہ املاء کروایا۔ لیکن عہد نامہ میں کسی کا نام املاء کروانے سے قبل ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (از خود) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لکھ دیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے کسی کا نام لکھ دیا ہے کیا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے آپ کی کیفیت دیکھ کر خوف محسوس کیا تھا کہ آپ رخصت تو نہیں ہو گئے، یہ سوچ کر میں نے عمر بن الخطاب لکھ دیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم کرے، اگر تم اپنا نام بھی لکھ دیتے تو تم بھی اس کے اہل اور مستحق تھے۔ پھر حضرت طلحہ بن عبیداللہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے اور عرض کیا: میں اپنے پیچھے والوں کا قاصد ہوں۔ وہ کہتے ہیں: آپ اپنی زندگی میں عمر کی سختی کو ہم پر جانتے ہیں۔ پھر آپ کی وفات کے بعد جب ہمارے سب امور ان کو سونپ دیئے جائیں گے تب ان کی سخت مزاجی کا کیا حال ہوگا؟ اور اللہ آپ سے اس کے بارے میں سوال کرے گا، آپ غور کرلیں، اپنے رب کو کیا جواب دیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ، کیا تم مجھے اللہ کا خوف دلاتے ہو، ہلاک ہو وہ شخص جو تمہارے معاملے میں ظلم ہی کا شکار رہے۔ جب اللہ مجھ سے سوال فرمائے گا تو میں عرض کروں گا: میں نے تیرے اہل پر ان کے سب سے اچھے شخص کو خلیفہ بنایا ہے۔ جو لوگوں کو میری طرف سے یہ پیغام دے دو۔ اللالکائی

۱۴۰۸۰ ... ابوبکر بن سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب رحمۃ اللہ علیہم سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے یہ وصیت لکھوائی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ عہد نامہ ہے ابوبکر صدیق کی طرف سے اس کے دنیا میں آخری وقت کے موقع پر دنیا سے نکلتے ہوئے اور آخرت کے پہلے وقت میں اس میں داخل ہوتے ہوئے، جس وقت کہ کافر ایمان لے آتا ہے، گناہ گار متقی بن جاتا ہے اور جھوٹا بھی سچ بولنے لگتا ہے۔ میں اپنے بعد عمر بن الخطاب کو خلیفہ بنا رہا ہوں۔ اگر وہ عدل و انصاف کا سلوک کریں تو یہی میرا ان کے متعلق گمان ہے اور اگر وہ ظلم کریں اور (میرے عہد کو) بدل دیں تو میں نے تو بھلائی کا ارادہ کیا تھا غیب کا مجھے علم نہیں۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون.

اور عنقریب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا جان لیں گے کہ کس طرف پلٹتے ہیں۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور ان کو ارشاد فرمایا: اے عمر! نفرت کرنے والا تجھ سے نفرت کرے گا اور محبت کرنے والا تجھ سے محبت کرے گا۔ لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خیر سے نفرت کی جاتی ہے اور شر سے محبت۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تو مجھے اس (تمہاری امارت) کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن اس (امارت) کو تمہاری ضرورت ہے۔ تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور ان کی صحبت بھی اختیار کی۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو اپنی ذات پر بھی ترجیح دیتے تھے۔ اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آپ کے اہل (یعنی امت) کو بھی دوگنا دیں، خواہ ان کی طرف سے ہم کو جو بھی صورت حال پیش آئے۔ تم نے مجھے بھی خوب دیکھا اور میرے ساتھ رہے۔ میں اپنے پیچھے شخص کے نشانات پر چلتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں جب بھی سویا تو میں نے یہی خواب دیکھا اور جب بھی بیداری میں ہوا تو یہی خیال رہا کہ میں اسی راستے پر ہوں، اس سے منحرف نہیں ہوا ہوں۔ اے عمر! تو جانتا ہے کہ اللہ کا جو حق رات میں ہے اللہ پاک اس کو دن میں قبول نہ فرمائیں گے اور جو حق اس کا دن کا ہے رات میں اس کو قبول نہ فرمائے گا۔ اور بے شک انہی لوگوں کے میزان

اس کا اول (زمانہ) درست ہوا تھا۔ اس دین میں والی کی ذمہ داری وہی اٹھا سکتا ہے جو تم میں سب سے زیادہ قدرت والا اور اپنے نفس پر سب سے زیادہ قابو رکھنے والا ہو، جو حالت شدت میں تم میں سب سے زیادہ شدید ہو اور نرمی کے موقع پر تم میں سب سے زیادہ نرم ہو، اصحاب الرائے لوگوں کی رائے کو تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہو، لایعنی (بے کار) کاموں میں قطعاً شغل نہ رکھتا ہو، پیش آمدہ مصائب پر رنجیدہ دملول ہونے والا نہ ہو، سیکھنے سے حیا نہ رکھتا ہو، بات واضح ہو جائے پر حیرانی کے سمندر میں غوطہ زن نہ رہتا ہو، اپنے کاموں پر قوی ہو، امور حکمرانی کے کسی کام میں کمی کوتاہی اور سستی کا شکار نہ ہو، آنے والے مسائل میں احتیاط اور پیش بندی کی گھات لگائے رکھتا ہو اور ان سب کاموں کا حقدار اہل عمر بن الخطاب ہے۔

یہ فرما کر آپ منبر سے نیچے اتر آئے۔ ابن عساکر

خلافت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطبہ

حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو والی وخلیفہ بنا دیا گیا تو وہ منبر رسول اللہ ﷺ پر خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثناء کے بعد ارشاد فرمایا:

اے لوگو! میں جانتا ہوں کہ تم لوگ مجھے شدت پسند اور سخت گیر سمجھتے ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، میں آپ کا غلام اور خدمت گار تھا اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم:

بالمؤمنین رؤف رحیم،

وہ مومنین کے ساتھ نرم (اور) مہربان ہیں۔

کا پرتو تھے۔ جبکہ میں آپ کے سامنے ننگی تلوار تھا الا یہ کہ آپ ﷺ مجھے نیام میں کر دیتے یا مجھے کسی کام سے روک دیتے تو میں باز آجاتا تھا۔ ورنہ میں آپ ﷺ کی نرمی کی وجہ سے لوگوں پر جری ہو جاتا تھا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی حال پر رہا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی وفات (پر ملال) ہوئی۔ آپ جاتے وقت مجھ سے راضی تھے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اس (احسان عظیم) پر جس کی مجھے سعادت نصیب ہوئی۔

پھر ان کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے بھی میں اسی مقام پر فائز تھا تم لوگ ابوبکر کی کرم نوازی اور نرمی ومہربانی کو جانتے ہو۔ میں آپ کا بھی خدمت گار تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے لیے ننگی تلوار بنا رہتا تھا اور اپنی سختی کے ساتھ ان کی نرم مزاجی کو معتدل کرتا رہتا تھا الا یہ کہ وہ مجھے روک کر آگے بڑھ جاتے تو میں رک جاتا تھا۔ ورنہ میں سختی کو آگے رکھتا تھا۔ پھر اسی طرح وقت گذرتا رہا حتیٰ کہ اللہ نے ان کو بھی اپنے پاس اٹھالیا، وہ بھی جاتے وقت مجھ سے راضی تھے۔ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اس احسان پر، جس کی مجھے سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد آج تمہاری ذمہ داری میری طرف آگئی ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ کہنے والا کہے گا: کہ عمر تو ہم پر اس وقت بھی سخت گیر تھے جبکہ حکومت کی باگ کسی اور کے ہاتھ میں تھی تو اب ان کی شدت کس حال پر ہوگی جبکہ تمام امور ان کے ہاتھوں میں آگئے ہیں۔

پس جان لو! تم میرے بارے میں کسی سے کوئی سوال نہ کرو کیونکہ تم خود مجھے جانتے ہو اور اچھی طرح آزما چکے ہو اور تم اپنے نبی کی سنت بھی جانتے ہو جس طرح میں جانتا ہوں اور میں نے جب بھی رسول اللہ ﷺ سے کچھ پوچھنے کا ارادہ کیا تو کبھی اس میں ندامت کا خیال نہیں کیا اور ان سے بڑھ کر سوال کرلیا۔ اب تم اچھی طرح جان لو کہ میری پہلی والی شدت ظالم اور سرکش کے لیے اور طاقت ور سے کمزور کا حق دلانے کے لیے کی تھی وہ بھی ہے۔ لیکن ہاں میں اس شدت کے بعد پاکدامن اور سر تسلیم خم کرنے والوں کے لیے اس قدر نرم ہوں کہ ان کے لیے اپنا رخسار زمین پر رکھنے والا ہوں۔ نیز اگر کسی کا مجھ سے بھی کوئی کام پڑا تو میں اس کے لیے اس کے ساتھ کسی کے پاس بھی چلنے سے عار محسوس نہیں کروں گا۔ پس کوئی بھی مجھے اپنے کام میں لاسکتا ہے۔ اے بندگان خدا! اللہ سے ڈرو، اپنے نفسوں پر میری مدد اس طرح کرو کہ اپنے نفسوں کو (برائی) سے بچاتے ہوئے مجھ سے دور رکھو، نیز میرے نفس پر میری مدد کرو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کے ساتھ۔ اور جن کاموں کو اللہ نے مجھے ولایت میں

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور آگے نہ بڑھے بلکہ فرمایا: خوش آمدید تم تو قریبی نسب والی نکلیں کہ تمہارے باپ کو حضور کے ساتھ صحبت کا شرف حاصل رہا پھر آپ رضی اللہ عنہ لوٹے اور ایک بار بردار تگڑے اونٹ کو کھولا جو (بیت المال والے) گھر میں بندھا ہوا تھا۔ پھر اس پر دو بورے رکھ کر طعام اور غلے سے بھرے۔ ان کے درمیان نفقہ (ساز وسامان) اور کپڑے وغیرہ رکھے۔ پھر اونٹ کی مہار جا کر عورت کو تھمادی اور فرمایا یہ اونٹ اور یہ سامان تمہارے پاس ختم نہ ہوگا کہ اللہ پاک اور عطا کر دے گا۔

ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ نے اس کو زیادہ مال دیدیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں تجھے روئے۔ اس کا باپ حدیبیہ کے موقع پر حضور ﷺ کا شریک تھا۔ اللہ کی قسم! میں دیکھتا ہوں کہ اس کے باپ اور بھائی نے ایک قلعہ کا طویل زمانے تک محاصرہ کیا تھا جس کو ہم پر اللہ نے فتح کر دیا۔ اب ہم اس قلعے سے مال غنیمت حاصل کرتے ہیں تو اس کے باپ اور بھائی کا اس میں کیوں حصہ نہیں ہوگا۔ البخاری، ابو عبیدۃ فی الاموال، السنن للبیهقی

۱۴۱۹۱۔۔۔ حمام سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اہل کتاب (یہودیوں یا عیسائیوں) کا ایک آدمی آیا اور عرض کیا: السلام علیک اے عرب کے بادشاہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ایسا اپنی کتابوں میں پاتے ہو؟ نہیں بلکہ تم اپنی کتابوں میں یوں پاتے ہو گے: پہلے نبی اکرم ﷺ، پھر خلیفہ، پھر امیر المومنین پھر اس کے بعد بادشاہوں کا دور؟ کتابی نے عرض کیا: جی ہاں۔

ابن ابی شیبۃ، نعیم بن حماد فی الفتن

۱۴۱۹۲۔۔۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کئی شہروں کی بنیاد ڈالی: مدینہ، بصرہ، کوفہ، بحرین، شام اور جزیرہ۔ ابن سعد

۱۴۱۹۳۔۔۔ ابو صالح الغفاری سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا: ہم (مصر میں) جامع مسجد کے پاس آپ کے لیے گھر بناتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ایک حجاز میں رہنے والے کے لیے مصر میں گھر کی کیا ضرورت ہے، تم ایسا کرو اس کو مسلمانوں کے لیے بازار بنادو۔ ابن عبدالحکم

۱۴۱۹۴۔۔۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ وصولی پر مقرر کیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: اے انس! کیا تو ہمارے لیے اونٹ لایا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اونٹ ہمارے حوالے کر دو جبکہ دوسرا مال تم لے لو۔ میں نے عرض کیا: وہ تو بہت زیادہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خواہ کتنا ہو وہ تمہارا ہے۔ وہ چار ہزار درہم تھے۔ چنانچہ میں اہل مدینہ میں سب سے زیادہ مالدار بن گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تو ہمارے پاس اونٹ لایا ہے؟ میں نے عرض کیا: پہلے میں بیعت کروں گا پھر باقی خبر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں اچھی توفیق ملی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھایا تو میں نے ان کی بیعت کر لی سننے اور اطاعت کرنے پر۔ ابن سعد

۱۴۱۹۵۔۔۔ عمر بن عطیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر بیعت کی، میں ابھی (نو آموز) لڑکا تھا۔ میں نے کہا: میں بیعت کرتا ہوں اللہ کی کتاب پر اور نبی کی سنت پر، نیز یہ کہ اس کا فائدہ بھی ہمارے لیے اور نقصان بھی ہم پر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ میری بات پر ہنس پڑے اور مجھے بیعت کر لیا۔ مسدد

۱۴۱۹۶۔۔۔ (مسند عمر) نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں جس میں آپ کے گرد مہاجرین اور انصار بھی تھے ارشاد فرمایا: کیا خیال ہے اگر میں بعض کاموں میں رعایت اور رخصت حاصل کر لوں تو تم کیا کرو گے؟ لوگ چپ ہو گئے۔ پھر آپ نے دو تین بار یہی سوال پوچھا۔ تب حضرت بشر بن سعد نے عرض کیا: اگر آپ نے ایسا کیا تو ہم آپ کو تیر کی طرح سیدھا کر دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بہت اچھا کرو گے پھر تم بہت اچھا کرو گے پھر۔ ابو ذر الھروی فی الجامع، ابن عساکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از بندۂ خدا امیر المؤمنین عمر بطرف ابی عبیدہ (عامر) بن الجراح

تم پر سلام ہو۔ میں تمہارے سامنے حمد کرتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اما بعد! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان پر اللہ کی رحمت اور برکات نازل ہوں وہ سچے، حق کے عمل دار، انصاف کے حاکم، نیکی کے پابند اور پاکباز، نرمی و زمی کے خوگر، دنیاوی باتوں کو حقیر سمجھنے والے اور بردبار شخص تھے۔ ہم ان کی رحلت کی مصیبت پر اللہ سے ثواب کی امید رکھتے ہیں۔ بے شک ہماری، تمہاری اور تمام مسلمانوں کی مصیبتوں کا مداوا اللہ عزوجل کے پاس ہی ہے۔ میں اللہ سے پاکدامنی کا سوال کرتا ہوں، اس کی رحمت کے سائے میں تقویٰ کا سوال کرتا ہوں اور اس کی اطاعت کی توفیق مانگتا ہوں جب تک ہم زندہ ہیں اور موت کے بعد اس کی جنت میں داخل ہونے کا سوال کرتے ہیں۔ بے شک وہ ہر شے پر قادر ہے۔

ہمیں خبر ملی ہے کہ تم نے اہل دمشق کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ میں نے تم کو (محاذ پر) تمام مسلمانوں کا امیر بنایا تھا۔

تم اپنے لشکروں کے ساتھ حمص، دمشق اور ان کے علاوہ دیگر شام کے اطراف میں بھی نظر رکھو۔ اس معاملے میں اپنی اور تمہارے ساتھ موجود مسلمانوں کی رائے کو بروئے کار لاؤ۔ لیکن میری اس تجویز کے نتیجے میں تم اپنے تمام لشکروں کو ادھر ادھر روانہ کرکے خود تنہا رہ جانا جس سے دشمن تمہاری طرف جلد آنکھ اٹھائے، بلکہ بقدر ضرورت لشکر کو ادھر ادھر پھیلا دو اور جس قدر لشکر کی تم کو قلعے کے محاصرے میں ضرورت ہو اس کو اپنے پاس روک رکھو اور اپنے پاس روکنے والوں میں خالد بن الولید کا نام بھی شامل رکھو بے شک تم اس سے بے نیازی حاصل نہیں کر سکتے۔ ابن عساکر

١٤٣٠٩ ... ضبۃ بن محصن سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا:

حمد و صلاۃ کے بعد!

بسا اوقات لوگوں کو اپنے بادشاہ سے نفرت ہو جاتی ہے۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے یا تم کو اس کا سامنا کرنا پڑے۔ تم حدود کو قائم کرو خواہ دن کے تھوڑے حصے میں ہی اور جب تمہارے سامنے دو کام پیش آ جائیں جن میں سے ایک اللہ کے لیے ہو اور دوسرا دنیا کے لیے تو اللہ کے لیے کام کو ترجیح دینا۔ بے شک دنیا ختم ہو جائے گی اور آخرت باقی رہنے والی ہے۔ اور فاسق و گناہ گاروں کو ڈراتے رہنا اور ان کو (جرم کی سزا میں) ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤں والا کر دینا۔ مسلمانوں کے مریض کی عیادت کرتے رہنا، ان کے جنازوں میں حاضری دیتے رہنا، اپنا دروازہ ان کے لیے کھلا رکھنا، ان کے مسائل کو خود حل کرنا۔ یاد رکھو! تو بھی انہی میں سے ایک فرد واحد ہے۔ بس یہ کہ تجھ پر ذمہ داری کا بوجھ ان سے زیادہ ہے۔ مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے اپنے لباس، طعام اور سواری میں نرالا انداز اختیار کر لیا ہے جو عام مسلمانوں کو میسر نہیں ہے۔ اے اللہ کے بندے! اس جانور جیسا مت بن جو ایک سرسبز وادی میں گذرا تو اس کا ایک ہی مقصد رہ گیا کہ وہ کسی طرح کھا کھا کر فربہ ہو جائے۔ حالانکہ اس کی فربہی ہی میں اس کی اچانک موت کا راز مضمر ہے۔ یاد رکھو! امیر جب کج رو ہو جائے تو اس کی رعایا بھی کج روی اختیار کر لیتی ہے اور لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جس کی وجہ سے اس کی رعایا بدبخت ہو جائے۔ الدینوری

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام خط

١٤٣١٠ ... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) لیث بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا:

از بندۂ خدا امیر المؤمنین عمر بطرف عمرو بن العاص

تم پر سلام ہو۔ میں تم کو اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ حمد و صلاۃ کے بعد! مجھے تمہارے منصب کی طرف سے خبر ملی ہے جس پر تم فائز ہو۔ تم جانتے ہو کہ تمہاری سرزمین پرامن ہے، جس کے باسیوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے تعداد و قوت اور بحر و بر پر قدرت بخشی ہے۔ تمہاری رعایا (یعنی اہل مصر) اس سے قبل قحط سالیوں وغیرہ کی وجہ سے جس قدر لگان بھرتی تھی اب خراج کی صورت میں ان سے اس کا

لیکن میں ایسی باتوں کو محفوظ رکھتا ہوں جن کو آپ محفوظ نہیں رکھتے۔ اگر میں یثرب کا یہودی ہوتا تب بھی میں کوئی زیادتی نہیں کرتا۔ بس اللہ آپ کی اور ہماری مغفرت فرمائے۔ میں بہت سی ایسی باتوں سے خاموشی اختیار کرتا ہوں جن کو میں جانتا ہوں لیکن ان کو زبان پر لانا خود کو پستی میں گرانے والی بات ہوتی۔ ہاں بس میں یہی کہتا ہوں کہ اللہ نے آپ کے حق کو ہم پر زیادہ کیا ہے جس سے کوئی جاہل نہیں۔ والسلام۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام ابن قیس فرماتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص کو اس کا جواب لکھا جو ذیل پر مشتمل ہے

تم پر سلام ہو، میں تم پر اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے (حمد وصلاۃ کے) بعد خراج سے متعلق میرے کثرت سے خطوط نے تم کو تعجب (اور پریشانی میں) ڈال دیا ہے، جبکہ تمہارا خط جو مجھے موصول ہوا ہے، یہ چھوٹی موٹی باتیں ہیں اور تم جانتے ہو کہ میں کھلے حق کے سوا تم سے کسی بات پر راضی نہیں ہونے والا۔ میں نے تم کو مصر اس لیے نہیں بھیجا ہے کہ تم اس کے مال کو اپنے اور اپنے لوگوں کے لیے کھانے پینے کا طعام خیال کرو۔ میں نے تم کو اس لیے وہاں کی امارت سپرد کی تھی کہ تم خراج۔ جو مسلمانوں کا حق ہے خوب حاصل کرو گے اور اپنی حسن سیاست کو عمل میں لاؤ گے۔ جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو فوراً خراج کا مال روانہ کر دو۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کا مال غنیمت ہے اور میرے پاس ایسے لوگ ہیں جن کو تم جانتے ہو وہ (سواری وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے جہاد پر جانے سے) رکے ہوئے ہیں۔ والسلام۔

چنانچہ پھر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب لکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عمرو بن العاص بجانب عمر بن الخطاب۔

تم پر سلام ہو، میں تم پر اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اما بعد! مجھے امیر المؤمنین کا خط موصول ہوا، آپ مجھے خراج کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والا خیال کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ میں حق سے عناد رکھنے والا ہوں اور سیدھے راستے سے بھٹکنے والا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں آپ جانتے ہیں میں درست بات سے ہرگز اعراض کرنے والا نہیں، لیکن اہل ارض (اہل مصر) نے مجھ سے خراج کی ادائیگی میں کچھ مہلت مانگ لی ہے اس وقت تک کہ وہ غلہ اور پیداوار زمین سے حاصل کر لیں۔ میں نے مسلمانوں کی طرف بھی نظر ڈالی تو میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ان کو نرمی دینا بہتر ہے بجائے اس کے کہ ان کے ساتھ سختی برتی جائے ورنہ پھر (پھوٹ اور اختلافات کے) اس انجام سے دوچار ہوں گے جس کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔ والسلام۔ ابن عبدالحکم ایضاً

۱۴۲۱۱ ۔۔۔ حشام ابن اسحاق العامری سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص کو لکھا کہ وہ مقوقس (شاہ مصر) سے یہ پوچھیں کہ مصر کی خرابی اور آبادی کے اسباب کیا کیا ہیں؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے مقوقس سے سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ مصر کی آبادی وبربادی کے پانچ اسباب ہیں: پہلا یہ کہ جب اہل مصر اپنی کھیتی باڑیوں سے فارغ ہوں تو ایک ہی وقت میں ان سے خراج لے لیا جائے، جب وہ اپنے انگوروں کا شیرہ نچوڑ کر فارغ ہوں تو اس وقت ان سے خراج اٹھا لیا جائے (خراج نہ لیا جائے) ہر سال ان کے دریا (نیل اور دوسری نہروں) کو کھدوایا جائے۔ ان کے شگافوں کو بند کیا جائے پلوں کی مرمت کی جائے اور اس کے اہل سے جزیہ کوئی زیادتی نہ کی جائے۔ جب ان باتوں پر عمل کیا جائے گا تو مصر آباد رہے گا اور اگر ان باتوں کے خلاف عمل کیا گیا تو مصر برباد ہوگا۔ ابن عبدالحکم

فتوحات خلافت عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۲۱۲ ۔۔۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو جب قادسیہ کی فتح کی خوشخبری ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

صفائی کے لیے کام پر لگایا۔ وہاں ایک بڑی کوڑی تھی۔ ابو عبید ایضاً

۱۴۲۱۷۔۔۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے مدائن کسریٰ کو فتح کرلیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جو مال غنیمت بھیجا گیا ان میں دو چادر بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کعبہ میں لٹکا دیا۔ الازرقی

مصر کی فتح

۱۴۲۱۸۔۔۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اہل مصر کے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے پاس اہل اندلس آئیں گے جو رستم کی زیر کمان تم سے قتال کریں گے (اور اس قدر خونریزی ہوگی) کہ گھوڑے خون میں دوڑے پھریں گے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو شکست فاش دیدیں گے۔ نعیم بن حماد، ابن عبدالحکم فی فتوح مصر

۱۴۲۱۹۔۔۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: تم لوگ رستم سے جنگ کرو گے حتی کہ اللہ پاک ان کو شکست دیدے گا پھر اس سے دوسرے سال حبشہ کے لوگ تمہارے پاس آئیں گے۔ نعیم

۱۴۲۲۰۔۔۔ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مصر کی فتح میں تاخیر محسوس کی تو سالار لشکر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا: اما بعد!

مجھے انتہائی تعجب ہے کہ تم نے مصر کی فتح میں اس قدر دیر کردی، حالانکہ تم کئی سال سے قتال میں مصروف ہو۔ اس کا سبب محض یہ ہے کہ تم نئی چیزوں میں پڑ گئے ہو اور تم بھی اپنے دشمنوں کی طرح دنیا کی محبت میں مشغول ہوگئے ہو۔ اور اللہ پاک کسی قوم کی مدد نہیں فرماتا جب تک کہ ان کی نیتیں درست نہ ہوں۔ اب میں تیری طرف چار ایسے افراد روانہ کر رہا ہوں جن میں سے ہر ایک ہزار آدمیوں کے قائم مقام ہے، الا یہ کہ ان کو بھی وہی چیز (یعنی عیش وعشرت) تبدیل نہ کردے، جس نے اوروں کو بھی کمزور کردیا ہے۔ پس جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو لوگوں کو خطبہ دے، ان کو دشمن سے قتال پر جوش دلا، صبر اور حسن نیت کی ان کو ترغیب دے اور ان چار لوگوں کو دوسرے تمام لوگوں کے آگے رکھ۔ پھر لوگوں کو حکم دے کہ ایک ہی آدمی کی طرح سب اکٹھے حملہ بول دیں۔ اور یہ حملہ جمعے کے روز زوال کے وقت ہونا چاہیے۔ اس گھڑی میں رحمت نازل ہوتی ہے، دعا قبول ہوتی ہے۔ اور لوگوں کو چاہیے کہ خدا کو چیخ چیخ کر پکاریں اور دشمنوں پر اس سے مدد مانگیں۔

چنانچہ جب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس خط پہنچا تو انہوں نے لوگوں کو جمع کیا اور ان کو خط پڑھ کر سنایا پھر ان چار افراد کو بلا کر لوگوں کے آگے کھڑا کیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ باوضو ہوں، پھر دو رکعت نماز ادا کریں، پھر اللہ عزوجل کی طرف متوجہ ہوں اور اس سے مدد کا سوال کریں۔ چنانچہ پھر اللہ پاک نے ان پر مصر کو فتح فرما دیا۔ ابن عبدالحکم

۱۴۲۲۱۔۔۔ عبداللہ بن جعفر، عیاش بن عباس وغیرہم سے دونوں کی مرویات میں قدرے فرق کے ساتھ مروی ہے کہ جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو مصر کی فتح میں دیر ہوئی تو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مدد کے لیے لکھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو چار ہزار کا لشکر روانہ فرمایا اور ہر ہزار پر انہی میں سے ایک ایک آدمی مقرر فرما دیا۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا: میں تمہیں چار ہزار افراد کی کمک روانہ کر رہا ہوں جبکہ ہر ہزار پر ایک ایک امیر مقرر کیا ہے۔ ان چاروں میں سے ہر ایک شخص بذات خود دشمن کے ایک ایک ہزار افراد پر بھاری ہے۔

زبیر بن العوام، مقداد بن الاسود، عمرو، عبادۃ بن الصامت، اور مسلمۃ بن مخلد۔ اور جان لے کہ اب تیرے ساتھ بارہ ہزار افراد ہیں اور

فتح الاسکندریہ

۱۴۲۲۹۔۔۔ یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ جب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص نے کئی ماہ تک اسکندریہ کا محاصرہ کیے رکھا اور یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں سے اس کی فتح میں تاخیر اسی لیے ہو رہی ہے کیونکہ وہ نئی چیزوں میں پڑ گئے ہیں (یعنی عیش وعشرت کی زندگی میں)۔ ابن عبدالحکم

۱۴۲۳۰۔۔۔ جنادۃ بن ابی امیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی معاہدے اور عقد کے محض طاقت کے بل پر اسکندریہ ہمارے لیے فتح فرما دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب میں ان کی رائے کو برا بتایا اور ان کو حکم دیا کہ وہ اس کے قریب نہ لگیں۔ ابن عبدالحکم

فائدہ:۔۔۔۔۔ یعنی زور بازو کے نتیجے میں فتح تو درست ہے لیکن اس لیے اس کو مال غنیمت سمجھنا اور اس کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کرنا درست نہیں۔ قریب نہ لگیں سے یہی مراد ہے کہ اس کی اراضی وغیرہ کو مسلمانوں میں تقسیم نہ کریں۔ بلکہ پرانے مالکان کو قابض رہنے دیں اور ان پر خراج لازم کر دیں جس سے مسلمانوں کو غنیمت بھی ملے گی اور اس سے وہ جہاد میں مدد حاصل کریں گے جبکہ پہلی صورت میں وہ زمین کی کاشتکاری اور بیلوں کی دموں کے پیچھے پھریں گے اور جہاد سے رہ جائیں گے۔

۱۴۲۳۱۔۔۔ حسین بن شُفَی بن عبید سے مروی ہے کہ جب اسکندریہ فتح ہو گیا تو اس کی تقسیم کے بارے میں لوگوں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کی تقسیم پر قادر نہیں جب تک کہ امیر المومنین کو نہ لکھ دوں۔ چنانچہ انہوں امیر المومنین کو اس کی فتح کا حال لکھا کہ مسلمان اس کی تقسیم طلب کر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا: تم اس کو ہرگز تقسیم نہ کرو۔ بلکہ اس کو سابقہ حالت پر چھوڑ دو اور پھر اس کا خراج مسلمانوں کے لیے مال غنیمت بھی ہوگا اور ان کے لیے دشمنوں سے جہاد پر قوت کا سامان بھی ہوگا۔ چنانچہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کافروں کو ان کی اراضی پر مالک رہنے دیا اور ان پر خراج (ٹیکس) لاگو کر دیا۔

ابن عبدالحکم

۱۴۲۳۲۔۔۔ یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسکندریہ کو فتح فرمالیا تو وہاں کے گھروں اور عمارتوں کو خالی پایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا ارادہ ہوا کہ ان میں رہائش اختیار کرلیں اور فرمایا: یہ رہائشیں ہم نے کما کر حاصل کی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق لکھ کر اجازت چاہی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (خط پڑھ کر) قاصد سے پوچھا کیا میرے (مدینے) اور وہاں کے مسلمانوں کے درمیان (دریا وسمندر کا) پانی حائل ہے کیا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، امیر المومنین اور دریائے نیل جب وہ چلتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو لکھا میں نہیں چاہتا کہ تم مسلمانوں کو ایسی جگہ رہائش دو کہ اس جگہ اور میرے درمیان پانی رکاوٹ ہو گرمی میں اور نہ سردی میں۔ چنانچہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اسکندریہ سے منتقل ہو کر فسطاط آگئے۔ ابن عبدالحکم

۱۴۲۳۳۔۔۔ یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو جو مدائن کسریٰ میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے، بصرہ میں مقرر اپنے عامل کو اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کو جو اسکندریہ میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے ان سب کو لکھا کہ:

میرے اور اپنے پڑاؤ کے مقام کے درمیان (سمندر یا دریا کا) پانی حائل نہ ہونے دو تاکہ میں جب بھی تمہارے پاس آنا چاہوں اپنی سواری پر بیٹھ کر آجاؤں۔

چنانچہ یہ حکم سن کر سعد بن ابی وقاص مدائن کسریٰ سے کوفہ، امیر بصرہ اپنے پہلے مقام سے بصرہ اور عمرو بن العاص اسکندریہ سے فسطاط آگئے تھے۔

ابن عبدالحکم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جنگی حکمت عملی

۱۴۲۳۴ ـــ ابو تمیم الجیشانی سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر طرابلس کو فتح فرما دیا ہے اور طرابلس اور افریقہ کے درمیان محض نو دن کی مسافت ہے۔ اگر امیر المؤمنین فرمائیں تو ہم افریقہ کا غزوہ کریں؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا:

نہیں، کیونکہ وہ افریقہ نہیں ہے بلکہ مفرقہ (ہم سے تم کو جدا کرنے والا) ہے، وہ غدر کرنے والا (دھوکہ دہ) علاقہ ہے، کوئی بھی اس کے دھوکے میں پڑ جاتا ہے۔ لہٰذا جب تک میں حیات ہوں کوئی وہاں غزوہ نہ کرے (کیونکہ اس کے اور عرب کے درمیان سمندر حائل ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سمندر کے سفر سے کتراتے تھے۔ ابن سعد، ابن عبدالحکم

۱۴۲۳۵ ـــ مرۃ بن یشرح المعافری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو تین بار فرماتے ہوئے سنا: افریقہ مفرقہ (جدا کرنے والا) ہے اور جب تک میری آنکھوں میں پانی ہے میں اس کی طرف کسی کو نہیں بھیجوں گا۔ ابن عبدالحکم

۱۴۲۳۶ ـــ مسعود بن الاسود رضی اللہ عنہ صحابی رسول جنہوں نے بیعت شجرہ بھی کی تھی سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے غزوۂ افریقہ کی اجازت طلب کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں، افریقہ دھوکہ دہ علاقہ ہے، جس کے ساتھ آدمی دھوکے میں پڑ جاتا ہے۔

ابن عبدالحکم

۱۴۲۳۷ ـــ سائب بن الاقرع سے مروی ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں اس قدر بڑا لشکر تیار ہوا جس کے مثل پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ اس کی خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے مسلمانوں کو جمع کیا، اللہ کی حمد وثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

بولو مختصر بات کرو، حالات ہم پر مشکل صورت میں آ گئے ہیں، ہمیں معلوم نہیں ہو رہا کس طرف سے ان کو سنبھالیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو دشمنوں کے بڑی تعداد میں جمع ہونے کی خبر سنائی۔ پھر طلحہ رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر تقریر کی، پھر زبیر رضی اللہ عنہ نے تقریر کی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر تقریر کی اور طویل گفتگو کی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے امیر المؤمنین! یہ آنے والے دشمن بتوں کی عبادت کرنے والے ہیں، اور اللہ پاک ان کے برے کاموں کو بدلنے میں سب سے زیادہ سخت ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ اہل کوفہ کو لکھیں کہ ان کے دو تہائی افراد جہاں کے لیے کوچ کریں اور ایک تہائی افراد ان کے پیچھے اہل وعیال کی نگہداشت کریں اسی طرح اہل بصرہ کی طرف پیغام بھیجیں وہ بھی ایک لشکر کی تیاری کریں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے مشورہ دو، میں اس لشکر پر کس کو امیر مقرر کروں؟ لوگوں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! آپ ہمارے درمیان رائے میں سب سے افضل ہیں اور اپنے اہل کو ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ان پر ایسے شخص کو امیر مقرر کروں گا جو پہلے نیزے پر ہی دشمن سے جا ٹکرائے گا۔

اے سائب بن اقرع! میرا یہ خط لے کر نعمان بن مقرن کے پاس جاؤ۔ اور اس کو حکم دو جیسا کہ حضرت علی نے ارشاد کیا ہے۔ پھر فرمایا: اگر نعمان شہید ہو جائیں تو پھر اس لشکر کے امیر حذیفہ بن یمان ہوں گے، اگر حذیفہ بھی شہید ہو جائیں تو جریر بن عبداللہ امیر ہوں گے۔ اگر اسلامی لشکر فتح یاب ہو جائے تو اے سائب! تمہاری ذمہ داری ہے کہ مسلمانوں کو جو مال غنیمت ہاتھ لگے تو کوئی ناحق مال میرے پاس لاؤ نہیں اور جس کا حق بنتا ہو اس کے مال کو اس سے روکو نہیں۔

سائب کہتے ہیں: چنانچہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط لے کر نعمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ وہ اہل کوفہ میں سے دو تہائی اکثریت کو لے کر چل دیئے۔ پھر اہل بصرہ کو پیغام بھیج دیا پھر ان کو بھی ساتھ کر لیا اور نہاوند میں جا کر دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی۔ پھر سائب رضی اللہ عنہ نے واقعہ نہاوند پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ نعمان اس جنگ میں سب سے پہلے شہید ہوئے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا تھام لیا اور پھر

اللہ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمادی۔
سائب کہتے ہیں میں نے اموال غنیمت کو جمع کیا اور مسلمانوں کے درمیان تقسیم کردیا۔ پھر میرے پاس ذوالعینین آئے اور بولے کہ نخیر جان کا خزانہ قلعہ میں ہے۔ میں قلعہ میں چڑھ کر گیا تو وہاں موتیوں کی دو ٹوکریاں رکھی تھیں۔ ایسا خزانہ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اب میں نے ان کو مال غنیمت بھی نہیں سمجھا جو سپاہیوں کے درمیان تقسیم کردیتا اور نہ میں نے ان کو جزیہ کے بدلے حاصل کیا تھا۔ ابوعبید راوی کو شک ہے وہ فرماتے ہیں یا سائب نے یہ فرمایا کہ ان کو میں نے حاصل کیا تھا۔ بہرصورت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ابھی ان کو فتح کی خوشخبری نہ ملی تھی آپ مدینے کے گشت پر تھے، دوران گشت لوگوں سے پوچھ گچھ فرما رہے تھے۔ مجھے دیکھا تو بول پڑے: ہلاکت تیرے لیے، ابن ملیکہ! (سائب) تیرے پیچھے کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین وہی حال ہے جو آپ چاہتے ہیں پھر سائب نے سارا واقعہ گوش گذار کیا اور نعمان کی شہادت کی خبر سنائی اور مسلمانوں کی فتح کی خوشخبری اور ہیروں کی ٹوکریوں کی خوشخبری بھی سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں ٹوکریوں کو لے جاؤ خواہ ایک درہم یا اس سے کم یا زیادہ میں کیوں نہ ہو ان کو فروخت کردو اور مسلمانوں کے درمیان ان کو تقسیم کردو۔ سائب کہتے ہیں: چنانچہ میں ان ٹوکریوں کو لے کر کوفہ گیا، میرے پاس ایک قریشی جوان آیا جس کو عمرو بن حریث کہا جاتا تھا اس نے دونوں ٹوکریوں کو خرید لیا اور سارے سپاہیوں اور ان کی اولاد کے بقدر کثیر دراہم دیئے۔ پھر اس نے بھی ایک ٹوکری اتنی ہی قیمت میں حیرہ جا کر فروخت کردی جتنی قیمت میں اس نے دونوں ٹوکریاں خریدی تھیں۔ یہ اس کی پہلی کمائی تھی جو اس کو اتنا مال دے گئی۔

ابوعبید فی الاموال

خلافت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جان لے اللہ تجھ پر رحم کرے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سیرت، خلافت، اخلاق اور ان کے شہید ہونے کے متعلق بعض روایات حرف الفاء کی کتاب الفضائل میں ذکر کی گئی ہیں۔

۱۴۲۳۸..... (مسند الصدیق) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو وہ بارہ سال تک امیر رہے۔ چھ سال تک تو ان کے کسی کام پر لوگوں نے کوئی عیب زنی نہیں کی۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نسبت قریش سے زیادہ محبت کرنے والے تھے، جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے متعلق سخت رویہ رکھتے تھے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنایا گیا تو وہ ان کے لیے نرم خو اور صلہ رحمی کرنے والے بن گئے پھر مزید ان کے متعلق تساہل سے کام لینے لگے اور اپنے عزیز رشتہ داروں اور گھر والوں کو آخری چھ سالوں میں امور حکومت سپرد کرتے رہے۔ مروان کے لیے مصر کا پانچواں حصہ لکھ کر دیدیا اور اپنے رشتے داروں کو مال عطا کیا اور آپ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ

ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا حصہ چھوڑ دیا جو ان کو لینا تھا جبکہ میں نے اپنا حصہ لیا ہے اور اپنے عزیز رشتہ داروں میں تقسیم کردیا ہے۔ ابن سعد

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خواب

۱۴۲۳۹..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) معدان بن ابی طلحہ یعمری سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا، اور حضور ﷺ اور ابوبکر کے ذکر کے بعد ارشاد فرمایا:

میں نے ایک خواب دیکھا ہے، میں اس کو اپنی موت کی اطلاع سمجھتا ہوں، گویا ایک سرخ مرغا ہے اس نے مجھے چونچ ماری ہیں۔ میں نے یہ خواب اسماء بنت عمیس کو ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کو کوئی عجمی آدمی قتل کرے گا۔ پھر فرمایا: اب لوگ مجھے کہتے ہیں کہ میں ان کے لیے کوئی خلیفہ چن جاؤں۔ حالانکہ اللہ پاک اپنے دین اور خلافت کو جس کے ساتھ اس نے نبی کو مبعوث فرمایا تھا ہرگز ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اگر میری

ﷺ) میں جمع تھے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

سب سے پہلی چیز جس کے ساتھ ابتداء کرنے والوں کو ابتداء کرنی چاہیے، بولنے والوں کو بولنا چاہیے اور بات کرنے والوں کو سب سے پہلے اسی کو منہ سے نکالنا چاہیے وہ اللہ کی حمد اور اس کی ثناء ہے۔ جس کا وہ اہل ہے اور محمد ﷺ پر درود ہے۔ پھر فرمایا: پس تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو دائمی بقاء کے لیے تنہا ذات ہے، سلطنت کا اکیلا مالک ہے، اسی کے لیے فخر، بزرگی اور زیباء ہے، اس کی بزرگی کے آگے دوسرے تمام الٰہوں اور معبودوں نے سر ٹیک دیے ہیں، قلوب اس کی خشیت سے لرزتے ہیں، اس کا کوئی برابر نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، کوئی اس کی مخلوق میں سے اس کا مشابہ نہیں۔ ہم اس کے لیے ان صفات کی گواہی دیتے ہیں جو اس نے اپنی ذات کے لیے بیان کی ہیں، اور اس کی مخلوق میں سے اہل علم نے بیان کی ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کی صفت کو کوئی پا نہیں سکتا، اس کی حد کی کوئی مثال بھی بیان نہیں کی جاسکتی، وہ انگلیوں کے اشاروں سے بادل برسانے والا ہے، کھلے میدانوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں کو موسلا دھار بارش سے سیراب کرنے والا ہے، وہ آلودہ زمین کو رنگا رنگ گل بوٹوں سے مزین کرنے والا ہے، وہ بارش سے چشموں کو شق کرنے والا ہے، جب چشموں سے ڈول بھر بھر کر نکلتے ہیں اور چرند پرند، حشرات الارض اور تمام مخلوق زندگی پاتی ہے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس کے دین کے آگے تمام دین سرنگوں ہیں اور اس کے دین کے سوا کوئی دین قابل اتباع نہیں۔ ہم شہادت دیتے ہیں کہ ہمارے سردار محمد ﷺ اس کے پسندیدہ بندے، اس کے منتخب پیغمبر اور اس کے مقبول رسول ہیں۔ جن کو اللہ نے ہم سارے جہان والوں کی طرف مبعوث کیا ایسے وقت کہ لوگ بتوں کی عبادات میں منہمک تھے، گمراہی کے آگے جھکے ہوئے تھے ایک دوسرے کا خون بہاتے تھے، اپنی اولاد کو قتل کرتے تھے، ان کے راستے ظلم وستم کے راستے تھے، ان کی زندگی ظلم کا نام تھی، ان کا امن بھی خوف کے دامن میں پناہ گیر تھا، ان کی عزت ذلت تھی ایسے وقت آپ ﷺ رحمت بن کر تشریف لائے حتی کہ اللہ پاک نے محمد ﷺ کے طفیل ہم کو گمراہی سے بچالیا اور ہم کو انہی کے طفیل جہالت سے ہدایت بخشی، ہم اس عرب کے معاشرہ والے تھے، جن کی زندگی تمام اقوام میں تنگی ومشقت والی تھی، ان کا لباس سب سے گھٹیا لباس تھا، ہمارا سب سے عمدہ طعام اندرائن (کڑوا) پھل تھا۔ ہمارا سب سے عمدہ لباس اون تھا۔ ہم آگ اور بتوں کے پجاری تھے۔ پھر اللہ نے ہم کو محمد کے طفیل ہدایت عطا کی، اور ان کو نور کا ایسا شعلہ بنایا جس سے زمین کے سارے مشرق ومغرب روشن ہوگئے، پھر اللہ نے ان کو اپنے پاس اٹھالیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہائے! کس قدر بڑی آفت اور کس قدر عظیم مصیبت تھی ان کا رخصت ہونا۔ اس غم میں تمام مومن برابر کے شریک ہیں سب کی مصیبت ایک ہے، پھر ان کی جگہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے۔ اللہ کی قسم! اے گروہ مہاجرین! میں نے ایسا خلیفہ نہیں دیکھا انہوں نے کس قدر مضبوطی سے تلوار کو تھاما مرتدین سے جنگ کے دن (جب اسلام پر کڑی آزمائش کا وقت تھا) اللہ نے ان کے طفیل اپنے نبی کی سنت (اور دین) کو زندہ کیا۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر وہ مجھے اس ایک رسی کو دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اللہ کے لیے ان سے جہاد کروں گا۔ چنانچہ میں نے ان کی بات کو سنا اور اطاعت کی اور مجھے اچھی طرح علم ہوگیا تھا کہ ابوبکر کی رائے میں سراسر خیر ہے۔ پھر وہ دنیا سے بھوکے پیٹ ہی نکل گئے۔ میں ابوبکر کی یہ تعریف کیوں نہ کروں جبکہ وہ ثانی اثنین تھے، ان کی بیٹی ذات النطاقین (دو پٹیوں والی) تھی جو اپنی چادر کو اپنے سر پر لپیٹ لیتی اور اس کے پلو میں روٹیاں باندھ کر محمد ﷺ (اور اپنے والد) کے لیے لے جاتی تھی۔ میں کیوں نہ یہ باتیں کہوں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تین عورتوں اور چار آدمیوں کو خرید (کر آزاد) کیا جن کو محض اللہ کے لیے کفار نے اذیتیں دیں، انہی میں سے ایک بلال بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے مال کے ساتھ ہجرت کی تیاری کی، حضرت ابوبکر کے پاس اس دن چالیس ہزار درہم تھے، وہ انہوں نے سب کے سب رسول اللہ ﷺ کے حوالے کردیے۔ آپ ﷺ ان کے ساتھ مدینہ طیبہ ہجرت کرکے تشریف لے گئے۔ پھر ابوبکر کے بعد ان کی جگہ عمر فاروق بن الخطاب کھڑے ہوئے، انہوں نے (تہبند کس کر باندھ لیا اور) پنڈلیوں سے کپڑا اونچا کرلیا اور اپنی آستینیں چڑھالیں۔ ان کو اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ تھا۔ ہم دیکھتے تھے کہ سکینہ عمر کی زبان پر بول رہی ہے۔ اور میں ان کے لیے یہ باتیں کیوں نہ کہوں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ابوبکر اور عمر کے درمیان چلتا ہوا دیکھا اور آپ ﷺ فرمارہے تھے: ہم اسی طرح جئیں گے اسی طرح مریں گے اسی طرح ہم کو ساتھ ساتھ اٹھایا جائے گا اور اسی طرح اکٹھے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں فاروق کی خوبی کیوں نہ بیان کروں

جب تک بیٹیاں ان کی آبرو سے کسی بد بخت تھی۔ پھر وہ شہید ہو کر چلے گئے، ان پر اللہ کی رحمت ہو۔ اور اے گروہ مہاجرین تم خوب جانتے ہو کہ تم ہو، سے اندر ابو عبداللہ یعنی حضرت عثمان بن عفان جیسا کوئی صاحب فضیلت شخص نہیں ہے۔ کیا نبی اکرم ﷺ نے ان کو یکے بعد دیگرے دو بیٹیاں شادی میں نہیں دیں۔ جب نبی اکرم ﷺ اپنی لخت جگر عثمان کی بیوی کو دفن فرما کر ابھی قبرستان میں ہی موجود تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تعزیت کے لیے آئے اور آپ کو فرمایا: اے محمد! اللہ حکم دیتا ہے کہ آپ عثمان کو اس کی دوسری بہن شادی میں دے دیں۔ میں کیوں شان کے متعلق یہ بیان نہ کروں حالانکہ ابو عبداللہ نے جیش العسرت (غزوہ تبوک) کی مکمل تیاری کے لیے کرم کرم کیا (آپ نے بھی مجھ سے تیار کھانا) ملاتی میں تیار کیا اور حضور کے آگے پیش کیا اس وقت وہ جوش مار رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کناروں سے کھاؤ اس کی بلندی کو نہ گراؤ کیونکہ برکت اوپر سے نازل ہوتی ہے، چونکہ رسول اللہ ﷺ نے تیز گرم کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ کھانا کھایا جو کہ گھی، شہد اور ستے وغیرہ سے بنا ہوا تھا تو اس کے گرم ہونے کی وجہ سے اپنے ہاتھ کھینچ لیے اور مخلوق کے پیدا کرنے والے کی طرف اپنے ہاتھ بلند کر کے ارشاد فرمایا: اے عثمان! اللہ نے تیرے سارے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے ہیں تیرے کھلے اور اعلانیہ گناہ بخش دیے۔ اے اللہ! عثمان کی آج کی نیکی نہ بھلانا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! تم کو معلوم ہو گا کہ ایک مرتبہ ابو جہل کا اونٹ بدک گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اے عمر! یہ اونٹ ہمارے پاس لاؤ۔ اونٹ بھاگ کر ابو سفیان کے قافلے میں شامل ہو گیا۔ اونٹ پر سونے چاندی کے حلقے والی لگام پڑی ہوئی تھی اور ابو جہل کا ریشمی کا پالان تھا جو اونٹ پر پڑا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عمر! یہ اونٹ ہمارے پاس دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہاں تو قافلے میں سرداران قریش ہیں اس سے تھوڑے ہی ہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے جانا کہ تیم اور عدی عبد مناف سے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے عثمان کو ابو سفیان کے قافلے کی طرف بھیجا اونٹ لانے کے لیے حضرت عثمان ارشاد نبی ﷺ کے لیے اپنے اونٹ پر بیٹھ کر چل دیے جبکہ نبی اکرم ﷺ کو ان (کی دلیری) پر انتہائی تعجب ہو رہا تھا چنانچہ عثمان ابو سفیان کے پاس پہنچے تو ابو سفیان جو اپنے سرداروں کے درمیان جو بیابان میں بیٹھا تھا عثمان کو دیکھ کر تعظیماً اٹھ کھڑا ہوا اور پوچھا عبداللہ کے بیٹے (محمد) کو کیسے حال میں پیچھے چھوڑ کر آئے ہو؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: قریش کے سرداروں کے درمیان ان کی بلندی اور کمال پر بیٹھا چھوڑ آیا ہوں، اے ابو سفیان! دوسرا ان کے سردار ہیں، جس قدر بلندی پر پہنچ گئے ہیں کہ آفتاب ضیا پاش تک ان کی رسائی ہے اور وہ اس قدر راسخ ہیں گویا جزر خار ہیں، ان کی آنکھیں (امت کے غم میں) بہنے والی ہیں اور ان کے جھنڈے بلند ہیں۔ اے ابو سفیان! محمد کو جدا کر کے ہمارے پاس کوئی قابل فخر چیز نہیں رہ جاتی اور محمد کے زوال کے ساتھ ہماری کمر ٹوٹ جانے والی ہے۔ ابو سفیان نے کہا: اے ابو عبداللہ! ابن عبداللہ (محمد) کا اکرام کرو، وہ ہر مصحف شریف کا ورق ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ مہاجرین پر نشیں ہو گا۔ ابو سفیان بات کرتے جاتے اور زمین پر بھی اپنے ہاتھ مارتے اور کبھی اپنے پاؤں کو مارتے۔ پھر انہوں نے اونٹ عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی ذی کرامت اور فضیلت عثمان کے لیے اس سے بڑی ہوئی۔ اللہ کا حکم جس کے متعلق چاہے گا اللہ جو مقرر ہے گا۔ پھر ابو سفیان نے کھانے کی رکاب منگوائی جس میں کباب روغنی ڈالا ہوا تھا پھر دودھ منگوایا اور بولے: اے ابو عبداللہ! ابو عبداللہ عثمان نے فرمایا: میں اپنے پیچھے نبی اکرم ﷺ کی مدد پر چھوڑ کر آیا ہوں کہ یہاں بیٹھ کر کھا نہیں سکتا۔ پھر عثمان کو خبر ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھی کو خبر ہوئی ہے اے صحابہ! (لڑائی پر) میری بیعت کرو۔

ادھر ابو سفیان عثمان رضی اللہ عنہ کو بولے: اگر تم نے ہمارا کھانا کھا لیا تو ہم اونٹ اصلی حالت میں لوٹا دیں گے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابو سفیان کے پیش کردہ کھانے میں سے تھوڑا چکھ لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے اپنے صحابہ سے بیعت لینے کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ واپس ان کے پاس پہنچ گئے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (اپنے متعلق) ارشاد فرمایا: میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا ایسا نہیں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! تلوار تو صرف ذوالفقار ہے اور جوان صرف علی ہے۔ تم جانتے ہو؟ کیا یہ فرمان میرے علاوہ کسی اور کے لیے تھا؟ میں تم کو واسطہ خداوندی دیتا ہوں بتاؤ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام محمد ﷺ پر نازل ہوئے اور

فرمایا: اے محمد! اللہ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ آپ علی سے محبت کریں اور جو علی سے محبت کرے اس سے بھی محبت رکھیں۔ بے شک اللہ بھی علی سے محبت فرماتا ہے۔ اور ہر اس شخص سے محبت فرماتا ہے جو علی کو محبوب رکھتا ہے۔ تب لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جواباً یک آواز عرض کیا: ہاں اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا تو نور کے خیموں تک مجھے اوپر اٹھایا گیا پھر مجھے نور کے پردوں تک اوپر اٹھایا گیا۔ پھر اللہ نے نبی ﷺ کو کچھ چیزیں وحی فرمائیں۔ جب آپ واپس لوٹنے لگے تو پردوں کے پیچھے سے آپ کو آواز دی گئی: اے محمد! تیرا باپ ابراہیم علیہ السلام بہترین باپ ہے اور تیرا بھائی علی بہترین بھائی ہے۔ اے مہاجرین و انصار! تم جانتے ہو کہ یہ حقیقت ہے۔ یہ سن کر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہو جو آپ بیان فرمارہے ہیں تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ جانتے ہو کہ مسجد میں میرے سوا کوئی جنبی حالت میں داخل ہوتا تھا؟ لوگوں نے کہا: اللہ گواہ ہے نہیں۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ جب میں رسول اللہ کے دائیں طرف ہو کر قتال کرتا تھا تو ملائکہ آپ کے بائیں طرف ہو کر لڑتے تھے۔ لوگوں نے کہا: ہاں واللہ ایسا ہی ہے۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا تھا:

میرے لیے جیسے ہارون موسیٰ کے لیے۔ لیکن یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ حسن اور حسین کے درمیان بھائی چارہ کرتے تھے۔ چنانچہ دو مرتبہ فرماتے: یا حسن! تو فاطمہ کہتی: یا رسول اللہ! حسین اس سے چھوٹا ہے اور اس سے کمزور ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ فاطمہ کو فرماتے: کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ میں کہوں: جلدی اے حسن! اور جبریل کہے: جلدی اے حسین! یعنی اگر میں حسن کی زیادہ طرف داری کرتا ہوں تو جبریل حسین کی حمایت زیادہ کرتے ہیں یوں دونوں میں مساوات ہوگئی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی اور مخلوق کو ہماری ایسی فضیلت حاصل ہے کیا؟ ہم صبر کرنے والے ہیں کہ اللہ جو فیصلہ کرتا ہے وہ ہونے والا ہے۔ ابن عساکر

۱۴۲۴۳۔۔۔ عن زافر عن رجل عن الحارث بن محمد عن ابی الطفیل عامر بن واثلۃ، ابوالطفیل عامر بن واثلۃ سے مروی ہے کہ شوریٰ کے روز میں دروازے پر نگران تھا۔ اندر موجود (چھ) حضرات کے درمیان آوازیں بلند ہونا شروع ہو گئیں، میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کی اللہ کی قسم میں اس منصب کا ان سے زیادہ اہل تھا۔ اور ان سے زیادہ حقدار بھی تھا۔ لیکن پھر میں نے ان کی بات کو سن لیا اور اطاعت کر لی اس خوف سے کہ کہیں لوگ (اختلافات کے باعث) کفار نہ بن جائیں اور تلوار سے ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگیں پھر لوگوں نے عمر کی بیعت کر لی اور اللہ کی قسم میں ان سے زیادہ اس منصب کا اہل اور حقدار تھا، لیکن پھر بھی میں نے سنا اور اطاعت کی اس خوف سے کہ کہیں لوگ (اختلافات کے باعث) کفر کی طرف نہ لوٹنے لگیں اور ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگیں۔ پھر اب تم ارادہ کرتے ہو کہ عثمان کی بیعت کرو اب بھی میں سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔ عمر نے مجھے پانچ لوگوں کے ساتھ شامل کیا ہے میں ان کا چھٹا آدمی ہوں۔ انہوں نے ان پر میری کوئی فضیلت اور صلاحیت زیادہ محسوس نہیں کی۔ اور نہ تمہی پانچ افراد اس کو میرے لیے جانتے ہو اب ہم سب اس میں برابر ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں تو لوگوں سے بات کروں تو پھر کوئی عربی اور نہ عجمی، نہ ذمی اور نہ کوئی مشرک میری بیان کردہ صفات سے انکار کی گنجائش کر سکتا ہے۔ میں ایسا بھی کر سکتا ہوں اگر چاہوں، اب اے جماعت! میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے بھائی چارہ کیا ہو میرے سوا؟ لوگوں نے کہا: اللّٰھم لا، خدا جانتا ہے نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے جماعت! میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے جس کا چچا میرے چچا حمزہ جن کو رسول اللہ ﷺ نے اسد اللہ اور اسد رسول کہا یعنی اللہ اور اس کے رسول کا شیر جیسا ہو؟ لوگوں نے کہا: اللّٰھم لا۔ پھر فرمایا: کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس کا بھائی میرے بھائی جعفر جیسا ہو، جو ذوالجناحین تھے جو دو پروں کے ساتھ جنت میں مزین ہوں گے اور جنت میں ان کے ساتھ جہاں چاہیں گے اڑتے پھریں گے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی میری اولاد حسن و حسین جیسی اولاد رکھتا ہے، جو اہل جنت کے لوگوں کے سردار ہوں گے۔ لوگوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس کی بیوی میری بیوی فاطمہ جیسی ہو؟ جو بنت رسول اللہ ہے؟ لوگوں نے

مجھ سے بدرجہا بہتر ہے یعنی رسول اللہ ﷺ۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: تب میں نے جان لیا کہ جب آپ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ذکر کر دیا تو اب وہ ان کی اتباع میں ہرگز کسی کو خلیفہ منتخب کر کے نہیں جا سکتے۔ مسند احمد، مسلم، السنن للبیہقی

۱۴۳۳۵ ۔۔۔ عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ حذیفہ اور عثمان بن حنیف کے سامنے کھڑے تھے اور انھوں فرما رہے تھے:

لعلکما ان تکونا حملتما الارض مالا تطیق فقال عثمان: لو شئت لا ضعفت ارضی، وقال حذیفة: لقد حملت الارض امراً هی له مطیقة وما فیها کبیر فضل وقال: انظر امالدیکما ان تکونا حملتما الارض مالا تطیق

تم اس بات سے ڈر رہے ہو کہ کہیں تم کو دور کے سفر پر روانہ نہ کر دیا جائے جس کی تم میں سہارت نہ ہو۔ عثمان بولے: اگر میں چاہوں تو اپنی زمین سے آگے مزید سفر بھی کر سکتا ہوں۔ حذیفہ بولے: اگر مجھے دور دراز کے سفر پر بھیجا جائے تو میں اس پر جا سکتا ہوں اور اس میں کوئی بڑی فضیلت نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دیکھو لوگ اگر تم کو لمبے سفر پر بھیجا جائے تو تمہارے پاس کیا کچھ زادِ راہ ہے؟ واللہ اعلم بمرادہ الصحیح

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اگر اللہ پاک نے مجھے سلامت رکھا تو میں عراق کے فقیروں کو ایسا غنی کر دوں گا کہ وہ میرے بعد بھی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائیں گے۔ پھر بھی ان پر چوتھا دن نہ گذرا تھا کہ ان پر حملہ کر دیا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو صفوں کے درمیان کھڑے ہو جاتے تھے پھر ارشاد فرماتے: صفیں سیدھی کرلو۔ جب وہ صفیں سیدھی کر لیتے تو آگے بڑھ کر (مصلی پر جا کر) تکبیر کہہ دیتے۔ چنانچہ حملہ کے موقع پر جب آپ نے تکبیر کہہ دی (نماز کی نیت باندھ لی) تو اسی جگہ آپ پر خنجر کے وار کیے گئے۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں: میں نے اس وقت آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا قتلنی الکلب یا فرمایا اکلنی الکلب مجھے کتے نے قتل کر دیا یا فرمایا مجھے کتا کھا گیا۔ عمرو فرماتے ہیں یاد نہیں آپ نے ان میں سے کیا فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ان کو آگے کر دیا۔ جبکہ حملہ آور عجمی کافر بھاگ پڑا اس کے ہاتھ میں دو دھاری خنجر تھا وہ دائیں بائیں جس آدمی کے پاس سے گذرتا اس پر حملہ کرتا جاتا حتیٰ کہ اس نے تیرہ آدمیوں پر خنجر کے وار کیے جن میں سے نو افراد جاں بحق ہو گئے۔ یہ منظر دیکھ کر ایک مسلمان نے پکڑنے کے لیے اس پر چادر ڈال دی جس میں وہ الجھ گیا۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ پکڑا جا چکا ہے تو اس نے خود کو ذبح کر کے خودکشی کر لی۔ عمرو فرماتے ہیں: پھر ہم نے مختصر فجر کی نماز ادا کی۔ مسجد کے دور کے اطراف و جوانب والوں کو اس واقعہ کا پتہ نہ چل سکا۔ انہوں نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز نہ سنی تو دو مرتبہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہا۔ جب لوگ نماز پڑھ کر چلے گئے تو سب سے پہلے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: دیکھ کر آؤ مجھے قتل کرنے والا کون تھا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک چکر لگا کر آئے اور عرض کیا وہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کا (کافر) کاریگر غلام تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری موت ایسے شخص کے ہاتھ نہیں لکھی جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو۔ اللہ اس کو قتل کرے، میں نے تو اس کو بھلی بات کا کہا تھا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو مخاطب ہو کر فرمایا: تو اور تیرا باپ ہی پسند کرتے تھے کہ عجمی لوگ مدینے میں کثرت سے آئیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: اگر آپ چاہیں تو ہم (ان کو نکال سکتے ہیں اور) ایسا کر سکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب جبکہ وہ تمہاری بات کے ساتھ بات کرنے لگے ہیں، تمہاری نماز کے ساتھ نماز پڑھنے لگے ہیں اور تمہارے طریقوں پر چل پڑے ہیں۔

لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں (اللہ شفا دے گا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں نبیذ (مشروب) منگوایا اور پیا تو وہ آپ کے پیٹ کے زخم سے نکل گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دودھ منگوایا وہ پیا تو وہ بھی زخم کے راستے سے جوں کا توں نکل گیا۔ تب آپ کو یقین ہو گیا کہ موت سر پر آ گئی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو فرمایا: دیکھو! مجھ پر

رضی اللہ عنہ نے بھی اس کا جواب اثبات میں دیا تو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا ہاتھ پھیلاؤ اے عثمان! چنانچہ انہوں نے ہاتھ پھیلایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی بیعت کرلی اور دوسرے لوگوں نے بھی بیعت کرلی۔

ابن سعد، ابوعبید فی الاموال، ابن ابی شیبہ، البخاری، النسائی، ابن حبان، السنن للبیہقی، ابوداؤد

۱۴۲۴۶۔۔۔عمرو بن میمون اَودی سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آگیا تو انہوں نے فرمایا: میرے پاس علی، طلحہ، زبیر، عثمان، عبدالرحمن بن عوف اور سعد کو بلاؤ۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان میں سے صرف علی اور عثمان سے بات چیت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے علی! یہ لوگ تمہاری رسول اللہ ﷺ سے رشتے داری کو جانتے ہیں اور اللہ نے جو تم کو علم اور فقہ کی دولت بخشی ہے اس کو بھی جانتے ہیں اگر تم کو خلیفہ بنایا جائے تو تم اللہ سے ڈرتے رہنا اور بنی فلاں کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط نہ کردینا۔ جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عثمان! یہ لوگ تمہارے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دامادی کے رشتے کو اور تمہاری سن رسیدگی اور شرافت وفضیلت کو بھی خوب جانتے ہیں پس اگر تجھے اس منصب پر بٹھایا جائے تو اللہ سے ڈرنا اور بنی فلاں کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط نہ کرنا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس صہیب کو بلاؤ۔ پھر ان کو فرمایا: تم تین دنوں تک نماز پڑھاتے رہنا۔ جبکہ یہ لوگ (مذکورہ) چھ حضرات ایک گھر میں تنہا ہوجائیں اور پھر جس ایک شخص پر ان کی رائے متفق ہوجائے تو اس کی مخالفت کرنے والے کی گردن اڑادینا۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۴۲۴۷۔۔۔عیسیٰ بن طلحہ اور عروۃ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین دن تک تم کو صہیب نماز پڑھائیں گے۔ انہی دنوں کے اندر تم اپنی خلافت کا معاملہ کسی کو سپرد کردو تب تو ٹھیک ہے ورنہ تین دن سے زیادہ اس معاملہ کو خالی نہیں چھوڑا جاسکتا۔ مسدد، ابن ابی شیبہ

۱۴۲۴۸۔۔۔ابورافع سے مروی ہے کہ (مرض الموت میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، جبکہ ان کے پاس ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سعید رضی اللہ عنہ بن زید بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جان لو میں نے کلالہ (ایسا شخص جس کے اولاد ہو اور نہ والدین اور وہ مرجائے) کے بارے میں کچھ نہیں کہا اور میں نے اپنے بعد خلافت کے لیے کسی کو نہیں چنا۔ اور میری موت کو جو عربی غلام پائیں وہ اللہ کے مال میں سے آزاد ہیں (یعنی بیت المال کے عربی غلام) سعید بن زید نے عرض کیا: اگر آپ مسلمانوں میں سے کسی کے لیے خلافت کا اشارہ کردیں تو اچھا ہو کیونکہ لوگ آپ کو امانت دار سمجھتے ہیں جیسا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اور لوگ ان کو بھی امانت دار سمجھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے ساتھیوں میں اس منصب کی بری لالچ محسوس کی ہے اب میں اس امر خلافت کو ان چھ لوگوں میں چھوڑ دیتا ہوں جن سے رسول اللہ ﷺ اپنی وفات کے وقت خوش تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس وقت دو آدمیوں میں سے کوئی زندہ ہوتا تو میں اس منصب کو اس کے سپرد کردیتا کیونکہ مجھے ان پر پورا بھروسہ تھا: سالم جو ابوحذیفہ کے غلام تھے اور ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہم اجمعین۔ مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم

۱۴۲۴۹۔۔۔مسور بن مخرمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تندرست تھے اس وقت ان سے سوال کیا جاتا تھا کہ وہ اپنے بعد کے لیے کسی کو خلیفہ نامزد کرجائیں۔ مگر وہ انکار فرمادیتے۔ ایک دن منبر پر چڑھے اور چند کلمات ارشاد فرمائے فرمایا: اگر میں مرجاؤں تو تمہارا منصب ان چھ افراد کے درمیان رہے گا جن سے رسول اللہ ﷺ جدا ہوتے وقت راضی تھے۔ علی بن ابی طالب جن کی نظیر (ساتھی) زبیر بن العوام ہیں، عبدالرحمن بن عوف جن کی نظیر عثمان بن عفان ہیں اور طلحہ بن عبید اللہ جن کی نظیر سعد بن مالک ہیں۔ سنو! میں تم کو فیصلے کے وقت اللہ کے تقویٰ کی اور تقسیم کے وقت عدل وانصاف کی وصیت کرتا ہوں۔ ابن سعد

۱۴۲۵۰۔۔۔ابوجعفر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اصحاب شوریٰ۔ مذکورہ چھ افراد کو فرمایا: تم اپنے معاملے میں مشورہ کرنا، اگر سب دو دو میں بٹ جائیں تو دوبارہ مشاورت کرنا اور اگر دو اور چار میں بٹ جائیں تو زیادہ تعداد والی جماعت کو لینا۔ ابن سعد

۱۴۲۵۱۔۔۔حضرت اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تین تین افراد کی رائے متفق ہوجائے تو تم لوگ عبدالرحمن بن عوف والی طرف کی اتباع کرنا۔ سننا اور اطاعت کرنا۔ ابن سعد

اللہ عنہ نے فرمایا میری زندگی کی قسم! تم ان کو خلیفہ بنانے والے نہیں ہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم ان کو خلیفہ بنا دو تو وہ تم کو حق پر قائم رہنے کا خواہ تم کو نا گوار ہی کیوں نہ گذرے۔ تب ولید بن عقبہ جو عثمان بن عفان کا ماں شریک بھائی تھا نے کہا: ہم جان گئے آپ کے بعد کون خلیفہ بنے گا، یہ کہہ کر وہ بیٹھ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون؟ الولید بولا عثمان بن عفان۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عثمان تمہیں محبت کرتے ہیں مال سے اور ان کی تنگی اپنے گھر والوں کے لیے ہی ہوتی ہے۔ ابن زنجویہ

١٤٢٥٩ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہا گیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ میں تھے: اے امیر المؤمنین! آپ کے بعد خلیفہ کون بنے گا؟ فرمایا عثمان بن عفان۔ خیثمۃ الطرابلسی فی فضائل الصحابۃ

فائدہ:... آپ کی بات مبنی پیشین گوئی تھی جو آپ نے دیدہ ور مومن سے فرمائی تھی۔ نہ کہ وصیت ارشاد کی۔

١٤٢٦٠ عبدالرحمن بن عبدالقاری سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور انصار کا ایک آدمی دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی جا کر ان کے پاس بیٹھ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نہیں چاہتے ایسے شخص کو جو ہماری بات دوسروں تک پہنچائے۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ تو ان کے ساتھ اور ان کے ساتھ بیٹھتا ہے اور ہماری باتیں پہنچاتا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انصاری شخص کو فرمایا: تم لوگوں کو کیا کہتے دیکھتے ہو کہ میرے بعد کون خلیفہ بنے گا؟ انصاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا کئی مہاجرین آدمیوں کے نام گنوائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کو ابوالحسن (علی رضی اللہ عنہ) سے کیا پریشانی ہے؟ اللہ کی قسم! وہ ان میں سب سے زیادہ حق دار ہے اگر وہ ان پر خلیفہ بنا تو ضرور ان کو حق پر سیدھا کرے گا۔ الادب المفرد للبخاری

١٤٢٦١ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا مجھ سے تین باتیں یاد کرلو: امارت، خلافت شوریٰ سے ہوگی، اور عرب کے غلاموں کے فدیے میں ہر غلام کے بدلے ایک ہی غلام ہے جبکہ (اپنی) باندی کے بیٹے کے بدلے دو غلام ہیں۔ راوی کہتے ہیں ابن طاؤس نے تیسری بات چھپالی۔ ابن عمیر، مسدد، الورق، ابو عبید فی الاموال

١٤٢٦٢ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک آپ نے ایسا گہرا سانس لیا جیسے مجھے شاید آپ کی پسلیاں چٹخ گئی ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ سانس تو کسی غم نے ہی نکالا ہے، فرمایا: اللہ کی قسم! غم ہی تو ہے۔ مجھے نہیں معلوم ہو رہا کہ اپنے بعد یہ منصب خلافت کس کو سونپ کر جاؤں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: شاید تو اپنے ساتھی کو اس کا اہل سمجھتا ہے۔ میں نے عرض کیا: وہ تو واقعی اس کا اہل ہے۔ اس کی سابقیت فی الاسلام اور فضیلت کی وجہ سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ویسا ہی ہے جیسا تم نے کہا لیکن اس آدمی میں کچھ مزاح (دل لگی کی عادت) ہے۔ میں نے پوچھا: پھر آپ کا طلحہ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ ایسا آدمی ہے جس میں کچھ بڑائی ہے، جب سے اس کی انگلی کو (جنگ میں) نقصان پہنچا ہے۔ میں نے پوچھا: پھر آپ زبیر کو کیسا سمجھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ان میں کچھ درشتی اور سختی ہے۔ ایک صاع پر وہ بقیع میں جھگڑا مارتے ہیں اور اگر ان کو ان کا ایک مد صاع دینے سے انکار کر دیا جائے تو وہ تلوار اٹھا لیتے ہیں۔ میں نے پوچھا: پھر سعد کیا ہوئے؟ فرمایا: وہ تو شہسواروں کے شہسوار ہیں۔ میں نے پوچھا: پھر آپ سے عبدالرحمن کہاں رہ گئے؟ ارشاد فرمایا: بہترین آدمی ہیں، لیکن تم نے ان کے بڑھاپے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ میں نے پوچھا: پھر عثمان بن عفان کہاں گئے؟ ارشاد فرمایا: وہ اپنے رشتہ داروں کے متعلق ہو گئے ہیں اللہ کی قسم! اگر میں نے ان کو والی بنایا تو وہ بنی ابی معیط کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط کر دیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر میں نے ان کو والی بنایا تو وہ ضرور ایسا کریں گے اور اگر وہ ایسا کریں گے تو عرب ضرور ان کو قتل کر دیں گے۔ یہ منصب تو صرف ایسے شخص کو زیبا ہے جو شدید ہو لیکن سختی سے کام نہ لے، نرمی سے کام لے لیکن کمزوری نہ ہو، سخی ہو لیکن اسراف نہ کرے، مال روکنے والا ہو لیکن بخل نہ کرے۔ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے تھے یہ تمام صفات صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں جمع ہوئی تھیں۔

ابو عبید فی الغریب، الخطیب فی رواۃ مالک

١٤٢٦٣ ابو العجفاء السلمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہا گیا امیر المؤمنین! اگر آپ ولی عہد منتخب کر جاتے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ابوعبیدۃ بن الجراح کو پالیتا تو ان کو والی بنادیتا پھر میں اپنے پروردگار کے پاس جاتا اور پروردگار مجھ سے پوچھتا کہ تم نے امت محمد پر کس کو خلیفہ بنایا؟ تو میں عرض کرتا کہ میں نے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدۃ بن الجراح ہے۔ اگر میں معاذ بن جبل کو پالیتا تو ان کو والی بنادیتا پھر میں اپنے رب کے پاس جاتا اور رب مجھ سے پوچھتا کہ امت محمد پر کس کو خلیفہ بنا کر آئے ہو؟ تو میں عرض کرتا: میں نے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ سے سنا ہے معاذ علماء کے درمیان سب سے اونچے مقام پر آئیں گے۔ اور اگر میں خالد بن الولید کو پالیتا تو ان کو والی بنادیتا پھر میں اپنے رب کے پاس جاتا اور رب مجھ سے پوچھتا کہ تم امت محمد پر کس کو خلیفہ بنا کر آئے ہو تو میں عرض کرتا کہ میں نے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ سے خالد بن الولید کے متعلق ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جو اللہ پاک نے مشرکین پر سونت لی ہے۔

ابونعیم، ابن عساکر

کلام: ...... ابو العجفاء مجہول نامعلوم راوی ہے معلوم نہیں وہ کون ہے نیز یہ حدیث محل کلام ہے۔

١٤٢٦٤ مسور بن مخرمۃ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف کو بلایا اور فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میں تم سے ایک معاہدہ کروں۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ٹھیک ہے، یا امیر المؤمنین! اگر آپ مجھے اشارہ کریں گے تو میں قبول کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارا کیا ارادہ ہے؟ عبدالرحمن نے عرض کیا: میں آپ سے پوچھتا ہوں خدارا کیا آپ مجھے بتانا پسند کریں گے (کہ کس کو خلیفہ بنایا جارہا ہے؟) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ حضرت عبدالرحمن نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں اس مسئلے میں ہرگز داخل نہیں ہوں گا۔ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے بتائیے؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: واللہ! میں اس میں ہرگز داخل نہیں ہوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم مجھے چپ رہنے کا عہد دو جب تک کہ میں ان لوگوں سے عہد نہ کروں جن سے نبی اکرم ﷺ بوقت وفات راضی ہو کر گئے ہیں۔ تم مجھے علی، عثمان، زبیر اور سعد کو بلادو۔ نیز فرمایا اور اپنے بھائی طلحہ کا انتظار کرنا اگر وہ (سفر سے) آجائے تو ان کو شامل کر لینا ورنہ اپنا کام پورا کر لینا۔ ابن جریر

١٤٢٦٥ اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہونے کے بعد ان کو ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر نے ان کو عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ پر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر آپ غور و فکر کر کے لوگوں پر کوئی آدمی امیر مقرر کر جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بٹھادو۔ پھر فرمایا تم نے اپنے مویشیوں کے ساتھ کس کو امیر بنایا ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم کسی کو امیر بناتے ہو تو وہ تمہارے گرد ہوتا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ عبداللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تیری ماں تجھے روئے کیا تو دیکھتا ہے بچہ بچے کے ساتھ پرورش پاتا ہے یا بڑے کے ساتھ پرورش پاتا ہے۔ یقیناً وہ بچوں کے درمیان ہی پرورش پاتا ہے یا وہ اپنے پیدا کرنے والے کو جانتا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں امیر المؤمنین! فرمایا: پھر جب اللہ مجھ سے سوال کرے گا کہ میں لوگوں پر کس کو امیر بنا کر آیا ہوں تو میں اس کو جس کی کا نام لوں گا میں اس کے متعلق جانتا ہوں گا جو جانتا ہوں گا۔ پھر میں کسی کو کیسے امیر بنا سکتا ہوں جب میں اس کے متعلق پوری طرح مطمئن نہیں ہوں؟ ایسے نہیں ہو سکتا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں یہ منصب واپس اسی طرف واپس کر جاؤں گا جس نے پہلے مجھے سونپا تھا۔ یعنی میں اللہ کے حوالے اس کو کر جاؤں گا میری تو خواہش ہے کہ اس پر مجھ سے بعد میں آنے اور جو اللہ نے مجھے خدمات کرنے کا موقع عنایت کیا ہے ان میں کچھ کمی نہ کرے بلکہ مزید ترقی کرے۔ ابن عساکر

١٤٢٦٦ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت کی۔ میں آپ رضی اللہ عنہ سے بہت ڈرتا اور آپ کی تعظیم کرنے والا رہتا تھا۔ ایک دن میں آپ کے گھر میں داخل ہوا آپ تنہا تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایسی آہ بھری کہ مجھے شاید آپ کی روح نکل گئی ہے۔ لیکن پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور غم زدہ ہو کر لمبا سانس بھرا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: آخر میں نے پوچھنے کی ہمت کی اور عزم کر لیا کہ اللہ کی قسم آج میں آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھ کر رہوں گا۔ چنانچہ میں

نے آپ کو عرض کیا: اللہ کی قسم! اے امیر المؤمنین! یہ دکھ بھرے سانس آپ کو کس غم کی وجہ سے نکل رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! واقعی ایک غم ہے اور شدید غم ہے۔ میں امر یعنی امر خلافت کو رکھنے کی کوئی جگہ نہیں پا رہا ہوں (کہ کس کے ذمے اس منصب کو تفویض کروں) پھر خود ہی ارشاد فرمایا: شاید تو کہے کہ تیرا ساتھی اس کا اہل ہے یعنی علی رضی اللہ عنہ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین کیا وہ اس کا اہل نہیں ہے؟ اس نے ہجرت کی ہے، اس کو نبی کی صحبت حاصل ہے، نبی کی قرابت اور رشتہ داری حاصل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسا ہی ہے جو تو نے ذکر کیا لیکن اس میں کچھ مزاح کی طبیعت ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: زبیر۔ ارشاد فرمایا: وہ درشت خو سخت گیر آدمی ہیں، ایک صاع کے لیے بھی بقیع میں لڑنے جا سکتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: طلحہ۔ ارشاد فرمایا: اس میں بڑائی ہے، جب سے اس کے ہاتھ کو نقصان پہنچا ہے میں نہیں سمجھتا کہ اللہ اس کو خیر دے گا اور وہ اس میں باقی رہے گا۔ میں نے عرض کیا: پھر سعد! ارشاد فرمایا: وہ لوگوں کے سامنے آ سکتا ہے اور اچھا قتال کر سکتا ہے لیکن وہ اس منصب کا بار اٹھانے کا اہل نہیں۔ میں نے عرض کیا: عبدالرحمن بن عوف۔ ارشاد فرمایا: بہترین آدمی ہیں وہ جن کا تم نے نام لیا ہے لیکن اب وہ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے عثمان کا نام دانستہ پیچھے کر دیا تھا کیونکہ وہ اکثر نماز میں مشغول رہتے ہیں اور قریش کے نزدیک محبوب ہیں۔ چنانچہ میں نے آخر میں عرض کیا: عثمان۔ ارشاد فرمایا: وہ نرم دل آدمی ہیں، اپنے رشتے داروں کی بہت تکلیف اٹھاتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مزید ارشاد فرمایا: اگر میں نے ان کو۔ یعنی عثمان کو خلیفہ بنا دیا تو وہ تمام کے تمام بنی امیہ کو سرکاری مناصب پر فائز کر دیں گے اور بنی ابی معیط کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط کر دیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر میں نے ایسا کیا تو وہ بھی ضرور ایسا کریں گے اور پھر عرب ضرور اس پر ہجوم کر کے اس کو قتل کر دیں گے اللہ کی قسم اگر میں نے ایسا کیا۔ کہ ان کو خلیفہ بنا دیا تو وہ بھی ضرور ایسا کریں گے۔ کہ اپنے اعزہ واقارب کو حکومت کے مناصب تفویض کریں گے اور پھر عرب بھی ضرور ایسا کریں گے۔ کہ ان کو قتل کر دیں گے یہ منصب تو صرف وہی اٹھا سکتا ہے جو کمزوری کے بغیر نرم مزاج ہو، طاقت ور کے باوجود سختی نہ کرے، فضول خرچی سے اجتناب کرتے ہوئے سخاوت اپنائے، بخل نہ کرے لیکن مال کو روکنے کی صلاحیت رکھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اس امر (خلافت) کی طاقت نہیں رکھتا مگر ایسا شخص جو نرمی و مدارات نہ کرے، کسی کو نقصان نہ پہنچائے، لالچوں کے پیچھے نہ پڑے اور اللہ کے اس امر۔ خلافت کی وہی شخص طاقت رکھتا ہے جو اپنی زبان کے ساتھ کلام نہ کرے، اس کا عزم نہ ٹوٹے اور حق کی حمایت میں اپنی جماعت کے خلاف بھی فیصلہ کرے۔ ابن عساکر

۱۴۲۹۷ ... عمرو بن الحارث الحمصی، عبدالملک بن مروان سے اور وہ ابو بحریۃ الکندی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، زبیر بن العوام، طلحہ بن عبیداللہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنے دل میں میرے بعد حکومت کی آس باندھے بیٹھا ہے۔ حاضرین خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: تم میں سے ہر ایک میرے بعد حکومت کی آس لگائے بیٹھا ہے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، ہم میں سے ہر ایک تمہارے بعد حکومت کی آس لگائے بیٹھا ہے اور وہ اس کا اہل بھی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تم کو تمہارا حال نہ بتاؤں؟ حاضرین چپ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو تمہارا حال نہ بتاؤں؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیان کر ہی دیں کیونکہ اگر ہم چپ رہیں گے پھر بھی آپ بیان کرنے سے رکیں گے نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے زبیر بہر حال تیرا تو یہ حال ہے کہ غصہ میں کافر بن جاتا ہے، خوشی میں مؤمن ہوتا ہے۔ ایک دن تو شیطان ہوتا ہے اور ایک دن انسان۔ تیرا کیا خیال ہے جس دن تو شیطان ہوتا ہے اس دن خلیفہ کون بنے گا؟ اور اے طلحہ! رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو وہ تجھ پر سرزنش کرتے ہوئے گئے۔ اور اے عبدالرحمن! تیرے پاس جو خیر (خلافت) آئے تو اس کا اہل ہے۔ اے علی! تو صاحب الرائے آدمی ہے لیکن تیری ذات میں مزاح کی طبیعت ہے۔ اور تم میں ایک ایسا شخص ہے جس کا ایمان اگر لشکروں میں سے کسی بھی لشکر میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ ان سب کو کافی ہو جائے گا یعنی عثمان بن عفان۔ اور اے سعد! تو صاحب مال ہے۔ ابن عساکر

کلام: مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت کا راوی مجہول الصفات شخص ہے (معلوم نہیں کہ اس کی روایت قابل سند ہے یا نہیں) جبکہ دوسری روایات اس کی ترجیح کا تقاضا نہیں کرتیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ بات مستند اور محفوظ ہے کہ ان کے نزدیک رسول اللہ ﷺ انتقال کے وقت مذکورہ چھ افراد سے بالکل راضی اور خوش تھے۔ جبکہ روایت مذکورہ میں اس امر کی مخالفت ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تواضع

١٤٢٦٨ محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے بیٹے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اہل شوریٰ میں شامل کیا تھا۔ ایک آدمی نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا یا امیر المؤمنین! آپ عبداللہ بن عمر کو خلیفہ بنا دیں وہ رسول اللہ ﷺ کا صحابی، مہاجرین اولین میں شامل اور امیر المؤمنین کے بیٹے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا کروں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ہم اس منصب پر پہنچ سکتے تھے لیکن ہم آل عمر کے لیے یہی کافی ہے کہ ہمیں اس کا فائدہ ملے اور نہ اس کا وبال ہماری گردنوں پر پڑے۔ ابن النجار

١٤٢٦٩ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خیبر میں تھے۔ جب وہ واپس تشریف لائے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو پیغام بھیج کر بلوایا اور اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا: اما بعد! میرے تم پر حقوق ہیں، اسلام کا حق، بھائی چارے کا حق کیونکہ تجھے معلوم ہے جب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے درمیان مواخات قائم کی تھی تو میرے اور تمہارے درمیان مواخات قائم کی تھی نیز میرا تم پر قرابت کا حق ہے، ہم زاد ہونے کا حق ہے اور جو تم نے اپنی گردن میں عہد و میثاق ڈالا ہے۔ یعنی میری خلافت پر بیعت کی ہے اس کا حق ہے۔ العدنی فی مسندہ، ابن عساکر

١٤٢٧٠ ابن ابی الدنیا، بیہقی شعب الایمان حارثہ بن مضرب کی سند سے مطرف سے روایت منقول ہے، مطرف کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امارت میں حج کیا تو لوگوں کو اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھیں گے۔

١٤٢٧١ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو ہمارے نزدیک عادل، پسندیدہ اور راضی بالقضاء ہے تو لوگوں سے کیا سنتا ہے؟ ابن عساکر

١٤٢٧٢ محمد بن جبیر اپنے والد سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر عبدالرحمن بن عوف اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار دیں (یعنی اپنی بیعت کر لیں) تو تم لوگ فوراً ان کی بیعت کر لینا۔ ابن عساکر

١٤٢٧٣ حضرت اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عبدالرحمن بن عوف جس کی بیعت کر لیں تم سب اس کی بیعت کر لینا اور جو انکار کرے اس کی گردن اڑا دینا۔ ابن عساکر

١٤٢٧٤ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ کے پاس ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ آپ ﷺ ان کے ساتھ یکسو ہو کر مصروف گفتگو تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا مگر آپ نے مجھے جواب نہیں دیا۔ میں کھڑا ہو کر انتظار کرتا رہا کہ ان سے فارغ ہوں اور مجھ سے ہوں۔ مجھے ڈر تھا کہ کہیں میں ان کی گفتگو میں مخل انداز نہ ہو جاؤں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ طویل سرگوشی فرمائی، پھر وہ نکل کر چلے گئے پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرگوشی فرمائی اور وہ بھی نکل کر چلے گئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرگوشی کی اور وہ بھی نکل کر چلے گئے۔ پھر میں حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہوا اور استفسار کرتا ہوا آپ سے معذرت کرنے لگا۔ میں نے عرض کیا میں نے آپ کو سلام کیا تھا مگر آپ نے جواب نہیں دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے مجھے ان لوگوں نے مشغول کر رکھا تھا۔ میں نے عرض کیا کس چیز میں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ابوبکر کو بتایا تھا کہ وہ میرے بعد (امیر) ہوں گے اور میں نے ان کو تلقین کی تھی کہ دیکھ لیں کہ کیسے اس کو نبھاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ مجھے قوت دے گا، میرے لیے اللہ سے دعا کردیں۔ وہ میں نے

مروی ہے اور اللہ تعالیٰ ان پر مدد کرے گا۔ پھر میں نے عمر کو یہی بات کہی (کہ ان کے بعد وہ امیر ہوں گے) انہوں نے کہا اللہ کی قوت کے بغیر کچھ ممکن نہیں، مجھے اللہ ہی کافی ہے اور اللہ ہی اس کا کافی ہے۔ پھر میں نے عثمان کو اسی طرح کہا (کہ میرے بعد تم امیر ہو گے) اور تم قتل بھی کیے جاؤ گے انہوں نے جواب دیا اللہ ہی کے ساتھ قوت ہے، آپ میرے لیے شہادت کی دعا کر دیں۔ میں نے ان کو کہا: اگر تم صبر کرو گے اور پریشانی کا اظہار نہیں کرو گے تب۔ انہوں نے کہا میں صبر کروں گا اور اللہ نے ان کے لیے جنت واجب کر دی ہے اور وہ شہید ہوں گے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ جب آپ کی خلافت آئی تو ہم نے ان کو خلافت کی بلندی تک لے جانے میں کوئی کوتاہی نہیں برتی۔

مصنف، ابن عساکر

۱۴۲۷۵ حکیم بن جبیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیعت عثمان کے موقع پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہم نے خلافت کے لیے بہترین شخص کو اس کے منصب پر فائز کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں برتی۔ ابن ابی شیبہ

۱۴۲۷۶ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ چنا گیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے باقی رہ جانے والوں میں سے سب سے بہترین انسان کو خلیفہ بنایا ہے اور ہم نے (حق میں) کوئی کوتاہی نہیں کی۔ ابن جریر

۱۴۲۷۷ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) ابو سوقی الکوفی سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کو ایک چیز کے بارے میں لکھا جس میں انہوں نے آپ کو بزدل کہا تو۔

میں میزان (ترازو) نہیں ہوں میں جھکاؤ کا نہیں۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر

۱۴۲۷۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، عبدالرحمن بن عوف، زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اجمعین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے جبکہ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ ارض السراۃ (حبشہ) سرزمین گئے ہوئے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آنے والوں پر ایک گہری نظر ڈالی پھر ارشاد فرمایا:

میں نے تمہارے بیٹوں کو معاملہ (خلافت) پر دیکھا لیکن لوگوں کا کوئی اختلاف نہیں پایا اس لیے کہ خلافت تم میں سے کسی ایک میں ہوگی اگر اختلاف ہے تو وہ تمہاری طرف سے ہوگا۔ خلافت چھ میں سے کسی ایک کے پاس جائے گی۔ عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، عبدالرحمن بن عوف، زبیر بن العوام، طلحہ اور سعد۔ لیکن تمہاری قوم تم تین میں سے کسی ایک کو خلیفہ بنائے گی۔ اے عثمان اگر تو خلیفہ بنے تو آل ابی معیط کو لوگوں کی گردنوں پر مت بٹھانا۔ اے عبدالرحمن! اگر تو لوگوں پر خلیفہ بنے تو اپنے رشتہ داروں کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط نہ کر دینا اور اے علی! اگر تو لوگوں پر خلیفہ بنے تو بنی ہاشم کو لوگوں پر مسلط نہ کرنا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے صہیب کو طلب ہو کر ارشاد فرمایا: اٹھو اور جا کر مشاورت کرو اور کسی کو اپنے لیے خلیفہ بنالو۔ چنانچہ وہ اٹھ کر مشاورت کے لیے چلے گئے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے عثمان نے ایک دو دفعہ بلایا تا کہ مجھے بھی خلافت کے امر میں شامل کریں حالانکہ (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرا نام نہیں لیا تھا اور اللہ کی قسم مجھے بھی بالکل یہ محبت نہیں کہ میں ان کے ساتھ شامل ہو جاؤں۔ کیونکہ مجھے اپنے والد کے فرمان کی وجہ سے علم ہو گیا تھا خلافت انہی میں سے کسی کے لیے ہوگی۔ میرے باپ نے اللہ کی قسم جب بھی کسی معاملے کے متعلق ہونٹ ہلائے وہ حقیقت کا روپ دھار گیا ہے۔ لیکن جب عثمان نے مجھے بار بار بلایا تو میں نے کہا: تم لوگ عقل کیوں نہیں کرتے؟ تم امیر بننے چلے ہو جبکہ ابھی امیر المومنین زندہ ہیں۔ اللہ کی قسم! گویا میں نے یہ کہہ کر عمر رضی اللہ عنہ کو نیند سے اٹھا دیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کو فرمایا: تم لوگ ذرا ٹھہر جاؤ، جب میرے ساتھ (موت کا) حادثہ ہو جائے تب تین دن تک صہیب لوگوں کو نماز پڑھائے گا پھر تم تیسرے دن تک لوگوں کے معززین اور لشکروں کے امراء کو اکٹھا کر لینا اور سب کے رو برو اپنے میں سے کسی کو امیر بنا لینا۔ جو بغیر مشورہ کے خود امیر بن جائے اس کی گردن اڑا دینا۔ ابن عساکر

بیعت کرنے کے لیے یوں ٹوٹ پڑے جس طرح پیاسے اونٹ حوض پر امنڈ پڑتے ہیں اور بولنے لگے: ہم آپ کی بیعت کریں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ تم طلحہ اور زبیر کو اپنا امیر بنالو۔ لوگوں نے کہا: آپ ہمارے ساتھ چلئے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کی جماعت کے ساتھ نکلے۔ محمد بن الحنفیہ فرزند ابن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ حتیٰ کہ ہم طلحہ بن عبید اللہ کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا: یہ لوگ میری بیعت کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں جبکہ مجھے ان کی بیعت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لہٰذا آپ اپنا ہاتھ کشادہ کیجئے، میں آپ کی بیعت کرتا ہوں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کو کہا: آپ مجھ سے زیادہ اس کے حقدار ہیں، نیز آپ سابق (فی الاسلام) اور حضور کی قرابت داری رکھتے ہیں۔ جبکہ یہ ساتھ آنے والے لوگ بھی آپ کی بیعت کے لیے جمع ہوئے ہیں جو مجھ سے ہٹ گئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا: مجھے خوف ہے کہ کہیں تم میری بیعت نہ توڑ دو اور مجھ سے دھوکہ نہ کرو۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ مجھ سے ہرگز خوف نہ کریں۔ اللہ کی قسم! آپ میری طرف سے بھی کسی ناگوار بات کو محسوس نہ کریں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تمہاری اس بات پر کفیل (نگران) ہے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ مجھ پر اس بات کا کفیل ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو بھی وہی بات کی جو طلحہ کو کی تھی۔ اور انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو طلحہ نے دیا تھا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کی کا بھن اونٹنیاں اور بیت المال کی چابیاں لے رکھی تھیں اور لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے تھے ابھی بیعت نہ کی تھی کہ چند سوار یہ خبر لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سرف مقام پر گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں دیکھ رہی ہوں کہ طلحہ کی انگلی دھوکہ کے ارادے سے بیعت کر رہی ہے۔ ابن الحنفیہ کہتے ہیں: جب لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: یہ آدمی۔ عثمان تو قتل ہو گیا ہے، جبکہ لوگوں کے لیے کوئی امام ہونا لازمی ہے۔ اور ہم اس منصب کا آپ سے زیادہ حقدار کسی کو نہیں سمجھتے، نہ آپ سے پہلے کوئی اسلام قبول کرنے والا ہے اور نہ آپ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی قریبی رشتے دار ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے امیر نہ بناؤ بلکہ میں تمہارے لیے وزیر بنا رہا ہوں یہ امیر بننے سے زیادہ بہتر ہے۔ لوگوں نے اصرار کیا اور بولے کہ اللہ کی قسم! ہم ہرگز ایسا نہیں کر سکتے ہم آپ کی بیعت کر کے رہیں گے۔ پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کے لیے ٹوٹ پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ حال دیکھا تو ارشاد فرمایا: پھر میری بیعت یوں تنہائی میں نہیں ہو سکتی بلکہ یہ بیعت مسجد میں بالکل سرعام ہوگی۔ چنانچہ پھر منادی کو حکم دیا اس نے مسجد میں ندا لگادی اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف نکلے آپ کے ساتھ دوسرے لوگ بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے، اللہ کی حمد وثنا کی پھر ارشاد فرمایا:

ایک حق ہے اور ایک باطل۔ اور ہر ایک کے ماننے والے ہیں۔ اگر باطل زیادہ ہو جائے تو وہ ترقی کر جاتا ہے اپنی کوشش کے ساتھ۔ اگرچہ حق بھی کم ہوتا ہے لیکن بسا اوقات کوئی چیز جاتی ہوئی واپس مڑ جاتی ہے اگر تمہارا معاملہ تم کو واپس مل گیا ہے تو تم سعادت مند ہو۔ مگر مجھے خوف ہے کہ کہیں تم پر فترت کا زمانہ نہ آجائے۔ کہ کوئی بھی امیر تم پر امارت نہ کرے مجھ پر تو صرف محنت اور کوشش ہے۔ (تمہاری خیر خواہی کے لیے)۔

دو آدمی سبقت لے گئے اور تیسرا کھڑا ہو گیا، چھٹا ان کے دو کے ساتھ نہیں ہے۔ مقرب فرشتہ اور اللہ نے جس سے میثاق لی بصدیق نجات پا گیا، ساعی (کوشش کنندہ) مجتہد (محنت کرنے والا) ہے اور طالب پیچھے کے نقش قدم پر چلنا چاہتا ہے۔ واللہ اعلم بمرادہ الصحیح

جس نے دعویٰ کیا وہ ہلاک ہو گیا، جس نے بہتان باندھا وہ خائب وخاسر ہوا دائیں اور بائیں گمراہ ہیں، درمیانی راہ جادۂ حق ہے۔ کتاب وسنت میں اس کی تعلیم ہے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو کوڑے اور تلوار کے ساتھ ادب سکھایا اس میں کسی کو نرمی کی گنجائش نہیں، اپنے گھروں میں پردہ داری کے ساتھ رہو اپنے درمیان صلح رکھو ایک دوسرے کا حق دو، جس نے حق سے دشمنی کے لیے تلوار نکالی وہ ہلاک ہوا تو بہ تمہارے پیچھے

اپنے لیے دو سو دینار لے لو۔ یہ وظیفہ بدری مہاجرین اور انصار صحابہ کا وظیفہ ہے۔ تمہارے دوسرے ہم عصر لوگوں میں سے کسی کو وظیفہ کی یہ مقدار نہیں پہنچی۔ کیونکہ تم مسلمانوں کے گورنروں میں سے ہو اس وجہ سے میں نے تم کو سب سے اوپر رکھا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ ایک اہم کام تمہارے ذمے لازم ہے۔ تم خراج کو پورا پورا حاصل کرو لیکن حق کے ساتھ لو۔ پھر جمع کرنے کے بعد اس کو روک لو اور پھر اس میں سے مسلمانوں کے عطیے اور دوسرے اہم مصارف ادا کرو جن کے بغیر چارہ کار نہیں۔ پھر جو بچ جائے وہ میرے پاس (دار الخلافہ) بھیج دو۔ جان رکھو کہ تمہاری اطراف کی سرزمین مصر میں خمس نہیں ہے۔ کیونکہ یہ (تلوار کی بجائے) صلح کے ساتھ فتح ہوئی ہے۔ اور اس میں مسلمانوں کے لیے مال غنیمت نہیں ہے۔ پہلے تم اس مال میں سے سرحدوں کی حفاظت میں خرچ کرو گے اور سپاہیوں کے وظیفے دو گے اس کے بعد بچنے والے مال میں سے اللہ کے بتائے ہوئے مصارف میں خرچ کرو گے۔ فقیر، مسکین وغیرہ اور اے عمرو! جان لو کہ اللہ پاک تم کو دیکھ رہا ہے اور تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے۔ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

واجعلنا للمتقین اماما

اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا (سربراہ) بنا۔

یعنی تم وہ ایسا ہونا چاہیے کہ جس کی پیروی کی جائے۔ نیز یاد رکھنا تمہارے ساتھ ذمی (غیر مسلم معاہدہ میں شامل) لوگ بھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو خیر خواہی کی وصیت کی اور قبطیوں کے ساتھ خیر خواہی کی تاکید کی ہے۔ اور یہی ذمی قبطی بھی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

قبطیوں کے ساتھ خیر خواہی برتو بے شک ان کا ذمہ (حفاظت و پاسداری) ہے اور رحم کا تعلق ہے کیونکہ ام اسماعیل انہی میں سے تھیں۔ نیز رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

جس نے کسی معاہدہ (ذمی) پر ظلم کیا یا اس کو طاقت سے اوپر بوجھ لادا میں قیامت کے دن اس کا خصم (دشمن) ہوں گا۔

اے عمرو! اس ڈرتے رہنا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ تمہارے خصم نہ بن جائیں بے شک وہ جس کے خصم ہوں گے اس پر غالب آئیں گے۔ اللہ کی قسم! اے عمرو! مجھے اس امت کی حکمرانی کے ساتھ آزمائش و مصیبت میں ڈال دیا گیا ہے۔ میں اپنے آپ کو کمزور محسوس کرتا ہوں، میری رعیت بکھر چکی ہے اور میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں۔ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس حال میں اپنے پاس اٹھالے کہ میں کوتاہی کرنے والا شمار نہ کیا جاؤں۔ کیونکہ اللہ کی قسم! مجھے سخت ڈر اور خوف لاحق ہے کہ اگر تیری عمل داری کے دور دراز گوشے میں بھی کہیں اگر کوئی اونٹ ضائع ہو کر ہلاک ہو گیا تو مجھ سے قیامت کے دن اس کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا۔ ابن سعد

۱۴۳۰۵۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی آدمی کو محبت یا رشتہ داری کی وجہ سے کوئی منصب تفویض کیا اور صرف یہی بات مد نظر رکھی تو بے شک اس نے اللہ سے اس کے رسول سے اور مؤمنین سے خیانت برتی۔ فی المدارۃ

فائدہ:۔۔۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اس روایت کی تخریج کرنے والے کا نام معلوم نہیں۔ مگر یہ کہ یہ کسی قدیم کتاب میں سے لی گئی ہے جس میں ابوبکر سے کثیر روایات منقول ہیں۔

۱۴۳۰۶۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی فاجر (بدکار) کو سرکاری منصب تفویض کیا حالانکہ اس کو اس کے فاجر ہونے کا علم ہے تو وہ خود بھی اس کے مثل ہے۔ فی المدارۃ

۱۴۳۰۷۔۔۔ فضل بن عمیرۃ سے مروی ہے کہ احنف بن قیس ایک عراقی وفد کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ وہ دن انتہائی سخت گرمی کا دن تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (دھوپ میں) ایک محنت مزدوری والی عبا پہنے ہوئے صدقے کے ایک اونٹ کو تیل مل رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احنف بن قیس کو فرمایا: اے احنف! اپنے کپڑے بدل لو اور آجاؤ، آکر امیر المؤمنین کی مدد کرو اس اونٹ کی خدمت کرنے میں۔ یہ اونٹ صدقہ کا اونٹ ہے اس میں یتیم، مسکینوں اور فقیروں کا حق ہے۔ ایک آدمی نے کہا: یا امیر المؤمنین! اللہ آپ کی

تھمادیا۔ امیر نے خط کو پڑھ کر رکھا بھی نہیں تھا کہ اس نے سواری پر سوار ہو کر ایڑ لگادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: مجھے حرۃ۔ پہاڑی مقام پر ملو۔ وہاں صدقے کے اونٹ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں امیر کو فرمایا: اپنے کپڑے اتارو۔ پھر اس کی طرف ایک لنگی (تہبند) پھینکی جو اونٹوں کے بالوں سے بنی ہوئی تھی۔ پھر ارشاد فرمایا: اس کو باندھ لو اور اونٹوں کو پانی پلاؤ۔ چنانچہ وہ امیر پانی نکال نکال کر اونٹوں کو پلاتا رہا حتیٰ کہ وہ تھک گیا۔ پھر دریافت فرمایا: تم کب سے اس عہدہ امارت (گورنری) پر فائز ہو؟ اس نے عرض کیا: قریب سے اے امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اسی وجہ سے بالاخانہ بنوالیا اور اس میں بیٹھ کر مسکین، فقیر اور یتیم سے بلند ہو کر بیٹھ گئے۔ بس اب تم اپنے پیشے کام پر چلے جاؤ اور امارت چھوڑ دو۔ ابن عساکر

۱۴۳۳۰ ...... احنف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حاکم جب اپنے سے کم تر کے ساتھ عافیت کا معاملہ رکھے تو اللہ پاک اس کو اس کے اوپر والے سے عافیت بخش دیتا ہے۔ ابن عساکر

۱۴۳۳۱ ...... حضرت اسود سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی وفد آتا تھا تو ان سے ان کے امیر کے بارے میں سوال کرتے تھے: کیا وہ مریض کی عیادت کرتا ہے؟ کیا وہ غلام کی دعوت قبول کرتا ہے؟ جو اس کے دروازے پر آتا ہے اس کے ساتھ اس کا کیا طرز عمل ہے؟ پس اگر وہ سب کا اچھا جواب دیتے تو ٹھیک اگر ایک خصلت کا بھی انکار کرتے تو اس کو معزول کر دیتے۔ السنن للبیھقی

۱۴۳۳۲ ...... ابو الزناد سے مروی ہے کہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں ایک آدمی کو حد شراب لگائی گئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں وہ صاحب عزت آدمی تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلوت میں بھی اس کے ساتھ مجلس فرمایا کرتے تھے (اور راز و نیاز کی باتوں میں شریک کرتے تھے) جب اس کو شراب پینے پر کوڑے لگادیے گئے پھر اس نے بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خلوت میں بیٹھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو منع کر دیا اور ارشاد فرمایا: آئندہ کبھی بھی تیسرے آدمی کے بغیر ہمارے ساتھ تنہا نہ بیٹھنا۔ ابن عساکر

۱۴۳۳۳ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے کسی جاتے شخص کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جاؤ دیکھو اور آکر بتاؤ وہ کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ جب کسی کو کسی کام سے بھیجا کرتے تھے تو اس کو فرمایا کرتے تھے جب تم واپس آؤ تو مجھے بتانا کہ میں نے کس لیے تمہیں بھیجا تھا اور اس کا کیا ہوا؟ چنانچہ میں نے آکر کہا وہ صہیب ہے اور اس کے ساتھ اس کی ماں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کہو وہ ہمارے ساتھ آکر مل جائے خواہ اس کے ساتھ اس کی ماں ہو۔ العدنی

۱۴۳۳۴ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب مجھے رسول اکرم ﷺ نے یمن بھیجا تو فرمایا: اے علی! لوگ دو قسم کے ہیں: عقل مند تو موافق کے لائق بنتا ہے اور جاہل سزا کے لائق بنتا ہے۔ السنن للبیھقی

فائدہ: ...... عقل مند کے ساتھ معافی اور درگذر سے کام لیا جائے تو وہ سیدھی راہ پر آجاتا ہے جبکہ جاہل سزا کے ساتھ ہی سیدھا ہوتا ہے۔

۱۴۳۳۵ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب آپ مجھے کسی کام پر بھیجیں تو میں مہر لگے ہوئے سکے کی طرح حکم کی تعمیل کروں یا پھر اس بات کو مدنظر رکھوں کہ حاضر وہ صورت حال دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھ سکتا؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں حاضر وہ صورت حال دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھ پاتا۔

مسند احمد، التاریخ للبخاری، الدورقی، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر، السنن لسعید بن منصور

فائدہ: ...... حکم ملنے کے بعد اپنی عقل کو بھی استعمال کرو۔ خلاف واقعہ معاملہ دیکھ کر حکم میں رد و بدل بھی کرو۔

۱۴۳۳۶ ...... قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے مروی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عکبرا علاقے کا امیر بنایا اور جس وقت اہل علاقہ بھی میرے پاس موجود تھے، مجھے ارشاد فرمایا: اہل علاقہ دھوکے باز قوم ہیں۔ تم خیال رکھنا کہیں وہ تمہیں دھوکہ نہ دیں۔ ان سے پورا پورا کام لیا کرو۔ پھر مجھے ارشاد فرمایا: اب جاؤ اور شام کو واپس میرے پاس آنا۔ چنانچہ میں ان کے پاس پھر واپس گیا تو مجھے فرمایا: میں نے جو تم کو پہلے ہدایت کی تھی ان لوگوں کے سامنے کی تھی۔ تم ان میں سے کسی کو بھی درہم کے مطالبے میں کوڑا تک نہ مارنا، ان کو کھڑا کر کے نہ رکھنا، ان سے کوئی چیز بیچنا۔ انہوں نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم ان سے صرف زائد (مال) لیں۔ جانتے ہو زائد کیا ہے؟ وہ طاقت ہے (یعنی ان کی

کسی مفرح (بے خاندان کے شخص) کو یونہی بے آسرا نہ چھوڑو بلکہ قرضوں سے اس کی گردن چھڑانے میں یا اس کی دیت ادا کرنے میں اس کی مدد کرو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۴۳۵۵ ... عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میرا ایک حلہ (عمدہ جوڑا) تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ وفود کے استقبال اور یوم عید کے لیے یہ حلہ خرید لیں۔ ابن مندہ، ابن عساکر

کلام: ...... روایت ضعیف ہے، کنز العمال ج ۵ ص ۶۷۷۔

۱۴۳۵۶ ... راشد بن سعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اگر تو لوگوں کے عیوب کی جستجو میں پڑے گا تو ان کو تباہ کردے گا یا ان کو ہلاکت کے قریب کردے گا۔

راشد بن سعد کہتے ہیں: کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ فرمان رسول کو حضرت معاویہ جب بھی رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتے تھے ان کو یہ فرمان نفع دیتا تھا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۴۳۵۷ ... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عروۃ بن رویم لخمی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ حضرت ابو عبیدۃ رضی اللہ عنہ اس وقت جابیہ میں تھے۔ حضرت ابو عبیدۃ رضی اللہ عنہ نے وہ خط مسلمان سپاہیوں کو پڑھ کر سنایا:

اللہ کے بندہ امیر المومنین عمر کی طرف سے ابو عبیدۃ بن الجراح کو تم پر سلام ہو۔ اما بعد!

اللہ کے حکم کو لوگوں میں صرف پختہ رائے اور حاضر دماغ شخص ہی نافذ کرسکتا ہے اور وہ شخص جس کے عیب پر لوگ مطلع نہ ہوں۔ اور وہ حق کی بات پر غصہ میں جھاگ نہ اڑاتا ہو اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرتا ہو۔

نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدۃ رضی اللہ عنہ کو یہ بھی لکھا تھا:

میں تم کو یہ خط لکھ رہا ہوں، اس میں میں اور نہ میرا نفس تمہاری بھلائی سے کوئی کوتاہی نہیں کرے گا۔ پانچ باتیں لازم پکڑ لو تمہارا دین سلامت رہے گا اور تم اپنا حصہ بھی پورا پورا حاصل کرلو گے۔ جب تمہارے پاس دو خصم (فریق) آئیں تو تم سچے گواہ اور پکی قسموں پر اعتبار کرو۔ پھر کمزور کے قریب ہوتا کہ اس کی زبان کھل جائے اور اس کے دل میں جرأت پیدا ہو۔ پردیسی اجنبی کی خبر گیری جلد لو۔ کیونکہ جب اس کا دورانیہ قیام طویل ہوجائے گا تو اس کی حاجت فوت ہوجائے گی اور وہ واپس اپنے گھر لوٹ جائے گا۔ اور اس شخص کو اپنے پاس ٹھکانہ دو جس کا حق رہ گیا ہو اور اس نے اس کے لیے سر بھی اٹھایا ہو۔ اور جب تک فیصلہ نہ ہوجائے صلح کرانے کی کوشش اور حرص رکھو۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف

امیر کی اطاعت

۱۴۳۵۸ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

سن اور اطاعت کر، خواہ تجھ پر ایک کان کٹے ناک کٹے غلام کو امیر بنادیا جائے۔ اگر وہ تجھ کو کوئی نقصان پہنچائے تو صبر کر، اگر تجھے کوئی حکم سونپے اس کی اطاعت کر، اگر وہ تجھے محروم کرے تو صبر کر، اگر تجھ پر ظلم کرے صبر کر اور اگر تیرے دین میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کرے تب تو اس کو خبردار کردے کہ اپنے دین پر میں اپنا خون بہانے سے دریغ نہ کروں گا۔

اور بہر حال جماعت سے جدا نہ ہونا۔

ابن ابی شیبہ، مسند البزار، ابن ماجہ، ابن جریر، نعیم بن حماد فی الفتن، الکجی، ابن زنجویہ فی الاموال، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۴۳۵۹ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا:

جو شخص مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر اپنی یا کسی اور کی امارت (حکومت) کی طرف بلائے تو تمہارے لیے حلال نہیں ہے کہ تم اس کو قتل نہ کرو۔

الجامع لعبد الرزاق، النسائی

حاکم رعایا میں عدل کرے، برابری کے ساتھ تقسیم کرے تو تم اس کی سنو اور اس پر عمل کرو۔ لوگوں کی اصلاح احوال صرف حاکم ہی کر سکتا ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد۔ اگر وہ نیک ہوگا تو اپنے لیے بھی اور اپنی رعایا کے لیے بھی دونوں کے لیے بھلائی کا موجب ہوگا اور اگر وہ بدکار ہوگا تو تب بھی مؤمن اس کے سائے میں اپنے رب کی عبادت کرے گا اور بدکار اس کے سائے میں جلد اپنے انجام کو پہنچے گا۔ اور عنقریب تم لوگ مجھے گالیاں دو گے اور میرے دین سے براءت کا اظہار کرو گے (اور مجھے بے دین ٹھہراؤ گے)۔ پس جو مجھے گالیاں دے میں اس کو معاف کرتا ہوں لیکن دین سے میری براءت کرنا درست نہیں کیونکہ میں اسلام پر قائم ہوں۔ ابن ابی شیبہ

۱۴۳۶۹ ... ربیعہ بن ناجد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

میں تم کو اللہ کی اطاعت کا جو حکم دوں تم پر اس میں میری اطاعت لازم ہے طوعاً اور کرھاً ہر صورت میں۔ اور اگر تم کو اللہ کی نافرمانی کا کوئی حکم دوں، میں یا کوئی بھی میرے سوا تو پس معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت صرف نیکی میں ہے، اطاعت صرف نیکی میں ہے، اطاعت صرف نیکی میں ہے۔ ابن جریر

۱۴۳۷۰ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

اصحاب محمد ﷺ میں سے ہمارے بڑوں نے ہم کو حکم دیا تھا: اپنے حاکموں کو برا بھلا نہ کہو، نہ ان پر جلو، نہ ان کی نافرمانی کرو، اللہ سے ڈرتے رہو اور صبر کرتے رہو۔ بے شک فیصلہ قریب ہے۔ ابن جریر

۱۴۳۷۱ ... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

خبردار! کوئی شخص (اپنے) بادشاہ کو ذلیل کرنے کے لیے ایک بالشت بھی نہ چلے۔ ورنہ اللہ کی قسم! جس قوم نے اپنے بادشاہ کی تذلیل کی ہے اس کے نصیب میں قیامت تک کے لیے ذلت لکھ دی گئی ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۴۳۷۲ ... حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے (مجھے) ارشاد فرمایا:

اے عبادۃ! تجھ پر (حاکم کی) بات سننا اور اس کی اطاعت بجالانا واجب ہے، آسانی میں، خوشی میں، ناراضی میں اور خواہ تجھ پر اوروں کو ترجیح دی جائے۔ کبھی اہل حکومت سے ان کی حکومت میں نزاع نہ کرنا (حکومت کے حصول کے لیے) خواہ تجھے یہ خیال ہو کہ وہ حکومت تیرا حق ہے۔ ہاں اگر وہ تجھے کسی ایسی بات کا حکم کریں جو کھلا گناہ ہو اور کتاب اللہ سے اس کی نفی تیرے سامنے ہو، تب تم اس کی اطاعت ہرگز نہ کرنا (بعد میں) حضرت عبادۃ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا: اگر میں گناہ کی صورت میں بھی حاکم کی اطاعت کروں تو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تب تجھے تیرے ہاتھوں اور پیروں سے اٹھا کر جہنم برد کر دیا جائے گا پھر وہ حاکم آکر تجھے بچالے۔

ابن جریر، ابن عساکر

روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

حکام کی اطاعت کا حکم

۱۴۳۷۳ ... عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے عبادۃ! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سن اور اطاعت کر تنگدستی میں، خوشحالی میں، خوشی میں ناراضگی میں اور خواہ تجھ پر اوروں کو ترجیح اور فوقیت دی جائے، خواہ وہ حکام تیرا مال کھالیں اور تجھے تیری کمر پر کوڑے برسائیں، الا یہ کہ وہ حاکم اللہ کی کسی کھلی نافرمانی کا مرتکب ہو۔ ابن عساکر

۱۴۳۷۴ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم کو علم نہیں ہے کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، ہم شہادت

دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے مزید استفسار فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی؟ لوگوں نے کہا: بے شک آپ کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت یہ ہے کہ تم میری اطاعت کرو اور میری اطاعت یہ ہے کہ تم اپنے حکام کی اطاعت کرو، اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر ان کی اقتداء کرو۔

مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۴۳۷۵۔۔۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ہم پر امیر مقرر فرمایا ہے جبکہ ابن النابغۃ۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قوم سے آگے بیٹھے ہیں (کہ ان کو امیر بنا دیا جائے) وہ آپ کی اتباع میں نہیں ہیں۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم فرمایا تھا کہ ہم ان کی اتباع کریں لہٰذا میں تو ان کی اتباع کروں گا رسول اللہ ﷺ کی تعمیل ارشاد میں خواہ عمرو بن العاص میری نافرمانی کیوں نہ کرے۔ السنن لسعید بن منصور

۱۴۳۷۶۔۔۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا بات ہے میں تم کو بہت زیادہ اور تیز بولنے والا دیکھتا ہوں (تمہاری اس عادت کی وجہ سے) جب تم کو مدینے سے نکالا جائے گا تب تمہارا کیا حال ہوگا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں سرزمین مقدس چلا جاؤں گا۔ ارض فلسطین

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم کو وہاں سے بھی نکال دیا جائے گا تب کیا کرو گے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں مدینہ آجاؤں گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: پھر وہاں سے بھی تم کو نکال دیا جائے گا تب کیا کرو گے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تب میں اپنی تلوار سونت لوں گا اور اس کے ساتھ مقابلہ کروں گا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں ایسا نہ کرنا۔ بلکہ تم اپنے امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا خواہ وہ کالا غلام ہو۔

امیر کی اطاعت کی جائے اگرچہ حبشی غلام ہو

چنانچہ (دور عثمان رضی اللہ عنہ) میں جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ (مدینہ سے باہر) (ربذہ مقام پر) قیام کے لیے بھیجے گئے تو وہاں کا امیر ایک کالا غلام تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا۔ اس امیر غلام نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں اذان دی اور پھر نماز کے لیے اقامت کہی اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں درخواست کی۔ کہ آگے بڑھیے اور نماز پڑھائیے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ امیر کی سننا اور اطاعت کرنا خواہ وہ کالا غلام ہو۔ چنانچہ امیر آگے بڑھا اور اس نے نماز پڑھائی اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس کی اتباع میں نماز پڑھی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۴۳۷۷۔۔۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے برے حکام کا ذکر فرمایا اور ان کی گمراہی کا تذکرہ فرمایا کہ ان کی گمراہی زمین و آسمان کے خلاء کو پر کر دے گی۔ کسی صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا پھر ہم ان کے خلاف تلوار نہ اٹھائیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز قائم کرتے رہیں۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۱۴۳۷۸۔۔۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جن کی کچھ باتوں کو تم صحیح دیکھو گے اور کچھ باتوں کو غلط پاؤ گے۔ جس نے ان کی غلطیوں پر نکیر کی۔ ان کو منع کیا اس نے نجات پائی اور جس نے ان باتوں کو غلط سمجھنے پر اکتفاء کیا وہ بھی محفوظ رہا لیکن جو راضی ہو گیا اور ان کی اتباع میں لگ گیا۔ وہ ہلاک ہو گیا کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھتے رہیں۔

ابن ابی شیبہ، نعیم بن حماد فی الفتن

۱۴۳۷۹ ۔۔۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر الغفاری رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ جب آپ کی خدمت سے فارغ ہوتے تو مسجد میں آکر ٹھکانہ کر لیتے تھے۔ یہی آپ کا گھر تھا۔ یہیں آپ آرام فرمایا کرتے تھے۔ ایک رات رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو زمین پر لیٹا ہوا نیند میں پایا۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنے پاؤں سے جگایا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا بات ہے میں تم کو مسجد میں سوتا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر اور کہاں سوؤں، میرا اس کے سوا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس بیٹھ گئے اور پوچھا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگ تم کو یہاں (مدینے) سے نکال دیں گے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تب میں ملک شام (جس میں بیت المقدس بھی شامل ہے) چلا جاؤں گا کیونکہ ملک شام کی سرزمین ہجرت کی سرزمین ہے، میدان حشر بھی وہیں ہوگا اور وہ انبیاء کی سرزمین ہے۔ چنانچہ میں بھی وہاں کا باشندہ بن جاؤں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تب تم کیا کرو گے جب تم کو وہاں سے بھی نکال دیا جائے گا؟ تب ہم کیا کریں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے کی بیعت کو نبھاؤ پھر اس کے بعد آنے والے کی۔ اور تمہارے ذمے ان کے حقوق کو ادا کرنا اور ان کے ذمے تمہارے جو حقوق ہیں اللہ پاک ان سے ان کے بارے میں باز پرس فرمائے گا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۳۸۰ ۔۔۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابوہریرۃ! حاکموں کو گالی نہ دینا۔ بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے اپنے حاکموں کو گالی دینے کی وجہ سے ایک گروہ کو جہنم میں داخل کرے گا۔ الدیلمی

کلام: ۔۔۔۔۔۔ روایت بے اصل ہے: دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات ۱۸۳، التنزیہ ج ۲ ص ۳۱۵۔

۱۴۳۸۱ ۔۔۔ ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اکرم ﷺ نے ایک لشکر کے ساتھ روانہ فرمایا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر لشکر مقرر فرمایا۔ ہم روانہ ہو گئے اور ایک مقام پر جا کر لشکر نے پڑاؤ کیا۔ ایک آدمی لشکر میں سے اٹھا اور اپنے سواری کے جانور کی زین کسنے لگا۔ میں نے اس سے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں سواری کو چرانے کے لیے لے جا رہا ہوں۔ میں نے اس کو کہا: اپنے امیر سے اجازت لیے بغیر ہرگز نہ جاؤ۔ چنانچہ ہم دونوں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ان کو یہ بات ذکر کی۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے پوچھا: کیا تم واپس اپنے گھر جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ لیکن اس نے انکار کر دیا کہ نہیں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھو کیا کہہ رہے ہو؟ آدمی نے جواب دیا: نہیں، (ایسا کچھ نہیں ہے)۔ تب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیر کے ساتھ سیدھی راہ جاؤ۔ چنانچہ وہ شخص رات کے کچھ پہر تک غائب رہا، پھر آ گیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: شاید تو اپنی اہلیہ کے پاس گیا تھا؟ آدمی نے انکار کیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھو کیا کہہ رہے ہو؟ تب آدمی نے جواب دیا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو جہنم میں سے ہو کر اپنے گھر والوں کے پاس گیا تھا اور جہنم میں بیٹھا رہا اور جہنم ہی میں گیا اور جہنم سے ہی واپس آیا۔ ابن عساکر

۱۴۳۸۲ ۔۔۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مسجد میں سو رہا تھا کہ اچانک رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لے آئے اور مجھے پاؤں مار کر اٹھایا اور فرمایا: کیا بات ہے میں (تجھے) سوتا دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نیند مجھ پر غالب آ گئی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تجھے یہاں سے لوگ نکالیں گے (جلاوطن کریں گے) تب تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: میں ملک شام چلا جاؤں گا کیونکہ وہیں میدان حشر ہوگا اور وہ مقدس سرزمین ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب وہاں سے بھی لوگ تم کو نکالیں گے تب کہاں جاؤ گے؟ میں نے عرض کیا: پھر میں دوبارہ اپنے اسی وطن ہجرت (مدینہ) لوٹ آؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب میں اپنی تلوار اٹھاؤں گا اور جنگ کروں گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اس سے بہتر عمل اور زیادہ مقرب عمل کیوں نہیں کرتا؟ تو اپنے امیر کی بات سننا اور اس پر عمل کرنا اور جہاں تجھے وہ کھینچے تو کھنچ جانا۔ ابن جریر

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو نصیحت

۴۳۳۸۵ ۔۔۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا جب فارغ ہوتا تو مسجد میں آ کر آرام کر لیتا تھا۔ پس ایک دن رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے پاؤں کے ساتھ ٹھوکا لگایا۔ چنانچہ میں سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: جب تجھے یہاں سے نکالا جائے گا تب تو کیا کرے گا؟ میں نے عرض کیا: کیا مسجد رسول اللہ ﷺ سے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: میں سرزمین انبیاء شام چلا جاؤں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جب وہاں سے تجھے نکالا جائے گا تب کیا کرے گا؟ میں نے عرض کیا: تب میں اس شخص کے خلاف تلوار سونت لوں گا جو مجھے وہاں سے نکالے گا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے شانے پر رکھا اور تین بار ارشاد فرمایا: اللہ تیری مغفرت کرے اے ابوذر! وہ تجھے جہاں ہانکیں تو چلا جانا، اور جہاں تجھے وہ کھینچیں تو کھنچ جانا خواہ تیرا امیر حبشی غلام ہو۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ جب مجھے مدینے سے مقام ربذہ میں جلا وطن کیا گیا اور وہاں نماز کھڑی ہوئی تو امامت کے لیے ایک حبشی غلام جو وہاں کا (صدقات وغیرہ کا) عامل اور امیر تھا آگے بڑھا۔ لیکن جب اس کی مجھ پر نظر پڑی تو واپس ہونے لگا اور اس نے مجھے آگے بڑھانے کی کوشش کی۔ میں نے کہا: تو اپنی جگہ امامت کر، میں رسول اکرم ﷺ کے حکم کی وجہ سے تیری اقتدا کروں گا۔ مسند احمد

۴۳۳۸۶ ۔۔۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو فرمایا:

اے ابوذر! تو نیک آدمی ہے اور عنقریب میرے (چلے جانے کے) بعد اللہ کی راہ میں تجھے مصیبت پہنچے گی۔ تو (صبر کے ساتھ امیر کی) سننا اور اطاعت کرنا خواہ تجھے حبشی کے پیچھے ہی نماز پڑھنی پڑے۔ الاوسط للطبرانی، ابن عساکر، حلیۃ الاولیاء

۴۳۳۸۷ ۔۔۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں تجھے بہت تیز درخت بولتے اور دیکھتا ہوں۔ اے ابوذر! (تیری اس سخت گوئی کی وجہ سے) جب تجھے مدینے سے نکالا جائے گا تب تو کیا کرے گا؟ میں نے عرض کیا: میں مقدس سرزمین چلا جاؤں گا۔ یعنی بیت المقدس۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جب لوگ تجھے وہاں سے بھی نکال دیں گے تب؟ میں نے عرض کیا: میں اپنی تلوار اٹھا لوں گا اور قتال کرتا کرتا شہید ہو جاؤں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم سننا اور اطاعت کرنا خواہ کالے غلام کی اطاعت ہو۔

نعیم بن حماد فی الفتن

۴۳۳۸۸ ۔۔۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مصر اور عراق ویران ہوں گے، اور (ان کی طرح یہاں بھی) لوگ تمہیں یہاں سے نکالیں گے۔ تب تم سرزمین شام کی طرف کوچ کر جانا۔ اے ابوذر! میں نے عرض کیا: اگر وہاں کے لوگ مجھے وہاں سے نکال دیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تب تم ان کی مانو جہاں بھی وہ تمہیں لے جائیں۔ نعیم

کلام: ۔۔۔ روایت کی سند میں کلام ہے اور اس میں عبد القدوس متروک راوی ہے، لہٰذا روایت نا قابل حجت ہے۔

۴۳۳۸۹ ۔۔۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: اے ابوذر! جب تجھے مدینے سے نکالا جائے گا تب تو کیا کرے گا؟ میں نے عرض کیا: تب میں تلوار تھام لوں گا اور اس سے مقابلہ کروں گا جو مجھے مدینے سے نکالے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: اللہ تیری مغفرت کرے اے ابوذر! بلکہ تو ان کی اتباع کرنا، وہ جہاں بھی تجھے لے جائیں اور جہاں تجھے ہانکیں چلے جانا خواہ تیرا امیر حبشی غلام ہو۔

مسند احمد

۴۳۳۹۰ ۔۔۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: جو بادشاہ کے دروازے پر آئے تو کھڑا ہو اور بیٹھ جائے۔ اور جو دروازے کو بند پائے تو وہ اس کے پہلو میں دروازہ کھلا بھی پائے گا۔ اس امید پر کہ اگر وہ سوال کرے گا تو اس کو دیا جائے گا اور اگر پکارے گا تو اس کا جواب دیا جائے گا، اور آدمی کے نفاق کی یہی علامت ہے کہ وہ اپنے امام (حاکم) پر طعن و تشنیع کرے۔ ابن عساکر

١٤٣٩١ ـــ شریح بن عبید سے مروی ہے کہ جمیں جبیر بن نفیر، کثیر بن مرۃ، عمیر بن اسود، مقدام اور ابوامامہ جیسے فقہاء کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ سلطنت آپ کی قوم کے ہاتھوں میں ہے، آپ ان کو ہمارے بارے میں خیر خواہی اور اچھے سلوک کی تاکید فرمادیں۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے قریش کو مخاطب ہو کر فرمایا:

میں تم لوگوں کو تاکید کرتا ہوں کہ میرے بعد میری امت پر سختی نہ کرنا۔

پھر آپ ﷺ نے عامۃ المسلمین سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

عنقریب میرے بعد امراء (حکام) ہوں گے۔ تم ان کی اطاعت کرتے رہنا۔ بے شک امیر ڈھال کی طرح ہوتا ہے جس کے ساتھ (حملوں سے) بچا جاتا ہے، پس اگر وہ سیدھی راہ پر گامزن رہے اور تم کو بھی بھلائی کا حکم دیا تو تمہارے لیے اور ان کے لیے دونوں کے لیے خیر ہے۔ اگر انہوں نے برائی کی اور برائی کا حکم دیا تو تم برائی سے اجتناب کرنا اور تم ان سے بری ہو۔ بے شک امیر جب لوگوں کے ساتھ برائی کرتا ہے تو ان کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

راوی کہتا ہے: ہم نے رسول کو یونہی فرماتے سنا ہے۔ ابن جریر

١٤٣٩٢ ـــ بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا:

اے ابوذر! جب تو عمارات اونچی بنتے دیکھے تو شام چلے جانا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اگر میرے اور اس کے درمیان کوئی حائل ہو تو میں تلوار کے ساتھ اس کا مقابلہ نہ کروں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تم سننا اور اطاعت کرتے رہنا خواہ حاکم ناک کٹا ہوا حبشی کالا غلام کیوں نہ ہو۔ ابن عساکر

١٤٣٩٣ ـــ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا: تجھ پر حاکم کی اطاعت لازم ہے تنگدستی میں، سہولت میں، خوشی میں، ناگواری میں اور خواہ تجھ پر اوروں کو فوقیت دی جائے تب بھی۔ اور اہل حکومت سے حکومت کے لیے ہرگز نزاع نہ کرنا لیکن کبھی بھی خدا کی نافرمانی میں ان کی اطاعت نہ کرنا۔ ابن جریر

١٤٣٩٤ ـــ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ارشاد فرمایا:

عنقریب تمہارے اوپر ایسے حکمران آئیں گے جو حکمت کے منبروں پر بیٹھ کر تمہیں نصیحت کریں گے (اچھی اچھی باتیں کریں گے) لیکن نیچے اتریں گے تو تم ان کے اعمال کو الٹا پاؤ گے۔ پس تم نے جو ان کی اچھی باتیں سنی ہوں ان پر عمل بجالانا اور ان کے اعمال جو تم کو برے لگیں ان کو چھوڑ دینا۔ ابن عساکر

١٤٣٩٥ ـــ عن الاعمش عن حنان بن قیس عن ابیہ عن عدی بن حاتم قال: عدی بن حاتم فرماتے ہیں: مجھے کثیر بن شہاب نے ایک آدمی کے بارے میں بیان کیا کہ اس نے دوسرے آدمی کو طمانچہ مارا، چنانچہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم پر ایسے امیر جو تقویٰ اختیار کریں اور درست راہ چلیں آئیں تو ان کے بارے میں تو ہم آپ سے کچھ سوال نہیں کرتے (لوگوں نے اتنا ہی کہا تھا کہ) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سنتے رہو اور اطاعت کرتے رہو۔ ابن مندہ، ابن عساکر

فائدہ: ...... علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ کثیر کو صحبت نبوی ﷺ کا شرف حاصل تھا لیکن یہ درست نہیں ہے نیز یہ کہ ان سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی ہے۔ میں اس روایت کو محفوظ الاصل نہیں سمجھتا۔

١٤٣٩٦ ـــ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور کھڑے ہو گئے۔ پھر لوگوں کو وعظ فرمایا۔ ترغیب و ترہیب کی اور جو اللہ نے چاہا فرمایا پھر ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، جن لوگوں کو اللہ نے تمہارا امیر بنایا ہے ان کی اطاعت کرتے رہو اہل حکومت سے نزاع نہ کرو خواہ تمہارا امیر کالا حبشی غلام ہو۔

ابن جریر، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم

۱۴۳۹۷ عن حفص بن غیاث عن مجالد بن سعید عن قیس الغندی عن ابیہ عن عدی بن حاتم کی سند سے مروی ہے حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسے حاکموں کی اطاعت کے متعلق سوال نہیں کرتے جو صاحب تقویٰ ہیں اور صلح جو ہیں لیکن ایسے حکمران جو نیکی والی بری صفات کے مالک ہیں ان کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ سے ڈرتے رہو سنتے رہو اور اطاعت کرتے رہو (خواہ کیسے حکمران ہوں)۔ ابن عساکر

کلام: ۔ امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد میں ۵/۲۲۱ پر اس کی تخریج فرمائی اور فرمایا کہ امام طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں مجالد بن سعید ضعیف راوی ہے۔

امیر کی مخالفت

۱۴۳۹۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک سریہ (لشکر) بھیجا اور اس پر ایک انصاری کو امیر مقرر فرمایا۔ پھر اہل لشکر کو حکم دیا کہ وہ اپنے امیر کی بات کو سنیں اور اس کی اطاعت کریں۔

چنانچہ جب لشکر نکلا تو امیر لشکر نے کسی بات میں اہل لشکر پر غصہ کیا اور فرمایا: کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا؟ اہل لشکر نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ امیر نے حکم دیا تم لکڑیاں اکٹھی کرو۔ پھر آگ منگوائی اور لکڑیوں میں آگ جلوا دی پھر اہل لشکر کو مخاطب کرکے حکم دیا کہ میں تم کو حق کے ساتھ حکم دیتا ہوں کہ ضرور بالضرور اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ اہل لشکر نے آگ میں گھسنے کا ارادہ کرلیا۔ اہل لشکر میں سے ایک جوان آدمی نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب ہو کر بولا: تم لوگ آگ سے بچ کر تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھاگ کر آئے ہو۔ لہٰذا تم جلدی نہ کرو جب تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے ملاقات نہ کرلیں۔ پھر اگر رسول اللہ ﷺ نے تم کو یہی حکم دیا تو تم ضرور آگ میں گھس جانا۔

پس اہل لشکر رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ کر تشریف لے گئے اور سارے معاملے کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس آگ میں داخل ہو جاتے تو پھر کبھی اس سے واپس نہ نکل سکتے۔ اور دوسرے الفاظ یہ ہیں کہ اگر تم آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک ہمیشہ ہمیشہ اسی میں پڑے رہتے (سنو!) اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔

ابوداؤد، مسند احمد، ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، مسند ابن امام احمد بن حنبل، النسائی، مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، ابن منده فی غرائب شعبة، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، ابن حبان، الدلائل للبیہقی

۱۴۳۹۹ حُتیم بن خثیم سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنے دین میں تین آدمیوں سے ہوشیار رہو: ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن عطا کیا۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے سلطنت عطا کی اور وہ کہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ تو اس نے جھوٹ بولا: بے شک خالق کے سوا کسی مخلوق سے کوئی خوف نہیں۔

ابو عاصم السہل فی جزئہ من حدیثہ

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اطاعت امیر جائز نہیں

۱۴۴۰۰ حضرت حسن سے مروی ہے کہ زیاد نے ایک لشکر پر حکم بن عمرو الغفاری کو امیر مقرر کیا۔ پھر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حکم بن عمرو الغفاری سے ملاقات کی اور فرمایا: تم جانتے ہو میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں تم کو وہ واقعہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو اس شخص کی اطلاع ملی جس کو اس کے امیر نے کہا کہ اٹھو اور آگ میں کود جاؤ۔ چنانچہ وہ آدمی آگ میں کودنے کے قریب ہوگیا تو اس کو کسی نے پکڑ لیا اور اس عمل سے روک لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا: اگر وہ آگ میں کود جاتا تو جہنم میں داخل ہو جاتا۔ اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں۔

میں نے سوچا میں خود ہی چل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں اور آپ کا حق ادا کروں۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تجھ سے بڑھ کر پست انسان اللہ کی نظر میں اور نہ میری نظر میں آج کے دن کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم فرمایا تھا کہ حکام تمہارے ساتھ بدل جائیں گے تو اس وقت تم بھی اپنا رویہ ان کے ساتھ بدل لینا۔

کلام: ...... یہ روایت کنز العمال میں حوالہ سے خالی ہے جبکہ امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۵؍۲۳۹ میں مفرداً اس کو نقل کیا اور فرمایا کہ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں لیث بن ابی سلیم ایک راوی ہے جو مدلس ہے اور اس روایت کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

۱۴۴۱۱...... کعب رضی اللہ عنہ بن عجرہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ان نو آدمیوں میں سے ایک تھا جو وہاں موجود تھے۔ ان میں سے پانچ تو اہل عرب میں سے تھے اور چار عجمی تھے۔ آپ ﷺ نے ہم کو ارشاد فرمایا: کیا تم سن رہے ہو؟ تین بار آپ نے یہی بات دریافت فرمائی کہ کیا تم سن رہے ہو؟ ہم نے (ہر بار) عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم سن رہے ہیں۔ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا تو سنو!

ظلم کے کاموں میں حکام کی مدد نہ کی جائے

عنقریب تم پر کچھ حکمران آئیں گے، پس جو شخص ان کے پاس داخل ہوا ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی معاونت کی تو میں اس سے نہیں اور وہ مجھ سے نہیں اور وہ شخص قیامت کے دن حوض پر میرے پاس نہ آسکے گا۔ اور جو شخص ایسے حکام کے پاس نہ گیا، نہ ان کے کذب کی اس نے تصدیق کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔ اور عنقریب قیامت کے دن وہ حوض پر مجھ سے آکر ضرور ملے گا۔ ابن جریر، شعب الایمان للبیہقی

۱۴۴۱۲...... سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرۃ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے کعب بن عجرہ! میں تیرے لیے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں بے وقوفوں (ظالموں) کی حکومت سے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بے وقوفوں کی حکومت کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو بات کریں تو جھوٹ بولیں گے، اگر کوئی کام کریں گے تو ظلم کریں گے۔ پس جو شخص ان کے پاس آیا پھر ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ اور ایسے لوگ کل قیامت کے دن میرے پاس حوض پر (ہرگز) نہ آسکیں گے۔ اور جو شخص ایسے حکمران کے جانے سے محترز رہا، ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو وہ میرا ہے اور میں اس کا اور وہ حوض پر مجھ سے آکر ملے گا۔ ابن جریر

۱۴۴۱۳...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابو عبدالرحمن! تیرا کیا حال ہوگا جب تجھ پر (کل) ایسے حکمران مسلط ہوں گے، جو سنت کو مٹائیں گے، نماز کو اس کے وقت سے ٹال کر پڑھیں گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر آپ مجھے ایسے موقع کے لیے کیا حکم دیتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) مجھ سے سوال کرتا ہے کہ وہ کیا وطیرہ اختیار کرے۔ اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری نہیں ہے۔ مصنف عبدالرزاق، مسند احمد

۱۴۴۱۴...... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ہم لوگ ان حکمرانوں کے پاس بیٹھتے ہیں وہ علم کلام میں گفتگو کرتے ہیں جبکہ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ حق پر وہ نہیں کوئی اور ہیں۔ مگر ہم ان حکام کی تصدیق کرتے رہتے ہیں۔ نیز وہ ظلم پر مبنی فیصلے کرتے ہیں، ہم ان کو تقویت پہنچاتے ہیں اور ایسا عمل ان کی نظروں میں قابل تحسین کراتے ہیں تو آپ ہمارے اس طرز عمل کو کیا خیال کرتے ہیں (اے ابن عمر!) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: اے بھتیجے! ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو

وفد سے ملا اور اس کو بتلایا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خلیفہ کو قسم نہیں دلائی جائے گی۔
یعنی کسی بات کے لیے خلیفہ کا قول قسم سے بڑھ کر ہے۔

چنانچہ خلیفہ نے اس کو انعام دیا اور خلعت سے نوازا اور سلام (کر کے رخصت) کیا۔ عمران بن کثیر کہتے ہیں: یہ بات میرے دل میں کھٹک
گئی چنانچہ میں مدینہ (منورہ) آیا اور حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے ملاقات کی اور ان کو سارے واقعے کی خبر سنائی۔ حضرت سعید بن
المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا ستیاناس کرے، بے شک اس نے اپنے دین کو دنیا کے بدلے فروخت کر ڈالا ہے۔ اللہ کی قسم تمہیں خزاعہ کی کوئی
عورت نوحہ کرنے والی اپنے گھر میں بیٹھنے والی بھی ایسی نہیں ہے جس کو عمرو بن سالم خزاعی کا قول یاد نہ ہو جو اس نے نبی ﷺ کو کہا تھا:

لاھم انی ناشد محمدا حلف ابینا وابیہ الاتلدا

اے اللہ! میں محمد ﷺ کو قسم اللہ کی کہتا ہوں حالانکہ ہمارے باپ اور ان کے باپ جو موروثی مال والے ہیں آپس میں حلیف ہیں۔
پھر سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عجیب بات ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کو تو قسم دی جائے لیکن خلیفہ کو قسم اللہ نے سے بری قرار دیا
جائے یہ کیسے ممکن ہے۔ ابن عساکر

فصل قضاء.....عہدہ جج اور اس سے متعلق وعیدوں کے بیان میں

قضاء سے متعلق وعیدوں کا بیان

١٤٤٢٣ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جس نے کسی کو نہیں دیکھا کہ ان تین آیات آنے کے بعد اس نے دو آدمیوں کے
درمیان فیصلہ کیا ہو۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون
اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ دین کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ کافر ہیں۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظالمون
اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ دین کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ ظالم ہیں۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون
اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ دین کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ فاسق ہیں۔ السنن لسعید بن منصور

١٤٤٢٤ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب دو خصم (مقدمے کے دو فریق) آتے تو آپ رضی
اللہ عنہ اپنے دونوں گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور دعا کرتے

اے اللہ! میری ان دونوں پر مدد فرما۔ بے شک ان دونوں میں سے ہر ایک مجھے میرے دین سے ہٹانا چاہتا ہے۔ ابن سعد

١٤٤٢٥ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: قاضی لوگ تین طرح کے ہیں۔ ابن عساکر

کلام:..... روایت محل کلام ہے دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۸۸۔

١٤٤٢٦ قتادہ ابو العالیہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:
قاضی تین طرح کے ہیں: دو جہنم میں ہیں اور ایک جنت میں۔ دو جہنم والوں میں سے ایک تو وہ قاضی ہے جو جان بوجھ کر حق کے خلاف ظلما
فیصلہ کرے۔ دوسرا وہ قاضی ہے جو اپنی رائے میں حق کے لیے خوب اجتہاد تو کرے مگر پھر بھی اس سے فیصلہ میں خطا سرزد ہو جائے۔ اور جنت
میں جانے والا قاضی وہ ہے جو اپنی رائے میں حق کے مطابق اجتہاد کرے اور درست فیصلہ صادر کرے۔

جا۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے ہم کو منع فرمایا ہے کہ ہم کسی فریق مقدمہ کو اپنے ہاں مہمان ٹھہرائیں۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں کہ ہم کو منع کیا ہے کہ ہم کسی ایک فریق کو اپنے ہاں ٹھہرائیں ہاں اگر دوسرا فریق ساتھ ہو تو الگ بات ہے۔ ابن راھویہ، ابوالقاسم ابن الجراح فی امالیہ، الکبری للبیھقی۔

۱۴۴۳۲ ـــــ حضرت ابوالاسود حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ہم دو شخصوں (فریقوں) میں سے کسی ایک فریق کو مہمان بنائیں۔ الاوسط للطبرانی

۱۴۴۳۳ ـــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے قاضی شریح کو فرمایا: تیری زبان تیرا غلام ہے جب تک کہ تو بات چیت نہ کرے۔ پس جب تو نے منہ کھول لیا تو پھر تو اس کا غلام ہے پس خیال رکھا کر (اے قاضی) کیا فیصلہ کر رہا ہے اور کس کے بارے میں فیصلہ کر رہا ہے اور کیسے فیصلہ کر رہا ہے؟ ابن عساکر

حاکم پر لازم ہے دونوں فریق کی بات سنے

۱۴۴۳۴ ـــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جوان العمر آدمی ہوں اور آپ مجھے ایسے لوگوں کے پاس بھیج رہے ہیں جو اچھی عمروں والے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے میرے لیے چند دعائیں کیں پھر ارشاد فرمایا: جب تیرے پاس دو فریق اپنا مقدمہ لے کر آئیں اور تو ان میں سے ایک کی بات سن لے تو اس وقت تک فیصلہ نہ کر جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے۔ یہ تیرے لیے زیادہ پختہ بات ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اختلاف نہیں فرمایا۔ السنن الکبری للبیھقی

۱۴۴۳۵ ـــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تیرے پاس دو آدمی اپنا فیصلہ لے کر آئیں تو پہلے کے لیے ہرگز فیصلہ نہ کر حتی کہ دوسرے کی بات نہ سن لے۔ عنقریب تو دیکھ لے گا کہ کیسے فیصلہ کرتا ہوتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ قاضی رہا۔ البخاری، النسائی

۱۴۴۳۶ ـــــ حضرت ابوحرب بن الاسود دؤلی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کسی فریق کی مہمان نوازی نہ کرتے تھے جب تک کہ اس کا دوسرا خصم (فریق) اس کے ساتھ نہ ہو۔ السنن للبیھقی

۱۴۴۳۷ ـــــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی حکومت سے کسی چیز پر کوئی اجر (معاوضہ) نہیں لیا جائے گا۔ ھلال الحفار فی جزئہ

۱۴۴۳۸ ـــــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں: مقدموں کے فریقوں کو واپس لوٹا دیا کرو تا کہ وہ آپس میں صلح صفائی سے اپنے معاملات کو نمٹ لیں کیونکہ عدالتی فیصلے لوگوں کے درمیان باہمی کینہ پروری اور دشمنی کو جنم دیتے ہیں۔ المصنف لعبد الرزاق، السنن للبیھقی

۱۴۴۳۹ ـــــ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا: جب تمہارے پاس ایسا کوئی قضیہ آئے جس کا فیصلہ قرآن میں موجود ہو تو اس کے ساتھ فیصلہ کر دو۔ لوگ تم کو اس فیصلے سے ڈگمگا نہ دیں۔ اگر کوئی ایسا قضیہ پیش آ جائے جس کا واضح حکم کتاب اللہ میں نہ ہو تو سنت رسول اللہ میں اس کا حل دیکھ کر اس کے مطابق فیصلہ کر دو۔ اگر ایسا کوئی قضیہ درپیش ہو جس کے متعلق کتاب اللہ میں اور نہ سنت رسول اللہ میں کوئی فیصلہ ہو تو دیکھو کہ (اہل علم) لوگوں کی اس بارے میں کس فیصلے پر اتفاق رائے ہے۔ تو اس کے مطابق فیصلہ کر دو۔ اور اگر ایسا کوئی مسئلہ درپیش آ جائے جس کا حکم کتاب اللہ میں ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں ہو اور نہ اس کے متعلق کسی (اہل علم) نے کچھ کہا ہو تو تب دو باتوں میں سے ایک اختیار کر لو۔ اگر چاہو تو اجتہاد رائے کر و اور فیصلہ کر دو اور اگر چاہو تو اس فیصلے کو مؤخر (ملتوی) کر دو۔ تا آنکہ اللہ پاک کوئی صورت حال واضح کر دے اور میں تاخیر کو تمہارے لیے بہتر سمجھتا ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۴۴۴۰ ـــــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: مقدمہ بازوں کو واپس لوٹا دیا کرو تا کہ وہ خود آپس میں صلح کا راستہ اختیار

کرلیں۔ بے شک یہ نکمی معقول وصاف رکھنے والا اور کینہ و دشمنی کو کم کرنے والا ہے۔ السنن الکبری للبیہقی

۱۴۴۳۱ حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کاتب (منشی) نے (کسی فیصلے یا مکتوب کے آخر میں) لکھ دیا: یہ وہ (فیصلہ) ہے جو اللہ نے امیر المؤمنین عمر کو سجھا دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو جھڑک دیا اور فرمایا یوں لکھو: یہ عمر کی رائے ہے اگر درست ہو تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر خطا ہو تو عمر کی طرف سے ہے۔ السنن للبیہقی

قاضی کے لئے ہدایات

۱۴۴۳۲ ابوالعوام البصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو (گورنر) لکھا:

امابعد! قضاء (عدالتی فیصلہ) محکم فریضہ اور اتباع کی جانے والی سنت ہے۔ پس سمجھ لے کہ جب تیرے سامنے کوئی فیصلہ لایا جائے تو کسی ایسے حق کو بولنے سے کوئی نفع نہیں جس کو نافذ العمل نہ کیا جائے۔ اور اپنے چہرے سے، اپنی نشست و برخاست سے اور اپنے فیصلے سے لوگوں کو امید دلاتے ہو تا کہ کوئی معزز آدمی تیرے ظلم کی وجہ سے بڑی طمع نہ کرے اور کوئی کمزور آدمی تیرے عدل سے مایوس نہ ہو۔ ثبوت دعوی کرنے والے پر ہے اور قسم (قابض اور) منکر پر ہے اور ہر طرح کی صلح مسلمانوں کے درمیان جائز ہے سوائے ایسی صلح کے جو حرام کو حلال کرے یا حلال کو حرام کرے۔ اور جو کسی غائب حق یا گواہ کا دعوی کرے تو اس کو ایک مقررہ مہلت دے دو تا کہ وہ اس وقت تک اس کو حاضر کرنے کا پابند ہو جائے۔ پھر اگر دلیل یا گواہ پیش کردے تو اس کو اس کا حق دے دو اور اگر وہ گواہ پیش کرنے سے عاجز آجائے تو اس کے خلاف فیصلہ کرنا حلال ہو جائے گا (مخالف کے حق میں کر) یہ طریقہ بہت عذر خواہ کے لیے زیادہ بہتر اور غم کے لیے مختصر کرنے والا اور روشن کرنے والا ہے۔ اور تجھے (اپنے) فیصلے سے کوئی شے نہ روکے جو تو آج کوئی فیصلہ کردے، پھر تو اپنی رائے سے رجوع کرے، تجھے نئے فیصلے کی ہدایت مل جائے تو تو حق فیصلہ دوبارہ کر سکتا ہے کیونکہ حق قدیم ہے حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرسکتی اور حق کی طرف رجوع کر لینا باطل میں سرکشی اختیار کرنے سے بہتر ہے۔ مسلمان سارے صاحب عدل ہیں آپس میں ایک دوسرے کے لیے گواہی دینے کے حق میں سوائے اس شخص کے جس کو کسی شرعی حد میں کوڑے لگ چکے ہوں یا اس پر جھوٹی گواہی دینے کا تجربہ ہو گیا ہو یا کوئی اپنے مولیٰ کے بارے میں ولاء کے متعلق شک و شبہ رکھتا ہو یا کوئی اپنے رشتہ داری کے متعلق بدگمانی کا شکار ہو (تو ان کی گواہی شک والوں کے متعلق قبول نہ ہوگی)۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے بندوں سے رازوں (پوشیدہ امور) کو اٹھا لیا ہے اور حدود کا ان پر پردہ ڈال دیا ہے جو صرف گواہوں اور قسموں کے ساتھ ان پر لاگو ہو سکتی ہیں۔ پھر بھی تم اچھی طرح سمجھ لو اور خوب سمجھو قضاء ان امور کو جن کا بیان تم کو قرآن و سنت میں نہ ملے تو اس وقت معاملات کی قیاس آرائی کرو اور اس جیسی دوسری مثالوں اور نظیروں کو یاد کرو۔ پھر ان میں سے تمہاری رائے میں جو اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ معلوم ہو اور حق کے ساتھ زیادہ مشابہ ہو اس کا فیصلہ کرو۔

اور غصے سے، قلق سے، تنگی سے اور لوگوں کو فیصلے کے وقت اذیت دینے اور سختی سزائیں دینے سے بچو۔

بے شک حق میں فیصلہ کرنے پر اللہ اجر واجب کرتا ہے اور اس کے لیے وہ فیصلہ ذخیرہ بن جاتا ہے۔ بے شک جس کی نیت حق میں خالص ہو خواہ وہ حق اس کی ذات کے خلاف ہو تو اللہ پاک اس کے اور لوگوں کے درمیان کافی ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص لوگوں کے لیے کسی چیز سے مزین اور ظاہر ہوتا ہے جو اس کے دل میں نہیں ہے تو اللہ پاک اس کا عیب ظاہر کر دیتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ بندوں سے صرف وہی چیز قبول کرتا ہے جو خالص اس کے لیے ہو۔ اور تمہارا گمان ثواب جلدی رزق کی صورت میں اور اس کی رحمت کے خزانوں میں کیا ہے۔ والسلام۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۴۴۳۳ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اے مسلمانوں کی جماعت! مجھے لوگوں کا تم پر کوئی خوف نہیں ہے، میں تمہارا خوف محسوس کرتا ہوں لوگوں پر۔ میں تمہارے درمیان

دو چیزیں ہیں کہ جب تک تم ان کو لازم پکڑے رہو گے خیر میں رہو گے۔ فیصلہ میں عدل و انصاف اور تقسیم میں عدل و انصاف۔ اور میں تم کو ایسے شیشوں کی مانند بیضی شیشی راہ پر چھوڑ کر جا رہا ہوں (جس کے نشانات واضح ہوتے ہیں) الا یہ کہ کوئی قوم ادھر ادھر سے ٹیڑھی چلے گی تو وہ راہ بھی ان کے ساتھ ٹیڑھی ہو جائے گی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۴۴۴۴ ... ابی روایت یزید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (عامل گورنر) حکموں کو لکھا: لوگوں کو اپنے نزدیک حق میں برابر رکھو۔ ان کا قریبی اور دور والا برابر ہے اور ان کا دور والا بھی ان میں سے قریب ترین کے برابر ہے۔ نیز رشوت سے بچو، خواہش پر فیصلہ کرنے سے بچو اور غصے کے وقت لوگوں کی پکڑ کرنے سے اجتناب کرو اور حق کو قائم کرو خواہ دن کے کچھ حصہ میں کیوں نہ ہو۔

السنن لسعید بن منصور، والسنن للبیہقی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیشی

۱۴۴۴۵ ... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی چیز پر آپس میں جھگڑا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے درمیان اور میرے درمیان کسی کو ثالث مقرر کرلو۔ چنانچہ دونوں نے زید بن ثابت کو اپنا فیصل مقرر کرلیا۔ پھر دونوں ان کے پاس چل کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم تمہارے پاس اس لیے آئے ہیں تاکہ تم ہمارے درمیان فیصلہ کردو۔ حالانکہ تمام فیصلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آتے تھے۔ چنانچہ جب دونوں حضرات حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اپنے بچھونے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے جگہ چھوڑ دی اور بولے: اے امیر المؤمنین! یہاں آ جائیے یہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: یہ پہلا ظلم ہے جو تم نے اپنے فیصلے میں ظاہر کیا۔ بلکہ میں اپنے فریق کے ساتھ بیٹھنا پسند کروں گا۔ آخر کار دونوں حضرات حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ گئے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کسی چیز کے متعلق دعویٰ ظاہر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا۔ قاعدہ کے مطابق ابی رضی اللہ عنہ پر گواہ اور عمر رضی اللہ عنہ پر قسم آتی تھی لیکن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ابی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: امیر المؤمنین کو قسم اٹھانے سے تم معاف رکھو۔ اور ان کے علاوہ میں کسی اور کے لیے بھی یہ مطالبہ بھی نہ کرتا۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے از خود قسم اٹھالی اور پھر قسم کھائی کہ جب تک عمر اور زید کی حیثیت مساوی نہیں ہو سکتی کیونکہ عمر کے نزدیک تمام مسلمانوں کی عزت و آبرو برابر ہے۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۴۴۴۶ ... یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جب میرے پاس دو شخص اپنا کوئی مقدمہ لے کر آتے ہیں تو مجھے کوئی پروا نہیں ہوتی کہ حق کس کی طرف ہے۔ ابن سعد

۱۴۴۴۷ ... سعید بن المسیب رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی اور ایک مسلمان اپنا مشترکہ مقدمہ لے کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حق کو یہودی کے لیے سمجھا تو اس کے لیے فیصلہ کردیا۔ یہودی نے آپ رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہو کر کہا: اللہ کی قسم! آپ نے میرے لیے حق کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ (کوڑا) مارا اور فرمایا: تجھے کیا علم (کہ میں نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا ہے)؟ یہودی نے کہا: ہم تورات میں پاتے ہیں کہ کوئی قاضی حق کے ساتھ فیصلہ نہیں کرسکتا مگر جبکہ اس کے دائیں طرف ایک فرشتہ ہو اور بائیں طرف ایک فرشتہ ہو جو اس کو درست راہ دکھاتے رہیں اور حق کی توفیق دیتے رہیں جب تک کہ وہ حق کے ساتھ ہو۔ جب وہ حق کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ دونوں فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ موطا امام مالک، ابن عبدالحکم، فی فتوح مصر

۱۴۴۴۸ ... قاسم بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے پوچھا: من انت؟ تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں دمشق کا قاضی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تو کیسے فیصلہ کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا: کتاب اللہ کے ساتھ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

پوچھا اگر ایسا مسئلہ آ جائے جو کتاب اللہ میں نہ ہو؟ عرض کیا سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ فرمایا اگر ایسا مسئلہ آ جائے جو کتاب اللہ میں اور نہ سنت رسول اللہ میں ہو تب؟ عرض کیا: پھر میں اپنی رائے میں اجتہاد کرتا ہوں اور اپنے (اہل علم) ہم نشینوں سے مشاورت کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: بہت اچھا۔

نیز فرمایا: جب تو فیصلے کے لیے بیٹھا کرے تو یہ دعا پڑھ لیا کر:

اللّٰهم انی اسألک ان افتی بعلم وان اقضی بحکم واسألک العدل فی الرضی والغضب

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ علم کے ساتھ فیصلہ کروں، (تیرے) حکم کے ساتھ فتویٰ دوں اور تجھ سے سوال کرتا ہوں رضا اور غضب میں عدل وانصاف کا۔ راوی محارب بن دثار کہتے ہیں کہ پھر وہ آدمی رخصت ہو کر تھوڑی دور گیا تھا کہ واپس آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا میں نے خواب دیکھا ہے کہ سورج اور چاند ایک دوسرے کے ساتھ قتال (جنگ) کر رہے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ ستاروں کی فوج ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو کس کے ساتھ تھا؟ اس نے کہا: چاند کے ساتھ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نعوذ باللہ، اللہ تیری پناہ ہو۔ اللہ کا فرمان ہے:

وجعلنا اللیل والنهار آیتین فمحونا آیة اللیل وجعلنا آیة النهار مبصرة.

اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنائی ہیں، پس ہم رات کی نشانی مٹا دیتے ہیں اور دن کی نشانی کو دکھانے والا بنا دیتے ہیں۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو فرمایا: اللہ کی قسم! آئندہ تم کبھی کسی منصب پر فائز نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ اس کو معزول کر دیا۔ لوگوں کا گمان ہے کہ بعد میں وہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف جنگ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مارا گیا۔

ابن ابی الدنیا، مصنف عبدالرزاق

فیصلہ کرنے کی بنیاد

۱۴۳۴۹ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ میں سے جو حکم تم پر ظاہر ہو اس کے مطابق فیصلہ دیا کرو۔ اگر تم کو ساری کتاب اللہ کا علم نہ ہو تو (درپیش مسئلے میں) رسول اللہ ﷺ کا جو فیصلہ تم کو معلوم ہو اس کے مطابق فیصلہ کر دیا کرو اور اگر تم کو رسول اللہ ﷺ کے تمام فیصلے معلوم نہ ہوں تو ہدایت یافتہ ائمہ میں سے کسی کے مطابق فیصلہ کر دو اور اگر تم کو وہ تمام فیصلے معلوم نہ ہوں جو ائمہ کرام نے کیے ہیں تو اپنی رائے کا اجتہاد کرو اور اہل علم واصلاح سے مشورہ کر لیا کرو۔ ابن عساکر

۱۴۳۵۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو جب عہدۂ قضاء سپرد کیا تو فرمایا: جب تم خرید و فروخت نہ کرو، کسی کو نقصان نہ دینا، خریدنا اور نہ بیچنا اور نہ رشوت لینا۔ ابن عساکر

۱۴۳۵۱ محارب بن دثار سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دمشق کے قاضی سے دریافت فرمایا: تو کیسے فیصلہ کرتا ہے؟ اس نے کہا: کتاب اللہ کے ساتھ۔ پوچھا: جب ایسا کوئی قضیہ تمہارے سامنے پیش ہو جو کتاب اللہ میں نہ ہو تو؟ عرض کیا: تب میں سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ پوچھا: جب ایسا کوئی قضیہ پیش آ جائے جس میں رسول اللہ ﷺ کی سنت بھی ظاہر نہ ہو تب؟ عرض کیا: تب میں اپنی رائے میں اجتہاد کرتا ہوں اور اپنے ہم نشینوں سے مشاورت کر لیتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی تحسین فرمائی: تم بہت اچھا کرتے ہو۔

ابن جریر

۱۴۳۵۲ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح کو کوفہ کی قضاء پر (عہدۂ قضاء سپرد کر کے) بھیجا تو ارشاد فرمایا: دیکھ جو فیصلہ تجھے کتاب اللہ میں واضح نظر آئے اس کے متعلق کسی سے سوال نہ کر (بلکہ نافذ کر دے) اور جو حکم کتاب اللہ میں واضح نہ ہو اس میں سنت رسول اللہ پر عمل کر اور جو حکم سنت رسول اللہ میں بھی ظاہر نہ ہو اس میں اپنی رائے کا اجتہاد کر۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۴۴۵۳ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا: جب تمہارے پاس کوئی حکم کتاب اللہ کا آئے تو اس کو نافذ کر دو۔ اگر کوئی حکم کتاب اللہ میں نہ ہو اور سنت رسول اللہ میں ہو تو اس کے ساتھ فیصلہ کر دو اور اگر کوئی حکم نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں ہو تو جس طرح دوسرے ائمہ ہدایت نے فیصلہ کیا ہو اس طرح فیصلہ کر دو۔ اور اگر کوئی فیصلہ ایسا آ جائے جس کا حکم کتاب اللہ میں ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں اور نہ کسی پہلے واقعات میں گزرا ہو۔ تو ایسا کوئی فیصلہ آ جائے تو تب تم صاحب اختیار ہو اگر تم چاہو تو اس موقع میں میری رائے معلوم کر لو اور میں سمجھتا ہوں کہ تمہارا مجھ سے مشورہ کرنا تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۴۴۵۴ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ (گورنر) کو لکھا: ابو مریم کے فیصلے میں خیال رکھنا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابو مریم کو متہم نہیں سمجھتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس کو متہم خیال نہیں کرتا لیکن جب بھی تم کسی فریق کو حکم پر آمادہ دیکھو اس کو ہٹا دو۔ السنن للبیہقی

۱۴۴۵۵ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں فلاں آدمی کو عہدۂ قضاء سے برطرف کر کے دوسرے فلاں شخص کو اس عہدہ پر بٹھاؤں گا کہ جس کو کوئی بھی زبردست آدمی دیکھے گا تو ڈر جائے گا۔ السنن للبیہقی

۱۴۴۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے (خدمت رسول اللہ ﷺ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر مجھے ایسا کوئی مسئلہ پیش آ جائے جس میں نہ قرآن کا کوئی حکم سامنے ہو اور نہ سنت رسول ہو تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس میں فقہاء اور عبادت گزار مومنوں کے درمیان اس کا مشورہ کرو اور کسی خاص رائے پر فیصلہ نافذ نہ کرو۔ الاوسط للطبرانی، ابو سعید فی القضاۃ

۱۴۴۵۷ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو حاضر کیا گیا جس پر دو آدمیوں نے گواہی دی کہ اس نے چوری کا ارتکاب کیا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ (اس چور کے معاملے سے ہٹ کر) دوسرے لوگوں کے معاملات نمٹانے لگے اور پھر جھوٹے گواہوں کو دھمکایا اور ارشاد فرمایا: میرے پاس جب بھی کوئی جھوٹا گواہ لایا گیا میں اس کو ایسی ایسی (کڑی) سزا دوں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں گواہوں کو طلب فرمایا لیکن ان دونوں میں سے کسی کو نہ پایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ملزم چور کو چھوڑ دیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

فیصلہ کرنے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو مقدم رکھنا

۱۴۴۵۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منصب پر روانہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ کے حکم کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور شیطان کے حکم کو اپنے قدموں کے پیچھے رکھو۔ ابو سعید النقاش فی کتاب القضاۃ

کلام: ...... مذکورہ روایت کی سند میں یعقوب بن محمد الزہری، عبدالعزیز بن عمران الزہری اور محمد بن عبدالعزیز جیسے راوی ضعیف ہیں۔

۱۴۴۵۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حاکم (فیصلہ کرنے کے لیے) بیٹھ جائے تو دونوں فریقوں کے سامنے بیٹھنا چاہیے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت رسول اسی طرح جاری رہی ہے اور ائمہ ہدایت ابوبکر و عمر کا بھی یہی طریقہ رہا ہے۔ ابن عساکر

۱۴۴۶۰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جب تیرے سامنے کوئی فیصلہ آ جائے جس کا حکم صادر کیے بغیر چارہ کار نہ ہو تو کتاب اللہ کے مطابق حکم کر دے۔ اگر تو کتاب اللہ سے حکم حاصل کرنے میں عاجز آ جائے تو سنت رسول ﷺ کے مطابق حکم صادر کر دے۔ اگر اس سے بھی عاجز ہو تو جس طرح دوسرے نیک لوگوں نے فیصلہ کیا ہو اس طرح فیصلہ کر دے۔ اگر ان کے مطابق حکم صادر کرنے سے عاجز ہو تو اس کی طرف اشارہ تک کر دے اور کوتاہی نہ کر اور اگر یہ بھی تجھ سے ممکن نہ ہو تو اس مسئلہ میں حکم صادر کرنے سے بھاگ جا اور شرم محسوس نہ کر۔ المصنف لعبد الرزاق

تئی ہیں (ابھی ابتداء ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ہم تجھے کچھ ہدیہ دینا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ کعبہ پر غلبہ پالیں اور اس کو اپنا وطن ٹھہرالیں (تو میں مسلمان ہوسکتا ہوں، چونکہ اس وقت تک اسلام کی قوت کا اندازہ ہوجائے گا)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تم ہو اور اس بات کو ضرور دیکھو گے۔ پھر فرمایا: اے بلال! اس کا تھیلا دو۔ عمدہ ترین کھجوروں سے بھرا۔ چنانچہ پھر میں منہ موڑ کر چل دیا تو آپ ﷺ نے میرے متعلق ارشاد فرمایا: یہ شخص بنی عامر کا بہترین شہسوار ہے۔

چنانچہ اس کے بعد ایک مرتبہ جب میں اپنے گھر والوں کے ساتھ غور مقام پر تھا کہ ایک سوار میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا: مکہ سے۔ میں نے پوچھا: لوگوں کا کیا حال ہے؟ اس نے خبر دی کہ اللہ کی قسم! مکہ پر محمد غالب آگئے ہیں اور اس کو اپنا وطن ٹھہرالیا ہے۔ میں نے کہا: میری ماں مجھے روئے کاش میں اس دن مسلمان ہو جاتا اور مجھ سے حیرۃ (بہت بڑا علاقہ) مانگتا تو وہ مجھے ضرور بطور جاگیر عطا فرمادیتے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مشرک کا ہدیہ قبول نہ کرنا

۱۴۳۷۵... زہری رحمۃ اللہ علیہ عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے اور وہ اپنے چچا سے وہ عامر بن مالک سے روایت کرتے ہیں، عامر فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس ہدیہ لے کر حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

ہم کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتے۔ ابن عساکر

۱۴۳۷۶... حبیب سے مروی ہے کہ میں نے امیر مختار کے ہدایا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آتے ہوئے دیکھے اور ان دونوں کو قبول کرتے ہوئے بھی دیکھا۔ ابن جریر فی التھذیب

۱۴۳۷۷... محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ابن معمر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس دس ہزار درہم بھیجے اور آپ رضی اللہ عنہما نے ان کو قبول فرمالیا۔ ابن جریر فی التھذیب

۱۴۳۷۸... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سات گھروں میں بکری کی ایک سری گھومتی رہی ہر ایک دوسرے کو اپنی جان پر ترجیح دیتا تھا حالانکہ ان میں سے ہر ایک اس کا سخت محتاج تھا حتی کہ دوسری گھوم پھر کر اسی پہلے گھر میں واپس پہنچ گئی جہاں سے چلی تھی۔ ابن جریر

۱۴۳۷۹... عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام (حالت شرک میں) مکہ سے آئے اور ذی یزن کا قیمتی حلہ وہاں سے خریدا پھر وہ پہنا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کردیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو واپس کردیا اور ارشاد فرمایا:

ہم کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتے۔

چنانچہ پھر حکیم نے اس کو فروخت کرنے کے لیے پیش کردیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حلہ کے خریدنے کا حکم دیا۔ لہٰذا وہ حلہ آپ کے لیے خرید لیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو زیب تن فرمایا اور مسجد میں تشریف لائے۔

حکیم کہتے ہیں: میں نے اس حلہ میں جب آپ کو دیکھا تو کسی کو آپ سے زیادہ حسین نہیں پایا گویا آپ ﷺ چودھویں رات کا چاند ہیں۔ اور میں آپ کو دیکھ کر یہ شعر پڑھے بغیر نہ رہ سکا:

ما ینظر الحکام بالفصل بعد ما بدا واضح ذو غرة وحجول

اذا واضعوه المجد اربی علیهم بمستفرغ ماء الذناب سجیل

چنانچہ رسول اللہ ﷺ یہ اشعار سن کر ہنس دیئے۔ ابن جریر

۱۴۳۷۳ پر یہ روایت مع ترجمہ اشعار کے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۳۸۰... طاؤوس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کو کوئی ہدیہ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے اچھا ہدیہ اس کو دیدیا مگر

وہ خوش نہ ہوا پھر آپ ﷺ نے تین بار اس سے اچھا ہدیہ اس کو دیا مگر وہ پھر بھی خوش نہ ہوا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا ارادہ ہو گیا ہے کہ کسی سے ہدیہ قبول نہ کروں۔ اور بعض دفعہ یہ فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ آئندہ میں کسی سے ہدیہ قبول نہ کروں سوائے قریشی انصاری اور ثقفی کے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۴۳۸۱... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ہدیہ قبول فرمایا کرتے تھے اور اس کا بہتر بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔ البخاری، السنن

۱۴۳۸۲... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مسکین عورت نے مجھے ہدیہ دیا لیکن میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے وہ ہدیہ قبول نہ کیا۔ پھر میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو نے کیوں نہ ہدیہ قبول کر لیا پھر تو اس کو اچھا بدلہ دے دیتی۔ تو نے گویا اس کی تحقیر کر دی ہے۔ اے عائشہ! عاجزی و انکساری کو محبوب رکھو بے شک اللہ تعالیٰ عاجزی و انکساری کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے اور بڑائی چاہنے والوں کو دشمن رکھتا ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب، الدیلمی

۱۴۳۸۳... عبداللہ بن بریدہ سے مروی ہے کہ مجھے عامر بن طفیل عامری کے بھائی نے بتایا کہ عامر بن طفیل نے نبی اکرم ﷺ کو ایک گھوڑا ہدیہ کیا اور ساتھ میں یہ لکھا کہ میرے پیٹ میں پھوڑا نکل آیا ہے لہٰذا اپنے پاس سے کوئی دوا بھیج دیجئے۔ حضور ﷺ نے گھوڑا واپس کر دیا کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے جبکہ شہد کا ایک مشکیزہ بھیج دیا اور ارشاد فرمایا اس کے ساتھ علاج کرو۔ ابن عساکر

۱۴۳۸۴... ابو متوکل ناجی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بادشاہ روم نے حضور ﷺ کو ہدیہ میں سونٹھ کا ایک گھڑا بھیجا۔ آپ ﷺ نے اس کو اپنے اصحاب میں ٹکڑے ٹکڑے تقسیم کر دیا اور مجھے بھی ایک ٹکڑا عنایت فرمایا۔ ابن جریر

۱۴۳۸۵... عبدالرحمن بن کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کے منہ سے رال بہتی تھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ لے کر آیا آپ ﷺ نے اس کو اسلام کی دعوت دی لیکن اس نے اسلام لانے سے انکار کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ ابن عساکر

۱۴۳۸۶... عیاض بن حمار مجاشعی سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ اونٹنی پیش کی۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کیا تو اسلام قبول کر چکا ہے؟ انہوں نے انکار میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مجھے مشرکین کے ہدیہ (کو قبول کرنے) سے منع کیا گیا ہے۔ ابو داؤد، الترمذی، وقال حسن صحیح، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۴۳۸۷... عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عیاض بن حمار مجاشعی نے اپنے مسلمان ہونے سے قبل نبی اکرم ﷺ کو گھوڑا ہدیہ میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں مشرکین کے ہدیہ کو ناپسند کرتا ہوں۔ مسند احمد ۴/۱۶۲

رشوت

۱۴۳۸۸... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن جریر بزوری سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ہر سال اونٹ کی ران ہدیہ کرتا تھا۔ پھر ایک مرتبہ وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا ایک مقدمہ لے کر حاضر ہوا اور بولا: اے امیر المؤمنین! ہمارے درمیان اس طرح فیصلہ کر دیجئے جس طرح اونٹ کی ران کو اس کے جوڑ سے فیصل (جدا) کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ ہدایا قبول نہ کرو کیونکہ یہ رشوت ہے۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف، وکیع فی الغرر، ابن عساکر، السنن للبیہقی

۱۴۳۸۹... موسیٰ بن طریف سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مال کی تقسیم فرمائی اور ایک آدمی کو بلایا جو لوگوں کے درمیان حساب کتاب اور شمار کیا کرتا تھا۔ لوگوں نے اس کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اس کو بھی اس کے کام کی اجرت دے دیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ چاہے تو ٹھیک ہے ورنہ یہ جائز (سحت) ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسدد، ابو عبید فی الاموال، السنن للبیہقی، وصححہ، ابن عساکر

۱۴۴۹۹ ابو رجاء سے مروی ہے کہ مجھے میرے آقا اور کردہ غلام نے میرے پاس ایک بھگوڑا غلام ارض سواد سے پکڑ کر بھیجا جو اس نے انعام پانے کے لیے پکڑا تھا۔ لیکن وہ غلام پھر بھاگ گیا چنانچہ دونوں قاضی شریحؒ کے پاس حاضر ہوئے۔ قاضی شریحؒ نے مجھے ضامن قرار دے دیا۔ پھر ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کو سارا قصہ سنایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شریحؒ نے غلط کہا ہے اور برا فیصلہ کیا۔ سیاہ فام غلام میرے خادم (بھگوڑے) غلام کے لیے قسم اٹھائے گا کہ وہ واقعی بھاگ گیا ہے اور اس پر کوئی چیز لازم نہیں۔

الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۴۵۰۰ حنش بن المعتمر سے مروی ہے کہ دو آدمی ایک خچر کے سلسلے میں اپنا تنازعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ ایک کے ساتھ پانچ گواہ تھے جو اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ یہ خچر اسی کے ہاں پیدا ہوا ہے۔ جبکہ دوسرا شخص دو گواہ لے کر آیا جو اس کے متعلق گواہی دے رہے تھے کہ وہ خچر اس کے ہاں پیدا ہوا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس موجود حاضرین کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر میں زیادہ گواہوں والے کے حق میں فیصلہ دیدوں تو ممکن ہے کہ دو گواہ پانچ گواہوں سے زیادہ بہتر ہوں۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: اس مقدمے میں فیصلہ بھی ہو سکتا ہے اور دونوں آپس میں صلح بھی کر سکتے ہیں۔ اور میں تم کو فیصلے اور صلح دونوں طریقے بتاتا ہوں۔ صلح تو یوں ممکن ہے کہ یہ جانور دونوں کے درمیان تقسیم ہو جائے اس کے لیے پانچ حصے اور اس کے لیے دو حصے۔ جبکہ حق کے مطابق فیصلہ یوں ہوگا کہ دونوں میں سے ایک اپنے گواہوں کے ساتھ قسم اٹھائے کہ یہ اس کا خچر ہے اس نے اس کو فروخت کیا ہے اور نہ ہبہ کیا ہے اور دوسرا چاہے تو اس سے سخت ترین قسم اٹھوا سکتا ہے۔ پھر یہ خچر لے لے گا۔ پھر اگر تمہارا اس بات میں اختلاف ہو جائے کہ قسم کون اٹھائے تو اس کا حل یہ ہے کہ میں ان دونوں کے درمیان قرعہ ڈالتا ہوں۔ جس کے نام قرعہ نکل آئے گا وہی قسم اٹھائے گا۔

حنش ابن معتمر فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی طریقہ پر فیصلہ فرمایا اور میں اس بات پر گواہ ہوں۔

المصنف لعبد الرزاق، الکبری للبیہقی

ذی الید کے حق میں فیصلہ

۱۴۵۰۱ یحییٰ الجزار سے مروی ہے کہ دو آدمی سواری کے ایک جانور کے بارے میں اپنا تنازعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ سواری کسی ایک کے قبضہ میں تھی۔ پھر اس نے بھی گواہ قائم کر دیے کہ یہ سواری اس کی ہے اور دوسرے نے بھی گواہ پیش کر دیے کہ یہ سواری اس کی ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سواری کا فیصلہ اس کے حق میں فرمایا جس کے قبضے میں وہ موجود تھی اور ارشاد فرمایا: اگر یہ کسی کے قبضہ میں نہ ہوتی اور یہ دونوں اپنے اپنے گواہ حاضر کر دیتے تو پھر یہ دونوں کے درمیان تقسیم ہو جاتی۔ المصنف لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۴۵۰۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ ان کے پاس ایک جھونپڑے کے متعلق اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ یہ دیکھا جائے کہ کون جھونپڑے کی رسی باندھنے کے زیادہ قریب ہے۔ جو جھونپڑے کو بنانے کا زیادہ قریب ہے وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ السنن للبیہقی

۱۴۵۰۳ عبد الاعلیٰ ثعلبی سے مروی ہے کہ میں قاضی شریحؒ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک عورت (ایک آدمی کے ساتھ) ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: اے ابو امیہ! (قاضی شریحؒ) یہ آدمی میرے پاس آیا، اس کا ارادہ مجھ سے نکاح کرنے کا نہیں تھا۔ میں نے اس کو اپنے ساتھ شادی کرنے کو کہا۔ تو اس نے کہا کیا تو میرے ساتھ تجارت کر سکتی ہے؟ چنانچہ میں نے اس کے ساتھ اپنی شادی کر لی۔ اور اپنے مال میں سے چار ہزار درہم میں نے اس کو دیے کہ یہ اس کے ساتھ اپنے مال میں تجارت کرنا چاہتی تھی حتیٰ کہ اس کا مال میرے مال سے بہت زیادہ بڑھ گیا تو یا کہ اونٹ کے پہلو میں کچھ بال۔

اب اس کا خیال ہے کہ یہ مجھے طلاق دے کر دوسری عورت کو بیاہ لے گا۔ قاضی شریح نے اس آدمی کو فرمایا: تیرا کیا خیال ہے یہ کیا کہتی ہے؟ آدمی نے کہا: یہ سچ کہتی ہے۔ قاضی شریح کے پاس موجود لوگوں کا خیال تھا کہ ایسا ہی ایک مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھی آیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آدمی کو فرمایا تھا:

تو طلاق دینے کا حق رکھتا ہے اور چار عورتوں سے نکاح کرنے کا بھی حقدار ہے۔ اگر تو اس کو طلاق دینا چاہتا ہے تو تو طلاق کا مالک ہے لیکن اس کا مال اس کو لوٹا دے اور اتنا ہی مزید اپنی طرف سے مہر کے نام سے اس کو دے جس کے عوض تو نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا۔ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ فیصلہ جو مجھ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے پہنچا میرا بھی تم دونوں کے لیے یہی فیصلہ ہے۔

السنن لسعید بن منصور

۲۸۰۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کو مہر بھی دے دیا۔ حالانکہ وہ اس کی رضاعی شریک بہن تھی۔ لیکن ابھی تک آدمی نے اس کے ساتھ مباشرت نہیں کی تھی۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عورت کے لیے حکم فرمایا کہ دیا ہوا مہر واپس کردے اور دونوں جدا ہو جائیں۔ السنن لسعید بن منصور

۲۸۰۵۵ محمد بن یحیی بن حبان سے مروی ہے۔ ان کے دادا حبان بن منقذ کے عقد میں دو عورتیں تھیں۔ ایک ہاشمیہ اور دوسری انصاریہ۔ پھر انہوں نے انصاریہ کو طلاق دے دی۔ اس وقت وہ اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ پھر اس انصاریہ پر ایک سال گزر گیا مگر اس کو حیض نہ آیا پھر دادا کا انتقال ہو گیا تو انصاریہ بولی: میں ان کی وراثت پاؤں گی کیونکہ مجھے ابھی تک حیض نہیں آیا۔ چنانچہ لوگوں نے یہ مقدمہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی انصاریہ طلاق یافتہ کے لیے میراث کا حکم دیا۔ ہاشمیہ عورت نے عثمان بن عفان کو ملامت کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہاشمیہ کو فرمایا: یہ فیصلہ تیرے چچا زاد کا ہے۔ انہی نے ہم کو اس کا مشورہ دیا ہے۔ یعنی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے۔ موطا امام مالک، السنن للبیہقی

ابن منقذ کی طلاق کا واقعہ

۲۸۰۵۶ ابن جریج، عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی جن کو حبان بن منقذ کہا جاتا ہے نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ حبان اس وقت تندرست اور صحیح سالم تھے۔ جبکہ ان کی مطلقہ بیوی دودھ والی تھی۔ وہ سترہ یا اٹھارہ ماہ تک یونہی پاک رہی اور اس کو حیض نہ آیا۔ رضاعت نے اس کو حیض نہ آنے دیا۔ جبکہ حبان اس کو طلاق دینے کے سات یا آٹھ ماہ بعد مرض الموت میں پڑ گئے۔ ان کو کسی نے کہا: تمہاری بیوی تمہاری وارث بنا چاہتی ہے۔ کیونکہ تین حیض نہ آنے کے سبب ابھی وہ تم سے بالکلیہ فارغ نہیں ہوئی ہے۔ حبان نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا مجھے خلیفہ عثمان کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ان کی خدمت میں پہنچ کر حبان نے اپنی مطلقہ بیوی کی حالت کا ذکر کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس علی بن ابی طالب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا: تم دونوں کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہمارا خیال ہے کہ اگر حبان مر گئے تو وہ ان کی وارث ہوگی اور اگر وہ مر گئی تو حبان اس کے وارث ہوں گے۔ کیونکہ وہ ان بڑی بوڑھیوں میں سے نہیں ہے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں اور نہ ان کنواریوں میں سے ہے جن کو ابھی حیض نہیں آیا ہے۔ لہٰذا اس کی عدت تین ماہ نہیں بلکہ تین حیض ہے اور وہ ابھی اپنی عدت حیض پر ہے، خواہ زیادہ ہو یا تھوڑی۔

چنانچہ حبان اپنے اہل خانہ کے پاس واپس ہوئے اور اپنی بچی کو لے لیا اور جب اس کی ماں دودھ پلانے سے ٹھہری تو اس کو ایک حیض آ گیا۔ پھر دوسرا حیض آ گیا مگر تیسرا حیض آنے سے قبل حبان کو موت آ گئی چنانچہ آپ نے متوفی عنہا کی عدت گزاری۔ یعنی حبان کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن تک وہ عدت میں رہی اور حبان کی وراثت بھی پائی۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۲۸۰۵۷ مسند الشافعی، ابو یوسف، عن عبدالرحمن الاوزاعی سے مروی ہے، وہ جعفر بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت

کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کی گواہی اور صاحب حق کی قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ نیز صاحب حق کی قسم اور اس کے گواہ کی گواہی کے ساتھ فیصلہ فرمایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عراق میں اسی طرح ایک فیصلہ کیا۔ ابو عبداللہ بن ماکرو فی اما لیہ

۱۴۰۵۸۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حضور میں ایک مسئلہ پیش کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو سن کر کھڑے ہو گئے پھر بیٹھ گئے۔ ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس مسئلے کے حل کے لیے اصحاب نبی ﷺ کو جمع کیا اور اس مسئلے کو ان پر پیش کیا اور فرمایا: تم مجھے اس کا جواب دو۔ لوگوں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! آپ کی ذات مرجع خلائق ہے، آپ ہی مشکل مسائل کا حل نکالنے والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غضب ناک ہو گئے اور ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈرو اور درست بات کہو اللہ تمہارے اعمال کو درست کر دے گا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ جس چیز کے بارے میں ہم سے سوال فرما رہے ہیں ہم اس کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں حقیقت کی تہہ میں اتر جانے والے اور علم کے باب کو جانتا ہوں، وہی مرجع الناس ہے اور وہی مشکل مسائل کا حل نکالنے والا ہے، کہاں ہے وہ؟ لوگوں نے کہا: شاید آپ کا ارادہ ابن ابی طالب کو پوچھنے کا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم وہی ہے اور اللہ ذوالقوۃ نے اس جیسا دوسرا پیدا نہیں کیا ہے، ہم کو ان کے پاس لے چلو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! کیا آپ ان کے پاس چل کر جائیں گے؟ ارے وہ آپ کے پاس آجائیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس! وہ خاندان بنی ہاشم اور خاندان رسول کے چشم و چراغ ہیں اور علم کا منبع ہیں۔ ان کے پاس چل کر جایا جاتا ہے، وہ خود نہیں آتے، ان ہی کے گھر میں حاکم پیش ہوتے ہیں۔ چلو ان کو ڈھونڈو۔

چنانچہ حضرات ان کی تلاش میں نکلے تو ان کو اپنے باغ میں پایا۔ وہ اس آیت کی بار بار تلاوت کر رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے:

ایحسب الانسان ان یترک سدی.

کیا انسان گمان کرتا ہے کہ اس کو بے کار چھوڑ دیا جائے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح کو فرمایا: تم نے جو مسئلہ ہم کو سنایا ہے وہ ابوالحسن کو سناؤ۔ قاضی شریح نے فرمایا: میں عدالت نشست میں تھا۔ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ:

ایک آدمی نے اپنی دو عورتیں حوالے کیں جن میں ایک آزاد ہے اور مہر والی تھی جبکہ دوسری ام ولد (باندی) تھی۔ اور اس کو کہا کہ میری واپسی تک ان کے خرچ پانی کا خیال رکھو۔ پھر گزشتہ رات دونوں نے ایک ساتھ بچوں کو جنم دیا۔ ایک نے لڑکی جنی دوسری نے لڑکا جنا۔ لیکن اب دونوں ہی (بچی) میراث کے لالچ میں لڑکے کا دعویٰ کر رہی ہیں اور لڑکی کو کوئی بھی قبول نہیں کر رہی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح سے پوچھا: تم نے دونوں کے درمیان کیا فیصلہ کیا؟ قاضی شریح نے کہا: اگر میرے پاس کیا فیصلہ ہوتا جس کے ذریعہ میں دونوں کے بیچ فیصلہ کرسکتا تو ہم ان کو آپ کے پاس نہ لاتے۔

دو عورتوں کے درمیان فیصلہ

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک تنکا اٹھا کر ارشاد فرمایا: یہ مسئلہ اس تنکے سے بھی زیادہ آسان ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک پیالہ منگوایا، دونوں میں سے ایک عورت کو فرمایا: اس میں اپنا (سا) دودھ نکالو۔ چنانچہ اس نے اپنا دودھ اس پیالے میں نکالا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا وزن کر لیا۔ پھر دوسری عورت کو فرمایا: اب تم اپنا دودھ نکالو۔ چنانچہ اس نے بھی اپنے پستانوں کا دودھ نکالا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا بھی وزن کیا تو اس کو پہلی عورت کے دودھ سے نصف پایا۔ چنانچہ اس دوسری عورت کو فرمایا: تو اپنی بچی لے لے اور پہلی کو فرمایا: تو بیٹا لے لے۔

پھر قاضی شریح کو فرمایا: کیا تم کو معلوم نہیں کہ لڑکی کا دودھ لڑکے کے دودھ سے نصف ہوتا ہے۔ لڑکی کی میراث لڑکے کی میراث سے نصف

چنانچہ لوگوں نے حکم کی تعمیل کی اور پھر واقعۃً وہ بھائی بھی تین یوم تک جیا اور مر گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اے علی بن ابی طالب! تو ہی ہر مشتبہ اور مشکل مسئلہ کو حل کرتا ہے اور ہر حکم کو واضح کرتا ہے۔ ابو طالب المذکور

فائدہ:...... مذکورہ روایت کے ضعیف ہونے میں صرف یہ کہ سعید بن مسیب جو اس کے راوی ہیں ان کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ یعنی دونوں کا زمانہ مختلف ہے اور درمیان کا راوی متروک ہے۔ لیکن یہ سعید کے لیے باعث عیب نہیں۔

سایہ پر حد جاری کرنا

۱۳۵۰۰ ابو مجلز سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں سویا تو مجھے ام فلاں کے ساتھ خواب میں احتلام ہو گیا۔ جبکہ (اس عورت کا) آدمی قریب بیٹھا ہوا تھا۔ لہٰذا وہ غضب ناک ہو گیا اور اچھل کر اس خواب والے کے ساتھ چمٹ گیا اور بولا: یا امیر المؤمنین! میرا اس سے حق دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرا دیے اور ارشاد فرمایا: میں نائم (سونے والے) پر اس کے علاوہ کوئی حکم نہیں پاتا کہ اس کو دھوپ میں کھڑا کر کے اس کے سائے پر حد (زنا) جاری کروں۔ چنانچہ دونوں باہم یہ جھگڑا کر رہے اور وہ الگ ہو جاؤ اور فقہاء اس میں حکم صرف یہی ہے کہ تو اس کے سائے کو مار لے۔

ابو طالب المذکور، المصنف لعبد الرزاق

۱۳۵۰۱ ثوری، سلیمان شیبانی سے وہ ایک آدمی سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا اور کسی نے کہا کہ اس شخص کا خیال ہے کہ میری ماں کے ساتھ احتلام ہو گیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو حکم فرمایا کہ اس کو لے جا کر دھوپ میں اس کو کھڑا کر کے اس کے سائے کو مار لے۔

۱۳۵۰۲ زر بن حبیش سے مروی ہے کہ دو آدمی کھانا تناول کرنے کے لیے بیٹھے ایک کے پاس پانچ روٹیاں تھیں دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں۔ جب دونوں نے کھانا اپنے سامنے رکھ لیا تو ایک آدمی نے ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کو سلام کیا۔ دونوں نے اس کو کھانے کی دعوت دی۔ چنانچہ وہ بیٹھ گیا اور تینوں نے مل کر آٹھ روٹیاں کھالیں۔ کھانے سے فراغت پر آدمی اٹھ گیا اور آٹھ درہم ان کو دے کر بولا یہ تمہارا بدلہ جو میں نے تمہارے ساتھ کھانا کھایا ہے اس کا۔ دونوں کا اختلاف ہو گیا۔ پانچ روٹیوں والے نے کہا: میرے پانچ درہم ہیں اور تیرے تین درہم۔ تین روٹیوں والے نے کہا: میں راضی نہیں ہوں الا یہ کہ سارے درہم دونوں کے درمیان نصف نصف ہوں گے۔ چنانچہ دونوں اپنا مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ دونوں نے اپنا قصہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین روٹیوں والے کو فرمایا: تیرے ساتھی نے جو حصہ تجھے پیش کیا ہے وہ تمہارے لیے بہت ہے۔ حالانکہ اس کی روٹیاں تمہاری روٹیوں سے زیادہ تھیں۔ تم تین روٹیوں پر راضی ہو جاؤ۔ اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں حق کے بغیر راضی نہ ہوں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حق میں تو تمہارا صرف ایک درہم ہے جبکہ اس کے سات درہم ہیں۔ آدمی نے کہا: سبحان اللہ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں حق یہی ہے۔ آدمی نے کہا: تب مجھے حق سمجھا دیجئے تاکہ میں اس کو قبول کر لوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آٹھ روٹیوں کے چوبیس تہائی نہیں بنتے؟ جو تم تینوں نے مل کر کھائے ہیں۔ اب تم میں سے زیادہ اور کم کھانے والا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس لیے یہ فرض کیا جائے گا کہ تم تینوں نے برابر برابر کھایا ہے۔ لہٰذا تو نے بھی آٹھ تہائی حصے کھائے ہوں گے حالانکہ تیری تین روٹیوں کے نو حصے بنتے تھے اور تیرے دوسرے ساتھی نے بھی آٹھ حصے کھائے جبکہ اس کی پانچ روٹیوں کے پندرہ حصے بنتے تھے اس کے سات حصے بچ گئے اور تیرا ایک حصہ بچا۔ لہٰذا تجھے ایک حصہ کے بدلے ایک درہم ملے گا اور اس کو سات حصوں کے عوض سات درہم ملیں گے۔ تب آدمی بولا اب میں (ایک درہم) پر راضی ہوں۔

الحافظ جمال الدین المزی فی تہذیبہ

رخصتی کے وقت لڑکی بدل کر دی

۱۴۵۱۳ ... ابوالحسین سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے مہر کے ساتھ ایک شامی کی بیٹی سے شادی کی۔ لڑکی کے باپ نے شادی کے بعد اپنی دوسری لڑکی کو شب زفاف کے لیے بھیج دیا جو کسی باندی کی بیٹی تھی۔ آدمی نے جب دوسری لڑکی کے ساتھ مباشرت کر لی تب اس سے پوچھا: تو کس کی بیٹی ہے؟ لڑکی نے کہا: فلاں باندی کی۔ آدمی کو حیرت ہوئی اور بولا میں نے تو تیرے باپ کے ساتھ اس کی دوسری مہر والی لڑکی سے شادی کی تھی۔ چنانچہ لوگوں نے یہ ماجرا حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کے بدلے عورت آگئی اور پھر اپنے شامی درباریوں سے پوچھا تو انہوں نے بھی کہی کہ عورت کے بدلے عورت آگئی۔ ایک آدمی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: آپ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیں۔ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مسئلہ کے تصفیے کے لیے بھیج دیا۔ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے اور اپنا مسئلہ پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زمین سے کچھ تنکا وغیرہ اٹھایا اور فرمایا: اس مسئلہ میں فیصلہ کرنا اس تنکے سے بھی زیادہ آسان ہے۔ آدمی نے جس عورت کے ساتھ جماع کیا ہے بوجہ جماع کے اس کا مہر تو اس کو ملے گا لیکن باپ پر لازم ہے کہ اس مہر کے ساتھ اپنی اصل بیٹی کو تیار کرے اور اس کو سامان جہیز دے۔ اور آدمی پھر بھی اس اصل بیوی کے قریب نہ جائے حتیٰ کہ اس دوسری کی عدت پوری ہو جائے۔

ابوالحسین کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لڑکی کے باپ کو حد جلد (کوڑے کی سزا) بھی جاری فرمائی یا ارادہ کر لیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۵۱۴ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: حق کا انقطاع شروط کے وقت ہوتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۵۱۵ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

اس (رسول) کے گھر میں فیصل اور حکام پیش ہوتے ہیں (یعنی آل رسول کے گھروں سے فیصلوں کے حکم معلوم ہوتے ہیں)۔

طبقات لعبد الرزاق

کلام: ...... روایت محل کلام ہے۔ اتقان ۱۴۰۱، اسرار المرفوعۃ ۳۴۳۔

۱۴۵۱۶ ... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اگر تم قاضی یا حاکم ہوتے پھر کسی انسان کو واجب الحد گناہ پر دیکھ لیتے تو کیا اس پر حد جاری کر دیتے؟ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں، جب تک میرے سوا کوئی اور بھی گواہی نہ دے دیتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم نے ٹھیک کہا۔ اگر اس کے علاوہ جواب دیتے تو ٹھیک نہ دیتے۔

ابن ابی شیبہ

۱۴۵۱۷ ... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: جب لوگوں کا کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے تو تم یہ دیکھو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ کس طرح فرمایا ہے۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے کسی مسئلے میں جس کا فیصلہ پہلے دور میں موجود نہ ہوتا تو کوئی فیصلہ نہ فرماتے تھے جب تک لوگوں سے سوال جواب اور مشاورت نہ فرما لیتے۔ ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۵۱۸ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے دو آدمی اپنی مخاصمت (جھگڑا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ اور دونوں ہی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے لیے شہادت بھی مانگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں شہادت دے دیتا ہوں لیکن فیصلہ نہیں کروں گا اور اگر چاہو تو فیصلہ کر دیتا ہوں اور شہادت نہیں دیتا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۵۱۹ ... سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: کسی عرب کی ایک باندی (قافلے سے) پیچھے رہ گئی اور دوسرے شہر میں آگئی۔ بنی عذرہ کے ایک آدمی نے اس کے ساتھ شادی کر لی۔ باندی نے اس کا لڑکا بھی جن دیا۔ پھر باندی کا مالک باندی تک پہنچ گیا۔ اس نے باندی اور اس کا لڑکا اپنے

ساتھ کرلیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ لڑکا عذری کا ہے اور عذری کے ذمہ ایک غلام یا باندی ہے۔ جو دو باندی کے مالک کو دے گا۔ لڑکے کے بدلے لڑکا اور لڑکی کے بدلے لڑکی۔ اگر نہ ملے تو شہر والوں کے لیے ساٹھ دینار یا سات سو درہم اور اہل گاؤں پر چھ جوان اونٹنیاں۔

الدارقطنی فی السنن

۱۴۵۲۰ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عربی کے بر فدیہ یعنی جان آزاد کرنے میں چھ جوان اونٹنیاں مقرر فرمائی تھیں اور یہی فیصلہ فرمایا کرتے تھے اس شخص کے بارے میں جو کسی عرب کی باندی سے شادی کر لیتا تھا اس کا فدیہ بھی چھ جوان اونٹنیاں مقرر فرماتے تھے۔ ابو عبید فی الاموال، السنن للبیہقی

۱۴۵۲۱۔۔۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب اور معاذ رضی اللہ عنہ بن عفراء کا تنازعہ ہوگیا دونوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اپنا ثالث مقرر کیا۔ دونوں چل کر ابی بن کعب کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے فرمایا: ان (فیصلہ کرنے والوں) کے گھر میں حکم (حکمران) چل کر آتے ہیں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قسم کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی (اور اپنا حق حاصل کیا)۔ مصنف عبدالرزاق

قرض کا بہترین فیصلہ

۱۴۵۲۲ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سات ہزار درہم قرض لیے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے واپسی کا تقاضا کیا تو مقداد رضی اللہ عنہ بولے: آپ کے چار ہزار درہم ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ عثمان سے قسم لے لیں کہ وہ قرض سات ہزار درہم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عثمان قسم اٹھاؤ میں تمہارا حق پورا دلاؤں گا۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھانے سے انکار کردیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تم کو جو مقداد دے رہے ہیں لے لو۔ السنن للبیہقی

حدیث صحیح ہے۔

۱۴۵۲۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ گواہ دعویدار کے ذمہ ہیں اور قسم اس پر ہے جس پر دعویٰ دائر کیا گیا جبکہ وہ دعویدار کے دعویٰ سے انکار کرے۔ ابن عساکر

۱۴۵۲۴ لیث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس دو فریق اپنا مقدمہ لے کر آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ٹھہرالیا (فیصلہ کرنے کی بجائے ان کو کچھ روک لیا) وہ پھر حاضر خدمت ہوئے آپ نے پھر ٹھہرالیا، وہ پھر تیسری بار حاضر خدمت ہوئے تب ان کے درمیان فیصلہ فرمادیا۔ آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب وہ پہلی بار حاضر ہوئے تو میرے دل میں ایک فریق کے لیے نرم گوشہ تھا جو دوسرے کے لیے نہیں تھا لہٰذا میں نے ایسے حال میں فیصلہ کرنا ناپسند کیا پھر وہ دوسری مرتبہ آئے تو اس وقت بھی کسی قدر سابقہ کیفیت برقرار تھی اس لیے میں نے فیصلہ کرنا نامناسب خیال کیا پھر جب یہ تیسری بار حاضر ہوئے تو وہ کیفیت مجھ سے چھٹ گئی تھی اس لیے میں نے اس بار دونوں کے درمیان فیصلہ کردیا۔

۱۴۵۲۵ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ کھجور کے ایک ذخیرے کے بارے میں ابی بن کعب اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کا تنازعہ کھڑا ہوگیا۔ ابی رضی اللہ عنہ رو پڑے اور بولے: تیری ہی تو بادشاہی میں ہے (فیصلہ انصاف کس سے ملے گا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے اور تمہارے درمیان کوئی مسلمان ثالث (فیصلہ کرنے والا) مقرر کرتا ہوں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زید ٹھیک ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی راضی ہوگئے۔ چنانچہ دونوں چل کر زید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے۔ زید رضی اللہ عنہ خلیفہ کو دیکھ کر اپنی مسند سے ہٹ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے گھر میں فیصلہ طلب کرنے آئے ہیں۔ تب زید رضی اللہ عنہ پہچان گئے کہ یہ دونوں بزرگ اپنا کوئی مقدمہ ان کے پاس لے کر

۱۳۵۳۲ ۔۔۔ زید بن ارقم سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ یمن سے ایک شخص آیا ان دنوں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور کی طرف سے امیر بن کر یمن گئے ہوئے تھے۔ یمن سے آنے والا شخص حضور اکرم ﷺ کو خبر دیتے ہوئے بتانے لگا کہ:

تین آدمیوں کا ایک لڑکے پر دعویٰ

یارسول اللہ! حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمی آئے۔ تینوں نے ایک بچے کے بارے میں اپنا تنازعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ ہر ایک کا گمان تھا کہ یہ لڑکا اس کا ہے۔ درحقیقت ان تینوں نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی پاکی میں جماع کیا تھا (جس کے نتیجے میں یہ لڑکا پیدا ہوا)۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تم تینوں ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑتے ہوئے شریک ہو۔ میں تم تینوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتا ہوں۔ پس جس کے نام قرعہ نکل آیا لڑکا اس کا ہو جائے گا اور اس پر دو تہائی دیت کے واجب ہوں گے۔ جو وہ اپنے دونوں ساتھیوں کو ادا کرے گا۔ لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور جس کے نام قرعہ نکلا لڑکا اس کے حوالہ کر دیا اور اس پر اس کے دونوں ساتھیوں کے لیے ایک ایک تہائی دیت واجب کر دی۔

یہ فیصلہ سن کر حضور اکرم ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ کے پچھلی کے دانت یا ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۵۳۳ ۔۔۔ عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی سے مروی ہے کہ ایک یہودی کے ان پر چار درہم قرض تھے۔ اس نے حضور اکرم ﷺ سے ان کی شکایت کی اور عرض کیا: اے محمد! میرے اس پر چار درہم ہیں۔ اور یہ عدم ادائیگی میں مجھ پر غالب آگئے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا حق ادا کر دو۔ عبداللہ بن ابی حدرد نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ حضور ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: اس کا حق ادا کر دو۔ میں نے پھر عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ میں نے اس کو کہا تھا کہ آپ ﷺ ہمیں خیبر کے جہاد کے لیے بھیجنے والے ہیں۔ تو مجھے امید ہے کہ ہم مال غنیمت لے کر لوٹیں گے پھر میں آکر اس کا قرض چکا دوں گا۔ لیکن حضور اکرم ﷺ نے تیسری بار بھی ارشاد فرمایا: اس کا حق ادا کر دو۔ اور حضور اکرم ﷺ جب تین بار ارشاد فرما دیتے تو پھر دوبارہ نہ فرماتے تھے۔ چنانچہ عبداللہ بن ابی حدرد اس فکر میں بازار کو نکلے، سر پر عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ جبکہ ایک یمنی چادر بطور لنگی تہبند باندھی ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سر سے عمامہ کھول کر اس کی ازار باندھ لی اور یمنی چادر نکال کر اس یہودی کو بولے لے میری یہ چادر چار درہم میں خرید لے۔ چنانچہ انھوں نے وہ چادر اس کو فروخت کر دی۔ ایک بڑھیا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذری اور پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھی تجھے کیا ہوا ہے؟ انھوں نے اس کو سارے واقعے کی خبر سنائی تو بڑھیا جس نے وہی چادر کندھے پر ڈال رکھی تھی اتار کر عبداللہ کی طرف اچھال دی اور بولی یہ لے تیری چادر۔ ابن عساکر

۱۳۵۳۴ ۔۔۔ ابن یمنی حجاج بن ارطاۃ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتاتے ہیں کہ مجھے ابوجعفر نے خبر دی کہ ایک کھجور کا درخت دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا۔ دونوں کا اس کے متعلق جھگڑا ہو گیا اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ ایک نے کہا: اس کو ہمارے درمیان آدھا آدھا چیر کر تقسیم فرما دیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام میں ضرر (نقصان) نہیں ہے (اس طرح وہ کسی کام کا نہ رہے گا) دونوں اس کی قیمت لگالیں (اور قیمت کے تعین ہونے کے ساتھ تنازعہ رفع کر لیں)۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۳۵ ۔۔۔ ابن جریج سے مروی ہے کہ عمرو بن شعیب کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اگر والد یا اولاد کا انتقال ہو جائے اور وہ مال یا ولاء (آزاد کردہ غلام کی وراثت) چھوڑ کر جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہوگا جو بھی ہوں۔ نیز حقیقی بھائی جو ماں باپ شریک ہو وہ کلالہ جس کے اولاد اور ماں باپ نہ ہوں کی میراث کا زیادہ حقدار ہے، پھر باپ شریک بھائی زیادہ حقدار ہے بنسبت حقیقی بھتیجوں (جو ماں باپ شریک بھائی کی اولاد ہوں) جب ماں باپ کی اولاد اور صرف باپ کی اولاد ایک جگہ شریک ہوں تو ماں باپ شریک اولاد زیادہ حقدار ہے بنسبت صرف باپ شریک اولاد کے۔ جب باپ کی اولاد رفع آگے ہو ماں باپ کی اولاد سے تو باپ کی اولاد زیادہ حقدار اور اولیٰ ہے۔

جب سب نسب میں برابر ہوں تو بنو الاب والام (ماں باپ شریک اولاد) بنو الاب (صرف باپ شریک اولاد) سے اولیٰ (مقدم) ہے۔ نیز حضور ﷺ نے فیصلہ فرمایا ماں باپ شریک بھائی اولیٰ ہے بنسبت صرف باپ شریک بھائی کے۔ نیز باپ شریک چچا ماں باپ شریک بھتیجوں سے زیادہ اولیٰ ہے۔ جب بنو الاب والام اور بنو الاب نسب میں بمنزلہ واحد یعنی ایک مرتبہ میں ہوں تو بنو الاب والام اولیٰ ہیں بنو الاب سے۔ پس جب بنو الاب ارفع (اعلیٰ نسب) ہوں بنی الاب والام سے (تو بنو الاب اولیٰ) ہیں بنی الاب والام سے۔ جب سب نسب میں برابر ہوں تو بنو الاب والام اولیٰ ہیں بنو الاب سے۔ نیز فرمایا: بھائی اور بھتیجے کی موجودگی میں چچا اور چچازاد وارث نہیں ہو سکتے۔ بھائی اور بھتیجے میں سے جو موجود ہو وہ میراث کا زیادہ حقدار ہے چچا اور چچازاد سے۔ نیز حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ آزاد کردہ غلاموں میں سے جس کے عصبہ موجود ہوں وہ اس کے وارث ہوں گے کتاب اللہ میں مقرر کردہ حصوں کے مطابق۔ اگر ان کے حصے ادا کرنے کے بعد مال بچ جائے تو دوبارہ انہی حصوں کے مطابق میراث تقسیم ہوگی حتیٰ کہ وہ عصبہ اس کے سارے مال کے وارث ہو جائیں۔ نیز آپ علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا خواہ اس کے سوا اس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اسی طرح مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔ جو اس کا وارث ہوگا وہ اس کی وراثت پائے گا یا اس کا رشتہ دار اس کی وراثت پائے گا۔ اگر مسلمان کا کوئی وارث حقیقی یا رشتہ دار نہیں ہے تو عام مسلمان۔ بیت المال کی شکل میں اس کا وارث ہوگا۔

نیز نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ہر وہ مال جو جاہلیت میں تقسیم ہو گیا وہ اسی تقسیم پر رہے گا۔ اور جس مال پر اسلام آ گیا اور وہ ہنوز تقسیم نہیں ہوا وہ اسلامی تقسیم پر تقسیم ہوگا۔

نیز عمرو بن شعیب نے ذکر کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی میراث اور وارثوں کے بارے میں بات چیت کی جن کے وہ ادوار سے ایک دوسرے کے بعد وارث چلے آ رہے تھے۔ حضور ﷺ نے منع فرما دیا اور فیصلہ فرمایا کہ ہر لاحق ہونے والا بچہ اوائل اسلام میں پیدا ہوئے کیونکہ جاہلیت میں لوگوں کی زانیہ باندی یا آزاد عورتیں تھیں اور لوگ ان کے ساتھ بدکاری کا پیشہ کرواتے تھے۔ پس جب کسی باندی کو کوئی بچہ ہوتا تو اس کا مالک بچے کو اپنا کہہ دیتا تھا اور کوئی زانی اپنا کہہ دیتا تھا اور پھر وہ اس کا وارث ہو جاتا تھا اگر وہ اپنے باپ کے جانے کے بعد اس کی طرف منسوب ہوا اور وارثوں نے بھی اس کو ملا لیا تو اگر وہ اس باندی کا ہے جو اس کے باپ کی ملکیت تھی جب وہ اس کے ساتھ ہمبستر ہوا تو تب وہ اس کے ساتھ لاحق ہو جائے گا یعنی اس کا بیٹا قرار پائے گا۔ لیکن باپ کی میراث میں وارث نہ ہوگا ہاں اگر دوسرے وارث اس کو شریک کرنا چاہیں تو جو جو شریک کریں انہی کے حصے میں وارث ہوگا۔ اور اگر اس نے پہلے ہی باپ کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کر دیا اور پھر وارثوں نے اس کے باپ کی وراثت پائی تو تب اس کا بھی وراثت میں حصہ ہوگا۔

نیز نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اگر وہ لڑکا ایسی باندی کا ہے جس کا مالک اس لڑکے کا باپ نہیں تھا یا وہ جس کو پکارا جاتا ہے (جس کی طرف منسوب ہو) یا وہ ایسی آزاد عورت کا لڑکا ہے جس کے ساتھ وہ متہم ہے (یعنی بدکاری کے نتیجے میں آزاد عورت سے پیدا ہوا ہے) تو یہ دونوں طرح کی اولاد باپ کے ساتھ نہیں لاحق ہوں گی اور نہ اس کی وارث ہوں گی خواہ وہ جس کا پکارا جاتا ہے اس نے خود اس کا دعویٰ کیا ہے تب بھی وہ اس کو شمار ہوگا بلکہ وہ ولد الزنا (حرامی) ہوگا صرف ماں کی طرف منسوب ہوگا خواہ اس کی ماں آزاد ہو یا باندی۔

نیز حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا بچہ صاحب بستر (شوہر یا باندی کے آقا) کا ہے اور زانی کے لیے (سنگساری کے) پتھر ہیں۔

نیز حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا جو زمانہ جاہلیت میں کسی کا حلیف تھا اس کو فرد پایا تو وہ (اسلام میں بھی) انہی کا حلیف ہے اور اس کو ان کی دیت کا حصہ بھی ملے گا اور اس کے حلیف اپنی دیت کی ادائیگی میں اس پر بھی تاوان رکھیں گے اور اس کی میراث اس کے عصبہ کے لیے ہوگی جو بھی ہوں۔ نیز حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام میں (اس طرح کا کوئی) حلف نہیں ہے (جس سے وہ اپنے خاندان سے کٹ کر حلیفوں کا ہو جائے) لیکن جاہلیت کے حلف کو قائم رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کو اسلام میں مضبوطی ہی دیتے ہیں بجائے کمی کے۔

نیز حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا عمریٰ اس کے لیے ہے جس نے جاری کیا (کسی نے کہا) یہ جائیداد زمین یا مکان میری یا تیری زندگی تک تیرے پاس ہے تو وہ اس کی زندگی کے بعد مالک کو واپس لوٹ جائے گا۔

نیز حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ موضحہ (وہ زخم جو ہڈی کی سفیدی ظاہر کردے) میں پانچ اونٹ ہیں یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ اور منقلہ (وہ زخم جس سے چھوٹی ہڈیاں نکل آئیں اور اپنی جگہ سے سرک جائیں) میں پندرہ اونٹ ہیں۔ یا ان کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ نیز حضور اکرم ﷺ نے آنکھ ضائع کرنے میں پچاس اونٹ مقرر فرمائے۔ یا ان کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ نیز آپ علیہ السلام نے پوری ناک کاٹنے میں پوری دیت لازم فرمائی اور اگر ناک کا سرا کاٹ دیا جائے تو اس میں نصف دیت یعنی پچاس اونٹ مقرر فرمائے یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ ہاتھ میں نصف دیت، پاؤں میں نصف دیت، یعنی پچاس اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ اور انگلیوں میں ہر انگلی میں دس دس اونٹ مقرر فرمائے اور سب میں تمام انگلیاں برابر ہیں۔ یا دس دس اونٹوں کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔

ٹانگ میں سینگ مارنے کا فیصلہ

نیز رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ایک شخص کے بارے میں جس کی ٹانگ میں کسی نے سینگ مار دیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بدلہ دلا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ جب تک کہ تمہارا زخم ٹھیک ہو جائے۔ لیکن آدمی بدلہ لینے پر مصر رہا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو بدلہ دلوا دیا۔ لیکن جس سے بدلہ لیا گیا تھا وہ تو صحیح ہو گیا اور بدلہ لینے والا لنگڑا ہو گیا۔ اس نے عرض کیا: میں تو لنگڑا ہو گیا جبکہ میرا ساتھی صحیح سالم ہو گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں نے تجھے حکم نہیں دیا تھا کہ تو بدلہ نہ لے جب تک کہ تیرا زخم نہ بھر جائے مگر تو نے میری بات نہ مانی۔ پس اللہ نے تجھے دور کر دیا اور تیرا لنگڑا پن بیکار ہو گیا۔ اس کا بدلہ یا ارش نہیں لیا جا سکتا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: یہ شخص جو لنگڑا ہو گیا اس کے علاوہ جس کو کوئی (کاری) زخم پہنچے تو وہ بدلہ نہیں لے بلکہ اس کی دیت لی جائے گی اور اگر کسی نے زخم کا بدلہ زخم سے لیا مگر وہ (لنگڑے پن کی) مصیبت میں مبتلا ہو گیا تو وہ پہلے والے سے دیت لے کر اس سے زخم کا بدلہ منع کیا جائے گا۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے عوض قتل کیا جائے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جو (غلام) آدمی جاہلیت میں مسلمان ہو گیا اس کا فدیہ آٹھ اونٹ ہیں اور اس کا بچہ اگر باندی سے ہو تو اس کا بدلہ دو دو خدمت گار ہیں ایک ایک مذکر ایک ایک مؤنث۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے جاہلیت کی قیدی عورت میں دس اونٹوں کے فدیہ کا فیصلہ فرمایا اور آپ کے بیٹے میں جو غلام سے پیدا ہوا ہو دو دو خدمت گار کا فدیہ ہے۔ نیز اس کی ماں کے موالی کی دیت کا فیصلہ فرمایا جو کہ اس کی ماں کے عصبہ ہیں۔ پھر ان عصبہ کو اس بچے کی اور عورت کی میراث ملے گی جب تک کہ بچے کا باپ آزاد نہ ہو۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے قیدیوں میں چھ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا آدمی میں، عورت میں اور بچے میں۔ اور یہ صرف عرب کے آپس میں ہے۔ اور جو عرب میں جاہلیت میں نکاح ہوا یا طلاق ہوئی پھر ان کو اسلام کا زمانہ آ گیا (اور وہ مسلمان ہو گئے) تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اسی حال پر برقرار رکھا سوائے سود کے چونکہ جس سود پر اسلام آ گیا اور وہ ابھی حاصل نہیں ہوا تو وہ مال کے مالک کو صرف اصل مال واپس کیا جائے گا اور ربوا (سود) ختم کر دیا جائے گا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۴۵۳۶ ... ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ دو انصاری آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اس میراث کے متعلق اپنا جھگڑا لے کر حاضر ہوئے جو پرانی ہو چکی تھی اور نہ ہی ان کے پاس کوئی گواہ تھے۔
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے پاس اپنا جھگڑا لے کر آئے ہو اور جن چیزوں میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی میں ان میں اپنی رائے کے ساتھ فیصلہ کر دیتا ہوں۔ پس یاد رکھو! میں جس کی حجت کو دیکھ کر ایسا فیصلہ کر دوں جس سے وہ اپنے بھائی کے حق کو چھین لے تو وہ ہرگز اس کو وصول نہ کرے کیونکہ درحقیقت میں اس کے لیے جہنم کی آگ کا ایک ٹکڑا نکال دیتا ہوں۔ جس کو وہ قیامت کے دن اپنی گردن میں ڈالے ہوئے آئے گا۔

یعنی دونوں آدمی روپے اور دونوں میں سے ہر ایک بول اٹھا یا رسول اللہ! میرا حق اس کو دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم نے یا مجھ فیصلہ کرتی لیا ہے تو جاؤ اور بھائی چارگی کے ساتھ حق کو تقسیم کرو اور قرعہ ڈال کر حصہ تقسیم کرلو اور پھر ہر ایک دوسرے کے لیے اپنا حصہ حلال کردے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابو سعید النقاش فی القضاۃ

۱۴۵۳۷ ہمیں معمر نے عاصم سے روایت بیان کی عاصم نے شعبی سے روایت کیا شعبی نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور قتادہ نے بیان کیا کہ:

ایک آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے ایک عورت کے متعلق مسئلہ دریافت کیا جس کا شوہر اس حال میں انتقال کرگیا کہ اس نے ابھی اس عورت سے مباشرت (نکاح) نہیں کیا تھا۔ اور نہ اس کے لیے کچھ (مہر وغیرہ) مقرر کرگیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تم یہ مسئلہ اور لوگوں سے دریافت کرلو کیونکہ بتانے والے لوگ بہت ہیں۔ آدمی نے کہا اللہ کی قسم اگر مجھے سال بھر بھی گھومنا پڑے تب بھی میں کسی اور سے سوال نہ کروں گا۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو مہینہ بھر پھرایا۔ پھر ایک دن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، وضو کیا پھر دو رکعت نماز ادا کی اور یہ دعا کی:

اللهم ماكان من صواب فمنك وماكان خطأ فمني.

اے اللہ! جو درست ہو وہ تجھ سے ہے اور غلط ہو تو میری طرف سے ہے۔

پھر ارشاد فرمایا میرا خیال ہے کہ اس عورت کو اس آدمی کی دوسری عورت جتنا مہر دیا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کو اس کی میراث بھی ملے گی نیز اس پر عدت گذارنا بھی لازم ہوگی۔ یہ سن کر آدمی جوش سے اٹھ کھڑا ہوا اور بولا: میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ نے بالکل رسول اللہ ﷺ جیسا فیصلہ کیا ہے جو انہوں نے بروع بنت واشق کے بارے میں کیا تھا اور وہ ہلال بن امیہ کی بیوی تھی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا تیرے سوا یہ فیصلہ کسی اور نے بھی سنا تھا؟ عرض کیا: جی ہاں۔ پھر وہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے کئی افراد کو لے کر حاضر ہوا اور انہوں نے بھی اس بات کی شہادت دی۔ چنانچہ لوگوں نے ابن مسعود کو کسی اور چیز پر اتنا خوش نہیں دیکھا تھا جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے کہ ان کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے موافق ہوگیا۔

فائدہ: ... مذکورہ روایت ابوداؤد نے کتاب النکاح باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا حتی مات، رقم ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶ پر قریب قریب انہی الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔ نیز دیکھئے سنن الترمذی رقم ۱۱۴۵۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۵۳۸ ہمیں معمر نے جعفر بن برقان سے روایت بیان کی۔ جعفر نے حکم سے روایت نقل کی کہ جب مذکورہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا رسول ﷺ سے متعلق اعراب (بدوؤں) کی بات کی تصدیق نہیں کی جاسکتی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۴۵۳۹ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو جھگڑالو جب رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا مقدمہ لے کر آتے اور دونوں کے درمیان معاہدہ کرنے کی تاریخ طے ہوتی تو جن میں سے وعدہ وفا کرتا آپ اسی کے مطابق فیصلہ دیدیا کرتے تھے۔ ابو سعید النقاش فی القضاۃ

کلام: ... روایت کی سند میں نافع بن نافع ضعیف ہے۔

۱۴۵۴۰ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنا مقدمہ لے کر حاضر ہوئے دونوں میں سے کسی کے پاس گواہ نہیں تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس متنازعہ مال کو دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کردیا۔ النقاش

۱۴۵۴۱ بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو کسی تہمت کی وجہ سے دن کی ایک گھڑی تک قید رکھا پھر اس کو چھوڑ دیا۔ ابن عساکر

۱۴۵۴۲ معاویہ بن حیدۃ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک تہمت میں ایک آدمی کو قید کیا پھر اس کو چھوڑ دیا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۴۵۴۳ مذکورہ صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک تہمت میں شہادت کو جائز فرمادیا۔ الطلبی فی القضاۃ

روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

صلح کرنے کا مشورہ

۱۳۵۴۴ ـــــ کعب بن مالک سے مروی ہے کہ وہ ایک آدمی کو اپنے حق کے لیے چمٹ گئے جو اس پر ان کو دینا بنتا تھا۔ دونوں کے شور غوغا کی آواز بلند ہوگئی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئی اور آپ نے سنی اور نکل کر باہر تشریف لائے اور پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے آپ کو ساری خبر سنائی۔ حضور ﷺ نے کعب کو فرمایا: اے کعب! اب آدھا حق اس سے لے لو اور آدھا اس کو چھوڑ دو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۴۵ ـــــ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قسم کو طالب حق (مدعی) پر لوٹا دیا کرتے تھے۔ ابن عساکر

۱۳۵۴۶ ـــــ علی بن الحسین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مدعی کے) شاہد کے ساتھ (مدعی کی ایک) قسم پر فیصلہ فرمایا۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۴۷ ـــــ ابن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ گواہ جب دونوں طرف سے برابر ہو جائیں تو دونوں فریقوں کے درمیان قرعہ ڈال لیا جائے۔

۱۳۵۴۸ ـــــ ابن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا شاہد (گواہ) کے ساتھ (گواہ والے کی) قسم پر۔ الجامع لعبد الرزاق

عمال کے مال کا مقاسمہ

۱۳۵۴۹ ـــــ یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عمال کے مال کو تقسیم کرنے کی وجہ خالد بن صعق کے چند اشعار تھے جو انہوں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجے تھے:

ذیل میں ان کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے:

امیر المومنین کو پیغام پہنچادے کہ تو مال اور سلطنت میں اللہ کا ولی ہے۔ ان لوگوں کو جزاء سے دور نہ رکھ۔ جو اللہ کے مال کو ہری بھری زمین تک پہنچاتے ہیں، نعمان کو پیغام بھیج دے کہ حساب کتاب یاد رکھ، اور جز ءکو اور بشر کو پیغام دیدے اور دونوں خرچ کرنے والوں کو ہرگز نہ بھول جانا۔ بنی غزوان کے سسرالی رشتہ دار بہت ہیں (لیکن) مجھے شہادت گواہی کے لیے نہ بلانا کیونکہ میں غائب ہو جاتا ہوں شہسواروں کی تیغ سے مانند ہرنیوں کے، موتیوں کے اور خوبصورت سرخ عصفور سے رنگے ہوئے لپٹے پردوں کے جو صندوقوں میں غائب ہو جاتے ہیں جب ہندی تاتر ہرن کے مشک سے بھرے نافے لے کر آتے ہیں جو مشک ان کی ناکوں سے مہک رہی ہوتی ہے تو جب وہ خرید و فروخت کرتے ہیں تو ہم بھی خرید و فروخت کرنا چاہتے ہیں اور جب وہ جنگ کرتے ہیں تو ہم بھی جنگ کرتے ہیں لیکن کہاں ان کے پاس مال ہے اور نہ ہی ہم مال مویشیوں والے ہیں۔ پس آپ ان کو میری جان تقسیم کردیں، جو جان میں آپ پر فدا کر چکا ہوں۔ کیونکہ وہ راضی ہو جائیں گے اگر آپ ان کے درمیان مجھے تقسیم کرلیں گے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار سن کر ان کے نصف اموال تقسیم کردیئے اور فرمایا: ہم نے خالد کو شہادت (گواہی) سے چھوڑ دیا اور نصف ہم ان عمال (ارکان حکومت) سے لیں گے۔ ابن عبدالحکم فی فتوح مصر

۱۳۵۵۰ ـــــ عبدالرحمن بن عبدالعزیز جو ثقہ شیخ ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے محمد بن مسلمہ کو عمرو بن العاص (مصر کے گورنر) کے پاس بھیجا اور ان کو لکھ کر بھیجا: اے وزراء حکومت تم لوگوں کے عمدہ اموال کے مالک بن بیٹھے ہو۔ جو حرام طریقے سے حاصل کرتے ہو، حرام ہی کھاتے ہو اور حرام ہی چھوڑ جاتے ہو۔ میں تمہارے پاس محمد بن مسلمہ کو بھیج رہا ہوں وہ تمہارا مال تقسیم کرنے آرہے ہیں ان کو اپنا مال پیش کردو۔ چنانچہ جب محمد بن مسلمہ ان کے پاس پہنچے تو انہوں (عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) نے ان کو کوئی ہدیہ دیا لیکن محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے وہ ہدیہ واپس کردیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ غضب ناک ہوگئے اور فرمانے لگے: اے محمد! تو نے میرا ہدیہ کیوں واپس کردیا حالانکہ

سفر میں نفل اور سنت کی قصر نہیں ہے

۲۳۵۵۳ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا سفر کی نماز (چار رکعتوں والی) دو رکعات ہیں چاشت کی نماز دو رکعات ہیں، فطر (اشراق) کی نماز دو رکعات ہیں۔ یہ مکمل ہیں بغیر کسی قصر کے (یعنی سفر حضر میں چاشت اور اشراق کے نوافل دو دو رکعات ہی ہیں) بمطابق رسول اللہ ﷺ کی زبان کے۔ اور خسارہ و گھاٹے میں پڑا جس نے جھوٹ بولا۔

الجامع لعبدالرزاق، الدارقطنی فی السنن، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، العدنی، المروزی فی العیدین، النسائی، ابن ماجہ، ابن یعلی، ابن جریر، ابن خزیمہ، الطحاوی، الشاشی، الدارقطنی فی الافراد، ابن حبان، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۲۳۵۵۴ ... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک وفد آیا جس میں عاصم بن عمرو بجلی بھی تھے وہ فرماتے ہیں کہ وفد نے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا یا امیر المومنین! ہم آپ کے پاس تین خصلتوں کے بارے میں سوال کرنے آئے ہیں عورت جب حائضہ ہو تو آدمی کے لیے اس کی قربت کس حد تک حلال ہے؟ جنابت سے غسل کا کیا طریقہ ہے؟ اور گھروں میں قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ! کیا تم جادوگر ہو تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جس کے متعلق میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا لیکن آج تک اس کے بعد اس کے متعلق کسی نے مجھ سے سوال نہیں کیا۔ پھر ارشاد فرمایا:

بہر حال عورت جب حائضہ ہو تو مرد کے لیے عورت کی ازار (شلوار) کے اوپر سے اس سے لطف حاصل کرنا حلال ہے۔ جبکہ غسل جنابت کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے، پھر شرم گاہ، پھر وضو کرے، پھر اپنے سر اور جسم پر پانی بہائے۔ اور قرآن کا پڑھنا (سراسر) نور ہے جو چاہے اپنے گھر کو اس کے ساتھ منور کرلے۔ الدارقطنی فی السنن

۲۳۵۵۵ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا تین چیزوں میں ہنسی مذاق اور سنجیدگی برابر ہے۔ طلاق، صدقہ اور (غلام کو) آزاد کرنا۔

المصنف لعبدالرزاق

۲۳۵۵۶ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا چار چیزوں پر قفل لگا ہوا ہے (یعنی وہ یقیناً نافذ ہو جاتی ہیں ہنسی مذاق میں ہوں یا سنجیدگی میں) نذر، طلاق، عتاق (آزاد کرنا) اور نکاح۔ التاریخ للبخاری، السنن للبیہقی

ریشم پہننے کی ممانعت

۲۳۵۵۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ریشم پہننے سے، اس (کی زین) پر سوار ہونے سے، اس پر بیٹھنے سے، چیتے کی کھال سے، اس پر سوار ہونے سے، نیز غنیمت کو فروخت کرنے سے جب تک کہ اس کا خمس (اللہ اور اس کے رسول کے لیے) نہ نکال لیا جائے، نیز دشمن کی قید حاملہ عورتوں سے وطی کرنے سے منع فرمایا، گدھے کا گوشت کھانے سے، ہر اس درندے سے جو کچلی کے دانتوں سے شکار کرتے ہیں اور ہر اس پرندے سے جو پنجوں کے ذریعے چیر پھاڑ کر شکار کریں، شراب کی قیمت سے، مردار کی قیمت سے، زنا اور کی کمائی سے اور کتے کی قیمت سے۔ الجامع لعبدالرزاق

کلام: ...... مذکورہ روایت کی سند میں عاصم بن ضمرہ ضعیف راوی ہے۔

۲۳۵۵۸ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا رکوع و سجود میں قراۃ قرآن سے، سونے کی انگوٹھی سے، کتان (ریشم) کے لباس سے، معصفر کے ساتھ رنگے ہوئے لباس سے۔

موطا امام مالک، ابوداؤد، الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، البخاری فی خلق افعال العباد، مسلم، مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، الکجی، ابن جریر، الطحاوی، ابن حبان، السنن للبیہقی

۱۳۵۵۹ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا لیکن میں تمہیں نہیں کہتا کہ تمہیں بھی منع فرمایا رکوع وسجدہ میں تلاوت (قرآن) سے، سونے کی انگوٹھی سے، ریشم کے لباس سے اور سرخ زین پر سوار ہونے سے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، العدنی، الکجی، الدورقی، ابن جریر، حلیۃ الاولیاء

۱۳۵۶۰ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس لوگوں پر لعنت فرمائی سود کھانے والے پر، سود کھلانے والے پر، سود کے دونوں گواہوں پر، سود (کا معاملہ) لکھنے والے پر، حسن کے لیے گودنے والی اور گدوانے والی پر، زکوٰۃ روکنے والے پر، حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے اس پر اور حضور ﷺ نوحہ زاری کرنے سے منع فرماتے تھے۔ اور نوحہ کرنے والی پر لعنت فرمائی یہ نہیں فرمایا۔

ابن حبان، مسند احمد، النسائی، مسند ابی یعلی، الافراد للدارقطنی، الدورقی، ابن حبان، ابن جریر

۱۳۵۶۱ ۔۔۔ ربیعہ بن النابغہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت سے منع فرمایا (شراب کے) برتنوں سے اور اس بات سے کہ قربانی کا گوشت تین دن کے بعد تک رکھا جائے، پھر ارشاد فرمایا: میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا لیکن تم قبروں کی زیارت کیا کرو، مگر کوئی غلط بات (شرک وغیرہ کی) نہ کہو۔ بے شک قبریں تم کو آخرت کی یاد دلائیں گی۔ نیز میں نے تم کو (شرابوں کے) برتنوں سے منع کیا تھا اب تم ان میں (حلال چیز) پیو۔ لیکن ہر نشہ آور شے سے اجتناب کرو، نیز میں نے تم کو قربانیوں کے گوشت سے منع کیا تھا کہ تم ان کو تین دن سے زیادہ مت روکے رکھو، پس اب جب تک تم چاہو روک لو۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکجی، مسند، الطحاوی، الدورقی، ابن ابی عاصم فی الاشربۃ

کلام: ۔۔۔۔۔۔ المغنی میں مذکور ہے کہ جب ربیعہ بن نابغہ اپنے والد کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرے تو اس کی روایت صحیح نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۳۵۶۲ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں میں سے ہر کچلی کے دانتوں والے جانور سے منع فرمایا اور پرندوں میں سے پنجوں (سے چیر پھاڑ کرنے) والے پرندوں سے منع فرمایا، نیز مردار کی قیمت سے، شراب کی قیمت سے، گدھے کا گوشت کھانے سے، فاحشہ کی کمائی سے، نر جانور کی جفتی کی کمائی سے اور ریشم کے پالان اور زینوں سے منع فرمایا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، الطحاوی

۱۳۵۶۳ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چار باتوں سے منع فرمایا اور (اس کے بعد) میں نے رسول اللہ ﷺ سے چار چیزوں کے متعلق سوال کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع فرمایا کہ میں بالوں کی چوٹی یا جوڑا باندھ کر نماز پڑھوں (مرد کے لیے) یا نماز میں کنکریوں کو الٹ پلٹ کروں، نیز مجھے منع فرمایا کہ میں جمعہ ہی کو روزے کے لیے خاص کروں۔ اور منع فرمایا کہ میں روزہ کی حالت میں پچھنے (لگوا کر خون) نکلواؤں۔

اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے (قرآن پاک میں مذکور) "ادبار النجوم" اور "ادبار السجود" کے بارے میں سوال کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا ادبار السجود مغرب کے بعد کی دو رکعت (سنتیں) ہیں اور ادبار النجوم فجر کی نماز سے پہلے (فجر کی) دو رکعت (سنتیں) ہیں۔ نیز میں نے آپ سے حج اکبر کے بارے میں سوال کیا تو ارشاد فرمایا وہ یوم النحر (قربانی کا دن) ہے۔ اور میں نے آپ ﷺ سے (الصلاۃ الوسطیٰ) درمیان کی نماز (جس کا قرآن میں ذکر ہے) کا سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ عصر کی نماز ہے جس میں کوتاہی کی جاتی ہے۔ اور پھر قرآن میں اس کی پابندی کا خصوصیت سے ذکر آیا ہے۔ مسند

کلام: ۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے۔ کنز۔

ناسخ ومنسوخ احکام

۱۳۵۶۴ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رمضان نے ہر روزے (کی فرضیت) کو منسوخ کر دیا ہے اور زکوٰۃ نے (ہر صدقے کی فرضیت) کو منسوخ کر دیا ہے اور متعہ نے طلاق، عدت اور میراث کو منسوخ کر دیا ہے (متعہ اول اسلام میں جائز تھا پھر حرام قرار دے

دیا گیا اور طلاق، عدت اور میراث پھر شروع ہوگئے) اور (یوم الاضحیٰ) قربانی نے ہر دوسری قربانی (کی فرضیت) کو منسوخ کردیا ہے۔

الجامع لعبد الرزاق، ابن المنذر

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو بروایت علی حضور ﷺ سے مرفوعاً نقل کیا ہے، جو قسم اول میں گذر چکا ہے۔

۱۳۵۶۵ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: تین چیزوں میں مذاق اور سنجیدگی نہیں ہے نکاح، طلاق، عتاق (آزادی) اور صدقہ۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۶۶ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا تلقی سے (دودھ والے جانور کو ذبح کرنے سے) ذبح تحتی والے بکرے کو ذبح کرنے سے، اور طلوع شمس سے قبل بھاؤ تاؤ کرنے سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ: ...... تلقی سے یعنی جو لوگ دیہاتوں سے سبزیاں اور اناج وغیرہ لے کر منڈی میں فروخت کرنے آتے ہیں ان سے خرید کر آگے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ ایجنٹ اور دلال کرتے ہیں، جس کی وجہ سے اشیاء کے دام بڑھ جاتے ہیں۔

۱۳۵۶۷ ... حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو پانچ چیزیں لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے اس کے لیے جنت ہے اور جس نے پانچ چیزوں کی ادائیگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اس کو جنت سے کوئی چیز روکنے والی نہیں۔ اور جمعہ پانچ شخصوں کے سوا سب پر واجب ہے۔ وضو پانچ چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے، مشروبات پانچ چیزوں سے تیار ہوتے ہیں، عورتوں پر مردوں کے پانچ حق ہیں اور حضور ﷺ نے عورتوں کو پانچ چیزوں سے منع فرمایا۔

بہر حال وہ پانچ چیزیں جن کے ساتھ بندہ اللہ سے ملاقات کرے اور اس کے لیے جنت ہو جائے وہ نماز، زکوٰۃ، بیت اللہ کا حج، رمضان کے روزے اور امیر کی اطاعت ہے اور خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں۔

بہر حال وہ پانچ چیزیں جن کی ادائیگی کرتے ہوئے اللہ سے ملاقات کرے تو اس کو جنت سے کوئی چیز نہیں روک سکتی وہ اللہ کی خیر خواہی، کتاب اللہ کی خیر خواہی، امیروں (حکام) کی خیر خواہی اور عامۃ المسلمین کی خیر خواہی ہے۔

بہر حال جمعہ ان پانچ لوگوں کے سوا سب پر واجب ہے: عورت، مریض، غلام، مسافر اور بچہ۔

بہر حال وضو پانچ چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اور کرنا واجب ہوجاتا ہے ہوا نکلنے سے، پاخانے سے، پیشاب سے، قے (الٹی) سے اور بہنے والے خون سے۔

بہر حال مشروب (نبیذ وغیرہ) پانچ چیزوں سے تیار ہوتے ہیں۔ شہد سے، کشمش سے، کھجور سے، گندم سے اور جو سے۔

بہر حال آدمی کے عورتوں پر پانچ حق ہیں: اس کی قسم (اگر وہ عورت کے لیے کوئی قسم کھالے تو اس کو) نہ توڑوائے، خوشبو نہ لگائے مگر شوہر ہی کے لیے، گھر سے نہ نکلے مگر اس کی اجازت کے ساتھ اور اس کے گھر میں ایسے شخص کو نہ آنے دے جس کا آنا وہ ناپسند کرتا ہو۔

اور بہر حال حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کو پانچ باتوں سے منع فرمایا: (کمام سے یعنی بالوں کے اندر کوئی چیز رکھ کر ان کا) جوڑا اونچا کرنے سے۔ جس سے بال زیادہ معلوم ہوں، جوتے پہننے سے (یعنی گھومنے پھرنے سے) محفلوں میں بیٹھنے سے، شانے تک ڈنڈی وغیرہ لے کر اکڑتے ہوئے چلنے سے اور بغیر اوڑھنی کے صرف شلوار قمیص پر اکتفاء کرنے سے۔ ابن عساکر

کلام: ...... روایت بالا سند کے اعتبار سے محل کلام ہے، دیکھئے التنزیہ ۲/۳۹۵ و ذیل اللآلی ۱۸۲۔

۱۳۵۶۸ ... عمران بن حیان بن قطۃ الصنارقی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فتح خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کو منع فرماتے ہوئے دیکھا کہ مال غنیمت کی کوئی شے (خریدی یا) بیچی نہ جائے جب تک کہ اس کو تقسیم نہ کرلیا جائے، نیز حاملہ (قیدی) عورتوں کو (جب وہ حصے میں آجائیں) وطی (جماع) کرنے سے منع فرمایا اور (درختوں پر لگے) پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک کہ ان کا پکنا ظاہر نہ ہوجائے اور وہ آفت سے محفوظ نہ ہوجائیں۔ الحسن بن سفیان و ابو نعیم

سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اونٹ کے ساتھ اس کے پاؤں اور اس کا مشکیزہ ہے اس کو چھوڑ دو یہ خود ہی چرتا رہے گا حتیٰ کہ اس کا مالک اس کو پکڑ لے گا اور حضور اکرم ﷺ سے لقطہ (گری ہوئی چیز) کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا پڑی ہوئی چیز جو کسی آباد جگہ میں ملے تو اس کو ایک سال تک تشہیر کرو اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ورنہ وہ تیری ہے اور اگر وہ چلتی راہ میں نہیں ہے اور نہ ہی کسی آباد بستی میں تو اس میں اور رکاز (زمین میں گڑے ہوئے خزانے) میں خمس ہے (یعنی اس کا پانچواں حصہ بیت المال کے لیے نکال کر باقی پانے والے کا ہے)۔ النسائی، ابن عساکر

۱۴۵۴۲ ... ابن اسحاق سے مروی ہے کہ مجھے عبداللہ بن ابی بکر نے اپنے والد ابوبکر (سے انہوں نے) محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں:

گورنر کے لیے ہدایت کا ذکر

یہ خط رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کے لیے لکھوایا تھا جب آپ ﷺ نے ان کو یمن کی طرف معلم بنا کر بھیجا تھا۔ تاکہ وہ اہل یمن کو فقہ دین سکھائیں اور ان سے صدقات (واجبہ) وصول کریں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے لیے خط لکھوایا اور ایک عہد لکھوایا اور اس میں کچھ احکام فرمائے جو درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے ہے:

یاایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود

اے ایمان والو! عہدوں کو پورا کرو۔

یہ عہد نامہ ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے عمرو بن حزم کے لیے ان کو یمن بھیجتے وقت۔ رسول اللہ ان کو ہر کام میں اللہ کے تقویٰ کا حکم کرتے ہیں۔

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین هم محسنون۔

بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور وہ لوگ احسان کرنے والے ہیں۔

رسول اللہ نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ حق کو وصول کریں جیسے کہ اللہ نے اس کو مقرر کیا ہے۔ نیز وہ لوگوں کو خیر کی خوشخبری دیں اور ان کو خیر کا حکم دیں لوگوں کو قرآن سکھائیں اور ان کو قرآن سمجھائیں لوگوں کو منع کریں کہ کوئی قرآن کو نہ چھوئے مگر (صرف) طاہر۔ لوگوں کو خبر دیں ان کے حقوق کی اور ان پر جو ذمہ داریاں ہیں ان کی۔ نیز وہ حق میں ان پر نرمی کریں لیکن ظلم کی بات تمام میں سختی کریں۔ بے شک اللہ پاک نے ظلم کو ناپسند کیا ہے اور اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے

الا لعنۃ اللہ علی الظالمین۔

یاد رکھو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

جنت حاصل کرنے والے اعمال

نیز لوگوں کو جنت کی خوشخبری دیں اور جنت حاصل کرنے کے اعمال بتائیں، جہنم سے لوگوں کو ڈرائیں اور جہنم میں لے جانے والے اعمال بتائیں۔ لوگوں سے محبت والفت کے ساتھ برتاؤ کریں تاکہ لوگ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) حاصل کر لیں۔ لوگوں کو حج کے احکام، سنن اور فرائض اور حج اکبر و حج اصغر کے متعلق اور امر اللہ سے آگاہ کریں۔ حج اکبر حج ہے اور حج اصغر عمرہ ہے۔

اونٹ بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت مخاض (تشریح باب الزکوۃ میں پڑھیں) ہے۔ اگر بنت مخاض میسر نہ ہو تو ابن لبون نر۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد چھتیس تک پہنچ جائے۔ جب چھتیس سے ایک اونٹ زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ اگر پینتالیس سے ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے۔ اونٹ کی جفتی کے قابل۔ ساٹھ تک یہی ہے۔ اگر ساٹھ سے ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک، جب پچھتر سے ایک عدد زیادہ ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقے ہیں اونٹ کی جفتی کے قابل۔ ایک سو بیس تک۔ یہی دو حقے رہیں گے۔ پھر جب ایک سو بیس سے تعداد اوپر ہو جائے تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔ اور ہر پچاس میں حقہ ہے اونٹ کی جفتی کے قابل۔

اور ہر تیس گائے میں ایک سالہ بچھڑا نر یا مادہ، اور ہر چالیس گائے میں ایک گائے۔ اور ہر چالیس سائمہ بکریوں (باہر چرنے والیوں) میں ایک بکری ہے، یہاں تک کہ ایک سو بیس تک پہنچ جائیں۔ جب ایک سو بیس سے ایک بکری زیادہ ہو جائے تو دو سو تک میں دو بکریاں ہیں، جب دو سو سے ایک بکری زائد ہو جائے تو تین سو تک میں تین بکریاں ہیں اور جب ایک زیادہ ہو جائے تو ہر سو میں ایک بکری ہے اور زکوۃ وصول میں بوڑھا جانور لیا جائے گا اور نہ کانا بھینگا اور نہ ہی بکریوں کا نر۔ اور نہ متفرق کے درمیان جمع کیا جائے گا اور نہ جمع شدہ کو متفرق کیا جائے گا زکوۃ کے خوف سے۔ اور جب دو شریکوں سے مشترک زکوۃ لی جائے تو بعد میں وہ دونوں برابری کے ساتھ حساب کتاب کر لیں۔ اور ہر پانچ اوقیہ چاندی میں پانچ درہم ہیں۔ پھر جب چاندی زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔ اور پانچ اوقیہ (ساڑھے باون تولہ) چاندی سے کم میں زکوۃ نہیں (جبکہ صرف چاندی ہو، سونا اور روپیہ پیسہ یا دیگر مال تجارت ساتھ نہ ہو) اور ہر چالیس دینار میں ایک دینار ہے۔

اور صدقہ محمد (ﷺ) اور ان کے اہل بیت کے لیے حلال نہیں۔ یہ تو زکوۃ ہے جس کے ذریعے تم اپنے آپ کو پاک کرتے ہو اور یہ فقراء مومنین کے لیے حلال ہے اور اللہ کی راہ میں بھی خرچ کی جائے گی۔ اور غلاموں میں اور کاشت کی زمین میں اور نہ اس کے کام کرنے والوں میں کچھ بھی زکوۃ ہے۔ جبکہ زمین کا صدقہ (زکوۃ) عشر کی صورت میں نکال لیا جائے گا۔

بڑے بڑے گناہوں کا ذکر

اور مسلمان غلام میں اور نہ مسلمان کے گھوڑے میں کوئی زکوۃ نہیں ہے۔

اور قیامت کے روز کبیرہ (بڑے بڑے) گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ایک شرک باللہ ہے، اور ناحق مومن جان کو قتل کرنا اسلام کی جنگ کے روز پیٹھ پھیر کر بھاگنا، والدین سے قطع تعلق کرنا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، جادو سیکھنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، یہ سب کبیرہ گناہ ہیں۔ عمرہ حج اصغر ہے۔ اور قرآن کو کوئی نہ چھوئے مگر پاک۔ اور نکاح کے بغیر طلاق نہیں اور غلام کو جب تک خرید نہ لے آزاد کرنے کا اختیار نہیں۔ اور کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس کا حصہ کندھے پر نہ پڑا ہوا ہو۔ اور کوئی ایک کپڑے میں نہ لپٹے اس طرح کہ اس کی شرمگاہ اور آسمان کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ اور کوئی ایک ایسے کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس کی جانب کھلی ہوئی ہو۔ اور کوئی اپنے بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز نہ پڑھے۔ اور جس نے کسی مومن کو ناحق قتل کیا اور اس پر گواہ موجود ہیں تو اس کا قصاص لیا جائے گا الا یہ کہ مقتول کے ورثاء راضی ہو جائیں۔ اور ایک جان کی دیت (بدلہ) سو اونٹ ہیں، اور ناک جب پوری کاٹ دی جائے تو اس میں دیت ہے، اور زبان میں دیت ہے، اور ہونٹوں میں دیت ہے، عضو تناسل میں دیت ہے، دونوں خصیوں میں دیت ہے، کمر میں دیت ہے، دونوں آنکھوں میں دیت ہے، ایک ٹانگ میں نصف دیت ہے اور ماموّمہ (سر کا وہ زخم جو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے) میں نصف دیت ہے۔ جائفہ (پیٹ کا وہ زخم جو معدہ تک پہنچ جائے) میں تہائی دیت ہے۔ منقلہ (وہ زخم جس سے ہڈی نکل جائے اور اپنی جگہ سے ہٹ جائے) میں پندرہ اونٹ ہیں۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں سے ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں۔ ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں۔ موضحہ (وہ زخم جس سے ہڈی ظاہر ہو جائے) میں پانچ اونٹ ہیں، اور آدمی کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ اور جو دیت والا سونے کے ساتھ ادا کرنا چاہے اس کے لیے پوری دیت ایک ہزار دینار ہیں۔

النسائی، الحسن بن سفیان، الکبیر للطبرانی، المستدرک للحاکم، ابو نعیم، السنن الکبریٰ للبیہقی، ابن عساکر

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ ششم

مترجم

مولانا محمد اصغر مغل

فاضل جامعہ دار العلوم، کراچی

کلام: ..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۳۴۴۔

۱۴۵۸۶ سلطان (حاکم) کو برا بھلا مت کہو کیونکہ وہ اللہ کا اس کی زمین پر سایہ ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی عبیدۃ

۱۴۵۸۷ حکام کو برا بھلا مت کہو اور ان کے لئے صلاح (فلاح) کی دعا مانگو کیونکہ ان کی صلاح (درستی) تمہاری صلاح ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۶۲۲۱۔

۱۴۵۸۸ اپنے دل بادشاہوں کو برا بھلا کہنے میں مت لگاؤ بلکہ اللہ سے ان کے لئے دعا کرو اللہ پاک ان کے قلوب تمہارے لئے نرم کردے گا۔ ابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ..... ضعیف الجامع ۶۲۳۵ ضعیف ہے۔

عادل بادشاہ اللہ کا سایہ ہے

۱۴۵۸۹ عدل پرور اور نرم خو بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے اور اس کے لئے ستر صدیقوں کا عمل لکھا جاتا ہے۔

ابوالشیخ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے ۳۳۷۴ ضعیف الجامع۔

۱۴۵۹۰ جب تم کو امارت سونپی جائے تو اچھا معاملہ کرو اور اپنی رعایا سے درگزر کرتے رہو۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید

کلام: ..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۷۰۲، الضعیفۃ ۱۸۷۳۔

۱۴۵۹۱ جو حاکم کسی پر مقرر ہوا اور اس نے نرمی کی تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیں گے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۵۹۲ تجھے میرے بعد امامت سونپی گئی اور تو نے عمل صالح کیا تو ضرور تجھے ایک درجہ بلندی نصیب ہوگی اور شاید قوم تجھ سے نفع حاصل کریں گی اور دوسرے نقصان اٹھائیں گے اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو باقی رکھ اور انہیں الٹے پاؤں واپس نہ کر سوائے سعد بن خولہ کے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن سعد بن ابی وقاص

۱۴۵۹۳ کوئی شخص امام (حاکم وقت) سے افضل نہیں ہو سکتا اگر امام بولے تو سچ بولے، فیصلہ کرے تو عدل کرے اور اس سے رحم طلب کیا جائے تو رحم کا معاملہ کرے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۶۱۳۳۔

۱۴۵۹۴ جب اللہ پاک کسی بندے کے ساتھ خیر کا معاملہ کرتا ہے تو لوگوں کی ضروریات اس کے ساتھ باندھ دیتا ہے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... اسنی المطالب ۲، ضعیف الجامع ۳۳۲، الضعیفۃ ۲۲۲۳۔

بے وقوف لوگوں کا حاکم بننا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے

۱۴۵۹۵ جب اللہ پاک کسی قوم کے ساتھ خیر کا معاملہ کرتا ہے تو حلیم اور بردبار لوگوں کو ان پر حاکم مقرر کر دیتا ہے علماء کو ان کا فیصل (ثالث) بنا دیتا ہے اور مال ان میں ایسے لوگوں کو دیتا ہے جو سخی ہوں۔ اور جب پروردگار کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ رکھتا ہے تو ان کے بے وقوفوں کو ان پر حاکم مسلط کرتا ہے ان کے جاہلوں کو ان کا فیصل (ثالث) بنا دیتا ہے اور مال ان کے بخیلوں کو دیتا ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن مہران

۱۴۵۹۶ جب اللہ پاک خلافت کے لئے کوئی مخلوق پیدا فرمانا چاہتا ہے تو اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ پھیر دیتا ہے۔

الضعفاء للعقیلی، الکامل لابن عدی، التاریخ للخطیب، مسند الفردوس للدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام:…… روایت ناقابل اور ضعیف ہے۔ ترتیب الموضوعات ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸ المتناہیۃ ۲۹۸ ضعیف الجامع ۴۳۴۔

۱۴۵۹۷ جب حاکم کوئی فیصلہ کرتا ہے اور درست فیصلہ کرتا ہے تو اس کو دہرا اجر ملتا ہے اور اگر وہ فیصلہ میں غلطی کرتا ہے تو اس کو صرف اکہرا اجر ملتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه عن عمرو بن العاص، مسند احمد، البخاری، مسلم، الکامل لابن عدی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۴۵۹۸ جب تم آؤ ایسے شہر پر جس میں حاکم نہ ہو تو وہاں داخل مت ہو۔ بے شک حاکم زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے۔

شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی اللہ عنه

کلام:…… روایت ضعیف ہے۔ الاتقان ۲۳۲ ضعیف الجامع ۶۹۵۔

۱۴۵۹۹ اللہ کے شہروں میں چالیس راتوں تک بارش برسنے سے کہیں بہتر حدود اللہ میں سے کسی حد کا قائم ہونا ہے۔

ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنه

کلام:…… روایت ضعیف ہے۔ اللطف الالٰہی ۴۳ کشف الخفاء ۲۸۷۔

۱۴۶۰۰ اللہ پاک جب کسی بندے کو خلافت کے لئے منتخب کرنا چاہتا ہے تو اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیر دیتا ہے۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنه

کلام:…… روایت ضعیف ہے۔ المتناہیۃ ۲۹۸ ضعیف الجامع ۱۵۳۱ الضعیفۃ ۸۰۵۔

۱۴۶۰۱ اللہ پاک جب کسی مخلوق (بندے) کو خلافت کے لئے پیدا فرمانا چاہتے ہیں تو اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ پھیر دیتے ہیں پس جو آنکھ بھی اس پر پڑتی ہے اس کو پسند کرنے لگ جاتی ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنه

کلام:…… روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۴۳۴ الضعیفۃ ۸۰۶۔

۱۴۶۰۲ اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد پسند کرتا ہے۔ ابن عساکر عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام:…… ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۱۶۹۸۔

عادل بادشاہ کی فضیلت

۱۴۶۰۳ انصاف پرور لوگ قیامت کے روز رحمن عزوجل کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور رحمن کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ وہ انصاف پرور لوگ اپنے فیصلوں، اپنے اہل وعیال اور اپنی رعایا پر عدل وانصاف کرتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابن عمرو

۱۴۶۰۴ قیامت کے روز اللہ کے پاس سب سے محبوب اور اس سے قریب تر مجلس والا امام عادل ہوگا اور اللہ کے ہاں مبغوض ترین اور اس سے دور ترین امام ظالم حاکم ہوگا۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۴۶۰۵ امام کا عادل ہونا ہے جس کی آرزو میں جنت کی جاتی ہے۔ ابوداؤد عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۴۶۰۶ زمین پر جاری (شرعی سزا) جاری کی جائے وہ اہل ارض کے لئے چالیس دن بارش برسنے سے کہیں بہتر ہے۔

النسائی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام:…… المتناہیۃ ۱۰۴ روایت ضعیف ہے۔

الاکمال

۱۴۶۰۷ اللہ کے ہاں محبوب ترین اور قریب ترین مجلس والا امام عادل ہوگا۔ اور قیامت کے دن اللہ کے ہاں مبغوض ترین اور سب سے زیادہ سخت عذاب میں مبتلا ظالم امام ہوگا۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۴۶۰۸ اللہ کے ہاں افضل ترین شہداء انصاف پرور لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں، اپنی رعایا اور اپنے ماتحتوں پر عدل برتتے ہیں۔

المتفق والمفترق عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... روایت کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن مسلم المکی ہے جس کے متعلق امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لیس بشیء، یہ کچھ نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۱۴۶۰۹ اللہ کے ہاں افضل ترین شخص عدل پسند حاکم ہے جو لوگوں کے لئے اللہ سے لیتا ہے اور لوگوں کے لئے اپنی جان سے بھی بدلہ پکڑ لیتا ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۰ اللہ کے ہاں قیامت کے دن افضل ترین شخص عدل پسند نرم خو حاکم ہوگا قیامت کے دن اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ شر پسند سخت اکھڑ اور ظالم حاکم ہوگا۔ ابن زنجویہ والشیرازی فی الالقاب عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۱ قیامت کے دن سب سے بلند درجہ امام عادل کا ہوگا اور سب سے پست اور گھٹیا درجے والا وہ امام ہوگا جو عدل نہیں کرتا۔

مسند ابی یعلی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۲ امام ڈھال ہے جس کی آڑ میں قتال کیا جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۳ اسلام اور سلطان دو جڑواں بھائی ہیں، دونوں ایک دوسرے کے بغیر ٹھیک نہیں رہ سکتے۔ اسلام بنیاد اور جڑ ہے اور سلطان اس کا محافظ ہے جس چیز کی بنیاد نہ ہو اس پر کوئی عمارت نہیں کھڑی رہ سکتی اور جس عمارت کا کوئی محافظ نہیں وہ برباد ہو جاتی ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۴ عدل پسند حاکم کی دعا رد نہیں ہوتی۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۵ عدل پسند اور متواضع سلطان (بادشاہ) زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے عدل پسند متواضع حکمران بادشاہ کے لئے ہر دن اور رات میں ستر اجتہادی عبادت گزار صدیقوں کا عمل لکھا جاتا ہے۔ ابو الشیخ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۶ سلطان زمین پر اللہ کا سایہ ہے جس نے اس کے ساتھ خیر خواہی برتی اور اس کے لئے دعائے خیر کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے اس پر بددعا کی اور اس کے ساتھ خیر خواہی نہ برتی وہ گمراہ ہوا۔ القضاعی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... روایت ضعیف ہے، الاتقان ۴۳۳، الفوائد ۸۷۴، کشف الخفاء ۱۴۶۵۔

۱۴۶۱۷ جنت دو ہیں، نبی مرسل کی جنت اور (حاکم) عادل کی جنت۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۷۵۵ المطیر ۸۷۔

۱۴۶۱۸ قیامت کے دن عدل پسند لوگ رحمن کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور رحمن کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ جو عدل پسند بندوں میں اپنے اہل و عیال میں، اپنی اولاد اور اپنے ماتحتوں پر عدل کرنے والے تھے وہ یہی لوگ ہیں۔ ابن حبان عن ابن عمرو

۱۴۶۱۹ دنیا میں انصاف برتنے والے لوگ قیامت کے دن رحمن کے سامنے اپنے انصاف کے بدلے موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔

ابو سعید النقاش فی القضاۃ عنہ

۱۴۶۲۰ عدل پسند حاکم زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے، جس نے اپنے اندر اور لوگوں کے بیچ میں اس کے لئے خیر خواہی کی تو جب تک اللہ پاک اس کو اپنے سائے میں رکھے گا اور جس نے اس کو دھوکہ دیا اور اللہ کے بندوں میں اس کے ساتھ دھوکہ کیا تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کو

رواہ الرویانی ۔ ابن شاہین والاصبہانی معالی عن رجب رفعہ ضعیف

کلام: ... روایت ضعیف ہے۔

شرعی حد نافذ کرنے کی فضیلت

۱۴۶۲۱ جو حد (شرعی سزا) زمین میں (کسی مجرم پر) جاری کی جائے چالیس دن بارش برسنے سے بہتر ہے۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۲۲ زمین پر جو حد جاری کی جائے وہ اہل ارض کے لئے تیس یا چالیس دن بارش برسنے سے بہتر ہے۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے دیکھئے المختصر ۱۰۳ ضعیف النسائی ۳۳۹۔

۱۴۶۲۳ ایک دن کا عدل ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۲۴ عدل پرور حاکم کا ایک دن ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو حد زمین پر برحق قائم کی جائے وہ چالیس دن کی بارش سے زیادہ زمین کے لئے بہتر ہے۔ الکبیر للطبرانی، بخاری، مسلم، اسحق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۶۲۵ عدل پرور حکمرانوں کی قبر میں کہا جائے گا خوشخبری ہو کہ تم محمد (ﷺ) کے رفیق ہو۔ ابو نعیم عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۶۲۶ بنی اسرائیل میں دو بھائی تھے اور دونوں الگ شہروں کے بادشاہ تھے۔ ایک رحم دل اور اپنی رعیت کے ساتھ انصاف برتنے والا تھا اور دوسرا سخت مزاج اور اپنی رعیت پر ظلم کرنے والا تھا۔ دونوں کے زمانے میں ایک پیغمبر خدا تھا۔ اللہ پاک نے اس پیغمبر پر وحی فرمائی کہ نیک خو بادشاہ کی عمر میں صرف تین سال رہ گئے ہیں اور سخت مزاج بادشاہ کی عمر کے تیس سال باقی ہیں۔ پیغمبر نے دونوں بادشاہوں کی رعایا کو خبر دی۔ اس عادل بادشاہ کی رعایا کو بھی رنج ہوا اور ظالم بادشاہ کی رعیت کو بھی (اس بات نے ان کو رنجیدہ کیا کہ طویل عرصے تک ان کو اس کے ظلم سہنے ہوں گے۔

دونوں بادشاہوں کی رعایا نے (مل کر یہ تدبیر کی) بچوں کو ان کی ماؤں سے جدا کر دیا کھانا پینا ترک کر دیا اور خدا سے دعا کرنے کے لئے صحرا میں نکل آئے اور خوب دعا کی کہ عادل بادشاہ کی عمر میں اضافہ ہو اور ظالم بادشاہ سے انکو نجات ملے۔ وہ تین دن تک اسی طرح دعا میں مشغول رہے۔ تب اللہ پاک نے اس پیغمبر پر وحی نازل فرمائی

میرے بندوں کو خبر دیدو کہ میں نے ان پر رحم کر دیا اور ان کی دعا قبول کر لی ہے۔ لیکن نیک بادشاہ کی عمر ظالم کو دیدی اور ظالم بادشاہ کی عمر نیک کو لگا دی ہے۔

تب ساری رعایا اپنے گھروں کو (خوش وخرم) واپس ہوئی۔ ظالم بادشاہ تین سال پورے کر کے مر گیا اور نیک خو بادشاہ اپنی رعیت کے درمیان تیس سال تک زندہ رہا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب ان ذلک علی اللہ یسیر

کسی کی عمر بڑھائی نہیں جاتی اور نہ کسی کی عمر میں کمی کی جاتی مگر وہ کتاب میں لکھا ہے بے شک یہ اللہ پر آسان ہے۔

ابوالحسن بن معروف والخطیب وابن عساکر عن عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس عن ابیہ عن جدہ

کلام: ... عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن العباس الہاشمی ایک حاکم تھا، جو قابل حجت راوی نہیں ہے۔ شاید اہل نقد و جرح نے اس کے مرتبہ کی رعایت کرتے ہوئے اس کے متعلق سکوت کیا ہے۔ میزان الاعتدال ۲/۶۲۰۔

۱۴۶۲۷ اللہ عزوجل کسی کو خلیفہ منتخب نہیں کرتا جب تک کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ نہ پھیر دے۔

ابن النجار، الدیلمی عن سلیمان بن معقل بن عبداللہ بن کعب بن مالک عن ابیہ عن جدہ عن کعب بن مالک

ہر حاکم سے رعایا کے متعلق سوال ہوگا

۱۴۶۳۷ ...... اللہ تعالیٰ ہر راعی سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کرے گا خواہ وہ رعیت چند نفوس پر مشتمل ہو یا کثیر افراد اس میں شامل ہوں حتیٰ کہ اللہ پاک شوہر سے اس کی بیوی کے بارے میں والد سے اس کی اولاد کے بارے میں اور مالک سے اس کے خادم کے بارے میں بھی باز پرس فرمائے گا کہ کیا ان میں اللہ کے حکم کو نافذ کیا ہے یا نہیں؟ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۳۸ ...... حاکموں کو قیامت کے دن لایا جائے گا وہ جہنم کے پل پر کھڑے ہوں گے۔ پس جو اللہ کا اطاعت گزار ہوگا اللہ پاک اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ کر جہنم سے نجات دلا دے گا اور جو اللہ کا نافرمان ہوگا پل اس کے نیچے سے شق ہوگا اور وہ نافرمان جہنم کے بھڑکتے شعلوں کی وادی میں جا گرے گا۔ ابن ابی شیبہ، الباوردی وابن مندہ عن بشر بن عاصم

۱۴۶۳۹ ...... اگر تو لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑے گا تو انکو برباد کردے گا یا بربادی کے دھانے پر پہنچا دے گا۔ ابو داؤد عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۴۰ ...... امام (حاکم وقت) ایسی ڈھال ہے جس کی آڑ میں اسے جنگ کی جاتی ہے اور اس کے ذریعے حفاظت اور پناہ حاصل کی جاتی ہے۔ پس اگر وہ امام اللہ کے تقویٰ کا حکم کرے اور عدل سے کام لے تو اس کو اجر ہے اور اگر اس کے علاوہ حکم کرے تو اس پر اس کا وبال ہے۔

البخاری، مسلم، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۴۱ ...... کیا میں تم کو تمہارے بہترین حاکموں اور بدترین حاکموں کی خبر نہ دوں؟ بہترین حاکم وہ لوگ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت رکھیں اور تم ان کے لئے دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں۔ اور تمہارے بدترین امراء وہ ہیں جن سے تم نفرت رکھو اور وہ تم سے نفرت کریں اور تم ان کو لعنت کرو اور وہ تم کو لعنت کریں۔ الترمذی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۶۴۲ ...... قریب ہے کہ آدمی یہ تمنا کرے گا کہ وہ ثریا سے گر جائے لیکن لوگوں کے کسی معاملے کا والی (حاکم) نہ بنے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، صحیح ووافقہ الذھبی

۱۴۶۴۳ ...... کوئی امام یا حاکم ایسا نہیں جو کسی رات کو تاریک اور اپنی رعیت کے لئے دھوکہ دینے والی بسر کرے مگر اللہ پاک اس پر جنت حرام کر دے گا جبکہ جنت کی خوشبو اور مہک قیامت کے دن ستر سال کی مسافت سے آئے گی۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن مغفل

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۵۱۴۹۔

۱۴۶۴۴ ...... کوئی امیر ایسا نہیں جو مسلمانوں کا امیر ہو پھر ان کے لئے محنت و مشقت کرے اور ان کے لئے خیر خواہی کرے مگر وہ ان کے ساتھ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ مسلم عن معقل بن یسار

رعایا کے حقوق ادا کرنے پر وعید

۱۴۶۴۵ ...... جو مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی ہو پھر ان کی ضرورت اور فقر و فاقے سے غافل رہے تو اللہ پاک بھی قیامت والے دن اس کے فقر و فاقے اور اس کی ضرورت سے غافل رہے گا۔ ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی مریم الازدی

۱۴۶۴۶ ...... اے ابوذر! میں تجھے ضعیف دیکھتا ہوں اور میں تیرے لئے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں پس کبھی تو دو آدمیوں پر بھی حاکم نہ بننا اور نہ کسی یتیم کے مال کا سرپرست بننا۔ مسلم، ابو داود، الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۴۶۴۷ ...... اے ابوذر! تو ضعیف ہے اور یہ امانت ہے اور قیامت کے دن رسوائی اور ندامت ہوگی سوائے اس شخص کے جو اسکو حق کے ساتھ لے اور اس کا حق ادا کرے گا۔ مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۴۶۴۸ ...... اے عبدالرحمن بن سمرۃ! کبھی امارت کا سوال نہ کر کیونکہ اگر تیری خواہش اور مانگنے پر آکر تجھے امارت سپرد ہوئی تو تجھے (بے یار و مدد

تو اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اگر بغیر سوال کے تجھے امارت سونپی گئی تو تیری مدد ہوگی، اور جب تو کسی بات پر قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنا تجھے مناسب محسوس ہو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دیا اور وہ کام کر جو بہتر ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن عبدالرحمن بن سمرة

۱۴۶۴۹ . اللہ تعالیٰ اس امت کو مقدس اور پاک نہیں کرتے جو اپنے کمزوروں کو ان کا حق نہ دیتے ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۶۵۰ عادل منصف حاکم کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کو دائیں کروٹ لٹایا جاتا ہے اور اگر وہ ظالم ہوتا ہے تو اس کو دائیں کروٹ سے بائیں کروٹ پر کر دیا جاتا ہے۔ ابن عساکر عن عمر بن عبدالعزیز بلاغا

کلام: ... روایت ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۰۶

۱۴۶۵۱ تم لوگ قریب ہے امارت (حکومت) کی خواہش کرو گے۔ جبکہ قیامت کے دن یہ ندامت اور حسرت کا باعث ہوگی۔ پس دودھ پلانے والی بہتر ہے اور دودھ چھڑانے والی بری ہے۔ البخاری، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... دودھ پلانے والی بہتر ہے یعنی جو لوگ اپنے عہدے کے زمانے میں کم سنی یا کمزوری کی وجہ سے باہر کے حالات سے محفوظ رہیں اور خطرات سے حفاظت ہے اور یہ ان کے لئے بہتر ہے جبکہ معزول ہو گئے اور حکومت چھنی کے فسادات کا حصہ بن گئے جن کے خطرات ہیں اور یہ ان کے لئے بہت برا ہے۔

۱۴۶۵۲ اگر تم چاہو تو میں تم کو امارت کے بارے میں بتاؤں کہ وہ کیا ہے؟ اس کا پہلا ملامت ہے، دوسرا ندامت ہے اور تیسرا قیامت کے دن عذاب ہے مگر وہ شخص جو عدل کرے۔ الکبیر للطبرانی عن عوف بن مالک

۱۴۶۵۳ جو شخص کسی کو ان جوانوں میں سے کسی جماعت پر امیر بنائے اور اس کو پتہ ہو کہ ان افراد میں کوئی اس امیر سے بہتر ہے تو بے شک اس نے اللہ کے ساتھ دھوکہ کیا اس کے رسول کے ساتھ دھوکہ کیا اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ دھوکہ کیا۔ مسند ابو یعلی عن حذیفة

کلام: ... روایت محل کلام ہے ضعیف الجامع ۵۳۴۴۔

۱۴۶۵۴ جو شخص مسلمانوں کا امیر بنے پھر ان کی حفاظت نہ کرے ان چیزوں سے جن سے اپنی جان کی حفاظت کرتا ہے تو وہ امیر جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا۔ العقیلی فی الضعفاء عن ابن عباس

کلام: ... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۲۲۰

۱۴۶۵۵ جو ان مسلمانوں کے کسی امر کا والی ہے اس کو جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا پل اس کو ہلائے گا حتیٰ کہ اس کا ہر عضو الگ ہو جائے گا۔

ابن عساکر عن بشر بن عاصم

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۶۵۱، الضعیفة ۲۲۶۹۔

۱۴۶۵۶ جو والی اپنی رعیت کو دھوکا دے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ ابن عساکر عن معقل بن یسار

۱۴۶۵۷ خیانتوں میں بدترین خیانت حاکم کا رعایا کے اندر (ذاتی) تجارت اور کاروبار کرنا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن رجل

کلام: ... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۸۸۰۔

۱۴۶۵۸ جو والی میری امت کا دس سے زیادہ افراد کا والی ہوگا اس کو پل صراط پر کھڑا کیا جائے گا اور اس کے اعمال نامے کھول لیے جائیں گے اگر وہ عادل ہوگا تو اللہ پاک اس کو اس کے عدل کی وجہ سے نجات عطا فرمائیں گے اور اگر وہ ظالم ہوگا تو پل صراط اس کو ایسا جھٹکا دے گا کہ اس کا ہر عضو الگ الگ ہو جائے گا اور ہر دو عضو کے درمیان سو سال کی مسافت بڑھ جائے گی پھر پل صراط اس کے نیچے سے شق ہو جائے گا اور جہنم کی آگ میں سب سے پہلے اس کی ناک اور اس کا چہرہ جلے گا۔ ابو القاسم بن بشران فی امالیہ عن علی، الجامع لعبد الرزاق، حلیة الاولیاء عن ابی وائل رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۶۵۳، الضعیفة ۲۲۷۰۔

۱۴۶۵۹ـــ جوراعی (حاکم) اپنی رعیت پر رحم کرے اللہ پاک اس پر جنت کو حرام کردیتے ہیں۔

خیثمة الطرابلسی فی جزئه عن ابی سعید رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۲۲۱۔

۱۴۶۶۰ـــ بدترین مقتول وہ ہے جوایسی دو جنگی صفوں کے درمیان مارا جائے جن میں سے کسی ایک صف والے حکومت کے طلب گار ہوں۔

الاوسط للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف۔ ضعیف الجامع ۳۳۹۶۔

دو بدقسمت لوگ

۱۴۶۶۱ـــ میری امت میں دو قسموں کے لوگ ہرگز میری شفاعت حاصل نہ کرسکیں گے ظالم اور جابر حکمران اور دوسرا ہر خیانت باز اور دین سے نکل جانے والا گمراہ شخص۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۴۶۶۲ـــ ہر راعی (حاکم) جس سے رعایا کی حفاظت کا سوال کیا جائے لیکن وہ ان کی حفاظت نہ کرے امانت داری اور خیر خواہی کے ساتھ تو اس پر اللہ کی رحمت بھی تنگ ہو جائے گی حالانکہ وہ ہر چیز کے لئے وسیع رحمت ہے۔ الخطیب، فی التاریخ عن عبدالرحمن بن سمرة

کلام:...... ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۴۲۳۰۔

۱۴۶۶۳ـــ جو والی کسی کا والی بنے اور اس پر نرمی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نرمی کرے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب. عن عائشه رضی الله عنها

۱۴۶۶۴ـــ جو شخص میری امت کے کسی امر کا والی بنے لیکن ان کے لئے خیر سگالی کا جذبہ نہ رکھے اور ان کے لئے ایسی کوشش نہ کرے جیسی وہ اپنے لئے کرتا ہے اور اپنے لئے خیر خواہی رکھتا ہے تو اللہ پاک قیامت کے روز اس کو منہ کے بل جہنم میں گرادے گا۔

الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

کلام:...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۴۵۳۔

۱۴۶۶۵ـــ کمزور حاکم ملعون (لعنت کا مستحق) ہے۔ جو ظالم کو ظلم سے نہ روک سکے اور کمزور کو اس کا حق نہ دلا سکے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۴۲۹۴۔

۱۴۶۶۶ـــ ایسے امراء آئیں گے جو (بلند بانگ) دعوے کریں گے لیکن انکو پورا نہ کریں گے وہ (پتوں کے گرنے کی طرح) جہنم میں ایک دوسرے کے پیچھے پے در پے گریں گے۔ الکبیر للطبرانی عن معاویة رضی الله عنه

۱۴۶۶۷ـــ عنقریب میری امت پر زمین کے مشرق و مغرب کھل جائیں گے خبردار ان کے حکمران جہنم میں ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جو اللہ سے ڈریں اور امانت کو ادا کریں۔ حلیة الاولیاء عن الحسن مرسلاً

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۲۵۳ والضعیفة ۲۱۵۳۔

۱۴۶۶۸ـــ ہر راعی (سرپرست) سے اپنی رعیت (ماتحتوں) کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ الخطیب فی التاریخ عن انس رضی الله عنه

۱۴۶۶۹ـــ بنی آدم کا ہر انسان سردار ہے آدمی اپنے اہل وعیال کا سردار ہے اور عورت اپنے گھر کی سردار ہے۔

ابن انس فی عمل یوم و لیلةعن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۴۶۷۰ـــ تم میں سے ہر شخص سے اپنی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا امام راعی (نگہبان) ہے اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال

ہوگا آدمی اپنے گھر کا راعی ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا عورت اپنے شوہر کے گھر میں راعی ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، آدمی اپنے باپ کے مال میں بھی راعی ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا بالغرض تم میں سے ہر شخص راعی ہے (نگہبان) ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت (ماتحت) کے بارے میں سوال ہوگا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۶۷۱ ... مجھے اپنی امت پر ایسے سرکش حاکم کا خوف نہیں جو انکو قتل کر دے نہ ایسے دشمن کا جو انکو جڑ سے اکھیڑ دے، بلکہ مجھے اپنی امت پر ایسے امراء حاکموں کا خوف ہے کہ اگر مسلمان ان کی اطاعت کریں تو وہ انکو گمراہ کردیں اور اگر ان کی نافرمانی کریں تو انکو قتل کردیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت محل کلام ہے۔ ضعیف الجامع ۱۴۷۶

۱۴۶۷۲ ... ہر چیز کے لئے ایک آفت ہے جو اس کو خراب کر دیتی ہے اور اس دین کی آفت برے حاکم ہیں۔

الحارث، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

عورت کی سربراہی آفت خداوندی ہے

۱۴۶۷۳ ... ایسی قوم ہرگز فلاح نہیں پا سکتی جو اپنے معاملے کا مختار عورت کو کردیں۔

مسند احمد، البخاری، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۷۴ ... بہت سے لوگ جن کو حکومت عطا کی گئی ان کی تمنا ہوتی تھی کہ کاش وہ ثریا ستارے سے پیچھے گر جاتے لیکن انکو یہ حکومت سپرد نہ ہوتی۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۷۵ ... آدمی یہ خواہش کرے گا کہ وہ ثریا سے پیچھے گر جاتا لیکن لوگوں کی حکومت میں سے کسی معاملے کا والی نہ بنتا۔

الحارث، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۷۶ ... جس حاکم نے اپنی رعایا میں (ذاتی) کاروبار کیا وہ کبھی انصاف پر ور نہ ہوگا۔ الحاکم فی الکنی عن رجل

کلام: ... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۰۸۵۔

۱۴۶۷۷ ... جو شخص دس یا اس سے زائد پر امیر ہوا اور ان میں عدل نہ کیا تو قیامت کے دن زنجیروں اور طوقوں میں جکڑا ہوا آئے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، قال الحاکم صحیح الاسناد واقرہ الذھبی

۱۴۶۷۸ ... جو شخص کسی کام میں امیر بنا پھر اس نے انصاف نہ کیا تو اس کو اللہ پاک جہنم میں منہ کے بل گرا دے گا۔

مستدرک الحاکم عن معقل بن سنان

کلام: ... ضعیف الجامع ۵۳۳۲۔

۱۴۶۷۹ ... جس حاکم یا والی کا دروازہ حاجت مندوں، مسکینوں اور دوست احباب کے لئے بند ہو اللہ پاک بھی اس کی حاجت روائی کا دروازہ بند کر دیتے ہیں۔ مسند احمد، الترمذی عن عمرو بن مرۃ، قال الترمذی غریب

۱۴۶۸۰ ... جو دس آدمیوں پر بھی امیر ہوگا اس کو قیامت کے دن جکڑا ہوا پیش کیا جائے گا حتیٰ کہ عدل اس کو چھڑائے گا یا ظلم وستم اس کو ہلاک کرے گا۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۸۱ ... جو دس آدمیوں پر بھی حاکم ہوگا اس کو قیامت کے دن اس حال میں پیش کیا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۲۸۲ ۔ جو شخص دس آدمیوں پر بھی امیر ہوگا قیامت کے دن اس سے ان کے بارے میں سوال پوچھ گچھ کی جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۸۸، ضعیف الجامع ۵۱۵۶۔

۱۴۲۸۳ جو حاکم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے اس کو قیامت کے دن اس حال میں پیش کیا جائے گا کہ ایک فرشتہ اس کو گردن سے پکڑے ہوئے ہوگا حتیٰ کہ اس کو جہنم کے پل پر کھڑا کردے گا پھر فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سر اٹھائے گا۔ اللہ پاک نے فرمایا اس کو ڈال دو، تو وہ فرشتہ اس کو چالیس سال کی گہرائی میں گرا دے گا۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف ابن ماجہ ۵۰۳، ضعیف الجامع ۵۱۶۶۔

۱۴۲۸۴ جو دس یا اس سے زائد آدمیوں پر والی ہو اس کو اللہ پاک کے سامنے گردن میں بندھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ پیش کیا جائے گا پھر اس کی نیکی اس کو چھڑائے گی یا اس کا گناہ اس کو ہلاک کردے گا۔ حکومت کا اول ملامت ہے، درمیان ندامت ہے اور آخر قیامت کے دن رسوائی ہے۔

مسند احمد، عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

رعایا کے ساتھ دھوکہ کرنے والا جنت سے محروم

۱۴۲۸۵ ... جس بندے کو اللہ نے کوئی رعیت سونپی اور وہ ایسے دن مرا کہ اس دن اس نے اپنی رعیت کے ساتھ دھوکہ کیا تو اللہ پاک اس پر جنت حرام کردے گا۔ البخاری، مسلم عن معقل بن یسار

۱۴۲۸۶ ... جو (حاکم) لوگوں سے چھپ رہا وہ جہنم کی آگ سے نہ چھپ سکے گا۔ ابن مندہ عن رباح

کلام: ضعیف الجامع ۵۳۳۵

۱۴۲۸۷ جس نے کسی جماعت میں سے ایک شخص کو ان پر حاکم بنایا جبکہ ان میں ایسا شخص بھی تھا جو اس سے زیادہ اللہ کو راضی کرنے والا تھا تو انتخاب کرنے والے نے اللہ سے اس کے رسول سے اور مومنوں سے خیانت برتی۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۵۴۳۱، والمتناہیۃ ۱۸۱۔ مذکورہ کتب میں اس روایت پر کلام کیا گیا ہے جبکہ امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کو صحیح الاسناد فرمایا اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر سکوت فرمایا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴۲۸۸ جو مسلمانوں کے امور کا والی بنا اللہ پاک اس کی ضروریات میں نظر نہ کرے گا جب تک کہ وہ رعایا کی ضروریات میں نظر نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۵۸۶۳۔

۱۴۲۸۹ والی کو رعیت کی طرف سے ہلاکت کا اندیشہ ہے ہاں مگر وہ والی جو ان کی حفاظت اور خیرخواہی کا اہتمام رکھے۔

الرویانی عن عبداللہ بن مغفل

کلام: ضعیف الجامع ۶۱۴۳۔

۱۴۲۹۰ مسلمان آدمی کے لئے امارت میں کوئی خیر نہیں ہے۔ مسند احمد عن حبان بن بح الصدائی

کلام: ... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۶۲۸۸ روایت کی سند میں ابن لہیعہ مدلس ہے۔

۱۴۲۹۱ تمہارے بہترین امراء وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان کے لئے دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں اور تم ان پر لعن طعن کرو اور وہ تم پر لعن طعن کریں۔

مسلم عن عوف بن مالک

۱۴۶۹۲ بدترین والی (حاکم) مار دھاڑ کرنے والے ہیں۔ مسند احمد، مسلم عن عائذ بن عمرو

الاکمال

۱۴۶۹۳ عدل پسند حکمران کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کو اپنی پشت پر یعنی دائیں کروٹ پر رہنے دیا جاتا ہے لیکن اگر وہ ظلم و ستم روا رکھنے والا ہوتا ہے تو اس کو دائیں کروٹ سے بائیں کروٹ پر کر دیا جاتا ہے۔ ابن عساکر عن عمر بن عبدالعزیز

کلام:... خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے یہ روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے نبی کریم ﷺ سے یہ روایت پہنچی ہے۔ اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۷۹۱

۱۴۶۹۴ ہمارے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ خیانت والا شخص وہ ہے جو حکومت کا طلب کرے۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۹۵ بدترین والی (حاکم) فظیع ترین لوگ ہیں۔ مسلم عن عائذ بن عمرو

۱۴۶۹۶ اگر تم چاہو تو میں تم کو امارت کے بارے میں بتاؤں کہ وہ کیا ہے؟ امارت (حکومت) کا اول ملامت ہے، دوم ندامت ہے اور سوم قیامت کے دن عذاب ہے سوائے اس شخص کے جو عدل کرے لیکن اپنے رشتہ داروں کے ساتھ عدل نہ کرسکے۔

الکبیر للطبرانی، ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن عوف بن مالک

کلام:... اس روایت میں ایک راوی زہیر بن دحمہ ہے جس کو ابو حاتم نے ثقہ کہا ہے اور ابوداؤد نے اس کی تضعیف فرمائی ہے بشر بن عبداللہ سے روایت کرنے میں وہ منکر الحدیث ہے۔ اس لئے اتحاف روایت ضعیف کے حوالے سے محل کلام ہے۔

۱۴۶۹۷ ایک قوم ضعیف اور مسکین لوگوں کی تھی، ایک سرکش اور دشمن قوم نے ان کے ساتھ جنگ کی لیکن اللہ پاک نے کمزور مسکینوں کو غالب اور فتح مند کردیا، کمزور لوگوں نے ان ہی سرکشوں کو اپنا امیر اور سربراہ بنالیا۔ جس کی وجہ سے ان مسکینوں نے بھی قیامت تک کے لئے اللہ کو اپنے اوپر ناراض کرلیا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، ابن مردویہ الحسن للعبد بن منصور عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۹۸ سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ حاکم اپنی رعایا کے ساتھ کاروبار کرے۔

ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابی الاسود المالکی عن ابیہ عن جدہ

۱۴۶۹۹ عنقریب زمین کے مشرق و مغرب کو تم فتح کرو گے۔ اس وقت کے حکام جہنم میں ہوں گے ہاں مگر وہ حاکم جو تقویٰ سے ڈریں اور امانت ادا کرتے رہیں۔ مسند احمد عن رجل من مضر

۱۴۷۰۰ امارت کا اول ملامت ہے، ثانی ندامت ہے اور ثالث قیامت کے دن اللہ کی طرف سے عذاب ہے۔ ہاں مگر جو شخص رحم کرے اور یوں یوں خرچ کرے علاوہ رشتہ داروں کے ساتھ پھر بھی کیسے عدل کرسکے گا۔ الکبیر للطبرانی عن شداد بن اوس

۱۴۷۰۱ اے ابوذر! تم کمزور ہو اور یہ امانت ہے اور قیامت کے دن رسوائی اور ندامت ہے ہاں مگر جو شخص اس (حکومت) کا حق ادا کرے اور اس پر جو امانت عائد ہو اس کو ادا کرے۔ ابو داؤد، ابن ابی شیبہ، مسلم، ابن سعد، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

فائدہ:... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے عامل کیوں نہیں بناتے (حکومت کا کوئی عہدہ کیوں سپرد نہیں کرتے) تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۴۷۰۲ کوئی شخص امارت کی حرص نہ کرے اور حکومت کے حصول کے بعد عدل کرنے کا دعویٰ نہ کرے۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۰۳ جہنم میں سب سے پہلے جو شخص داخل ہوگا وہ زبردستی مسلط ہونے والا بادشاہ ہے جو اپنی بادشاہت میں عدل نہ کرے اس کی برائی اس کو مرتش کردے اور اس کی طاقت اس کو آزردہ رکھے۔ التاریخ للحاکم، الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۰۴ کیا میں تم کو تمہارے اچھے اور برے حکام نہ بتاؤں؟ بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت رکھو اور وہ تم سے محبت رکھیں، تم ان کے لئے

کلام: ...ضعیف ۵۱۳۔

۱۴۷۱۵ کوئی امت ہلاک نہ ہوگی خواہ وہ گمراہ ہو جبکہ ان کے حاکم ہدایت یافتہ ہوں کوئی امت ہرگز ہلاک نہ ہوگی خواہ وہ گمراہ ہو جبکہ ان کے حاکم ہدایت یافتہ ہوں۔ الخطیب عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۴۷۱۶ کوئی قوم فلاح نہیں پاسکتی جو اپنی حکومت عورت کو سپرد کردیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۱۷ کوئی والی جو کسی چھوٹی بڑی قوم کا حاکم بنے پھر ان میں عدل نہ کرے تو اس کو اللہ پاک منہ کے بل جہنم میں گرادے گا۔

ابن ابی شیبہ، ابن عساکر عن معقل بن یسار

۱۴۷۱۸ کسی بھی چھوٹی بڑی امت کا حاکم جو عدل نہ کرے گا اللہ اس کو منہ کے بل جہنم میں گرادے گا۔

مسند احمد عن معقل بن یسار، الضعیفۃ ۲۰۳۳

۱۴۷۱۹ اللہ پاک جس بندے کو کوئی رعیت سپرد کرے لیکن وہ ان کی خیرخواہی کے ساتھ حفاظت نہ کرے تو اللہ پاک اس پر جنت کو حرام کردے گا۔

شعب الایمان للبیہقی، ابن النجار عن عبدالرحمن بن سمرۃ

کلام: ...روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۳۱۔

۱۴۷۲۰ کوئی بھی شخص جو دس یا اس سے اوپر آدمیوں کا امیر مقرر ہو تو قیامت کے دن اس کو گردن کے ساتھ باندھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ لایا جائے گا پھر اس کا عدل اس کو چھڑائے گا یا اس کا ظلم اس کو تقریباً ہلاکت میں ڈال دے گا۔ ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۱ تین آدمیوں کا امیر بھی قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوں گے۔ حق اس کو چھڑائے گا یا اس کو ہلاک کرے گا۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۲ دس آدمیوں کا حاکم بھی قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن کی طرف بندھے ہوں گے۔ اس طوق سے اس کے ہاتھوں کو صرف عدل ہی چھڑا سکے گا۔

السنن لسعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن سعد بن عبادۃ

۱۴۷۲۳ دس آدمیوں کا امیر بھی قیامت کے روز اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے۔ اس کا عدل اس کو آزاد کرائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کردے گا۔

ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن عساکر عن عمرو بن مرۃ الجہنی

۱۴۷۲۴ جس امیر کے دروازے حاجت مندوں اور مسکینوں کے لئے بند ہوں اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازے اس کی حاجت اور مسکنت پر بند کردیتے ہیں۔ ابن عساکر عن عمرو بن مرۃ الجہنی

۱۴۷۲۵ کوئی آدمی جو دس آدمیوں کا والی ہو قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوں گے حتیٰ کہ اس کے اور اس کے ہاتھوں کے درمیان فیصلہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۶ کوئی بندہ نہیں جس کو اللہ پاک کسی رعیت کا والی (نگہبان) بنائے اور وہ خیرخواہی کے ساتھ ان کا خیال نہ کرے تو اللہ پاک جنت کو اس پر حرام کردے گا۔ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۷ جس بندے سے کسی رعیت کی نگرانی لی جائے تو قیامت کے دن اس سے سوال کیا جائے گا کہ اللہ کا حکم جو اس نے ان میں قائم کیا یا ضائع کیا۔

ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۸ کوئی دس آدمیوں کا والی نہیں مگر قیامت کے دن اس حال میں اس کو لایا جائے گا کہ اس کے گلے میں طوق پڑا ہوگا پھر یا تو اس کو عذاب سے اچھوتا نکالے گا یا اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ ابن مندہ و ابو نعیم عن الحارث بن محمد عن حصین

۱۴۷۲۹..... کوئی مسلمان جو دس یا دس سے زیادہ لوگوں کا امیر ہو اس کو قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوں گے۔ پھر اس کی نیکی اس کو آزاد کرائے گی یا اس کا گناہ اس کو برباد کرے گا، امارت کا اول ملامت ہے، درمیان ندامت ہے اور آخر قیامت کے دن عذاب ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۳۰..... کوئی تین آدمیوں کا والی نہیں مگر وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہوگا اور اس کا دایاں ہاتھ گردن میں بندھا ہوگا۔ اس کا عدل اس کو چھڑائے گا یا اس کا ظلم اس کو تباہ کرے گا۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۴۷۳۱..... کوئی والی نہیں جو مسلمانوں کے کسی امر کا والی بنے پھر خیر سگالی کے جذبے کے ساتھ ان کے لئے محنت نہ کرے تو اللہ پاک اس کو منہ کے بل جہنم میں گرادے گا جس دن اللہ پاک اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا۔ الحاکم فی الکنی، الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۱۴۷۳۲..... کوئی کسی چھوٹی یا بڑی امت کا والی نہیں جو ان کے ساتھ عدل نہ کرتا ہو تو اللہ پاک ضرور اس کو چہرے کے بل جہنم میں گرادے گا۔

ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی عن معقل

۱۴۷۳۳..... کوئی دس آدمیوں کا والی نہیں مگر قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن میں بندھے ہوں گے۔ اس کو اس کا عدل چھڑائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کرے گا۔ حلیۃ الاولیاء عن ثوبان

کلام: ..... ضعیف ہے۔ اللآلی۔ ۱/۲۸۹

۱۴۷۳۴..... کوئی شخص جو کسی ولایت کا حاکم بنے اولاً اس کے لئے عافیت کا دروازہ کھلے گا اگر وہ اس کو قبول کرے تو وہ عافیت اس کے لئے مکمل ہوگی اور اگر وہ عافیت کو حقیر جانے تو اس کو ایسے مسائل درپیش ہوں گے کہ وہ ان سے نمٹنے کی طاقت نہ رکھے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۳۵..... اس شخص کی مثال جو فیصلہ میں عدل کرے، تقسیم میں انصاف کرے اور صاحب رحم پر رحم کرے میری جیسی ہے، جس نے ایسا نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔

الحسن بن سفیان، الباوردی ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر، السنن لسعید بن منصور عن بلال بن سعد عن ابیہ

فائدہ: ..... صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کے بعد خلیفہ کا کیا حکم ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۴۷۳۶..... جس نے رعیت کی سربراہی لی مگر خیر خواہی کے ساتھ ان کے لئے تگ و دو نہ کی تو وہ جنت کی خوشبو نہ پاسکے گا حالانکہ اس کی خوشبو سو سال کی مسافت سے آئے۔ ابن ابی شیبہ، مسلم، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن معقل بن یسار

۱۴۷۳۷..... جس نے رعیت کی سرپرستی لی گئی مگر اس نے انگوٹھا کردیا تو وہ پروردگار سے اس حال میں ملے گا کہ پروردگار اس پر غضبناک ہوگا۔

الخطیب عن معقل

۱۴۷۳۸..... اللہ پاک نے جس سے رعیت کی نگہبانی کا کام لیا اور وہ دھوکہ دہی کی حالت میں مرا تو اللہ پاک اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔

الشیرازی فی الالقاب عن الحسن مرسلاً

۱۴۷۳۹..... جس کو اللہ پاک نے مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی بنایا لیکن وہ ان کی حاجت، فقر و فاقے اور ضروریات سے چھپا رہا اللہ پاک قیامت کے دن اس کی حاجت، فقر و فاقہ اور ضرورت سے بے نیاز ہوگا۔ ابو داؤد، ابن سعد، البغوی، عن ابی مریم الازدی

۱۴۷۴۰..... جو مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی بنا پھر وہ ان کی حاجت اور فقر و فاقہ سے غافل رہا تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کی حاجت اور فقر و فاقے سے بے نیاز ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی، ابن قانع، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی مریم الازدی

۱۴۷۴۱..... جو دس آدمیوں پر والی بنا پھر اس نے ان کا من پسند حکم جاری کیا یا ان کی منشاء کے خلاف حکم جاری کیا تو قیامت کے دن اس کو لایا جائے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے اگر اس نے عدل کیا ہوگا، رشوت نہ لی ہوگی اور نہ ظلم کیا ہوگا تو اللہ پاک اس کو آزاد کردے گا اور اگر اس نے حکم جاری کیا ایسا جو اللہ نے نازل نہیں کیا، رشوت لی، اور رشوت ستانی میں دوسروں کی مدد کی تو اس کا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ

۱۴۷۵۳ ... امارت وحکومت اس شخص کے لئے بہترین شے ہے جو اس کو اس کے حقوق کے ساتھ اور حلال طریقے سے حاصل کرے، اور اس شخص کے لئے بہت بری شے ہے جو اس کو بغیر کسی حق کے حاصل کرے یا ایسے شخص کے لئے قیامت کے روز باعث حسرت وافسوس ہوگی۔

الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت

۱۴۷۵۴ ... امارت کا سوال نہ کرے بے شک جس نے اس کا سوال کیا اس کو امارت کے حوالے کر دیا جائے گا جبکہ جس کو بغیر سوال کے اس میں آزمایا گیا اس کی مدد کی جائے گی۔ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن سمرۃ

۱۴۷۵۵ ... لوگوں پر حکومت ہونا لازمی ہے خواہ نیک ہو یا بد اگر نیک حکومت ہوگی تو وہ تقسیم میں عدل کرے گی اور تمہارے درمیان غنیمت کے اموال برابری کے ساتھ منقسم ہوں گے۔ اگر حکومت بد ہوگی تو اس میں مومن کو آزمائش سے دوچار ہونا پڑے گا۔ امارت وحکومت قائم ہونا ہرج سے بہتر ہے۔ پوچھا گیا یارسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ ارشاد فرمایا قتل اور جھوٹ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۷۵۶ ... دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بن اور نہ ان کے آگے چل۔ ابو نعیم عن نعیم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۵۷ ... جو شخص دس مسلمانوں کا بھی امام ہوگا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے گلے میں طوق پڑا ہوگا یہاں تک کہ اللہ اس پر رحم فرما کر اس کو آزاد فرمائیں گے یا اور معاملہ فرمائیں گے۔ الحاکم فی الکنی عن کعب بن عجرۃ

۱۴۷۵۸ ... یہ (حکومت کا) معاملہ تمہارے درمیان یوں ہی رہے گا، اور تم اس کے حاکم بنے رہو گے جب تک کہ ایسے نئے اعمال ایجاد نہ کرو جو سراسر تمہاری ایجاد ہوں، پس جب تم ایسا کرو گے تو اللہ پاک تم پر اپنی مخلوق میں سے بدترین لوگوں کو مسلط کردے گا وہ تم کو اسی طرح قطع برید کریں گے جس طرح یہ شاخ کٹ رہی ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی مسعود الانصاری

۱۴۷۵۹ ... اللہ پاک کسی بندے کو کسی رعیت پر نگران بناتا ہے اور وہ ایسے دن مرتا ہے جس دن اس نے اپنی رعیت کے ساتھ دھوکہ کیا ہوتا ہے تو اللہ پاک اس پر جنت کو حرام فرما دیتے ہیں۔ مسند احمد، عن معقل بن یسار

۱۴۷۶۰ ... اللہ پاک کسی بندے کو رعایا کا حاکم بنائے رعایا میں قلیل افراد ہوں یا کثیر مگر اللہ پاک اس حاکم سے ان کے بارے میں قیامت کے دن ضرور سوال کرے گا کہ کیا ان کے اندر اللہ کا حکم قائم کیا ہے یا ضائع کر دیا ہے حتیٰ کہ کسی بھی آدمی سے خاص طور پر اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھ گچھ فرمائیں گے۔ مسند احمد، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۷۶۱ ... کوئی آدمی دس یا زیادہ آدمیوں پر حاکم نہیں بنایا گیا مگر وہ قیامت کے روز گلے میں طوق ڈالے ہوئے آئے گا جس میں اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے، اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا تو اس کی گردن چھوڑ دی جائے گی اور اگر وہ بدکردار ہوگا تو طوق پر مزید طوق چڑھا دیئے جائیں گے۔

النسائی عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ

شریعت کے خلاف فیصلہ پر وعید

۱۴۷۶۲ ... اللہ پاک ایسے حاکم کی نماز قبول نہیں فرماتا جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کرے اور نہ بغیر طہارت والے بندے کی نماز قبول فرماتا ہے اور نہ خیانت کے مال میں سے صدقہ کو قبول کرتا ہے۔ مستدرک الحاکم، الشیرازی فی الالقاب عن طلحۃ بن عبداللہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۱۹۰، ذخیرۃ الحفاظ ۹۳۴۶، الوضع فی الحدیث ۳۔۱۹۳۔

۱۴۷۶۳ ... اللہ پاک ایسی امت کو پاک اور مقبول نہیں کرتا جس کی حکومت عورت کے ہاتھ میں ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۶۴ ... کوئی شخص کسی قوم پر حاکم نہیں ہوتا مگر وہ قیامت کے دن ان کے آگے آئے گا اور اس کے ہاتھ میں جھنڈا ہوگا اور قوم والے اس کے پیچھے ہوں گے۔ پھر اس سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی اور ان سے اس کے بارے میں بازپرس ہوگی۔

الکبیر للطبرانی عن المقدام بن معدی کرب

کلام: ...... روایت باطل ہے الاباطیل ۴۵۴ احادیث مختارہ ۸۸، المتناہیہ ۱۴۷۸۔

۱۴۷۹۴ ...... یہ حکومت قریش میں رہے گی جب تک لوگوں میں دو (قریشی) بھی باقی رہیں گے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسری فرع...... امیر کی اطاعت میں اور اس سے بغاوت ومخالفت پر وعیدوں کے بیان میں

۱۴۷۹۵ ...... حاکم کی سن اور اطاعت کر خواہ وہ سیاہ کان اور لولا لنگڑا ہو۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۴۷۹۶ ...... سنو اور اطاعت کرو، بے شک ان پر اس کا وبال ہے جس کو وہ اپنے اوپر اٹھائیں (اور ظلم ڈھائیں) اور تم پر اس کا وبال ہے جو تم اٹھاؤ (اور نافرمانی کرو)۔ مسلم، الترمذی عن وائل

۱۴۷۹۷ ...... جو ان پر بار ہو (یا حکومت) اس کا وبال ان پر ہے، اور جو تم کرو گے اس کا وبال تم پر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن یزید بن سلمۃ الجعفی

۱۴۷۹۸ ...... اگر تم پر نکٹے سیاہ فام حبشی غلام کو بھی امیر بنا دیا جائے جو تم پر کتاب اللہ کے ساتھ حکمرانی کرے تم ضرور اس کی سنو اور اطاعت کرو۔

مسلم، ابن ماجہ عن ام الحصین

۱۴۷۹۹ ...... سنو اور اطاعت کرو خواہ تم پر کالے کلوٹے غلام جس کا سر کشمش کی طرح ہو کو بھی امیر مقرر کر دیا جائے تم اس کی اطاعت کرو۔

مسند احمد، البخاری، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۸۰۰ ...... اطاعت صرف نیکی میں ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۸۰۱ ...... تجھ پر سمع وطاعت فرض ہے تنگی ہو یا آسانی یا خوشی سے ہو یا زبردستی اور خواہ تم پر کسی اور کو ترجیح دی جائے۔

مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۰۲ ...... عنقریب تم پر ایسے والی مقرر ہوں گے جو خرابی پیدا کریں گے لیکن اللہ پاک ان کی بدولت جو اصلاح پیدا فرمائیں گے وہ زیادہ ہوگی پس ان میں سے جو اللہ کی اطاعت کے ساتھ عمل کریں ان کو اجر ہے اور تم پر ان کا شکر واجب ہے۔ جو ان میں سے اللہ کی معصیت کے ساتھ عمل کریں ان پر اس کا وبال ہے اور تم پر صبر کرنا لازم ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۸۱، ضعیف الجامع ۳۳۱۴۔

۱۴۸۰۳ ...... جو شخص نکلے اس غرض سے کہ میری امت میں پھوٹ ڈالے تم اس کی گردن اڑا دو۔ النسائی عن اسامۃ بن شریک

۱۴۸۰۴ ...... میرے بعد بڑے بڑے مسائل پیش ہوں گے پس جو مسلمانوں کی جماعت کو پارہ پارہ کرنا چاہے اس کی گردن اڑا دینا خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ ابو داؤد، نسائی، مستدرک الحاکم عن عرفجۃ

۱۴۸۰۵ ...... بنی اسرائیل کے امور حکومت کو بھی ان کے انبیاء سنبھالتے تھے۔ جب بھی ایک نبی ہلاک ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کے بعد اس کا خلیفہ بن جاتا۔

اور میرے بعد بے شک کوئی نبی نہ آئے گا۔ ہاں خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے صحابہ نے عرض کیا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: پہلے والے کی بیعت کی وفاداری کرو، پھر اس کے بعد والے کی بیعت کی وفاداری کرو اور ان کو ان کا حق دو جو اللہ نے ان کا حق رکھا ہے۔ بے شک اللہ بھی ان سے ان کی رعیت کے حقوق کے بارے میں باز پرس کرے گا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۰۶ ...... جو تمہارے پاس آئے اس حال میں کہ تم سب ایک ہو اور ایک پر تمہارا اتفاق ہو۔ پھر وہ آنے والا تمہاری لاٹھی توڑنا چاہے یا تمہاری جمعیت کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو اس کو قتل کردو۔ مسلم عن عرفجۃ

امیر کی اطاعت از الاکمال

۱۴۸۱۶۔۔۔۔ سن اور اطاعت کر خواہ امیر حبشی ہو اور اس کا سر کشمش کی طرح (چھوٹا اور بدصورت) ہو۔ ابو داؤد، البخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۸۱۷۔۔۔۔ اپنے امراء کی اطاعت کرتے رہو جیسے بھی ممکن ہو سکے۔ اگر وہ ایسی چیز کا حکم کریں جو میں تمہارے پاس لے کر آیا ہوں تو ایسے حکم پر تم کو اجر ملے گا اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو تم کو بھی اجر ملے گا اور اگر وہ ایسی کسی چیز کا حکم دیں جو میں تمہارے پاس لے کر نہیں آیا تو اس کا وبال ان پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔

اس کا حال یہ ہوگا کہ جب تم اپنے پروردگار سے ملو گے تو کہو گے اے پروردگار کوئی ظلم قبول نہیں۔ پروردگار فرمائے گا ظلم نہ ہوگا، بندے عرض کریں گے اے ہمارے رب! آپ نے ہمارے پاس رسولوں کو بھیجا ہم نے آپ کے حکم کے ساتھ ان کی اطاعت کی آپ نے ہم پر خلیفہ منتخب کئے ہم نے آپ کے حکم کے ساتھ ان کی بھی اطاعت کی آپ نے ہم پر امیر مقرر کئے اور ان کی اطاعت بھی ہم نے آپ کے لئے کی۔ پروردگار فرمائے گا تم نے سچ کہا غلط باتوں کے حکم کا وبال ان پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔ ابن جریر، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن المقدام

۱۴۸۱۸۔۔۔۔ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ جن کو اللہ نے تمہاری باگ ڈور تھمائی ہے ان کی اطاعت کرو اور اہل حکومت سے حکومت کے لئے نہ جھگڑو خواہ حاکم حبشی غلام ہو۔ تم پر تمہارے نبی اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کی اتباع بھی لازم ہے جو تم کو معلوم باتوں کو اپنے جبڑوں کے ساتھ مضبوطی سے تھام لو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابن ماجہ، الادب للبخاری، ابن حبان، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو، ابن جریر، مستدرک الحاکم عن العرباض بن ساریۃ

۱۴۸۱۹۔۔۔۔ میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میری امت پر میرے بعد ظلم و تعدی نہ کرنا، میرے بعد عنقریب ایسے امراء آئیں گے تم ان کی اطاعت کرنا بے شک امیر کی مثال ڈھال کی سی ہے جس کے ساتھ حفاظت ہوتی ہے پس اگر تم اپنے معاملوں کو خیر کے ساتھ درست کرو تو ان کا فائدہ تمہارے لئے بھی ہے اور ان کے لئے بھی اگر وہ تم پر احکام جاری کرنے میں برائی کریں تو اس کا وبال ان پر ہے اور تم ان سے بری ہو بے شک امیر جب لوگوں میں شک و شبہ کرتا ہے تو ان کو فاسد و خراب کر دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن المقدام بن معدیکرب وابی امامۃ معاً

۱۴۸۲۰۔۔۔۔ جب تم پر امراء مقرر ہوں اور وہ نماز زکوٰۃ اور جہاد فی سبیل اللہ کا تم کو حکم کریں تو اللہ تم پر ایسے امراء کو گالی دینا حرام قرار دیتا ہے اور ان کے پیچھے تمہارے لئے نماز پڑھنا حلال اور جائز رکھتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو البکالی

۱۴۸۲۱۔۔۔۔ جس نے جانور کی کونچیں (پچھلی پنڈلیاں) کاٹ دیں اس (کی زندگی) کا چوتھائی اجر ضائع ہو گیا۔ جس نے کھجور کا (پھل دار) درخت جلا دیا اس کا چوتھائی اجر ضائع ہو گیا۔ جس نے اپنے شریک کو دھوکہ دیا اس کا چوتھائی اجر ضائع ہو گیا اور جس نے اپنے حاکم کو دھوکہ دیا اس کا سارا اجر ضائع ہو گیا۔ السنن للبیہقی، الدیلمی، ابن النجار عن ابی رهم السمعی، اسم ابی رهم احزاب بن اسید

۱۴۸۲۲۔۔۔۔ جب زمین پر دو خلیفہ ہوں تو بعد والے کو قتل کر دو۔ الاوسط للطبرانی، الترمذی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۲۳۔۔۔۔ جب تم پر کوئی باغی خروج کرے حالانکہ تم کسی ایک آدمی پر مجتمع ہو اور باقی مسلمانوں کی جمعیت کا عصا توڑنا چاہے اور ان کی جمعیت کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو اس کو قتل کر ڈالو۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن عمر الاشجعی

۱۴۸۲۴۔۔۔۔ یقیناً میرے بعد سلطان آئے گا۔ اس کو ذلیل نہ کرو۔ جس نے اس کو ذلیل کرنے کی کوشش کی اس نے اپنی گردن سے اسلام کا قلادہ (تعویذ) نکال کر پھینک دیا۔ اس کی کوئی عبادت مقبول نہیں جب تک کہ وہ اپنے خلاء کو پر نہ کرے جو (بغاوت سے) پیدا ہو چکا ہے اگر چہ وہ خلاء پر نہیں کر سکتا مگر وہ پھر بھی لوٹ آئے گا اور سلطان کو عزت دینے والوں میں شامل ہو جائے گا۔

مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۲۵۔۔۔۔ عنقریب میرے بعد سلطان (بادشاہ) آئے گا۔ اس کی عزت کرنا بے شک جس نے اس کو ذلیل کرنے کا ارادہ کیا اسلام میں دراڑ پیدا

اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، امام ڈھال ہے اس کی حفاظت میں مقابل سے لڑا جاتا ہے اور اس کے ساتھ حفاظت حاصل ہوتی ہے، اگر وہ اللہ کے تقویٰ کا حکم کرے اور عدل سے کام لے تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور اگر اس کے علاوہ حکم دے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

البخاری ومسلم، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن ماجہ، صدرہ الی قولہ فقد عصانی

۱۴۸۵۵ ...... جو تم میں سے یہ کر سکے کہ نہ سوئے اور نہ صبح کرے مگر اس حال میں کہ اس پر کوئی امام ہو تو وہ ایسا ہی کرے۔

ابن عساکر عن ابی سعید وابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۵۶ ...... جس نے امام کی بیعت کی اس کو اپنے ہاتھ کا سودا اور اپنے دل کا ثمر دیا تو وہ ممکنہ حد تک اس کی اطاعت کرے، پھر اگر دوسرا کوئی اس سے جھگڑنے والا آ جائے تو اس دوسرے کی گردن اڑا دو۔ ابو داؤد، ابن ابی شیبہ عن ابن عمرو

۱۴۸۵۷ ...... جو (بغاوت اور) خروج کرنے اور اپنے لئے یا کسی اور کے لئے لوگوں کو بلائے حالانکہ لوگوں پر ایک امام ہے، پس اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے (ایسے شخص کو قتل کر ڈالو)۔ الدیلمی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۵۸ ...... جو میری امت پر نکلے حالانکہ امت ایک ہے اور وہ ان کے درمیان انتشار کرنا چاہے تو اس کو قتل کر ڈالو خواہ وہ کوئی ہو۔

مسند ابی یعلی، ابو عوانہ، السنن للسعید بن منصور عن اسامۃ بن شریک، الکبیر للطبرانی عن عرفجۃ الاشجعی

۱۴۸۵۹ ...... جس کو سلطان کی طرف جانے کا بلاوا آئے لیکن وہ نہ آئے تو وہ ظالم ہے اس کا کوئی حق نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن سمرۃ

۱۴۸۶۰ ...... جس کو احکام میں سے کسی حکم (سرکاری منصب) کی طرف دعوت دی جائے اور وہ قبول نہ کرے (حالانکہ) اس کو عدل وانصاف کرنے سے کوئی رکاوٹ نہ ہوگی تو وہ ظالم ہے۔ ابو داؤد فی مراسیلہ، السنن للبیہقی عن الحسن مرسلاً

۱۴۸۶۱ ...... جو اس حال میں مرا کہ اس پر کسی حاکم کی اطاعت نہیں ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور اگر اس نے اطاعت کی مالا گلے میں ڈالنے کے بعد نکال دی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کی کوئی حجت نہ ہوگی۔ خبردار! کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ملے جو اس کے لئے حلال نہ ہو۔ بے شک ان میں تیسرا شیطان شامل ہوتا ہے سوائے محرم کے بے شک شیطان ایک کے ساتھ ہے اور وہ دو سے زیادہ دور ہے۔ جس کو اپنی برائی ناگوار گزرے اور نیکی اچھی لگے وہ مومن ہے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للسعید بن منصور، عن عامر بن ربیعۃ

کلام: ...... روایت محل کلام ہے ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۹۴۔

۱۴۸۶۲ ...... جو جماعت سے جدا ہو کے مرا جاہلیت کی موت مرا۔ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۶۳ ...... جو امام (حاکم) کی ماتحتی کے بغیر مرا جاہلیت کی موت مرا اور جس نے امام کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔ ابو داؤد، حلیۃ الاولیاء، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۶۴ ...... جو عہد شکنی کی حالت میں مرا قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ وہ حجت سے خالی ہوگا۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عامر بن ربیعۃ

۱۴۸۶۵ ...... جس نے اللہ کی اطاعت سے ہاتھ نکالا اور جماعت سے جدا ہو گیا پھر اس حال میں مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس نے امامت کا عہد مرنے کے لئے اس نے توڑ دیا چھوڑ دیا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔

المتفق والمفترق للخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۶۶ ...... جس نے اللہ کی اطاعت سے ہاتھ نکالا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے پاس اطاعت ہوگی اور نہ حجت، اور جو جماعت سے جدا ہونے کی حالت میں مرا جاہلیت کی موت مرا۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:... الضعیفۃ ۱۳۵۳۔

گناہ کے کام میں امام کی اطاعت جائز نہیں

۱۴۸۷۹ امام کی اطاعت مسلمان آدمی پر حق (لازم) ہے جب تک وہ اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دے لیکن جب وہ اللہ کی نافرمانی کا حکم دے تو اس کے لئے سمع ہے اور نہ طاعت۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۸۰ عنقریب میرے بعد تمہارے حکام کچھ ایسے لوگ بنیں گے جن باتوں کو تم اجنبی اور ناپسند خیال کرتے ہو وہ انکو اچھا قرار دیں گے اور تمہاری اچھی باتوں کو وہ ناپسند کریں گے جو اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت نہیں اور تم اپنے رب سے گمراہ نہ ہو جانا۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عبادۃ بن الصامت

۱۴۸۸۱ مسلمان آدمی پر (حاکم کی بات) سن کر اطاعت کرنا واجب ہے اچھا لگے یا برا لگے جب تک کہ حاکم معصیت کا حکم نہ کرے لیکن ایسی صورت میں نہ سننا ضروری ہے اور نہ اطاعت کرنا۔

مسند احمد، السنن للبیہقی، الترمذی، النسائی، ابن ماجۃ، ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۸۲ قریش کے لئے سیدھے رہو جب تک وہ تمہارے لئے سیدھے رہیں اگر وہ تمہارے لئے سیدھے نہ رہیں تو اپنی تلواریں کندھوں پر اٹھالو پھر ان کی جماعت یا ان لوگوں کی تائید و پیروی کرو۔ مسند احمد عن ثوبان

۱۴۸۸۳ عنقریب تم پر میرے بعد امراء آئیں گے جو تم کو ایسی باتوں کا حکم دیں گے جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور ایسا عمل کریں گے جو تمہارے لئے ناپسندیدہ ہوگا پس وہ تمہارے امام (حاکم) نہیں ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۴۸۸۴ عنقریب میرے بعد ایسے امراء آئیں گے کہ وہ جو کہیں گے ان کی بات ان پر رد نہیں ہوگی۔ وہ جہنم میں ایک دوسرے کے اوپر یوں گریں گے جس طرح بندر ایک دوسرے کے اوپر پیچھے کودتے ہیں۔ مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن معاویۃ

۱۴۸۸۵ تم بادشاہوں کے دروازے پر جانے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ انجانی تخت جگہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن رجل من سلیم

۱۴۸۸۶ کوئی شخص بادشاہ سے جس قدر قریب ہوتا ہے اللہ سے دور ہو جاتا ہے جس (ظالم) کے پیروکار جس قدر زیادہ ہوں گے اسی قدر اس کے شیاطین زیادہ ہو جائیں گے اور جس قدر جس کا مال زیادہ ہوگا اسی قدر اس کا (قیامت کے دن) حساب زیادہ ہوگا۔

ھناد عن عبید بن عمیر مرسلاً

کلام:... ضعیف ہے۔ الاتقان ۱۶۰، ضعیف الجامع ۴۹۹۵۔

بادشاہ کی خوشامدی بننے کی ممانعت

۱۴۸۸۷ بادشاہ کے دروازے سے دور اس کے قرب و جوار سے بچو بے شک جو لوگوں میں اس کے سب سے زیادہ قریب ہوگا وہ اللہ سے اسی قدر دور ہوگا اور جس نے اللہ پر بادشاہ کو ترجیح دی اللہ پاک اس کے اندر دنیا پرستی رکھ دیں گے اور اس سے تقویٰ و پرہیزگاری ختم کر دیں گے اور اس کو حیران و پریشان چھوڑ دیں گے۔ الحسن بن سفیان، مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۸۸ جو سب کی ناراضگی کے ساتھ بادشاہ کو راضی کرنے والا ہوگا وہ اللہ کے دین سے نکل جائے گا۔ مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:... ضعیف الجامع ۵۳۰۱۔

۱۴۸۸۹ عنقریب تم پر ایسے امراء ہوں گے جو نماز کو ان کے اوقات سے مؤخر کریں گے اور بدعتیں ایجاد کریں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر میں ان کو پالوں تو کیا طریقہ اختیار کروں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن ام عبد! تو

۱۴۸۹۵ ۔۔۔ اے کعب بن عجرہ! میں تجھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں ایسے امراء سے جو میرے بعد آئیں گے، جو ان کے دروازوں پر آیا ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں ان سے کوئی تعلق ہے اور جو ان کے دروازوں پر آیا یا آیا ہی نہیں اور ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کی تو وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے اور عنقریب وہ میرے پاس حوض پر ضرور آئیں گے۔ اے کعب بن عجرہ! نماز برہان ہے، روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو یوں مٹاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے۔ اے کعب بن عجرہ! کوئی گوشت حرام سے پرورش نہ پائے گا مگر جہنم کی آگ اس کی زیادہ مستحق ہوگی۔

الترمذی حسن غریب عن کعب بن عجرۃ

۱۴۸۹۶ ۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس کے حواریین (ساتھی) بھی بنائے۔ پس وہ نبی ان کے درمیان جب تک اللہ نے چاہا کتاب اللہ اور اپنے (پیش رو پیغمبر) کی سنت کے ساتھ عمل کرتا رہا جب وہ انبیاء چلے گئے تو ان کے بعد ایسے امراء آئے جو منبروں پر بیٹھتے تھے اور بات وہ کہتے تھے جو تم کو اچھی لگے لیکن عمل وہ کرتے تھے جو تم جانتے نہیں، پس جب تم ان لوگوں کو دیکھو تو یہ مومن پر حق ہے کہ اپنے ہاتھ کے ساتھ ان سے جہاد کرے، اگر اس کی ہمت نہ ہو تو اپنی زبان کے ساتھ ان سے جہاد کرے اور اگر اپنی زبان کے ساتھ بھی ہمت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل کے ساتھ جہاد کرے اور اس کے بعد اسلام نہیں رہتا۔ ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۸۹۷ ۔۔۔ عنقریب تم پر امراء (حکام) مسلط ہوں گے، جھوٹ بولیں گے اور ظلم ڈھائیں گے پس جو ان کے کذب وجھوٹ کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم کی مدد کرے وہ مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آسکے گا اور جو ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے اور وہ عنقریب حوض پر ضرور میرے پاس آئے گا۔

مسند احمد، سمویہ، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۹۷ ۔۔۔ عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے وہ منبروں پر بیٹھ کر حکمت کی بات کریں گے لیکن جیسے ہی وہ اتریں گے ان سے ان کے دل گویا نکل جائیں گے (اور فعل ان کا قول کے بالکل مخالف ہوگا) پس وہ مردار سے زیادہ بدبودار ہیں۔ جو ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے اور وہ حوض پر بھی میرے پاس نہ آسکے گا۔ اور جو ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے اور عنقریب وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرۃ

۱۴۸۹۸ ۔۔۔ عنقریب امراء آئیں گے جو ان کے جھوٹ کو سچا کہے اور ان کے ظلم میں معاون بنے اور ان کے دروازوں پر چھایا رہے وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آسکے گا اور جو ان کے جھوٹ کو سچا نہ کہے ان کے ظلم میں ان کا معاون نہ بنے اور ان کے دروازوں پر نہ ہجوم رکھے وہ مجھ سے ہے اور وہ عنقریب حوض پر میرے پاس ضرور آئے گا۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۹۹ ۔۔۔ عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے جو جھوٹ بولیں گے اور ظلم وستم کریں گے۔ جو ان کے پاس آئے، ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آئے گا اور جو ان کے کذب بیانی کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے اور وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن کعب بن عجرۃ

۱۴۹۰۰ ۔۔۔ خبردار! عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے جو جھوٹ بولیں گے اور ظلم وستم کریں گے پس جو ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے اور جو ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔

خبردار! سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یہ باقیات صالحات ہیں (باقی رہنے والی نیکیاں)۔

مسند احمد عن النعمان بن بشیر

۱۴۹۰۱ ۔۔۔ عنقریب امراء آئیں گے جو ظلم کریں گے اور جھوٹ بولیں گے اور جو لوگ ان کے پاس ہجوم کریں گے پس جو بھی ان کی

۱۴۹۴۷ کوئی نبی یا حاکم ہو یا خلیفہ جس کے دو راز دار نہ ہوں۔ ایک راز دار اس کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا تھا اور ایک راز دار اس کو کسی شر کی کمی نہیں آنے دیتا تھا۔ پس جو ایسے راز دار کی برائی سے بچ گیا وہ نجات پانے والا ہے۔ اور دونوں راز داروں پر غالب آنے والا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۴۹۴۸ جس نے کسی فریق پر ظلم کے ساتھ مدد کی یا کسی ظلم پر مدد کی وہ مستقل اللہ کی ناراضگی میں رہے گا حتیٰ کہ اس ظلم سے نکلے

ابن ماجه والرامهرمزی فی الامثال، مستدرک الحاکم عن عمر رضی الله عنه

۱۴۹۴۹ جس نے کسی ظالم کی مدد کی کسی جھگڑے کے وقت حالانکہ وہ اس زیادتی کو جانتا ہے تو اس سے اللہ کا ذمہ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔

الخطیب عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۴۹۵۰ جس نے کسی ظالم کی اس کے ظلم پر مدد کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا آیس من رحمة اللہ۔ اللہ کی رحمت سے مایوس۔ الدیلمی عن انس رضی الله عنه

۱۴۹۵۱ جس نے کسی ظلم پر مدد کی اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو (کھائی میں) گر گیا ہو اور اس کو دم کے ذریعے کھینچا جائے۔

السنن للبیهقی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۴۹۵۲ جس نے اپنا نام کسی ظالم حاکم کے ساتھ منقش کیا قیامت کے دن اسی کے ساتھ اٹھے گا۔

المتفق والمفترق للخطیب عن مجاهد مرسلاً

کلام:...... اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۴۹۵۳ جو کسی ظالم کے ساتھ چلا پس اس نے بھی جرم کیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

انا من المجرمین منتقمون

ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔ الدیلمی عن معاذ رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ اسنی المطالب ۱۵۱۸، کشف الخفاء ۲۴۲۷۔

۱۴۹۵۴ جو کسی ظالم بادشاہ کے پاس گیا اپنی رضا و رغبت کے ساتھ خوشامد اور چاپلوسی کی غرض سے اور اس کو سلام کیا وہ جہنم میں اس قدر رہے گا جس قدر اس نے بادشاہ کے پاس ہونے کے لئے قدم اٹھائے۔ یہاں تک کہ اپنے گھر لوٹ آئے اگر اس نے بادشاہ کی خواہشات کی طرف میلان کیا یا اس کے بازو کو مضبوط کیا تو جو لعنت اللہ کی طرف سے بادشاہ پر اترے گی۔ اسی کے مثل خوشامد کے لئے بھی اترے گی اور بادشاہ کو دوزخ میں عذاب کی جن قسموں سے گزرنا پڑے گا اس کا چاپلوس بھی ان عذابوں سے ضرور گزرے گا۔

الدیلمی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۱۴۹۵۵ جو کسی ظالم کے ساتھ چلا تا کہ اس کی مدد کرے حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔

التاریخ للبخاری، البغوی، الباوردی، ابن شاهین، ابن قانع، ابو نعیم، الترمذی، ابو نعیم، السنن لسعید بن منصور عن اوس بن شرحبیل

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، صحیح نام میرے خیال میں شرحبیل بن اوس ہے۔

کلام:...... روایت محل کلام ہے۔ اسنی المطالب ۱۵۱۲، ضعیف الجامع ۵۸۵۹۔

۱۴۹۵۶ لوگوں میں سب سے بدترین مرتبے والا وہ ہے جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے بدلے خراب کردے۔

حلیة الاولیاء، عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:...... الضعیفة ۱۹۱۵ روایت ضعیف ہے۔

قلم کا پروانہ لکھنے پر وعید

۱۴۹۵۷. قیامت کے روز صاحب قلم (منشی) کو آگ کے تابوت میں آگ کے تالوں کے ساتھ مقفل کر کے لایا جائے گا پھر دیکھا جائے گا کہ اس کے قلم سے کیا کیا چیزیں نکلی ہیں۔ اگر اس کا قلم اللہ کی اطاعت میں چلا ہے اور اس کی رضا مندی میں چلا ہے تو اس کا تابوت کھل جائے گا۔ اور اگر وہ اللہ کی نافرمانی میں چلا ہے تو وہ تابوت ستر سال کی گہرائی میں جا گرے گا حتیٰ کہ قلم تراشنے والا اور دوات جوڑنے والا (بھی) اس سلوک سے گزرے گا اگر اس نے اس کام کے لیے قلم و دوات بنائے ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے مختصر المقاصد ۳۴۰۔

۱۴۹۵۸. قیامت کے دن (ظالم) لوگوں کو کہا جائے گا اپنے کوڑے پھینک دو اور جہنم میں داخل ہو جاؤ۔

مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف و موضوع ہے: تذکرۃ الموضوعات ۱۸۳۔

۱۴۹۵۹. قیامت کے دن پولیس والے کو کہا جائے گا: اپنے کوڑے اور ڈنڈے رکھ دے اور جہنم میں داخل ہو جا۔

الدیلمی عن عبدالرحمن بن سمرۃ، ۱۹۹۱، ۴۱۲، و النقشان

۱۴۹۶۰. آخر زمانے میں اس امت میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے پاس گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے جو صبح کو اللہ کی ناراضگی میں نکلیں گے اور شام کو اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹیں گے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی امامۃ

کلام:...... روایت ضعیف ہے الترغیب ۳۳۲/۳ الاتحاف ۱۸۳/۷۔

پانچویں فرع...... حکومت و خلافت کے لواحق میں

۱۴۹۶۱. میرے بعد تیس سال تک خلافت رہے گی پھر اس کے بعد بادشاہت کا دور ہوگا۔

مسند احمد، الترمذی، مسند ابی یعلی، ابن حبان عن سفینۃ، الترمذی حدیث حسن

۱۴۹۶۲. نبوت کی خلافت تیس سال رہے گی پھر اللہ پاک جس کو چاہے گا ملک عطا فرمائے گا۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن سفینۃ

۱۴۹۶۳. آج رات ایک نیک شخص کو دکھایا گیا کہ ابوبکر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں، عمر ابوبکر کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں اور عثمان عمر کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت منقطع و ضعیف ہے، کیونکہ زہری کا سماع حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔

عون المعبود ۱۲، ۳۸۹، ۳۹۰، ضعیف الجامع ۶۸۶

۱۴۹۶۴. ہر قوم کا کوئی سردار ہوتا ہے حتیٰ کہ شہد کی مکھیوں کی بھی سردار ہوتی ہے۔ مسند فردوس للدیلمی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۷۳۵۔

۱۴۹۶۵. اپنے اوپر نرمی رکھو میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں بلکہ قریش کی ایک عام عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کے ٹکڑے چبایا کرتی تھی۔

ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ، ھذا اسناد صحیح زوائد ابن ماجہ

۱۴۹۶۶. مدینہ خلافت کا مرکز ہے اور شام میں بادشاہت کا دارالخلافہ ہے۔

التاریخ للبخاری، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۴۹۴، الضعیفہ ۱۸۸۔

۱۴۹۶۷۔۔۔ دین پر مت روؤ (رونا نہ کرو) جبکہ حکام دین کے قابل ہوں۔ لیکن جب نااہل لوگ حکومت پر بیٹھ جائیں تو رونے کا مقام ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۶۱۸۸۔

۱۴۹۶۸۔۔۔ جو حاکم غضب کے وقت درگزر سے کام لے اللہ پاک قیامت کے دن اس سے درگزر فرمائے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن مکحول مرسلاً

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۵۵۱۵۔

رعایا کے ساتھ نرمی کرنا

۱۴۹۶۹۔۔۔ اے اللہ! جو میری امت کا والی بنے اور ان پر سختی کرے تو بھی اس پر سختی فرما۔ اور جو امت کا والی بن کر ان پر نرمی برتے تو بھی اس کے ساتھ نرمی کا سلوک فرما۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا، کتاب الامارۃ رقم الحدیث ۱۸۲۸

روایت ۱۴۹۲۶ پر گزر چکی ہے۔

۱۴۹۷۰۔۔۔ دو امیر ایسے ہیں جو امیر نہیں ہیں (یعنی صاحب امارت نہیں ہیں)۔ اس عورت کے ساتھ والے جو کسی قوم کے ساتھ حج کرے پھر طواف زیارت سے قبل حائضہ ہو جائے تو اس کے ساتھیوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس عورت سے اجازت لئے بغیر (اس کی فراغت کے بغیر) کوچ کر جائیں۔ اور دوسرا وہ شخص جو جنازہ کے ساتھ جائے اس پر نماز پڑھے اس کے لئے بھی جائز نہیں کہ اہل جنازہ سے اجازت لئے بغیر لوٹ آئے۔

المحاملی فی امالیہ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۱۸۸، الضعیفہ ۹۳۳، الوقوف ۱۰۸۔

۱۴۹۷۱۔۔۔ میرے بعد خلفاء کی تعداد وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے نقباء (سرداروں) کی تھی (یعنی بارہ)۔

الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۸۷۹۔

۱۴۹۷۲۔۔۔ جیسے تم ہو گے ویسے تم پر والی آئیں گے۔ مسند الفردوس عن ابی بکرۃ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی اسحق السبیعی مرسلاً

کلام:۔۔۔ روایت ضعیف ہے الاتقان ۱۳۶۱، اسنی المطالب ۱۰۸۰، الدرر المنتثر ۳۴۸، ضعیف الجامع ۴۲۷۵۔

۱۴۹۷۳۔۔۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے ان کی حکومت عیش پرستوں کو سونپ دیتا ہے۔ مسند الفردوس عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ فیض القدیر میں علامہ مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں حفص بن مسلم سمرقندی ہے جس کو امام ذہبی رحمہ اللہ نے متروک قرار دیا ہے۔ فیض ۱۔۲۹۵ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۳۔

۱۴۹۷۴۔۔۔ شاہد (حاضر) وہ کچھ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا۔ مسند احمد عن علی، للقضاعی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ روایت ضعیف ہے اسنی المطالب ۹۰۰، المشتہر ۹۸۔

نظم ونسق امور مملکت

۱۴۹۷۵۔۔۔ ناظم، چنگی منشی کے بغیر چارہ کار بھی نہیں اور وہ جہنم میں ہوگا۔ ابو نعیم فی المعرفۃ عن جعونۃ بن زیاد الشنی

فائدہ:۔۔۔ اس منصب سے دور رہنے کے لئے وعید فرمائی ہے کہ اس کی طلب دل میں نہ ہو، اگرچہ منصب بھی ضروری ہے جس سے امور مملکت کا انتظام ہوتا ہے لیکن وعید اس صورت میں ہے جب اس میں ظلم و ناانصافی ساری ہو جائے۔

۱۴۹۷۶ ندامت کا اول ملامت ہے، آخر قیامت کے دن پر ندامت ہے۔ الطیالسی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت کی کلام میں ہے کشف الخفاء ۲۸۷۱۔

۱۴۹۷۷ عرافت (یعنی ٹھیکیداری) حق ہے اور لوگوں کے لئے اس منصب پر کسی کو فائز کئے بغیر چارہ کار نہیں۔ لیکن عرفاء (ٹھیکیدار) جہنم میں ہوں گے۔

ابو داؤد عن رجل

کلام:..... امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی اسناد میں مجہول راوی ہیں اس لئے روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: عون المعبود ۸/۱۵۳، التمییز ۴۳، ضعیف الجامع ۳۹۰۶۔

۱۴۹۷۸ بیرطائی! ظلم جہنم میں جھونکا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن سیف

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۶۴۴۹۔

دوسرا باب..... قضاء (عدلیہ) کے بارے میں

پہلی فصل..... قضاء (عدلیہ) کی ترغیب میں

۱۴۹۷۹ قضاۃ تین ہیں: امیر، مامور یا مختال (بڑائی پسند)۔ الکبیر للطبرانی عن عوف بن مالک وعن کعب بن عیاض

کلام:..... روایت ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۸۷۔

۱۴۹۸۰ قاضی تین طرح کے ہیں۔ دو جہنم میں ہیں اور ایک جنت میں۔ وہ شخص جس نے حق جانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا جنت میں ہے اور جس نے اپنی جہالت کے باوجود فیصلہ کیا وہ جہنم میں ہے اور جس نے حق کو جانا تو سہی لیکن فیصلہ میں ظلم کیا وہ جہنم میں ہے۔

الکامل لابن عدی، مستدرک الحاکم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کی تخریج کی اور فرمایا جبکہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں ابن بکیر الغنوی منکر الحدیث ہے لیکن اس کا ایک شاہد بھی ہے۔

۱۴۹۸۱ قاضی تین طرح کے ہیں، دو قاضی جہنم میں ہیں اور ایک قاضی جنت میں ہے جس نے خواہش پر فیصلہ کیا جہنم میں ہے، جس نے بغیر علم کے فیصلہ کیا جہنم میں ہے اور جس نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا وہ جنت میں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۹۸۲ دو قاضی جہنم میں ہیں ایک قاضی جنت میں ہے۔ وہ قاضی جس نے حق کو جانا اور اس کے ساتھ فیصلہ کیا وہ جنت میں ہے وہ قاضی جس نے حق کو جانا لیکن جان بوجھ کر ظلم کا فیصلہ کیا یا بغیر علم کے فیصلہ کیا دونوں جہنم میں ہیں۔ مستدرک الحاکم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۸۳ اللہ سے ڈرو بے شک تم میں سب سے بڑا خیانت دار ہمارے نزدیک وہ شخص ہے جو عمل (سرکاری عہدہ) طلب کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

۱۴۹۸۴ قیامت کے روز اللہ کے ہاں سب سے برا شخص وہ قاضی ہوگا جو خدا کے حکم کی مخالفت کرے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۴۲۷، الضعیفۃ ۱۳۹۱، التمییز ۱۱۔

۱۴۹۸۵ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے لیکن جب وہ ظلم کرتا ہے تو خدا اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ لازم ہو جاتا ہے۔ الترمذی عن عبداللہ بن ابی اوفیٰ

۱۴۹۸۶ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ جان بوجھ کر ظلم نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن معقل بن یسار

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۶۹۷۔

۱۴۹۸۷ـ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک ظلم نہ کرے لیکن جب وہ ظلم کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے بری ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ مستدرک الحاکم السنن للبیہقی عن ابن ابی اوفی

۱۴۹۸۸ عدل پسند قاضی کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اس کو اس قدر حساب کی شدت ہوگی کہ وہ تمنا کرے گا کہ کاش اس نے کبھی دو آدمیوں کے درمیان بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ العقیلی فی الضعفاء عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۶۴۵۱ المتناہیہ ۱۲۶۰۔

۱۴۹۸۹ عدل پسند قاضی پر قیامت کے دن ایک گھڑی آئے گی کہ وہ تمنا کرے گا کہ کاش اس نے کبھی دو آدمیوں کے درمیان بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔

مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: ...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۹۲۳۔

۱۴۹۹۰ میری امت میں بدترین وہ ہے جو قضاء کا عہدہ سنبھالے اگر اس پر کوئی بات مشتبہ ہوتی ہے تو وہ مشورہ نہیں کرتا، اگر وہ درست رہتا ہے تو اکڑتا اور فخر کرتا ہے اور اگر غصہ کرتا ہے تو حد سے تجاوز کر جاتا ہے اور برائی لکھنے والا اس پر عمل کرنے والے کی مثل ہے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۳۸۴ کشف الخفاء ۵۳۶۔

۱۴۹۹۱ ایک جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہوا کہ اے میرے معبود! اے میرے آقا! میں نے فلاں فلاں سال تیری عبادت کی ہے پھر تو نے مجھے ایک گھر میں قید کر رکھا ہے (میری عبادت کا صلہ دے) پروردگار نے فرمایا: کیا تو راضی نہیں ہوا کہ میں نے تجھے قاضیوں کی مجلس سے نکال لیا۔

تمام، ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۷۵۸، تذکرۃ الموضوعات ۱۸۹، المتناہیہ ۱۲۶۳، ذیل اللآلی ۱۳۲۔

۱۴۹۹۲ قاضی کی زبان دو انگاروں کے درمیان ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف۔ مسند الفردوس للدیلمی عن انس

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۰۹۶ الاتقان ۱۳۹۲۔

۱۴۹۹۳... مسلمانوں کے قاضیوں میں سے کوئی قاضی ایسا نہیں جس کے ساتھ دو فرشتے نہ رہتے ہوں جو اس کو حق کی طرف رہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ حق کے علاوہ کا ارادہ نہ کرے۔ لیکن جب وہ حق کو چھوڑ کر بھٹک جاتا ہے اور عمداً ظلم کرتا ہے تو دونوں فرشتے اس سے بری ہو جاتے ہیں اور اس کو اس کے نفس کے حوالے کر دیتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عمران

کلام: ... مذکورہ روایت ہے ضعیف الجامع ۵۲۱۰۔

۱۴۹۹۴ جس نے عہدہ قضاء طلب کیا اور دوسروں سے اس کا سوال کیا تو اس کو اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور جس کو زبردستی منصب سونپا گیا اللہ پاک اس پر ایک فرشتہ نازل کر دیتا ہے جو اس کو درست راہ پر گامزن رکھتا ہے۔ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۳۲۰ ضعیف الترمذی ۲۲۳۔

۱۴۹۹۵ جس نے قضاء کا سوال کیا اس کو اس کے نفس کے حوالے کر دیا جاتا ہے اور جس پر قضاء مسلط کی گئی اس پر ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے اور اس کو درست رکھتا ہے۔ مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ ۵۰۵ ضعیف الترمذی ۲۲۲ ضعیف الجامع ۵۶۱۳۔

۱۴۹۹۶ جس نے قضاء کا سوال کیا اور اس پر مدد طلب کی اس کو اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور جس نے قضاء کا سوال نہیں کیا اور نہ ہی مدد طلب کی اللہ پاک اس پر فرشتہ نازل فرمائیں گے جو اس کو درست راہ پر گامزن رکھے گا۔ ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۹۹۷ـــــ جو مسلمانوں کے عہدہ قضاء کی طلب وجستجو میں لگا رہا حتی کہ اس کو پالیا پھر اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب آگیا تب بھی اس کے لئے جنت ہے۔ لیکن اگر اس کا ظلم اس کے عدل پر غالب آگیا تو اس کے لئے جہنم ہے۔ ابو داؤد، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف ابی داؤد ۷۶۳، ضعیف الجامع ۵۶۸۹، الضعیفۃ ۱۱۸۶۔

۱۴۹۹۸ـــــ جو بندہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ فرشتہ اس کی گردن پکڑے ہوئے ہوگا پھر وہ آسمان کی طرف سر اٹھائے گا اگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کو ڈال دو تو وہ فرشتہ اس کو چالیس سال کی گہرائی میں دھکیل دے گا۔

ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:...... اس کی سند میں مجالد ضعیف راوی ہے۔ زوائد ابن ماجہ۔ ابن ماجہ رقم ۲۳۱۱۔

۱۴۹۹۹ـــــ جو قضاء کا والی بنا اس نے بغیر چھری کے اپنی جان کو ذبح کرلیا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۲۳، مختصر المقاصد ۱۰۹۳۔

۱۵۰۰۰ـــــ جو لوگوں کا قاضی بنایا گیا اور اس نے لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا اس کو بغیر چھری کے ذبح کردیا گیا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... اسنی المطالب ۱۳۸۵۔

۱۵۰۰۱ـــــ جو قاضی ہو اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرے تو وہ اس بات کے لائق ہے کہ برابر سرابر چھوٹ جائے۔ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۷۹۸۔

عہدۂ قضاء پر وعید...... الاکمال

۱۵۰۰۲ـــــ قاضی جہنم میں عدن سے زیادہ دور تک پھسل کر گرتا ہے۔

ابو سعید النقاش فی کتاب القضاۃ عن معاذ ورجالہ ثقات الا ان فیہ بقیۃ وقد عنعن

۱۵۰۰۳ـــــ قاضی تین طرح کے ہیں، دو قاضی جہنم میں ہیں اور ایک قاضی جنت میں ہے۔ جو قاضی بغیر حق کے فیصلہ کرے حالانکہ اس کو حق علم ہے وہ جہنم میں ہے۔ ایک قاضی بغیر علم کے فیصلہ صادر کرے اور لوگوں کے حقوق تباہ کرے تو وہ جہنم میں ہے۔ اور جو قاضی حق کے ساتھ فیصلہ کرے وہ جنت میں ہے۔ السنن للبیھقی عن بریدۃ

۱۵۰۰۴ـــــ دو قاضی جہنم میں ہیں اور ایک قاضی جنت میں ہے۔ جو قاضی حق کو جانے اور اس کے ساتھ فیصلہ کرے وہ جنت ہے اور جو قاضی حق کو جانے لیکن جان بوجھ کر ظلم کا فیصلہ صادر کرے یا بغیر علم کے فیصلہ صادر کرے یہ دونوں جہنم میں ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: جو جاہل ہے اس کا کیا گناہ ہے؟ فرمایا: اس کا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص علم حاصل کئے بغیر قاضی نہیں بن سکتا۔ مستدرک الحاکم عن بریدۃ

۱۵۰۰۵ـــــ جو شخص لوگوں پر فیصل ہو اور اس کے سر پر بہت لوگ اکٹھے ہو جائیں اور وہ تب بھی چاہے کہ مزید زیادہ لوگ ہو جائیں تو اس کا جنت میں داخل ہونا محال ہے۔ مستدرک الحاکم ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۰۶ـــــ جو قاضی بنے پھر جہالت سے ساتھ فیصلہ کرے وہ اہل جہنم میں ہوگا جو شخص عالم قاضی ہو پھر وہ حق کے ساتھ فیصلہ کرے اور عدل کرے تو اس سے برابر سرابر سوال ہوگا۔ الکبیر للطبرانی، ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... اس روایت میں عبدالملک بن ابی جمیلہ مجہول راوی ہے۔

۱۵۰۰۷ـــــ قاضی کی زبان دو انگاروں کے درمیان ہے یا تو وہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں۔

المتفق والمفترق للخطیب، میسرۃ بن علی فی مشیختہ، الدیلمی، الرافعی عن انس تفرد بہ علی بن محمد الطنافسی

الاکمال

15036 عنقریب اللہ تیرے دل کو ہدایت دے گا، تیری زبان کو مضبوط اور ثابت کرے گا۔ پس جب تو دونوں فریقوں کے سامنے بیٹھے تو فیصلہ نہ کر جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے جس طرح پہلے کی بات سنی ہے۔ بے شک اس سے تجھ پر فیصلہ واضح ہو جائے گا۔

ابو داؤد، النسائی عن علی رضی اللہ عنہ

15037 جو شخص کسی فریق کی ضیافت ہو خاطر تواضع نہ کرے حتی اس کو اپنے قریب کرے علاوہ اس کی بات سنے جب تک دوسرا فریق ساتھ نہ ہو۔

للدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت میں ایک راوی ابوانعما ابن عمال ہے جو حدیث وضع کرتا ہے لہٰذا روایت کا پایہ اور ضعیف ہے۔

15038 حاکم دو آدمیوں کے بیچ میں غصے کے ساتھ فیصلہ نہ کرے۔ مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

15039 قاضی جب دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ سیر اور سیراب ہو۔

السنن للدار قطنی، للخطیب فی التاریخ، السنن للبیہقی، وضعفہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے۔

15040 کوئی بھی کسی ایک مسئلے میں دو فیصلے نہ کرے۔ ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

فیصلے اور جامع احکام ...... الاکمال

15042 بہرحال جب تم کرو جو کرو تو پہلے تقسیم کرو اور حق کو خوب سوچ سمجھو پھر قرعہ اندازی کرو اور پھر کسی ایک دوسرے کے لئے حلال کر دو۔

ابو داؤد عن ام سلمۃ

15043 میں ایک بشر ہوں، تم میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو۔ ہو سکتا ہے کوئی دوسرے سے زیادہ اچھا بولنے والا ہو اپنی حجت و دلیل میں، جس کے لئے میں کسی دوسرے کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا ہے جو میں نے اس کے لئے کاٹ دیا ہے۔ ابن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ

15044 اسے مرا چھوڑ دو تم لوگوں کو کہ صاحب حق کو کہنے کی گنجائش ہے۔ الاوسط والکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی حمید الساعدی

15045 رک جاؤ، اے عمر! قرض خواہ کو کہنے کا حق ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنہ

15046 اس کو چھوڑ دو بے شک حق کا طالب نبی سے زیادہ عذر رکھنے والا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

15047 چھوڑ دو اس کو بے شک صاحب حق کو بات کہنے کا حق ہے۔ البخاری، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور قرض کا تقاضا کیا اور سختی کر گیا تو آپ ﷺ کے اصحاب نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ ابن عساکر عن ابی حمید الساعدی

15048 حضور ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ دونوں فریق قاضی کے روبرو بیٹھیں۔

سنن ابو داؤد، مستدرک للحاکم عن عبداللہ بن الزبیر

امام منذری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں مصعب بن ثابت ابو عبداللہ اسدی ہے، جس کی روایت قابل استدلال نہیں ہے۔

15049 نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ دونوں فریق قاضی کے سامنے بیٹھیں۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عبداللہ بن الزبیر

15050 اے عمر! ہم اور وہ اس سے سوا کسی اور بات کے زیادہ ضرورت مند تھے۔ وہ یہ کہ تو مجھے حسن ادائیگی کا حکم دیتا اور اس کو حسن تقاضا کا حکم دیتا۔ کہ قرض مانگنے میں نرم رویہ اپناتے (اے عمر! اس کو اس کا حق دے اور بیس صاع (کی بیشی کے قریب) کھجور زیادہ دے دے اس کے

زمین میں اتنا ہی پانی چھوڑا جائے گا حتی کہ باغات اور زمینیں پوری ہو جائیں یا پانی ختم ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ عورت اپنے مال میں سے کوئی چیز شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو نہیں دے سکتی۔ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ جدتین (دادی اور نانی) میراث کے چھٹے حصے میں برابر کی حصہ دار ہوں گی۔

نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے: جس نے اپنے غلام کا کوئی حصہ آزاد کیا تو اس پر لازم ہے کہ اگر وہ بقیہ حصہ کا بھی مالک ہے تو اس کو بھی آزاد کرے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اسلام میں ضرر ہے (کسی کو) ضرر وضرر (تکلیف) پہنچانے کی اجازت ہے اور نہ بلاوجہ کسی ضرر کا بدلہ اور نقصان برداشت کرنے کی نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کسی ظالم (ناجائز) پیدا ہونے والی شے کا کوئی حق نہیں (اس کا مطلب خاص طور پر یہ ہے کہ کسی شخص نے کوئی مردہ زمین آباد کی بعد میں کسی دوسرے نے اس میں کوئی فصل یا درخت وغیرہ لگا کر اس پر اپنا حق جتانے کی ناجائز کوشش کی تو دوسرے کا زمین میں کوئی حق نہیں) نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ شجر کے باغ میں کنویں کے بچے ہوئے پانی کے ساتھ باغ کو سیراب کرنا جائز ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اہل دیہات کے درمیان یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ نہر، جوہڑ اور تالاب وغیرہ کا بچا ہوا پانی پینے سے مویشیوں کو نہیں روکا جا سکتا تاکہ وہ زائد اگی ہوئی خود رو گھاس پھونس چر سکیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دیت کبری (قتل عمد کی دیت) میں فیصلہ فرمایا ہے تیس بنت لبون (وہ اونٹنی جو دو سال پورے کر کے تیسرے میں شروع ہو جائے) تیس حقہ (وہ اونٹنی جو چوتھے سال میں داخل ہو جائے) چالیس جذعہ (جو اونٹنی چار سال پورے کر کے پانچویں سال میں داخل ہو جائے) نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے دیت صغری (قتل خطا کی دیت) میں تیس بنت لبون تیس حقہ اور بیس بنت مخاض اور بیس بنی مخاض (یعنی ایک سال پورا کر کے دوسرے سال میں داخل ہونے والی بیس اونٹنیاں اور بیس اونٹ)۔ مسند احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو عوانہ، الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۵۰۵۴ ...... دودھ چھڑانے کے بعد حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی، بلوغت کے بعد یتیمی نہیں رہتی ملکیت کے بغیر (غلام کو) آزاد کرنے کا اختیار نہیں طلاق کا حق صرف نکاح کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ قطع رحمی میں کسی قسم کا ایفا نہیں ہجرت کے بعد واپس دیہات میں جا کر بسنا جائز نہیں۔ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔ اولاد کے لئے کسی چیز کی قسم جائز نہیں جو اپنے والد کے ساتھ ہو نہ عورت کے لئے جو شوہر کے ساتھ ہو اور نہ غلام کے لئے جو اپنے آقا کے ساتھ ہو۔ یعنی یہ تینوں خود مالک بننے کے اہل نہیں لہذا ان کے مفاد میں قسم کھانا درست نہیں بلکہ ان کے سرپرستوں کے لئے کسی فائدے کی قسم درست ہے اللہ کی معصیت میں کوئی نذر نہیں۔ اگر کوئی اعرابی دس حج کرے پھر وہ ہجرت کرے تو دوبارہ اس پر حج فرض ہے اگر وہ حج کرنے کی استطاعت رکھے۔ اگر کوئی بچہ دس حج کرے پھر وہ بالغ ہو جائے تو اس پر دوبارہ حج فرض ہے اگر وہ حج کرنے کی استطاعت رکھے۔ اسی طرح اگر کوئی غلام دس حج کرے پھر وہ آزاد ہو جائے تو اس پر دوبارہ حج فرض ہے اگر وہ حج کرنے کی استطاعت رکھے۔

ابو داؤد، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

تیسری فصل ...... ہدیہ اور رشوت کے بیان میں

۱۵۰۵۵ ...... ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے آپس میں محبت بڑھے گی۔ مسند ابی یعلی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۵۶ ...... ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے آپس میں محبت بڑھے گی اور مصافحہ کیا کرو دلوں کا کھوٹ دور ہوگا۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے، اسنی المطالب ۵۱۳، تذکرۃ الموضوعات ۶۵۔

۱۵۰۵۷ ...... ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو تمہاری باہمی محبت میں اضافہ ہوگا، ہجرت کیا کرو تمہاری آل اولاد کی بزرگی اور مرتبہ بڑھے گا اور معزز لوگوں کی عثرتوں (لغزشوں) سے درگزر کیا کرو۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ...... روایت ضعیف ہے، الشذرۃ ۲۸۴، ضعیف الجامع ۲۳۹۱۔

۱۵۰۵۸ ایک دوسرے کو کھانا ہدیہ میں بھیجا کرو اس سے تمہارے رزقوں میں فراخی و کشادگی پیدا ہوگی۔

الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۱۶، ضعیف الجامع ۲۴۸۸۔

۱۵۰۵۹ ایک دوسرے کو ہدایا دیا کرو بے شک ہدیہ دل کا کینہ صاف کرتا ہے اور کوئی عورت اپنی پڑوسن کو بکری کے پائے ہدیہ کرنے کو بھی معمولی نہ سمجھے۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے ضعیف الترمذی ۳۰۸، ضعیف الجامع ۲۴۸۹۔

۱۵۰۶۰...... ہدایا دیا کرو۔ کیوں کہ ہدیہ دل کا کینہ وعداوت ختم کرتا ہے اگر مجھے کسی جانور کے پائے کی دعوت بھی دی جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر ایک دستی گوشت بھی بھیجا جائے تو میں اس کو قبول کروں گا۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۴۹۲۔

ہدیہ سے محبت بڑھتی ہے

۱۵۰۶۱ ہدایا دیا کرو بے شک ہدیہ محبت بڑھاتا ہے اور دلوں کی کدورتیں زائل کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ام حکیم بنت وداع

کلام:...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۴۹۳، کشف الخفاء ۱۰۳۳۔

۱۵۰۶۲ امام (حاکم) کو ہدیہ دینا خیانت ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۰۶۳ ہدیہ سماعت اور بصارت کو لے جاتا ہے اور دل کو بھی ختم کر دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عصمۃ بن مالک

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۱۰۴۔

۱۵۰۶۴ ہدیہ حاکم کی آنکھ کو اندھا کر دیتا ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۶۱۰۵، الوضع ۲۳۵۶۔

۱۵۰۶۵ جس کے پاس ہدیہ آئے اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوں تو وہ بھی اس ہدیہ میں شریک ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن الحسین بن علی ۱۱۵۹

کلام:...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۳۳۰، تحذیر المسلمین ۱۱۲

۱۵۰۶۶ ہدیہ بہترین شے ہے جو حاجت روائی کا امام ہے۔ الکبیر للطبرانی عن الحسن بن علی

کلام:...... روایت ضعیف ہے تذکرۃ الموضوعات ۶۶، ضعیف الجامع ۵۹۹۵، المغنیۃ ۱۴۳

۱۵۰۶۷ سرکاری اہلکاروں کے ہدایا خیانت بازی ہیں۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابی حمید الساعدی عن عرباض

کلام:...... حسن الاثر ۳۳۵ روایت ضعیف ہے۔

۱۵۰۶۸ سرکاری اہلکاروں کے (پاس آنے والے) ہدایا سب حرام ہیں۔ مسند ابی یعلی عن حذیفہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۰۹۱۔

۱۵۰۶۹ امیر (حاکم) کا ہدیہ وصول کرنا حرام خوری ہے قاضی کا رشوت قبول کرنا کفر ہے۔

۱۵۰۷۰ جس نے اپنے بھائی کے لیے سفارش کی پھر اس کو ہدیہ پیش ہوا اور اس نے ہدیہ قبول کر لیا تو وہ سود خوری کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے پر پہنچ گیا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۱ عرب کے لوگوں میں سے ایک شخص مجھے ہدیہ کرتا تو میں بھی اپنے پاس جو ہوتا تھا اس کو بدلے میں دے دیتا تھا پھر وہ اس بدلے

ہو کر) ناراض ہو گیا اور مستقل مجھ پر ناراض رہنے لگا۔ اللہ کی قسم آج کے بعد میں عرب سے کسی شخص کا کوئی ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریشی، انصاری، ثقفی اور دوسی کے۔ الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۲۔۔۔ فلاں شخص نے مجھے ہدیہ دیا ہے میں نے اس کے عوض اس کو چھ اونٹ دے دیئے ہیں۔ لیکن وہ مستقل ناراض ہے۔ اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ آئندہ کسی سے ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریشی، انصاری، ثقفی اور دوسی کے۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۳۔۔۔ اللہ کی قسم! آج کے بعد میں کسی سے کوئی ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریشی، مہاجر، انصاری، دوسی اور ثقفی کے۔

ابو داؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۴۔۔۔ مجھے مشرکین کی داد و دہش کرنے سے روکا گیا ہے۔ ابو داؤد، الترمذی عن عیاض بن حمار

۱۵۰۷۵۔۔۔ میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن مالک

۱۵۰۷۶۔۔۔ ہم مشرکین سے ہدیہ قبول نہیں کرتے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن حکیم بن حزام

رشوت

۱۵۰۷۷۔۔۔ رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنم میں ہیں۔ الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابن عمرو

فائدہ:۔۔۔ اگر رشوت دیئے بغیر جان کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو یا دوسرے کسی بڑے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو مجبوراً بکراہت رشوت صرف دینے کی اجازت ہے۔

کلام:۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۳۰۴۳

۱۵۰۷۸۔۔۔ اللہ کی لعنت ہو راشی اور مرتشی پر۔ مسند احمد، ابن ماجہ، ابو داؤد، ترمذی عن ابن عمرو

۱۵۰۷۹۔۔۔ فیصلے میں رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۸۰۔۔۔ اللہ پاک راشی اور مرتشی دونوں پر لعنت فرمائے اور اس شخص پر بھی جو دونوں کے درمیان رشوت کا معاملہ طے کرائے۔ مسند احمد عن ثوبان

کلام:۔۔۔۔۔ اسنی المطالب ۱۱۳۲ و ضعیف الجامع ۴۶۸۳۔

۱۵۰۸۱۔۔۔ عطا لو جب تک وہ عطا رہے، لیکن جب قریش (حکام) آپس میں اس کے ذریعے کام بنانے لگیں اور عطا تمہارے دین میں رشوت بن جائے تو اس کو چھوڑ دو۔ التاریخ للبخاری، ابو داؤد عن ذی الزوائد۔ کلام۔ ۳۸۰۹

ہدیہ

۱۵۰۸۲۔۔۔ حکام کے لئے ہدیے (اور تحفے تحائف) خیانت بازی ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق عن جابر بن حسن

۱۵۰۸۳۔۔۔ امراء (حکام) کے لیے ہدایا خیانت ہیں۔

ابو سعید النقاش فی کتاب القضاۃ عن ابی حمید الساعدی وعن ابی سعید عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، الخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۹

۱۵۰۸۴۔۔۔ بادشاہ کے (پاس آنے والے) ہدایا حرام اور خیانت ہیں۔ ابن عساکر عن عبداللہ بن سعد

۱۵۰۸۵۔۔۔ امیر کا ہدیہ خیانت ہے۔ نعیم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۰۸۶۔۔۔ میں نے دنیا میں تیری آزمائش جان لی ہے جو تکلیف تجھے آئی ہے تیرا مال ضائع ہوا ہے اور قرض کا بوجھ تجھ پر چڑھ گیا ہے اس لئے میں نے تیرے لئے ہدیہ کو اچھا قرار دیا ہے لہٰذا اگر تجھے ہدیہ میں کچھ پیش کیا جائے تو اس کو قبول کر لینا۔ آپ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو

کلام:.....روایت ضعیف ہے: الاسرار المرفوعۃ ۴۶۵ ترتیب الموضوعات ۹۸۰ والفوائد المجموعۃ ۱۰۱۔

۱۵۱۰۰ میں نے ارادہ کیا ہے کہ کسی کا ہدیہ قبول نہ کروں سوائے انصاری، قریشی یا ثقفی کے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۱ مجھے فلاں فلاں آدمی سے معذرت والے کی طرح اس نے مجھے ایک جوان اونٹنی ہدیہ کی تھی حالانکہ وہ اونٹنی میری تھی مجھے اس طرح اس کی پہچان ہے جس طرح اپنے کسی گھر کے فرد کی۔ پھر بھی میں نے اس کے بدلے چھ اونٹ ہدیہ کرنے دے دیئے لیکن وہ پھر بھی ناراض ہے۔ بس میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ کسی سے ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی کے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۲ فلاں شخص نے میری ہی اونٹنی مجھے ہدیہ کی میں اس کو ایسے پہچانتا ہوں جس طرح اپنے کسی گھر والے کو وہ مجھ سے غابہ (جگہ) والے دن کھوئی تھی۔ پھر بھی میں نے اس کے عوض چھ اونٹ دے دیئے لیکن وہ اس کے باوجود ناراض ہے۔ لہٰذا میں نے ارادہ کیا ہے کہ ہدیہ صرف قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی سے قبول کروں گا۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۳ ہم مشرکین سے ہدیہ قبول نہیں کرتے لیکن اگر تم چاہو تو میں قیمت کے بدلے اس کو قبول کرسکتا ہوں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للسعید بن منصور عن حکیم بن حزام

فائدہ:.....ایک مرتبہ حکیم بن حزام نے آپ ﷺ کو ایک جوڑا ہدیہ کیا، اس وقت حکیم مسلمان نہ ہوئے تھے لہٰذا آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۵۱۰۴ ہم مشرکین سے ہدیہ کا لین دین نہیں کرتے۔ ابو داؤد، مسند احمد، السنن للبیہقی عن عیاض بن حمار

۱۵۱۰۵ میں مشرکین سے لینا نا پسند کرتا ہوں۔ ابو داؤد، مسند احمد، السنن للبیہقی عن عمران بن حصین

رشوت.....الاکمال

۱۵۱۰۶ ہر وہ گوشت جس کی رشوت سے پرورش ہوئی ہو جہنم کی آگ اس کی زیادہ مستحق ہے۔ پوچھا گیا: سحت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: فیصلہ میں رشوت لینا۔ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۷ اللہ پاک نے راشی اور مرتشی پر لعنت فرمائی۔ ابو داؤد، مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی حسن صحیح، السنن للبیہقی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر، ابو سعید فی النقاش عن عائشہ، مستدرک الحاکم عن عبدالعزیز بن مروان بلاغاً

۱۵۱۰۸ اللہ پاک رشوت کھانے والے اور کھلانے والے دونوں پر لعنت فرماتے ہیں۔

التاریخ لعبدالرزاق، ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن عبدالرحمن بن عوف

۱۵۱۰۹ فیصلہ میں رشوت لینے والے پر لعنت کی گئی ہے یہ پردہ تھا اس کے اور جنت کے درمیان۔ عن انس رضی اللہ عنہ

امارت سے متعلق ملحقات.....الاکمال

۱۵۱۱۰ تم میں اب نبوت ہے پھر نبوت کے طریق پر خلافت رہے گی پھر بادشاہت اور جبریت رونما ہوں گی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی عبیدۃ بن الجراح وبشیر بن سعد والد النعمان بن بشیر

۱۵۱۱۱ یہ امر رحمت اور نبوت کی صورت میں شروع ہوا ہے پھر رحمت اور خلافت ہو جائے گا پھر کاٹ کھانے والی مملکت ہوگی پھر زمین پر سرکشی، جبر اور فساد کا دور ہوگا لوگ حریر (ریشم) بدکاری اور شراب کو حلال سمجھیں گے اس کے باوجود ان کو رزق دیا جائے گا اور ان کی مدد کی جائے گی حتیٰ کہ وہ

اللہ عزوجل سے ملاقات کریں۔ الکبیر للطبرانی، ابو نعیم فی المعرفۃ عن ابی ثعلبۃ الخشنی عن معاذ وابی عبیدۃ ابن الجراح

۱۵۱۱۲ یہ امر (دین محمدیت) نبوت اور رحمت کی صورت میں شروع ہوا، پھر خلافت اور رحمت ہوگا، پھر زبردستی بادشاہت ہوگی لوگ شراب نہیں گے ریشم پہنیں گے اور پرائی شرمگاہوں کو حلال جانیں گے۔ اس کے باوجود انھوں رزق سے گا حتیٰ کہ ان پر اللہ کا حکم آجائے۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۱۳ اس امت کا اول نبوت اور رحمت ہے، پھر خلافت اور رحمت ہے، پھر کاٹنے والی بادشاہت ہے، اس میں کچھ قدرے رحمت ہے، پھر کھلی زبردستی ہوگی، اس میں کسی کے لئے کوئی رحمت نہ ہوگی، اس میں گردنیں اڑائی جائیں گی، ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے اور اموال چھینے جائیں گے۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن ابی عبیدۃ بن الجراح

۱۵۱۱۴ نبوت جب تک اللہ چاہے گا تم میں رہے گی، پھر اللہ پاک جب چاہے گا اس کو اٹھالے گا، پھر نبوت کے طرز پر خلافت ہوگی، جب تک اللہ چاہے گا رہے گی، پھر اللہ جب چاہے گا اس کو بھی اٹھالے گا، پھر کاٹنے والی بادشاہت ہوگی جب تک اللہ چاہے، پھر جب اللہ چاہے گا اس کو اٹھالے گا، پھر زبردستی کی بادشاہت ہوگی پھر نبوت کی طرز پر خلافت قائم ہوجائے گی۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، الرویانی، السنن لسعید بن منصور عن نعمان بن بشیر عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

کتاب خلق العالم...... من قسم الاقوال

۱۵۱۱۵ سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا کی وہ قلم ہے اللہ نے قلم کو حکم دیا لکھ لہٰذا اس نے ہر چیز جو قیامت تک ہونے والی تھی لکھ ڈالی۔

حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ۔

۱۵۱۱۶ سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا فرمائی قلم ہے اللہ نے اس کو فرمایا لکھ۔ اس نے عرض کیا: اے پروردگار میں کیا لکھوں؟ ارشاد فرمایا: ہر چیز کا حساب اور مقدار لکھ دے جب تک کہ قیامت قائم ہو۔ اے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو اس (عقیدہ) کے علاوہ (کسی عقیدے) پر مرا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ ابو داؤد عن عبادۃ بن الصامت

۱۵۱۱۷ سب سے پہلے اللہ نے جس چیز کو پیدا فرمایا وہ قلم ہے۔ اللہ نے اس کو فرمایا لکھ۔ قلم نے دریافت کیا: کیا لکھوں؟ ارشاد خداوندی ہوا تقدیر لکھ ہر چیز کی جو ہو چکی اور جو ہونے والی ہے ابد تک۔ الترمذی عن عبادۃ بن الصامت

خلق القلم...... الاکمال

۱۵۱۱۸ جب اللہ پاک نے قلم کو پیدا فرمایا اس کو ارشاد فرمایا لکھ جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے پس قلم نے سب لکھ دیا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

خلق العالم...... الاکمال

۱۵۱۱۹ ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۲۳۳، علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ خبر منکر ہے۔

۱۵۱۲۰ اللہ عزوجل نے دنوں میں سب سے پہلے اتوار کا دن پیدا فرمایا، زمین اتوار اور پیر کے دن پیدا ہوئی تھی۔ پہاڑوں کی پیدائش اور ان کا

شق ہونا، زمین پر درختوں پھلوں کا اگنا اور ہر زمین کی قوت (نشو ونما) منگل اور بدھ کے روز ہوئی تھی۔

ثم استوى الى السماء وهي دخان فقال لها وللارض ائتيا طوعاً او كرهاً قالتا اتينا طائعين. فقضاهن سبع سموات في يومين واوحى في كل سماء امرها. حم السجدة ۱۱

پھر وہ (اللہ) آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا تو اس نے اس سے اور زمین سے فرمایا دونوں آؤ (خواہ) خوشی سے خواہ ناخوشی سے انہوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے ہیں پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اس (کے کام) کا حکم بھیجا۔

یہ دو دن جمعرات اور جمعے کے دن تھے آخر تخلیقات جمعہ کے دن آخری گھڑیوں میں ہوئی تھیں۔ لیکن جب ہفتہ کا دن ہوا تو اس میں کوئی تخلیق نہ ہوئی۔ مستدرک الحاكم عن ابن عباس رضى الله عنه

۱۵۱۴۱ — اللہ عزوجل نے زمین کو اتوار اور پیر کے روز پیدا فرمایا پہاڑوں کو ان کے منافع سمیت منگل کے روز پیدا فرمایا شجر (درخت)، پانی، شہر، آبادیاں، ویرانے بدھ کے روز پیدا فرمائے، جمعرات کے دن آسمان کو پیدا فرمایا، جمعہ کے دن ستارے، شمس وقمر اور ملائکہ کو جمعہ کی آخری تین گھڑیوں میں پیدا فرمایا۔ ان تین گھڑیوں کی شروع کی گھڑی میں آجال (عمروں) کو پیدا فرمایا کہ کون کب مرے گا۔ دوسری گھڑی میں اللہ پاک نے ہر چیز کو الفت عطا فرمائی جس سے لوگ لطف اندوز ہوتے ہیں اور آخری گھڑی میں آدم کو پیدا فرمایا، اس کو جنت میں سکونت بخشی ابلیس کو آدم کے لیے سجدہ کا حکم دیا اور بالکل آخری گھڑی میں آدم کو جنت سے نکالا۔ مستدرک الحاكم عن ابن عباس رضى الله عنه

کلام: ...... امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس میں ایک راوی ابوسعید البقال ہے۔ جس کے متعلق امام ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی حدیث لکھنے کے قابل نہیں۔ المستدرک ۲۔ ۵۴۳۔

حضرت آدم صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ

۱۵۱۴۲ — جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا جس سے ان کی پشت سے ہر جان باہر نکل آئی جس کو قیامت تک پیدا ہونا تھا، اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی پیشانی پر نور کی چمک پیدا فرمائی۔ پھر اللہ پاک نے ان کو آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا، حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! یہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ تیری اولاد ہیں حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے درمیان ایک دوسروں کی نسبت زیادہ چمکدار پیشانی والا شخص دیکھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! یہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: آخری امتوں میں آپ کی اولاد میں سے ایک نبی ہے۔ جس کا نام داؤد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! اس کی کتنی عمر ہے؟ ارشاد فرمایا: ساٹھ سال عرض کیا: اس کو میری عمر میں سے چالیس سال زیادہ کردے۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: تب اس بات کو لکھ لیا جائے اس پر مہر لگادی جائے اور اس میں کوئی تغیر وتبدل نہ کیا جائے۔ چنانچہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہوئی ان کے پاس موت کا فرشتہ آیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا میری عمر میں ابھی چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ فرشتے نے عرض کیا: کیا آپ نے وہ سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دے دیئے تھے؟ حضرت آدم علیہ السلام نے انکار کردیا۔ اسی وجہ سے ان کی اولاد بھی مکر جاتی ہے آدم علیہ السلام بھول گئے اور ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوگئی اسی وجہ سے ان کی اولاد سے بھی خطاء ہوتی رہتی ہے۔

الترمذی، مستدرک الحاكم عن ابى هريرة رضى الله عنه

۱۵۱۴۳ — جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں روح پھونکی تو ان کو چھینک آئی حضرت آدم علیہ السلام نے الحمد للہ کہا اور یہ حمد اللہ کے حکم سے کی۔ پھر پروردگار نے ان کو فرمایا: یرحمک اللہ یا آدم اے آدم! تجھ پر اللہ کی رحمت ہو، جا ان ملائکہ کے پاس ان کی جو جماعت بیٹھی ہے ان کو جا کر کہہ: السلام علیکم۔ آدم علیہ السلام نے جا کر ان کو السلام علیکم کہا۔ فرشتوں نے جواب میں فرمایا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ۔ پھر آدم علیہ السلام لوٹ کر اپنے رب کے پاس آگئے پروردگار نے ارشاد فرمایا: یہ تیرا اور تیری اولاد کا تحیہ (ملتے وقت کی مبارکباد) ہے۔ پھر اللہ

تعالیٰ نے ان کی اولاد سے مٹھیاں بند کر کے پوچھا ان میں سے جو چاہو پسند کر لو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا میں اپنے رب کا دایاں ہاتھ لیتا ہوں اور میرے رب کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں بابرکت ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ پھیلایا اس میں آدم اور ان کی اولاد تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا اے پروردگار! یہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ تیری اولاد ہیں۔ اس وقت ہر انسان کی عمر اس کی پیشانی پر لکھی ہوئی تھی ان میں ایک آدمی روشنی کی بہت زیادہ روشن اور چمکدار تھا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! یہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ تیرا بیٹا داؤد ہے اور میں نے اس کی عمر چالیس سال لکھی ہے۔ عرض کیا اے پروردگار! اس کی عمر زیادہ کر دیجئے۔ ارشاد فرمایا: یہ عمر تو میں نے لکھ دی ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! میں اپنی عمر میں سے ساٹھ سال اس کو دیتا ہوں۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا تو (جان) اور یہ۔ پھر آدم علیہ السلام جنت میں رہے جب تک اللہ نے چاہا پھر وہاں سے اتارے گئے۔ آدم علیہ السلام دنیا میں اپنی زندگی کے ایام شمار کرتے رہتے تھے کہ ان کے پاس موت کا فرشتہ آگیا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا تم نے جلدی کی میری عمر تو ہزار سال لکھی گئی تھی۔ فرشتے نے عرض کیا ہاں لیکن آپ نے اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ سال دے دیئے تھے۔

پس انہوں نے انکار کیا تو ان کی اولاد نے بھی انکار کیا۔ وہ بھول گئے ان کی اولاد بھی بھول گئی۔ پس اس دن لکھنے اور گواہ بنانے کا حکم دیا گیا۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

وادی نعمان میں عہد الست

۱۵۱۳۴ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت (سے نکلنے والی اولاد) سے عہد لیا وادی نعمان میں عرفہ کے روز اور ان کی پشت سے تمام اولاد نکال کر اپنے سامنے پھیلا دی چیونٹیوں کی طرح۔ پھر ان سے روبرو پوچھا:

الست بربکم قالوا بلی۔

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں۔

مسند احمد، النسائی، مستدرک الحاکم، البیہقی فی الاسماء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۵ اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے روز مٹی (زمین) پیدا فرمائی۔ اتوار کے دن اس میں پہاڑ پیدا کئے پیر کے روز درخت پیدا کئے منگل کے روز ناپسندیدہ چیزیں پیدا فرمائیں بدھ کے روز نور کو پیدا فرمایا چوپایوں کو جمعرات کے دن زمین میں پھیلا دیا۔ جمعہ کے دن عصر کے بعد رات تک تمام مخلوقات کے آخر میں آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: فرمان الٰہی ہے۔

خلق السموات والارض وما بینھما فی ستۃ ایام

اللہ پاک نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا۔

مذکورہ حدیث سے لازم آتا ہے کہ تخلیق مخلوقات سات دنوں میں ہوئی۔ درحقیقت مذکورہ حدیث حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ کا قول ہے نہ کہ فرمان رسول ﷺ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ اور دیگر علماء اسلام کا یہی قول ہے۔ دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری ۱/۴۱۳۔ نیز اس بحث کا خلاصہ دیکھئے احادیث لا تلزم ۹۴، ۹۵۔

۱۵۱۳۶ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اس مٹی کی مٹھی سے پیدا فرمایا جو ساری زمین سے لی گئی تھی۔ اسی وجہ سے اولاد آدم زمین کی مختلف انواع کی وجہ سے مختلف رنگ اور ذات والی پیدا ہوئی۔ کوئی سرخ ہے تو کوئی سفید اور کوئی بالکل سیاہ اور کوئی ملے جلے رنگ والے۔ اسی طرح ان کی طبائع بھی نرم، سخت، بری اور اچھی وغیرہ وغیرہ۔ مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۷ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جابیہ کی مٹی سے پیدا کیا اور جنت کے پانی کے ساتھ اس کو گوندھا۔ ابن مردویہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۱۹۰۳، الضعیفہ ۳۹۔

۱۵۱۲۸...... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جابیہ کی مٹی سے پیدا کیا، اور اس مٹی کو جنت کے پانی سے گوندھا۔

الحکیم، الکامل لابن عدی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۲۹...... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ (گز) رکھا۔ پھر فرمایا: جا اس جماعت کو سلام کر، وہ ملائکہ کی ایک جماعت تھی جو بیٹھی ہوئی تھی۔ اور جو وہ جواب دیں اس کو سن وہ تیرا اور تیری اولاد کا تحیہ ہے (ملاقات کے وقت کے کلمات)۔ چنانچہ آدم علیہ السلام گئے اور ان کو السلام علیکم کہا۔ انہوں نے بھی جواب میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔

اس طرح انہوں نے ورحمۃ اللہ کا اضافہ کردیا۔ پس ہر شخص جو جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ ہوگا (اس وجہ سے کہ آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ ہاتھ تھا) لیکن مخلوق تب سے مسلسل اب تک گھٹاؤ کا شکار ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۰...... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تین رنگ کی مٹیوں سے پیدا فرمایا سیاہ، سفید اور سرخ۔ ابن سعد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۱...... اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو جب پیدا فرمایا تو ان کی دائیں کندھے پر ہاتھ مارا اور سفید ذریت (اولاد) نکالی۔ گویا وہ دودھ ہیں۔ پھر اللہ نے ان کے بائیں شانے پر ہاتھ مارا اور سیاہ ذریت نکالی گویا وہ کوئلے ہیں۔ ارشاد فرمایا: وہ جنت میں ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ یہ جہنم میں ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ مسند احمد، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۲...... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی جنت میں صورت بنائی تو ان کو ایک وقت تک یوں ہی چھوڑے رکھا جب تک اللہ نے چاہا۔ ابلیس ان کے گرد چکر کاٹتا تھا اور انکو خوب غور سے دیکھتا تھا جب ابلیس نے آدم علیہ السلام کو اندر (پیٹ) سے خالی دیکھا تو کہنے لگا یا ایسی مخلوق ہے جو (خواہشات میں پڑنے سے) اپنے کو روک نہ سکے گی۔ مسند احمد، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۳...... اگر داؤد علیہ السلام اور تمام مخلوق کے رونے کا حضرت آدم علیہ السلام کے رونے سے موازنہ کیا جائے تو حضرت آدم علیہ السلام کا رونا زیادہ ہوگا۔ ابن عساکر عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۴۸۰۴، الضعیفہ ۸۵ے۔

۱۵۱۳۴...... تمام انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ ابن سعد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۵۱۳۵...... اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے صرف تین چیزیں پیدا فرمائیں ہیں اور بقیہ چیزوں کو فرمایا ہے کن (ہوجاؤ)۔ پس اللہ نے قلم کو، آدم علیہ السلام کو اور جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور جنت الفردوس کو فرمایا: میری عزت کی قسم اور میری بزرگی کی قسم تجھ میں کوئی بخیل داخل ہوگا اور نہ کوئی دیوث تیری خوشبو بھی سونگھ سکے گا۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۶...... اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا فرمائی ہیں آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، تورات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور فردوس کو اپنے ہاتھ سے اگایا۔ الدار قطنی فی الصفات

۱۵۱۳۷...... پروردگار عزوجل نے جنت الفردوس کو یہ بھی ارشاد فرمایا: میری عزت کی قسم کوئی شراب کا عادی اور کوئی دیوث تجھ میں داخل نہ ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! دیوث کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر میں برائی کو چھوڑے (اور اس کو یہ پرواہ نہ ہو کہ گھر میں کون آرہا ہے اور کون جارہا ہے)۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عبداللہ بن الحارث بن نوفل

۱۵۱۳۸...... اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا فرمائی ہیں آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا تورات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور جنت الفردوس

کو اپنے ہاتھ سے اگایا۔ الدیلمی عن الحارث بن نوفل

۱۵۱۳۹۔۔۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی صورت کو (اور ڈھانچے کو) بنادیا تو ابلیس اس کے گرد چکر کاٹنے لگا اور اس کو دیکھنے لگا۔ جب اس نے آدم علیہ السلام کو اندر سے خالی پایا تو کہنے لگا: میں تو اس پر کامیاب ہو گیا یہ ایسی مخلوق ہے جو اپنے پر قدرت نہ رکھ سکے گی۔

مستدرک الحاکم، ابوالشیخ فی العظمة، عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۰۔۔۔ حضرت آدم علیہ السلام طویل قامت تھے گویا کھجور کا درخت ہیں جب ان سے خطا سرزد ہوگئی تو وہ جنت میں بھاگتے پھرنے لگے۔ ایک درخت نے انکو پکڑ لیا وہ درخت کی طرف متوجہ ہوئے اور پروردگار سے دعا کرنے لگے اے پروردگار معاف دیجئے۔ پس اسی وجہ سے جب کوئی غلام بھاگتا ہے اور پکڑا جاتا ہے تو سب سے پہلے معافی کا سوال کرتا ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۱۔۔۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کو سجدہ کا حکم دیا انہوں نے سجدہ کیا۔ پروردگار نے فرمایا: تیرے لئے جنت ہے اور تیری جو اولاد سجدہ کرے ان کے لئے بھی جنت ہے۔ پھر پروردگار نے ابلیس کو حکم فرمایا: آدم علیہ السلام کو سجدہ کر تو لیکن ابلیس نے انکار کر دیا، پروردگار نے فرمایا: تیرے لئے جہنم ہے اور جو تیری اولاد سجدہ سے انکار کرے اس کے لئے بھی جہنم ہے۔ التاریخ للحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۲۔۔۔ اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو فرمایا: اے آدم میں نے (اپنی) امانت کو آسمان اور زمین پر پیش کیا لیکن وہ اس کو اٹھانے سے عاجز رہے، کیا تو اس کو اٹھا سکتا ہے؟ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میرے لئے اس میں کیا اجر ہے؟ پروردگار نے ارشاد فرمایا: اگر تو نے امانت کو اٹھایا تو تجھے اجر ملے گا اور اگر تو نے امانت کو ضائع کر دیا تو تجھے عذاب ہوگا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میں نے امانت کو اٹھالیا جو کچھ اس میں ہے اس کے ساتھ پھر آدم علیہ السلام جنت میں اتنا عرصہ ٹھہرے جتنا عرصہ فجر سے عصر کے درمیان ہے حتیٰ کہ شیطان نے انکو وہاں سے نکلوادیا۔

ابو الشیخ من طریق جویبر عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۳۔۔۔ آدم وحواء علیہما السلام دونوں عریاں حالت میں زمین پر اترے تھے ان کے جسموں پر صرف جنت کے پتے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو تپش نے ستایا تو بیٹھ کر رونے لگے اور حواء علیہا السلام کو فرمایا: اے حواء! مجھے گرمی نے ستادیا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام روئی لے کر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے۔

اور حضرت حواء علیہا السلام کو حکم فرمایا روئی کا تو اور انکو روئی کا تنا سکھایا۔ جبکہ آدم علیہ السلام کو دھاگے سے کپڑا بننے کا حکم دیا اور سکھایا: آدم علیہ السلام جنت میں اپنی بیوی سے جماع نہ کرتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ ممنوعہ درخت کا پھل کھانے کی وجہ سے زمین پر اترے تب بھی وہ علیحدہ علیحدہ سوتے تھے ایک وادی بطحاء میں سوتا تھا اور دوسرا دوسرے کونے میں سوتا تھا۔ حتیٰ کہ آدم علیہ السلام کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے انکو حکم دیا کہ اپنے گھر والوں سے ملیں اور مباشرت کا طریقہ سکھایا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام اپنی اہلیہ کے پاس آئے اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا: صالحہ (اچھا نیک)۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

آدم علیہ السلام کے آنسو کا ذکر

۱۵۱۴۴۔۔۔ اگر آدم علیہ السلام کے آنسوؤں کا ان کی تمام اولاد کے آنسوؤں کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو آدم علیہ السلام کے آنسو ان کی تمام اولاد کے آنسوؤں سے زیادہ نکلیں گے۔ الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیهقی، ابن عساکر عن سلیمان بن بریدة عن ابیه

قال ابن عدی روی موقوفاً عن ابی بریدة وهو اصح

کلام:۔۔۔ روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۱۵، الستناھیہ ۳۳۔

۱۵۱۴۵۔۔۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں شانے پر ہاتھ مارا جس سے ان کی سفید اولاد نکالی جو دودھ کی طرح

سفید تھی۔ پھر بائیں شانے پر ہاتھ مارا جس سے ان کی سیاہ اولاد نکالی جو کوئلوں کی طرح سیاہ تھی۔ پھر پروردگار نے دائیں طرف والوں کے لئے فرمایا: یہ جنت میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اور بائیں طرف والوں کے لئے فرمایا: یہ جہنم میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

مسند احمد، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۶ ..... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں شانے پر ہاتھ مارا اور ان کی سفید اولاد نکالی جو دودھ کی مانند سفید تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بائیں شانے پر ہاتھ مارا اور سیاہ اولاد نکالی جو کوئلے کی مانند تھی۔ پھر ارشاد فرمایا: وہ جنت کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور یہ جہنم کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۷ ..... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں شانے پر ہاتھ مارا جس سے ان کی اولاد موتیوں کی مانند نکلی پھر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے آدم! تیری یہ اولاد اہل جنت میں سے ہے۔ پھر بائیں شانے پر ہاتھ مارا پھر جس سے ان کی اولاد کوئلوں کی طرح نکلی پھر فرمایا تیری یہ اولاد اہل جہنم میں سے ہے۔ الحکیم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... روایت ضعیف ہے الجامع المصنف ۱۰۰۹۳ و ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۳۳۔

۱۵۱۴۸ ..... اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت سے ایک مٹھی پکڑی جس سے ہر نیک اولاد اللہ کی مٹھی میں آگئی اور ہر خبیث اولاد بائیں مٹھی میں آگئی پھر ارشاد فرمایا: یہ اصحاب الیمین ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اور یہ اصحاب الشمال ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور یہ جہنم میں جائیں گے پھر اللہ عزوجل نے ان سب کو آدم علیہ السلام کی پشت میں لوٹا دیا۔ جو اسی کے مطابق نسل در نسل پیدا ہوتے رہیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۹ ..... اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں ہاتھ سے ایک مٹھی لی اور بائیں ہاتھ سے ایک مٹھی لی اور فرمایا: یہ اس (جنت) کے لئے ہیں اور یہ اس (جہنم) کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ مسند احمد عن ابی عبداللہ

۱۵۱۵۰ ..... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی اولاد کو ان کی پشت سے نکالا حتیٰ کہ ساری زمین بھر گئی۔

الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۵۱ ..... سب سے پہلے جس نے انکار کیا وہ آدم تھے۔ آپ ﷺ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا جس سے ان کی اولاد کو نکالا پھر انکو ان کے باپ پر پیش کیا۔ آدم علیہ السلام نے ان میں ایک چمکدار چہرے والے کو دیکھا تو پوچھا: اے پروردگار! یہ کون سا نبی ہے؟ پروردگار نے فرمایا: یہ تیرا بیٹا داؤد ہے۔ عرض کیا اس کی عمر کتنی ہے؟ فرمایا: ساٹھ سال۔ عرض کیا اے پروردگار اس کی عمر میں اضافہ کر دیجئے پروردگار نے فرمایا: نہیں، ہاں اگر تم اپنی عمر میں سے اس کو دو تو ممکن ہے حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ہزار سال تھی۔ چنانچہ پروردگار نے چالیس سال عمر آدم علیہ السلام کی عمر میں سے داؤد علیہ السلام کو دے دیئے۔ اس کو لکھ لیا اور ملائکہ کو اس پر گواہ بنالیا۔ جب آدم علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ملائکہ ان کے پاس حاضر ہوئے تا کہ ان کی روح قبض کریں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: میری عمر میں سے چالیس سال ابھی باقی ہیں۔ فرشتوں نے عرض کیا: وہ تو آپ نے اپنے بیٹے داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے۔ آدم علیہ السلام نے پروردگار سے عرض کیا: اے رب! میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ تب اللہ پاک نے ان کو وہ لکھا ہوا دکھایا اور گواہ قائم کر دیے۔ پھر بھی اللہ نے آدم علیہ السلام کو مکمل ہزار سال عطا کئے اور داؤد علیہ السلام کو سو سال عطا کئے (جبکہ داؤد علیہ السلام کی عمر ساٹھ سال تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کی چالیس سال دینے کے بعد نو سو ساٹھ سال تھی)۔

ابو داؤد، مسند احمد، ابن سعد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... روایت محل کلام ہے اس میں ایک راوی علی بن زید ہے جس کو جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے مجمع الزوائد ۸/۲۰۶۔

آدم علیہ السلام کے کفن دفن کا فرشتوں نے انتظام کیا

۱۵۱۵۲ ...... جب آدم علیہ السلام کی موت کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو ارشاد فرمایا: اے بیٹو! میرا جنت کا پھل کھانے کو جی کر رہا ہے، چنانچہ ان کے بیٹے جنتی پھل کی تلاش میں نکلے۔ انہوں نے ملائکہ کو دیکھا۔ ملائکہ نے پوچھا: اے بنی آدم کہاں جا رہے ہو؟ بیٹوں نے کہا: ہمارے باپ کا جنتی پھل کھانے کو جی کر رہا ہے ہم اس کی تلاش میں نکلے ہیں۔ فرشتوں نے کہا: واپس ہو جاؤ تمہارے باپ کی روح قبض کرنے کا حکم آ چکا ہے۔ چنانچہ وہ واپس آئے اور اپنے باپ کے پاس پہنچے، حواء نے انکو دیکھا تو حقیقت سمجھ گئی اور آدم علیہ السلام کو چمٹ گئی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے دور رہو میرا بلاوا آ گیا ہے۔ لہٰذا مجھے اور فرشتوں کو اپنے حال پر چھوڑ دے چنانچہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کی روح ان کے بیٹوں کے دیکھتے دیکھتے قبض کر لی، پھر ملائکہ ہی نے ان کو غسل دیا بیٹے دیکھ رہے تھے، پھر کفن دیا اور وہ دیکھ رہے تھے، حنوط خوشبو لگائی اور وہ دیکھ رہے تھے، پھر ان پر نماز پڑھی پھر ان کے لئے قبر کھودی گئی اور انکو دفن کیا، پھر ملائکہ بنی آدم کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اے اولاد آدم تمہارے مردوں میں تمہاری یہ سنت ہے اور یہی تمہارا طریقہ ہونا چاہیے۔

ابو داؤد، ابن منیع، مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل، الرویانی، ابن عساکر، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی بن کعب، السنن لسعید بن منصور عن الحسن رفع الحدیث

ملائکہ علیہم السلام کی تخلیق

۱۵۱۵۳ ...... ایک فرشتہ اللہ عزوجل کا پیغام رسالت لے کر میرے پاس آیا۔ اس نے اپنا ایک پاؤں اٹھایا اور اس کو آسمان پر رکھ دیا اور دوسرا پاؤں زمین پر تھا۔ پھر اس کو نہیں اٹھایا۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۸ ضعیف الجامع ۸۱، المغیر ۱۹۸۸

۱۵۱۵۴ ...... مجھے اجازت ہوئی ہے کہ میں اللہ کے حاملین عرش فرشتوں میں سے کسی فرشتے کی صفت بیان کروں، ایک فرشتے کی کان کی لو سے اس کے شانے تک کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت کا ہے۔ ابو داؤد، الضیاء عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۱۵۵ مجھے اجازت ہوئی ہے کہ میں حاملین عرش فرشتوں میں سے کسی فرشتے کی صفت بیان کروں۔ اس ایک فرشتے کی ٹانگیں نچلی زمین پر ہیں اور اس کے سینگ پر عرش تھیں۔ اس کے کان کی لو اور شانے کے درمیان پھڑپھڑاتے پرندے کی سات سو سال کی مسافت تھی۔ وہ فرشتہ کہہ رہا تھا۔

سبحانک حیث کنت

تو جہاں ہو پاک ذات ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۵۶ ملائکہ نور سے پیدا ہوئے، فرشتے بھڑکتی آگ سے اور آدم علیہ السلام کی پیدائش تو جیسے کہ تم کو بتائی گئی (کہ کھنکتی مٹی سے ہوئی)۔

مسند احمد، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۵۱۵۷ مجھے اجازت ملی ہے کہ میں حاملین عرش فرشتوں میں سے کسی ایک فرشتے کے متعلق بتاؤں۔ اس کی ٹانگیں نچلی ساتویں زمین میں ہیں اور اس کے سینگ پر عرش ہے اور اس کے کان کی لو سے کاندھے تک اڑتے ہوئے پرندے کی سات سو سال کی مسافت جتنا فاصلہ ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن جابر وابن عباس رضی اللہ عنہم

۱۵۱۵۸...... مجھے اجازت ہے کہ میں حاملین عرش فرشتوں میں سے کسی فرشتے کی (جسمانی) حالت بتاؤں اس کے کاندھے سے کان کی لوتک اڑتے پرندے کی سات سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ اس کے دونوں قدم ساتویں زمین میں ہیں اور اس کے سینگ پر عرش ہے اور وہ کہہ رہا ہے:

سبحانک حیث کنت

۱۵۱۵۹...... میں تم کو اللہ کی عظمت کا کچھ حصہ بتاؤں؟ اللہ کا ایک فرشتہ ہے جو عرش اٹھانے والے فرشتوں میں شامل ہے۔ اس کا نام اسرافیل ہے عرش کا ایک پایا اس کے شانے پر ہے اس کے دونوں قدم ساتویں زمین میں گھسے ہوئے ہیں اور اس کا سر ساتویں آسمان میں گیا ہوا ہے یہ تمہارے رب کی تخلیق کی ایک (چھوٹی سی) مثال ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۶۰...... اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ہیں ان میں سے ایک فرشتے کی کان کی لو سے گردن کی ہنسلی تک تیز رفتار پرندے کی سات سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ ابو الشیخ فی العظمۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

جبرئیل علیہ السلام کی تخلیق

۱۵۱۶۱...... میں نے جبرئیل علیہ السلام کے زیادہ مشابہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو پایا ہے۔ ابن سعد عن ابن شہاب

۱۵۱۶۲...... میں نے جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو پر دیکھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۶۳...... جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی میرا گزر فرشتوں کی جماعت پر ہوا میں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خشیت سے بوسیدہ ٹاٹ کی طرح ہو رہے تھے۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے دیکھئے: اتقی الاصل لما فی الاحیاء ۳۸۹۔

۱۵۱۶۴...... میرے پاس جبرئیل علیہ السلام سبز لباس میں جس کے ساتھ بڑا موتی لگا ہوا تھا تشریف لائے۔

الدار قطنی فی الافراد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۸۰۔

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ بہت دلفریب منظر اور خوبصورت شکل میں تشریف لائے۔ مذکورہ اور آئندہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس بہت سی صورتوں میں تشریف لاتے تھے۔ صرف دو مرتبہ اصلی شکل میں تشریف لائے جس میں آپ علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو پر دیکھے۔ ہر پر پورے خلاء کو ڈھانپنے والا تھا ایک مرتبہ معراج کی رات سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا دوسری مرتبہ جب آپ زمین پر تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آسمان وزمین کے خلاء کو پر کرتے دیکھا۔ ان دو مرتبہ کے علاوہ مختلف صورتوں میں تشریف لاتے، اکثر حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ مکہ میں ایک اونٹ کی شکل میں تشریف لائے جس کا منہ کھلا ہوا تھا اور وہ ابوجہل کو لقمہ بنانا چاہتا تھا۔ فیض القدیر ۱ / ۴۸

۱۵۱۶۵...... یہ جبرئیل تھے، جس صورت پر ان کو پیدا کیا گیا تھا اس صورت میں میں نے انکو صرف دو مرتبہ دیکھا ہے، ایک مرتبہ میں نے انکو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا ان کے جسم کا اکثر حصہ آسمان وزمین کے درمیان کو بھرے ہوئے تھا۔ الترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۵۱۶۶...... اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کی غوطہ (دمشق کا ایک بڑا علاقہ جو ہرے بھرے درختوں اور پانی سے بھرا ہوا ہے) کے برابر بنائی ہے۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۱۷۶..... رات کے دوفرشتے دن کے دوفرشتوں کے ماسوا ہیں۔ التاریخ للحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۷۷..... مسلمان جن اور مشرک جن میرے پاس اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ انہوں نے مجھ سے سکونت کی جگہ کے بارے میں بات کی۔ میں نے مسلمان جنوں کو زمین کی بالائی جگہیں دیدیں اور مشرک جنوں کو نشیبی جگہیں دے دیں۔

ابوالشیخ فی العظمة، الکبیر للطبرانی عن بلال بن الحارث المزنی

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۲۶۔

۱۵۱۷۸..... جنوں کی تین قسمیں ہیں، ایک قسم کے پر ہیں جن کے ساتھ وہ ہوا میں اڑتے ہیں ایک قسم سانپ اور کتے ہیں اور ایک قسم کہیں پڑاؤ کرتی ہے پھر وہاں سے کوچ کر جاتی ہے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، البیہقی فی الاسماء، عن ابی ثعلبة الخشنی

۱۵۱۷۹..... اللہ عزوجل نے جنوں کو تین قسموں پر پیدا فرمایا، ایک قسم سانپ، بچھو اور حشرات الارض کی ہے، ایک قسم فضاء میں چلنے والی ہوا ہے، ایک قسم پر حساب اور عذاب ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو تین قسموں پر پیدا فرمایا ہے ایک قسم جانوروں کی شکل ہے، ایک قسم کے جسم تو بنی آدم کے ہیں لیکن ان کی روحیں شیطانوں کی ہیں اور ایک قسم اللہ کے سائے میں ہوگی جس دن اس کے سوا کسی اور کا سایہ نہ ہوگا۔

الحکیم، ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان، ابو الشیخ فی العظمة عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۸۳۹۔

۱۵۱۸۰..... غیلان جنوں کے جادوگر ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان عن عبداللہ بن عبید بن عمیر مرسلاً

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۹۳۶، الضعیفة ۱۸۰۹، المتواضع ۱۱۹۰۔

الاکمال

۱۵۱۸۱..... نصیبین کے جن میرے پاس اپنے چند فیصلے لے کر آئے جو ان کے درمیان متنازع تھا انہوں نے مجھ سے توشے (کھانے کی چیزوں) کا سوال کیا میں نے ان کے لئے گوبر، لید وغیرہ کا توشہ مقرر کر دیا۔ لہٰذا انکو جو گوبر لید وغیرہ ملتی ہے وہ ان کے لئے جو بن جاتی ہے۔ اور جو ہڈی ملتی ہے اس پر ان کو گوشت چڑھا ملتا ہے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۲..... میرے پاس تم کو توشہ دینے کے لئے کچھ نہیں، ہاں تم ہر ہڈی جس کے پاس سے گزرو وہ تمہارے لئے لمبا چوڑا گوشت ہو جائے گا، اور ہر لید اور گوبر جس کے پاس سے تم گزرو وہ تمہارے لئے کھجور بن جائے گی۔

آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد جنوں کو فرمایا۔ مسند ابی یعلی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۳..... جنوں میں سے پندرہ جن جو آپس میں چچیرے بھائی اور چچا بھتیجے تھے میرے پاس اس رات آئے۔ میں نے ان کو قرآن پڑھ کر سنایا۔

الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۴..... میں نے گزشتہ رات جنوں کو قرآن سناتے گزاری وہ جحون میں مجھے ملے تھے۔

عبد بن حمید، ابن جریر ابو الشیخ فی العظمة عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

آسمان اور بادلوں کی تخلیق

۱۵۱۸۵..... کیا تم جانتے ہو آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ راوی حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: پانچ سو سال کی مسافت ہے (گہرائی موٹائی) پانچ سو سال ہے اور ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے جس کی بالائی سطح سے گہرائی تک ایسا ہی فاصلہ ہے جیسا آسمان وزمین کے درمیان پھر ان کے اوپر آٹھ بکرے ہیں ان کے گھٹنے اور کھروں کے درمیان

آسمان و زمین کے درمیان جتنی مسافت ہے ان کے اوپر عرش باری ہے۔

عرش کے بالائی حصے سے نیچے تک اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان اور اس سے اوپر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہیں اور ابن آدم کے اعمال میں سے کوئی چیز ان پر مخفی نہیں ہے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن العباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ترمذی صاحب نے اس کو حسن غریب قرار دیا ہے جبکہ مستدرک میں ہے کہ اس میں یحییٰ (راوی) ہے جو ناقابل اعتبار ہے۔

۱۵۱۸۶ ... کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ عنان (بادل) ہے یہ زمین کے پانی اٹھانے والے بار بردار اونٹ ہیں اللہ پاک ان (بادلوں) کو اس قوم کی طرف ہانک رہا ہے جو اللہ کا شکر کرتے ہیں اور اس کو یاد کرتے ہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کیا جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے؟ سب نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ آسمان محفوظ چھت ہے اور لپٹی ہوئی موج ہے جو گرنے سے اللہ نے روک رکھی ہے۔ پھر فرمایا: جانتے ہو تمہارے اور اس چھت کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ سب نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ پھر فرمایا: جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اس کے اوپر بھی دو آسمان ہیں اور دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان گنوائے اور ہر دو آسمانوں کے درمیان آسمان و زمین کے درمیان کی مسافت بتائی۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو ان کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ان کے اوپر عرش ہے اور اس کے اور (ساتویں) آسمان کے درمیان بھی اتنی مسافت ہے جتنی دو آسمانوں کے درمیان مسافت ہے۔ پھر دریافت فرمایا: جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اس کے نیچے زمین ہے۔ پھر پوچھا جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا اس کے نیچے ایک اور زمین ہے دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ اس طرح آپ نے سات زمینیں گنوائیں اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت بتائی۔

الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس روایت کو تفسیر سورۃ الحدید رقم ۳۲۹۸ پر تخریج فرمائی اس کے بعد ارشاد فرمایا: یہ روایت غریب (ضعیف) ہے۔

۱۵۱۸۷ اللہ تعالیٰ بادلوں کو پیدا فرماتا ہے پس وہ بادل بہت اچھی طرح بولتا ہے اور بہت اچھی طرح ہنستا ہے۔

مسند احمد، البیہقی فی الاسماء عن شیخ من بنی غفار

الاکمال

۱۵۱۸۸ اللہ تعالیٰ نے آسمان دنیا کو ٹھہری ہوئی موج سے پیدا کیا دوسرے الفاظ یہ ہیں جمی ہوئی اور رکی ہوئی موج سے پیدا کیا۔ پھر اس کو بلند کر دیا اس میں سورج چراغ اور روشن چاند بنایا، ستاروں سے اس کو زینت دی اور ان کو شیطانوں کو مارنے کی چیز بنایا اور ان کے ذریعے آسمان کو مردود شیطان سے محفوظ کر دیا اور زمین کو اللہ نے جھاگ اور پانی سے پیدا کیا۔ زمین کو ایک چٹان پر بنایا وہ چٹان ایک مچھلی کی پشت پر رکھی ہے اس چٹان سے پانی پھوٹ رہا ہے اگر اس میں شگاف پڑ جائے تو وہ شگاف زمین اور اس زمین کو نگل جائے گا۔

ابن عساکر عن ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۹ کیا تم جانتے ہو آسمان و زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں۔ ارشاد فرمایا ان دونوں کے درمیان اکہتر، بہتر یا تہتر سال کی مسافت ہے پھر اس کے اوپر بھی آسمان ہے۔ اسی طرح آپ نے سات آسمان گنوائے۔ پھر فرمایا: ساتویں آسمان کے اوپر سمندر ہے جس کی بالائی سطح اور نچلی سطح کے درمیان دونوں آسمانوں کے درمیان جتنی مسافت ہے پھر اس سمندر کے اوپر آٹھ پہاڑی بکرے ہیں ان کے کھروں اور گھٹنوں

کے درمیان آسمان سے آسمان جتنی مسافت ہے۔ پھر ان کی پشت پر عرش ہے، عرش کے اوپر اور نیچے کے درمیان آسمان سے آسمان جتنی مسافت ہے، پھر اس کے اوپر اللہ ہے۔ ابو داؤد، ابن ماجہ عن العباس بن عبدالمطلب

کلام:...... روایت کی سند میں ولید بن ثور ہے، جس کی حدیث قابل حجت نہیں عون المعبود ۱۳/۱۰۔

۱۵۱۹۰۔۔۔ کیا جانتے ہو یہ (بادل) کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: یہ لگام ہے اور یہ زمین کے پانی اٹھانے والے بار بردار اونٹ ہیں اللہ پاک انکو ایسی قوم کی طرف ہانک کرلے جا رہا ہے جو اللہ کا شکر کرتی ہے اور اس کو یاد کرتی ہے پھر فرمایا: جانتے ہو ان کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: یہ آسمان ہے جو محفوظ چھت ہے اور رکی ہوئی موج ہے۔

پھر فرمایا: جانتے ہو تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں ارشاد فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے، پھر فرمایا: جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: (اس کے اوپر بھی آسمان ہے اور) ہر آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان گنوائے اور دو آسمانوں کے درمیان آسمان و زمین کے درمیان کے بقدر مسافت بتائی۔ پھر فرمایا: جانتے ہو ان کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں فرمایا: ان کے اوپر عرش ہے اور عرش اور آسمان کے درمیان دونوں آسمانوں کے درمیان جتنی مسافت ہے۔ پھر فرمایا: جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: زمین فرمایا: جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا ایک اور زمین اور دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ اس طرح آپ نے سات زمینیں گنوائیں اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت بتائی۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اگر تم نچلی زمین میں کوئی رسی لٹکاؤ تو وہ اللہ پر اترے گی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

هو الاول و الآخر و الظاهر و الباطن وهو بكل شيء عليم

وہ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے اور وہ ہر شے کو خوب جاننے والا ہے۔ الترمذی غریب عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ الترمذی

۱۵۱۹۱۔۔۔ مجرہ (گردش کرنے والے ستارے کہکشاں) جو آسمان میں ہے یہ اس افعی سانپ سے ہیں جو عرش کے نیچے ہیں۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن معاذ بن جبل رضی الله عنه

کلام:...... روایت موضوع ہے۔ الاسرار المرفوعۃ ۴۱۳، تذکرۃ الموضوعات ۲۲۱، المنار المنیف ۸۳۔

بادلوں کی تخلیق...... الاکمال

۱۵۱۹۲۔۔۔ جانتے ہو یہ گہرے بادل کیا ہیں یہ زمین کے پانی اٹھانے والے بار بردار اونٹ ہیں اللہ پاک انکو ایسی زمین کی طرف ہانک رہا ہے جو اس کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۵۱۹۳۔۔۔ اللہ عزوجل بادلوں کو پیدا کرتا ہے پھر ان میں پانی اتارتا ہے پس کوئی شے اس کی ہنسی سے حسین نہیں اور کوئی شے اس کے کلام کرنے سے اچھی خوشگوار نہیں۔ اس کی ہنسی بجلی کی چمک ہے اور اس کا بول (رعد) بادلوں کی گرج ہے۔

العقیلی فی الضعفاء، الرامهرمزی فی الامثال، التاریخ للحاکم ابن مردویه عن ابی هريرة رضی الله عنه

جب وہ عین استواء کو پہنچ جاتا ہے تو پھر دوبارہ اس کے ساتھ جا کر کھڑا ہو جاتا ہے، جب زوال شمس ہو جاتا ہے تو پھر جدا ہو جاتا ہے پھر جب سورج غروب ہونے کو ہوتا ہے تو دوبارہ اس کے ساتھ مل کر کھڑا ہو جاتا ہے جب غروب ہو لیتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔

موطا امام مالک، النسائی عن ابی عبداللہ الصنابحی

کلام:...... روایت محل کلام ہے ضعیف الجامع ۳۴۴۴ ضعیف النسائی ۱۹۔

۱۵۲۰۳...... کیا جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں ارشاد فرمایا یہ چلتا ہے حتی کہ عرش کے نیچے اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتا ہے اور سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر اسی طرح رہتا ہے حتی کہ اس کو حکم ہوتا ہے: اٹھ اور لوٹ جا جہاں سے آیا ہے۔ پس سورج طلوع ہوتا ہے سابقہ اپنی طلوع گاہ سے پھر وہ چلتا چلتا عرش کے نیچے اپنے مستقر (ٹھکانے) پر پہنچ کر سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ اور سجدہ میں رہتا ہے حتی کہ اس کو حکم ہوتا ہے کہ اٹھ اور اسی جگہ سے طلوع ہو جہاں سے آیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی سابقہ طلوع گاہ سے طلوع ہوتا ہے، پھر حسب سابق طلوع ہوتا ہے اور لوگوں کو کچھ اجنبی محسوس نہیں ہوتا، حتی کہ وہ عرش کے نیچے اپنے مستقر پر پہنچ جاتا ہے پھر اس کو کہا جائے گا: اٹھ اور مغرب سے طلوع ہو تب وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو یہ وقت کب ہوگا؟ یہ اس وقت ہوگا جس کے بارے میں فرمان الٰہی ہے

لاینفع نفسا ایمانها لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیراً

کسی شخص کو اس کا ایمان اس نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں نیک عمل نہ کئے ہوں گے۔

مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۵۲۰۴...... کیا تو جانتا ہے کہ یہ کہاں غروب ہوتا ہے؟ یہ ابلتے چشمے میں غروب ہوتا ہے۔ ابو داؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۵۲۰۵...... اے ابوذر! جانتا ہے یہ سورج غروب ہو کر کہاں جاتا ہے؟ یہ جاتا ہے حتی کہ عرش کے پاس پہنچ کر اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتا ہے اور واپس طلوع ہونے کی اجازت چاہتا ہے پروردگار اس کو اجازت مرحمت فرماتا ہے۔ ایک مرتبہ اس کو کہا جائے گا لوٹ جا جہاں سے آیا ہے تب وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ یہ اس کا ٹھکانہ ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنه

ہوائیں

۱۵۲۰۶...... اللہ تعالیٰ نے جنت میں ہوا کے بعد ایک ہوا پیدا فرمائی ہے جو سات سال کی مسافت پر ہے اس پر ایک دروازہ بند ہے۔ یہ ہوائیں اسی بند دروازے کے جھروکوں سے آتی ہیں۔ اگر اس دروازے کو کھول دیا جائے تو وہ ہوا آسمان وزمین کے درمیان کی چیزوں کو اڑا کر لے جائے وہ اللہ کے ہاں ازیب ہے (چہار جانب سے آنے والی) اور تمہارے ہاں وہ جنوب سے آتی ہے۔ (پروائی ہوا بن کر)۔

ابن ابی شیبہ، ابن راھویہ، الرویانی، السنن للبیہقی، الضیاء عن ابی ذر رضی اللہ عنه

کلام:...... روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۹۳۸ ضعیف الجامع ۱۲۰۷۔

الرعد...... بجلی کی گرج

۱۵۲۰۷...... رعد اللہ کے ملائکہ میں سے ایک ملک (فرشتہ) ہے، جو بادلوں پر موکل ہے۔ اس کے ساتھ آگ کے کوڑے ہوتے ہیں جن کے ساتھ وہ بادلوں کو اللہ کے حکم کے مطابق ہانکتا ہے۔ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

فائدہ:...... ایک مرتبہ یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا اے ابوالقاسم ہم کو رعد کے بارے میں بتاؤ وہ کیا ہے؟ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

۱۵۲۰۸ جب تم بجلی کی کڑک سنو تو اللہ کی تسبیح کرو، تکبیر نہ کہو۔ ابو داؤد فی مراسیلہ عن عبداللہ بن جعفر

کلام: ... روایت ضعیف ہے علامہ سیوطی نے ضعف کا اشارہ فرمایا ہے اس روایت کو عبید نے جو لکھ جاہد سے ہو ضعیف مجہول ہے۔ دیکھئے فیض القدیر ۱/۳۸۰۔

نیز دیکھئے اتحاف ۳۲ ضعیف الجامع ۵۵۲۔

۱۵۲۰۹ جب تم بجلی کی کڑک سنو تو اللہ کا ذکر کرو بے شک بجلی اللہ کے ذکر کرنے والوں پر نہیں گرتی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۵۵۱، اتحاف ۲۱۔

المتفرقات

۱۵۲۱۰ ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... فرمان باری ہے

وجعلنا من الماء کل شیء حی افلا یؤمنون۔

اور ہم نے ہر زندہ شے کو پانی سے پیدا کیا ہے تب وہ کیوں ایمان نہیں لاتے۔

کلام: ... ضعیف الجامع ۴۲۳۲۔

۱۵۲۱۱ اللہ تعالیٰ کی ہر پیدا کی ہوئی شے حسین ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن الشرید بن سوید

۱۵۲۱۲ دنیا کا رقبہ پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۰۱۹۔

۱۵۲۱۳ سبحان اللہ! جب دن آتا ہے تو رات کہاں چلی جاتی ہے۔ مسند احمد عن التنوخی

کلام: ضعیف الجامع ۳۲۲۵۔

الاکمال

۱۵۲۱۴ دنیا ساری کی ساری آخرت کے دنوں کے حساب سے سات دن کی ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۲۱۵ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو سات (ہزار) عمروں پر پیدا کیا ہے۔ ایک (ہزار) عمر کی پیدائش سے قبل چھ (ہزار) عمریں بیت چکی ہیں اور جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا قیامت قائم ہونے تک صرف ایک (ہزار) عمر ہے۔ (اور اس کا بھی اکثر حصہ بیت چکا ہے) اقترب للناس حسابهم لوگوں کے حساب کا وقت قریب آگیا ہے۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

تخلیق ارض ..... الاکمال

۱۵۲۱۶ تمام زمینیں (اس طرح ہیں کہ) ہر زمین اپنے قریب کی زمین سے پانچ سو سال کی مسافت پر ہے۔ سب سے اوپر والی زمین ایک مچھلی کی پشت پر ٹکی ہوئی ہے۔ جس کے دونوں بازو آسمان میں پہنچے ہوئے ہیں مچھلی پتھر پر ہے اور پتھر فرشتے کے ہاتھ میں ہے۔ دوسری زمین ہوا کا قید خانہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا تو ہوا کے نگہبان فرشتے کو حکم دیا کہ قوم عاد پر ہوا چھوڑ دے جو ان کو ہلاک کر دے۔ فرشتے نے عرض کیا: پروردگار! بیل کے نتھنے کی بقدر ان پر ہوا چھوڑ دوں؟ جبار تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: تب تو روئے زمین اپنے باشندوں سمیت الٹ ہو جائے گی بلکہ ان پر ایک انگوٹھی کے بقدر ہوا چھوڑ دے۔ یہی اتنی سی ہوا کا نتیجہ وہ ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

مختصر ہوتی ہیں مختایا ستدرات۔

خلق العالم ..... دنیا کی پیدائش

قسم الافعال ..... بدء الخلق ..... (ابتدائے تخلیق)

۱۵۲۱۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ہم کو ابتدائے آفرینش کے متعلق تفصیل کے ساتھ ساری خبر دی حتیٰ کہ (فرمایا:) اہل جنت اپنے گھروں میں داخل ہوگئے اور اہل جہنم اپنے ٹھکانوں میں داخل ہوجاتے ہیں۔ اس کو یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلادیا جس نے بھلادیا۔ البخاری، الدارقطنی فی الافراد

فائدہ: ..... یعنی شروع دنیا کی تخلیق سے لے کر دنیا کے اختتام تک بلکہ اس کے بعد دخول جنت اور دخول جہنم تک ساری اہم خبریں ارشاد فرمائی تھیں۔ پھر کسی نے ان کو یاد رکھا اور کسی نے بھلادیا۔

۱۵۲۲۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا کی وہ قلم ہے۔ پھر اللہ نے نون کو پیدا کیا اور وہ دوات ہے۔ پھر اللہ نے لوح (تختی) کو پیدا فرمایا پھر دنیا کو اور جو کچھ اس میں ہوگا حتیٰ کہ مخلوق کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہو اور اچھے برے عمل کا اختتام ہو نیز ان کے رزق حلال، رزق حرام اور برے گناہ ہوا خشک لکھ دیئے۔ پھر اللہ پاک نے اس کتاب (لوح محفوظ) پر ملائکہ کو موکل نگہبان مقرر کردیا اور مخلوق پر ملائکہ کو مقرر کردیا۔ عبد بن حمید

۱۵۲۲۱ ..... مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے عرش، پانی اور ہوا پیدا ہوئے ہیں۔ زمین پانی سے پیدا ہوئی۔ ابتدائے مخلوق بروز اتوار، پیر، منگل، بدھ اور جمعرات کو ہوئی بقیہ ساری مخلوق جمعہ کے دن پیدا ہوئی۔ پس یہودیوں نے ہفتہ کے دن کو لے لیا اور ان چھ دنوں میں سے ہر دن تمہارے دنوں کے ہزار سال کے برابر تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مدت دنیا

۱۵۲۲۲ ..... ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں ابن حمید، یحییٰ بن واضح، یحییٰ بن یعقوب، حماد، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت پہنچی ہے انہوں نے ارشاد فرمایا:

دنیا آخرت کے جمعوں میں سے ایک جمعہ ہے۔ جس کی کل عمر سات ہزار سال ہے جن میں سے چھ ہزار اور چند سو سال بیت گئے ہیں جبکہ چند سو سال باقی ہیں ان پر کوئی یقین کرنے والا نہیں ہے۔

فائدہ: ..... ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب المنار المنیف فصل ۲۱، ص ۸۰ پر فرمایا ہے۔

یہ حدیث قرآن کے فرمان کے صریح مخالف ہے۔ کیونکہ قرآن کی متعدد آیات سے قیامت کے علم کی حقیقت صرف اللہ کو معلوم ہے جبکہ حدیث کی رو سے قیامت واقع ہوجانا چاہیے تھی یا صرف چند سو سال باقی ہونے چاہئیں جبکہ دونوں باتیں بالکل غلط ہیں۔ اس وجہ سے یہ حدیث بالکل موضوع من گھڑت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تخلیق قلم

۱۵۲۲۳ . حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ قلم ہے پھر اس کے لئے نون پیدا کی گئی اور وہ دوات ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۴۴۴ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جو چیز اللہ نے پیدا فرمائی وہ قلم ہے پھر نون مچھلی پیدا فرمائی پھر زمین دون مچھلی کی پشت پر ٹھہرا دیا۔ ابن ابی شیبہ

۱۵۴۴۵ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ عزوجل نے سب سے پہلے جس چیز کو پیدا فرمایا وہ قلم ہے پھر اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے تھاما اور پروردگار کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ پھر پروردگار نے جو کچھ ہوگا نیک کا عمل ہو یا بد کا عمل اور ہر تر اور خشک شئے کو لکھ دیا پھر اس کو اپنے پاس ذکر میں شمار کرلیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو پڑھ لو۔

هذا كتابنا ينطق عليكم بالحق انا كنا نستنسخ ما كنتم تعملون

(یہ کتاب تم پر حق کے ساتھ بولتی ہے بے شک ہم جو کچھ تم عمل کرتے ہو لکھتے ہیں)۔ لکھنے سے پہلے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

الدار قطنی فی الصفات

خلق الارواح

۱۵۴۴۶ ... محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اللہ نے ارواح کو اجسام سے قبل پیدا فرمادیا تھا پھر ارواح سے عہد لیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

آدم علیہ السلام کی تخلیق

۱۵۴۴۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

آدم علیہ السلام زمین کے ظاہری حصے سے پیدا کیے گئے۔ اس میں اچھی پاکیزہ وصالح اور ردی ہر طرح کی مٹی تھی، اور تم اس کو ان کی اولاد میں دیکھتے ہو۔ ابن جریر

۱۵۴۴۸ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا پہلے اس کو پانی کے ساتھ گوندھا پھر اس کو چھوڑ دیا حتی کہ وہ کھنکھناتی مٹی بن گئی۔ پھر اللہ نے آدم کو اس سے پیدا کیا اور اس کی شکل بنائی پھر اس کو چھوڑے رکھا حتی کہ وہ ٹھیکری کی طرح آواز دینے والی پکی مٹی ہوگئی۔ ابلیس اس کے پاس سے گزرتا تو کہتا: تو ایک عظیم مقصد کے لئے پیدا کیا جارہا ہے پھر اللہ نے اس میں روح پھونک دی سب سے پہلے روح آنکھوں میں ناک کے نتھنوں سے اندر داخل ہوئی جس کی وجہ سے آدم علیہ السلام کو چھینک آگئی تب اللہ نے انکو اپنے رب کی حمد کی تلقین کی (اور انہوں نے الحمد للہ کہا) پروردگار نے فرمایا یرحمک ربک: تجھ پر تیرا رب رحم کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم اس جماعت کے پاس جا اور ان کو (سلام) کہہ اور دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور انکو سلام کیا۔ انہوں نے جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ حضرت آدم علیہ السلام اپنے پروردگار کے پاس واپس آئے پروردگار نے سب کچھ جاننے کے باوجود پوچھا انہوں نے کیا جواب دیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! جب میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا یہ تیرا اور تیری اولاد کا تحیہ ہے (ملاقات کے وقت سب سے پہلے جن کلمات کا تبادلہ کیا جائے) حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میری اولاد کون سی ہے؟ پروردگار نے فرمایا: اے آدم! میرا ایک ہاتھ اختیار کر۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میں اپنے رب کا دایاں ہاتھ اختیار کرتا ہوں اور میرے رب کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ پھر اللہ پاک نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔ تو جو اولاد آدم (قیامت تک) پیدا ہونے والی تھی وہ رحمن کے ہاتھ میں تھی۔ کچھ لوگوں کے منہوں پر نور چمک رہا تھا ایک آدمی کے نور سے حضرت آدم علیہ السلام تعجب میں پڑ گئے۔ پوچھا اے پروردگار! یہ کون ہے؟ پروردگار نے فرمایا: یہ تیرا بیٹا داؤد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا پروردگار! اس کی عمر کتنی ہے؟ پروردگار نے

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں بہ پڑیں اور آپ رونے لگے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام پر بھی سلام ہو جب تک دنیا قائم ہے۔ اور اے ہامہ! تجھ پر بھی سلام ہو کہ تم نے امانت پہنچادی۔ ہامہ (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ساتھ وہ برتاؤ فرمائیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی میرے ساتھ فرمایا تھا۔ انہوں نے مجھے تورات سکھائی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اذا وقعت الواقعة، والمرسلات، عم یتساءلون، اذا الشمس کورت، المعوذتین اور قل ھو اللہ احد یہ سب سورتیں سکھائیں [illegible] آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنی حاجت ہمارے پاس لے آیا کرو اور ہماری زیارت کرنا نہ چھوڑنا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی لیکن ہامہ رضی اللہ عنہ کی کوئی خبر ہمارے پاس نہ آئی، نہ ہم کو نہیں معلوم کہ وہ ابھی تک زندہ ہیں یا وفات پاگئے۔ الضعفاء للعقیلی، ابو العباس الیشکری فی الیشکریات، ابو نعیم والبیہقی معاً فی الدلائل، المستغفری فی الصحابة، اسحاق بن ابراہیم المنجنیقی من طریق وطریق البیہقی اقواھا

کلام: امام بیہقی رحمۃ اللہ نے جس طریق سے اس کو روایت کیا ہے وہ زیادہ قوی ہیں۔ جبکہ امام عقیلی نے جن طریقوں سے اسکو روایت کیا ہے وہ کمزور ہیں۔ نیز امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوعات (من گھڑت) روایات میں شمار کیا ہے عقیلی کے طرف سے امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ حضرت انس اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابی حضرات سے اس روایت کے بہت سے شواہد ہیں۔ جو اپنے مقامات پر آئیں گے۔ میں نے اللآلی المصنوعہ میں کچھ تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔

مترجم عرض کرتا ہے مصنف کے حوالے سے المتناہیۃ ۱/۳۹۰ اور الفوائد المجموعۃ ۱۳۷۷ ذکر کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۵۲۳۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب غیلان تنگ کریں تو اذان پڑھ دی جائے تب وہ غیلان ان کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ المحاملی فی الامالی

فائدہ: غیلان غول کی جمع ہے، غول جنوں کے گروہ کو کہتے ہیں عرب جاہلیت کا خیال تھا کہ جنگل اور بیابان میں جنوں کے غول انسانوں کو نظر آتے ہیں اور مختلف شکلیں بدلتے رہتے ہیں۔ پھر انسانوں کو سیدھی راہ سے بھٹکاتے ہیں۔ دوسری حدیث میں ہے لاغول ولا صفر غول کی (جاہلیت والی) حقیقت نہیں۔ اول الذکر حدیث اور آخر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غول کی مطلق نفی مقصود نہیں بلکہ جاہلیت کے عقیدے کی نفی مقصود ہے۔ نیز ان کے شر کے دفعیہ کے لئے علاج بھی تجویز فرمایا کہ جہاں ان کا خطرہ محسوس ہو وہاں اذان پڑھ دی جائے کیونکہ ایک اور حدیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ جب اذان پڑھی جاتی ہے تو شیطان (مدینے سے دور) روحا مقام تک بھاگ جاتا ہے (جہاں اس کو اذان کی آواز نہیں سنائی دیتی)۔ اعاذنا اللہ من شر الشیاطین۔

۱۵۲۳۱۔ اسیر بن عمرو سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں غیلان کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

کوئی چیز اس بات کی طاقت نہیں رکھتی کہ اللہ کی تخلیق سے بچ سکے جو اللہ نے اس کے لئے پیدا کی ہے لیکن ان میں جادوگر ہیں تمہارے جادوگروں کی طرح جب تم ان کو محسوس کرو تو اذان پڑھ دو۔ الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۲۳۲۔ بلال بن الحارث سے مروی ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے۔ ایک پڑاؤ پر آپ قضائے حاجت کے لئے نکلے جب آپ قضائے حاجت کے لئے نکلتے تھے تو انتہائی دور نکل جاتے تھے۔ میں پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے پیچھے نکل گیا۔ میں قریب پہنچا تو کچھ لوگوں کی عجیب عجیب آوازیں آئیں جو جھگڑ رہے تھے اور شور بلند ہو رہا تھا۔ ایسی آوازیں میں نے پہلے کبھی نہیں سنی تھیں اتنے میں آپ ﷺ آگئے۔ اور پوچھا: کیا بلال ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں بلال ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ نے [illegible] پھر مجھ سے پانی لیا اور وضو کیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کے پاس کچھ لوگوں کے جھگڑنے اور شور کرنے کی آواز سنی تھی میں نے کبھی ان آوازوں سے زیادہ تیز آوازیں نہیں سنیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس مسلمان جن اور مشرک جن اپنی سکونت کا جھگڑا لے کر آئے تھے کہ وہ کہاں کہاں رہیں (آباد ہوں) چنانچہ میں نے مسلمان جنوں کو اوپر والی بلندیوں میں سکونت دی اور مشرک جنوں کو نشیبی وادیوں میں سکونت دیدی۔ الکبیر للطبرانی

راوی معمر رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ ان دونوں کو واپس بنا کر بھیجنے والے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۲۷۱ ..... کثیر مولی سمرہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک نافرمان عورت کی گرفت فرمائی۔ اس کو وعظ ونصیحت کی لیکن اس پر نصیحت کارگر نہ ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو ایک گندی اور کوڑے کرکٹ والی جگہ تین دنوں تک کے لئے قید کر دیا۔ پھر اس کو نکالا اور اس سے اس کا حال پوچھا۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین اللہ کی قسم! میں نے ان تین دنوں سے زیادہ زندگی میں کچھ راحت محسوس نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کو اس کی ہٹ دھرمی پر غصہ آیا اور اس کے شوہر کو آپ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: افسوس تجھ پر! تو اس کو خلع دیدے خواہ کان کی ایک بالی کے عوض دیدے۔ الجامع لعبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۵۲۷۲ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: جب قیمت کے عوض طلاق لی جائے تو وہ ایک طلاق ہوگی۔

الجامع لعبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ

خلع کو حلال کرنے والی باتیں

۱۵۲۷۳ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین چیزیں عورت کے خلع کو حلال کر دیتی ہیں: جب وہ تیرے گھر کا نظام خراب کر دے، یا تو اس کو تسکین کے لئے بلائے مگر وہ انکار کر دے یا پھر وہ بغیر اجازت کے گھر سے نکل جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۲۷۴ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: آدمی عورت سے (خلع کی صورت میں) دیے ہوئے مال سے زیادہ بھی لے سکتا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۲۷۵ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: خلع لینے والی کی عدت طلاق پانے والی کی عدت کے برابر ہے۔

المصنف لعبدالرزاق

فائدہ: ..... جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مسلک خلع والی عورت کو صرف ایک حیض تک عدت میں رہنے کا حکم ہے۔ جبکہ طلاق والی عورت کی عدت دونوں بلکہ جمہور کے نزدیک تین حیض ہے۔

۱۵۲۷۶ ..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: خلع لینے والی پر بھی عدت تک طلاق کا حکم جاری ہوگا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۵۲۷۷ ..... حبیبہ بنت سہل سے مروی ہے کہ ان کو ان کے شوہر ثابت بن قیس بن شماس نے اس قدر مارا کہ وہ ٹوٹ گئیں پھر وہ منہ اندھیرے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت عرض کی۔ حضور ﷺ نے ان کے شوہر کو فرمایا: تم اس سے مال لے لو اور اس کو (خلع) علیحدہ کر دو حبیبہ نے عرض کیا: انہوں نے مجھے جو کچھ دیا تھا وہ میرے پاس عنہ موجود ہے۔ آپ ﷺ نے شوہر کو فرمایا: وہ واپس لے لو۔

شوہر نے دیا ہوا مال واپس وصول کر لیا اور حبیبہ اس سے علیحدہ ہو کر اپنے میکے چلی گئی۔ مصنف عبدالرزاق

۱۵۲۷۸ ..... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ثابت بن قیس کے عقد میں ایک عورت تھی ثابت نے اس کو حق مہر میں ایک باغ دیا تھا۔ ثابت بہت زیادہ غیرت مند تھے (کسی بات پر) انہوں نے بیوی کو مارا حتیٰ کہ اس کا ہاتھ توڑ دیا وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شکایت لے کر آئی اور عرض کیا: میں ان کا باغ ان کو واپس کرتی ہوں۔ حضور ﷺ نے پوچھا تم اس پر راضی ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ حضور ﷺ نے اس کے شوہر کو بلایا اور اس کو فرمایا: یہ تم کو تمہارا باغ واپس کرتی ہے، کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے بھی رضامندی کا اظہار کیا اور کہا یا رسول اللہ! میں قبول کرتا ہوں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: دونوں جاؤ اور تمہارے درمیان ایک طلاق واقع ہوگئی ہے۔

اس کے بعد اس عورت نے رفاعۃ العامری سے نکاح کر لیا رفاعہ نے بھی ایک مرتبہ اس کو مارا (اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا) لہٰذا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت لے کر آئی اور عرض کیا: میں اس کا دیا ہوا مہر اس کو واپس کرتی ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا تو اس نے وہ مہر قبول کر لیا تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عورت کو فرمایا: جا اور تجھے ایک طلاق ہوگئی ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

سعد بن عبادۃ ابن قانع، السنن للبیہقی عن شعیث بن عبداللہ بن الزبیب العنبری عن ابیہ عن جدہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن عمارۃ بن حزم، النقاش فی القضاۃ عن ابن عمر، ابن ابی شیبہ عن ابی جعفر مرسلاً

۱۵۲۹۶ ـــ اگر لوگوں کو ان کے دعوی پر ہی دیا جاتا رہے تو لوگ دوسری قوموں کے اموال اور خونوں کا بھی دعوی کر دیں گے، لیکن طالب (مدعی) پر گواہ ہیں اور یمین (قسم) مطلوب (مدعی علیہ) پر ہے۔ السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۲۹۷ ـــ اگر لوگوں کو ان کے دعوی کے مطابق دیا جائے تو وہ دوسروں کے اموال اور خونوں کا دعوی بھی کر بیٹھیں گے۔ لیکن مدعی پر گواہ ہے اور منکر پر قسم ہے۔ السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... الاتقان ۱۵۲۲

۱۵۲۹۸ ـــ آدمی پر گواہ کے ساتھ قسم اٹھانا ضروری ہے۔ الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

نسب کا دعوی اور بچے کا منسوب کرنا

۱۵۲۹۹ ـــ بچہ صاحب بستر (شوہر) کا ہے اور بدکاری کرنے والے کے لئے سنگساری کے پتھر ہیں۔

البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا، مسند احمد، بخاری، مسلم، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، ابو داؤد عن عثمان وعن ابن مسعود عن ابن الزبیر، ابن ماجہ عن عمرو بن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۰۰ ـــ اسلام میں دعوی نسب کا اختیار نہیں، جاہلیت کا معاملہ گیا، بچہ صاحب فراش کے لئے ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عمرو

فائدہ: ...... زمانہ جاہلیت میں کوئی طوائف عورت کئی بندوں کے ساتھ تعلقات کے بعد بچہ جنتی تھی تو اس بچہ کا نسب عورت کے اختیار میں ہوتا تھا وہ اس بچہ کو اپنے متعلقین میں سے جس کے ساتھ چاہے منسوب کرنے کا اختیار رکھتی تھی۔ ایسی عورت اگر کسی کے عقد میں ہو تو پھر شرعاً بچے کا نسب عورت کے شوہر سے ثابت ہوگا اور بدکاری کرنے والے کو سنگساری کے لئے پتھر مارے جائیں گے یہی حدیث مذکور کا مطلب ہے۔

۱۵۳۰۱ ـــ کسی غیر معروف نسب کا دعوی کرنا یا اپنے نسب کا خواہ معمولی کیوں نہ ہوں انکار کرنا کفر ہے۔ ابن ماجہ عن ابن عمرو

فائدہ: ...... یعنی جب کسی بچے کا کسی جائز آدمی شوہر یا باندی کے مالک کے ساتھ نسب ثابت ہو پھر کوئی غیر آدمی عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات کے سبب اپنا نسب ثابت کرے تو یہ کفر ہے۔ یا شوہر بیوی کے بچے سے یا مالک باندی کے بچے سے نسب کا انکار کرے یہ بھی کفر ہے۔

۱۵۳۰۲ ـــ نسب سے براءت کرنا خواہ معمولی طور پر ثابت ہو کفر باللہ ہے۔ البزار عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۰۳ ـــ جو آدمی اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے حالانکہ اس کو (جائز باپ کا) علم ہو تو اس نے کفر کیا جس نے کسی ناجائز نسب کا دعوی کیا وہ ہم میں سے نہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ جو شخص کسی کو کفر کے ساتھ بلائے (یعنی کسی مسلمان کو کافر کہے) یا عدو اللہ (اللہ کا دشمن) کہے حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے تو اس نے اس پر ظلم کیا جو کسی کو فسق کا الزام عائد کرے یا اس پر کفر کا دعوی کرے تو اگر واقعۃً ایسا نہیں ہے تو یہ دعوی اور الزام کہنے والے پر لوٹے گا۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۰۴ ـــ جس نے کسی غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا حالانکہ اس کو علم ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو جنت اس پر حرام ہے۔

مسند احمد، السنن للبیہقی، ابو داؤد، ابن ماجہ عن سعد رضی اللہ عنہ وابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۰۵ ـــ جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر آقا کی طرف اپنے کو غلام منسوب کیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے قیامت تک کے لئے۔

ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے، المعلۃ ۴۲۔

۱۵۳۰۶ ... اسلام میں مساعاۃ نہیں ہے۔ جس نے جاہلیت میں مساعاۃ کی وہ اپنے عصبہ۔ جماعت میں لاحق ہوگیا جس نے بغیر اشارہ کے کوئی بچہ منسوب کیا وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا یہ وارث ہوگا۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... یعنی جاہلیت میں اگر کسی عورت نے اپنے بچے کو کسی شخص کی طرف منسوب کردیا جبکہ اس عورت کے کئی مردوں سے تعلقات رہے تھے تو وہ بچہ اس جاہلیت کے قانون کے مطابق اس شخص کا ہوگا۔ لیکن اسلام میں اس امر کی گنجائش نہیں بلکہ اسلام میں **الولد للفراش وللعاھر الحجر** کا اصول مسلم ہے یعنی بچہ اس کا جو عورت کا شوہر ہے یا باندی کا آقا ہے اور بدکار کو سنگساری کی سزا ہے۔

حدیث کے دوسرے جزء کا مطلب یہ ہے کہ ایک بچہ جس کا معاشرے میں عام لوگوں کو علم ہے کہ وہ فلاں آدمی کا نہیں ہے۔ لیکن وہ آدمی اس بچہ کو گود لے لیتا ہے اور اپنا بیٹا کہلواتا ہے تو وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

کلام: ... روایت کا متن یعنی مضمون حدیث صحیح ہے لیکن سنداً روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۹۸، ضعیف الجامع ۶۳۱۰۔

۱۵۳۰۷ ... جس کا باپ مرجائے اور وہ اس کا باپ کہلاتا ہو پھر اس کے باپ کے ورثاء اس کو اپنے خاندان میں شامل کرلیں تو اگر وہ اس باندی کا بیٹا ہو جس کے ساتھ اس کے باپ نے ملکیت کی حالت میں جماع کیا ہو تو وہ شامل کرنے والوں کے خاندان میں مل جائے گا۔

اور جو میراث (اس کے باپ کی) اس سے پہلے تقسیم ہو چکی ہوگی اس کے لئے اس میں کچھ حصہ نہ ہوگا۔ اور جو میراث ایسی پائی جو ہنوز تقسیم نہیں ہوئی اس میں اس کا حصہ شامل ہوگا۔

اگر وہ لڑکا جس باپ کا کہلاتا ہے وہ اس کو اپنی ولدیت کے نسب سے انکار کردے تو وہ اس باپ کے ورثاء کے خاندان میں نہیں مل سکے گا (اور نہ ہی میراث پائے گا) اور اگر وہ اس باندی کا بیٹا ہے جو اس کے ناجائز باپ کی ملکیت میں نہیں یا ایسی آزاد عورت کا بیٹا ہے جس کے ساتھ کسی نے بدکاری کی ہے اور وہ اس کے نتیجے میں تولد ہوا ہے تو یہ دونوں بھی اپنے ناجائز باپ کے خاندانوں میں شامل نہ ہوں گے اور نہ ان کے وارث بن سکیں گے خواہ ان کے ناجائز باپ انکو اپنی ولدیت کی طرف منسوب کریں وہ ولد الزنا ہیں، اپنی ماں والوں کے خاندان میں شامل ہوں گے خواہ ان کی ماں آزاد ہو یا باندی۔ ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۵۳۰۸ ... اپنے آباء سے اعراض (وانکار) نہ کرو، جس نے اپنے باپ سے اعراض کیا۔ (یعنی اپنے نسب کی اس سے نفی کی) اس نے کفر کیا۔

البخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۰۹ ... جس نے غیر باپ کی طرف اپنی نسبت ظاہر کی یا جس غلام نے اپنے غیر آقاؤں کی طرف اپنے کو منسوب کیا تو ایسے شخص پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۰ ... جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا وہ جنت کی خوشبو نہ پاسکے گا اگرچہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے آئے گی۔

ابن ماجہ عن ابن عمرو

غیر باپ کی نسبت کرنے والا ملعون ہے

۱۵۳۱۱ ... جس نے اپنے کسی کو جو اس سے نہیں ہے اپنی طرف منسوب کیا اللہ پاک اس کو پتے کی طرح جھاڑ دیں گے۔ الشافعی، الضیاء عن سعد

۱۵۳۱۲ ... جس نے ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں ہے وہ ہم میں سے نہیں اور وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۳ ... ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دو۔ اولاد صاحب بستر (شوہر یا مالک) کی ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔ جس غلام نے غیر آقاؤں کی طرف یا جس شخص نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ پاک اس سے کوئی نفل قبول نہیں فرمائیں گے اور نہ فرض۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۴ بہتانوں میں سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو غیر والدین کی طرف منسوب کرے۔

الخرائطي في مساوي الأخلاق عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۵۳۱۵ جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا اللہ پاک اس پر جنت کو حرام فرمادیں گے۔

مسند الشيرازي، السنن لسعيد بن منصور عن اسامة بن زيد وسعيد بن ابي وقاص وابي بكرة، ابن النجار عن رافع

۱۵۳۱۶ جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا خواہ وہ ستر سال کی مسافت سے آتی ہو۔

الجامع لعبد الرزاق، مسند احمد، الكبير للطبراني، الخطيب عن ابن عمرو

۱۵۳۱۷ جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا یا غیر آقاؤں کی طرف غلام نے اپنی نسبت ظاہر کی اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ الكبير للطبراني، ابن النجار عن ابن عباس رضي الله عنه

۱۵۳۱۸ جس نے کسی باندی کی اولاد کو اپنی اولاد بنایا اور وہ باندی اس کی مملوکہ نہیں ہے یا کسی آزاد عورت کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہا جس کے ساتھ اس نے زنا کیا ہے تو وہ اولاد اس کے ساتھ لاحق نہیں کی جائے گی اور نہ وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے وہ اولاد زنا کی اولاد ہے جو اپنی ماں کے خاندان میں لاحق ہوگی خواہ وہ جو بھی اہل۔ مستدرک الحاكم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده

۱۵۳۱۹ جس نے غیر معروف نسب کا دعویٰ کیا یا کسی ثابت نسب کی نفی کی خواہ وہ معمولی سہارے کی بدولت تو گویا درحقیقت اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔ الاوسط للطبراني عن ابي بكر رضي الله عنه

۱۵۳۲۰ جس نے غیر باپ کی طرف اپنی نسبت بیان کی (کہ میں فلاں کا بیٹا ہوں جو درحقیقت اس کا باپ نہیں ہے) یا کسی غلام یا باندی نے غیر آقاؤں کی طرف اپنے کو منسوب کیا کہ میں فلاں کا غلام ہوں یا فلاں کی باندی ہوں جو درحقیقت اس کے مالک و آقا نہیں ہیں تو ایسے شخص جنت کی خوشبو نہ پائیں گے خواہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آتی ہو۔ الخرائطي في مساوي الأخلاق عن ابن عمرو

۱۵۳۲۱ جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ الجامع لعبد الرزاق عن رجل من الانصار

۱۵۳۲۲ جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر آقاؤں کی طرف اپنی نسبت ظاہر کی اس پر اللہ کا، ملائکہ کا اور تمام لوگوں کا غضب آئے گا۔ ابن جرير عن ابن عباس رضي الله عنه

۱۵۳۲۳ جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر موالی (آقاؤں) کی طرف اپنے کو منسوب کیا اس پر قیامت کے دن تک ہمیشہ ہمیشہ اللہ کی لعنت ہے۔ ابن جرير عن ابن عباس رضي الله عنه

کلام:... المعلة ۲۱۔

۱۵۳۲۴ جس نے غیر باپ کا دعویٰ کیا یا غیر آقا کا دعویٰ کیا اس نے کفر کیا۔ ابن جرير عن سعد

۱۵۳۲۵ نسب خواہ کتنا ہی باریک ہو اس کے انکار کرنا اور بہتان کرنا کفر ہے یا کسی غیر معروف نسب کو اپنا ثابت کرنا یہ بھی کفر ہے۔

الدارمي، مسند احمد عن عمرو بن شعيب

نسب کی نفی......الاکمال

۱۵۳۲۶ تمام گناہوں میں سے کبیرہ ترین گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی اولاد کے نسب سے انکار کردے۔ الكبير للطبراني عن واثلة

۱۵۳۲۷ جس نے اپنی اولاد کے نسب سے نفی کی تاکہ اس کو دنیا میں رسوا کرے تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کے بدلے اس کو رسوا کریں گے۔

مسند احمد، الكبير للطبراني، حلية الاولياء عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۵۳۲۸ اپنی اولاد کے نسب کا انکار کرنا وہ ہے کہ اللہ پاک مجھے قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے رسوا کریں گے جس طرح تو نے اس کو دنیا

تیں، رواہ ابن قانع۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۹ ... اپنے نسب کا دعویٰ کرنا جو معروف نہیں کفر باللہ ہے اور یہ بھی کفر باللہ ہے کہ نسب سے نفی کی جائے خواہ وہ باریک ہو۔

الخطیب عن ابی بکر

الحاق الولد...... بچے کو لاحق کرنا

الاکمال

۱۵۳۳۰ ... کوئی قوم کسی شخص کو اپنے درمیان لاحق نہیں کرتی مگر وہ ان کا وارث ہے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

(دیکھئے حدیث نمبر ۱۵۳۲۷)

۱۵۳۳۱ ... اولاد صاحب فراش کی ہے۔ ابن عساکر عن الحسن

کلام: ... روایت محل کلام ہے الوضع فی الحدیث ۲ء ۳۷۔

کتاب الدعویٰ از قسم الافعال

آداب الدعویٰ

۱۵۳۳۲ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا مدعی علیہ قسم کا زیادہ حق دار ہے اگر وہ قسم اٹھانے سے انکار کردے تو مدعی حلف (قسم) اٹھا کر وصول کرے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۳۳ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن جعفر کو خصومت (کسی فیصلے اور جھگڑے) کا وکیل بنایا ارشاد فرمایا خصومت (جھگڑے) نمٹانے میں بڑے مسائل ہیں۔ ابو عبید فی الغریب، السنن للبیہقی

۱۵۳۳۴ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک شخص پر گزر ہوا وہ کسی دوسرے آدمی پر مطالبہ کا شدید دباؤ ڈال رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے طالب کو فرمایا اپنا حق معقول طریقے سے وصول کرو پورا لے یا ادھورا۔ العسکری فی الامثال

روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے اتقی الاصل لمافی الاحیاء ۳۱۴ ضعیف الجامع ۲۸۱۷۔

نسب کا دعویٰ

۱۵۳۳۵ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اولاد صاحب فراش (شوہر اور باندی کے مالک) کی قرار دی ہے۔

الشافعی، الدستہقی، ابن ابی شیبہ، ابن راہویہ، مسند احمد، العدنی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، الطحاوی، الدار قطنی فی السنن، السنن لسعید بن منصور

۱۵۳۳۶ ... حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس لوگوں کو بلایا دو آدمیوں نے ایک عورت سے ایک ہی طہر میں جماع کرلیا تھا جس کے نتیجے میں ایک لڑکا ہوا تو قیافہ شناسوں نے کہا دونوں اس کے بیٹے میں شریک ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

عرض کیا سرخ۔ پوچھا کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ کا اونٹ بھی ہے؟ عرض کیا جی ضرور۔ پوچھا پھر اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ عرض کیا معلوم نہیں کیا پتہ اس کو کوئی رگ کھینچ لائی ہو۔ یعنی اس کی اوپر کسی پشت میں کوئی خاکستری اونٹ ہو اور یہ اس کے رنگ پر چلا گیا ہو ارشاد فرمایا: اسی طرح ممکن ہے تمہارے بیٹے کو بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

الغرض رسول اللہ ﷺ نے نسب کا انکار کرنے کی اجازت نہیں دی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۳۴۴۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد ابن ابی وقاص کو کہا: کیا تم کو معلوم ہے کہ زمعہ کی باندی سے جو لڑکا تولد ہوا ہے وہ میرا بیٹا ہے فتح مکہ کے موقع پر سعد نے اس لڑکے کو دیکھا تو شکل وشباہت کے ساتھ اس کو پہچان لیا اور کہا: رب کعبہ کی قسم یہ میرا بھتیجا ہے اتنے میں عبد بن زمعہ آیا اور بولا یہ تو میرا بھائی ہے کیوں کہ میرے باپ کی مملوک باندی سے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ دونوں اپنا قضیہ حضور ﷺ کے پاس لے کر گئے سعد نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ کا بیٹا ہے دیکھئے عتبہ کے ساتھ کس قدر شباہت کھاتا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا: نہیں یہ میرا بھائی ہے جو میرے باپ کے بستر پر اس کی باندی کے بطن سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لڑکا صاحب فراش کا ہے۔ پھر فرمایا اے سودہ! اس سے پردہ کر۔

پس اللہ کی قسم حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کبھی نہیں دیکھا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ المصنف لعبد الرزاق

فائدہ:...... سودہ بنت زمعہ جو ام المومنین تھیں۔ اس حوالے سے لڑکے کی بہن ہوئیں لیکن چونکہ درحقیقت وہ لڑکا زمعہ کا بیٹا نہ تھا اگرچہ قانون کے مطابق انہی کا بیٹا کہلایا اس لئے حضور اکرم ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا کہ اے سودہ! اس لڑکے سے پردہ رکھنا۔ اور بھائی سمجھ کر اس کے ساتھ　　بے پردگی نہ برتنا۔

۱۵۳۴۵　　حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ ایک لڑکے کے بارے میں اپنا جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے سعد نے کہا: یا رسول اللہ یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے۔ انہوں نے مجھے بالیقین کہا تھا کہ وہ ان کا بیٹا ہے آپ بھی اس کی شباہت دیکھ لیجئے عبد بن زمعہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے گھر اس کی باندی کے بطن سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی شباہت دیکھی تو لڑکے اور عتبہ کے درمیان واضح مماثلت اور ایک شکل وصورت پائی، لیکن پھر بھی عبد بن زمعہ کو فرمایا: یہ تیرا ہے اے عبد! بچہ صاحب بستر کا ہوتا ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہوتے ہیں۔ اے سودہ (پھر بھی) تو اس سے پردہ رکھ، چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس لڑکے کو (جو ان کا بھائی ہوا) کبھی نہیں دیکھا۔ السنن للدارقطنی، الجامع لعبد الرزاق

نسب شوہر سے ثابت ہوگا

۱۵۳۴۶۔۔۔ عبداللہ بن ابی یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بنی زہرہ کے ایک بوڑھے کو بلوایا اور جاہلیت کی اولاد کے بارے میں پوچھا بوڑھے نے کہا: فراش تو فلاں کا ہے لیکن نطفہ فلاں کا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے سچ کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے فراش کے ساتھ فیصلہ فرمایا ہے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۵۳۴۷۔۔۔ قبیصہ بن ذویب سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کے بچے کا اپنے سے انکار کیا جبکہ وہ پیٹ ہی میں تھا، پھر اسی حالت میں اقرار کر لیا لیکن جب پیدا ہوا تو پھر اس سے اپنے نسب کا انکار کر دیا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے لئے اسی کوڑوں کی سزا تجویز فرمائی، اس کی اپنی بیوی پر بہتان باندھنے کے جرم میں پھر اسی کے ساتھ اس کے بچے کو لاحق وثابت کر دیا۔ السنن للبیہقی

۱۵۳۴۸۔۔۔ یحیی بن عبدالرحمن بن حاطب سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے ایک لڑکے کے بارے میں دعویٰ ولدیت کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا۔ قیافہ شناسوں نے فیصلہ کیا کہ یہ لڑکا دونوں کا مشترک ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں میں سے جو چاہے اس کا سرپرست بن جائے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

اولاد کا الحاق

۱۵۳۴۹ ـــــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی اولاد کا ایک مرتبہ اقرار کرلے، دوسرے الفاظ ہیں جب ایک لمحے کے لئے بھی اقرار کرلے تو اب اس کو اس کا نسب نفی کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۵۳۵۰ ـــــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

مجھے یہ خبر ملی ہے کہ لوگ عزل کرتے ہیں (جماع کے وقت انزال باہر کرتے ہیں)۔ لیکن پھر بھی لڑکی حاملہ ہوجاتی ہے تو وہ کہتا ہے یہ میرا بچہ نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! میرے پاس ایسا جو شخص بھی آئے گا میں بچے کو اس کے ساتھ لاحق کردوں گا۔ لہٰذا جو چاہے عزل کرے اور جو چاہے عزل نہ کرے۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۳۵۱ ـــــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ اپنی باندیوں کے ساتھ جماع کرتے ہیں پھر جب باندی حاملہ ہوجاتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حمل مجھ سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی باندی کے ساتھ ہم بستر ہونے کا اعتراف کرے گا پھر وہ حاملہ ہوگی تو اس کا بچہ اسی سے ہوگا خواہ وہ پاکدامن ہو یا اس پر تہمت ہو۔ جب اس کو بچہ ہوجائے گا تو اس کی ماں باندی اپنے مالک کے پاس ہی رہے گی۔ نہ وہ فروخت کی جاسکتی ہے نہ کسی کو ہبہ کی جاسکتی ہے اور نہ وراثت میں منتقل ہوسکتی ہے ہاں جب تک اس کا مالک زندہ ہے وہ اس کے ساتھ لطف اٹھا سکتا ہے اور جب وہ مرے گا تو وہ آزاد ہوجائے گی۔ پھر وہ اپنی اولاد کے حصے میں نہیں آئے گی۔ اور نہ اس کو مالک کا کوئی دین۔ قرض کھا سکتا ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ کسی اولاد کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنی والدہ کی مالک بنے اور نہ اس کو اولاد کی ملکیت میں چھوڑا جاسکتا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۵۲ ـــــ عبداللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن عوف نے ایک باندی فروخت کی جس کے ساتھ وہ جماع بھی کرتے تھے۔ پھر حیض آنے سے قبل ہی فروخت کرڈالی۔ خریدنے والے کے پاس جاکر اس کو حمل ظاہر ہوگیا۔ خریدار فیصلے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تو اس کے ساتھ ہم بستر ہوتا تھا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ پوچھا: کیا پھر تو نے اس کو پاک کرنے سے قبل ہی بیچ دیا؟ عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا انہوں نے بچے کو دیکھ کر اس کو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ لاحق کردیا۔

ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۵۳۵۳ ـــــ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمی ایک عورت کے طہر میں شریک ہوئے (یعنی دونوں نے ایک ہی پاکی میں اس کے ساتھ ہم بستری کی) اس نے بچہ جنا لوگوں نے یہ مسئلہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین قیافہ شناسوں کو بلایا۔ انہوں نے نرم مٹی منگوائی مٹی میں دونوں آدمیوں نے اور بچے نے پاؤں رکھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک قیافہ شناس کو فرمایا: دیکھ! اس نے اس کو دیکھا سامنے سے دیکھا پیچھے سے دیکھا اور گھوم پھر کر اچھی طرح جائزہ لیا پھر بولا: بچے نے دونوں آدمیوں کی شکل وشباہت لی ہے اب معلوم نہیں یہ بچہ ہے کس کا؟ پھر بقیہ قیافہ شناسوں نے دیکھا تو انہوں نے بھی اسی طرح بات کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم آثار کے ساتھ قیافہ شناسی کرتے ہیں۔ حقیقت معلوم کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود بھی ایک قیافہ شناس تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو بچے کا وارث بنادیا اور بچے کو بھی دونوں کا وارث بنادیا۔

السنن للبیہقی، الجامع لعبد الرزاق عن قتادہ رحمہ اللہ

۱۵۳۵۴ ـــــ حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک باندی سے ایک ہی طہر (پاکی) میں وطی (جماع) کیا اس نے نتیجے میں ایک لڑکا جنا۔ دونوں آدمی اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین قیافہ شناسوں کو بلایا۔ تینوں نے اس

بات پر اتفاق کیا کہ لڑکے نے دونوں کی شباہت لی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی قیافہ شناس تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک کتیا سے زوردار اور حسب دار کتے وطی کرتے ہیں، پھر وہ کتیا ہر ایک کتے کی شبیہ اپنے بچوں میں دکھاتی ہے، لیکن یہ چیز اب تک میں نے کسی انسان میں نہیں دیکھی تھی آج اس کو دیکھا ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دونوں کا اور دونوں کو اس کا وارث قرار دیا اور جو بعد تک زندہ رہے پھر بچہ کو اسی کی طرف منسوب کیا جائے۔

۱۵۳۵۵ — صفیہ بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا کیا عجیب طریقہ ہے اپنی باندیوں سے جماع کرتے ہیں پھر انھیں چھوڑ دیتے ہیں وہ گھروں سے نکل پھرتی ہیں، لہٰذا میرے پاس کوئی باندی آئے گی جس کا آقا اس کے ساتھ وطی کا اعتراف کرے گا تو میں اس کے بچے کو اس کے ساتھ لاحق کردوں گا، مرضی ہے تمہاری کہ تم انھیں باہر جانے دو یا روکے رکھو۔

موطا امام مالک، المصنف لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

ایک بچہ کے نسب کے متعلق فیصلہ

۱۵۳۵۶ — عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ مخزومی سے مروی ہے کہ ایک عورت کا شوہر ہلاک ہو گیا اس کی بیوی نے چار ماہ دس دن عدت گزاری، پھر عدت پوری ہونے کے بعد اس نے شادی کرلی، پھر وہ اپنے شوہر کے پاس ساڑھے چار ماہ رہی تھی کہ اس نے ایک پورا مکمل بچہ (جو نو ماہ میں پیدا ہوتا ہے) جنم دیا۔ عورت کا شوہر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری بات ذکر کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت کی بڑی بوڑھیوں کو بلایا۔ ان سے اس کے بارے میں سوال کیا۔ ایک عورت بولی: میں آپ کو اس عورت کے متعلق بتاتی ہوں۔ جس کا شوہر انتقال کر گیا ہے، جب وہ حاملہ ہوئی تو حمل پر خون گرنے سے وہ پیٹ میں خشک ہو گیا۔ جب دوسرے شوہر نے اس کے ساتھ وطی کی اور اس نے بچے کو پانی پہنچایا تو بچہ کو حرکت ہوئی اور وہ نشوونما پانے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات کی تصدیق فرمائی اور بچے کی ماں کو فرمایا مجھے تیری طرف سے خیر ہی کی خبر ملی ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بچے کو پہلے شوہر کا قرار دیا۔

موطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، ابو عبید فی الغریب، السنن للبیہقی

۱۵۳۵۷ — سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جاہلیت کی اولاد کو ان کے ساتھ لاحق فرما دیتے تھے جو اسلام کی حالت میں ان کا دعویٰ کرتے۔ یونہی دو آدمی ایک عورت کے بچے کے بارے میں آئے دونوں اس بچے کو اپنا بچہ کہتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قیافہ شناس کو بلایا اس نے بچے کو دیکھ کر دونوں کو دیکھا پھر کہا یہ دونوں اس بچے میں برابر کے شریک ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ مارا اور پھر اس عورت کو بلایا جس کا وہ بچہ تھا اس سے اس کے بارے میں اس کی رائے دریافت کی۔ عورت بولی: یہ ان میں سے ایک کا بچہ ہے جو میرے پاس آتا تھا میں اپنے گھر والوں کے اونٹوں کے پاس رہتی تھی یہ مجھ سے جدا نہ ہوتا تھا۔ جب مجھے اور اس شخص نے گمان محسوس ہوا کہ اس نے مجھ سے حمل ٹھہرا دیا ہے پھر خون آنے لگے پھر یہ دوسرا آدمی میرے پاس آنے لگا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ بچہ کس کا ہے۔ یہ سن کر قیافہ شناس نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے کو فرمایا: تو جس کے پاس چاہے چلا جا۔

موطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

فائدہ: — خون آنے سے حمل کا پتا چلا، آنے بند ہوگئے اور حیض کا خون بچے کی پرورش میں لگا رہا، جب دوسرے آدمی نے جماع شروع کیا تو اس خون کو پیٹ میں اور دوسرے آدمی کے لگنے سے بھی اس کو حلاوت رہی جس کی وجہ سے اس بچے میں دونوں ہی مشترک ہوئے اسی وجہ سے قیافہ شناس نے بچے کو دونوں کا کہا۔ بعد میں عورت نے اس کی تصدیق کی تو قیافہ شناس نے خوشی سے نعرہ تکبیر بلند کیا۔

۱۵۳۵۸ — حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی سے اس کی موت کے وقت اس کی اولاد کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو وہ اس وقت سچ کہتا ہے۔

الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۵۳۵۹ حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک لڑکے کے بارے میں دعویٰ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا اور قیافہ شناسوں کی بات کا اعتبار کر کے دو آدمیوں میں سے ایک کے ساتھ لاحق کر دیا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۵۳۶۰ ابوقلابہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک عورت سے ایک ہی پاکی میں ہمبستری کی جس سے وہ حاملہ ہوگئی اور ایک لڑکا جنا۔ قیافہ شناسوں نے دونوں میں لڑکے کی شباہت پائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اس میں کسی چیز کا فیصلہ نہیں کرتا، پھر لڑکے کو فرمایا: تو جس کے ساتھ چاہے چلا جا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۶۱ ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا تو فرمایا: مجھے علم تھا کہ کتیا سے کئی کتے کیسے جنتی کرتے ہیں پھر ہر پلا اپنے باپ کی شباہت لے لیتا ہے لیکن میرا یہ خیال نہیں تھا کہ دو پانی ایک بچے میں جمع ہو سکتے ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۶۲ حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کا مسئلہ پیش ہوا جس نے چھ مہینوں میں بچہ جن دیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے سوال کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا آپ کو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وحملہ وفصالہ ثلثون شہراً

بچہ کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس ماہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا دودھ چھڑانا تو دو سال میں ہوتا ہے باقی چھ ماہ بچے وہ کم از کم مدت ہے حمل کی۔

راوی فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا پھر ہم کو خبر ملی کہ اس نے دوبارہ چھ ماہ میں بچہ جنم دیا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۳۶۳ قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ابوالحرب بن اسود الدولی اپنے والد اسود دولی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت مسئلہ پیش ہوا جس نے چھ ماہ میں بچہ جنم دیدیا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس عورت کی بہن حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری بہن کو رجم (سنگساری) کر رہے ہیں میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتی ہوں کہ اگر آپ کو علم ہے کہ اس کے لئے عذر ہے تو مجھے ضرور خبر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہاں اس کا عذر ہے تب اس عورت نے تکبیر کہی، جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حاضرین نے بھی سنا۔ پھر وہ عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوئی اور بولی: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ میری بہن کو عذر ہے (اس کی خلاصی کی گنجائش ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیج کر اس کا عذر معلوم کرایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین

مائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وحملہ وفصالہ ثلثون شہراً۔

اور اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس ماہ ہے۔

تیس چھ ماہ کا ہوا اور دودھ چھڑانے کی مدت چوبیس ماہ ہوئی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کا راستہ چھوڑ دیا اور اس نے دوبارہ بھی چھ ماہ کی مدت میں بچہ جنا۔ الجامع لعبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن المنذر

۱۵۳۶۴ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: میں اس عورت کی طرف تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائی گئی تھی، اس نے چھ ماہ کے عرصہ میں بچہ جنم دیدیا تھا، لوگوں نے اس بات کا انکار کر دیا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ظلم نہ کریں۔ انہوں نے پوچھا کیسے؟ میں نے عرض کیا: پڑھئے۔

وحملہ وفصالہ ثلثون شہرًا

والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین

نیز حمل کتنا ہوتا ہے۔ فرمایا سال کا میں نے پوچھا سال کتنا ہوتا ہے فرمایا بارہ ماہ کا میں نے کہا تو چوبیس ماہ دو سال کامل ہوئے اور حمل کی مدت کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میرے قول پر تسلی ہوگئی۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۳۶۵۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس تین آدمی پیش ہوئے جنہوں نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی پاکی میں ہم بستری کی تھی (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کرائی اور فرمایا تم لڑنے جھگڑنے والے شرکاء ہو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے قرعہ جس کے نام نکلا لڑکا اس کو دے دیا پھر باقی دو ساتھیوں کے لئے دو تہائی دیت ملنا طے فرمایا اس فیصلہ کی خبر نبی اکرم ﷺ کو دی گئی تو آپ اس قدر ہنسے کہ آپ کی داڑھیں کھل گئیں۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی، وضعفہ البیہقی عنہ موقوفاً

امام بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے موقوفاً روایت کیا اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۵۳۶۶۔۔۔ یحییٰ بن ابی کثیر، یزید بن ابی نعیم سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی جس کا نام عبید بن عویمر تھا اس نے کہا: میرا چچا ایک باندی سے ہم بستر ہوا جس سے انکو ایک لڑکے کا حمل ہوا۔ اس لڑکے کا نام جمام رکھا گیا، یہ جاہلیت کا دور تھا، پھر میرا چچا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بیٹے کے بارے میں بات کی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ تیرا بیٹا ہے جہاں تک ہو سکے لہٰذا انہوں نے جا کر اپنے بیٹے کا ہاتھ تھاما اور اس کو حضور ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اتنے میں ان کے بیٹے کا مالک بھی آ گیا رسول اللہ ﷺ نے اس کے سامنے دوسرے دو غلام پیش کئے اور فرمایا ان میں سے جو چاہو لے لو اور آدمی کو اس کا بیٹا دیدو چنانچہ اس نے ایک غلام لے لیا اور میرے چچا کے بیٹے کو چھوڑ دیا۔ ابو نعیم

نسب کی نفی

۱۵۳۶۷۔۔۔ (صدیق) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم یہ آیت بھی تلاوت کیا کرتے تھے

لاترغبوا عن آبائکم فانہ کفر بکم

اپنے باپوں سے اعراض (نسب کا انکار) نہ کرو بے شک یہ کفر ہے۔ رستہ فی الایمان

۱۵۳۶۸۔۔۔ قاسم بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنے بیٹے کو لے کر آیا اور عرض کیا یا ابابکر! یہ میرا بیٹا ہے لیکن یہ مجھے اپنا باپ ماننے سے انکاری ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ تیرا ہی بیٹا ہے اور تیرے ہی بستر کی پیداوار ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر اس (بیٹے) کے سر پر درے کے ساتھ مارنے لگے اور فرمایا شیطان سر میں ہوتا ہے شیطان سر میں ہوتا ہے شیطان سر میں ہوتا ہے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غیر معروف نسب کا دعویٰ کرنا یا کسی نسب سے انکار کرنا خواہ وہ باریک ہو کفر ہے۔

۱۵۳۶۹۔۔۔ قاسم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو اپنے والد سے اپنے نسب کا انکار کر رہا تھا (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں اس کے سر پر مارتا ہوں کیوں کہ شیطان سر میں ہوتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۳۷۰۔۔۔ مسروق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نسب خواہ باریک ہو اس سے انکار اللہ کے ساتھ کفر ہے اور نسب کا دعویٰ جس کا علم نہ ہو اللہ کے ساتھ کفر ہے۔ ابن سعد

۱۵۳۷۱۔۔۔ عدی بن عدی بن حاتم اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم یہ آیت بھی تلاوت کیا کرتے تھے

کے دن ضرور بدلہ لے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۴۹ — جو اس حال میں مرا کہ اس پر قرض تھا اور اس کی ادائیگی کی نیت بھی تھی تو اللہ پاک اس کو عذاب دے گا اور نہ اس سے سوال کرے گا۔

ابو نعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۵۰ — جو مسلمان قرض لے اور ادائیگی کی نیت رکھے تو اللہ پاک دنیا میں اس کو ادائیگی کی توفیق بخش دے گا۔

الکبیر للطبرانی عن میمونۃ رضی اللہ عنہا

۱۵۳۵۱ — جس کسی پر کوئی قرض ہو اور وہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ کی طرف سے ضرور اس کی مدد ہوگی۔

الجامع لعبدالرزاق عن میمونۃ وفیہ راویان لم یسمیا

۱۵۳۵۲ — کوئی شخص لوگوں کے اموال نہیں لیتا مگر ان کی ادائیگی کا قصد رکھتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف سے ضرور ادا کردے گا۔ اور جو لوگوں کے اموال ضائع کرنے کی نیت سے لے تو اللہ پاک بھی اس کو ضائع کردیتا ہے (یعنی وہ ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا)۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۵۳ — اے عائشہ! کوئی شخص کسی کا مقروض نہیں ہوتا جس کو اللہ جانتا ہے کہ وہ ادائیگی کا حریص ہے تو مستقل اللہ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا ہوتا ہے۔ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

ادائے قرض کے آداب اور فضائل......الاکمال

۱۵۳۵۴ — لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو حسن ادائیگی کے ساتھ قرض ادا کرے۔ ابو نعیم عن ابی رافع

۱۵۳۵۵ — یہی اس کو دیدو بے شک لوگوں میں بہترین وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، الترمذی، ابن ماجہ، الدارمی، ابن خزیمہ، الطحاوی، الکبیر للطبرانی عن ابی رافع

فائدہ:...... نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے ایک نوجوان اونٹ قرض لیا۔ پھر اس کی ادائیگی کے وقت اپنے غلام ابو رافع کو فرمایا: اس کو اونٹ دیدو ابو رافع نے عرض کیا اونٹوں میں اس کے اونٹ جیسا کوئی نہیں بلکہ سب اس سے بڑھیا اونٹ ہیں نبی ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۱۵۳۵۶ — اس کو یہ عطا کر دو بے شک تم میں سے اچھا وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرے۔ مسند احمد، الترمذی، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۵۷ — قوم میں بہترین شخص وہ جو بہترین ادائیگی کرے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم، ابن ماجہ عن العرباض

۱۵۳۵۸ — سبحان اللہ! یہ تو مکارم اخلاق میں سے ہے چھوٹا لو بڑا دو اور بڑی لو چھوٹی دو اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرے۔

المصنف لعبدالرزاق عن معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا خمیر روٹی قرض لینے کے بارے میں تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۳۵۹ — اللہ رحم کرے ایسے بندے پر جو نرمی کے ساتھ ادائیگی کرنے والا ہو اور نرمی کے ساتھ مطالبہ کرنے والا ہو۔

ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۶۰ — ایک شخص اچھا ادا کرنے والا نرم تقاضا کرنے والا اور نرمی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے والا تھا لہٰذا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

مسند ابو داؤد عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۵۳۶۱ — جو اپنے قرض خواہ کا حق لے کر اس کی طرف چلے اس پر زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں رحمت بھیجتی ہیں، اس کے ہر قدم کے بدلے جو وہ اٹھاتا ہے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے۔ الخطیب والدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۳۶۲ — جو اپنے بھائی کے پاس اس کا حق (قرض) لے کر جائے اور جا کر اس کو (پورا) ادا کردے اس کو اس کے بدلے صدقے کا ثواب ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۳۶۸۔۔۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اپنے صحابہ کو سکھاتے تھے اور فرماتے تھے اگر تم میں سے کسی پر ایک پہاڑ سونے کے برابر بھی قرضہ ہو پھر وہ اللہ عزوجل سے یہ دعا کرے تو اللہ پاک اس کی طرف سے قرض کا بندوبست فرمادے گا۔

اللھم فارج الھم کاشف الغم مجیب دعوۃ المضطرین رحمن الدنیا والآخرۃ ورحیمھا انت ترحمنی رحمۃ تغنینی بھا عن رحمۃ من سواک

اے اللہ رنج کو دور کرنے والے غم کو مٹانے والے، پریشان حالوں کی دعا قبول کرنے والے دنیا و آخرت کے رحمن اور رحیم! مجھ پر ایسی رحمت فرما جس کے ذریعے تو مجھے اوروں کی رحمت سے بے نیاز کردے۔ مستدرک الحاکم عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۶۹۔۔۔ کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں جو اگر تو مانگے تو اگر تجھ پر جبل احد کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ پاک تیری طرف سے اس کو ادا کردے، [illegible] وہ ایسے پڑھا

قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر. رحمن الدنیا والآخرۃ ورحیمھما تعطیھما من تشاء وتمنع منھما من تشاء ارحمنی رحمۃ تغنینی بھا عن رحمۃ من سواک

ارحمنی رحمۃ بھا۔ الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

دوسرا باب۔۔۔۔۔۔بغیر ضرورت قرض لینے کی ممانعت

۱۵۳۷۰۔۔۔ قیامت کے روز قرضدار سے قرضہ لیا جائے گا جب وہ بغیر ادا کئے مرجائے سوائے تین آدمیوں کے۔ ایک وہ آدمی جس کی قوت راہ خدا میں لڑتے لڑتے کمزور پڑ جائے پھر وہ قرض لے کر اللہ کے دشمن سے لڑنے کے لئے اپنی طاقت بنائے دوسرا وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان مرجائے مگر وہ کفن دفن کے لئے قرض کے سوا بندوبست نہ کرسکے۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے نفس پر بدکاری کا خوف کرے لہٰذا وہ عفت حاصل کرنے کے لئے نکاح کرے تاکہ اس کا ایمان محفوظ رہے قیامت کے دن اللہ پاک ان لوگوں کی طرف سے قرض ادا کردے گا۔

ابن ماجہ، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمرو

کلام۔۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ ۵۳۰ ضعیف الجامع ۶۳۳۴

۱۵۳۷۱۔۔۔ تیرا بھائی (قبر میں) اپنے قرض کے بدلے محبوس ہے اس کی طرف سے قرض ادا کردے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن سعد بن الاطول

۱۵۳۷۲۔۔۔ سبحان اللہ! کیا سختی نازل ہوتی ہے۔

صحابہ فرماتے ہیں: ہم یہ سن کر خاموش رہے اور گھبرا گئے جب اگلا دن ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا سختی تھی جو نازل ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرض کے بارے میں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل ہوجائے پھر زندہ کیا جائے پھر قتل ہوجائے پھر زندہ کیا جائے اور پھر قتل ہوجائے اور اس پر قرض کا بوجھ ہو تو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک اس کی طرف سے قرض ادا نہ کردیا جائے۔ مسند احمد، النسائی، مستدرک الحاکم عن محمد بن جحش

۱۵۳۷۳۔۔۔ جو اس حال میں مرا کہ اس پر ایک دینار یا ایک درہم بھی قرض تھا تو اس کو اس کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا کیونکہ وہاں دینار ہوں گے اور نہ درہم۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۳۷۵۔۔۔ یہاں بنی فلاں کا ایک آدمی ہے تمہارا آدمی اس کے قرض کی وجہ سے (قبر میں) بندھا ہوا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۷۶۔۔۔ قرض دین میں عیب ہے۔ ابو نعیم فی المعرفۃ عن مالک بن یخامر، القضاعی عنہ عن معاذ

۱۵۴۹۱..... عقل آنے کے بعد اپنے دلوں کو گھبراہٹ میں نہ ڈالو، پوچھا گیا یا رسول اللہ! ہمارے دلوں کو گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والی کیا شے ہے؟ ارشاد فرمایا: قرض۔ شعب الایمان للبیہقی عن صفوان بن سلیم، بلاغا

۱۵۴۹۲..... اس حال میں نہ مرنا کہ تجھ پر قرض ہو۔ کیوں کہ وہاں درہم و دینار نہ ہوں گے بلکہ وہاں نیکیوں اور بدیوں کے ساتھ بدلہ ہوگا اور حساب چکتا ہوگا اور کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۴۹۳..... کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ قیامت کے دن بندہ اللہ سے مقروض حالت میں ملاقات کرے اور مرتے ہوئے قرض چکانے کا سامان بھی نہ کر جائے۔

مسند احمد، التاریخ للبخاری، ابوداؤد، الکنی للحاکم، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۹۴..... قرض ایک ایسا بھاری طوق ہے جو بندہ کے گلے میں پڑا ہوتا ہے، جس کے ساتھ بندہ بدبخت ہو جاتا ہے یا نیک بخت۔ یہ راز دان اس کو رنجیدہ و کبیدہ خاطر رکھتا ہے۔ وہ مسلسل اجر بھی پاتا ہے اگر ایک وقت میں اس کو ادا کر دے اس طرح وہ قرض کے ساتھ نیک بخت ہو جاتا ہے۔ یا اس کو بے وقعت سمجھ کر غفلت کا شکار رہتا ہے حتیٰ کہ مر جاتا ہے تو یوں وہ قرض کے ساتھ بدبخت ہو جاتا ہے۔

الدیلمی عن عمرو بن حزم

۱۵۴۹۵..... قرض اللہ کا بھاری جھنڈا ہے کون ہے جو اس کو اٹھانے کی طاقت رکھے؟ الدیلمی عن ابی بکر

۱۵۴۹۶..... اگر کوئی آدمی راہ خدا میں شہید ہو جائے، پھر زندہ کیا جائے، پھر شہید ہو جائے، پھر زندہ کیا جائے اور پھر شہید ہو جائے تب بھی وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ اس کا قرض نہ چکا دیا جائے۔ اور وہاں سونا اور چاندی نہ ہوگا وہاں تو نیکیاں اور بدیاں ہی ہوں گی۔

الکبیر للطبرانی عن محمد بن عبداللہ بن جحش، عبد بن حمید، السنن لسعید بن منصور عن سعد بن ابی وقاص

۱۵۴۹۷..... آدمی پھٹے ہوئے مختلف کپڑوں کے ٹکڑے اکٹھے کر کے اپنا تن ڈھانکے یہ اس بات سے کہیں بہتر ہے کہ ایسا قرض لے جس کو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۴۹۸..... ادھر آ، جبرئیل علیہ السلام نے ابھی مجھ سے بات کی ہے اور فرمایا ہے سوائے قرض کے۔ وہ تجھ سے ضرور لیا جائے گا۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمرو

مقروض کی جان اٹکی رہے گی

فائدہ:...... ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں راہ خدا میں شہید ہو جاؤں تو مجھے کیا اجر ہے؟ ارشاد فرمایا جنت۔ جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جنگ میں گھسنے کے قریب ہوا تو آپ ﷺ نے اس کو بلا کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۴۹۹..... مومن کی جان اٹکی رہتی ہے مرنے کے بعد جب تک کہ اس پر قرض رہے۔

الصحیح لابن حبان، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۰..... مومن کی جان اپنے قرض کے ساتھ معلق رہتی ہے جب تک کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۱..... وہاں بنی فلاں کا ایک آدمی ہے تمہارا ساتھی (مرنے والا) اس کا مقروض تھا اور اب وہ جنت کے دروازے میں جانے سے قرض کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ مسند احمد، الرویانی، مستدرک الحاکم، ابو داؤد، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۲..... کیا تمہارے بیچ کوئی بنی فلاں کا آدمی ہے؟ کیوں کہ تمہارا ساتھی اس کے قرض کی وجہ سے قید میں ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۵۰۳۔۔۔ تمہارا آدمی جنت کے دروازے پر روک لیا گیا ہے کیوں کہ اس پر قرض ہے۔ اگر تم چاہو تو اس کو اللہ کے عذاب کے سپرد ہونے دو اور اگر چاہو تو اس کو آزاد کرا دو۔ ابو داؤد، السنن للبیهقی عن سمرة رضی الله عنه

۱۵۵۰۴۔۔۔ یہاں فلاں خاندان کا کوئی آدمی ہے؟ کیوں کہ تمہارا آدمی جنت میں جانے سے رکا ہوا ہے اپنے اوپر قرض کا بوجھ ہونے کی وجہ سے یا تو تم اللہ کے عذاب سے اس کا فدیہ دے دو ورنہ اس کو عذاب میں مبتلا ہونے کے لئے چھوڑ دو۔ الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی الله عنه

۱۵۵۰۵۔۔۔ اب تو نے اس کی سزا کو اس پر ٹھنڈا کیا ہے۔

ابو داؤد، مسند احمد، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

۱۵۵۰۶۔۔۔ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے منع فرمایا ہے کہ میں کسی مقروض آدمی کی نماز جنازہ پڑھوں نیز ارشاد فرمایا: تمہارا آدمی اپنی قبر میں اپنے قرض کے بدلے گروی رکھا ہوا ہے جب تک کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔ مسند ابی یعلی عن انس رضی الله عنه

۱۵۵۰۷۔۔۔ ایسے آدمی کے اوپر میرا نماز جنازہ پڑھنا کیا نفع دے گا جس کی روح اس کی قبر میں قرض کے بدلے رہن رکھی ہوئی ہے، اور وہ اللہ کے پاس جانے سے رکی ہوئی ہے ہاں اگر کوئی اس کے قرض کا ضامن بن جائے تو میں اس پر نماز پڑھ لوں گا کیوں کہ میری نماز اس کے لئے نفع مند ثابت ہوگی۔ الباوردی عن انس رضی الله عنه

۱۵۵۰۸۔۔۔ تم اپنے آدمی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو یعنی جس پر قرض ہے۔ البخاری، شعب الایمان للبیهقی عن سلمة بن الاکوع

۱۵۵۰۹۔۔۔ تمہارے بندے پر قرضہ ہے لہٰذا اس کی نماز تم پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت یزید

۱۵۵۱۰۔۔۔ عنقریب اولاد پر والدین کا قرضہ ہوگا پس قیامت کے دن والدین اپنی اولاد کے ساتھ چمٹ جائیں گے (اور قرض کا مطالبہ کریں گے) وہ کہے گا میں تو تمہاری اولاد ہوں۔ وہ تمنا کریں گے کاش ہماری اور بھی اولاد ہوتی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی مسعود رضی الله عنهما

۱۵۵۱۱۔۔۔ ہر قرضہ قرض دار کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا مگر جس نے تین باتوں میں قرضہ لیا ہوگا: ایک وہ آدمی جس کی قوت راہ خدا میں کمزور پڑ جائے پس وہ دشمن کے قتال پر قرض لے کر مدد اور قوت حاصل کرے پھر وہ بغیر ادا کئے مر جائے ایک وہ شخص جو اپنی جان پر بے نکاح (رہ کر برائی میں مبتلا) ہونے کا اندیشہ کرے پھر قرض لے کر کسی عورت سے شادی کرے اور پاکدامنی حاصل کرے اور ایک وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان وفات کر جائے اور وہ اس کے کفن دفن کا بندوبست نہ کر سکے مگر قرض کے ساتھ۔ پھر وہ بغیر ادا کئے مر جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف سے ادا کر دے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۵۵۱۲۔۔۔ قیامت کے دن مقروض کو بلایا جائے گا اللہ پاک اس کو فرمائیں گے: کس چیز میں تو نے لوگوں کے اموال ضائع کر دیئے؟ وہ عرض کرے گا: پروردگار! تو جانتا ہے کہ میرے اموال غرق ہو گئے اور جل گئے پروردگار فرمائے گا: میں آج تیری طرف سے قرض ادا کروں گا۔ پس اس کا قرضہ ادا کر دیا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن ابی بکر

۱۵۵۱۳۔۔۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مقروض کو بلائیں گے اور اس کو اپنے سامنے کھڑا کریں گے۔ پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے! کس چیز میں تو نے لوگوں کے اموال ضائع کر دیئے؟ وہ عرض کرے گا: وہ صرف جلنے میں، غرق ہونے میں اور گھانے میں تباہ ہوئے ہیں۔

پس اللہ پاک کوئی چیز منگوائیں گے اور اس کو میزان میں رکھیں گے تو بندہ کا میزان عمل بھاری ہو جائے گا۔

ابن عساکر عن عبدالرحمن بن ابی بکر

۱۵۵۱۴۔۔۔ اللہ پاک قیامت کے دن مقروض کو بلائیں گے اور اس کو اپنے سامنے کھڑا کریں گے پھر پروردگار اس سے دریافت فرمائیں گے: اے ابن آدم! کس طرح تو نے قرض لئے اور کس طرح لوگوں کے حقوق ضائع کر دیئے؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! تو جانتا ہے میں نے قرض لئے تو ان کو کھانے پینے اور پہننے میں ضائع نہیں کیا۔ بلکہ کبھی مال جل گیا، کبھی چوری ہو گیا اور کبھی گھانے کا شکار ہو گیا۔ اللہ عزوجل فرمائیں گے:

اللہ! کیا یہ خصوصیت صرف علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لئے ہے۔

عبد بن حمید، السنن للبیهقی وضعفه عن ابی سعید

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۵۵۲۲ ... اے علی! اللہ تجھے جزائے خیر دے، اللہ تیری گردن آزاد کرے جس طرح تو نے اپنے بھائی کی گلوخلاصی کرائی، کوئی میت ایسی نہیں جو قرض کی حالت میں ہو تو وہ اپنے قرض کے عوض مرہون ہوتا ہے۔ جو اس میت کا قرض ادا کرے گا اس کو آزاد کرے، اللہ پاک قیامت کے دن اس کو (جہنم سے) آزاد کرے گا۔ پوچھا گیا کیا یہ خاص علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لئے ہے۔

السنن للبیهقی وضعفه عن علی رضی اللہ عنه

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، روایت کو امام بیہقی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۵۵۲۳ ... جس نے قرض لیا کسی آدمی پر تو قرض خواہ اسی آدمی سے مطالبہ کرے جس پر قرض لیا گیا ہے اور وہ اپنے ساتھی کا پورا قرض ہی ادا کرے۔

الجامع لعبدالرزاق عن عمر بن عبدالعزیز مرسلاً

۱۵۵۲۴ ... تم سے پہلے ایک آدمی تھا جو لوگوں سے قرض وامانت کا لین دین کرتا تھا اس کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے اس سے ہزار دینار لئے ادائیگی کی تاریخ آئی تو مقروض دینار لے کر آنے لگا راستے میں سمندر میں تلاطم آگیا۔ اس نے ایک لکڑی لی اور اس میں دینار رکھ کر سمندر کے پاس آیا اور دعا کی اے اللہ! فلاں شخص کی میرے پاس امانت ہے۔ جبکہ سمندر میں تلاطم آیا ہے۔ آپ یہ امانت اس کو پہنچا دیجئے، پھر اس نے لکڑی سمندر میں ڈال دی لکڑی سمندری موجوں پر اچھلتی کودتی چل پڑی۔ ادھر قرض خواہ آدمی صبح کی نماز کے لئے نکلا۔ وہ لکڑی آکر اس کے لگتے پر لگی۔ قرض خواہ نے لکڑی اٹھالی۔ پھر اپنے گھر والوں کو بلایا لکڑی لے لو۔ لیکن اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کرنا۔ جب تک میں نماز نہ پڑھ لوں، پھر دیکھا کہ اس میں دینار ہیں اس نے ان کا وزن اپنے پاس لکھ کر رکھ لیا۔

پھر ایک زمانے کے بعد قرض خواہ کی مقروض سے ملاقات ہوئی قرض خواہ نے پوچھا کیا تو فلاں آدمی نہیں ہے؟ اس نے کہا ہاں پوچھا کیا میں نے تجھے قرض نہیں دیا تھا۔ بولا ضرور، پوچھا میرا مال کہاں ہے؟ کہا وزن بتا پھر کہا اللہ جانتا ہے کہ میں نے اتنا وزن مال ادا کردیا ہے۔ قرض خواہ بولا: ہاں بے شک اللہ نے تیرا قرض پہنچا دیا ہے۔ پس ان دونوں میں سے کون زیادہ امانت دار ہوا جس نے امانت اور قرض ادا کردیا اگر چاہتا تو کھا سکتا تھا یا وہ آدمی جس نے تسلیم کرلیا اگر وہ چاہتا تو انکار کرسکتا تھا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۵۵۲۵ ... بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا اس کے پاس جو بھی قرض مانگنے آتا تھا وہ اس کو ضامن لے کر قرض دیتا تھا ایک آدمی اس کے پاس آیا اور چھ سو دینار قرض مانگا اس نے ضامن کا مطالبہ کیا، حاجت مند نے کہا اللہ میرا ضامن ہے۔ قرض خواہ نے کہا میں راضی ہوں چنانچہ اس نے چھ سو دینار قرض دے دیا اور ایک وقت متعین کردیا۔

پھر قرض خواہ سمندر کی طرف نکل گیا، جب متعین دن آگیا تو وہ نکل کر سمندر پر چکر کاٹنے لگا اسی اثناء میں سمندر نے ایک لکڑی کو باہر پھینکا اس نے لکڑی سنبھال لی اور اپنے گھر لے آیا۔ گھر آکر اس کو توڑا تو اس میں پورے دینار تھے ساتھ میں ایک رقعہ تھا کہ میں نے دینار ضامن کے حوالے کردیئے ہیں۔

پھر کچھ عرصہ بعد مقروض آیا اور قرض خواہ سے ملا۔ قرض خواہ نے دیناروں کے بارے میں پوچھا۔ مقروض نے کہا چل میں تجھے ادا کرتا ہوں۔ (مقروض) دینار لے کر آیا تو قرض خواہ نے کہا تیرے ضامن نے مجھے دینار ادا کردیئے ہیں۔

ابن النجار عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

قرض دینے کی فضیلت

۱۵۵۳۵ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں جنت کے دروازے پر گزرا جبرئیل علیہ السلام میرے ساتھ تھے میں نے دیکھا کہ جنت کے دروازے کی بالائی چوکھٹ پر لکھا ہوا ہے: صدقہ دس گنا اور قرض اٹھارہ گنا ثواب رکھتا ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! یہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: صدقہ بسا اوقات مالدار کے ہاتھ لگتا ہے جبکہ قرضدار تیرے پاس صرف محتاج صورت میں آتا ہے اور پھر تو اپنے ہاتھ سے نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے۔ ابن عساکر

کلام: ... روایت میں مسلمۃ بن علی متروک راوی ہے۔

قرض دینے والے کا ادب

۱۵۵۳۶ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنی زمین کا پھل ہدیہ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہدیہ واپس کردیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ نے میرا ہدیہ کیوں واپس کردیا حالانکہ آپ کو پتا ہے کہ میرا پھل مدینہ کا بہترین پھل ہے۔ پس اپنا مال واپس لے لو جس کی وجہ سے میرا ہدیہ واپس ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو دس ہزار درہم قرض دیا تھا۔ الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۵۵۳۷ ابن سیرین رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قرض تھا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے انکو ہدیہ بھیجا تو انہوں نے واپس کردیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کا مال واپس بھیج رہا ہوں مجھے اس کی کسی چیز کی ضرورت نہیں جس کی وجہ سے آپ میرا پھل کھانے سے رک گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول کرلیا اور فرمایا: سود تو اس شخص پر ہے جو یہ چاہے کہ اس کا مال بڑھ جائے خواہ دیر سے ادا ہو۔ الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۵۳۸ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تو کسی کو قرض دے اور وہ تجھے کوئی ہدیہ پیش کرے تو اپنا قرض لے لے اور ہدیہ واپس کردے۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۵۵۳۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب تو کسی آدمی کو قرض دے تو اس سے کوئی پایہ بھی کھانے کے لئے قبول نہ کر اور نہ ہی اس کے جانور پر سواری لے۔ الجامع لعبد الرزاق

قرض میں مہلت

۱۵۵۴۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ان پر چار ہزار درہم قرض تھا۔ جبکہ ان کے مال سے ایک ہزار درہم سالانہ آمدنی تھی۔ قرض خواہوں نے ان کا مال یعنی اراضی وغیرہ فروخت کرکے اپنا قرض پورا کرنے کا ارادہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی تو انہوں نے قرض خواہوں کو فرمان بھیجا۔

پھر فرمایا: کیا تم ہر سال ایک ہزار درہم لے کر چار سالوں میں قرض پورا کرو گے اور مال ان میں برابر تقسیم کرو گے؟ بھائی کے بیٹے سے؟ انہوں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! ہمیں یہ صورت قبول ہے۔ پس انہوں نے اپنا ارادہ ملتوی کردیا اور ہر سال ہزار درہم لینے پر رضامند ہوگئے۔ ابن سعد

۱۵۵۴۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص سے حساب کتاب لیا گیا تو اس کے پاس سے کوئی نیکی برآمد نہ ہوئی کہ (فرشتے) نے اس سے پوچھا کیا تیرے پاس مال تھا؟ وہ بولا: میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے کارندوں سے کہا کرتا تھا: جس کو تم مالدار پاؤ اس سے لے لو اور جس کو تم تنگ

دست پاؤ اس سے درگزر کرو شاید کہ اللہ مجھ سے بھی درگزر کرے پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں زیادہ حقدار ہوں اس بات کا کہ اس سے درگزر کروں۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۵۲۔۔۔ عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا یا ان سے کاروبار کرتا تھا۔ اس کا ایک منشی اور حساب کتاب کرنے والا تھا اس کے پاس تنگ دست اور مہلت مانگنے والے آتے تو وہ اپنے منشی اور کارندوں سے کہتا: انکو مہلت دو تاریخ دو بلکہ ایسے دن تک مہلت دو جس دن اللہ ہم سے بھی درگزر کرے اس نے اس کے علاوہ اور کوئی نیک عمل نہ کیا تھا۔ پس اللہ پاک نے اس کو بخش دیا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۵۳۔۔۔ حضرت حسن سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی تو اس کو ہر روز کے بدلے صدقہ ثواب ہوگا۔

الجامع لعبدالرزاق

قرض لینے والوں کے آداب

۱۵۵۵۴۔۔۔ ورقاء بنت جاب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جب اپنے گھر سے نکلتے تو پہلے امہات المومنین کے پاس سے گزرتے، انکو سلام کرتے، پھر اپنی مجلس میں آتے، پھر واپس ہوتے تو گھر پہنچنے سے قبل پہلے امہات المومنین کو سلام کرتے جاتے آپ رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر گزرتے تو ایک آدمی کو ان کے دروازے پر بیٹھے پاتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: کیا بات ہے میں تجھے یہیں بیٹھا ہوا پاتا ہوں۔ اس آدمی نے عرض کیا: میرا ام المومنین پر حق۔ قرض ہے جس کی وجہ سے میں انکو کہنے آتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر اندر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے ام المومنین! کیا ہر سال چھ ہزار (درہم) میں آپ کے خرچ کا بندوبست ممکن ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، لیکن مجھ پر کچھ حقوق (قرضہ جات) ہیں۔ اور میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں: جس پر قرض ہو جس کی ادائیگی کی فکر میں وہ رہتا ہو تو مسلسل اس کے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک محافظ رہتا ہے۔ لہٰذا میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ میرے ساتھ اللہ کی طرف سے کوئی محافظ رہے۔ الاوسط للطبرانی

۱۵۵۵۵۔۔۔ عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص قرض لے تو تعریف اور شکریے کے ساتھ اسکو واپس کرے۔ ابن عساکر

۱۵۵۵۶۔۔۔ عبداللہ بن ابی ربیعہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ ان سے تیس ہزار (درہم) بطور قرضہ اور کافی ہتھیار بطور عاریت لئے۔ جب آپ ﷺ واپس ہونے لگے تو یہ سب واپس کردیا اور فرمایا: قرض کا بدلہ ادائیگی اور شکریہ ہے۔ ابونعیم

۱۵۵۵۷۔۔۔ ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے ایک جوان نے اونٹ قرضہ لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس صدقے کے اونٹ بھی آگئے۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں قرض خواہ کو ایک جوان اونٹ واپس کردوں۔ میں نے عرض کیا: ایسا اونٹ تو نہیں ہے بلکہ اس سے عمدہ چار سال کا اونٹ موجود ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: وہی واپس کردو بے شک اچھا انسان وہ ہے جو بہترین ادائیگی کرے۔

موطا امام مالک، المصنف لعبدالرزاق ورواہ عبدالرزاق من وجہ آخر بلفظ فلم ىلال ان يقضه

۱۵۵۵۸۔۔۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ سے اپنا ایک اونٹ قرضے کا مانگنے آیا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے اونٹ کی عمر کا ایک اونٹ تلاش کردو۔ صحابہ نے تلاش کیا مگر ویسا اونٹ نہ پایا بلکہ اس سے عمدہ اور بڑی عمر کا موجود پایا۔ اعرابی نے عرض کیا: مجھے اچھی چیز دو اللہ آپ کو اچھا بدلہ دے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو بہترین ادائیگی کرے۔

المصنف لعبدالرزاق

مجھے ایسا فائدہ پہنچایا کہ میں نے اپنا قرضہ ادا کرلیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھ پر بھی قرض تھا جس کو میں ادا نہ کرپاتی تھی۔ پس میں یہ دعا کرتی رہی پھر تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا مال دیا جو صدقہ تھا اور نہ میراث تھی اسی کی بدولت اللہ نے میرا قرضہ چکا دیا اور میں نے اپنے گھر والوں میں بھی اس مال کو تقسیم کیا عبدالرحمن کی بچی کو تین اوقیہ چاندی کا زیور پہنایا اور پھر اچھا مال بچ گیا۔ ابن ابی الدنیا فی الدعا

کلام:...... روایت میں حکم بن عبداللہ الایلی ضعیف راوی ہے۔

۱۵۵۶۳ ــــ ابووائل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے عرض کیا: یا امیرالمومنین! میں اپنا بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز آگیا ہوں آپ میری مدد فرمادیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے تھے اگر تجھ پر صبیر پہاڑ کے برابر دیناروں کا قرض ہو تو بھی اللہ تعالیٰ تیری طرف سے وہ قرض ادا کردے گا۔

مسند احمد، الترمذی حسن غریب، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

قرض کے احکام

۱۵۵۶۴ ــــ عبدالرحمن بن دلاف سے مروی ہے کہ جہینہ کا ایک شخص مہنگے داموں سواریاں خرید کر واپس آنے والے حاجیوں سے آگے نکلتا تھا۔ اس کا معاملہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پیش ہوا تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

امابعد! اے لوگو! بیوقوفوں میں بیوقوف ترین آدمی جہینہ کا یہ آدمی ہے جو اپنے دین اور امانت میں فقط اس بات پر خوش ہے کہ اس کے متعلق کہا جائے کہ وہ حاجیوں سے آگے نکل گیا ہے۔ اس نے اس قدر قرض لیا ہے کہ وہ قرض میں گھر گیا ہے۔ پس جس کا کوئی قرض اس کے ذمہ ہو وہ ہمارے پاس صبح کو آکر لے جائے ہم اس کا مال قرض خواہوں کے درمیان حصوں کے ساتھ تقسیم کریں گے۔ اور آئندہ تم بھی قرض لینے سے بچو۔ بے شک قرض کا اول رنج وغم ہے اور آخر لڑائی (اور دشمنی) ہے۔ موطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، ابو عبید فی الغریب، السنن للبیہقی

۱۵۵۶۵ ــــ ابوالمنہال سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ایک شخص کا مجھ پر قرض ہے، اس نے مجھے کہا: مجھے قرض جلد ادا کردو میں کچھ قرض معاف کردوں گا۔ (تو یہ صحیح ہے؟) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے منع فرمایا اور فرمایا: امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عین کو دین کے بدلہ فروخت کیا جائے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

فائدہ:...... کمی وبیشی کے ساتھ قرض کا معاملہ رفع کرنا جیسے موجود مال جو عین ہے اسکو بعد والے قرض کے عوض لینا دینا ہے، یہی بیع العین بالدین ہے، اس میں وقت کے عوض مال کی کمی بیشی ہے اور یہ جائز ہے، ہاں پہلے قرض ادا کرنا اور مکمل ادا کرنا حسن ادائیگی میں شامل ہے لیکن کمی کرکے ادائیگی کرنا جائز ہے۔

۱۵۵۶۶ ــــ ابوالمنہال عبدالرحمن بن مطعم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کہ ایک آدمی پر میرا حق تھا جس کی ایک مدت متعین تھی میں نے اس کو کہا: تو مجھے میرا حق اس مدت سے قبل جلد ادا کردے میں کچھ حق معاف کردوں گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اس بات سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ہم کو امیرالمومنین نے منع فرمایا ہے کہ عین کو دین کے بدلے فروخت کریں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۶۷ ــــ ابوالبختری عن حشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشۃ وعن ثور بن زید عن خالد بن معدان وعن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے خمیر کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس کو قرض لیا جاسکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ الحاکم فی الکنی

کلام:...... امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابن معین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ابوالبختری کذاب (جھوٹا) راوی ہے۔ نیز دیکھئے لا باطیل ۱۹۶۔

۱۵۵۱۸ ثعلب بن ثعلبۃ العنبری سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا آپ ﷺ مجھے ایک مد کھانا دیتے، میں لیتا اور آکر لوگوں کے ساتھ مل کر کھاتا۔ حتیٰ کہ اس طرح کھانے کی ایک بڑی مقدار ہوگئی۔ پھر میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا آپ نے مجھے فلاں دن اتنا کھانا دیا، فلاں دن اتنا کھانا دیا جو میں نے آج کے دن تک جمع کیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے اتنی ہی قرض لیا اور اسی پیمانے کے ساتھ تول کر دیا جس کے ساتھ پہلے تول کر کے مجھے دیا کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۵۱۹ زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ایسے قرضے جات ہوتے تھے کہ کوئی آزاد آدمی بھی ان کے بدلے فروخت ہو جاتے۔

الجامع لعبدالرزاق

قرض کے بارے میں

۱۵۵۲۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے بنی اسرائیل کے کسی دوسرے آدمی سے ہزار دینار قرض کا سوال کیا۔ اس نے گواہوں کا مطالبہ کیا۔ قرض کے حاجت مند نے کہا: مجھے اللہ بطور گواہ کافی ہے۔ قرض دینے والے نے کفیل (ضامن) کا سوال کیا۔ اس نے کہا میرے لئے اللہ کفیل ہے۔ قرض دینے والے نے اس کی تائید کی اور اس کو قرض دے دیا اور تاریخ رکھ دی۔ قرضدار سمندر کے قریب رہتا تھا وہاں وہ اپنے مسائل حل کرنے لگے۔

پھر تاریخ آنے پر (کشتی وغیرہ) کی تلاش میں آیا تاکہ جا کر قرض واپس کرے لیکن اس کو کوئی سواری نہ ملی۔ آخر کار اس نے ایک لکڑی لی اس میں سوراخ کیا اور سوراخ میں ہزار دینار رکھے اور قرض خواہ کے نام ایک رقعہ لکھ کر رکھ دیا پھر سوراخ بند کر کے سمندر پر آیا اور دعا کی اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں آدمی سے ہزار دینار قرض لئے تھے۔ اس نے مجھ سے کفیل کا سوال کیا تھا تو میں نے کہا اللہ کفیل کافی ہے۔ وہ آپ کے کفیل ہونے پر راضی ہو گیا۔ اس نے مجھ سے گواہ مانگے تو میں نے کہا: کفی باللہ شہیداً تو وہ آپ کے گواہ ہونے پر بھی راضی ہوا۔

اب میں نے پوری کوشش کر لی ہے مگر کوئی سواری نہ ملی تاکہ اس کو اس کا قرض لوٹا دوں، اب میں آپ کو یہ دینار سونپ رہا ہوں کہ اس تک پہنچانے پر ضامن بنا رہا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی حتیٰ کہ لکڑی سمندر میں چلی گئی۔ پھر آدمی واپس لوٹا اور سواری کی تلاش میں رہا تاکہ قرض خواہ تک پہنچ سکے۔

ادھر قرض خواہ سواری کی انتظار میں باہر نکلا کہ شاید اس کا مال واپس آئے۔ وہاں اس کو ایک لکڑی ملی جس میں اس کا مال تھا وہ لکڑی لے کر جلانے کے لئے گھر والوں کے پاس آیا۔ جب لکڑی کو پھاڑا تو اس میں سے مال اور رقعہ نکلا۔ پھر وہ شخص بھی آگیا جس کو قرض دیا تھا، وہ دوسرے ہزار دینار لے کر آیا اور بولا میں مسلسل سواری کی تلاش میں تھا کہ آکر تیرا مال ادا کروں لیکن اس سواری سے پہلے مجھے کوئی سواری نہیں ملی۔ قرض خواہ نے پوچھا کیا تم نے مجھے کوئی چیز بھیجی تھی؟ اس نے کہا میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے اس سواری سے پہلے کوئی سواری نہیں پائی جس میں میں آتا۔ قرض خواہ نے کہا اللہ نے مجھے وہ مال پہنچا دیا ہے جو تم نے لکڑی میں رکھ کر بھیجا تھا۔ تو وہ ہزار دینار لے کر واپس خیریت کے ساتھ آگیا۔

مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

بیع سلم

۱۵۵۲۱ ابوالبختری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کھجوروں کے اندر بیع سلم کے بارے میں سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (درختوں پر) پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک کہ وہ پکنے کو نہ ہو جائیں اور چاندی کی سونے کے بدلے ایک طرف ادھار اور ایک طرف نقد کے عوض فروخت سے منع فرمایا ہے۔ البخاری

۱۵۵۲۲ ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما بیع سلم میں

۱۵۵۹۹ اگر چاہو (وحشی) کی ران میں نیزہ مار دے تو یہ بھی کافی ہے۔ ابو داؤد، ابن ماجہ، الترمذی، النسائی عن والد ابی العشراء

۱۵۶۰۰ جب پالتو جانور وحشی ہو جائے اور وحشی کی طرح اپنے قریب نہ پھٹکنے دے تو اس کو حلال کرنے کے لئے بھی وہی کافی ہے جو وحشی جانور کے لئے کافی ہے۔ السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۶۲۔

۱۵۶۰۱ یہ اونٹ بھی بدک جاتے ہیں وحشیوں کی طرح پس جب یہ تم پر غالب آجائیں تو اسی طرح کرو (یعنی نیزہ گردن میں اور پہلو میں مار کر اس کو گرا لو)۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن رافع بن خدیج

۱۵۶۰۲ جس پر خون بہا دیا جائے اور اس پر اللہ کا نام لے لیا جائے اس کو کھاؤ۔ دانت اور ناخن سے نہ (ذبح کا کام) لو اور میں ان کے متعلق بتاتا ہوں (دانت تو ہڈی ہے اور ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے)۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن رافع بن خدیج

۱۵۶۰۳ ماں کو ذبح کرنے سے (پیٹ کا بچہ) بھی ذبح ہو جاتا ہے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ، مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، السنن للدارقطنی، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، مستدرک الحاکم عن ابی ایوب وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہما وعن کعب بن مالک

۱۵۶۰۴ جنین (پیٹ کا بچہ) جب شعور (زندگی) پالے تو اس کا ذبح اس کی ماں کے ذبح کرنے سے از خود ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی وہ ذبح کر لیا جائے تاکہ اس کا خون بھی بہہ جائے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ... ضعیف الجامع ۲۶۲۳۔

۱۵۶۰۵ اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کا گوشت کھا سکتے ہو۔ السنن للدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہما

کلام: ... ضعیف الجامع ۲۱۹۱۔

۱۵۶۰۶ ہر وہ جانور جس کا خون بہنے والا نہیں (مچھلی وغیرہ) اس کی ذکوۃ (ذبح کرنے کی ضرورت) نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۴۲۲۷۔

۱۵۶۰۷ ہر وہ حلال جانور جس کی (گردن کی) رگیں کٹ جائیں اسے تم کھا سکتے ہو جب تک کہ دانت یا ناخن سے نکالی نہ گئی ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہما

۱۵۶۰۸ کیا تم چاہتے ہو کہ اس کو دو موتیں دو، تم نے اس کو کروٹ پر لٹانے سے قبل چھری کو اچھی طرح تیز کیوں نہیں کر لیا۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۶۰۹ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان فرض کیا ہے جب تم کسی کو قتل کرو تو قتل بھی اچھی طرح (یعنی تیز ہتھیار سے) کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری کو خوب دھار دے لو کہ ذبیحہ جانور جلدی آرام پالے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن شداد بن اوس

۱۵۶۱۰ جب تم میں سے کوئی جانور کو ذبح کرے تو اس کو اچھی طرح تمام کرے۔ الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۴۱۹۔

۱۵۶۱۱ جب تم ذبح کرنے لگو تو تکبیر کہہ کر ذبح کرو۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۶۱۲ اسم اللہ ہر مسلمان کے لئے کافی ہے، اگر ذبح کے وقت بھول جائے تو کوئی حرج نہیں۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:... نبی اکرم ﷺ سے نصاریٰ کے ذبیحوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۶۲۷ گلے کی رگیں تو کاٹ جوا جائے ورنہ یہ شیطان کا ذبیحہ ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وابن عباس رضی اللہ عنہما معاً

۱۵۶۲۸ کیا اس سے پہلے یہ کام نہ کر لیا گیا تیز الہ اور اس کو دو موتیں مارنے کا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

فائدہ:... رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس نے بکرے کے شانے پر پاؤں رکھا ہوا تھا اور چھری تیز کر رہا تھا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

دوسرا باب...... ذبح کرنے کے ممنوعات کے بیان میں

۱۵۶۲۹ دو چیزیں ان میں اللہ کا نام بھول جائے تو وہ پھر بھی خالص اللہ کے لئے ہیں: ذبیحہ اور چھینک۔

مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۳۶ المعیر ۹۱۔

۱۵۶۳۰ ہر وہ عضو جو زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۵۶۳۱ جو عضو کسی زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے وہ عضو مردار ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی واقد، ابن ماجہ مستدرک الحاکم عن ابن عمر، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، الکبیر للطبرانی عن تمیم

کلام:... ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۴۳۔

۱۵۶۳۲ حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ذبیحہ کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کو کاٹا جائے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:... ضعیف الجامع ۶۰۲۹۔

۱۵۶۳۳ حضور ﷺ نے عرب نصاریٰ کے ذبیحہ (کو کھانے) سے منع فرمایا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۶۰۷۶، الضعیفۃ ۲۳۵۱۔

۱۵۶۳۴ حضور اقدس ﷺ نے مجوس کے ذبیحہ اور ان کے کتے اور پرندے کا شکار بھی منع فرمایا ہے۔ السنن للدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:... ضعیف الجامع ۶۰۹۹، الضعیفۃ ۲۳۵۲۔

فائدہ:... مجوسی چونکہ آتش پرست ہوتے ہیں وہ ذبح کے وقت اللہ کا نام نہیں لیتے اور نہ کتا یا پرندہ شکار کے لئے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیتے ہیں۔

۱۵۶۳۵ حضور ﷺ نے شیطان کے گھونٹنے سے منع فرمایا ہے۔

ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:... یعنی جس جانور کا گلا کاٹتے وقت رگیں نہ نکالی جائیں پھر کھال اور گوشت کاٹ کر چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

کلام:... ضعیف الجامع ۶۰۶۸۔

۱۵۶۳۶ حضور ﷺ نے جنوں کے ذبیحوں سے منع فرمایا ہے۔ السنن للبیہقی عن الزہری مرسلاً

کلام:... روایت موضوع یا ضعیف ہے ترتیب الموضوعات ۷۷۷، التنزیہ ۲۳۸/۲۔

کتاب الذبح...... قسم الافعال

ذبح کرنے کے آداب اور احکام

۱۵۷۳۷ ... عفیف بن الحارث سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک عامل (گورنر) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہماری طرف کچھ لوگ ہیں جن کو سامرہ کہا جاتا ہے وہ تورات پڑھتے ہیں اور ہفتہ کا دن مقدس مانتے ہیں لیکن دوبارہ مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان نہیں رکھتے۔ لہٰذا امیر المؤمنین ان کے ذبیحوں سے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب میں لکھا:
یہ اہل کتاب کا ایک گروہ ہے ان کے ذبیحوں کا وہی حکم ہے جو اہل کتاب کے ذبیحوں کا ہے یعنی ان کا ذبیحہ بھی حلال ہے۔
المصنف لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۵۷۳۸ ... شعبی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ذبیحہ کو قبلہ رو کر رہے ہیں۔ ابن سعد

۱۵۷۳۹ ... خالد بن کثیر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اپنے ذبیحہ کو قبلہ رو کرتے تو یہ پڑھتے:

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین. ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریک له وبذالک امرت وانا من المسلمین، اللهم منک ولک بسم الله والله اکبر

میں نے اپنا رخ یکسو ہو کر اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز میری عبادت، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ سب کچھ تجھ سے ہے اور تیرے لئے ہے میں اس پر اللہ کا نام لیتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ ابو مسلم الکاتب فی مشیخته

۱۵۷۴۰ ... حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس سے ایک سمندری جانور (مچھلی) لے گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سمندر والوں کے لئے بہترین سالن ہے پھر ایک آدمی پاس آیا تو اس کو ذبح کیا جاتے ہوا اس کو تم کیسے کھاؤ گے؟ بسم اللہ پڑھو اور کاٹ لو اور بھر (یا...) کھاؤ۔ [illegible] فی حدیثه

۱۵۷۴۱ ... ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک لکڑی کی کیل کے ساتھ اونٹنی ذبح کی پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک لکڑی کی کیل کے ساتھ ذبح کی ہے فرمایا کھا سکتے ہو۔ الکبیر للطبرانی

فائدہ: ... کیل کی تیز نوک کو گلے پر پھیرا جائے اس طرح کہ اس کی رگیں کٹ جائیں تو وہ ذبیحہ حلال ہے۔ جبکہ ٹھوک چبھانے سے ذبیحہ درست نہیں۔

۱۵۷۴۲ ... شعبی رحمہ اللہ ابن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن صفوان دو خرگوش شکار کئے ہوئے تھے جن کو بعد میں چھری سے ذبح کیا گیا تو وہ لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرے آپ ﷺ نے انہیں کھانے کا حکم دیا۔ ابن جریر

۱۵۷۴۳ ... سے مروی ہے زید کے دونوں بیٹے، رفاعہ اور محمد اور ساعد کے دو بیٹے حیان اور انیف بارہ آدمیوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (بطور وفد) آئے ہم نے انیف سے پوچھا تم کو نبی ﷺ نے کس چیز کا حکم دیا ہے؟ اس نے کہا: آپ نے ہمیں ذبح کا طریقہ سکھایا اور فرمایا پہلے ہم بکری کو بائیں کروٹ پر لٹائیں قبلہ رو کریں۔ وہ قبلہ رو ہو کر ذبح کریں وہاں اس کا خون بہائیں پھر اس کو کھائیں اور اللہ

اس کو حلال سمجھتے ہیں۔

۱۵۷۰۴ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کو بنت حمزہ سے شادی کے لئے مشورہ دیا اور ان کے حسن و جمال کا تذکرہ فرمایا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ رضاعی بھائی کی بیٹی اور تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام کردیتے ہیں جو نسب سے حرام فرماتے ہیں۔

۱۵۷۰۵ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا دو سال پر دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت نہیں رہتی رضاعت صرف وہ ہے جو دو سال میں ہو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۷۰۶ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس نے دو عورتوں سے شادی کی ایک عورت نے ایک لڑکی کو دودھ پلایا اور دوسری عورت نے ایک لڑکے کو دودھ پلادیا تو کیا یہ دونوں لڑکا لڑکی آپس میں شادی کرسکتے ہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہیں کیونکہ دودھ ایک آدمی کی وجہ سے اترا ہے لہٰذا یہ لڑکی لڑکے کے لئے حلال نہیں۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۷۰۷ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ رضاعت میں کتنے گواہ کافی ہیں؟ ارشاد فرمایا: ایک آدمی اور ایک عورت۔ المصنف لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

کلام: ... روایت میں ابن سلمانی ضعیف راوی ہے۔

۱۵۷۰۸ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رضاعت وہ ہے جو بچپن میں ہو بڑے پن میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

موطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق

۱۵۷۰۹ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کو ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے خبر ملی کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رضاعت کے متعلق یہ مسئلہ نقل کرتے ہیں کہ سات مرتبہ دودھ پلانے سے کم میں حرمت رضاعت پیدا نہیں ہوتی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ پاک عائشہ سے بہتر ہے اللہ پاک فرماتے ہیں:

واخواتکم من الرضاعة

اور تمہاری بہنیں رضاعت سے۔

ایک رضاعت اور دو رضاعت کا ذکر نہیں فرمایا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۷۱۰ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی نے کہا کہ حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ ایک دو چسکی حرمت رضاعت پیدا نہیں کرتی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کا فیصلہ ان کے فیصلے سے بہتر ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۷۱۱ ... ابوعطیہ الوادعی سے مروی ہے ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: کہ میری بیوی کے پستانوں میں دودھ بھر گیا تھا میں چوس چوس کر تھوکتا رہتا تھا پھر میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے اس کی بابت دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: وہ تجھ پر حرام ہوگئی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ تھاما اور ارشاد فرمایا: کیا تو اس کو دودھ پیتا بچہ سمجھ رہا ہے؟ رضاعت تو وہ ہوتی ہے جو گوشت اور خون پیدا کرنے کا سبب بنے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلی تو انہوں نے فرمایا: جب تک یہ بڑا عالم تمہارے درمیان موجود ہے مجھ سے کچھ مت پوچھو۔ سوال نہ کیا کرو اللہ کی قسم جب تک یہ زندہ ہیں میں کبھی تم کو فتویٰ نہیں دوں گا۔

۱۵۷۱۲ ... عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے ام یحییٰ بنت ابی اہاب سے نکاح کیا ایک سیاہ فام باندی آئی اور بولی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور یہ بات ذکر کی اور عرض کیا کہ وہ جھوٹی ہے آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا میں نے دوبارہ آپ کے سامنے آکر عرض کیا یا رسول اللہ وہ جھوٹی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی بات کو کیا کرو گے لہٰذا اس عورت کو چھوڑ دو۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۵۷۱۳ ...... حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے میں نے بنت ابی اہاب تمیمی سے شادی کی جب شادی کی (رات کی) صبح ہوئی تو اہل مکہ کی ایک باندی آئی اور بولی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں سوار ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ آیا اور ساری بات ذکر کی اور عرض کیا کہ میں نے لڑکی کے گھر والوں سے اس بارے میں پوچھا تھا انہوں نے بھی اس بات کا انکار کیا ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اب کیسے، جو ممکن ہے جبکہ تو لڑکی بات کہہ دی گئی ہے یوں آپ نے (عقبہ رضی اللہ عنہ) کو اس عورت کے ساتھ رہنے سے منع فرمایا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس کو جدا کر دیا اور دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔ الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۷۱۴ ...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فیقہ حرمت پیدا نہیں کرتا۔ پوچھا گیا: فیقہ کیا ہے؟ جواب دیا عورت بچہ جنتی ہے پھر اس کے پستان میں دودھ جمع ہو جاتا ہے اور دوسری کوئی بچی بھی ایک دو مرتبہ دودھ پی لیتی ہے۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۷۱۵ ...... ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دو مرتبہ دودھ پلانا رضاعت ثابت نہیں کرتا۔ ابن جریر

۱۵۷۱۶ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حرمت صرف وہ رضاعت پیدا کرتی ہے جو آنتوں کو کھول دے۔

المصنف لعبد الرزاق

۱۵۷۱۷ ...... زبراء سے مروی ہے وہ ایک غلام کے نکاح میں تھی، پھر وہ آزاد ہو گئی حضور ﷺ کی بیوی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے زبراء کو فرمایا: اب تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے (کہ تو غلام) کے نکاح میں رہنا چاہے یا نہیں حتیٰ کہ تیرا شوہر تجھے (تیری رضا سے) روک لے اگر اس نے تجھے روک لیا تو پھر تجھے کوئی اختیار نہ رہے گا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۷۱۸ ...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی بیوی حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ایک کو اپنی بہن فاطمہ بنت عمر کے پاس بھیجا اور کہا کہ اس کو دس مرتبہ دودھ پلا دو۔ اس نے حکم کی تعمیل کر دی، پھر وہ بچہ بڑا ہونے کے بعد بھی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتا جاتا رہتا تھا۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۷۱۹ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابی القعیس کا بھائی ان کے پاس آیا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی اس نے کہا میں عائشہ کا چچا ہوں۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو اندر کی اجازت نہ دی پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو عائشہ نے آپ کو ساری بات ذکر کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تو نے اپنے چچا کو اجازت کیوں نہیں دی؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا آدمی نے تو دودھ نہیں پلایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو اجازت دیدے کیوں کہ وہ تیرا چچا ہے، تیرے ہاتھ میں مٹی پڑے۔

ابوالقعیس اس عورت کا شوہر تھا جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۷۲۰ ...... ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! آپ بنت حمزہ کو پیغام نکاح کیوں نہیں بھجوا دیتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ ابن عساکر

۱۵۷۲۱ ...... ام الفضل سے مروی ہے ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی پھر اس آدمی نے ایک عورت سے شادی کر لی پہلی عورت کا خیال تھا کہ اس نے اس دوسری عورت کو دودھ پلایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک دو مرتبہ پستان منہ میں دینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

مصنف لعبد الرزاق

۱۵۷۲۲ ...... ام الفضل سے مروی ہے ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ اپنے کمرے میں تھے اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ایک بیوی تھی پھر میں نے ایک دوسری عورت سے بھی شادی کی میری پہلی بیوی کا خیال ہے کہ اس نے میری نئی بیوی کو دودھ پلایا تھا ایک یا دو مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دو (املاجہ) یعنی دودھ پلانے سے حرمت رضاعت پیدا نہیں ہوتی۔ ابن جریر

۱۵۷۲۳ ...... ام الفضل سے مروی ہے بنی عامر بن صعصعہ کے ایک آدمی نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا ایک مرتبہ دودھ پلانے سے حرمت پیدا ہو جاتی ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں۔ ابن جریر

دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے

۴۵۷۲۳۔۔۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری بہن میں کوئی دلچسپی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اس کا کیا کروں گا؟ عرض کیا: آپ ان سے شادی کرلیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تو اس کو پسند کرتی ہے؟ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی ہاں، کیوں کہ میں تنہا تو ہوں نہیں (آپ کی کئی بیویاں اور بھی موجود ہیں) لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ جو خیر کے اندر میری شریک ہو وہ میری بہن کیوں نہ ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مجھے خبر ملی ہے کہ آپ بنت ابی سلمہ کو پیغام نکاح دینا چاہتے ہیں (تو پھر بھی میری بہن سے شادی کیوں نہیں فرمالیتے) حضور ﷺ نے فرمایا: وہ اگر میری پرورش میں نہ رہی ہوتی (کیونکہ اس کی ماں ام سلمہ میرے عقد میں ہے) لہٰذا میں اس کو بھی پیغام نکاح نہیں دے سکتا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ نیز مجھے اور اس کے باپ کو بنی ہاشم کی ایک ثویبہ نامی باندی نے دودھ پلایا ہے۔ لہٰذا آئندہ اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو مجھ پر اس مقصد کے لئے قطعاً پیش نہ کرنا۔ ابن جریر

۴۵۷۲۵۔۔۔ عروۃ زینب بنت ابی سلمہ سے اور وہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کیا: کیا آپ کو میری بہن بنت ابی سفیان میں کوئی رغبت ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں کیا کروں گا؟ میں نے عرض کیا: آپ اس سے نکاح کرلیں فرمایا: وہ تو تمہاری بہن ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں فرمایا: کیا تو اس بات کو پسند کرتی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ کو پیغام نکاح دینا چاہتے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میرے زیر پرورش نہ رہی ہوتی تب بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی کیوں کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ باندی نے دودھ پلایا تھا۔ لہٰذا مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو کبھی پیش نہ کیا کرو۔ (درہ بنت ابی سلمہ آپ ﷺ کی بیوی ام سلمہ کی بیٹی تھی)۔

حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ثویبہ ابولہب کی باندی تھی۔ ابولہب نے اس کو آزاد کردیا تھا اس نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔

ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے کسی گھر والے نے اس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: تیرے ساتھ کیا پیش آیا؟ ابولہب بولا: میں نے تمہارے بعد کوئی راحت نہیں پائی صرف اس ثویبہ کو آزاد کرنے کے عوض مجھے چلو بھر پانی پلا دیا گیا ساتھ میں اس نے ہاتھ کے ساتھ چلو کا اشارہ کیا۔

المصنف لعبد الرزاق، ابن جریر

۴۵۷۲۶۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ابو حذیفہ کے غلام سالم ہمارے ساتھ گھر میں رہتے ہیں وہ آدمیوں کی عمر کو پہنچ گئے ہیں اور وہ سب کچھ جاننے لگے ہیں جو عام آدمی جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو دودھ پلادے پھر اس پر حرام ہوجائے گی۔ المصنف لعبد الرزاق

فائدہ:۔۔۔ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضور ﷺ کی بعض بیویاں فرماتی ہیں: ہمیں اس حکم کی وجہ نہیں معلوم شاید کہ یہ صرف سالم کے لئے خصوصیت ہوا۔ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی موت تک یہی فتویٰ دیتی رہی تھیں کہ دودھ چھڑانے کے بعد حرمت رضاعت ثابت ہوجاتی ہے۔

۴۵۷۲۷۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! سالم (میرے شوہر) ابوحذیفہ کا غلام ہے جبکہ وہ اس کا بیٹا کہلاتا ہے حالانکہ اللہ کا حکم ہے **ادعوهم لآبائهم**

(ترجمہ) ان کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو۔

اور وہ میرے پاس آتے جاتے ہیں جبکہ میں اکثر کام کاج کے کپڑوں میں ہوتی ہوں اور ہمارا گھر بھی چھوٹا اور تنگ ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: تو سالم کو دودھ پلادے پھر تو اس پر حرام ہوجائے گی۔ الجامع لعبد الرزاق

بچہ پیدا ہوا کہ مطلقاً تحریم نازل ہوگئی اور ایک مرتبہ سے بھی حرمت ثابت ہونے لگی۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۷۳۵ عکرمہ رحمۃ اللہ سے مروی ہے حمزہ رضی اللہ عنہ کی دختر حضور ﷺ پر پیش کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۷۳۶ قتادہ رحمۃ اللہ سے مروی ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل (گورنر) کو لکھا: رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوجاتے ہیں۔ ابن جریر

۱۵۷۳۷ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ایک آدمی اور اس کی بیوی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے ان کے علاوہ ایک اور عورت آئی اور اس نے کہا میں نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات قبول کرنے سے انکار فرمادیا اور شوہر کو فرمایا: تمہاری بیوی اپنے پاس رکھو۔ السنن للبیہقی رواہ مرسلا

کتاب الرہن ...... قسم الاقوال

۱۵۷۳۸ رہن مرکوب اور محلوب ہے۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... کسی نے قرض لے کر ضمانت کے طور پر کوئی جانور یا سواری رہن (گروی) رکھوائی تو قرض دینے والے کے لئے اس سواری سے فائدہ اٹھانا جائز ہے اس پر سوار ہونا اور اس کا دودھ پینا اور اس طرح کے امور سے جائز منافع کا حصول درست ہے۔

۱۵۷۳۹ رہن پر اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ سواری کی جائے اور دودھ والے جانور کا دودھ پیا جائے جب تک وہ مرہون (گروی) ہو۔

البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۴۰ ... سواری پر خرچ اٹھانے کے ساتھ ساتھ سواری کی جائے گی جب تک وہ مرہون ہے۔ اور دودھ والے جانور کا دودھ نوش کیا جائے گا جب تک وہ مرہون ہے اور جو بھی سوار ہوگا اور دودھ پئے گا اس کا خرچ بھی اٹھائے۔ البخاری، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۴۱ روایت ضعیف ہے: ضعیف ابن ماجہ ۵۳۰ و ضعیف الجامع ۳۵۷۷۔

۱۵۷۴۲ رہن والے دودھ کے جانور کا دودھ پیا جائے اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ جب تک کہ وہ مرہون ہے۔ سواری پر سواری کی جائے اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ جب تک کہ وہ مرہون ہے۔ اور جو سوار ہو اور دودھ پئے اس پر اس کا نفقہ ہے۔

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، قال ابو داؤد وھو عندنا صحیح

۱۵۷۴۳ رہن جتنا بھی ہو رہن ہے۔ الرھن بما فیہ (یعنی اگر زیادتی کے بغیر ضائع ہوجائے) تو قرض کے مساوی حق اترنے کے علاوہ باقی رہن بھی ناقابل واپسی ہوگا کیونکہ وہ مرتہن کے پاس امانت تھی۔

ابو داؤد فی مراسیلہ عن عطاء مرسلا، الکامل عن ابن عدی، الدار قطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت سنداً ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۶۳ و تعلیقات الدار قطنی ۱۵۷۰۸۔

الاکمال

۱۵۷۴۴ جس نے اپنے کسی قرض کے بدلے کوئی زمین رہن رکھوائی تو زمین کی فصل اور پھل سے اس قرض کو ادا کیا جائے گا اس پر آنے والے خرچ و نقصان کے بعد اس سے اس کا قرض چکایا جائے گا۔ جس کے قرض میں یہ زمین گروی ہے لیکن جس کے پاس یہ زمین گروی رکھی ہے اس کے لئے زمین کی فصل اور پھل پر آنے والی لاگت پہلے عدل کے ساتھ منہا کی جائے گی۔ الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت میں کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۶۱۔

۱۵۷۲۵ رہن کو روکا نہیں جائے گا، رہن اسی کا ہوگا جس نے وہ رہن رکھوایا ہے اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور اس کا نقصان بھی اسی پر عائد ہوگا۔

الشافعی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ، الجامع لعبدالرزاق عن ابن المسیب رحمہ اللہ

۱۵۷۲۶ دودھ والے جانور کا دودھ نکالا جائے اور اس کا خرچ اٹھایا جائے جب تک کہ وہ مرہون ہے اور سواری کے جانور پر سواری کی جائے اور اس کا خرچ اٹھایا جائے جب تک وہ مرہون ہے اور جو شخص سواری کرے اور دودھ نکالے اسی پر اس کا خرچ ہے۔

ابوداؤد عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ

کتاب الرہن...... قسم الافعال

۱۵۷۲۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے متعلق مروی ہے جس نے کوئی چیز رہن رکھی تھی پھر وہ ضائع ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر قرض سے زیادہ رہن تھا تو زیادتی کے ساتھ مرتہن (جس کے پاس رہن ہے) کا امین ہے اور اگر رہن قرض سے کم تھا رہن کو قرض سے منہا کرکے بقیہ قرض پورا کیا جائے گا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی السنن

دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونا مشہور نہیں ہے۔

۱۵۷۲۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا اگر رہن زیادہ ہو اور اس کو کوئی آفت کھا جائے تو رہن اپنی زیادتی کے ساتھ چلا گیا۔ زیادتی مرتہن کو لوٹانے کی ضرورت نہیں اور اگر رہن پر کوئی مصیبت نہ آئی تو قرض کے بعد کی زیادتی واپس لوٹائی جائے گی۔

السنن للبیہقی

۱۵۷۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رہن قرض سے زیادہ ہو یا قرض رہن سے زیادہ ہو تو پھر رہن ہلاک ہو جائے تو زیادتی کو ایک دوسرے سے لے لیا جائے گا۔ السنن للبیہقی

۱۵۷۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رہن میں کمی بیشی ہو تو برابر کیا جائے گا۔ السنن للبیہقی

۱۵۷۳۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا جب رہن کم ہو تو رہن رکھوانے والا کمی کو پورا کرے اور اگر رہن زیادہ ہو (اور) ہلاک ہو جائے (تو زیادتی کا) تاوان واجب ہے۔ السنن للبیہقی، وقال وضعفہ الشافعی وقال ان الروایۃ عن علی بان یترادان الفضل اصح عنہ

کلام: یہ روایت اور روایت نمبر ۱۵۷۲۹، ۱۵۷۳۰ محل کلام ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کے بجائے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ زیادتی دونوں طرف سے واپس کی جائے گی والی روایت زیادہ صحیح ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا روایت ضعیف ہے۔ اس بات کی تائید پہلی روایت میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۷۳۲ نوٹ: عبدالمؤمن بن خلف نسفی کہتے ہیں میں نے ابو صالح بن محمد سے سوال کیا کہ اسماعیل بن امیہ القرشی ہاشم بن زیاد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں حمید الطویل نے روایت بیان کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ الرھن بما فیہ.

رہن کی زیادتی (ہلاکت کی صورت میں) کا تاوان واجب ہے۔ تو ابو صالح نے فرمایا: یہ روایت باطل اور سراسر جھوٹ ہے۔ راوی ہشام بن زیاد ضعیف ہے۔ عبدالمؤمن کہتے ہیں: پھر میں نے اس روایت کے ایک اور راوی اسماعیل کے بارے میں ابو علی سے دریافت کیا تو ابو علی نے فرمایا یہ غیر معروف راوی ہے۔ الخطیب فی المتفق

نیز فرمایا: یہ اسماعیل اہل بصرہ میں سے ہے جو منکر روایات نقل کرتا ہے اور اس کو اسماعیل بن امیہ بھی کہا جاتا ہے۔ نیز دیکھئے میزان الاعتدال ۲۲۲۔

۱۵۷۳۳ ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ ایک آدمی نے میرے

اور خدا کے آگے دعا اور آہ وزاری کرے۔ ابو داؤد فی مراسیلہ عن الحسن مرسلاً

کلام: ... روایت محل کلام ہے الاتقان ۸۱۶۔

۱۵۷۶۱ جب تو نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی تو تو نے مال کے بارے میں اپنے اوپر عائد ہونے والے فریضے کو ادا کر دیا۔

ابو داؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف ابن ماجہ ۳۹۹، ضعیف ترمذی ۹۲۔

۱۵۷۶۲ جب تو نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی تو تو نے درحقیقت اپنے سے اس کے شر کو ختم کر دیا۔

ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ وقال صحیح علی شرط مسلم واقرہ الذہبی

۱۵۷۶۳ صدقہ مال کو بڑھاتا ہی ہے۔ الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۷۶۴ ہر وہ مال جس کی تو زکوۃ ادا کرے وہ کنز (خزانہ) نہیں ہے (جس کی مذمت آتی ہے) خواہ وہ زمین کے نیچے مدفون ہو۔ اور ہر وہ مال جس کی زکوۃ ادا نہ کی جائے وہ کنز (خزانہ) ہے خواہ وہ ظاہر ہو۔ السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ضعیف الجامع ۴۳۳۲۔

۱۵۷۶۵ جو مال زکوۃ کے نصاب کو پہنچ جائے پھر اس کی زکوۃ ادا کر دی جائے تو وہ مال کنز (خزانہ) نہیں ہے جس کے بارے میں آیا ہے:

الذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل اللہ فبشرهم بعذاب الیم.

جو لوگ سونا چاندی کا کنز (خزانہ) کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

۱۵۷۶۶ جس نے اپنی زکوۃ ادا کی اس نے اپنا حق ادا کیا جو اس پر لازم تھا اور جس نے زیادہ دیا وہ افضل ہے۔

السنن للبیہقی عن الحسن مرسلاً

۱۵۷۶۷ صدقہ مال کو کم نہیں کرتا، اللہ پاک کسی بندے کو اس کے معاف کرنے کی وجہ سے صرف عزت ہی میں بڑھاتا ہے اور کوئی اللہ کے لیے تواضع (عاجزی) اختیار نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو بلندی عطا کرتا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۶۸ اپنے صدقات نکالو بے شک اللہ نے تمہیں جبہ، کسعہ اور نخہ سے راحت دے دی ہے۔

ابو عبید فی الغریب، السنن للبیہقی عن حارثۃ الخلنجی

فائدہ: ... جبہ، کسعہ اور نخہ کا مطلب ہے اللہ پاک نے گھوڑے، گدھے اور غلام میں زکوۃ معاف کر دی۔

کلام: ... الضعیفۃ ۳۰۲۰۔

۱۵۷۶۹ فرض زکوۃ ادا کر، بے شک یہ پاکیزگی ہے جس کے ساتھ تو اپنے آپ کو پاکیزہ کرے گا اور صلہ رحمی کر، سائل، پڑوسی اور مسکین کا حق پہچان۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۰۵۔

۱۵۷۷۰ اطمینان اور وقار کے ساتھ چلو حتیٰ کہ ان کے درمیان جا اترو، پھر ان کو اسلام کی طرف بلاؤ اور ان کو خبر دو جو ان پر ان کے مال میں اللہ کا واجب حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ پاک تیری بدولت ایک آدمی کو ہدایت بخش دے تو یہ تیرے حق میں سرخ اونٹوں سے کہیں بہتر ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن سہل بن سعد

۱۵۷۷۱ ... اے سبا (والوں) کے بھائی! صدقہ (زکوۃ) کے بغیر چارہ کار نہیں۔ ابو داؤد عن ابیض بن حمال

کلام: ... ضعیف الجامع ۶۳۷۲۔

۱۵۷۷۲ تم ایک کتابی قوم کے پاس جا رہے ہو، پس سب سے پہلے انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا چاہیے۔ جب وہ اللہ کا حق جان لیں

۱۵۷۸۳..... چالیس مویشی بہترین مال ہے۔ کنز (خزانہ) ساٹھ مویشیوں کا ہے، دو سو مویشیوں کے مالک کے لیے ہلاکت ہے سوائے اس شخص کے جو تنگی و آسانی میں اس کا حق ادا کرے، ان کو سواری کے لیے دے، نر کو جفتی کے لیے چھوڑے، دودھ والے جانور کو دودھ پینے کے لیے دے، موٹے تازے کو اللہ کی راہ میں قربان کرے اور چپ رہنے والے اور مانگنے والے دونوں کو ان میں سے کھلائے پلائے۔ بے شک تیرے مال میں سے تیرا حق تو صرف وہ ہے جو تو نے کھالیا، پھر بوسیدہ کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا دے کر چھوڑ دیا اور جو بچ گیا وہ تیرے وارثوں کا ہے۔

الحاکم فی الکنی، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن قیس بن عاصم سعدی

۱۵۷۸۴..... تیس اونٹ بہترین مال ہے جن میں سے ایک اونٹ زکوٰۃ کا نکال دیا جائے، ایک اونٹ اللہ کی راہ میں ہنکا دیا جائے اور ایک اونٹ دودھ پینے کے لیے کسی (مستحق) کو دے دیا جائے۔ ایسے تیس اونٹ چالیس، پچاس، ساٹھ، ستر، اسی، نوے اور سو اونٹوں سے بھی بہتر ہیں (جن کی زکوٰۃ نہ نکالی جائے) اور سو اونٹوں کے مالک کے لیے سو اونٹ ہلاکت ہیں (اگر وہ ان کی زکوٰۃ نہ نکالے)۔

الکبیر للطبرانی عن سلمۃ بن الاکوع

نوٹ:..... اونٹوں، بکریوں اور دیگر اموال کی زکوٰۃ کے نصاب کے لیے ملاحظہ کریں حدیث نمبر ۱۵۸۲۹

۱۵۷۸۵..... تیس اونٹ بہترین مال ہے، جن میں سے عمدہ اونٹ سواری کے لیے دیا جائے۔ اصل مال کی افزائش کرے، دودھیا مال دودھ پینے کے لیے دیوے اور ان کے چاروں میں اترتے وقت ان کا دودھ مٹنے والوں کو دے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۸۶..... اونٹوں میں سے بہترین مال ۳۰ اونٹ ہیں جس کے مالک ایک اونٹ کو بطور زکوٰۃ راہ خدا میں دیدیں۔ ایک اونٹ سے اپنا گذر بسر چلائیں اور ایک اونٹ مانگنے والے کو دیدیں اور اپنے پاس رہنے والے اونٹ کا حق ادا کرتے رہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق، شعب الایمان للبیہقی عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... یہ حکم بطور وجوب نہیں بلکہ ترغیباً اور استحباباً ہے۔

۱۵۷۸۷..... اپنے پاس آنے والے زکوٰۃ وصولی کے کارندوں کو اپنے مال دکھاؤ اور پھر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ کوئی دین نہیں ہے مگر زکوٰۃ کے ساتھ (یعنی قرض میں بھی ادائیگی کے بعد مالک پر زکوٰۃ ہے) پوچھا گیا: یا رسول اللہ! زکوٰۃ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: غلاموں اور ساتوں کی زکوٰۃ۔

ابن مندہ عن نعیم بن طریف بن معروف عن عمرو بن حزابۃ عن ابیہ عن جدہ حزابۃ ابن نعیم القتبانی وفی سندہ من لا یعرف

کلام:..... روایت کی سند میں غیر معروف راوی ہیں۔ جس سے روایت کا اعتبار کم ہوتا ہے۔

۱۵۷۸۸..... اللہ پاک ایسے آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتا جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا حتیٰ کہ دونوں فریضوں پر عمل کرنے نہ لگ جائے۔ بے شک اللہ نے دونوں فریضوں کو جمع کیا ہے تم ان کے درمیان تفریق نہ کرو۔ حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۷۸۹..... اللہ پاک ایمان اور نماز کو زکوٰۃ کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۷۹۰..... جس کے پاس ایسا مال نہ ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہو تو وہ یہ دعا کرے:

اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک وعلی المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات.

یہ دعا اس کے لیے زکوٰۃ بن جائے گی۔

۱۵۷۹۱..... جب تو نے زکوٰۃ ادا کرلی تو اپنے اوپر لازم حق کو ادا کر دیا، جس نے مال حرام جمع کیا پھر اس کو صدقہ کیا اس کو کوئی اجر نہیں اور اس کا وبال اس پر پڑے گا۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ صحیح

دوسری فصل..... زکوٰۃ روکنے والے پر وعید

۱۵۷۹۲..... میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت والے دن اپنی گردن پر اونٹ لادے آئے جو بلبلا رہا ہو تب وہ کہے: یا رسول اللہ! میری فریاد سنئے تو

میں کہوں میں تجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا میں تجھ تک (حق بات) پہنچا چکا تھا۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر گھوڑا لادے آئے جو ہنہنا رہا ہو تب وہ کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے۔ میں کہوں (آج) میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں میں تجھ تک پیغام پہنچا چکا تھا۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر بکری سوار ہو اور وہ منمنا رہی ہو تب وہ مجھے مدد کے لیے پکارے تو میں کہوں میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں میں تجھے حق بات پہنچا چکا ہوں۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے کہ اس کی گردن پر کوئی جان ہو اور وہ چیخ رہا ہو تب وہ کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے اور میں کہوں میں تیرے لیے کسی شے کا مالک نہیں ہوں۔ میں تجھے خبر دے چکا ہوں۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر کوئی مال ہو اور وہ پھڑپھڑا رہا ہو تب وہ کہے یا رسول اللہ میری مدد فرمائیں اور میں کہوں میں تیرے لیے کسی فائدہ کا مالک نہیں میں تجھے خبر پہنچا چکا تھا۔ اور میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز اپنی گردن پر سونا چاندی اور دیگر خزانے اٹھائے آئے اور مجھے پکارے کہ یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے تب میں کہوں میں تیرے لیے کسی فائدہ کا مالک نہیں میں تجھے حق بات پہنچا چکا تھا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۹۳۔۔۔ کوئی اونٹ والا اور نہ گائے والا اور نہ بکری والا ایسا ہے جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے مگر اس کا مال خوب موٹا تازہ ہو کر جتنا وہ کبھی تھا آئے گا اور اس کو اپنے سینگوں اور کھروں سے روندے گا جب آخری جانور روندے گا پھر دوبارہ شروع والے جانور روندنے آئیں گے اس کے ساتھ یہ حال رہے گا جب تک کہ قیامت کے دن تمام لوگوں کا فیصلہ ہو جائے۔ النسائی، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۷۹۴۔۔۔ کوئی اونٹوں والا جو ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ اونٹ کثیر تعداد میں جتنے کبھی وہ تھے آئیں گے اور کھلے میدان میں اس پر چلیں گے اور اپنے پیروں اور کھروں کے ساتھ اس کو روندیں گے۔ کوئی گایوں والا جو ان کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کی گائیں کثیر تعداد میں آئیں گی جتنی کبھی وہ زیادہ سے زیادہ ہوتی تھیں۔ کھلے میدان میں اس پر دوڑاتی ہوئی آئیں گی۔ اپنے سینگوں سے اس کو ٹھوکے لگائیں گی اور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گی۔ کوئی بکریوں والا جو ان کا حق ادا نہ کرتا ہو قیامت کے دن اس کا مال (یعنی بکریاں) کثیر تعداد میں جتنی بھی وہ کبھی تھیں آئیں گی اور کھلے میدان میں مشتاق ہوئی اس کو سینگوں اور کھروں سے روندیں گی اس وقت ان میں کوئی بکری گنجی (بغیر سینگوں والی) ہوگی اور نہ کسی کا سینگ ٹوٹا ہوگا۔ نہ کوئی خزانے کا مالک ہے جو اس کا حق ادا نہ کرتا ہو قیامت کے دن اس کا خزانہ گنجا سانپ بن کر آئے گا اور اس کا تعاقب کرے گا جس کا منہ کھلا ہوگا وہ اس سے بھاگے گا۔ پروردگار عزوجل اس کو آواز دے گا لے اپنا خزانہ جو تو چھپا کر رکھتا تھا مجھے تیرے مال کی ضرورت نہیں۔ جب وہ دیکھے گا کہ وہ اس سے نہ بھاگ سکے گا تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے گا اور وہ سانپ اس کو سانڈ کی طرح چبا جائے گا۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید

۱۵۷۹۵۔۔۔ کوئی سونے اور چاندی کا مالک ایسا نہیں جو اس کا حق ادا نہ کرتا ہو مگر قیامت کے دن اس سونے چاندی کے آگ کے تختے بنائے جائیں گے ان کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان کے ساتھ صاحب مال کی پیشانی پہلو اور کمر داغی جائے گی جب ایک مرتبہ یہ عمل ختم ہوگا پھر دوبارہ شروع کر دیا جائے گا اس دن یہ عمل ہوتا رہے گا جو پچاس ہزار سال کا ہوگا حتی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ مکمل ہو جائے پھر وہ بھی اپنی راہ دیکھے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! اونٹوں کا کیا ہوگا۔ فرمایا اور نہ کوئی اونٹوں کا مالک ہوگا جو ان کا حق ادا کرتا ہو اور ان کے حق میں (زکوٰۃ کے علاوہ) یہ بھی شامل ہے کہ جب وہ گھاٹ پر آئیں تو ان کا دودھ لوگوں کو دیا جائے ایسا شخص قیامت کے دن چٹیل میدان میں ہوگا اونٹ بلبلا رہے ہوں گے کوئی بچہ بھی پیچھے نہ رہے گا جو اس کو پیروں سے نہ روندے اور منہ سے نہ چبائے۔ جب ایک مرتبہ سب روند لیں گے پھر سب دوبارہ شروع ہو جائیں گے۔ اس سارا دن یہ سزا ہوتی رہے گی جو دن پچاس ہزار سال کا ہوگا حتی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے پھر وہ اپنا راستہ لے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! گایوں اور بکریوں کا کیا ہوگا؟ ارشاد فرمایا اور نہ گایوں یا بکریوں کا

مالک ایسا ہے جو ان کی زکوۃ ادا نہ کرتا ہو مگر وہ قیامت کے دن ایک کھلے میدان میں آئے گا اور اس کا تمام مال مویشی وہاں ہوگا اور کوئی غائب نہ ہوگا ان میں کوئی لنگڑا لولا ہوگا اور نہ ناقص الجسم ہوگا وہ اس کو اپنے سینگوں اور کھروں کے ساتھ روندے گا جب ایک مرتبہ سب روند لیں گے پھر دوبارہ شروع ہو جائیں گے اس دن جو پچاس ہزار سال کا ہوگا حتی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۹۶۔۔۔۔ جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کرتا ہو اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا جس کی دو آنکھیں ہوں گی وہ اس کو چمٹ جائے گا اور گلے کا ہار بن جائے گا اور کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ مسند احمد، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:۔۔۔۔ امعلۃ ۲۱۳۔

۱۵۷۹۷۔۔۔۔ جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کرے اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں آکر اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔

ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۷۹۸۔۔۔۔ کوئی شخص ایسا نہیں جو مال کا مالک ہو مگر اس کا حق ادا نہ کرتا ہو مگر اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اس کے گلے میں طوق بن کر پڑ جائے گا وہ اس سے بھاگے گا اور وہ اس کا پیچھا کرے گا۔ مسند احمد، النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۷۹۹۔۔۔۔ جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کرے اللہ پاک قیامت کے دن اس کا مال سانپ بنا کر اس کی گردن میں لٹکادیں گے اور جس نے مسلمانوں کا مال جھوٹی قسم اٹھا کر ہتھیا لیا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔ الترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۸۰۰۔۔۔۔ ابن جمیل نے کوئی برائی نہ دیکھی صرف یہ کہ وہ ایک فقیر انسان تھا اللہ نے اس کو مالدار کر دیا۔ جبکہ خالد پر تم ظلم کر رہے ہو کیونکہ اس کی زرہیں اور ہتھیار بھی اللہ کی راہ میں لگا ہوا ہے اور عباس پر عائد ہونے والا مال میرے ذمے ہے مزید اتنا ہی اور بھی۔ اے عمر! کیا تجھے معلوم نہیں کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۰۱۔۔۔۔ جس کو اللہ نے مال عطا کیا مگر اس نے زکوۃ نہ نکالی اس کا مال قیامت والے دن گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا جس کی دو خوفناک آنکھیں ہوں گی وہ اس کے گلے کا طوق بن جائے گا سانپ اس کی باچھوں کو پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔

البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

مالدار لوگ خسارے میں ہیں

۱۵۸۰۲۔۔۔۔ رب کعبہ کی قسم! یہ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔ رب کعبہ کی قسم! یہ خسارہ اٹھانے والے ہیں قیامت کے دن (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے کہا شاید میرے بارے میں کچھ قرآن نازل ہوا ہے، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، وہ کون ہیں یا رسول اللہ! فرمایا وہ کثیر مال والے ہیں مگر وہ لوگ جو اللہ کے بندوں میں یوں یوں اور یوں خرچ کریں پھر آپ نے مٹھیاں بھر بھر کر دائیں بائیں اشارہ کیا۔ لیکن ایسے لوگ تھوڑے ہیں۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو آدمی مر جائے اور اپنے پیچھے بکریاں، گائیں اور اونٹ چھوڑ جائے جن کی زکوۃ ادا نہ کرتا ہو اس کا مال قیامت کے دن موٹا تازہ ہو کر آئے گا جتنا وہ کبھی تھا پھر وہ اس کو اپنے کھروں اور سینگوں سے روندے گا حتی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ مکمل ہو جب بھی آخری جانور گذر جائیں گے پہلے دوبارہ شروع ہو جائیں گے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۰۳۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! کیا تو مجھے عاجز کر دے گا حالانکہ میں نے تجھے پیدا کیا ہے، کون ہے اس کے مثل (یعنی) حتی کہ جب میں نے (پیدا کر کے) تجھے برابر کر دیا اور تجھے ٹھیک ٹھیک کر دیا تو تو دو چادروں کو پہن کر اکڑتا پھرا زمین کو روندنے لگا۔ پھر تو نے مال جمع کیا اور دینے سے ہاتھ روکا حتی کہ جب روح نکلنے کو آئی تو کہنے لگا میں صدقہ کروں اب یہ صدقہ کا وقت کہاں رہا۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن بسر بن جحاش

قرض وزکوۃ نہ دینے پر وعید

۱۵۸۱۴ ... اونٹوں میں صدقہ (زکوۃ) ہے، بکریوں میں صدقہ ہے، گایوں میں صدقہ ہے اور بھیڑوں میں صدقہ ہے۔ اور جس نے دینار اور درہم سونا چاندی جمع کیا اور اس کو قرض مانگنے والے کو نہ دیا اور نہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو وہ ایسا خزانہ ہے جس سے قیامت کے دن اس کا جسم داغا جائے گا۔ ابن مردویہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الترمذی فی العلل، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ، السنن للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت محل کلام ہے۔ حسن الاثر ۱۹۷، اضعاف الدارقطنی ۲۸۵، ضعیف الجامع ۳۹۹۴۔

۱۵۸۱۵ ... قیامت کے دن کسی کا خزانہ وہ خوفناک آنکھوں والا گنجا سانپ ہوگا جو اپنے مالک کا تعاقب کرے گا اور وہ اس سے پناہ مانگے گا لیکن وہ مسلسل اس کا پیچھا کرتا رہے گا اور وہ اس سے فرار کرے گا حتی کہ سانپ اس کی انگلیاں منہ میں پکڑے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۶ ... بہت سے چوپایوں کے مالک جنہوں نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا قیامت کے دن وہ ان کے آگے لٹا دیا جائے گا چوپائے اس کا منہ اپنے پیروں سے روندیں گے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی کا خزانہ گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ اس کو پکڑنے کے لیے بھاگے گا اور وہ کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں۔ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم وہ اس کو پکڑنے کے لیے مسلسل اس کو دوڑاتا رہے گا حتی کہ وہ اپنا ہاتھ سانپ کے آگے پھیلا دے گا اور وہ اس کو لقمہ بنالے گا۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۷ ... جس کے پاس اونٹ ہوں اور نجدہ ورسل میں ان کا حق ادا نہ کرتا ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجدہ اور رسل کیا ہے؟ فرمایا تنگی اور آسانی۔ تو قیامت کے دن وہ خوب پلے ہوئے بڑے اور موٹے تازہ ہو کر آئیں گے جیسے کبھی وہ ہوا کرتے تھے۔ پھر اس کو کھلے چٹیل میدان میں لٹا دیا جائے گا۔ اور اونٹ بلبلاتے ہوئے آئیں گے اور اس کو باری کے ساتھ روندتے جائیں گے۔ جب آخری اونٹ گزر جائے گا تو پہلا اونٹ آجائے گا۔ اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی (اس کے ساتھ یہ عمل ہوتا رہے گا) حتی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ مکمل ہو۔ پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا۔ اور جس کے پاس گائیں ہوں اور وہ ان کا تنگی وآسانی میں حق ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن وہ گائیں موٹی تازہ ہو کر آئیں گی۔ پھر اس صاحب مال کو چٹیل میدان میں لٹا دیا جائے گا اور ہر ناخن والا جانور اپنے ناخنوں سے اور سینگوں والا سینگوں سے اور کھروں سے کچلے گا جب آخری جانور روند چکے گا تو پہلا دوبارہ شروع ہو جائے گا اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی حتی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو اور وہ اپنا راستہ دیکھ لے۔ جس کے پاس بکریاں ہوں کہ ان کا تنگی وآسانی میں حق ادا نہ ہوتا ہو گا وہ بھی قیامت کے دن خوب فربہ تازہ ہو کر آئیں گی اور صاحب مال کو کھلے میدان میں لٹا دیا جائے گا پھر ہر جانور اپنے کھروں اور سینگوں سے اس کو روندے اور کچلے گا ان میں کوئی مڑے ہوئے سینگ والا اور ٹوٹے ہوئے سینگ والا نہ ہوگا۔ جب آخری جانور روندے گا تو پہلا جانور روندنے آئے گا۔ اس دن یہ عمل ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی حتی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو اور وہ اپنا راستہ دیکھے۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۸ ... کوئی اونٹوں یا گایوں یا بکریوں والا جو ان کی زکوۃ ادا نہ کرتا ہو۔ قیامت کے دن اس کے جانور خوب فربہ تازہ ہو کر آئیں گے اور اس کو اپنے سینگوں سے ماریں گے اور پیروں سے روندیں گے جب بھی آخری جانور روندے گا پہلا دوبارہ شروع ہو جائے گا حتی کہ تمام لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔ النسائی، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، السنن للدارمی، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۹ ... جو اونٹوں والے ہیں قیامت کے دن پیش ہوگا اگر اس نے ان کا حق (زکوۃ) ادا نہ کیا ہوگا تو اس کو چٹیل میدان میں چھوڑ کر اونٹوں کو چھوڑ دیا جائے گا جو اس کو روندتے پھریں گے۔ یونہی گایوں والے کو پیش کیا جائے گا اگر اس نے ان کا حق نہ ادا کیا ہوگا تو یہ گائیں چٹیل میدان میں اس کو اپنے کھروں اور سینگوں سے کچلیں گی۔ اسی طرح بکریوں والے کو پیش کیا جائے گا اگر اس نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا تو وہ جانور اس کو کھلے چٹیل

تیسری فصل ...... احکام زکوٰۃ میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۵۸۲۹ ...... محمد پیغمبر کی طرف سے شرحبیل بن عبدکلال اور الحارث بن عبدکلال کی طرف سے یعنی ذی رعین، معافر اور ہمدان قبائل کی طرف۔

اما بعد! تمہارا قاصد واپس آیا تم نے مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ دیا اور اللہ نے مؤمنوں پر لکھا ہے زمین میں عشر (دسواں حصہ) ایسی زرعی زمین میں جس کو آسمان نے سیراب کیا ہو یا وہ نہری پانی سے سینچی گئی ہو یا پھر وہ بارانی زمین ہو ایسی زرعی زمینوں میں دسواں حصہ ہے بشرطیکہ اس کی پیداوار پانچ وسق کو پہنچے (وسق ساٹھ صاع کا اور صاع ساڑھے تین سیر کا ہوتا ہے) اور جس زمین کو (مصنوعی ذریعے) چرخ کا ڈول یا ڈولوں کے ساتھ سینچا گیا ہو اس میں نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے۔ بشرطیکہ پیداوار پانچ وسق کو پہنچے۔

اونٹوں میں جبکہ وہ سائمہ ہوں (یعنی باہر چرتے پھرتے ہوں اور ان کا چارہ خریدنا نہ پڑتا ہو) تو ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے جب تک کہ ان کی تعداد چوبیس ہو جائے۔ جب چوبیس سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے (بنت لبون جس اونٹنی کو تیسرا سال لگ جائے) جب تک کہ پینتالیس کی تعداد ہو۔ جب پینتالیس پر ایک اونٹ بھی زائد ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے (چوتھے سال میں داخل ہونے والی اونٹنی) جس کے ساتھ نر مل چکا ہو۔ حتیٰ کہ اونٹوں کی تعداد ساٹھ کو پہنچے۔ جب ساٹھ پر ایک اونٹ بھی زائد ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ ہے (جو اونٹنی پانچویں سال میں داخل ہو جائے) جس کے ساتھ نر اونٹ مل چکا ہو حتیٰ کہ اونٹوں کی تعداد پچھتر کو پہنچے۔ جب پچھتر پر ایک اونٹ بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو دو بنت لبون ہیں یہاں تک کہ ان کی تعداد نوے ہو جائے۔ پھر اکیانوے میں دو حقے ہیں جن کے ساتھ نر مل چکے ہوں یہاں تک کہ ان کی تعداد ایک سو بیس کو پہنچ جائے۔ جب ایک سو بیس سے تعداد زیادہ ہو جائے تو (شروع سے) ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ زائد ہوا ہے۔ گایوں میں ہر تیس گایوں میں ایک سال کا بچھڑا مذکر یا مؤنث ہے اور ہر چالیس گائے میں ایک گائے۔

بکریوں میں

ہر چالیس بکریوں میں جو سائمہ ہوں یعنی باہر چرتی پھرتی ہوں اور ان کا چارہ اپنے خرچ پر نہ ہو ایک بکری ہے جب تک کہ ان کی تعداد ایک سو بیس کو پہنچے۔ جب ان کی تعداد ایک سو اکیس کو پہنچ جائے تو ان میں دو بکریاں ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد دو سو ہو جائے۔ جب دو سو سے ایک عدد زیادہ ہو تو ان میں تین بکریاں ہیں جب تک کہ ان کی تعداد تین سو ہو جائے پھر تعداد بڑھتے تو ہر سو بکریوں میں ایک بکری ہے۔

زکوٰۃ وصولی میں کوئی بوڑھا جانور نہ لیا جائے اور نہ لاغر و کمزور جانور لیا جائے نہ عیب دار نہ بکریوں کا نر جانور لیا جائے۔ نہ متفرق جانوروں کو ملایا جائے (تاکہ زکوٰۃ میں کمی بیشی ہو) اور نہ اکٹھے جانوروں کو جدا جدا کیا جائے (تاکہ زکوٰۃ میں کمی بیشی ہو) یا زکوٰۃ چھوٹ جانے کے لالچ میں۔ جو گھٹیا یا بڑھیا جانور لیا جائے اس میں برابری کرلی جائے۔

چاندی میں ہر پانچ اوقیہ چاندی پر پانچ درہم ہیں۔ پھر جو زائد ہو تو شروع سے ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔ اور پانچ اوقیہ سے کم میں کچھ نہیں۔ اوقیہ رطل کا بارہواں حصہ یعنی سات مثقال کا وزن۔

دیناروں میں

ہر چالیس دینار میں ایک دینار ہے۔

زکوٰۃ محمد اور اس کے گھر والوں کے لیے جائز نہیں ہے۔ زکوٰۃ سے چونکہ تم اپنے نفسوں کو پاکیزہ کرتے ہو اور فقراء مؤمن کا اس میں حق ہے

کچھ نہیں۔ زکوۃ کے خوف سے مجتمع مویشیوں میں تفریق نہ کی جائے اور نہ متفرق مویشیوں کو اکٹھا کیا جائے اور جس جانور میں دونوں مل جائیں وہ کمی بیشی کو آپس میں برابر کریں گے۔ زکوۃ میں کوئی بوڑھا جانور نہ لیا جائے، نہ عیب والی بکری لی جائے، نہ بکریوں کا نر لیا جائے، ہاں اگر زکوۃ وصول کرنے والا چاہے تو لینا ممکن ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، الترمذی، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۵۸۳۱۔۔۔ پچیس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے، جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے پینتیس اونٹوں تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون مذکر۔ جب چھتیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب چھیالیس ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ ہے جس کے ساتھ نر جفتی کر چکا ہو، ساٹھ تک۔ جب اکسٹھ ہو جائیں تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ جب چھہتر ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب اکیانوے ہو جائیں تو ان میں دو حقے ہیں جن کے ساتھ نر جفتی کر چکے ہوں، ایک سو بیس اونٹوں تک۔ جب ایک بھی زائد ہو جائے تو ہر چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون ہے اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہے۔

اگر صدقات (زکوۃ) کی ادائیگی میں اونٹوں کی عمر کم وبیش ہو تو جس کے ذمہ جذعہ کی ادائیگی ہو اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو اور حقہ ہو تو اس سے حقہ لے لیا جائے اور مزید دو بکریاں بھی لی جائیں اگر اس کو دو بکریوں کی ادائیگی سہل ہو۔ ورنہ بیس درہم دیدے۔ جس کے ذمہ حقہ زکوۃ میں لازم ہو اور اس کے پاس جذعہ ہو تو زکوۃ وصول کرنے والا اس سے جذعہ لے کر دو بکریاں دے دے یا بیس درہم دیدے۔ جس کو زکوۃ میں حقہ لازم ہو اور اس کے پاس صرف بنت لبون ہو تو اس سے بنت لبون لے کر دو بکریاں زائد لی جائیں یا بیس درہم وصول کر لیے جائیں۔ اور جس کے ذمہ زکوۃ میں بنت لبون عائد ہو اور اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے حقہ لے کر بیس درہم یا دو بکریاں دیدی جائیں۔ جس کے ذمہ زکوۃ میں بنت لبون ہو اور اس کے پاس بنت مخاض ہو تو اس سے بنت مخاض کے ساتھ دو بکریاں لی جائیں اگر اس کو سہولت ہو ورنہ بنت مخاض اور بیس درہم لے جائیں۔ جس کے ذمہ بنت مخاض ہو اور اس کے پاس ابن لبون (مذکر) ہو تو اس سے ابن لبون لیا جائے اور اس کے اوپر کچھ نہ دیا جائے۔

جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس کے ذمہ کچھ نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک کچھ دینا چاہے تو دیدے۔

بکریاں سائمہ ہوں تو چالیس بکریوں میں ایک سو بیس تک ایک بکری ہے، جب ایک بکری زائد ہو جائے تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔

زکوۃ میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے اور نہ عیب دار نہ نر مگر یہ کہ زکوۃ وصول کرنے والا چاہے تو نر لے سکتا ہے۔ اور متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمع کو متفرق کیا جائے زکوۃ کے خوف سے۔ جو باہم دو خلیط (شریک) ہوں وہ آپس میں کمی زیادتی برابر کر لیں۔

جب آدمی کی سائمہ بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں ایک بکری ہے وہ بھی مالک رضامندی سے چاہے تو۔ چاندی میں چالیسواں حصہ ہے ایک سو نانوے درہم میں کچھ نہیں مالک چاہے تو جو چاہے دیدے۔ مسند احمد، البخاری، عن ابی بکر رضی الله عنه

۱۵۸۳۲۔۔۔ پانچ سے کم اونٹوں میں کچھ نہیں۔ جب پانچ ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے نو تک۔ دس میں دو بکریاں ہیں چودہ تک۔ پندرہ میں تین بکریاں ہیں انیس تک۔ بیس میں چار بکریاں ہیں چوبیس تک۔ پچیس میں ایک بنت مخاض اونٹنی ہے پینتیس تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون (مذکر) ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک، ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے ساٹھ تک۔ ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ اگر ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں دو حقے ہیں ایک سو بیس تک۔ پھر ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔

ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۵۸۳۳۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے ان چار چیزوں میں زکوۃ جاری فرمائی ہے: گندم، جو، کشمش اور کھجور۔ الدارقطنی فی السنن عن عمر رضی الله عنه

کلام:۔۔۔ ضعاف الدارقطنی ۷۳ ۔

۱۵۸۳۴۔۔۔ گندم اور کھجور میں پانچ وسق سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔ مسلم، النسائی عن ابی سعید رضی الله عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے حسن الاثر ۱۹۱، ضعاف الدار قطنی ۵۱۸، ضعیف الجامع ۳۹۹۷۔

۱۵۸۲۲..... تیس گایوں میں ایک بچھڑا یا بچھڑی ہے جو دوسرے سال میں لگ گیا ہو، اور چالیس میں مسنہ ہے (تیسرے سال میں لگنے والا بچھڑا یا بچھڑی)۔

الترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۸۲۳..... شہد میں ہر دس مشکیزوں میں ایک مشکیزہ ہے۔ الترمذی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت ضعیف ہے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس حدیث میں کلام ہے، امام ترمذی نے کتب ستہ کے متاثین میں اس روایت میں تفرد اختیار کیا ہے۔ کیونکہ ابن ماجہ میں ذیل الباب حدیث نہیں ملتی۔ نیز ضعف حدیث دیکھئے صلاۃ الرغائب ۳۲۵، حسن الاثر ۱۹۱، الکشف الالٰہی ۹۰۲۔

۱۵۸۲۴..... دودھ میں صدقہ ہے۔ الرویانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۰۳۔

۱۵۸۲۵..... مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مسند احمد، السنن للبیہقی، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۲۶..... مسلمان آدمی پر زکوٰۃ نہیں ہے انگوروں میں اور نہ کھیتی میں جبکہ وہ پانچ وسق سے کم پیداوار ہوں۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

سال گذرنے کے بعد زکوٰۃ ہے

۱۵۸۲۷..... جو مال حاصل ہوا اس پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گذر جائے۔ الکبیر للطبرانی عن ام سعد

فائدہ:..... یہ روایت ضعیف ہے۔ اور درمیان سال میں جو مال بڑھے اختتام سال پر کل مال پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے۔

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۹۰۱۔

۱۵۸۲۸..... کام کاج کے اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ابن عمرو

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۶۷، ضعاف الدار قطنی ۳۷۶۔

۱۵۸۲۹..... اوقاص میں کچھ نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... دو نصابوں کے درمیان زائد مال، جیسے چھ سے نو اونٹوں پر کچھ نہیں دس پر دو بکریاں ہیں۔ گیارہ سے چودہ پر کچھ نہیں، پندرہ اونٹوں پر تین بکریاں ہیں۔

۱۵۸۵۰..... کام کرنے والی (یا دودھ کے لیے رکھی جانے والی) گایوں میں زکوٰۃ نہیں (افزائش نسل والی) ہر تیس گایوں میں ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی ہے اور چالیس گایوں میں دو سالہ بچھڑا یا بچھڑی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۶۸، ضعاف الدار قطنی ۴۰۷۔

۱۵۸۵۱..... زیورات میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ الدار قطنی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت موضوع ہے الاسرار المرفوعۃ ۲۲۱، تذکرۃ الموضوعات ۶۰، التمییز ۸۶۔

فائدہ:..... مذکورہ روایت موضوع اور ناقابل حجت ہے۔ کیونکہ سونا چاندی درہم و دینار اور روپے پیسوں پر مطلقاً زکوٰۃ فرض ہے جب وہ نصاب کو پہنچ جائیں سونا تنہا ہو تو ساڑھے سات تولے، چاندی باون تولے، اگر سونا چاندی دونوں ہوں یا سونے یا چاندی کے ساتھ روپیہ پیسہ کچھ بھی ہو تو باون تولے چاندی کی مالیت ہو تو اس پر زکوٰۃ ہے سال گذرنے کے بعد۔ خواہ وہ زیورات میں ہو یا خالص سونا چاندی ہو۔ اگر صرف روپیہ پیسہ ہو تو

ہوں تو اس چاندی کی قیمت پر زکوۃ ہے۔

۱۵۸۵۲ سبزیوں میں زکوۃ نہیں ہے۔ الدارقطني في السنن عن انس رضي الله عنه وعن طلحة رضي الله عنه، الترمذي عن معاذ رضي الله عنه

کلام: ... روایت ضعیف ہے دیکھئے: ضعاف الدارقطنی ۳۰۶ تا ۳۰۸، الکشف الالٰہی ۳۲۹۔

۱۵۸۵۳ گھوڑے اور غلام میں زکوۃ نہیں، ہاں صرف غلام میں فطرہ کی زکوۃ ہے (یعنی عید الفطر کے روز صدقۃ الفطر)۔

ابوداؤد عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۵۸۵۴ غلام میں صدقہ نہیں ہے سوائے صدقۃ الفطر کے۔ مسلم عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۵۸۵۵ مال میں زکوۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔ الدارقطني في السنن عن انس رضي الله عنه

کلام: ... ضعیف الجامع ۶۱۳۰۔

۱۵۸۵۶ مال میں زکوۃ کے سوا کوئی حق واجب نہیں ہے۔ ابن ماجه عن فاطمة بنت قيس

کلام: ... روایت محل کلام ہے۔ حسن الاثر ۱۸۸، ضعیف ابن ماجہ ۳۹۷۔

۱۵۸۵۷ پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوۃ نہیں ہے۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ نہیں ہے۔

موطا امام مالک، الشافعي، مسند احمد، البخاري، مسلم، ابوداؤد، الترمذي، النسائي، ابن ماجه عن ابي سعيد رضي الله عنه

۱۵۸۵۸ مکاتب کے مال میں زکوۃ نہیں حتیٰ کہ وہ آزاد ہو جائے۔ الدارقطني في السنن عن جابر رضي الله عنه

کلام: ... روایت ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۴۹۰، ضعیف الجامع ۴۹۰۳۔

فائدہ: ... جس غلام پر آقا نے کچھ رقم مقرر کر دی کہ ادا کرنے کے بعد تم آزاد ہو، وہ کما کر مال جمع کرنا شروع کر دے تو اس مال پر زکوۃ نہیں۔

۱۵۸۵۹ درمیان سال میں حاصل ہونے والے مال پر زکوۃ نہیں جب تک کہ اس پر سال نہ بیت جائے۔ السنن للبيهقي عن ابن عمر رضي الله عنهما

کلام: ... روایت ضعیف ہے: ضعاف الدارقطنی ۳۶۳، ضعیف الجامع ۴۹۱۲۔

۱۵۸۶۰ جس نے کسی مال کا فائدہ حاصل کیا اس پر سال گزرنے تک زکوۃ نہیں ہے۔ الترمذي عن ابن عمر رضي الله عنهما

کلام: ... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۳۰۵، المطالب ۲۲۳، المتناہیۃ ۸۱۸۔

۱۵۸۶۱ کسی مال میں زکوۃ نہیں ہے جب تک اس پر سال نہ بیت جائے۔ ابن ماجه عن عائشة رضي الله عنها

کلام: ... روایت ضعیف ہے حسن الاثر ۱۸۷، ضعاف الدارقطنی ۲۶۳۔

۱۵۸۶۲ پتھروں میں زکوۃ نہیں ہے۔ الكامل لابن عدي، السنن للبيهقي عن ابن عمرو

کلام: ... روایت ضعیف ہے اسنی المطالب ۱۱۰۵، حسن الاثر ۱۹۸، ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۹۹۔

الاکمال

۱۵۸۶۳ ہر پانچ سائمہ اونٹوں میں زکوۃ ہے۔ الخطيب في التاريخ عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده

۱۵۸۶۴ ہر پانچ سائمہ (باہر چرنے والے) اونٹوں میں زکوۃ ہے۔ الاوسط للطبراني عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده

۱۵۸۶۵ ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے۔ الافراد للدارقطني عن ابي بكر

۱۵۸۶۶ پانچ سائمہ اونٹوں میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں، بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس میں پانچ بکریاں ہیں۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت مخاض ہے، اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون۔ پینتیس تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے جو نر کا بھن ہو ساٹھ اونٹوں تک۔ جب ایک

زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقے ہیں ایک سو بیس تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو ہر چالیس میں جذعہ اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہے جس کے ساتھ نر جفتی کر چکا ہو۔

الدارقطنی فی السنن وضعفہ عن عمر رضی اللہ عنہ

گائے کی زکوۃ ..... الاکمال

۱۵۸۶۷ گائیں جب تیس ہو جائیں تو ان میں ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی ہے۔ جب چالیس ہو جائیں تو ان میں دو سالہ بچھڑا یا بچھڑی ہے پھر جس قدر زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں ایک گائے ہے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

نقود (سونے چاندی اور روپے پیسے) کی زکوۃ ..... الاکمال

۱۵۸۶۸ چاندی میں زکوۃ نہیں جب تک دو سو درہم کو نہ پہنچے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ صحیح علی شرط مسلم ووافقہ الذہبی

۱۵۸۶۹ ایک سو درہم میں کچھ نہیں اور دو سو درہم میں پانچ درہم زکوۃ ہے۔ الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۸۷۰ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوۃ نہیں، پانچ وسق سے کم میں زکوۃ نہیں، پانچ سے کم اونٹوں میں زکوۃ نہیں ہے اور عرایا میں بھی زکوۃ نہیں ہے۔

السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ: ..... عرایا عریہ کی جمع ہے عریہ کھجور کا وہ درخت ہے جس کو مالک کسی دوسرے کو پھل کھانے کے لیے دیدے تو اس کی پیداوار میں زکوۃ نہیں ہے۔

زیورات کی زکوۃ ..... الاکمال

۱۵۸۷۱ کیا تم دونوں یہ چاہتی ہو کہ اللہ پاک قیامت کے روز تم دونوں کو آگ کے کنگن پہنائے۔ دونوں نے عرض کیا: (ہرگز) نہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر تم دونوں اس (سونے) کی زکوۃ نکالو۔ مسند احمد، ترمذی وضعفہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام: ..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بالا کو کتاب الزکوۃ باب ماجاء فی زکوۃ الحلی میں تخریج فرمایا ہے رقم الحدیث ۶۳۵۔ نیز ارشاد فرمایا: روایت میں مثنی بن الصباح اور ابن لہیعہ حدیث میں ضعیف راوی ہیں۔

اناج اور پھلوں کی زکوۃ

۱۵۸۷۲ زکوۃ پانچ چیزوں میں ہے گندم، جو، انگور، کھجور اور زیتون۔ الحاکم فی التاریخ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۵۸۷۳ صدقہ (زکوۃ) نہ لے مگر ان چار چیزوں کی: جو، گندم، کشمش اور کھجور۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی موسیٰ ومعاذ حدیث صحیح ووافقہ الذہبی

۱۵۸۷۴ زرعی پیداوار کھجور اور انگور (وغیرہ) میں زکوۃ نہیں جب تک پیداوار پانچ وسق کو نہ پہنچے۔ جو پیداوار پانچ وسق کو پہنچ جائے تو اس کی زمین کو دولاب، مشکوں اور چرخ کے ساتھ سینچا گیا ہو اس میں نصف عشر ہے (یعنی بیسواں حصہ) اور جس پیداوار کی زمین کو آسمان نے یا نہروں نے سیراب کیا ہو اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے۔ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

ہے اور اگر پانی ڈولوں وغیرہ سے دیا گیا ہے تو بیسواں حصہ نکالا جائے۔

شہد کی زکوٰۃ......الاکمال

۱۵۸۸۸ — شہد میں دسواں حصہ ہے ہر بارہ مشکیزوں میں ایک مشکیزہ ہے۔ اور اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۸۸۹ — ہر دس رطل شہد میں ایک رطل زکوٰۃ ہے۔ ابو عروبہ الحرانی فی حدیث ابی یوسف القاضی عن الاحوص بن حکیم عن ابیہ مرسلاً

جن چیزوں میں زکوٰۃ نہیں

۱۵۸۹۰ — کام کاج میں لگے ہوئے بیل، گدھے، غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

الحاکم فی الکنی، السنن للبیہقی عن الحسن عن عبدالرحمن بن سمرۃ، ابوداؤد فی مراسیلہ، السنن للبیہقی عن الحسن مرسلاً، ابوعبید فی الغریب، السنن للبیہقی عن کثیر بن ھبار الخراسانی مرسلاً وعن الضحاک مرسلاً

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۰۔

۱۵۸۹۱ — میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی ہے نیز دوسو سے کم دراہم میں بھی زکوٰۃ معاف کردی ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۸۹۲ — مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۹۳ — میں نے تم سے کام والے گھوڑے، گدھے، بیل اور غلام میں زکوٰۃ معاف کردی ہے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۷۱۸۔

۱۵۸۹۴ — ہل میں جوتی جانے والی گائے میں زکوٰۃ نہیں۔ الدارقطنی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۹۵ — زمین میں کھیتی کاٹنے والی گائے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن خزیمہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۹۶ — جو مال کسی کو قرض دیا جائے اس پر (واپسی تک) زکوٰۃ نہیں۔

ابن مندہ عن کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ عن سہل بن قیس المزنی

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۴۳۹۱۔

احکام متفرقہ......الاکمال

۱۵۸۹۷ — بنی تمیم کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں زکوٰۃ آپ کے قاصد کے حوالے کردوں تو اللہ اور اس کے رسول کے ہاں میں زکوٰۃ کے فریضے سے بری ہو جاؤں گا نا؟ ارشاد فرمایا: ہاں جب تو نے زکوٰۃ میرے قاصد کے حوالے کردی تو تو اس سے بری ہوگیا اور تیرا اجر ثابت ہوگیا اور گناہ اس پر رہ گیا جس نے اس کو بدل دیا۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۸۹۸ — جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو وہ خزانہ نہیں رہا (جس کی مذمت آئی ہے)۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۵۸۹۹ اہل دیہات سے ان کے مویشیوں کی زکوٰۃ ان کے پانی کے گھاٹوں پر اور ان کے ڈیروں پر لی جائے۔

الاوسط للطبرانی، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۵۹۰۰ مال میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔ ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:...... حسن الاثر ۱۸۷، ضعاف الدارقطنی ۳۶۳۔

۱۵۹۰۱ مجتمع مویشیوں کو متفرق نہ کیا جائے اور متفرق مویشیوں کو جمع کیا جائے زکوٰۃ وصول کرنے کے وقت، اور دو خلط (شریک) جب تک نر، چرواہے، پانی اور حوض پر اکٹھے رہتے ہیں خلیط (شریک) ہیں۔ (اگرچہ ان کے دین ہو یا نہ ہوں)۔ السنن للبیہقی عن سعد

کلام:..... ضعاف الدارقطنی ۴۸۸۔

فائدہ:...... خلط سے شرکت مراد ہے یعنی مثلاً دو مالکوں کی ایک سو بیس بکریاں ہیں ایک مالک کی ثلث (ایک تہائی) بکریاں ہیں اور دوسرے مالک کی دو تہائی۔ اب زکوٰۃ میں ایک بکری نکل گئی تو دونوں مالک اس کی قیمت نکال کر ایک ثلث اور دو ثلث کے حساب سے تقسیم کریں۔ یعنی پانی کے گھاٹ پر ان کا فیصلہ چکا کر لیں۔ اور یہ دونوں اپنا مال جو مجتمع ہے متفرق نہ کریں زکوٰۃ سے بچنے کی خاطر اور اگر پہلے متفرق ہے تو زکوٰۃ کم واجب ہونے کی خاطر اکٹھا نہ کریں۔ یہی اس کی مثال ہے کہ میاں بیوی کی بیس بیس بکریاں ہیں تو اب زکوٰۃ وصول کرنے والے کو یہ امر جائز نہیں کہ دونوں کی متفرق بکریوں کو ملا کر چالیس پر ایک بکری وصول کرے۔

۱۵۹۰۲ زکوٰۃ میں دو مرتبہ وصولی جائز نہیں۔ البیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی مال میں دو مرتبہ زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔

۱۵۹۰۳ اے ابو حذیم! زکوٰۃ یا تو پانچ (اونٹوں) میں ہے، یا دس (اونٹوں) میں، یا چودہ (اونٹوں) میں، یا بیس (اونٹوں) میں یا پچیس (اونٹوں) میں، یا تیس (گائیوں) میں یا پینتیس (اونٹوں) میں اور پھر زیادہ ہوں تو چالیس (گائیوں اور بکریوں) میں۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، یعقوب بن سفیان، لمنجنیقی فی مسندہ، ابن سعد، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ذیال بن عبید بن حنظلہ بن حذیم عن جدہ

ذیل الاحکام...... احکام کے بارے میں

۱۵۹۰۴ حضور ﷺ نے رات کو کھیتی اتارنے اور رات کو باغ کاٹنے سے منع فرمایا۔ ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن الحسن

زکوٰۃ وصول کرنے والے کارندے سے متعلق...... فرع

۱۵۹۰۵ دودھ والے جانور سے احتراز کر۔ مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۹۰۶ جلب ہے اور نہ جنب اور نہ اسلام میں شغار ہے۔ النسائی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۷۸۔

فائدہ:...... اہل دیہات اپنی زمینوں کی پیداوار شہر کی منڈی میں لانا چاہیں تو منڈی والے یا کسی اور کو ان کے پاس پہنچ کر ان کا مال لانے سے پہلے خرید کر لانا اور منڈی میں مہنگے داموں فروخت کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ اگر اہل دیہات خود بازار و منڈی میں آ کر اپنا مال فروخت کریں گے تو وہ مال لوگوں کو کم نرخ پر فراہم ہوگا۔ لاجلب ولاجنب کا یہ مطلب ہے واللہ اعلم بالصواب۔ اور لاشغار فی الاسلام کا مطلب ہے کہ دو آدمی ایک دوسرے کی قریبی رشتہ دار سے نکاح کریں اور کسی ان کا مہر نہ باندھا جائے اور دونوں نکاح مہر قرار پائیں یہ امر ناجائز ہے۔

۱۵۹۰۷ جلب اور جنب جائز نہیں اور لوگوں سے زکوٰۃ ان کے گھروں میں لی جائے۔ ابو داؤد عن عمرو بن شعیب

۱۵۹۰۸ ۔۔۔ جلب اور جنب کی اور شغار کی اسلام میں اجازت نہیں۔ اور جس نے مال غنیمت میں لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن عمران بن حصین

۱۵۹۰۹ ۔۔۔ مسلمانوں سے زکوٰۃ ان کے گھاٹوں پر لی جائے۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۵۹۱۰ ۔۔۔ عنقریب تمہارے پاس قصور صدقات وصول کرنے والے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم ان کو خوش آمدید کہنا اور جو وہ چاہیں ان کا راستہ چھوڑ دینا۔ اگر وہ تمہارے ساتھ انصاف برتیں گے تو ان کے لیے اچھا ہوگا اگر وہ ظلم کریں گے تو اس کا وبال خود بھگتیں گے لیکن تم ان کو راضی کر دینا۔ کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی کامل ادائیگی اسی میں ہے کہ ان کو راضی کر دو اور وہ تم کو دعا دیں۔ ابوداؤد عن جابر بن عتیک

کلام: ۔۔۔ روایت ضعیف ہے ضعیف ابی داؤد ۳۴۵ ضعیف الجامع ۳۲۹۷۔

۱۵۹۱۱ ۔۔۔ جب تمہارے پاس صدقات لینے والے آئیں تو ان کو واپس تم سے راضی ہو کر جانا چاہیے۔

مسند احمد، مسلم، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن جریر

۱۵۹۱۲ ۔۔۔ جب تم (کھجور یا انگور کا) اندازہ لگاؤ تو تہائی یا چوتھائی چھوڑ کر لے لو۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سہل بن ابی حثمہ

فائدہ: ۔۔۔ یہ حکم پھل کے مالک کو ہے۔ یعنی ایک تہائی یا ایک چوتھائی چھوڑ کر باقی اپنے کام میں لے لو۔ ایک تہائی یا چوتھائی جب ثمر یا کشمش بن جائے تو پھر کل مال کا دسواں حصہ زکوٰۃ نکال دو۔

کلام: ۔۔۔ حسن الاثر ۱۹۳ ضعیف ابی داؤد ۳۴۹ ضعیف الترمذی ۹۷ ضعیف الجامع ۷۶۲۔

الاکمال

۱۵۹۱۳ ۔۔۔ حق کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا ایسا ہے جیسا اللہ کی راہ میں غزوہ کرنے والا حتیٰ کہ واپس اپنے گھر لوٹے۔ مسند احمد عن رافع

۱۵۹۱۴ ۔۔۔ زکوٰۃ کا برحق کارندہ اللہ کی راہ میں غازی کی طرح ہے حتیٰ کہ وہ واپس اپنے گھر لوٹے۔

مسند احمد، عبد بن حمید، ابوداؤد، الترمذی: حسن، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج

۱۵۹۱۵ ۔۔۔ عامل (کارندہ) جب زکوٰۃ وصولی پر مقرر کیا جائے اور حق سے لے حق دے تو وہ مستقل اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہوگا حتیٰ کہ واپس اپنے گھر لوٹے۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن حمید عن ابیہ عن جدہ عبدالرحمن بن عوف

۱۵۹۱۶ ۔۔۔ لوگوں کے بچائے ہوئے اچھے اموال میں سے نہ لے بلکہ بوڑھا، جوان اور عیب والا ہر طرح کا ملا جلا مال لے۔

السنن للبیہقی عن عروۃ مرسلاً

۱۵۹۱۷ ۔۔۔ اسلام میں جلب ہے اور نہ جنب۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن ابی شیبہ عن عطاء مرسلاً

۱۵۹۱۸ ۔۔۔ اسلام میں جلب ہے اور نہ جنب اور لوگوں سے زکوٰۃ ان کے گھروں میں لی جائے گی۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابوداؤد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۱۵۹۱۹ ۔۔۔ اسلام میں جلب ہے اور نہ جنب، نہ اعتراض اور نہ شہری کی دیہاتی سے بیع کی اجازت ہے۔

الکبیر للطبرانی عن کثیر بن عبداللہ عن جدہ

۱۵۹۲۰ ۔۔۔ میں کچھ لوگوں کو صدقات وصولی کے لیے بھیجتا ہوں۔ پھر ان میں سے ایک آکر کہتا ہے اللہ کی قسم! میں نے کوئی ظلم کیا ہے اور نہ ان کے لیے (زکوٰۃ کا) حق چھوڑا ہے۔ اور یہ مجھے ہدیہ ملا تھا جو میں نے قبول کر لیا ہے۔ یہ اپنے جھونپڑے میں کیوں نہیں بیٹھا پھر دیکھتا کہ اس کو کیا ہدیہ ملتا ہے۔ خبردار! بچو! کہیں کوئی اپنی گردن پر اونٹ کا بار لیے ہوئے آئے جو بلبلا رہا ہو یا ڈکراتی ہوئی گائے لے کر آئے یا ممناتی ہوئی بکری

فصل اول...... سخاوت اور صدقہ کی ترغیب میں

۱۵۹۲۶...... سخاوت اللہ کا سب سے بڑا اخلاق ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۳۳۹۔

۱۵۹۲۷...... سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے۔ جس کی ڈالیاں دنیا میں لٹک رہی ہیں۔ جس نے کوئی ایک ڈالی (ٹہنی) تھام لی وہ ڈالی اس کو جنت تک لے جائے گی۔ بخل جہنم کا ایک درخت ہے۔ جس کی ٹہنیاں دنیا میں لٹک رہی ہیں جس نے ان میں سے کوئی ٹہنی تھامی، وہ اس کو جہنم تک لے جائے گی۔ الافراد للدارقطنی، شعب الایمان للبیهقی عن علی رضی اللہ عنه، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه، حلیة الاولیاء عن جابر رضی اللہ عنه، التاریخ للخطیب عن ابی سعید، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنه، مسند الفردوس للدیلمی عن معاویة رضی اللہ عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے۔ تذکرۃ الموضوعات ۹۳، التعقبات ۳۰، التنزیہ ۲؍ ۱۳۹۔

۱۵۹۲۸...... سخی اللہ سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے اور جہنم سے دور ہے۔ بخیل اللہ سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، جنت سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے۔ جاہل سخی اللہ کے ہاں عبادت گذار بخیل سے محبوب ہے۔

الترمذی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه، شعب الایمان للبیهقی عن جابر رضی اللہ عنه، الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنها

کلام:...... روایت غریب (ضعیف) ہے۔ قال الترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء فی السخی ۱۹۶۱۔

۱۵۹۲۹...... روٹی کے لقمے یا کھجور کی مٹھی یا ایسی کسی چیز کے ساتھ جس کے ذریعے مسکین اپنے پیٹ کو سکون بخش دے اللہ پاک تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرتا ہے: گھر کے مالک کو جس نے اس کو دینے کا حکم دیا، بیوی جس نے اس کو تیار کیا اور خادم جس نے وہ کھانا فقیر کو تھمایا۔

مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۷۳۳۔

۱۵۹۳۰...... اللہ تعالیٰ صدقہ کو قبول فرماتا ہے اور اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر صاحب صدقہ کے لیے اس کی نشوونما اور بڑھوتری کرتا ہے۔ جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے کی دیکھ بھال نشوونما کرتا ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ کا ایک لقمہ بڑھ کر احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔

الترمذی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۳۱...... بندہ روٹی کا ٹکڑا صدقہ کرتا ہے وہ بڑھ چڑھ کر اللہ کے ہاں احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی برزة

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۵۰۱۔

۱۵۹۳۲...... سائل کو کچھ دے کر لوٹاؤ خواہ مکھی کے سر جتنی چیز ہو۔ الضعفاء للعقیلی عن عائشة رضی اللہ عنها

کلام:...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۱۴۵، الضعیفة ۱۹۸۳۔

۱۵۹۳۳...... سائل کو کچھ دے کر لوٹاؤ خواہ جلے ہوئے کھر (جانور کے پائے) کے ساتھ۔

موطا امام مالک، مسند احمد، التاریخ للبخاری، النسائی عن حواء بنت السکن

۱۵۹۳۴...... اگر تو اس (سائل) کو دینے کے لیے کچھ نہ پائے سوائے جلے ہوئے کھر کے تو وہی اس کے ہاتھ میں تھما دے۔

ابوداؤد، الترمذی، النسائی، الصحیح لابن حبان، مستدرک الحاکم عن ام بجید

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۹۹۔۔۔ بہت سے مالدار قیامت کے دن بہت تنگ دست ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ نے دیا تو انہوں نے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے ہر طرف خرچ کیا اور اس کے ساتھ نیک کام کیے۔ البخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۰۰۰۔۔۔ آدمی جب صدقہ میں کوئی چیز دیتا ہے تو ستر شیطانوں کی ہرزہ سرائی اور مکروشر سے اس کو آزادی مل جاتی ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۰۱۔۔۔ ابلیس اپنے مضبوط ترین اور سب سے قوی چیلوں کو ان لوگوں کے ورغلانے کے لیے بھیجتا ہے جو اپنے مال کو نیک کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ۔۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۱۳۵۹۔

صدقہ کی پرورش

۱۶۰۰۲۔۔۔ اللہ تعالیٰ تمہاری کھجور اور تمہارے لقمہ کی اس طرح پرورش کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے یا گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ کھجور کا دانہ اور لقمہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، ابن حبان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۰۰۳۔۔۔ جب کوئی پاکیزہ مال صدقہ کرتا ہے اور اللہ پاک پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ پاک اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے خواہ وہ کھجور کا دانہ ہو پھر وہ دانہ رحمٰن کے دست مبارک میں اتنی پرورش پاتا ہے حتیٰ کہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے یا گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے۔ الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰۰۴۔۔۔ رزق کا دروازہ عرش سے لے کر زمین کے پیٹ میں جگہ پکڑنے تک کھلا ہی کھلا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بندے کو اس کی ہمت اور مشقت کے بقدر عطا کرتا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن الزبیر

کلام: ۔۔۔۔۔۔ روایت محل کلام ہے۔ ضعیف الجامع ۱۸۴۳، الکشف الالٰہی ۲۳۶۔

۱۶۰۰۵۔۔۔ جنت میں ایک گھر ہے جس کو سخیوں کا گھر کہا جاتا ہے۔ سنن ابی داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: ۔۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۱۸۹۴۔ امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی الاوسط کے حوالہ سے نقل کیا اور فرمایا اس روایت میں محمد بن عبداللہ منفرد ہے اور اس کے ترجمہ (حالات) سے ہم کو آگاہی نہیں۔ مجمع الزوائد ۱۲۸/۳۔

۱۶۰۰۶۔۔۔ مال میں زکوٰۃ کے سوا بھی حق ہے۔ الترمذی عن فاطمۃ بنت قیس

کلام: ۔۔۔۔۔۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس حدیث کی اسناد قابل اعتبار نہیں اور ایک راوی ابوحمزہ میمون الاعور ضعیف ہے۔ ترمذی ۶۶۰، ۶۵۹۔ نیز دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۳۶، ضعاف الدار قطنی۔

۱۶۰۰۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اللہ نے لوگوں کی حاجت روائی کے لیے خاص کر دیا ہے لوگ اپنی ضروریات میں ان کی طرف قدم اٹھاتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے عذاب سے مامون ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۰۰۸۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی کچھ اقوام ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے منافع کے لیے نعمتوں سے سرفراز کر رکھا ہے۔ اور یہ نعمتیں ان میں اس وقت تک رکھی ہیں جب تک وہ خرچ کرتے رہیں اور جب وہ منع کرنا شروع کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے وہ نعمتیں کھینچ لیتا ہے۔ اور دوسروں کے سپرد کر دیتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۰۰۹۔۔۔ رزق کی چابیاں عرش کی جانب متوجہ ہوتی ہیں اور اللہ پاک لوگوں پر رزق نازل کرتا ہے ان کے خرچوں کے بقدر۔ جو کثرت کے ساتھ خرچ کرتا ہے اس پر کثرت کے ساتھ رزق نازل ہوتا ہے اور جو کمی کرتا ہے اس پر بھی کم نازل ہوتا ہے۔ الدار قطنی فی الافراد عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:... ضعیف الجامع ۲۰۹۸۔

۱۶۰۱۰ میں صرف ایک مبلغ ہوں اور اللہ ہدایت دینے والا ہے، میں تو قاسم ہوں اور اللہ عطا کرنے والا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۱۱ اے بلال! خرچ کر اور عرش والے سے کمی کا خوف نہ کر۔

البزار عن بلال وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۱۲ مریضوں اور غموں کا علاج کرو صدقات کے ساتھ، اللہ تعالیٰ تمہاری تکلیف دور کردے گا اور تمہارے دشمن پر تمہاری مدد کرے گا۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:- روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۳۱۶، کشف الخفاء ۱۰۷۸۔

۱۶۰۱۳ جانتے ہو شیر اپنی دھاڑ میں کیا کہتا ہے؟ وہ کہتا ہے:

اے اللہ! مجھے نیکی اور بھلائی کرنے والے پر مسلط نہ فرما۔ الکبیر للطبرانی فی مکارم الاخلاق ۱۱۳۳، الضعیفۃ ۲۶۹۰

۱۶۰۱۴ دو اخلاق ایسے ہیں جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے اور دو اخلاق ایسے ہیں جن کو اللہ مبغوض رکھتا ہے۔ جن دو اخلاق کو اللہ محبوب رکھتا ہے وہ سخاوت و درگزری ہیں اور وہ دو اخلاق جن کو اللہ پاک مبغوض رکھتا ہے وہ بداخلاقی اور بخل ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو لوگوں کی حاجت روائی پر لگا دیتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمرو

کلام:... ضعیف الجامع ۲۸۳۳، الضعیفۃ ۲۰۷۔

۱۶۰۱۵ نیکی کے دروازوں میں سب سے بہترین دروازہ صدقہ کا ہے۔ الافراد للدارقطنی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۰۱۶ کوئی دن ایسا نہیں کہ جب لوگ صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے اترتے ہیں اور ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بہترین بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روک رکھنے والے کے مال کو ضائع کر۔ السمعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۱۷ کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ایک فرشتہ آسمان میں منادی کرتا ہے: اے اللہ! خرچ ہونے والے مال کا نعم البدل دے اور روک رکھے جانے والے مال کو ضائع کر۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن سبرۃ

۱۶۰۱۸ اللہ تعالیٰ کریم ہے، کرم (سخاوت) کو پسند کرتا ہے، جواد (فیاض) ہے اور جود (فیاضی) کو پسند کرتا ہے، اچھے اخلاق کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا اخلاق سے نفرت کرتا ہے۔ ابن عساکر، الضیاء عن سعد بن ابی وقاص

۱۶۰۱۹ اللہ تعالیٰ بخیل کو زمین کا کونا تک بڑھا دیتا ہے۔ ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:... ضعیف الجامع ۱۵۵۵۔

صدقہ حلال مال سے ہونا چاہئے

۱۶۰۲۰ جس نے ایک کھجور دانے کے برابر بھی پاکیزہ مال صدقہ کیا اور اللہ پاک پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں قبول فرماتا ہے، پھر اس کے مالک کے لیے اس کی تربیت و پرورش فرماتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی تربیت و پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ دانہ بڑھ کر پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۲۱ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! اپنا خزانہ میرے پاس رکھوا دے، جو جلے گا اور نہ غرق ہوگا، نہ اس کو میرے پاس سے کوئی چوری کر سکے گا، جب تجھے اس کی سخت ترین حاجت ہوگی تجھے اسے پورا ادا کر دیا جائے گا۔ شعب الایمان للبیہقی عن الحسن مرسلاً

کلام:... ضعیف الجامع ۴۰۲۳۔

۱۶۰۲۲ — تم میں سے کس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو اپنا مال ہی زیادہ محبوب نہ ہو؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اس کا مال تو وہ ہے جو وہ آگے بھیج دے اور اس کے وارثوں کا مال وہ ہے جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ جائے۔ البخاری، النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۲۳ — کثرت والے ہی قیامت کے دن قلت والے ہیں۔ مگر جس نے اپنا مال یوں یوں خرچ کیا اور پاکیزہ طریقہ سے کمایا۔

ابن ماجہ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۰۲۴ — مدد آسمان سے بقدر مشقت کے حاصل ہوتی ہے اور صبر بقدر مصیبت کے نازل ہوتا ہے۔ الحسن بن سفیان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۲۵ — صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۲۹، ضعیف الجامع ۳۵۴۲، روایت ضعیف ہے۔

۱۶۰۲۶ — خفیہ صدقہ پروردگار کے غصہ کو بجھاتا ہے، صلہ رحمی عمر زیادہ کرتی ہے اور نیکی کے کام برائیوں سے بچاتے ہیں۔

الصحیح لابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۰۲۷ — میں اپنی انگوٹھی اللہ کی راہ میں صدقہ کروں یہ مجھے کعبہ کے لیے ہزار درہم ہدیہ بھیجنے سے زیادہ محبوب ہے۔

الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: ...... علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع میں اس کو الاوسط للطبرانی کے حوالہ سے نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ اس میں ایک متکلم فیہ راوی ہے ابو العنبس۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۳/۱۱۳۔

۱۶۰۲۸ — ایک آدمی مہار لگی ہوئی اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اس کے بدلے قیامت کے روز سات سو اونٹنیاں ہوں گی اور سب مہار بندھی ہوں گی۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۲۹ — ایک آدمی مہار لگی ہوئی اونٹنی لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یارسول اللہ!) یہ اللہ کی راہ میں (وقف) ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھے جنت میں اس کے عوض سات سو مہار لگی ہوئی اونٹنیاں ملیں گی۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۳۰ — جو مسلمان اپنے ہر مال میں سے ایک ایک جوڑا اللہ کی راہ میں دے دے (مثلاً بکریوں میں ایک نر مادہ اسی طرح اونٹوں اور گایوں وغیرہ میں) تو جنت کے تمام دربان اس کا استقبال کریں گے اور ہر ایک اس کو اپنے پاس بلائے گا۔

مسند احمد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۰۳۱ — ایک سائل ایک عورت کے پاس آیا جو منہ میں لقمہ لئے ہوئے تھی۔ عورت نے وہی لقمہ نکال کر سائل کو دے دیا۔ پھر کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ اس عورت کو اللہ نے ایک نرینہ اولاد عطا کی۔ بچہ جب بڑا ہوا تو ایک بھیڑیا اس کو اٹھا کر لے گیا عورت بھیڑیے کے پیچھے پیچھے میرا بچہ میرا بچہ کہتی ہوئی دوڑی۔ اللہ پاک نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ بھیڑیے کو پکڑو اور اس کے بچہ کو اس کے منہ سے چھڑا لے اور اس کی ماں کو کہہ دینا کہ اللہ تجھ کو سلام کہتا ہے اور کہنا کہ یہ لقمہ اس کے لقمہ کے بدلے ہے۔ ابن صصری فی امالیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۰۳۲ — بہر حال ڈاکہ زنی تو تجھے بہت کم پیش آئے گی حتیٰ کہ قافلے مکہ تک بغیر محافظوں کے آیا کریں گے۔ جبکہ تمہارا فقر و فاقہ تو یاد رکھو! قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ کوئی اپنا صدقہ لے کر نہ نکلے اور اس کو کوئی قبول کرنے والا نہ ملے۔ پھر تم میں سے کوئی اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا اس طرح کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل ہوگا اور نہ کوئی ترجمان ہوگا جو دونوں کو ایک دوسرے کی بات پہنچائے۔ پھر پروردگار اس کو فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال نہیں عطا کیا؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں، ضرور۔ پروردگار فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجے۔ وہ عرض کرے گا: ضرور کیوں نہیں۔ پھر وہ اپنے دائیں دیکھے گا تو صرف جہنم ہی کو پائے گا، بائیں دیکھے گا تو وہاں بھی جہنم ہی کو پائے گا۔ پس جو بھی ہو وہ اپنے آپ کو جہنم سے بچائے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ ہی جہنم کی آگ سے بچ جائے۔ البخاری عن عدی بن حاتم

۱۶۰۳۳ یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ الی آخر الآیۃ

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی اول) اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد وعورت (پیدا کرکے روئے زمین پر) پھیلا دیئے اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو اور (قطع مودت) ارحام سے (بچو) کچھ شک نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اور یہ آیت پڑھی:

یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد

اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا بھیجا ہے۔

یہ آیت تلاوت فرما کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی ایک دینار خرچ کرے ایک درہم خرچ کرے کوئی کپڑا صدقہ کردے، ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور ہی صدقہ کردے اور کچھ نہیں تو ایک کھجور کا ٹکڑا ہی صدقہ کردے۔ مسلم عن جریر

۱۶۰۳۴ لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی اول) اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد وعورت (پیدا کرکے روئے زمین پر) پھیلا دیئے اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو اور (قطع مودت) ارحام سے (بچو) کچھ شک نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا بھیجا ہے اور خدا سے ڈرتے رہو بے شک اللہ خبردار ہے جو تم عمل کرتے ہو، آدمی اپنے دیناروں میں سے ایک دینار خرچ کرے ایک درہم خرچ کرے، اپنا کوئی کپڑا صدقہ کرے، گندم کا ایک صاع، کھجور کا ایک صاع حتی کہ صدقہ کرے حتی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کردے۔

مسند احمد، مسلم، النسائی عن جریر

۱۶۰۳۵ آدمی گندم کا ایک صاع صدقہ کرے اور کھجور کا ایک صاع صدقہ کرے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی جحیفۃ

۱۶۰۳۶ میرے لیے یہ بات خوشی کی نہیں ہے کہ میرے پاس سونے کا احد پہاڑ ہو اور تیسری رات آجائے اور اس میں سے ایک دینار بھی باقی ہو سوائے اس دینار کے جو میں نے قرض اتارنے کے لیے رکھ لیا ہو۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۳۷ اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: مجھے پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ سونے کا ہو اور اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس تیسری رات آجائے، الا یہ کہ وہ دینار جو میں نے قرض اتارنے کے لیے رکھا ہو، مگر اس صورت میں راضی ہوں کہ میں اس کو اللہ کے بندوں میں یوں یوں ہاتھ بھر بھر کر دائیں بائیں خرچ کردوں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے ابوذر! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: کثیر مال والے قیامت کے دن قلیل مال والے ہوں گے مگر وہ لوگ جنہوں نے اپنا مال یوں یوں خرچ کیا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۰۳۸ اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ سونے کا ہو اور تمام کا تمام خرچ کردوں مگر تین دینار بچالوں۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

۱۶۰۳۹ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ سونے کا ہو پھر اس حال میں مجھ پر تیسری رات آجائے اور اس میں سے کچھ بھی باقی رہ جائے سوائے اس مال کے جو میں قرض چکانے کے لیے رکھ لوں۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۴۰ مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ احد پہاڑ میرے لیے سونے کے پہاڑ میں تبدیل ہوجائے اور تین راتوں کے بعد اس میں سے ایک

دینار بھی باقی بچ جائے سوائے اس کے جو میں نے قرض کے لیے بچا رکھا ہو۔ البخاری عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۱ـــ مجھے نماز میں سونے کی ڈلی یاد آگئی (جو گھر میں رکھی ہوئی تھی) پس میں نے ناپسند کیا کہ وہ رات بھر ہمارے پاس رہے لہٰذا میں نے اس کو تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔ مسند احمد، البخاری عن عقبۃ بن الحارث

۱۹۰۴۲ـــ مجھے عصر (کی نماز) میں سونے کا ایک ٹکڑا یاد آگیا جو ہمارے پاس تھا پس میں نے ناپسند کیا کہ وہ رات بھر ہمارے پاس رہے چنانچہ میں نے اس کو تقسیم کرنے کا ارادہ کر دیا۔ النسائی عن عقبۃ بن الحارث

۱۹۰۴۳ـــ جس نے اپنے بھائی کو روٹی کھلائی حتیٰ کہ اس کو سیر کر دیا اور پانی پلایا حتیٰ کہ اس کو سیراب کر دیا اللہ پاک اس کو جہنم سے سات خندقیں دور فرما دے گا ہر خندق سات سو سال کی مسافت جتنی وسیع ہوگی۔ النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۹۰۴۴ـــ اے ابن آدم! تو زائد مال خرچ کر دے یہ تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو اس کو روک لے تو یہ تیرے لیے بدتر ہے بقدر گذر بسر روزی رکھنے پر تیرے لیے کوئی ملامت نہیں ہے خرچ اس شخص سے شروع کر جس کے معاش کی ذمہ داری تجھ پر ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۵ـــ بندہ کہتا ہے میرا مال، میرا مال، حالانکہ اس کا مال تو صرف تین چیزیں ہیں جو کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر پرانا کر دیا اور دے کر (آخرت کے لیے) جمع کر لیا اور جو اس کے علاوہ ہے وہ جانے والا ہے اور بندہ اس کو لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔

مسند احمد، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۶ـــ ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، اے ابن آدم تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔ مسند احمد، مسلم، ابن حبان، النسائی عن عبداللہ بن الشخیر

۱۹۰۴۷ـــ ہاتھ تین ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، دینے والے کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ کے ساتھ ہے اور سائل کا ہاتھ نیچے ہے۔ پس فضل (زائد) مال دیدے اور (تمام مال خرچ کر کے) اپنے آپ کو مت تھکا۔ مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن مالک بن نضلۃ

۱۹۰۴۸ـــ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ سوال کرنے والا ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۹۰۴۹ـــ ایک آدمی جنگل میں تھا کہ اس نے بادلوں میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو۔ چنانچہ وہ بادل وہاں ایک طرف کو الڈا اور اس نے سارا پانی ایک پتھریلی زمین پر برسا دیا جہاں سے وہ سارا پانی ایک نالے میں جمع ہو کر بہنے لگا۔ آدمی پانی کے پیچھے پیچھے چل دیا، آگے جا کر دیکھا کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اس پانی کو اپنے پھاوڑے کے ساتھ کھینچ رہا ہے۔ آدمی نے باغ والے سے اس کا نام پوچھا، باغ والے نے وہی نام بتایا جو اس نے بادلوں میں سے سنا تھا۔ پھر باغ والے نے پوچھا اللہ کے بندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ بندہ نے کہا یہ پانی جس بادل سے برسا ہے اس بادل سے میں نے آواز سنی تھی کہ تیرے نام سے اس کو حکم ملا تھا کہ تیرے باغ کو سیراب کرے۔ اب تو بتا کہ تیرا اس میں کیا طرز عمل ہے؟ باغ کے مالک نے کہا جب تو نے اتنی بات کہہ دی ہے تو سن میں پیداوار کو دیکھتا ہوں اور ایک تہائی مال صدقہ خیرات کر دیتا ہوں میں اور میرے بچے ایک تہائی مال کھانے کے لیے رکھ لیتے ہیں اور ایک تہائی مال باغ میں واپس لگا دیتا ہوں۔

مسند احمد، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

دو آدمیوں پر حسد جائز ہے

۱۹۰۵۰ـــ حسد صرف دو شخصوں کے ساتھ کرنا جائز ہے: ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اس کو حق کے راستوں میں خرچ کرتا ہوں اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے حکمت اور علم عطا کیا ہو اور وہ اس کے ذریعے فیصلے کرتا ہو اور دوسروں کو وہ علم سکھاتا ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۵۱ مسلمان امانت دار خزانچی جو روپے جو حکم سے مطابق پورا پورا اور خوشی کے ساتھ اس مستحق کو صدقہ میں دے دے جس کے لیے اس کو حکم ہوا ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۵۲ خیر کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی خیر کرنے والے کی طرح ہے۔

البزار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما، الکبیر للطبرانی عن سهل بن سعد وعن ابی مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۵۳ خیر کا راستہ بتانے والا خیر کرنے والے کی طرح ہے۔ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.... الترمذی کتاب العلم باب ماجاء الدال علی الخیر کفاعله رقم ۲۶۷۰ وقال غریب۔ روایت ضعیف ہے۔

۱۶۰۵۴ خیر بتانے والا خیر کرنے والے کی طرح ہے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.... روایت ضعیف ہے ۱۳۶۲۔

۱۶۰۵۵ خیر پر دلالت کرنے والا گویا خیر کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ مصیبت زدوں کی دادرسی کو پسند کرتا ہے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الضیاء عن بریدة، ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنہم

کلام:.... اسنی المطالب ۶۶۹ و کشف الخفاء ۱۲۹۸ ضعیف الجامع ۲۹۹۱۔

۱۶۰۵۶ مخلوق ساری اللہ کی عیال ہے پس تمام مخلوق میں اللہ کو سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی عیال کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہے۔

مسند ابی یعلی، مسند البزار عن انس رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:.... الضعیفة ۲۹۰۲۔

۱۶۰۵۷ اپنی عزت وآبرو کی حفاظت اپنے اموال کے ساتھ کرو۔ الخطیب فی التاریخ عن ابی هریرة، ابن لال عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۰۵۸ تین آدمی تھے۔ ایک کے پاس دس دینار تھے اس نے ایک دینار صدقہ کردیا۔ دوسرے کے پاس دس اوقیہ چاندی تھی اس نے ایک اوقیہ چاندی صدقہ کردی۔ اور تیسرے کے پاس سو اوقیہ چاندی تھی اس نے دس اوقیہ چاندی صدقہ کردی۔ لیکن یہ سب لوگ اجر میں برابر برابر ہیں۔ کیونکہ ہر ایک نے اپنے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کردیا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی مالک

کلام:.... ضعیف الجامع ۲۵۹۸۔

۱۶۰۵۹ ایک درہم ایک لاکھ درہم سے سبقت لے گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم صدقہ کردیا جبکہ دوسرے شخص کے پاس بہت مال تھا جس میں سے ایک لاکھ درہم نکال کر اس نے وہ صدقہ کردیے۔

النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۰۶۰ عمدہ اخلاق نفع بخش ہے اور بدخلقی نحوست ہے۔ القضاعی عن ابن عمر، مسند الفردوس للدیلمی عن علی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام:.... ضعیف الجامع ۲۷۳۵ و اسنی المطالب ۵۸۱۔

۱۶۰۶۱ سخی خوش خلق نوجوان اللہ کو بداخلاق کنجوس بوڑھے عبادت گزار سے زیادہ محبوب ہے۔

الحاکم فی التاریخ، مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:.... ضعیف الجامع ۳۳۷۷۔

صدقہ سے زندگی میں برکت

۱۶۰۶۲ مسلمان آدمی کا صدقہ عمر میں اضافہ کرتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور اللہ پاک اس کے طفیل فخر اور غرور کو دفع فرماتا ہے۔

ابوبکر بن مقسم فی جزئه عن عمرو بن عوف

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۳۴۱۔

۱۶۰۶۳ ہر تر جگر والی شے کو کھلانے پلانے میں اجر ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن سراقة بن مالک

۱۶۰۶۴ ہر جگر والی شے میں اجر ہے۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن سراقة بن مالک، مسند احمد عن ابن عمرو

۱۶۰۶۵ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے ابن آدم! خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۰۶۶ کھجور کی چند مٹھیاں مومن کا مہر ہیں۔ الافراد للدارقطنی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۱۴۰۳، الکشف الالٰہی ۶۹۵۔

۱۶۰۶۷ اپنے اموال کے ساتھ اپنی آبروؤں اور عزتوں کی حفاظت کرو اور کوئی بھی اپنی زبان کے ساتھ اپنے دین کا دفاع کرے۔

الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام: اسنی المطالب ۱۰۰۳، ذخیرة الحفاظ ۲۸۵۶۔

۱۶۰۶۸ ہر شخص اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عقبة بن عامر

۱۶۰۶۹ کتنی عورتیں ایسی ہیں جن کا حق مہر صرف ستو کی چند مٹھیاں یا کھجور کی چند گٹھلیاں ہیں۔ الضعفاء للعقیلی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ترتیب الموضوعات ۱۳۱، التنزیہ ۲/۱۷۹، ضعیف الجامع ۱۶۰۶۹۔

۱۶۰۷۰ ... اگر مسکین (مانگنے والے) جھوٹ نہ بولتے تو ان کو واپس کرنے والے کبھی کامیاب نہ ہوتے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

کلام: ... المتناہیة ۱۲۹۳، التعقبات ۳۳۔

۱۶۰۷۱ بندہ جس قدر اچھا صدقہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے چھوڑے ہوئے مال پر اسی قدر اچھے وارث بناتا ہے۔

ابن المبارک عن ابن شہاب مرسلاً

کلام: ... ذخیرة الحفاظ ۲۳۳۴، ضعیف الجامع ۴۹۸۵۔

۱۶۰۷۲ کوئی بندہ صدقہ اور صلہ رحمی کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس کے طفیل اس پر کشادگی اور اضافے کا دروازہ کھول دیتا ہے اور کوئی بندہ مال بڑھانے کی غرض سے سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کو قلت کا شکار کر دیتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۰۷۳ جو مسلمان کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہناتا ہے وہ اللہ پاک کی حفاظت میں رہتا ہے جب تک کہ اس کپڑے کا کوئی ٹکڑا اس (مسکین) کے بدن پر رہے۔ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ... ضعیف الجامع ۵۱۴۷۔

۱۶۰۷۴ جو اللہ کے نام سے پناہ مانگے اس کو پناہ دیدو اور جو اللہ کے نام سے سوال کرے اس کو عطا کرو۔

مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ذخیرة الحفاظ ۵۱۰۷۔

۱۶۰۷۵ ... جو تم سے اللہ کے نام سے پناہ مانگے اس کو پناہ دو، جو اللہ کے نام سے سوال کرے اس کو عطا کرو، جو تم کو دعوت دے اس کی دعوت قبول کرو، جو تمہارے ساتھ نیکی کرے تم اس کا بدلہ چکاؤ، اور اگر بدلے کی کوئی چیز نہ پاؤ تو اس کے لیے اس قدر دعا کرو کہ تم کو گمان ہو جائے کہ تم نے بدلہ چکا دیا ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۰۷۶ جس سے اللہ کے نام پر سوال ہوا اور اس نے سائل کو دیا تو اللہ پاک اس کے لیے ستر نیکیاں لکھے گا۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کرتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور بھوکے کے لیے وہی کام دیتا ہے جو سیر کو دیتا ہے۔

مسند ابی یعلی، الدارقطنی فی العلل، ضعفہ الدیلمی عن ابی بکر

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۲۲، الضعیفۃ ۱۸۴۳۔

۱۶۰۸۹ جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ مسند البزار، الشیرازی فی الالقاب، الاوسط للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ، مسند احمد، مسلم، النسائی عن عدی بن حاتم، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ، ابو بکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

مسند البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۰۹۰ جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن معمر

۱۶۰۹۱ جہنم کی آگ کا فدیہ دو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا کیوں نہ ہو۔ ابن عساکر، ابن خزیمۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۰۹۲ اے عائشہ! جہنم کی آگ سے بچ! خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی سہی۔ ابن خزیمۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۰۹۳ اے عائشہ! جہنم کی آگ سے چھپ جا خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ بھی بھوکے کی بھوک دور کرتا ہے جس طرح سیر کو فائدہ دیتا ہے۔ مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۰۹۴ اے عائشہ! جہنم کی آگ سے بچ جا خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۰۹۵ یہ جہنم سے بچانے والا ہے اس شخص کو جو اس کو اچھی طرح ادا کرے اور اس سے صرف اللہ کی رضا مطلوب ہے۔ (یعنی صدقہ)۔

الکبیر للطبرانی عن میمونۃ بنت سعد

۱۶۰۹۶ دنیا میں جو اہل معروف (نیکی والے) ہیں وہی آخرت میں اہل معروف ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک اہل معروف کو جمع کرے گا اور ارشاد فرمائے گا: میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے تم سے جو بھی سرزد ہوا۔ اب میں اپنے بندوں کا معاملہ بھی تم پر چھوڑتا ہوں، پس آج جس کو چاہو نیکی دو تاکہ جس طرح تم دنیا میں اہل معروف تھے آخرت میں بھی اہل معروف بن جاؤ۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۰۹۷ اہل جہنم کو کھڑا کیا جائے گا وہ صف بندی کرلیں گے۔ پھر ان کے سامنے سے ایک مسلمان آدمی گذرے گا ان میں سے ایک آدمی مسلمان کو کہے گا:

اے فلاں! میرے لیے سفارش کردے۔ مسلمان ایک آدمی اس سے پوچھے گا تو کون ہے؟ وہ کہے گا: تو مجھے نہیں جانتا تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔ اسی طرح کوئی اور کہے گا: تو نے مجھ سے فلاں چیز مانگی تھی میں نے تجھے دی تھی۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنہ

نیکی کا صدقہ

۱۶۰۹۸ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک تمام اہل معروف (نیکی کرنے والوں) کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا اور فرمائے گا تمہاری یہ نیکی تھی جو میں نے قبول کرلی اب یہ لے لو۔ بندے عرض کریں گے: اے ہمارے معبود! اے ہمارے سردار! ہم اس کا کیا کریں جبکہ آپ اس کے ہم سے زیادہ لائق ہیں لہٰذا آپ ہی اس کو لے لیجئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: میں اس کا کیا کروں کیونکہ میں تو نیکی کے ساتھ معروف ہوں، تم اس کو لے لو اور گناہوں میں لت پت افراد کو دے دو۔ پس آدمی اپنے دوست سے ملے گا اور اس پر پہاڑوں کے برابر گناہ ہوں گے اور وہ

کرے اور کھجوروالا کھجور خرچ کرے اس دن سے پہلے پہلے کہ جب وہ اپنے آگے دیکھے تو جہنم کے سوا کچھ نظر آئے، بائیں دیکھے تو جہنم کے سوا کچھ نظر نہ آئے اور اپنے پیچھے دیکھے تب بھی جہنم کے سوا کچھ دکھائی نہ دے۔ الاوسط للطبرانی عن عدی بن حاتم

۱۶۱۰۴۔۔۔ کوئی بندہ ایسا نہیں جو صدقہ کرے اور صرف اللہ کی رضا مطلوب ہو تو اللہ پاک قیامت کے روز اس سے فرمائے گا: اے میرے بندے تو نے میری رضا چاہی، پس میں تیری (اور تیرے صدقہ کی) حقارت نہ کروں گا۔ پس میں تیرے جسم کو آگ پر حرام کرتا ہوں اور تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔ ابن لال، الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۰۵۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس امت سے عذاب پھیر دیتا ہے جس میں کسی نے بھی کوئی صدقہ کیا ہو۔ ابن شاھین، الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

کلام:۔۔۔۔ روایت میں ابوحذیفہ البخاری اسحاق بن بشر متروک ہے جس کی بناء پر روایت ضعیف ہے۔ کنزالعمال رقم بالا۔

۱۶۱۰۶۔۔۔ تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا جو اپنی جان پر بے جا خرچ کرتا تھا۔ وہ ایک مسلمان تھا۔ جب وہ کھانا کھالیتا تو بچا کھچا اپنے کوڑے کرکٹ کے مقام پر ڈال دیتا تھا۔ اس کوڑے پر ایک عبادت گذار آتا تھا اگر اس کو وہاں کوئی روٹی کا ٹکڑا ملتا تو اس کو کھالیتا، اگر سبزی ملتی وہ کھالیتا اور اگر کسی ہڈی پر گوشت لگا ملتا تو اس کو نوچ لیتا تھا۔ اسی طرح وقت بیتتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس بادشاہ کی روح کو قبض فرمالیا۔ پھر اس کے گناہوں کی پاداش میں اس کو جہنم برد کر دیا۔

پھر عابد وہاں سے جنگل میں چلا گیا وہاں اس کا گذر بسر جنگلی خوراک اور پانی پر تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس عابد کی روح کو بھی قبض کرلیا۔ پروردگار نے عابد سے دریافت فرمایا: کیا تیرے پاس کسی کی کوئی نیکی ہے؟ جس کو تو اس کا بدلہ ادا کرے؟ عابد نے انکار کر دیا۔ پروردگار نے فرمایا: پھر تیرا گذر بسر کس طرح ہوتا تھا؟ حالانکہ اللہ کو سب علم تھا۔ عابد نے عرض کیا: میں ایک بادشاہ کے کوڑے پر آتا تھا اگر مجھے وہاں روٹی کا ٹکڑا ملتا تو وہ کھالیتا، اگر سبزی ملتی تو اس کو کھالیتا اور اگر کوئی ہڈی گوشت لگی مل جاتی تو اس کو نوچ لیتا تھا۔ پھر آپ نے بادشاہ کی روح کو قبض کرلیا تو میں جنگل چلا گیا اور وہاں کی خوراک کو اپنی روزی بنالیا۔ اللہ عزوجل نے اس بادشاہ کو جہنم سے نکالنے کا حکم دیا جو کوئلہ ہو چکا تھا۔ عابد نے عرض کیا: پروردگار یہی وہ بادشاہ ہے جس کی کوڑے سے میں کھاتا تھا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: اے اس کا ہاتھ پکڑ اور اس نیکی کی وجہ سے جو اس کی طرف سے تجھے ملتی رہی اس کو جنت میں لے جا۔ اگر اس بادشاہ کو اپنی اس نیکی کا علم ہوتا تو میں اس کو جہنم میں داخل نہ کرتا۔

تمام، ابن عساکر وقال غریب وابن النجار عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے۔ کنزالعمال

۱۶۱۰۷۔۔۔ قیامت کے دن ایک منادی ندا دے گا: امت محمدیہ کے فقراء کہاں ہیں؟ اٹھو اور قیامت میں قائم صفوں میں گھس جاؤ، جس نے تم کو کوئی لقمہ کھلایا ہو یا کوئی گھونٹ پلایا ہو یا کسی نے میری خاطر تم کو کپڑا اوڑھنے کے لیے دیا ہو پرانا یا نیا، اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل کر دو۔ پس کوئی آدمی کسی کو پکڑے ہوئے ہوگا اور عرض کرے گا: اے پروردگار اس نے مجھے کھانا کھلا کر سیر کیا تھا۔ دوسرا کہے گا: اے پروردگار اس نے مجھے پلا کر سیراب کیا تھا۔ پس امت محمدیہ میں سے کوئی فقیر ایسا نہ بچے گا جس کے ساتھ کسی نے کوئی نیکی چھوٹی یا بڑی کی ہوگی مگر اللہ پاک ان سب کو جنت داخل کر دے گا۔ ابن عساکر عن ابراھیم بن ھدبۃ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔ ابراہیم بن ابن ہدبہ نے بغداد وغیرہ میں باطل روایات بیان کی ہیں۔ میزان الاعتدال ۱/۷۱۔

۱۶۱۰۸۔۔۔ قیامت کے دن مؤمن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔ ابن زنجویہ عن بعض الصحابۃ

۱۶۱۰۹۔۔۔ آدمی اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ القضاعی عن عقبۃ بن عامر

۱۶۱۱۰۔۔۔ اللہ عزوجل صدقہ کے طفیل ستر برائیوں کو دفع کرتا ہے۔ ابن صصری فی امالیہ وابوالشیخ فی الثواب وابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۱۱۔۔۔ مسلمان آدمی کا صدقہ عمر زیادہ کرتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور اس کے طفیل اللہ پاک کبر اور فخر کو ختم فرماتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن کثیر

۱۶۱۱۲۔۔۔ صدقہ بری موت کو دفع کرتا ہے۔ القضاعی عن رافع

ودرگذر سے کام لو اللہ تعالیٰ تم کو عزت دے گا اور کوئی بندہ اپنی جان کے لیے سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۱۳۶۔۔۔۔اے عائشہ خرچ میں تنگی نہ کر ورنہ اللہ تجھ پر تنگی کرے گا۔ تم عورتیں شوہر کی ناشکری بہت کرتی ہو اور صاحب رائے کی رائے پر غالب آنے کی کوشش کرتی ہو۔ جب تم سیر ہو جاتی ہو تو سست اور لاچار ہو جاتی ہو اور جب بھوکی ہوتی ہو تو ہاتھ پاؤں ڈھیلے ڈال دیتی ہو۔

ابن الانباری فی کتاب الاضداد عن منصور بن المعتمر مرسلاً

۱۹۱۳۷۔۔۔۔عطا کر اور شمار نہ کر ورنہ اللہ بھی تیرے ساتھ شمار کرے گا۔ ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۱۳۸۔۔۔۔خرچ کرتے رہو تھوڑے میں سے تھوڑا کرتے رہو شمار نہ کرو ورنہ تمہارے ساتھ بھی شمار کیا جائے گا اور جمع کر کر کے نہ رکھو ورنہ تم سے بھی جمع کر لیا جائے گا۔ العسکری فی الامثال عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۹۔۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس نے میری مخلوق میں سے کسی کمزور کے ساتھ کوئی نیکی کی لیکن اس کے پاس ایسا کچھ نہ تھا جس کو وہ اس کے بدلے میں دیتا تو میں اس کی طرف سے بدلہ دوں گا۔ الخطیب عن دینار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۴۰۔۔۔۔اے اہل اسلام اپنے اموال میں سے اللہ کو قرضہ دیا کرو وہ تمہارے قرضہ کو کئی گنا بڑھا دے گا۔ ابن سعد عن یحییٰ بن ابی کثیر مرسلاً

۱۹۱۴۱۔۔۔۔اے عبدالرحمن بن عوف! تو مالداروں میں سے ہے اور تو جنت میں صرف گھسٹ کر ہی داخل ہوگا۔ لہٰذا تو اللہ کو قرضہ دیا کر وہ تیری ٹانگیں کھول دے گا۔ ابن سعد، الکامل لابن عدی، الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم وتعقب، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عاصم بن عبدالرحمن بن عوف عن ابیہ

خیر کا ارادہ کرنے پر نیکی ملتی ہے

۱۹۱۴۲۔۔۔۔اعمال چھ ہیں، انسان چار ہیں، (چھ اعمال میں سے) دو دو ہیں: واجب کرنے والے۔ ایک برابر برابر ہے (اور ایسے دو عمل ہیں) ایک نیکی دس گنا ثواب رکھتی ہے اور ایک نیکی سات سو گنا ثواب رکھتی ہے۔ دو واجب کرنے والے اعمال میں سے ایک یہ ہے کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا دوسرا یہ کہ جو اس حال میں مرا کہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا تھا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ برابر سرابر ایک عمل یہ ہے کہ جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا حتیٰ کہ دل میں اس کو ٹھان لیا اور اللہ نے بھی اس عمل کو اس کے دل سے جان لیا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جائے گی۔ دوسرا برابر سرابر عمل اس شخص کا ہے جس نے کوئی برا عمل کیا اس کے لیے ایک برائی لکھ دی جائے گی۔ اور جس نے ایک نیکی کی اس کو دس گنا ثواب ملے گا اور جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس کو سات سو گنا ثواب ملے گا۔

جبکہ لوگوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن پر دنیا میں وسعت ہے اور آخرت میں بھی وسعت ہے۔ کچھ لوگوں پر دنیا میں تنگی ہے اور آخرت میں وسعت ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں ان پر دنیا میں وسعت ہے لیکن آخرت میں تنگی ہے اور کچھ (بدنصیب) ایسے ہیں جن پر دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں تنگی اور مشقت ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، الباوردی، مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن خریم بن فاتک

۱۹۱۴۳۔۔۔۔اللہ کے ہاں اعمال سات طرح کے اعمال ہیں۔ دو عمل واجب کرنے والے ہیں دو عمل برابر سرابر ہیں، ایک عمل دس گنا ہے، ایک عمل سات سو گنا ہے اور ایک عمل ایسا ہے جس کا ثواب صرف اللہ کو معلوم ہے۔ دو واجب کرنے والے عمل: جو شخص اللہ سے اس حال میں ملا کہ خالص اس کی عبادت کرتا تھا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ اور جو اس حال میں اللہ سے ملا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تھا تو اس کے لیے جہنم واجب ہو جائے گی۔ جس نے برا عمل کیا اس کو اس کے برابر سزا دی جائے گی اور جس نے نیکی کا صرف (پختہ) ارادہ کیا اس کو اس کے برابر سرابر ثواب ملے گا۔ جس نے نیک عمل کیا اس کو دس گنا ثواب ملے گا اور جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس کے لیے ایک درہم کا خرچ کرنا سات سو درہم خرچ کرنے کے برابر ہوگا اور ایک دینار سات سو دینار کے برابر ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے

لیے بدلے رکھتا ایسا عمل ہے جس کا ثواب صرف اللہ کو معلوم ہے۔ الحکیم، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

یہ روایت فضائل صوم میں بھی گزر چکی ہے۔

۱۶۱۴۴ بندہ روٹی کا ایک ٹکڑا صدقہ کرتا ہے جو اللہ کے ہاں بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی برزۃ

کلام:... ضعیف الجامع ۱۵۰۱

۱۶۱۴۵ مومن ایک کھجور صدقہ کرتا ہے یا اس کے برابر کوئی پاکیزہ شے صدقہ کرتا ہے کیونکہ اللہ صرف پاکیزہ (حلال) مال ہی قبول فرماتا ہے تو وہ صدقہ اللہ کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے پھر پروردگار اس کی پرورش کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ بڑے پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۱۴۶ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی بندہ نہیں جو پاکیزہ مال کا صدقہ کرے اور اس کا لقمہ رکھے تو وہ رحمٰن کے ہاتھ میں جاتا ہے، پھر رحمٰن اس کی پرورش کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے یا بچھڑے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ لقمہ بڑھ کر بڑے پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ الحکیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۴۷ تیرے مال میں تین شریک ہیں تو خود، بیماری اور وارث، اگر تجھ سے ہو سکے کہ ان میں سے عاجز نہ ہو تو ایسا ہی کر۔ الدیلمی عن ابن عمرو

۱۶۱۴۸ تجھے تیرا مال اچھا لگتا ہے یا تیرے وارثوں کا مال اچھا لگتا ہے؟ تیرا مال تو وہ ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا دے کر آگے بھیج دیا اور جان لے! تیرے مال میں تین شریک ہیں وہ مال تیرا ہے یا تیرے موالی (وارثوں) کا ہے پس وہ برباد ہونے کا سبب نہ بنیں تو تجھے بھی نہ ڈالیں۔ الصحیح لابن حبان عن ابن عمرو

جمع کردہ وارثوں کا ہوتا ہے

۱۶۱۴۹ تم میں سے کون ایسا شخص ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اس کے وارثوں کا مال اچھا لگتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو اس کے اپنے مال سے زیادہ اس کے وارثوں کا مال اچھا لگے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جان لو! تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو اس کے وارثوں کا مال اس کے اپنے مال سے اچھا لگتا ہو۔ کیونکہ تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے آگے بھیج دیا اور تیرے وارثوں کا مال وہ ہے جو تو نے پیچھے چھوڑ دیا۔ مسند احمد، ھناد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۱۵۰ بچ گئی ساری باقی رہ گئی ہے سوائے شانوں کے۔ الترمذی، صحیح عن عائشۃ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا باقی رہ گیا ہے؟ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) عرض کیا صرف شانے باقی رہ گئے ہیں (باقی اللہ کی راہ میں دے دیے ہیں) حضور ﷺ نے تب مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۵۱ ساری باقی ہے سوائے شانے کے۔ مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:... صحابہ رضی اللہ عنہم نے بکری ذبح کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صرف شانہ باقی رہ گیا ہے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۵۲ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور (دینا) شروع کر ان سے جو تیرے زیر پرورش ہیں۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۱۵۳ ہاتھ تین ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اوپر ہے دینے والے کا ہاتھ درمیان میں ہے اور لینے والے کا ہاتھ نیچے ہے۔

ابن جریر فی تھذیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۱۵۴ ہاتھ تین ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اوپر ہے معطی (دینے والے) کا ہاتھ اس کے ساتھ ہے اور سائل کا ہاتھ نیچے ہے۔ پس زائد مال دے دے اور اپنے نفس سے عاجز مت ہو۔ مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن مالک بن نضلۃ

۱۶۱۵۵ — اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ ابن جریر فی تھذیبہ عن صفوان

۱۶۱۵۶ — اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ پہلے ماں، پھر باپ، پھر بہن، بھائی پھر قریب سے قریب۔

الدارقطنی فی الافراد، الکبیر للطبرانی عن ابی رمثۃ

۱۶۱۵۷ — اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، جو تیری ذمہ داری میں ہیں ان پر خرچ کی ابتداء کر اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کو کرنے کے بعد مالداری برقرار رہے۔ ابن جریر فی تھذیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۱۵۸ — اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جو تیری عیال میں ہیں ان کے ساتھ خرچ کی ابتداء کر ماں، باپ، بہن، بھائی اور اسی طرح قریب پھر قریب۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین وسمرۃ معاً

۱۶۱۵۹ — دینے والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، الاوسط للطبرانی، العسکری فی الامثال عن عطیۃ السعدی

۱۶۱۶۰ — میرے پروردگار کی عزت کی قسم! بہت ہاتھ ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہیں، دینے والا اللہ کے ہاتھ میں رکھتا ہے اور اس کا ہاتھ درمیان میں ہے، دوسرا ہاتھ اس سے نیچے ہے۔ میرا رب کہتا ہے: میری عزت کی قسم! میں تجھ پر کشادگی کروں گا۔ کیونکہ تو نے میرے بندے پر ترس کھایا ہے۔ میری عزت کی قسم! میں تجھ سے تنگی دور کروں گا کیونکہ تو نے میرے بندے پر رحم کیا ہے۔ میری عزت کی قسم! میں تجھے اس کے بدلے اچھا مال دوں گا کیونکہ تو نے میرے بندے کو عطا کیا ہے۔

ابن عساکر عن سعید بن عمارۃ عن الحارث بن النعمان اللیثی عن انس رضی اللہ عنہ وسعید والحارث متروکان

کلام:...... سعید اور حارث دونوں ناقابل اعتبار راوی ہیں جن کی بناء پر روایت محل کلام ہے۔

۱۶۱۶۱ — صدقہ کرو کیونکہ صدقہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع ان سے کر جو تیری عیال میں ہیں: ماں، باپ، بہن، بھائی کو قریب پھر قریب۔ پھر آپ ﷺ نے تین تین بار ارشاد فرمایا: خبردار! ماں کو بیٹے کے بدلے سزا نہ ہوگی خبردار! باپ کو بیٹے کے بدلے سزا نہ ہوگی۔ ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن طارق بن عبداللہ المحاربی

۱۶۱۶۲ — اے لوگو! اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے اور اپنے ماتحت لوگوں سے خرچ کی ابتداء کر: ماں، باپ، بہن، بھائی، اور پھر قریب پھر قریب۔ خبردار! کسی ماں کو بیٹے کے بدلے میں نہ لیا جائے گا۔ النسائی، مسند ابی یعلی، ابونعیم عن طارق المحاربی

۱۶۱۶۳ — دینے والے کا ہاتھ اوپر رہے گا اور لینے والے کا ہاتھ نیچے رہے گا ہمیشہ قیامت تک کے لیے۔ الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۶۱۶۴ — اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ابن آدم! اگر تو زائد مال خرچ کردے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو روک لے تو تیرے لیے شر ہے، گذر بسر کے بقدر روزی روک رکھنے پر ملامت نہیں اور اس کے ساتھ شروع کر جو تیرے پیچھے ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

بقدر کفاف روزی ہو

۱۶۱۶۵ — مجھے چند کلمات وحی کیے گئے ہیں جو میرے کانوں سے داخل ہو کر میرے دل میں بیٹھ گئے ہیں: مجھے حکم ملا ہے کہ جو شرک کی حالت میں مر جائے میں اس کے لیے استغفار نہ کروں، جس نے اپنا زائد مال دے دیا وہ اس کے لیے بہتر ہے اور جس نے روک لیا وہ اس کے لیے برا ہے اور اللہ پاک کفایت سے بقدر روزی رکھنے پر ملامت نہیں فرمائیں گے۔ ابن جریر عن قتادہ مرسلاً

۱۶۱۶۶ — اللہ عزوجل بندہ پر ہنستا ہے جب وہ صدقہ دینے کے ساتھ ہاتھ پھیلاتا ہے اور جس پر اللہ عزوجل ہنستا ہے اس کی بخشش فرما رہا ہے۔

الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

ہے۔تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۸۸۔۔۔اے بلال کیا تجھے ڈر نہیں لگتا کہ جہنم میں اس کا بخار ہو۔اے بلال خرچ کر اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ رکھ۔

الحکیم الکبیر للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۱۸۹۔۔۔اے بلال عرش والے سے کمی کا خوف نہ کر۔بے شک اللہ تعالیٰ ہر روز کا رزق اتارتا ہے۔

الخطیب، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۹۰۔۔۔اپنی عزت و آبروؤں کی حفاظت اپنے اموال کے ساتھ کرو۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا وہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: شاعر اور جس کی زبان درازی کا تم کو خوف ہے اس کو عطا کرو۔الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔کشف الخفاء ۱۳۳۳،۱۴۸۳، مختصر المقاصد ۲۷۴۔

۱۶۱۹۱۔۔۔مجھے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! میں نے تم کو زائد مال دیا اور تم سے قرض کا سوال کیا۔پس جس نے میرے دیئے ہوئے مال میں سے مال دیا خوشی کے ساتھ میں اس کو دنیا میں ہی جلد اور اچھا مال دوں گا اور آخرت کے لیے بھی ذخیرہ کروں گا۔اور جس سے میں نے اس کی ناخوشی کے ساتھ مال لیا جس پر اس نے صبر کیا اور ثواب کی نیت رکھی میں اس کے لیے اپنی رحمت واجب کردوں گا، اس کو ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل کردوں گا اور (قیامت میں) اپنی زیارت کا شرف اس کو عطا کروں گا۔

الرافعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۹۲۔۔۔قیامت کے دن چیخنے والا چیخے گا: فقراء اور مساکین کا اکرام کرنے والے کہاں ہیں؟ تم جنت میں داخل ہوجاؤ، تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم رنجیدہ خاطر ہوگے۔اور ایک چیخنے والا قیامت کے دن چیخے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے فقراء اور مسکین مریضوں کی عیادت کی۔پس وہ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھیں گے اور اللہ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل کریں گے جبکہ دوسرے لوگ حساب کتاب کی شدت میں ہوں گے۔

ابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنہ، الشیرازی فی الالقاب والرافعی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

صدقہ کی بدولت توبہ نصیب ہوجائے

۱۶۱۹۳۔۔۔ایک آدمی نے کہا: آج رات میں صدقہ کروں گا وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اس کو چور کے ہاتھ میں رکھ آیا۔صبح کو لوگوں میں بات پھیلی کہ آج رات کسی نے چور کو صدقہ دیدیا۔صدقہ کرنے والے نے عرض کیا: اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں کہ تو نے چور کو صدقہ دلوادیا (جو اکارت گیا) آج رات میں پھر صدقہ کروں گا۔چنانچہ وہ رات کو صدقہ لے کر نکلا اور ایک بدکار عورت کے ہاتھ میں رکھ آیا۔صبح کو لوگوں میں بات پھیلی کہ آج کسی نے ایک زانیہ کو صدقہ دیدیا۔آدمی نے عرض کیا: زانیہ پر بھی اللہ کی حمد ہے۔آج میں پھر رات کو صدقہ کروں گا۔لہٰذا وہ صدقہ لے کر نکلا اور جاکر مالدار کے ہاتھ میں رکھ آیا۔صبح کو لوگ آپس میں بات چیت کرنے لگے کہ آج رات کسی مالدار کو کوئی آدمی صدقہ دے گیا ہے۔صدقہ کرنے والے نے یہ سن کر کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں چور پر، زانیہ پر اور مالدار پر۔پھر اس کو (غیب سے) کہا گیا: تو نے جو چور کو صدقہ دیا ممکن ہے وہ چوری سے باز آجائے، زانیہ کو جو صدقہ دیا ممکن ہے وہ زنا کاری سے باز آجائے اور مالدار کو صدقہ ہوا تو ممکن ہے کہ وہ سبق حاصل کرے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۹۴۔۔۔تم اجر میں سب کے سب برابر ہو تم سب نے اپنے اپنے مال کا دسواں حصہ دیا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۱۹۵۔۔۔تم میں سے ہر ایک نے اپنے مال کا دسواں حصہ دیا ہے اس لیے تم اجر میں سب برابر ہو۔السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۱۹۶ کتنی ہی ایسی چیزیں ہیں جن کا عوض ایک کھجور کی ایک گٹھلی ہے۔ الضعفاء للعقیلی، وابن لال، وابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: روایت ضعیف ہے۔

۱۶۱۹۷ ایک صدقہ اگر ستر ہزار انسانوں پر بھی گھوم جائے تو ان میں سے آخری انسان اجر میں پہلے کے اجر کی مانند ہوگا۔

ابو الشیخ، ابونعیم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۱۹۸ اگر اس کا یہ حصہ نہیں اور ہوتا تو تیرے لیے بہتر ہوتا۔ ابوداؤد، مسند احمد، مسند ابی یعلی، الباوردی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن جعدة بن خالد الجشمی

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو موٹے پیٹ والا دیکھا تو اس کے پیٹ میں لکڑی (یا انگلی) مار کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۹۹ صدقہ کرو، اس کا اجر تم دونوں میں آدھا آدھا ہوگا۔ مسند احمد عن عمیر مولی آبی اللحم

فائدہ: عمیر کہتے ہیں میں غلام تھا، اپنے آقا کے گوشت میں سے کچھ گوشت صدقہ کر دیا کرتا تھا، عمیر نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۰۰ اجر تم دونوں کے درمیان مشترک ہے۔ مستدرک الحاکم عن عمیر مولی آبی اللحم

۱۶۲۰۱ سائل سوال کرتا ہے تو وہ انسان ہوتا ہے اور نہ جن، بلکہ وہ رحمن کے ملائکہ میں سے ہوتا ہے یہ ملائکہ بندگان خدا کا امتحان لیتے ہیں اس رزق میں جو ان کو حاصل ہے کہ وہ اس میں کیا عمل اختیار کرتے ہیں۔ الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۲۰۲ بندہ پر نعمت جس قدر زیادہ ہوتی ہے اسی قدر لوگوں کا خرچ اس پر بوجھ ہوتا ہے پس جو لوگوں کی ذمہ داری اٹھانے سے عاجز ہوتا ہے وہ اس نعمت کو زوال کے لیے پیش کر دیتا ہے۔

ابوسعید السمان فی مشیختہ وابو اسحاق المستملی فی معجمہ وصحفہ والخطیب وابن النجار عن معاذ، وفیہ احمد بن معدان العبدی، قال ابو حاتم مجہول والحدیث الذی رواہ باطل، واوردہ الشیرازی فی الالقاب عن عمر بن الخطاب موقوفاً

کلام: ... یہ حدیث ضعیف ہے: الاتقان ۱۴۳۵، اسنی المطالب ۱۳۹۷۔

۱۶۲۰۳ کیا میں تم کو اللہ تعالیٰ کے ہدیہ کے بارے نہ بتاؤں جو وہ اپنے بندے کے پاس بھیجتا ہے اس کی مخلوق میں سے فقیر اللہ کا ہدیہ ہیں بندہ اس کو قبول کرے یا چھوڑ دے۔ ابن النجار عن معاذ بن محمد بن ابی بن کعب عن ابیہ عن جدہ

سخاوت ..... الاکمال

۱۶۲۰۴ اللہ پاک اپنے کسی ولی کی عادت سخاوت کے علاوہ کسی چیز پر نہیں بناتا۔

ابن عساکر عن عروة مرسلاً، ابن عساکر والدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام: ... روایت ضعیف ہے: المقرر ۲۷۹، الکشف الالٰہی ۴۸۳۔

۱۶۲۰۵ جو لوگوں کی محبت چاہتا ہے تو وہ اپنا مال خرچ کرے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۰۶ اللہ عزوجل نے کسی ولی کی عادت سخاوت اور حسن اخلاق کے علاوہ کسی چیز پر پختہ نہیں بنائی۔ الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام: ... الاتقان ۲۰۱۹، اسنی المطالب ۱۲۴۳۔

۱۶۲۰۷ سخاوت جنت میں اگنے والا ایک درخت ہے، جنت میں صرف سخی ہی داخل ہوتا ہے اور بخل جہنم میں اگنے والا ایک درخت ہے، جہنم میں بخیل ضرور داخل ہوگا۔ الحسن بن سفیان، الخطیب فی کتاب البخلاء، ابن عساکر عن عبداللہ بن جراد

کلام: ... روایت ضعیف ہے: اتحاف السادة المتقین ۳۲۷، الفوائد ۲۱۲۔

۱۶۲۰۸ — سخاوت جنت میں ایک درخت ہے سخی اس درخت کی ایک ٹہنی تھام لیتا ہے۔ ٹہنی اس کو اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک اس کو جنت میں داخل نہ کرالے۔ بخل جہنم میں ایک درخت ہے، جو بخیل ہوتا ہے وہ اس درخت کی ایک ٹہنی تھام لیتا ہے۔ ٹہنی بھی اس کو اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک اس کو جہنم میں داخل نہ کرالے۔ الخطیب فی التاریخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: ترتیب الموضوعات ۵۶۶، ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۹۰۔

۱۶۲۰۹ — سخی اللہ کی طرف حسن ظن رکھتے ہوئے سخاوت کرتا ہے اور بخیل اللہ کے ساتھ بدگمانی کی وجہ سے بخل کرتا ہے۔

ابوالشیخ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

سخی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے

۱۶۲۱۰ — جاہل سخی اللہ کو بخیل عالم سے زیادہ محبوب ہے۔ الخطیب، الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۱۱ — اللہ تعالیٰ کا فرسخی کے لیے جہنم کا حکم فرمائیں گے تو اللہ پاک جہنم کے داروغے سے فرمائے گا: اس کو عذاب دے مگر ہلکا عذاب کر جس قدر دنیا میں اس نے سخاوت کی تھی۔ ابوالشیخ فی الثواب والدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۲۱۲ — سخی کے گناہ سے کنارہ کشی کرو۔ بے شک جب بھی وہ لغزش کھاتا ہے اللہ پاک اس کا ہاتھ تھامنے ہوتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیھقی، الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ...... تذکرۃ الموضوعات ۹۳، التعقبات ۴۰، التحافی ۵۳۔

۱۶۲۱۳ — سخی کی لغزش سے کنارہ کرو۔ کیونکہ وہ جب بھی پھسلتا ہے رحمٰن اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۱۴ — حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے میکائیل علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے اسرافیل کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

میں اپنے لیے اس دین پر راضی ہو گیا ہوں، اور اس کو درست کرنے والی شے صرف سخاوت اور حسن اخلاق ہیں۔ خبردار! اس دین کا اکرام کرو ان دونوں چیزوں کی رعایت کے ساتھ، جب تک تم اس دین کے ساتھ ہو۔

الرافعی عن انس رضی اللہ عنہ، وقال قال ابو عبداللہ الدقاق: ھذا حسن من ھذا الطریق

۱۶۲۱۵ — اللہ تعالیٰ دینداری میں فسق وفجور کرنے والے اور اپنی روزی میں حماقت کرنے والے سخی کو اس کی سخاوت کی وجہ سے جنت میں داخل فرمادیتے ہیں۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۱۶ — جنت سخیوں کا گھر ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! جنت میں بخیل داخل ہوگا اور نہ والدین سے قطع تعلق کرنے والا اور نہ وہ شخص جنت میں داخل ہوگا جو دے کر احسان جتائے۔

الکامل لابن عدی، ابوالشیخ، الخطیب فی کتاب البخلاء، الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: التنزیہ ۲/۱۳۰، ۱۳۱، کشف الخفاء ۱۰۹۳، اللآلی ۲/۹۶۔

۱۶۲۱۷ — فیاضی اللہ کے فیض سے ہے۔ پس فیاضی (سخاوت) کرو اللہ تم پر فیاضی کرے گا۔ آگاہ رہو اللہ تعالیٰ نے فیاضی کو پیدا فرمایا اور اس کو آدمی کی شکل میں کر دیا ہے اور اس کی جڑ کو شجر طوبیٰ (جنتی درخت) کی جڑ میں راسخ کر دیا ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ کی ٹہنیوں کے ساتھ اس کی ٹہنیوں کو مضبوط کر دیا ہے اور اس کی کچھ ٹہنیاں دنیا میں لٹکا دی ہیں۔ پس جو ان ٹہنیوں میں سے کسی ٹہنی کے ساتھ لٹک گیا اللہ پاک اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔ خبردار! سخاوت ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ اور اللہ پاک نے بخل کو اپنی ناراضگی سے پیدا کیا ہے اس کی جڑ کو زقوم درخت کی جڑ میں راسخ کر دیا ہے اور اس کی بعض ٹہنیاں دنیا میں لٹکا دی ہیں۔ پس جو ان میں سے کسی ٹہنی کے ساتھ لٹک گیا

۱۶۲۳۰ جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو وہ اپنی جان پر خرچ کی ابتداء کرے، پھر اگر بچ جائے تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرے، پھر بچ جائے تو رشتہ داروں پر خرچ کرے اور پھر بچ جائے تو ادھر ادھر خرچ کرے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۳۱ بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو اور اپنے عیال والوں سے خرچ کی ابتداء کر۔

البخاری، ابوداؤد، النسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

صدقہ کی بہتر صورت

۱۶۲۳۲ بہترین صدقہ وہ ہے جو دینے کے بعد بھی پیچھے مالداری رہے، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنی عیال سے خرچ کی ابتداء کر۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۲۳۳ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی نیکی اور بھلائی کا رخ اچھے قدر دان لوگوں کی طرف کر دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کی نیکی اور بھلائی کا رخ برے اور ناقدرے لوگوں کی طرف کر دیتے ہیں۔

مسند الفردوس عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ... تذکرۃ الموضوعات ۶۸ ضعیف الجامع ۳۶۵ والضعیفۃ ۲۲۲۳۔

۱۶۲۳۴ دینار چار طرح کے ہیں: ایک دینار جو تو مسکین کو دے، ایک دینار جو تو غلام آزاد کرنے میں خرچ کرے، ایک دینار جو تو راہ خدا (جہاد) میں خرچ کرے اور ایک دینار وہ ہے جو تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔

الادب المفرد للبخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۲۳۵ ابن مسعود سچ کہتا ہے۔ تمہارا شوہر اور تمہاری اولاد زیادہ حقدار ہیں ان کی نسبت جن پر تو صدقہ کرے۔ البخاری عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی بیوی مالدار عورت تھیں انہوں نے زکوٰۃ ادا کرنا چاہی تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے ایسا مشورہ دیا، ان کی بیوی نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۳۶ اگر تو اپنے ماموؤں کو دیتا تو تیرے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔ مسلم عن میمونۃ بنت الحارث

۱۶۲۳۷ تم نیکی کرتے رہو خواہ وہ مستحق ہوں یا مستحق نہ ہوں۔ اگر تم نے مستحق کے ساتھ نیکی کی تو ٹھیک کیا اور اگر غیر مستحق کے ساتھ نیکی کی تو تم اس کے اہل ہو۔ ابن النجار، الخطیب فی الجامع، البیہقی فی المعرفۃ عن محمد بن علی مرسلاً

کلام: ... ضعیف الجامع ۲۳۰۵۔

۱۶۲۳۸ نیکی کرو مستحق اور غیر مستحق کے ساتھ، کیونکہ اگر تم نے مستحق کے ساتھ نیکی کی تو درست آدمی کے ساتھ نیکی کی اور اگر غیر مستحق کے ساتھ نیکی کی تو تم تو نیکی کرنے والے ہو۔ الخطیب فی رواۃ مالک عن ابن عمر، ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ... التمییز ۲۳۔

۱۶۲۳۹ تمہارے پاس کوئی اپنا مال لے کر آئے گا اور کہے گا یہ صدقہ ہے پھر خود ہاتھ پھیلا کر بیٹھ جائے گا، اس لیے بہترین صدقہ وہ ہے جو پیچھے مالداری چھوڑ کر دیا جائے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۴۰ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا فرمائے جس سے زمین ٹھہر گئی۔ ملائکہ کو پہاڑوں کی سختی پر بڑا تعجب ہوا، عرض کرنے لگے: پروردگار! کیا آپ کی مخلوق میں پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں لوہا۔ عرض کیا گیا: لوہے سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں آگ۔ عرض کیا: کیا تیری مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ کوئی طاقتور چیز ہے؟ فرمایا: ہاں پانی۔ عرض کیا گیا: آپ کی مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں ہوا۔ عرض کیا: کیا آپ کی مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ طاقتور کوئی شے

بے شک دنیا ہاں! جو صدقہ تم ادا کرو اسے دائیں ہاتھ سے کرے اور بائیں ہاتھ سے بھی چھپائے۔ مسند احمد، الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الترمذی ۱۱۶۸ ضعیف الجامع ۴۷۷۰، الترغیب الضعیفۃ ۹۲۔

۱۶۲۴۱ ... جب تم زکوۃ ادا کرو تو اس کا ثواب حاصل کرنا نہ بھولو یہ کہو:

اللھم اجعلھا مغنما ولا تجعلھا مغرما

اے اللہ! اس کو غنیمت بنا اور تاوان نہ بنا۔ ابن ماجہ، مسند ابی یعلی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف ابن ماجہ ۳۹۸ ضعیف الجامع ۳۸۶۔

خفیہ صدقہ کرنے کی فضیلت

۱۶۲۴۲ ... خفیہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے، صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے، نیکی کے کام برائیوں سے بچاتے ہیں اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنا ننانوے مصیبتوں کو دفع کرتا ہے جن میں سے ادنیٰ ترین مصیبت رنج و غم ہے۔ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۴۷۵، المقاصد الحسنۃ ۶۱۸۔

۱۶۲۴۳ ... صدقہ جلدی کرو، کیونکہ مصیبت صدقہ کو نہیں پھلانگ سکتی۔

الاوسط للطبرانی عن علی، شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۴۴ ... خفیہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ الصغیر للطبرانی عن عبداللہ بن جعفر، العسکری فی السرائر عن ابی سعید

کلام: ... احادیث القصاص ص ۳۸، اسنی المطالب ۸۱۳، حسن الاثر ۲۳۵۔

۱۶۲۴۵ ... کسی پر اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب وہ اللہ کے لیے خوشی کے ساتھ کوئی صدقہ کرے تو اس صدقہ کو اپنے والدین کی طرف سے کردے بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں۔ پھر اس کا اجر اس کے والدین کو بھی ہوگا اور اس کو بھی دونوں کے اجر کے برابر اجر ہوگا بغیر ان دونوں کے اجر میں کمی کیے۔ ابن عساکر عن ابن عمرو

کلام: ... تذکرۃ الموضوعات ۲۰۱، ضعیف الجامع ۵۱۰۹، الضعیفۃ ۲۸۷۔

۱۶۲۴۶ ... صدقہ میں زیادتی کرنے والا صدقہ کو روکنے والے کی طرح ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ... ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۰۸۔

۱۶۲۴۷ ... مساکین کو وہ چیز نہ کھلاؤ جس کو تم خود نہیں کھاتے۔ مسند احمد عن عائشۃ

۱۶۲۴۸ ... افضل ترین صدقہ وہ ہے جو برے مالک کے غلام پر کیا جائے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے المتناہیۃ ۲/۴۸۹، ضعیف الجامع ۱۰۲۰۔

۱۶۲۴۹ ... افضل صدقہ رمضان کا ہے۔ مسلیم الرازی فی جزئہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۰۱۹۔

۱۶۲۵۰ ... افضل ترین صدقہ وہ ہے جو فقیر کو خفیہ طور پر دیا جائے اور وہ محنت جو تنگدست کسی کے لیے کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... اس میں علی بن یزید ضعیف راوی ہے۔ فیض القدیر ۲/۳۸، ضعیف الجامع ۱۰۱۸۔

۱۶۲۵۱ ... افضل ترین صدقہ وہ ہے جو تو صحت و تندرستی کی حالت میں کرے جبکہ تو خود بھی اس کی حرص رکھتا ہو اور فقر و فاقہ سے ڈرتا ہو۔ اور صدقہ دینے میں ڈھیل مت کر حتیٰ کہ جب روح گلے میں اٹک جائے تب تو کہنے لگے فلاں کے لیے اتنا ہے، فلاں کے لیے اتنا ہے،

خیرو برکت والا صدقہ وہ ہے جو کہ مالداری کی حالت میں کیا جائے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۵۲۔۔۔ جب سائل بغیر اجازت تمہارے پاس گھس آئے تب تم اس کو کچھ نہ دو۔ ابن النجار عن عائشۃ وھو مما بیض لہ الدیلمی

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۳۱۹۔

۱۶۲۵۳۔۔۔ جب تم سائل کو تین مرتبہ جواب دے دو کہ ہم بھیجیں گے پھر بھی وہ باز نہ آئے تو تب اس کو جھڑکنے میں کوئی حرج نہیں۔

الافراد للدارقطنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ تذکرۃ الموضوعات ۶۲، ترتیب الموضوعات ۵۳۳، المختارات ۳۳۷۔

۱۶۲۵۴۔۔۔ سخی کو صدقات کرنا آفتوں کو روکتا ہے۔ مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ کشف الخفاء ۱۵۹۲، ضعیف الجامع ۳۳۵۱، المتناہیۃ ۹۲۹۔

۱۶۲۵۵۔۔۔ جب تم صدقہ کا ارادہ کرو تو اسے دے دو۔ مسند احمد، التاریخ للبخاری عن ابی عمرۃ

۱۶۲۵۶۔۔۔ پہلی نیکی کو مکمل کرنا (دوسری) نیکی کو شروع کرنے سے افضل ہے۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ ضعیف۔ فیض القدیر ۱۴۸۹، ضعیف الجامع ۲۰۱، کشف الخفاء ۳۵۰، المقاصد الحسنۃ ۳۳۷۔

الاکمال

۱۶۲۵۷۔۔۔ پہلے اپنی جان کو آگے رکھو اس پر خرچ کرو پھر اپنے والدین پر خرچ کرو پھر اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرو پھر اسی طرح قریب تر پھر قریب تر۔

الصحیح لابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۵۸۔۔۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر کوئی نعمت اتارتا ہے تو اس کو چاہیے کہ پہلے وہ اپنے آپ پر خرچ کرے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرۃ

۱۶۲۵۹۔۔۔ جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو وہ پہلے اپنے آپ سے ابتداء کرے، اگر بچ جائے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے، پھر بھی بچ جائے تو رشتہ داروں پر خرچ کرے پھر بھی بچ جائے تو ادھر ادھر خرچ کرے۔

الجامع لعبد الرزاق، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن خزیمہ، ابوعوانۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۰۔۔۔ جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو وہ پہلے اپنی جان سے شروع کرے اگر زیادہ ہو تو اپنے ساتھ اپنے اہل وعیال کو شامل کرے پھر بچ جائے تو دوسرے لوگوں پر صدقہ کرے۔ السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۱۔۔۔ جب تم میں سے کوئی محتاج ہو تو پہلے اپنی جان سے ابتداء کرے اگر زیادہ ہو تو اپنے اہل پر خرچ کرے پھر بھی بچ جائے تو اپنے عزیز و اقارب پر خرچ کرے پھر بھی بچ جائے تو ادھر ادھر خرچ کرے۔ الصحیح لابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۲۔۔۔ افضل ترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو اور صدقہ کی ابتداء اپنے عیال سے کر۔

الصحیح لابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۳۔۔۔ اگر تو اپنے ماموں (ننہال) کو صدقہ دیدیتی تو یہ تیرے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔ مسلم عن میمونۃ بنت الحارث

فائدہ:۔۔۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باندی آزاد کردی پھر رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۶۴۔۔۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو اپنے عیال کے ساتھ صدقہ کی ابتداء کر اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

الجامع لعبد الرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۵۔۔۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو اور ابتداء اپنے عیال سے کر اور گذر بسر کے بقدر روزی رکھنے پر کوئی ملامت نہیں۔

العسکری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۱ ...... جس نے راہ خدا میں اپنے اموال میں سے ایک جوڑا کسی چیز کا دیا اس کو جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا: عبداللہ! یہ بہترین (دروازہ) ہے۔ اور جنت کے بہت دروازے ہیں۔ جو اہل نماز میں سے ہوگا اس کو باب الصلاۃ سے بلایا جائے گا، جو اہل جہاد سے ہوگا اس کو باب الجہاد سے بلایا جائے گا، جو اہل صدقہ میں سے ہوگا اس کو باب الصدقہ میں سے بلایا جائے گا اور جو اہل صیام میں سے ہوں گے۔ ان کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ الصحیح لابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۲ ...... جو مسلمان اپنے مال میں سے ایک جوڑ اللہ کی راہ میں صدقہ کرے اس کو جنت بلائے گی آجا آجا۔ الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۳ ...... جس نے کسی معزز آدمی کے ساتھ نیکی کی اس نے اس کو غلام بنالیا اور جس نے کسی کمینے کے ساتھ نیکی کی اس نے اس کی دشمنی ختم کردی۔ آگاہ رہو! اچھی صرف نیک بخت کرتے ہیں۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ...... تذکرۃ الموضوعات ۶۸۔

۱۶۲۹۴ ...... جس نے تم سے اللہ کے نام پر مانگا اس کو دو اور اگر چاہو تو اس کو چھوڑ سکتے ہو۔ الحکیم عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۵ ...... جلدی صدقہ کرو کیونکہ صدقہ مصیبت کو پھلانگ جاتا ہے۔ ابوالشیخ فی الثواب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۶ ...... اپنے گھر میں صرف متقیوں کو داخل کرو اور اپنی نیکی کا رخ مومن کی طرف رکھ۔ الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۲۹۷ ...... اے مسلمان گروہ! اپنے طعام متقیوں کو کھلاؤ، اپنی نیکیاں مومنوں کے ساتھ کرو۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۲۹۸ ...... مساکین کو نہ کھلاؤ وہ چیز جو تم خود نہیں کھاتے۔ مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۲۹۹ ...... مساکین کو وہ چیزیں نہ کھلاؤ جو خود نہیں کھاتے۔ ابوداؤد، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۰۰ ...... اگر ان کھجوروں کا مالک چاہتا تو ان سے اچھی کھجوریں صدقہ دے سکتا تھا۔ پھر ان کھجوروں کا مالک بھی قیامت کے دن ردی کھجور کھائے گا۔ ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عوف بن مالک

۱۶۳۰۱ ...... اگر ان کھجوروں کا مالک اس سے اچھی کھجور صدقے میں دیتا تو اس کو کوئی نقصان نہ ہوتا۔ اب یہ شخص بھی قیامت کے دن ردی کھجوریں کھائے گا۔ پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ کی قسم! اے اہل مدینہ! اس (مدینہ اور اس کے اموال کھجوروں وغیرہ) کو چالیس سال تک کے لیے عوافی کے لیے چھوڑ دو گے۔ پھر فرمایا: جانتے ہو عوافی کیا ہے؟ اصحاب نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پرندے اور درندے۔ السنن للبیہقی عن عوف بن مالک

۱۶۳۰۲ ...... اللہ مجھ کو دے اور تجھے وہ سب عطا کرے جس کے ثواب کی تو نے امید رکھی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی رضی اللہ عنہ

تیسری فصل ...... صدقہ کی اقسام اور مجازاً

جن چیزوں پر صدقہ کا نام لیا جاتا ہے

۱۶۳۰۳ ...... بہرے کو سنانا بھی صدقہ ہے۔ الجامع للخطیب عن سہل بن سعد

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۸۵۱، الضعیفۃ ۱۶۵۲۔

۱۶۳۰۴ ...... راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا یہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔ الادب المفرد للبخاری عن ابی برزۃ

۱۶۳۰۵ ...... تیرا اپنے بھائی کے ساتھ تبسم کے ساتھ (مسکرا کر) ملنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، بھول بھلیوں والی زمین میں کسی کو راستہ دکھانا صدقہ ہے، راستے سے پتھر، کانٹے اور ہڈی کو ہٹانا صدقہ ہے اور اپنے (بھرے ہوئے پانی والے) ڈول کو

اپنے بھائی کے (خالی) ڈول میں ڈالنا صدقہ ہے۔ الادب المفرد للبخاری، الترمذی، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۶ اپنے شر کو لوگوں سے دور رکھو یہ تیرے لیے اپنی جان پر صدقہ ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۷ ہر مسلمان پر صدقہ ضروری ہے۔ صحابی نے عرض کیا: اگر کسی کے پاس کچھ بھی نہ ہو تب آپ کا کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاتھ سے کام کاج کرے اپنی جان کے لیے بھی نفع کرے اور صدقہ بھی کرے۔ عرض کیا: اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے تب آپ کا کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: تب وہ مصیبت زدہ حاجت مند کی مدد کرے۔ عرض کیا: اگر وہ ایسا نہ کر سکے تب؟ ارشاد فرمایا: بھلائی کا حکم کرے۔ عرض کیا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ ارشاد فرمایا: تب وہ برائی سے رک جائے یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۸ انسان کی ہر جوڑ پر صدقہ ضروری ہے۔ ہر روز جس پر سورج طلوع ہوتا ہے دو انسانوں میں انصاف کرنا صدقہ ہے، آدمی کی سواری کی مدد کرتا ہے، اس پر سوار کرتا، سامان اس پر اٹھا کر لاد دیتا ہے یہ سب صدقہ ہے۔ نیک بات صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کی طرف اٹھایا جائے صدقہ ہے، راستہ بتانا صدقہ ہے، اور راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۹ ابن آدم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ ہر جوڑ پر (ہر روز) صدقہ ہے، نیک بات آدمی جو منہ سے نکالے وہ صدقہ ہے، آدمی کا اپنے بھائی کی کسی چیز پر مدد کرنا صدقہ ہے، ایک گھونٹ پانی پلانا صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

ذکر واذکار بھی صدقہ ہے

۱۶۳۴۰ ہر صبح ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے، ہر تسبیح سبحان اللہ صدقہ ہے، ہر تحمید الحمدللہ صدقہ ہے، نیکی کا حکم صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعات ان تمام جوڑوں کی طرف سے صدقہ ہیں۔ مسلم، النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۱ بنی آدم میں سے ہر انسان تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔ جس نے اللہ اکبر کہا، الحمدللہ کہا، لا الہ الا اللہ کہا، سبحان اللہ کہا، استغفر اللہ کہا، لوگوں کے راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹائی، نیکی کا حکم کیا یا برائی سے منع کیا تین سو ساٹھ جوڑوں کی تعداد کے بقدر تو وہ اس دن اس حال میں چلے پھرے گا کہ اس نے اپنی جان جہنم کی آگ سے بچالی ہوگی۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۴۲ تم میں سے ہر ایک شخص جب دن شروع کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ ضروری ہوتا ہے۔ پس اس کی نماز صدقہ ہوتی ہے، روزہ صدقہ ہوتا ہے، حج صدقہ ہوتا ہے، سبحان اللہ کہنا صدقہ ہوتا ہے، اللہ اکبر کہنا صدقہ ہوتا ہے، الحمدللہ کہنا صدقہ ہوتا ہے اور اگر چاشت کی دو رکعت نماز نفل پڑھ لی جائیں تو تمام تین سو ساٹھ جوڑوں کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔ مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۳ ابن آدم کے ہر جوڑ پر ہر روز صدقہ لازم ہوتا ہے، پس ملاقات کے وقت کسی کو سلام کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے، اپنے اہل کے ساتھ مباشرت کرنا صدقہ ہے اور ان تمام جوڑوں کا صدقہ صرف چاشت کی دو رکعت نفل نماز سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کوئی اپنی شہوت پوری کرے اور وہ صدقہ ہو جائے؟ ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ کسی ناجائز جگہ اپنی شہوت پوری کرتا تو گناہ گار نہ ہوتا؟ ابو داؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۴ ہر جان پر جس پر سورج طلوع ہو ہر روز صدقہ ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس تو مال و دولت نہیں ہے پھر کہاں سے ہم صدقہ کریں؟ ارشاد فرمایا: اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، استغفر اللہ ہر کلمہ صدقہ کا باب ہے، اس کے علاوہ نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا، راستے سے کانٹے، ہڈی اور پتھر کا ہٹانا، اندھے کو راستہ دکھانا، بہرے گونگے کو واضح بات سمجھانا، کسی حاجت مند کی حاجت روائی کا طریقہ بتانا جبکہ تم کو معلوم ہو، کسی مصیبت زدہ کے ساتھ اس کی مدد کو چلنا اور اپنے مضبوط بازوؤں کے ساتھ کسی کمزور کی مدد کرنا یہ سب صدقہ کے باب ہیں، یہ صدقات تیری طرف سے تیری جان پر لازم ہوتے ہیں۔ نیز تو جو اپنی بیوی سے

جماع کرتا ہے اس میں بھی تیرے لیے اجر ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اپنی شہوت پوری کرنے میں کیسے اجر ہوگا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تیرا کوئی بیٹا ہو، وہ بالغ ہوجائے اور تو اس کی کمائی کی خواہش رکھتا ہو مگر وہ انتقال کرجائے تو کیا تو اس کے پیچھے ثواب کی امید رکھے گا؟ عرض کیا: ضرور جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو کیا تو نے اس کو پیدا کیا تھا؟ عرض کیا: نہیں اللہ نے اس کو پیدا کیا تھا۔ ارشاد فرمایا: کیا تو نے اس کو سیدھا راستہ دکھایا تھا؟ عرض کیا: نہیں بلکہ اللہ نے ہی اس کو سیدھا راستہ دکھایا تھا۔ ارشاد فرمایا: کیا تو نے اس کو رزق دیا تھا؟ عرض کیا: نہیں، بلکہ اللہ ہی اس کو رزق دیا کرتا تھا۔ ارشاد فرمایا: پس تو اس (اپنے نطفے) کو حلال جگہ رکھ، حرام سے بچا۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس کا نتیجہ زندہ رہے گا اور اگر اس نے چاہا تو موت دیدے گا اور تجھے اجر ہوگا۔

مسند احمد، النسائی، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۵ تو اپنے گھر والوں کے ساتھ جو بھی بھلائی اور نیکی کرتا ہے وہ ان پر تیرا صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو بن امیہ

۱۶۳۱۶ ہر نیکی صدقہ ہے۔ مسند احمد، البخاری عن جابر رضی اللہ عنہ، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن حذیفة رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۷ ـــــ ہر نیکی جو تو غنی کے ساتھ کرے یا فقیر کے ساتھ وہ صدقہ ہے۔

الجامع للخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۱۸ ـــــ ہر نیکی صدقہ ہے۔ مسلمان اپنی جان پر اور اپنے گھر والوں پر جو خرچ کرے اس کو بھی صدقہ لکھا جاتا ہے، جس مال کے ذریعے مسلمان اپنی عزت محفوظ کرے وہ بھی صدقہ ہے، اور ہر ایسا (جائز) خرچ جو مسلمان کرے اللہ پر اس کا اچھا بدلہ دینا لازم ہے، اور اللہ اس کا ضامن ہے، سوائے عمارت یا معصیت میں کیے جانے والے خرچ کے۔ عبد بن حمید، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۹ ـــــ ہر نیکی صدقہ ہے، خیر کی طرف رہنمائی کرنے والا خیر کرنے والا ہے اور اللہ مصیبت زدہ کی مدد کو پسند کرتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ـــــ اسنی المطالب ۱۰۹۸، ضعیف الجامع ۴۲۵۳۔

۱۶۳۲۰ ـــــ کوئی صدقہ اجر میں پانی سے زیادہ نہیں ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام: ـــــ ضعیف الجامع ۴۹۹۰، التعریف ۱۲۵۱

۱۶۳۲۱ ـــــ جو تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے، جو تو اپنی اولاد کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے، جو تو اپنے خادم کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے اور جو تو اپنی جان کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن المقدام بن معدیکرب

۱۶۳۲۲ آدمی جو اپنی بیوی کو عطیہ دے وہ صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی، مسند احمد عن عمرو بن امیة الضمری

۱۶۳۲۳ آدمی جو اپنے گھر، اپنے اہل خانہ، اپنی اولاد اور اپنے خادم پر خرچ کرتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۴ کوئی صدقہ حق بات کہنے سے افضل نہیں۔ شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ـــــ ذخیرة الحفاظ ۴۹۸۸، ضعیف الجامع ۵۱۹۲۔

۱۶۳۲۵ کوئی صدقہ اللہ کے ہاں حق بات کہنے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام: ـــــ ضعیف الجامع ۵۱۹۱۔

۱۶۳۲۶ ـــــ جس نے دودھ پینے کے لیے کوئی جانور دیا یا کسی راہ بھٹکے کو سیدھی راہ دکھائی وہ ایک جان آزاد کرنے کے برابر ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم ابن ماجہ عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۷ ـــــ جس نے کوئی درخت پھل کھانے کے لیے دیا یا کوئی جانور دودھ پینے کے لیے دیا یا کسی بھٹکے ہوئے کو راہ دکھائی وہ ایک جان آزاد کرنے کے برابر ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی ابن حبان، ابن ماجہ عن البراء رضی اللہ عنہ

بھائی کے ڈول میں انڈیلنا بھی نیکی ہے۔ مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۰۔۔۔۔۔ ایک درہم جو میں کسی دیت (خون بہا) میں دوں دوسری جگہ پانچ درہم دینے سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔

مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۳۹۶۸۔

۱۶۳۳۱۔۔۔۔۔ نیکی کی کسی بات کو حقیر خیال نہ کر خواہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملاقات کرتا ہو۔

مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۲۔۔۔۔۔ کوئی شخص نیکی کی کسی بات کو حقیر خیال نہ کرے۔ اگر کوئی نیکی کے لیے چیز نہ پائے تو اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملاقات کرے۔ اور جب تو گوشت خریدے یا کوئی بھی ہانڈی پکائے تو شوربا بڑھالے اور چمچہ بھر کر اپنے پڑوسی کو بھی دے دے۔ الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۳۔۔۔۔۔ اے حمیرا! جس نے کسی کو آگ دی گویا اس نے وہ تمام کھانا صدقہ کر دیا جو اس آگ پر پکایا جائے گا۔ جس نے نمک دیا اس نے وہ سارا سالن صدقہ کر دیا جس کو اس نمک نے ذائقہ بخشا۔ جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ عام پانی پلایا گویا اس نے اس کو زندگی بخش دی۔

ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے: زوائد ابن ماجہ ۲/۴۷۷ ضعیف الجامع ۶۳۹۱ والضعیفۃ ۱۳۰ والمشتہر ۱۸۷۔

۱۶۳۳۴۔۔۔۔۔ آدمی کا اپنے اہل پر نان نفقہ خرچ کرنا صدقہ ہے۔ البخاری، الترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۳۵۔۔۔۔۔ پانی پلانا افضل صدقہ ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان مستدرک الحاکم عن سعد بن عبادۃ، مسند ابی یعلی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۶۔۔۔۔۔ تیرے لیے ہر گرم خون والے نفس کو کھلانے میں اجر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن مکحول السلمی

۱۶۳۳۷۔۔۔۔۔ زندہ کلیجے میں اجر ہے۔ شعب الایمان عن سراقۃ بن مالک

۱۶۳۳۸۔۔۔۔۔ ہر زندہ جگر رکھنے والی جان کو کھلانے پلانے میں اجر ہے۔ ابن ماجہ عن سراقۃ بن مالک، مسند احمد عن ابن عمرو

۱۶۳۳۹۔۔۔۔۔ ایک آدمی راستے میں پڑے ہوئے درخت کے تنے کے پاس سے گذرا تو بولا: میں اس کو مسلمانوں کے راستے سے ہٹا کر رہوں گا تاکہ ان کو ایذاء نہ ہو۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۵۰۔۔۔۔۔ ایک آدمی راستے میں چلا جا رہا تھا اس کو سخت پیاس لگی اس کو ایک کنواں نظر آیا۔ وہ کنوئیں میں اترا اس سے پانی پیا، پھر نکلا تو دیکھا ایک کتا پیاس کی شدت سے زبان نکالے ہانپ رہا ہے اور گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ آدمی بولا: یہ کتا پیاس کی اس شدت کو پہنچ چکا ہے جس قدر مجھے محسوس ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ دوبارہ کنوئیں میں اترا اور اپنا جوتا پانی سے بھر کر اور اپنے منہ سے تھام کر اوپر چڑھا اور کتے کو پلایا۔ اللہ نے اس بندے کی قدر کی اور اس کی مغفرت فرما دی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم کو جانوروں میں بھی اجر ملے گا؟ ارشاد فرمایا: ہر تر جگر والی شے میں اجر ہے۔

موطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۵۱۔۔۔۔۔ اللہ عزوجل نے اس آدمی کی مغفرت فرما دی جس نے راستے سے کانٹے دار ٹہنی ہٹائی تھی اور اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے۔

ابن زنجویہ عن ابی سعید وابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۳۱۵۰۔

کانٹے دار ٹہنی ہٹانا بھی صدقہ ہے

۱۶۳۵۲۔۔۔۔۔ ایک آدمی یونہی راستے پر چلا جا رہا تھا، اس نے راستے میں کانٹے دار ٹہنی پڑی پائی اس نے ٹہنی کو ہٹا دیا اللہ نے اس بندے کی نیکی

فائدہ: .....حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک باندی آزاد کی۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم ابن حبان عن میمونۃ

راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا.....الاکمال

۱۶۳۰۰ راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔ ابن سعد، الادب المفرد للبخاری عن ابی برزۃ الاسلمی

۱۶۳۰۱ اے ابوبرزہ! راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا تیرے لیے صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی برزۃ

۱۶۳۰۲ میں نے جنت میں دیکھا تو مجھے وہاں ایک ایسا بندہ نظر آیا جس نے کبھی کوئی خیر کا کام نہیں کیا تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا اللہ نے اس بندے کی کس چیز کا شکریہ کیا (قبول کیا) کہ اس کو جنت میں داخل کر دیا؟ تب مجھے کہا گیا اے محمد! یہ شخص مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز اس کو ہٹا دیا کرتا تھا اور اس کا مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتا تھا۔ پس اللہ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

ابو الشیخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۳ دیکھو یہ چیز لوگوں کو ایذاء دے رہی ہے اس کو ان کے راستے سے ہٹا دے۔ مسند ابی یعلی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۴ لوگوں کے راستے میں ایک درخت تھا جو لوگوں کو ایذاء دیتا تھا۔ ایک آدمی آیا اور اس نے اس درخت کو لوگوں کے راستے سے ہٹا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس کو جنت میں اسی درخت کے سائے میں لوٹتے ہوئے دیکھا۔

مسند احمد، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۵ ایک درخت تھا جو اہل راستہ کو تکلیف دیتا تھا ایک آدمی نے اس کو کاٹ کر راستے سے ہٹا دیا۔ پس وہ جنت میں داخل کر دیا گیا۔

ابن ماجہ والدارقطنی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۶ جس نے مسلمانوں کے راستے سے کوئی تکلیف دہ شے ہٹا دی اللہ پاک اس کے لیے ایک نیکی لکھ دے گا۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: ..... روایت میں ابوبکر بن ابی مریم ضعیف راوی ہے۔

۱۶۳۰۷ جس نے مسلمانوں کی راہ سے کوئی تکلیف دہ شے ہٹائی اللہ پاک اس کے لیے اپنے پاس ایک نیکی لکھ دے گا اور اللہ پاک جس کے لیے اپنے پاس نیکی لکھ دے اس کے لیے جنت واجب فرما دیتا ہے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے۔

۱۶۳۰۸ جس نے مسلمانوں کے راستے سے کوئی ایذاء دہ شے ہٹا دی اللہ پاک اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کسی مومن کو خوشی فراہم کرنا.....الاکمال

۱۶۳۰۹ کوئی مومن ایسا نہیں جو کسی مومن کو خوشی دے مگر اللہ پاک اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرما دیں گے جو اللہ کی عبادت کرتا رہے گا، اس کی بزرگی بیان کرتا رہے گا اور اس کی توحید بیان کرتا رہے گا۔ جب مومن بندہ اپنی لحد میں اترے گا تو وہ خوشی کا فرشتہ قبر میں اس کے پاس آئے گا اور اس کو کہے گا: کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ وہ پوچھے گا: تو کون ہے؟ فرشتہ عرض کرے گا میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں بندے کو پہنچائی تھی۔ آج میں تیری تنہائی میں تیرا ساتھی ہوں۔ میں تجھے تیری حجت تلقین کروں گا اور تجھے سچی بات پر ثابت قدم رکھوں گا۔ قیامت کے دن تیرے لیے

گواہی دوں گا، تیرے پروردگار کے حضور تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تجھے تیرا گھر دکھاؤں گا۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ

۱۶۴۳۰ مغفرت کو واجب کرنے والی چیز اپنے مؤمن بھائی کو خوشی کا موقع فراہم کرنا ہے۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن جہم بن عثمان عن عبداللہ بن حسن عن ابیہ عن جدہ و عبدی .نہ تصحیف وانما ہو عبداللہ بن حسن عن ابیہ عن جدہ کما فی معجم الکبیر للطبرانی و فوائد سمویہ وقد تقدم

۱۶۴۳۱ جس نے کسی مومن کو خوشی دی اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کے پاس ایک عہد لے لیا اور جس نے اللہ کے پاس عہد لے لیا اس کو کبھی جہنم کی آگ نہ چھو سکے گی۔ الدارقطنی فی الافراد، ابوالشیخ فی الثواب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:...... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت میں زید بن سعید الواسطی منفرد ہے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تقسیم میں فرماتے ہیں: یہ خبر منکر ہے۔ اگرچہ اس کے رواۃ بڑے بڑے ثقہ ہیں لیکن اس میں زید کی طرف سے آفت آئی ہے اور میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ کسی نے زید پر جرح کی ہو یا اس کی تعدیل کی ہو۔

نیز ضعف حدیث کے لیے دیکھئے المتناہیۃ ۱۵۹۔

۱۶۴۳۲ جس نے کسی مسلمان بھائی کو دنیا میں خوشی عطا کی اللہ پاک اس کے بدلے ایسی مخلوق پیدا فرمائے گا جس کے ذریعے دنیا کے گھر میں مصیبتیں دفع فرمائے گا۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اس خوشی سے قریب ہوگا۔ جب بھی اس کے پاس کسی ہولناک چیز کا گذر ہوگا تو اس کو وہ خوش کرے گی اور ہمت دلائے گی۔ وہ اس سے پوچھے گا: تو کون ہے؟ خوشی کہے گی: میں وہ سرور اور خوشی ہوں جو تو نے دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کو دی تھی۔

الخطیب وابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... المتناہیۃ ۱۰۳۹۔

۱۶۴۳۳ جس نے میرے بعد کسی مسلمان کو خوشی پہنچائی اس نے مجھے میری قبر میں خوش کیا اور جس نے مجھے میری قبر میں خوش کیا اللہ پاک قیامت کے روز اس کو خوش کرے گا۔ ابو الحسین بن شمعون فی امالیہ وابن شعار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۴۳۴ اللہ تعالیٰ کو محبوب ترین اعمال میں سے کسی مسلمان کو خوشی دینا ہے یا اس سے کوئی غم دور کرنا یا اس کا قرض یا کسی بھوکے کو کھانا کھلانا ہے۔

ابن المبارک عن ابی شریک مرسلاً

۱۶۴۳۵ اے انس! کیا تجھے نہیں معلوم کہ مغفرت کو واجب کرنے والی چیز مسلمان بھائی کو (جو غمزدہ ہو تو اس کو) خوشی دینا، اس سے تکلیف کو دور کرنا یا اس کے غم کو ہلکا کرنا یا اس کو روزی کی امید دلانا یا اس کا قرض ادا کرنا یا اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک رکھنا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۴۳۶ ...... افضل الاعمال کسی مسلمان کو خوشی فراہم کرنا ہے۔ الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۳۷ کوئی شے اللہ کے ہاں کسی مسلمان بھائی کو خوش کرنے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ مجلس الخوزی عن ابن عمرو

۱۶۴۳۸ مغفرت کو واجب کرنے والی چیز مسلمان بھائی کو خوشی دینا، اس کی بھوک کو مٹانا اور اس کے کرب کو حل کرنا ہے۔

محمد بن الحسین بن عبدالملک، مسند البزار فی فوائدہ عن جابر رضی اللہ عنہ

متفرق انواع......الاکمال

۱۶۴۳۹ انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا لازم ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجد میں لگا ہوا تھوک جس کو تو دفن کردے اور ہر وہ ایذا رساں چیز جس کو راستے سے ہٹائے صدقہ ہے۔ اگر ان چیزوں پر تو قادر نہ ہو تو چاشت کی دو رکعت نماز نفل تیری طرف سے تمام جوڑوں کا صدقہ بن جائیں گی۔ مسند احمد، ابو داؤد، مسند

ابی یعلی، الرویانی، ابن خزیمة، ابن حبان، ابن السنی، ابونعیم فی الطب، السنن لسعید بن منصور عن عبداللہ بن بریدة عن ابیه

۱۶۳۴۰ ـــ بنی آدم کا ہر انسان تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔ پس جس نے اللہ اکبر کہا، الحمدللہ کہا، لا الٰہ الا اللہ کہا، سبحان اللہ کہا، استغفر اللہ کہا، راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹائی، یا نیکی کا حکم کیا یا برائی سے روکا تین سو ساٹھ مرتبہ۔ تو قیامت کے دن اس کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ وہ اپنی جان جہنم سے بچا چکا ہوگا۔ ابوالشیخ فی العظمة عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۶۳۴۱ ـــ ابن آدم میں تین سو ساٹھ ہڈیاں ہیں، ہر ہڈی کی طرف سے ہر روز ایک صدقہ کرنا ابن آدم پر لازم ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون اس کی ہمت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: تیرا مسافر کی رہنمائی کرنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے، کسی نکتے کی طرف سے بات کسی کو سمجھا دینا صدقہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ اس کی ہمت بھی کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے شر کو لوگوں سے روک لے یہ بھی صدقہ ہے۔ جو تو اپنی جان پر کرتا ہے۔ ابن السنی فی الطب، حلیة الاولیاء عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۶۳۴۲ ـــ ابن آدم کو تین سو ساٹھ جوڑوں پر جوڑا گیا ہے۔ جس نے سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہا، امر بالمعروف کیا، نہی عن المنکر کیا، مسلمانوں کے راستے سے کوئی تکلیف دہ شے کانٹے دار جھاڑی یا کوئی پتھر ہٹایا اور یہ نیکی کے مختلف کام جوڑوں کے بقدر کیے تو اس نے اپنی جان کو جہنم کی آگ سے بچالیا۔ ابن السنی و ابونعیم فی الطب عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۶۳۴۳ ـــ بنی آدم کے ہر جوڑ پر ہر روز ایک صدقہ ہے۔ پوچھا گیا: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، کمزور کے بوجھ کو اٹھانا صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کی طرف اٹھایا جائے صدقہ ہے۔ الصحیح لابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۶۳۴۴ ـــ ہر مسلمان پر ہر روز صدقہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسلمان کو سلام کرنا صدقہ ہے، مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے، جنازے کی نماز پڑھنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے اور تو کسی کمزور کی مدد کرے یہ بھی صدقہ ہے۔ ابونعیم فی تاریخ اصبهان، الخطیب وابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنهما

۱۶۳۴۵ ـــ انسان کے ہر جوڑ پر ہر روز صدقہ لازم ہے۔ کسی شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو سخت ہے۔ ارشاد فرمایا: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صدقہ ہے۔ کمزور کا سامان اٹھانا صدقہ ہے اور نماز کے لیے ہر اٹھنے والا قدم صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۱۶۳۴۶ ـــ کیا کوئی آدمی اس پر صدقہ کر سکتا ہے تاکہ یہ بھی قوم کے ساتھ نماز پڑھ سکے۔ ابن ابی شیبه، مسند احمد، السنن للدارمی، مسند ابی یعلی، ابن خزیمه، الصحیح لابن حبان، السنن لسعید بن منصور، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنه

رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة الکبیر للطبرانی عن عصمة بن مالک، مصنف ابن ابی شیبه عن الحسن مرسلاً، عبدالرزاق عن ابی عثمان النهدی مرسلاً

۱۶۳۴۷ ـــ ابن آدم میں کوئی ایسا انسان نہیں ہے جس پر ہر روز جس میں سورج طلوع ہو صدقہ واجب نہ ہو۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ہم میں کس کو صدقہ کرنے کی گنجائش ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: خیر کے دروازے بہت ہیں سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الٰہ الا اللہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا، بہرے کو بات سنانا، اندھے کو راہ دکھانا، کسی حاجت مند کو حاجت روائی کا محل بتانا، اپنی مضبوط ٹانگوں کے ساتھ لاچار فریادرس کی مدد کو چلنا اور اپنے مضبوط بازوؤں کے ساتھ ضعیف کا بوجھ اٹھانا یہ سب چیزیں تیری طرف سے تیری جان پر صدقہ ہیں۔

الصحیح لابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنه

صدقہ کے اجر دلانے والے اعمال

۱۶۳۴۸ ـــ تیری ذات میں بہت سے صدقے ہیں۔ تو کسی صاف نہ بولنے والے کی طرف سے اس کے مقصد کو واضح کر کے بیان کر دے یہ بھی تیرا صدقہ ہے۔ کسی کم سننے والے کو ٹھیک طرح سنا کر سمجھا دینا بھی تیرے لیے صدقہ ہے، کمزور نگاہوں والے کو اپنی تیز نگاہوں کے ذریعے راستہ دکھانا بھی

صدقہ ہے، اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت کرنا صدقہ ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! کیا ہمارا کوئی آدمی اپنی شہوت پوری کرے اس میں بھی اس کو اجر ملے گا؟ ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ غیر محل میں اپنی شہوت پوری کرے تو کیا اس پر گناہ نہ ہوگا؟ صحابی نے عرض کیا: جی ہاں ضرور۔ ارشاد فرمایا: تو شر میں گناہ گنتے ہو تو خیر میں ثواب کیوں نہیں گنتے۔ السنن للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۹ اگرچہ تو نے خطبہ (بات) تو مختصر کیا ہے مگر سوال تو نے بڑا کردیا ہے (یعنی) جان کو آزاد کیا کر، اور گردن چھڑایا کر۔ پوچھا گیا دونوں ایک چیز نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں (عتق النسمة) جان کو آزاد کرانے کا مطلب ہے تو اکیلا کسی جان کو (خرید کر) آزاد کرائے اور (فک الرقبة) گردن چھڑانے کا مطلب ہے کہ غلام کو آزاد کرانے میں اس کی قیمت میں مدد دیا کر۔
پھر فرمایا: خوب دودھ دینے والے جانور کو دودھ پینے کے لیے دیا کر، ظالم رشتہ دار پر احسان کیا کر، اگر تو اس کی طاقت نہ رکھے تو بھوکے کو کھانا کھلایا کر، پیاسے کو پانی پلایا کر، نیکی کا حکم کیا کر، برائی سے منع کیا کر اور اگر اس کی بھی ہمت نہیں رکھتا تو اپنی زبان کو خیر کے سوا ہر بات سے روکا کر۔

سنن ابی داؤد، ابن حبان، السنن للبیہقی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن البراء رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ایک اعرابی نے سوال کیا تھا یا رسول اللہ! مجھے ایسی شے بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔

۱۶۳۳۰ ... یہ بھی صدقہ ہے کہ جان کو آزاد کرے اور گردن چھڑائے۔ کہنے والے نے کہا: کیا یہ دونوں ایک چیز نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، عتق (آزادی) یہ ہے کہ تو اس کو آزاد کردے اور فک (گردن چھڑانا) یہ ہے کہ اس کی قیمت میں مدد کرے۔ سائل نے عرض کیا: اگر میں اس کام کی طاقت نہ رکھوں؟ ارشاد فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلا، پیاسے کو پانی پلا۔ عرض کیا: اگر مجھ سے یہ بھی ممکن نہ ہو؟ ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم کر اور برائی سے منع کر۔ عرض کیا: اگر مجھ سے یہ بھی نہ ہو سکے؟ ارشاد فرمایا: خوب دودھ دینے والے جانور کو دودھ پینے کے لیے (کسی مستحق کو) دیدے اور رشتہ دار پر مہربانی کر۔ عرض کیا: اگر میں اس کی طاقت نہ رکھوں؟ ارشاد فرمایا: لوگوں سے اپنی تکلیف کو دور رکھ۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۱ ... اگرچہ تو نے بات مختصر کی ہے لیکن سوال بڑا کردیا ہے، جان کو آزاد کر اور گردن چھڑانے میں مدد کیا کر۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ دونوں ایک چیز نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ جان کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اکیلا کسی غلام کو آزاد کردے اور گردن چھڑانے میں مدد کرنے کا مطلب ہے کہ اس کو آزاد کرنے میں جس قدر ہو سکے مالی مدد کیا کر، اس کے علاوہ دودھ دینے والے جانور کو دودھ پینے کے لیے دیا کر، ظالم رشتہ دار کی مدد کیا کر، اگر تو اس کی طاقت نہ رکھے تو بھوکے کو کھانا کھلایا کر، پیاسے کو پانی پلایا کر، نیکی کا حکم کیا کر اور برائی سے روکا کر۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو اپنی زبان کو خیر کے سوا باتوں سے چپ رکھا کر۔

ابوداؤد، مسند احمد، ابن حبان، السنن للدارقطنی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن البراء

۱۶۳۳۲ ... گم شدہ والے کو راہ کی طرف رہنمائی کرنا بھی صدقہ ہے۔ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۳ ... اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں انڈیلنا صدقہ ہے، لوگوں کے راستے سے پتھر، کانٹے اور ہڈی ہٹانا بھی صدقہ ہے، گم راستوں والی زمین میں کسی کو سیدھا راستہ دکھانا صدقہ ہے۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۴ ... جنگل بیابان والی زمین میں اپنے بھائی کے ساتھ چلنا صدقہ ہے۔ ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۵ ... جو اپنے بھائی کے ساتھ وحشت والی جگہ میں نکلا گویا اس نے غلام آزاد کردیا۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۶ ... جس نے اپنے بھائی کو جوتے کا تسمہ دیا گویا اس نے اس کو اللہ کی راہ میں ہتھیار کے ساتھ مسلح کرکے گھوڑے پر سوار کیا۔

الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت میں محمد بن حبان ابو عمر باہلی ضعیف ہے، دیکھئے المتناہیۃ ۸۳۳۔

۱۶۳۳۷ ... نیک بات صدقہ ہے اور ہر قدم جو تو نماز کے لیے اٹھائے صدقہ ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد، القضاعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۹ لوگوں سے اچھی بات کہنے سے زیادہ افضل صدقہ کوئی نہیں کیا۔ ابن المعتز عن سمرۃ

کلام: ..... ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۹۵۔

۱۶۳۳۰ کوئی صدقہ اس سے افضل نہیں ہے کہ تو اپنے غلام پر صدقہ کرے جو برے آقا کی غلامی میں ہو۔

الضعفاء للعقیلی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۱ کوئی صدقہ اس سے افضل نہیں ہے کہ اپنے غلام پر صدقہ کیا جائے جو برے مالک کے قبضے میں ہو۔

الحکیم، الشیرازی فی الالقاب والخطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... الضعیفۃ ۱۶۷۔

۱۶۳۳۲ ہر نیکی صدقہ ہے مالدار کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۳۳ جنت میں جو پہلے داخل ہوں گے وہ اہل معروف (نیکی کرنے والے) ہیں اور ہر نیکی صدقہ ہے۔

ابو الشیخ فی الثواب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۳۴ ہر نیکی صدقہ ہے۔ نیکی کرنا بری مصیبتوں سے بچاتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔ نیکی اور برائی دو مخلوق ہیں جو قیامت کے دن لوگوں کے سامنے کھڑی ہوں گی۔ پس نیکی کرنا اہل نیکی کے لئے لازم ہے جو ان کو ہانک کر اور کھینچ کر جنت میں لے جائے گی اور برائی کرنا اہل برائی کے لیے لازم ہے جو ان کو گھیر گھار کر جہنم میں لے ڈوبے گی۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن بلال

۱۶۳۳۵ کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھو خواہ تو رسی کا ٹکڑا دے یا خواہ جوتے کا تسمہ دے، خواہ اپنے ڈول سے پانی کھینچنے والے کے ڈول میں پانی ڈال دے، خواہ لوگوں کے راستے میں سے ان کو تکلیف دینے والی شے ہٹا دے، خواہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرے، خواہ تو ملاقات کے وقت سلام کرے، خواہ تو کسی گھبرائے ہوئے کو انس دے۔ خواہ کوئی تجھے کسی ایسی بات پر گالی دے جو تیرے اندر ہو اور اس کو تو جانتا ہو تو تو بھی اس کو ایسی بات پر گالی نہ دے جس کا اجر تجھے ہوگا اور اس کا وبال اس پر ہوگا جو بات تیرے کان کو اچھی لگے اس کو سن لے اور جو بات تیرے کان کو ناپسند ہو اس سے اجتناب کر۔ مسند احمد عن ابی تمیمۃ الھجیمی عن رجل من قومہ، مستدرک الحاکم عن جابر بن سلیم الھجیمی

۱۶۳۳۶ کسی نیکی کو کمتر خیال نہ کر خواہ تو اپنے ڈول میں سے دوسرے پانی بھرنے والے کے ڈول میں پانی انڈیل دے، نیز جب تو اپنے بھائی کے ساتھ بھی خوشخبری کے ساتھ ملے تو اس کے پیٹھ پھیرنے کے بعد اس کی غیبت نہ کر۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ عن سلیم بن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۷ کسی نیکی کو حقیر خیال نہ کرنا گرچہ کچھ نہ ہو تو لوگوں سے اس طرح ملاقات کر کہ تیرے چہرے پر مسکراہٹ ہو۔

الصحیح لابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۸ کسی نیکی کو کمتر نہ سمجھو، خواہ تو اپنے بھائی سے ہنس مکھ ہو کر ملے اور جب تو سالن بنائے تو شوربے میں اضافہ کر لے اور اپنے پڑوسی کو بھی بھر بھر کر دیدے۔ الصحیح لابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۹ نیکی اپنے نام کی طرح نیک ہے، جو دنیا میں نیکی والے ہیں وہی آخرت میں نیکی والے ہیں۔ ابن النجار عن ابن شہاب مرسلاً

۱۶۳۴۰ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ پاک تمام اہل معروف نیکی کرنے والوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا۔ پروردگار فرمائے گا: یہ وہی تمہاری نیکی جو میں نے قبول کرلی ہے اب تم اس کو لے لو۔ بندے کہیں گے: اے ہمارے معبود اور آقا ہم اس کا کیا کریں گے آپ اس کے مستحق ہیں ہم سے زیادہ آپ ہی لے لیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں اس کا کیا کروں میں تو خود نیکی کے ساتھ معروف ہوں۔ تم اس کو اور گناہ میں ڈوبے ہوئے لوگوں پر صدقہ کردو۔ پس کوئی آدمی اپنے دوست سے ملے گا جبکہ اس کے سر پر پہاڑوں کے برابر گناہ ہوں گے۔ پھر اس کا دوست اس پر کوئی نیکی صدقہ کردے گا تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

نیکی اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے

۱۶۲۵۱...... اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو وحی فرمائی: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میں نے کوئی مخلوق نیکی سے زیادہ محبوب پیدا نہیں کی ہے۔ اور عنقریب میں اس کی کوئی نشانی بناؤں گا۔ پس تو جس کو دیکھے کہ میں نے نیکی اور نیکی کرنا اس کے لیے محبوب کردی ہے نیز لوگوں کو اس کے پاس نیکی کے حصول کے لیے آنا جانا محبوب کردیا ہے۔ تو پس ایسے شخص سے تم محبت اور دوستی رکھنا۔ کیونکہ میں بھی اس سے محبت رکھتا ہوں اور اس کو دوست رکھتا ہوں۔ جبکہ اگر تو ایسے شخص کو دیکھے جس کے نزدیک نیکی کو ناپسند کردیا ہے اور لوگوں کا اس سے نیکی کے لیے ملنا ناگوار کردیا ہے تو اس سے تو بھی بغض رکھ اور اس سے دوستی نہ کر۔ کیونکہ وہ میری مخلوق میں بدترین انسان ہے۔ الدیلمی عن بکر بن عبداللہ المزنی عن ابیہ

۱۶۲۵۲...... مالدار پر رحم کرو جو عارضی طور پر حاجت مند ہوگیا ہو کیونکہ اس پر ایک درہم خرچ کرنا اللہ کے ہاں ستر ہزار درہم خرچ کرنے کے برابر ہے۔

الحافظ ابو النعیمان، الدھستانی فی کتاب فضل السلطان العادل، الخلیلی والرافعی والدیلمی، الخطیب فی التاریخ عن ابن مسعود رضی اللہ عنھما

کلام: ...... خطیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت انتہائی ضعیف ہے۔

۱۶۲۵۳...... اللہ عزوجل کے کچھ ملائکہ ہیں جن کو جیسے چاہا اللہ نے پیدا کیا ہے اور جیسی چاہی ان کو صورت بخشی ہے وہ اللہ کے عرش کے نیچے ہیں، اللہ پاک نے ان کو الہام کیا ہے کہ وہ طلوع شمس سے قبل اور غروب شمس سے قبل ہر روز دو مرتبہ یہ ندا دیا کریں:

آگاہ رہو! جس نے اپنے اہل وعیال اور پڑوسیوں پر وسعت کی اللہ پاک دنیا میں اس پر وسعت فرمائے گا۔ آگاہ رہو! جس نے تنگی کی اللہ پاک اس پر تنگی کرے گا۔ خبردار! اللہ تعالیٰ تمہارے اہل وعیال پر خرچ ہونے والے ایک درہم کے بدلے ستر قنطار (خزانے کے ڈھیر) عطا فرمائے گا اور قنطار وزن میں احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ پس خرچ کرو، منع نہ کرو، تنگی نہ کرو، بخل سے کام نہ لو اور جمعہ کے دن تم کو خرچ میں زیادہ وسعت کرنی چاہیے۔

ابن لال فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

قضاء الحوائج...... الاکمال

۱۶۲۵۴...... اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی: اے داؤد! بندہ قیامت کے دن ایک نیکی لے کر آئے گا میں اس نیکی کے طفیل اس کو جنت میں داخل کردوں گا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! وہ بندہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ مومن جو اپنے مومن بھائی کے کام کے لیے دوڑ دھوپ کرے اور اس کے مسئلہ کو حل کرنے کی خواہش رکھے خواہ وہ حل ہو یا نہیں۔ الخطیب وابن عساکر عن علی وھو واہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔

۱۶۲۵۵...... جس نے کسی مومن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا یا اس کی دنیا یا آخرت کی ضروریات میں سے کوئی ضرورت پوری کی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو قیامت کے دن کوئی خادم عطا فرمائے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۵۶...... جس نے مسلمان بھائی کی کوئی دنیاوی حاجت پوری کی اللہ پاک اس کے لیے بہتر حاجتیں پوری فرمائے گا جن میں سب سے کم مغفرت ہے۔ الخطیب عن ابی دینار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... المتناھیہ ۸۳۶۔

۱۶۲۵۷...... جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی کوئی حاجت پوری کی گویا اس نے ساری زندگی اللہ کی خدمت کی۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، والخرائطی فی مکارم الاخلاق، حلیۃ الاولیاء، الخطیب، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۷۶۲، الضعیفۃ ۵۳۔

۱۶۲۵۸ جس نے اپنے کسی بھائی کی کوئی حاجت پوری کی خواہ وہ پوری ہو یا نہ ہو گویا اس نے ساری عمر اللہ کی خدمت کی۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۲۵۹ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی اللہ کی رضا کے لیے حاجت پوری کی اللہ پاک اس کے لیے اس کی عمر بھر ستر ہزار سال لکھے گا دن میں روزہ رکھنے اور رات بھر قیام کرنے کے ساتھ۔ ابن عساکر عن انس وفیہ الحسین بن داؤد البلخی قال الخطیب لیس بثقۃ حدیثہ موضوع

کلام: ...... روایت کی سند میں حسین بن داؤد بلخی ہے امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ راوی ثقہ نہیں ہے اور اس کی روایت من گھڑت ہے۔

اچھی سفارش کا اجر

۱۶۲۶۰ جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے بادشاہ یا کسی حاکم کے پاس اس کا مسئلہ حل کرانے کا ذریعہ بنے نیکی کے کام اور اس کو خوشی پہنچانے تو اللہ پاک جنت کے بلند درجات اس کو عطا فرمائے گا۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہما

۱۶۲۶۱ جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے کسی نیکی کے کام میں یا کسی مشکل کے حل میں بادشاہ کے پاس واسطہ بنے گا تو پل صراط پر گذرنے پر مدد کی جائے گی جس دن اور قدم پھسلیں گے۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۲ جو اپنے مسلمان بھائی کے کسی نیکی کے کام میں یا اس کی کسی مشکل کو آسان کرنے میں بادشاہ کے پاس درمیانی واسطہ بنے اللہ پاک قیامت کے دن پل صراط پر گذرنے میں اس کی مدد فرمائے گا جس دن بہت سے قدم پھسل جائیں گے۔

الحسن بن سفیان، ابن حبان، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن عساکر عن عائشۃ۔ صحیح

۱۶۲۶۳ جو اپنے کسی بھائی کے کام میں ہوتا ہے اللہ پاک اس کے کام میں ہوتا ہے اور جو کسی مسلمان سے کوئی دکھ درد دور کرے اللہ پاک قیامت کے دن اس کے دکھ درد دور فرمائیں گے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۴ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اللہ نے لوگوں کی ضروریات کے لیے پیدا فرمایا ہے لہٰذا اللہ پاک لوگوں کی حاجتیں ان کے ہاتھوں سے پوری فرماتے ہیں۔ ایسے لوگ قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن الحسن مرسلاً

۱۶۲۶۵ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کی طرف لوگ اپنی حاجتوں میں رجوع کرتے ہیں یہ لوگ قیامت کے عذاب سے مامون ہوں گے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۲۶۶ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی مدد اور فائدے کے لیے چلا اس کو اللہ عزوجل کی راہ میں مجاہدین کا ثواب ہوگا۔

ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ..... اسنی المطالب ۱۳۶۲، ذیل اللآلی ۱۲۱۔

۱۶۲۶۷ جس نے اپنے پریشان حال بھائی کی مدد کی اللہ پاک اس کے قدموں کو اس دن ثابت قدم رکھیں گے جس دن پہاڑ بھی پھسل جائیں گے۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۲۶۸ جس نے کسی مسلمان کی مدد کی کسی بات کے ساتھ یا اس کے لیے چند قدم چلے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی حالت میں اس کا حشر انبیاء اور رسولوں کے ساتھ فرمائیں گے اور اس کو ستر شہیدوں کا ثواب عطا فرمائیں گے جو اللہ کی راہ میں شہید کردیے گئے۔

ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۲۶۹ جس نے کسی مومن کی ضرورت میں اس کی مدد کی اللہ پاک اس کو تہتر رحمتیں نصیب فرمائے گا۔ ایک رحمت کے طفیل اس کی دنیا درست فرما دے گا اور بہتر رحمتیں اس کے لیے جنت کے درجات بلند کرنے کے لیے ذخیرہ فرمالے گا۔

ابو النعمان الاصبہانی فی کتاب فضل السلطان العادل عن عبدالغفار بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن سعد الانصاری عن ابیہ

۱۶۴۷۰..... جس نے کسی مصیبت زدہ کی مدد کی اللہ پاک اس کے لیے تہتر نیکیاں لکھے گا۔ ایک رحمت کے ساتھ اللہ پاک اس کی دنیا اور آخرت درست فرمائے گا۔ بہتر نیکیاں جنت میں اس کے درجات بلند کرنے کا باعث بنیں گی۔

الترمذی، مسند ابی یعلی، الضعفاء للعقیلی، ابن عساکر عن زیاد بن حسان عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... زیاد متروک راوی ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زیاد کی حضرت انس سے مروی احادیث موضوع من گھڑت ہیں۔ نیز امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔

۱۶۴۷۱..... جس نے کسی پریشان حال کی مدد کی اللہ پاک اس کو تہتر مغفرت عطا فرمائے گا۔ ایک دنیا میں اور بہتر جنت کے بلند درجات میں۔ اور جس نے یہ پڑھا:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له، احد صمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد

اللہ پاک چالیس لاکھ نیکیاں عطا فرمائے گا۔ ابن عساکر عن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی الحسین المالکی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۴۷۲..... جس نے کسی مومن سے کسی تکلیف کو دور کیا اللہ پاک اس کو قیامت کے دن پل صراط پر نور کے دو حصے عطا فرمائیں گے اور ان دو حصوں سے اس قدر اللہ کی مخلوق روشنی حاصل کرے گی جن کی تعداد خدا ہی کے علم میں ہے۔

التاریخ للحاکم، الخطیب عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۴۷۳..... جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں اس کے ساتھ چلا اور اللہ کے لیے اس کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ رکھا اللہ عزوجل اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں حائل فرما دے گا اور ہر دو خندقوں کے درمیان آسمان و زمین کے درمیان جتنا فاصلہ ہوگا۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج حلیة الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۴۷۴..... جو اپنے بھائی کے کام میں چلا اللہ پاک اس کو پچھتر ہزار فرشتوں کے سائے میں رکھے گا حتی کہ وہ اپنے بھائی کے کام سے فارغ ہو اور جب وہ اس کام سے فارغ ہوگا اس کے لیے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھا جائے گا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہما وابی هریرة رضی اللہ عنہ معاً

۱۶۴۷۵..... جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں نکلا تو قیامت کے دن اس کے میزان عمل کے پاس میں کھڑا رہوں گا اگر وہ بھاری نکلی تو ٹھیک ورنہ میں اس کے لیے شفاعت کروں گا۔ ابونعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۷۶..... جو اپنے حق کے ساتھ اپنے بھائی کی طرف چلا حتی کہ اس کو ادا کر دیا اس کو صدقہ کا ثواب ہے۔

سنن ابی داؤد، السنن لسعید بن منصور عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۶۴۷۷..... آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ کھڑا ہونا (اس کی حاجت روائی کے لیے) مسجد میں ایک سال کے اعتکاف کرنے سے افضل ہے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۴۷۸..... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لیے نکلا حتی کہ اس کا کام پورا کر دیا اللہ پاک اس کو پانچ ہزار فرشتوں کے سائے میں رکھے گا حتی کہ وہ شام کرے اگر صبح کو اس کے کام میں نکلا ہے، اور وہ کوئی قدم نہیں اٹھائے گا مگر اللہ پاک اس کو ستر نیکیاں عطا فرمائے گا۔ اور کوئی قدم نہیں رکھے گا مگر اس کی ایک خطا معاف فرمائے گا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والرافعی عن ابن عمر وابی هریرة رضی اللہ عنہ، معاً

۱۶۴۷۹..... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں چلا اللہ پاک اس کو ہر قدم اٹھانے کے ساتھ ستر نیکیاں عطا کرے گا اور ستر برائیاں اس کی مٹائے گا حتی کہ وہ واپس آئے جہاں سے چلا تھا۔ اگر اس کے ہاتھوں اس کی حاجت پوری ہوگئی تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا گویا آج اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہے اور اگر اس کے کام کے دوران اس کی موت واقع ہوگئی تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسند ابی یعلی، الکامل لابن عدی، ابوالشیخ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، الخطیب، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ، وهو ضعیف واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

الاکمال

۱۶۳۸۹ بہرحال یہ تھیلیاں اس کو تو نفع نہیں دے سکتیں لیکن اس کی نسل اولاد کو نفع دیں گی اور وہ بھی رسوا ہوں گے اور نہ ذلیل اور نہ ہی فقیر ہوں گے۔ البغوی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن سلمان بن عامر الضبی

فائدہ:... حضرت سلمان بن عامر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد مہمانوں کی خاطر تواضع فرماتے تھے، پڑوسیوں کا اکرام کرتے تھے، ذمہ داری کو نبھاتے تھے اور آنے والے اتفاقی خطرات و حوادث میں اپنا مال خرچ کرتے تھے تو کیا یہ چیزیں ان کے لیے نفع مند ثابت ہوں گی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہ شرک کی حالت میں مرے تھے؟ عرض کیا گیا جی ہاں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۳۹۰ بہرحال اگر تیرے باپ نے توحید کا اقرار کیا ہوتا پھر وہ اسی پر قائم رہتا اور پھر تو اس کی طرف سے صدقہ کرتا تو یہ صدقہ اس کے لیے نفع مند ہوتا۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۱۶۳۹۱ اے عائشہ! اس نے کسی دن نہیں کہا اے پروردگار قیامت کے دن میری خطا کو معاف کر دے۔

مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:... یہ روایت نمبر ۱۶۳۸۸ کا تکرار ہے۔ مذکورہ روایت کا ملاحظہ فرمایئے۔

۱۶۳۹۲ اس کو یہ نفع نہیں دے سکتا۔ اس نے کسی دن نہیں کہا رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

ابن جدعان کے متعلق حضور اکرم ﷺ کا فرمان۔

۱۶۳۹۳ کیسا اے عائشہ! حالانکہ اس نے کسی گزری رات میں اور کسی دن میں رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین نہیں کہا۔

الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۹۴ وہ دنیا کے لیے دنیا کی تعریف حاصل کرنے کے لیے اور ناموری پانے کے لیے یہ کیا کرتا تھا اور اس نے کبھی یہ نہیں کہا رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین اے پروردگار! قیامت کے دن میرے گناہوں کو معاف فرما۔ الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۹۵ تیرے باپ نے ایک چیز (یعنی ناموری) کا ارادہ کیا تھا اور اس کو اس نے پا لیا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عدی بن حاتم

۱۶۳۹۶ تیرا باپ چاہتا تھا کہ اس کا نام لیا جائے پس اس کا نام لے لیا گیا۔ الکبیر للطبرانی عن سہل بن سعد

چوتھی فصل...... مصرف زکوٰۃ کے بیان میں

۱۶۳۹۷ اللہ تعالیٰ صدقات (مصرف زکوٰۃ وغیرہ) کے بارے میں کسی نبی وغیرہ کے فیصلے پر راضی نہ ہوا حتیٰ کہ خود اللہ پاک نے مصارف زکوٰۃ کو آٹھ جگہ تقسیم فرمایا اگر تو ان آٹھ میں سے ہے تو میں تجھے تیرا حق دے دیتا ہوں۔ ابوداؤد عن زیاد بن الحارث الصدائی

فائدہ:... فرمان الٰہی ہے:

انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیها والمؤلفة قلوبهم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل الله وابن السبیل.

صدقات (یعنی زکوٰۃ و خیرات) تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرضداروں (کے قرض ادا کرنے میں) اور خدا کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں۔

صدقات یعنی فرض زکوٰۃ صرف ان آٹھ مصارف میں خرچ کی جا سکتی ہے جبکہ نفلی صدقات کے لیے کوئی قید نہیں ہے۔

کلام:... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت کی سند میں عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہے، جس کے متعلق کئی ایک نے

کلام کیا ہے، دیکھئے عون المعبود ۵/ ۳۹۔

۱۶۴۹۸ ـــ مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس چکر کاٹتا پھرے اور اس کو ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں واپس کردیں۔ بلکہ مسکین وہ ہے جو مالداری نہ پائے جو اس کو لوگوں سے بے نیاز کردے اور نہ اس کو کوئی مسکین سمجھ سکے کہ پھر اس پر صدقہ کرے اور نہ وہ کھڑا ہو کر لوگوں سے سوال کرتا پھرے۔

موطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۴۹۹ ـــ اگر تم چاہو تو میں تم کو دیدیتا ہوں لیکن اس میں کسی مالدار کا کوئی حصہ ہے اور نہ محنت سے کمانے والے کا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن رجلین

لوگوں سے نہ مانگنا چاہئے

۱۶۵۰۰ ـــ مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک دو لقمے لوٹادیں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہ ہو اور وہ شرم وحیا بھی کرتا ہو اور لوگوں سے پیچھے پڑ کر سوال نہ کرتا ہو۔ البخاری، ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۱ ـــ صدقہ، زکوۃ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی صحیح سالم تگڑے آدمی کے لیے حلال ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو، البخاری، مسلم، ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۲ ـــ ایک آدمی نے کہا: آج رات میں صدقہ (زکوۃ) نکالوں گا، چنانچہ وہ صدقہ لے کر نکلا اور اس کو (لاعلمی میں) ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح کو لوگوں میں بات چیت ہوئی کہ آج رات کسی چور پر صدقہ کردیا گیا ہے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے چور کو صدقہ دلایا۔ میں آج رات پھر (کسی مستحق کو) صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ صدقہ لے کر نکلا اور (لاعلمی میں) ایک زانیہ کو صدقہ دے آیا۔ صبح کو پھر لوگوں میں بات چیت ہوئی کہ آج رات کسی نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے چور اور زانیہ کو صدقہ دلایا۔ اب میں پھر صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ پھر صدقہ لے کر نکلا اور لاعلمی میں ایک مالدار کو تھما آیا۔ صبح کو لوگوں میں بات چیت ہوئی کہ آج رات کسی نے مالدار آدمی کو صدقہ دیدیا ہے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے چور، زانیہ اور مالدار آدمی کو صدقہ دلایا۔ رات کو اس کو خواب میں آیا کسی نے کہا: تو نے چور کو صدقہ دیا ممکن ہے وہ چوری سے باز آجائے، تو نے زانیہ کو صدقہ دیا ممکن ہے وہ زنا سے باز آجائے اور تو نے مالدار آدمی کو صدقہ دیا ممکن ہے کہ اس کو عبرت حاصل ہو اور وہ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرنے لگے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۳ ـــ صدقہ کسی مالدار آدمی کے لیے حلال نہیں ہے سوائے پانچ صورتوں کے: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہو، صدقات وصول کرنے پر عامل (نگران) ہو، قرض دار ہو، یا کسی مالدار آدمی نے صدقہ کی چیز کو مستحق فقیر سے اپنے مال کے بدلے خریدا ہو یا کسی مالدار آدمی کا کوئی مسکین پڑوسی ہو جس پر صدقہ کیا گیا پس مسکین نے اپنے مالدار پڑوسی کو اس میں سے ہدیہ دیا تو مالدار آدمی کو اس صدقے میں سے کھانا جائز ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۴ ـــ صدقہ مالدار کے لیے حلال نہیں ہے سوائے تین مالداروں کے لیے اللہ کی راہ میں چلنے والا (مجاہد) یا مسافر (جس کے پاس سفر میں تباہی آگئی ہو) یا اگر تیرے فقیر پڑوسی پر صدقہ کیا گیا ہو اور وہ تیرے لیے اس میں سے ہدیہ بھیجے یا تجھے اس کھانے پر بلائے تب تیرے لیے بھی وہ صدقہ کا مال حلال ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۵ ـــ اے بنی ہاشم اپنی جانوں کو صبر کراؤ کیونکہ صدقات لوگوں کے میل کچیل ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ...... ضعیف الجامع ۶۸۳۔

۱۶۵۰۶ ـــ اللہ نے اس بات سے انکار کردیا ہے اور اس کے رسول نے بھی کہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل تمہارے لیے (یعنی بنی ہاشم کے

لیے) کرے۔ الکبیر للطبرانی عن المطلب بن ربیعة

۱۹۵۰۷ ۔۔۔ یہ صدقات لوگوں کے میل کچیل ہیں اور یہ محمد اور آل محمد کے لیے حلال نہیں ہیں۔ مسلم، ابوداؤد، النسائی عن عبدالمطلب بن ربیعة

۱۹۵۰۸ ۔۔۔ ہم آل محمد ہیں، ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا غلام بھی انہی میں سے ہوتا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی رافع

۱۹۵۰۹ ۔۔۔ میں اپنے اہل کے پاس جاتا ہوں وہاں کوئی کھجور اپنے بستر پر یا اپنے گھر میں (کہیں) پڑی پاتا ہوں تو اس کو اٹھا کر کھانا چاہتا ہوں مگر پھر ڈر جاتا ہوں کہیں یہ صدقہ کی نہ ہو اور پھر اس کو پھینک دیتا ہوں۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۱۹۵۱۰ ۔۔۔ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اس کو کھالیتا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۵۱۱ ۔۔۔ وہ اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنه، البخاری، مسلم عن عائشة رضی اللہ عنها

فائدہ: ۔۔۔ ایک مرتبہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں گوشت دیا گیا۔ انہوں نے ہانڈی میں وہ گوشت ڈال کر آگ پر چڑھا رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کو فرمایا کیا اس میں سے ہم کو نہیں کھلاؤ گی؟ انہوں نے عرض کیا یہ تو ہم کو صدقہ میں دیا گیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم ہم کو ہدیہ کردو۔

۱۹۵۱۲ ۔۔۔ اس کو قریب کردے یہ اپنے مقام تک پہنچ گئی ہے۔ مسلم عن جویریة رضی اللہ عنها

۱۹۵۱۳ ۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر صدقہ حرام کردیا ہے اور میرے اہل بیت پر۔ ابن سعد عن الحسن بن علی رضی اللہ عنه

۱۹۵۱۴ ۔۔۔ صدقہ آل محمد کے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔ مسند احمد، مسلم عن عبدالمطلب بن ربیعة

۱۹۵۱۵ ۔۔۔ صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا غلام انہی میں شمار ہوتا ہے۔ الترمذی، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی رافع

۱۹۵۱۶ ۔۔۔ ہمارے موالی (غلام) ہم میں سے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

۱۹۵۱۷ ۔۔۔ قوم کا مولیٰ (غلام) انہی میں سے ہے۔ البخاری عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۵۱۸ ۔۔۔ آدمی کا غلام اس کا بھائی اور اس کا چچازاد ہے۔ الکبیر للطبرانی عن سھل بن حنیف

۱۹۵۱۹ ۔۔۔ ہم آل محمد ہیں صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔ مسند احمد، الضعفاء للعقیلی عن الحسن

۱۹۵۲۰ ۔۔۔ ہی ہی اس کو پھینک دے، کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ البخاری، مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

الاکمال

۱۹۵۲۱ ۔۔۔ صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔ الشیرازی فی الالقاب عن عبداللہ بن عیسی بن عبدالرحمن بن ابی لیلی

۱۹۵۲۲ ۔۔۔ صدقہ میرے لیے حلال نہیں ہے اور نہ میرے گھر والوں کے لیے حلال ہے اور کسی قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن مولی رسول اللہ ﷺ یقال له طھمان اذکوان

۱۹۵۲۳ ۔۔۔ صدقہ محمد کے لیے حلال ہے اور نہ آل محمد کے لیے حلال ہے۔ الخطیب عن بھز بن حکیم عن ابیه عن جده

۱۹۵۲۴ ۔۔۔ ہی ہی! پھینک اس کو، کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ البخاری، مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

فائدہ: ۔۔۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی۔ تب نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۹۵۲۵ ۔۔۔ صدقہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے گھر والوں کے لیے۔ اللہ پاک لعنت کرے اس شخص پر جو غیر باپ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے اور اس غلام شخص پر بھی لعنت کرے جو اپنے کو غیر آقا کی طرف منسوب کرے۔ اولاد صاحب بستر (خاوند یا مالک باندی) کی ہے

بدکار کے لیے پتھر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق والے کا حق دے دیا ہے، اس لیے کسی وارث کے لیے کوئی وصیت کرنا درست نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن البراء وزید بن ارقم، مسند احمد عن عمرو بن خارجة

۱۶۵۲۶ ہم جو کچھ کھاتے ہیں صدقہ نہیں کھاتے۔ البخاری، مسلم عن سلمان

۱۶۵۲۷ ہم اہل بیت ہیں، ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ربیعة

۱۶۵۲۸ ہم آل محمد ہیں، صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے، یہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔ لیکن تمہارا کیا خیال ہے جب میں جنت کے حلقوں کو پکڑوں گا تو کیا میں تم پر کسی اور کو ترجیح دوں گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۲۹ ہم اہل بیت ہیں، ہمیں صدقہ کھانے سے منع کیا گیا ہے اور ہمارے موالی ہم میں سے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، البغوی، مسلم، ابن مندہ، ابن عساکر عن میمون مولی النبی ﷺ، الرویانی، ابن عساکر عن کیسان مولی النبی ﷺ، البغوی، ابن عساکر عن ھرمز مولی النبی ﷺ

۱۶۵۳۰ اے اہل بیت! تمہارے لیے صدقات میں سے کوئی چیز حلال نہیں ہے اور نہ ہاتھوں کا میل کچیل۔ بے شک تمہارے لیے مال غنیمت کے خمس کا خمس (پانچویں حصے کا پانچواں حصہ) ہے جس سے تم کو مالداری حاصل ہو یا کفایت حاصل ہو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۳۱ اے ابو رافع! صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور کسی بھی قوم کا مولیٰ (غلام و آزاد کردہ غلام) انہی میں شمار ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۳۲ اے لوگو! صدقہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے کسی گھر والے کے لیے۔ خبردار! میرے لیے اور کسی مسلمان کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے معمولی اون کے بقدر بھی کوئی شے حلال نہیں (تقسیم سے قبل)۔

الباوردی، ابن سعد، ابونعیم عن خارجة بن عمرو حلیف ابی سفیان وقال: له صحبة

۱۶۵۳۳ اے بنی عبدالمطلب! صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہے، پس تم کو اور ان کے کام پر صدقات (وصولی وغیرہ) پر مت لگو۔

ابن سعد عن عبدالملک بن المغیرة مرسلاً

۱۶۵۳۴ اے بنی ہاشم! صدقہ سے بچو اور ان کے کسی کام پر مت لگو، یہ تمہارے لیے درست نہیں ہے کیونکہ یہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔

ابونعیم عن عبداللہ بن المغیرة الہاشمی عن ابیه واکثر من عوف بن الحدثان

۱۶۵۳۵ اے طہمان! صدقہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے گھر والوں کے لیے، اور کسی قوم کا مولیٰ انہی میں سے ہوتا ہے۔

البغوی، الباوردی، ابن عساکر عن طہمان مولی رسول اللہ ﷺ

۱۶۵۳۶ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ میں سے ہے تو میں اس کو کھا لیتا۔

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، النسائی، ابوعوانة، الصحیح لابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۳۷ صدقہ ہمارے لیے حلال ہے اور نہ ہمارے موالی کے لیے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۳۸ میں نے ایک کھجور پڑی ہوئی پائی پھر اس کو میں نے کھا لیا۔ پھر مجھے یاد آیا کہ ہمارے پاس صدقہ کی کھجوریں ہیں، اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ کھجور ان میں سے تھی یا نہیں۔ پس اسی چیز نے مجھے ساری رات بیدار رکھا ہے۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جدہ

۱۶۵۳۹ میں کوئی کھجور پڑی دیکھتا ہوں تو مجھے اس کو کھانے سے صرف یہی احتیاط روکتی ہے کہ کہیں یہ صدقہ کی نہ ہو۔

ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ، ابن سعد عن الحسن رضی اللہ عنہ

۱۶۵۴۰ لے جاؤ، یہ میرے پاس تحفہ آیا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن میمونة

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا کوئی کھانا ہے؟ وہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: نہیں سوائے ایک (گوشت کی) ہڈی کے، جو ہماری باندی نے اپنے صدقے میں سے دی ہے۔

۱۶۵۳۱... وہ اپنے مقام پر آ گئی ہے۔ بخاری، مسلم عن ام عطیۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۵۳۲... اس کو قریب کرو، یہ اپنی جگہ آگئی ہے۔ مسلم عن جویریۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کوئی کھانا ہے؟ جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کی قسم ہمارے پاس سوائے گوشت والی ایک ہڈی کے اور کچھ نہیں جو مجھے میری باندی نے اپنے صدقہ میں سے (ہدیہ) دی ہے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ کیونکہ فقیر پر جو مال صدقہ کیا جائے اگر وہ اس کو ہدیہ کرنا چاہے یا فروخت کرنا چاہے تو اس سے اس کی ملکیت بدلنے کے ساتھ اس کی حقیقت بھی بدل جاتی ہے۔ پھر وہ صدقہ صدقہ نہیں رہتا بلکہ ہدیہ یا خریدی ہوئی صاف ستھری شے بن جاتی ہے۔

۱۶۵۳۳... یہ تجھ پر ایسی ہی ہے (یعنی صدقہ) لیکن اگر تو خوشی کے ساتھ ہم کو ہدیہ دے تو ہم اس کو قبول کریں گے اور اللہ تجھے اس میں اجر دے گا۔

- مسند احمد، ابوداؤد عن ابی بن کعب

صدقہ کے مختلف مصارف...... الاکمال

۱۶۵۳۴... اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کی تقسیم کو کسی مقرب فرشتے کے سپرد کیا اور نہ کسی نبی مرسل کے حوالے کیا بلکہ خود اللہ پاک نے اس کے آٹھ مصارف بیان کردیئے ہیں اگر تو ان میں سے کوئی حصہ ہے تو میں تجھے دے دیتا ہوں اور اگر تو مالدار ہے تو پھر یہ سر کا درد اور پیٹ کی بیماری ہے۔

ابن سعد عن زیاد بن الحارث

نوٹ:...... دیکھئے روایت نمبر ۱۶۳۴۹۔

۱۶۵۳۵... اگر تم دونوں چاہو تو میں تم دونوں کو دے دوں لیکن اس میں کسی مالدار یا کمانے والے طاقتور آدمی کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، السنن للبیہقی عن عبیداللہ بن عدی بن الخیار

فائدہ:...... عبیداللہ کہتے ہیں: مجھے دو آدمیوں نے خبر دی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ زکوٰۃ تقسیم فرما رہے تھے آپ نے ہم کو بھی نظریں اٹھا کر دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۵۳۶... صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کمانے والے تندرست آدمی کے لیے۔ سوائے خاک میں ملا دینے والے فقر کے اور پریشان کردینے والے قرض کے کہ ان دونوں صورتوں میں زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ الکبیر للطبرانی عن حبشی بن جنادۃ السلولی

۱۶۵۳۷... صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی تندرست کمانے والے کے لیے۔ مسند احمد عن رجل من بنی ہلال

۱۶۵۳۸... صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ تندرست توانا کمانے والے کے لیے۔ صدقہ اس شخص کے لیے حلال ہے جو فقر و فاقے کی وجہ سے خاک نشین ہو رہا ہو یا اس قرض دار کے لیے حلال ہے جس کو قرض نے مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔ اور جس نے اس غرض سے لوگوں سے سوال کیا تاکہ اپنا مال بڑھائے قیامت کے دن اس کے چہرے پر وہ سوال زخم بن کر آئیں گے اور جہنم میں وہ سوال پتھر بنا دیئے جائیں گے جن کو وہ کھائے گا۔ پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔ البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن حبشی بن جنادۃ

۱۶۵۳۹... صدقہ (زکوٰۃ) سر میں درد اور پیٹ میں آگ یا بیماری کا سبب ہے۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبۃ، الباوردی، الکبیر للطبرانی عن حبان بن بح الصدائی

۱۶۵۴۰... جس کے پاس ساٹھ ہزار (دراہم) نہیں ہے پس جو ساٹھ ہزار کا مالک نہ ہو وہ فقیر ہے۔

جعفر بن محمد بن جعفر فی کتاب العروس والدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۷۰ جس پر کسی نے احسان کیا وہ اس کا بدلہ دے اگر اس کی وسعت نہ ہو تو اس کا ذکر خیر کرے۔ کیونکہ جب اس نے اس کا ذکر خیر کیا تو گویا اس کا شکر ادا کردیا۔ اور غیر حاصل چیز کے ساتھ تصنع اور بناوٹ کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۵۷۱ جس پر کسی نے احسان کیا وہ اس کا ذکر کردے، جس نے ذکر کردیا اس نے شکر ادا کردیا اور جس نے کسی کی نیکی کو چھپالیا اس نے کفران نعمت کیا۔ الشکر للخرائطی، السنن لسعید بن منصور عن طلحۃ

۱۶۵۷۲ جس پر کسی نے کوئی احسان کیا تو اس پر احسان کرنے والے کا حق ہے کہ وہ اس کا حق ادا کرے، اگر ایسا نہ کرسکے تو اس کی تعریف کردے اگر اس نے تعریف بھی نہ کی تو اس نے کفران نعمت کی۔ ابن عساکر عن یحیی بن صیفی مرسلاً

۱۶۵۷۳ جس کے ساتھ کسی نیکی یا بھلائی کا برتاؤ کیا گیا وہ اس کا بدلہ چکائے۔ اگر بدلہ نہ چکا سکے تو اس نیکی کا ذکر کردے۔ جس نے کسی کی نیکی کا ذکر کردیا اس نے اس کا شکر ادا کردیا اور غیر میسر چیز کی بناوٹ کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۷۴ بندہ جب اپنے مسلمان بھائی کے لیے کہتا ہے: جزاک اللہ خیراً اللہ تجھے اچھا بدلہ دے تو وہ اس کے لیے دعا میں مبالغہ کرجاتا ہے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۷۵ زکوٰۃ دو مرتبہ ادا نہیں کی جاتی۔ ابو یعلی عن علی رضی اللہ عنہ [illegible]

فقر اور فقراء کی فضیلت میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

فصل اول...... فقر اور فقراء کی فضیلت میں

۱۶۵۷۶ اے فقراء مہاجرین کے گروہ! قیامت کے دن کے تام نور کی خوشخبری سن لو تم مالداروں سے آدھا دن قبل جنت میں داخل ہوگے اور یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی اسناد میں المعلی بن زیاد ابوالحسن ایک راوی متکلم فیہ ہے۔ دیکھئے عون المعبود ۱۰/۱۰۱، نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۳۔

۱۶۵۷۷ اے اصحاب صفہ! خوشخبری لو، جو میری امت میں سے اس صفت پر باقی رہے جس پر تم ہو اور اس حال کے ساتھ راضی برضا رہے وہ قیامت کے دن میرے رفقاء میں سے ہوگا۔ الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۴۹۰۔

۱۶۵۷۸ دنیا میں جو شخص طویل رنج وغم والا ہے وہ آخرت میں طویل سرور و خوشی والا ہے اور دنیا میں جو سب سے زیادہ سیر ہونے والا ہے وہ آخرت میں سب سے زیادہ بھوکا رہنے والا ہے۔ ابن عساکر عن عامر بن عبد قیس عن الصحابۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۳۴۹۔

۱۶۵۷۹ اے گروہ فقراء! دنیا میں تم کو خوشخبری دیتا ہوں کہ فقراء مومنین جنت میں اغنیاء مومنین سے نصف یوم قبل داخل ہوں گے جو پانچ سو سال کا ہوگا۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ...... روایت کی سند میں عبیداللہ بن ولید ہے جس نے عبداللہ بن عمر سے سماع نہیں کیا اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔ زوائد ابن

دیکھئے کتاب الزہد باب فضیلۃ الفقر، رقم ۶۴۳۳۔

۱۶۵۸۰ مسلمان فقراء مسلمان مالداروں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۸۱ مسلمان فقراء جنت میں مالداروں سے چالیس سال قبل داخل ہوں گے۔ مسند احمد، الترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۸۲ فقراء کے پاس اپنی نعمتیں رکھو، کیونکہ وہ قیامت کے دن غالب ہوں گے۔ حلیۃ الاولیاء عن الحسین بن علی رضی اللہ عنہ

کلام:... فیض القدیر میں ہے حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اس روایت کی سند انتہائی کمزور ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ نیز امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن تیمیہ وغیرہ فرماتے ہیں: یہ روایت قطعاً موضوع ہے۔ دیکھئے فیض القدیر ۱/۱۱۴۔

۱۶۵۸۳ فقراء سے محبت رکھو اور ان کے ساتھ صحبت اختیار کرو، عرب سے سچے دل سے محبت رکھو اور لوگوں کی برائیوں میں لگنے سے وہ برائیاں تجھے روکیں جو تو اپنے اندر پاتا ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ صحیح، اقرہ الذہبی

۱۶۵۸۴ میں نے جنت میں جھانکا تو اکثر جنتیوں کو فقراء پایا اور جہنم میں جھانکا تو جہنم میں اکثر تعداد عورتوں کی پائی۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عباس، التاریخ للبخاری، الترمذی عن عمران بن حصین

۱۶۵۸۵ فقراء کے ساتھ تواضع سے پیش آنا افضل جہاد ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:... روایت ضعیف ہے۔ ۶۵۳ وکشف الخفاء ۱۰۵۷۔

۱۶۵۸۶ لوگوں میں سے بہترین انسان وہ مومن فقیر ہے جو اپنی محنت و کوشش صرف کرے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:... ضعیف الجامع ۲۸۹۹، النخبۃ البہیۃ ۱۵۸۔

۱۶۵۸۷ ہر چیز کی ایک چابی ہے اور جنت کی چابی مساکین اور فقراء کے ساتھ محبت ہے۔ ابن لال عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:... ضعیف الجامع ۴۷۳۳، المغیر ۱۱۹۔

فقراء مسلمین کی فضیلت

۱۶۵۸۸ فقراء مومنین کو قیامت کے دن مالداروں سے پانچ سو سال قبل کامیابی ملنے کی خوشی ہوگی، فقراء جنت کی نعمتوں میں مگن ہو رہے ہوں گے اور مالدار میدان حشر میں حساب (کی سختی) میں مبتلا ہوں گے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:... ضعیف الجامع ۳۸۶۸۔

۱۶۵۸۹ جو آدمی تنگدستی کے ساتھ دیے وہ زیادہ اجر والا نہیں ہے اس سے جو غنا کی صورت میں اس کو قبول کرے۔

الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۰ تنگدستی کی حالت میں دینے والا حاجت مند لینے والے سے زیادہ افضل نہیں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

کلام:... ضعیف الجامع ۵۰۳۱۔

۱۶۵۹۱ اللہ تم کو ایسی قوم پر جن کو لوگ مریض تصور کریں حالانکہ وہ مریض نہیں ہیں (بلکہ بھوک اور لاغری نے ان کا یہ حال کر رکھا ہے)۔

ابن المبارک عن الحسن مرسلاً

کلام:... ضعیف الجامع ۳۱۶۰، الضعیفۃ ۲۳۹۹۔

۱۶۵۹۲۔۔۔ اے اللہ! مجھے مسکینی میں زندہ رکھ، مسکینی میں موت دے اور مساکین کے زمرے مجھے اٹھا۔

عبد بن حمید، ابن ماجہ عن ابی سعید، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن عبادۃ بن الصامت

۱۶۵۹۳۔۔۔ اے اللہ! مجھے مسکینی میں زندہ رکھ، مسکینی میں وفات دے اور مساکین کی جماعت میں میرا حشر فرما اور بدبختوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر وفاقہ اور آخرت کا عذاب اکٹھا ہو جائے۔ مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۴۔۔۔ فقر مومن پر گھوڑے کے چہرے پر خوبصورت القاب سے زیادہ مزین ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۵۔۔۔ فقر وفاقہ لوگوں کے نزدیک عیب ہے لیکن قیامت کے دن اللہ کے ہاں زینت ہے۔ مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۶۔۔۔ فقر امانت ہے جس نے اس کو چھپایا اس کے لیے عبادت ہے اور جس نے اس کو ظاہر کردیا اس نے اپنی لگام اپنے مسلمان بھائیوں کے ہاتھ میں تھمادی۔ ابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۷۔۔۔ جب اللہ پاک کسی بندے کو محبوب فرماتے ہیں اس کو دنیا سے محفوظ رکھتے ہیں جس طرح کوئی آدمی اپنے مریض کو پانی سے بچاتا ہے۔ سنن ابی داؤد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن قتادۃ بن النعمان

۱۶۵۹۸۔۔۔ اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو فقر وفاقہ کا لباس پہننے کے لیے تیار ہوجا۔ بے شک فقر وفاقہ ان لوگوں کی طرف جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں اس طرح تیزی سے دوڑتا ہے جس طرح سیلاب کا پانی اپنی انتہا تک پہنچتا ہے۔ مسند احمد، الترمذی عن عبداللہ بن مغفل

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۱۲۹۷۔

۱۶۵۹۹۔۔۔ مصیبت مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف سیلاب کے ڈھلان کی طرف آنے سے زیادہ تیز آتی ہیں۔

الصحیح لابن حبان عن عبداللہ بن مغفل

۱۶۶۰۰۔۔۔ بہت سے گناہ ایسے ہیں جن کو نماز دھوتی ہے اور نہ روزے اور نہ حج وعمرے۔ بلکہ روزی کے لیے دوڑ دھوپ کرنے میں جو دکھ آتے ہیں ان سے وہ گناہ دھل جاتے ہیں۔ حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ اسنی المطالب ۳۹۳، ضعیف الجامع ۱۹۹۴۔

۱۶۶۰۱۔۔۔ دنیا میں مومن کا تحفہ فقر وفاقہ ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۲۴۰۵، الکشف الالٰہی ۸۷۶۔

۱۶۶۰۲۔۔۔ جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اللہ نے اس پر فقر وفاقے اور مرض کو اتارا ہے تو سمجھ لو کہ اللہ پاک اس کی صفائی فرما رہا ہے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۵۱۱۔

۱۶۶۰۳۔۔۔ اللہ پاک رحم فرمائے ایسے آدمی پر جس کو اس کے مرنے کے بعد اس کی بیوی غسل دے اور اسی کے پرانے کپڑوں میں اس کو کفن دیا جائے۔

الضعفاء للعقیلی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۳۱۱۱۔

۱۶۶۰۴۔۔۔ اگر تم کو علم ہو جائے کہ اللہ کے ہاں تمہارے لیے کیا کچھ ہے تو تمہاری خواہش ہوگی کہ تم پر فقر وفاقہ اور حاجتیں بڑھ جائیں۔

الترمذی وقال صحیح عن فضالۃ بن عبید کتاب الزھد

فرع۔۔۔ فقر وفاقہ سے متعلق

۱۶۶۰۵۔۔۔ جب کسی گھر کے افراد باہم محبت اور حسن سلوک کے ساتھ رہتے ہیں تو اللہ پاک ان پر رزق کھول دیتا ہے اور وہ اللہ کے سائے تلے

آجاتے ہیں۔ الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۸۱/۸۴۷، ضعیف الجامع ۱۸۴۷۔

۱۶۶۰۶ کسی گھر نے مشقت اور فقر وفاقہ پر تین دن سے زیادہ صبر نہیں کیا مگر اللہ پاک نے ان پر رزق کھول دیا۔ الحکیم عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... التنزیہ ۳۰۱/۳، ضعیف الجامع ۵۰۹۳۔

۱۶۶۰۷ کوئی گھرانہ ایسا نہیں جس کے اہل آپس میں حسن سلوک کے ساتھ رہیں تو اللہ پاک ان پر رزق جاری کر دیتا ہے اور وہ اللہ کے سائے میں آجاتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۱۱۰۔

۱۶۶۰۸ جس کو فاقہ پہنچے اور وہ لوگوں پر اس کو پیش کرے تو اس کا فاقہ بند نہیں ہوتا اور جو اس کو اللہ پر پیش کرتا ہے قریب ہے کہ اللہ پاک اسی کو بے نیاز کر دے جلد موت کے ساتھ یا جلد مالداری کے ساتھ۔ مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۶۰۹ رزق بندے کو موت سے زیادہ تلاش کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: ...... اسنی المطالب ۷۰۱، الاتقان ۳۰۹۔

۱۶۶۱۰ آدمی اسی گناہ کی بدولت جس کا وہ ارتکاب کرتا ہے رزق سے محروم ہو جاتا ہے، تقدیر کو دعا ہی ٹال سکتی ہے اور عمر میں اضافہ صرف نیکی سے ممکن ہے۔ مسند احمد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ثوبان

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۴۵۲۔

۱۶۶۱۲ (تمام) مجالس رزق ورونق ہیں۔ حلیۃ الاولیاء عن عثمان رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۴۲، ضعیف الجامع ۱۳۵۴۔

۱۶۶۱۳ (تمام) صحبت رزق ورونق ہیں۔

مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ، شعب الایمان عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۴۶۳۔

الاکمال

۱۶۶۱۴ اے فقراء مہاجرین قیامت کے دن تم کو اغنیاء سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہونے کی خوشخبری قبول ہو۔ حتیٰ کہ مالدار اس وقت تمنا کرے گا کاش وہ دنیا میں فقیر ہوتا تنگ دست عیال دار ہوتا۔

مسند ابی یعلی عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ، ابن سعد عن ابی الزبیر مرسلاً وعن یوسف المکی مرسلاً

۱۶۶۱۵ مسلمان فقراء کبوتروں کی طرح جلدی سے جنت کی طرف لپکیں گے۔ ان کو کہا جائے گا ٹھہرو حساب تو دیدو۔ وہ کہیں گے واللہ! ہم نے تو کوئی مال چھوڑا ہی نہیں، ہم سے کس چیز کا حساب ہوگا؟ اللہ عزوجل فرمائیں گے میرے بندوں نے سچ کہا۔ پھر وہ دوسرے لوگوں سے ستر سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن سعید بن عامر بن حذیم

۱۶۶۱۶ مسلمان فقراء قیامت کے دن اپنے گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔ ان کو کہا جائے گا ٹھہرو حساب کے لیے۔ وہ کہیں گے اللہ کی قسم! ہم نے تم کو کچھ دیا ہی نہیں جس کا تم ہم سے حساب لو۔ اللہ پاک فرمائیں گے میرے بندوں نے سچ کہا پھر وہ جنت میں لوگوں سے ستر سال قبل داخل ہو جائیں گے۔ الحسن بن سفیان والبغوی عن سعید بن عامر بن حذیم

۱۶۶۱۷ فقراء مہاجرین قیامت کے دن مالداروں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ مسلم عن ابن عمرو

۱۶۶۱۹　　فقراء مہاجرین مالدار مہاجرین سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ابن ماجہ عن ابی سعید

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۸۸۶۔

فقراء مسلمین امراء سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے

۱۶۶۲۰　　مسلمان فقراء مسلمان مالداروں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔ اس وقت مسلمان مالدار تمنا کریں گے کہ کاش وہ دنیا میں فقیر ہوتے۔ جبکہ کفار مالدار کافر فقراء سے چالیس سال قبل جہنم میں داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت کفار مالدار تمنا کریں گے کاش وہ دنیا میں فقیر فقراء ہوتے۔ الدیلمی عن ابی هریرة

کلام:...... روایت میں نفیع بن الحارث متروک راوی ہے۔

۱۶۶۲۱　　تمام انبیاء حضرت سلیمان علیہ السلام سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔ مسلمان فقراء دوسرے مسلمانوں سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے اور دوسرے شہر والوں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔ بعض شہروں کی فضیلت دوسرے شہروں میں حسب مراتب ہوا کرتے کے حلقے قائم ہوتے ہیں۔ تحریک جب مصیبتوں کا نزول ہوتا ہے تو اہل شہروں کے سر جھکانے عام ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنه

کلام:...... امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبی ﷺ سے یہ روایت صرف اسی طریق سے منقول ہے اور اس طریق میں علی بن سعید بن بشیر ہے جس کے متعلق امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لیس بذاک تفرد باشیاء۔ یہ معتبر درجہ کا راوی نہیں ہے اور اس نے کئی منفرد باتیں روایت کی ہیں جو کسی اور راوی سے منقول نہیں۔ مجمع الزوائد ۱۰/۲۶۲۔

۱۶۶۲۲　　فقراء مہاجرین مالدار مہاجرین سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

الترمذی حسن غریب عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۶۶۲۳　　قیامت کے روز لوگ جمع ہوں گے۔ کہا جائے گا: اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ چنانچہ وہ کھڑے ہوں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا تم نے کیا عمل کیا؟ وہ کہیں گے: ہم کو مصائب میں ڈالا گیا ہم نے صبر کیا۔ آپ نے سارے امور حکومت سلطان اور ہمارے علاوہ دوسروں کو سپرد کیے۔ اللہ عزوجل فرمائیں گے: تم نے سچ کہا۔ چنانچہ وہ لوگوں سے ایک طویل زمانہ قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے جبکہ بادشاہ اور دوسرے حکمران لوگ حساب کی سختی میں مبتلا ہوں گے۔ لوگوں نے پوچھا: ان کے علاوہ دوسرے لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے لیے نور کی کرسیاں بچھاوی جائیں گی اور بادل ان پر سایہ فگن ہوں گے۔ یہ دن مومنین پر دن کی ایک گھڑی (لمحے) سے بھی زیادہ چھوٹا ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۶۶۲۴　　اللہ پاک لوگوں کو حساب کے لیے جمع فرمائے گا۔ مومنین کبوتروں کی طرح اڑتے ہوئے جنت کی طرف آئیں گے۔ ان کو کہا جائے گا: ٹھہرو حساب کتاب کے لیے۔ وہ کہیں گے ہمارے پاس حساب کتاب کی کوئی چیز نہیں تھی اور نہ تم نے ہم کو کوئی ایسی شے دی جس کا ہم سے حساب لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندوں نے سچ کہا۔ پھر ان کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اور وہ دوسرے لوگوں سے ستر سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

مسند ابی یعلی، الحسن بن سفیان، ابن سعد، الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر عن سعید بن عامر بن حذیم

۱۶۶۲۵　　مسلمان فقراء جنت میں مسلمان مالداروں سے پانچ سو سال قبل داخل ہوں گے حتیٰ کہ کوئی مالدار ان فقراء مومنین کے ہجوم میں داخل ہوگا تو اس کو ہاتھ سے پکڑ کر نکال دیا جائے گا۔ الحکیم عن سعید بن عامر بن حذیم

۱۶۶۲۶　　فقراء مومنین جنت میں مالدار مومنین سے ایک دن قبل داخل ہوں گے اور اس دن کی مقدار ایک ہزار سال ہوگی۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

١٦٦٣٥ ۔ پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ فقراء مہاجرین کا ہوگا جن کی بدولت سختیوں سے بچا جاتا ہے، جب ان کو حکم ملتا ہے تو وہ سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کو کسی بادشاہ سے کوئی کام پڑتا ہے تو اس کا کام پورا نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ انتقال کر جاتا ہے۔ اور اس کی تمنا اس کے سینے میں دبی رہ جاتی ہے۔ پس اللہ پاک قیامت کے دن جنت کو بلائیں گے اس کی زینت اور خوبصورتی کے ساتھ۔ پس وہ پوری جلوہ آرائیوں کے ساتھ حاضر ہوگی۔ اللہ پاک فرمائیں گے اے میرے بندو! جنہوں نے میری راہ میں جہاد کیا ہے شہید ہوئے ہیں اور ان کو میرے راستے میں تکالیف دی گئی ہیں۔ تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پس وہ بغیر عذاب اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر ملائکہ اللہ کے حضور حاضر ہو کر سجدہ ریز ہو کر عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم رات دن تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں جن کو آپ نے ہم پر ترجیح دی ہے؟ اللہ عزوجل فرمائیں گے یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے میری راہ میں قتال کیا اور جن کو میری وجہ سے تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔ تب ملائکہ ان کے پاس ہر دروازے سے داخل ہوں گے اور یہ کہتے ہوں گے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔ تم پر سلامتی ہو اس کے سبب کہ تم نے صبر کیا پس آخرت کا گھر بہترین انجام ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمرو

سب سے پہلے جنت میں داخلہ

١٦٦٣٦ ۔ مخلوق خدا میں سے سب سے پہلے جو جنت میں داخل ہوں گے وہ فقراء اور مہاجرین ہوں گے۔ جن کے ساتھ اسلام کی سرحدیں محفوظ ہوتی ہیں اور ان کے طفیل سختیاں ختم ہوتی ہیں۔ ان میں سے کوئی مرتا ہے تو اس کی تمنا سینے میں دبی ساتھ چلی جاتی ہے وہ اس کو پورا کر سکنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ تب اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے ملائکہ میں سے جن کو چاہیں گے ارشاد فرمائیں گے: ان (فقراء) کے پاس جاؤ اور ان کو سلام کہو۔ ملائکہ کہیں گے: ہم تیرے آسمان کے باسی ہیں اور تیری مخلوق میں بہترین مخلوق ہیں۔ تو آپ ہم کو حکم فرماتے ہیں کہ ہم ان کو جا کر سلام کریں۔ پروردگار ارشاد فرمائیں گے: یہ میرے بندے میری ہی عبادت کرتے تھے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے۔ ان کے طفیل اسلام میں پیدا ہونے والی دشواریاں ختم ہوتی تھیں اور ان کے طفیل سختیاں لڑی جاتی تھیں۔ ان میں سے کوئی مرتا تھا تو اپنی تمنا اپنے سینے میں لیے دنیا سے چلا جاتا تھا۔ کیونکہ وہ اس کو پورا کرنے کی وسعت نہیں رکھتا تھا۔ چنانچہ ملائکہ ان کے پاس آئیں گے اور ہر دروازے سے ان پر داخل ہوں گے اور یہ کہتے ہوں گے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔

مسند احمد، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو

١٦٦٣٧ ۔ عنقریب قیامت کے روز میری امت کے کچھ لوگ سامنے آئیں گے ان کا نور سورج کی روشنی کی مانند ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ فقراء مہاجرین ہیں جو اسلام کی خاطر سختیوں میں حصہ لیتے تھے اور ان میں سے کوئی مرتا تو اس کی حاجت اس کے سینے میں دبی رہ جاتی۔ یہ لوگ زمین کے چاروں طرف سے جمع کر لیے جائیں گے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

١٦٦٣٨ ۔ اللہ پاک قیامت کے دن ایسی قوم کو لائیں گے جن کا نور سورج کے نور کی طرح ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم وہ لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: نہیں تمہارے لیے اور بہت خیر ہوگی۔ بلکہ وہ فقراء مہاجرین ہوں گے جو زمین کے چاروں طرف سے جمع کر لیے جائیں گے۔ پھر فرمایا: خوشخبری ہے غرباء کے لیے، خوشخبری ہے غرباء کے لیے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! غرباء کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ نیک لوگ جن کی تعداد برے لوگوں میں تھوڑی ہے اور ان کی اطاعت کرنے والوں سے نافرمانی کرنے والے بہت زیادہ ہیں۔

الکبیر للطبرانی، الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عمرو

١٦٦٣٩ ۔ جنت میں ایک درجہ ہے جس کو صرف روزی میں رنج و غم میں مبتلا رہنے والے حاصل کر سکیں گے۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۶۱ ـــ میں نے جنت میں دیکھا تو اکثر اہل جنت کو فقراء میں سے پایا۔ اور جہنم میں دیکھا تو اکثر تعداد ان میں عورتوں کی پائی۔
النسائی عن عمران بن حصین

اکثر جنتی فقراء ہوں گے

۱۶۶۶۲ ـــ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو میں نے اکثر جنتیوں کو فقیر فقراء پایا، اور مالدار مرتبے کے لوگوں کو جنت میں جانے سے رکا ہوا پایا۔ میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو جہنم میں داخل ہونے والوں میں اکثر تعداد عورتوں کی دیکھی۔ ابن قانع عن اسامۃ بن زید

۱۶۶۶۳ ـــ (اے عائشہ!) مجھ سے دیر تک سونے کے بارے میں پوچھو! مجھ پر (خواب میں) اہل جنت اور اہل جہنم پیش کیے گئے تھے، میں عبدالرحمن بن عوف کو دیکھنے کے لیے ٹھہرا رہا حتی کہ مجھے خطرہ ہوا کہ وہ میرے پاس گزرنے والے (جنتی) لوگوں میں سے نہ گذریں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل جنت میں زیادہ کون تھے اور کم تعداد کن کی تھی؟ ارشاد فرمایا جنت میں اکثریت مسکینوں کی تھی اور بالکل کم تعداد میں مالدار اور عورتیں تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: عورتوں میں کتنی عورتیں ہوں گی؟ ارشاد فرمایا کالے کووں میں کتنے سفید کوے ہوتے ہیں (یعنی نہ ہونے کی بقدر)۔ ابو سعد اسماعیل بن ابسمان فی مشیختہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ: ـــ ایک مرتبہ حضور ﷺ قیلولے میں دیر تک سوتے رہے پھر اٹھ کر یہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۶۶۴ ـــ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران کو وحی فرمائی: اے موسیٰ میرے (خاص) بندے وہ ہیں جو مجھ سے جنت کا اس کے باغوں سمیت سوال کریں تو میں ان کو عطا کر دوں گا لیکن اگر وہ مجھ سے (دنیا کے مال میں سے) ایک کوڑے کا ٹکڑا مانگیں تو میں نہیں دوں گا، یہ ان کی میرے نزدیک بے وقعتی نہیں ہے بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ان کے لیے آخرت میں اپنی کرامت ذخیرہ کروں اور میں ان کو دنیا سے یوں بچاتا ہوں جس طرح چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاکت خیز چراگاہ میں چرنے سے بچاتا ہے، اے موسیٰ! میں نے فقراء کو مالداروں کے پاس جانے پر اس لیے مجبور نہیں کیا کہ میرے خزانے ان کے لیے کم پڑ گئے ہیں اور میری رحمت ان کے لیے کافی نہیں ہے۔ بلکہ میں نے فقراء کے لیے مالداروں کے دل میں اتنا حصہ مقرر کر دیا ہے جس سے فقراء کو کفایت مل جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ مالداروں کو آزماؤں کہ جو میں نے فقراء کے لیے ان کے مالوں میں مقرر کیا ہے وہ اس کو ادا کرنے میں کیسا رویہ اپناتے ہیں، اے موسیٰ! اگر وہ (مالدار) اس پر عمل کریں گے تو میں ان پر اپنی نعمتیں پوری کروں گا اور دنیا میں ہی ان کو ایک کے بدلے دس گنا دوں گا۔ اے موسیٰ! فقیر کے لیے خزانہ بن جا، کمزور کے لیے قلعہ بن جا اور مدد مانگنے والے کے لیے مددگار بن جا تو میں تنگی میں تیرا ساتھی بن جاؤں گا، تنہائی میں تیرا انیس دل لگانے والا بن جاؤں گا اور تجھے دن اور رات نیک دوں گا۔
ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

موسیٰ علیہ السلام کا رب تعالیٰ سے سوال

۱۶۶۶۵ ـــ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! تیرے مومن بندے پر دنیا میں تنگی کیوں ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جس کو انہوں نے دیکھا پھر اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ! میں نے اپنے مومن بندے کے لیے یہ تیار کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! تیری بزرگی کی قسم! اگر کوئی کٹے ہوئے ہاتھ پیروں والا ہو اور پیدائش کے دن سے قیامت تک ہمیشہ اپنے منہ کے بل گھسٹتا رہا ہو، لیکن پھر یہ جگہ اس کا ٹھکانہ بن جائے تو اس نے کبھی بھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! تو اپنے کافر بندے پر دنیا میں کیوں کشادگی فرماتا ہے؟ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو دکھانے کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا اور پھر فرمایا: اے موسیٰ! میں نے یہ اس کافر کے لیے تیار کی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! تیری بزرگی کی قسم! اگر ساری دنیا کی نعمتیں اس کو پیدائش کے وقت سے لے کر قیامت کے دن تک حاصل ہوں اور پھر یہ اس کا ٹھکانہ بن جائے تب بھی

اس نے کبھی بھی کوئی خیر اور بھلائی نہیں دیکھی۔ مسند احمد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۶۶ ... موسیٰ پیغمبر نے عرض کیا اے پروردگار! تو اپنے مؤمن بندے پر دنیا بند کر دیتا ہے؟ چنانچہ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو جنت کا دروازہ کھول کر دکھایا اور فرمایا: میں نے اس کے لیے یہ تیار کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! تیری بزرگی کی قسم! تیرے بلند مرتبے کی قسم! اگر کوئی مؤمن جس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹے ہوئے ہوں اور جس دن سے آپ نے اس کو پیدا کیا ہو تب سے قیامت تک منہ کے بل گھسٹتا رہا ہو پھر یہ جگہ اس کا ٹھکانہ بن جائے تو اس نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! تو دنیا میں کافر کو خوب وسعت دیتا ہے؟ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو جہنم کا دروازہ کھول کر دکھایا اور فرمایا میں نے اس کے لیے یہ تیار کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! اگر تو اس کافر کو ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے عطا کر دے اور وہ اپنی پیدائش سے قیامت تک اسی طرح عیش میں رہے پھر یہ مقام اس کا ٹھکانہ بن جائے تو گویا اس نے کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔

الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۶۷ ... ملائکہ عرض کرتے ہیں اے پروردگار! تو اپنے مؤمن بندے سے دنیا کو دور کر دیتا ہے اور مصائب و پریشانیوں میں اس کو چھوڑ دیتا ہے حالانکہ وہ تجھ پر ایمان لاتا ہے۔ پروردگار فرماتے ہیں اس کا ثواب کھولو۔ چنانچہ ملائکہ اس مؤمن کا ثواب دیکھتے ہیں تو عرض کرتے ہیں اس کو دنیا میں جو بھی دکھ آئیں کچھ حرج نہیں۔ پھر ملائکہ عرض کرتے ہیں اے پروردگار! تو اپنے کافر بندے پر دنیا بڑی وسیع رکھتا ہے اور دنیا کی مصیبتیں اس سے دور رکھتا ہے۔ حالانکہ وہ تیرے ساتھ کفر کرتا ہے۔ پروردگار نے فرمایا اس کا عذاب دیکھو۔ چنانچہ ملائکہ نے اس کا عذاب دیکھا تو عرض کیا اے پروردگار! وہ دنیا میں جس قدر نعمتیں پالے اس کو کچھ فائدہ نہیں۔

حلیۃ الاولیاء عن عبداللہ بن عمرو بن العاص

۱۶۶۶۸ ... اے اللہ! مجھے مسکینی میں زندہ رکھ، مسکینی میں موت دے اور مجھے قیامت کے دن مسکینوں کے ساتھ زندہ کر کے اٹھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ ارشاد فرمایا: مسکین جنت میں مالداروں سے چالیس سال قبل داخل ہو جائیں گے۔ اے عائشہ! کسی مسکین کو خالی مت لوٹا خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا کیوں نہ ہو دے۔ اے عائشہ! مسکینوں سے محبت رکھ۔ اور ان کو اپنے قریب کر۔ بے شک اللہ پاک تجھ کو قیامت کے دن قریب کرے گا۔

الترمذی ضعیف، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ، واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات فاخطا

کلام: ... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت ضعیف ہے۔ جبکہ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوع روایات میں شمار کر کے غلطی کی ہے۔

۱۶۶۶۹ ... اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ، مسکین حالت میں موت دے اور مساکین کی جماعت میں میرا حشر فرما۔ بے شک بدبختوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب دونوں جمع ہو جائیں۔ مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۷۰ ... اے اللہ! مجھے فقیر بنا کر اپنے پاس اٹھا، مالداری میں نہ اٹھا اور مجھے قیامت کے روز مسکینوں کی جماعت میں شامل کر کے اٹھا۔ بے شک بدبختوں میں سے بدبخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر وفاقہ اور آخرت کا عذاب اکٹھا ہو جائے۔

الاوسط للطبرانی، ابو الشیخ فی الثواب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کی فقیری میں موت کی دعا

۱۶۶۷۱ ... اے اللہ! مجھے فقیری میں موت دے، مالداری میں موت نہ دے اور مجھے مسکینوں کے ساتھ اٹھا۔ بے شک بدبخت ترین وہ شخص ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب جمع ہو جائے۔ الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

١٦٦٧٢ ۔۔۔ تم پر رنج وغم لازم ہیں، کیونکہ یہ دل کی جلا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! رنج وغم کیسے؟ ارشاد فرمایا اپنی جانوں کو بھوکا اور پیاسا رکھو۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ۔۔۔ ضعیف الجامع ٣٧٥٩، الضعیفہ ١٣٩٨

١٦٦٧٣ ۔۔۔ اے اللہ! آل محمد ﷺ کو بس کفایت کے بقدر روزی دے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

١٦٦٧٤ ۔۔۔ اے اللہ! آل محمد ﷺ کا رزق دنیا میں گذر بسر کے بقدر رکھ۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

١٦٦٧٥ ۔۔۔ اے اللہ! آل محمد کو گذر بسر کے بقدر روزی دے۔ البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما

١٦٦٧٦ ۔۔۔ فقر دو ہیں: دنیا کا فقر اور آخرت کا فقر، دنیا کا فقر آخرت کی مالداری ہے اور دنیا کی مالداری آخرت کا فقر ہے، یہی ہلاکت ہے جو دنیا کی محبت اور اس کی زینت ہے یہ آخرت کا فقر اور آخرت کا عذاب ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

١٦٦٧٧ ۔۔۔ شیطان نے کہا مالدار مجھ سے تین باتوں میں سے کسی ایک کے نہ ہونے سے نہیں بچ سکتا یا تو میں اس کو اس کی آنکھوں میں حسین کردوں گا جس کی وجہ سے وہ اس کو اس کے مال کے حق کو ادا کرنے سے روک دے گی۔ یا اس کے راستے کو آسان کردوں گا اور وہ اپنے مال کو ناحق جگہوں میں خرچ کرے گا یا پھر مال کی محبت اس کے دل میں پیوست کردوں گا اور وہ اس کو ناجائز جگہوں سے بھی کمائے گا۔

ابن المبارک عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن بن عوف مرسلاً

حضور ﷺ کا فقر وفاقہ

١٦٦٧٨ ۔۔۔ مجھے اللہ کی راہ میں دکھ دیئے گئے جس قدر کسی کو دکھ نہیں دیئے گئے، مجھے اس قدر اللہ کے بارے میں خوف زدہ کیا گیا جس قدر کسی کو خوف زدہ نہیں کیا گیا اور مجھ پر تیس دن رات ایسے گزرے ہیں کہ میرے لیے اور بلال کے لیے کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو کوئی جگر والا کھا سکے سوائے معمولی شے کے جو بلال کی بغل میں چھپ جائے۔ مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

١٦٦٧٩ ۔۔۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے! آل محمد کے پاس ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور نہیں رہا۔

ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

١٦٦٨٠ ۔۔۔ بہرحال یہ پہلا کھانا ہے جو تین دنوں کے بعد تیرے باپ کے منہ میں داخل ہوا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ: ۔۔۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: روٹی کی ایک ٹکیہ ہے جو میں نے پکائی تھی، پھر میرے دل نے اس کو کھانا گوارا نہ کیا حتی کہ میں اس کو آپ کے پاس لے آئی۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

١٦٦٨١ ۔۔۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آل محمد کے گھروں میں تیس دنوں سے کوئی آگ نہیں جلائی گئی، اگر تو چاہتی ہے تو میں تیرے لیے پانچ بکریوں کا حکم دیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو تجھے پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں، جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ہاں مجھے پانچ کلمات ہی سکھا دیجئے، جو آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے فاطمہ کہو:

اے اللہ! ساتوں آسمان اور عرش عظیم کے رب! ہمارے اور ہر چیز کے رب! تورات، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے اور گٹھلی کو زمین میں پھاڑنے والے! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کے شر سے، ہر چیز کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ظاہر ہے تیرے اوپر کچھ نہیں اور تو باطن ہے تجھ سے چھپا کچھ نہیں، پس مجھ سے میرا قرض چکا دے اور مجھے فقر سے مالداری دیدے۔

الترمذی حسن غریب، ابن ماجه، ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

فائدہ:...... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں خادم مانگنے آئیں تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا یعنی خادم کی جگہ یہ کلمات پڑھا کرو۔

الغرباء......الاکمال

۱۶۶۹۰ ــــ غریب اپنی غربت میں مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔ اللہ پاک اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور اس کے لیے پچاس نیکیاں لکھتے ہیں۔ غریب کے لیے اس کی غربت میں جنت واجب ہو جاتی ہے۔ غرباء کا اکرام کرو بے شک ان کو قیامت کے روز شفاعت کرنے کا حق ملے گا۔ شاید تم ان کی شفاعت کی وجہ سے نجات یافتہ بن جاؤ۔ ابونعیم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۶۹۱ ــــ تم پر غرباء کی مجالس لازم ہیں ہر قبیلے سے کم از کم ایک یا دو افراد ان کی مجالس میں شامل ہوں۔ ابونعیم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۶۹۲ ــــ کاش کہ وہ اپنی جائے پیدائش کے علاوہ جگہ میں مرتا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: کیوں یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا: آدمی کی جب غیر پیدائش میں وفات ہوتو اس کے لیے جنت میں جائے پیدائش سے موت آنے تک کی جگہ طے کردی جاتی ہے۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن عمرو

دوسری فصل......سوال کرنے کی مذمت

۱۶۶۹۳ ــــ جو شخص بغیر حاجت کے سوال کرے اس کی مثال اس شخص کی ہے جو انگارہ ہاتھ میں تھام لے۔

شعب الایمان للبیهقی عن حبشی بن جنادة

۱۶۶۹۴ ــــ آدمی مسلسل لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے حتی کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ نچے ہوئے گوشت کا ٹکڑا ہوگا۔

البخاری، مسلم، النسائی عن ابن عمر رضی الله عنهما

۱۶۶۹۵ ــــ جس نے لوگوں سے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس اس کو غنی کرنے والا مال موجود تھا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرے میں خراش در خراش لگا ہوا ہوگا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! غنی کرنے والا مال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: پچاس درہم یا اس کی قیمت کے بقدر سونا (یعنی تقریباً تیرہ تولہ چاندی کی قیمت)۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی الله عنهما

۱۶۶۹۶ ــــ کون ہے جو میرے لیے ایک چیز کو قبول کرے اور میں اس کے لیے جنت قبول کرواؤں، راوی صحابی کہتے ہیں میں نے عرض کیا میں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کر۔ مسند احمد، ابن ماجه عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۶۶۹۷ ــــ جو اس بات کی کفالت اٹھائے کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا میں اس کے لیے جنت کی کفالت لیتا ہوں۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ثوبان

۱۶۶۹۸ ــــ مسائل (سوال) زخم ہیں جو انسان اپنے چہرے پر لگاتا ہے۔ پس جو چاہے اپنے چہرے کو سالم رکھے اور جو چاہے زخموں کے لیے

چھوڑ دے، ہاں اگر آدمی بادشاہ سے سوال کرے یا ایسے کسی مسئلے میں سوال کرے جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو تب کوئی حرج نہیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان عن سمرۃ

۱۶۶۹۹ ..... سوال زخم ہے جو آدمی اپنے چہرے پر لگاتا ہے ہاں بادشاہ سے سوال کرنا یا کسی بے چارگی میں سوال کرنا جب سوال کیے بغیر چارہ نہ ہو مباح (جائز) ہے۔ الترمذی، النسائی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۰ ..... قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی آدمی اپنی رسی لے اور (جنگل جاکر) اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھر اٹھا لائے یہ اس کے لیے اس سے کہیں بہتر ہے کہ کسی آدمی سے سوال کرے وہ اس کو دے یا منع کرے۔

موطا امام مالک، البخاری، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۱ ..... تم میں سے کوئی اپنی رسی لے پھر پہاڑ پر جاکر لکڑیاں باندھ لائے ان سے کھائے اور صدقہ کرے یہ اس کے لیے لوگوں کے آگے سوال کرنے سے کہیں بہتر ہے۔ النسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۲ ..... البتہ کوئی آدمی اپنی رسی لے پھر پہاڑ پر جاکر لکڑیوں کا گٹھر باندھ کر اپنی کمر پر لادلائے اور اس کو فروخت کرے جس کے ذریعے اللہ پاک اس کے چہرے کو سوال کی ذلت سے بچائے تو یہ اس کے لیے لوگوں کے آگے (ہاتھ پھیلانے) سوال کرنے سے کہیں بہتر ہے پھر خواہ وہ اس کو دیں یا منع کردیں۔ مسند احمد، البخاری، ابن ماجہ عن الزبیر بن العوام

۱۶۷۰۳ ..... تم میں سے کوئی صبح کو جائے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھر اٹھالائے اور اس کے مال میں سے صدقہ کرے اور لوگوں سے بے نیاز ہوجائے یہ اس کے لیے کسی کے آگے سوال کرنے سے بہتر ہے پھر وہ جس سے سوال کیا جائے اس کی مرضی ہے دے یا انکار کردے۔ بے شک اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ اس شخص سے شروع کر جو تیری عیال میں آئے (یعنی نفلی صدقہ خیرات بھی اپنے گھر کے افراد سے شروع کر)۔ مسلم، الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۴ ..... وہ مجھ پر غصہ ہورہا ہے کہ میرے پاس اس کو دینے کے لیے کچھ نہیں۔ یاد رکھو جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کے برابر مال ہو اور وہ پھر بھی سوال کرے تو اس نے الحافا (اصرار کے ساتھ) سوال کیا۔ ابوداؤد عن رجل

تین قسم کے لوگوں کے لیے سوال جائز ہے

۱۶۷۰۵ ..... سوال تین شخصوں کے لیے جائز ہے۔ دیت (خون بہا) کی ذمہ داری اٹھانے والے کے لیے، ہلا دینے والے قرض کے مقروض کے لیے اور خاک میں تڑپا دینے والے فقر والے کے لیے۔ مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۶ ..... سوال کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کمانے کی طاقت رکھنے والے تندرست توانا کے لیے۔ سوائے خاک میں ملا دینے والے فقر کے لیے، یا پریشان کردینے والے قرض کے لیے۔ اور جو شخص مالداری حاصل کرنے کے لیے سوال کرے تو وہ سوال قیامت کے دن اس کے چہرے پر زخم بن کر ابھرے گا اور آگ کے پتھر بن کر آئیں گے جن کو وہ جہنم میں کھائے گا۔ پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔

الترمذی عن حبشی بن جنادۃ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۶۸۱۔

۱۶۷۰۷ ..... دینے والا ہاتھ اوپر ہے اور مانگنے والا ہاتھ نیچے ہے۔ پس جس چیز کے بغیر تیرا گذارہ ممکن ہو قطعی اس کا سوال نہ کر اور اللہ کے دیے ہوئے مال کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی اور اللہ کا دیا ہوا مال آگے دیے جانے کے لائق ہے۔ ابن عساکر عن عطیۃ السعدی

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۹۱۲۔

۱۶۷۰۸ ..... میں صرف خازن (خزانچی) ہوں، دینے والا اللہ ہے۔ پس میں جس کو کچھ دوں اپنی خوش دلی سے تو اس کو اس میں برکت دی جائے

نکی اور جس کو میں تنگ دلی سے اور اس کے سوال کے اصرار پر دوں، پس وہ ایسا کھانے والا ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔

مسند احمد عن معاویة رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۹... میں دیتا ہوں اور نہ روکتا ہوں، میں تو صرف (قاسم) تقسیم کرنے والا ہوں، جہاں کا مجھے حکم ہوتا ہے دے دیتا ہوں۔

الترمذی، البخاری عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۰... وہ مجھ پر غصہ ہو رہا ہے کہ میرے پاس اس کو دینے کے لیے کچھ نہیں۔ یاد رکھو جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کے برابر مال ہو اور وہ پھر بھی سوال کرے تو اس نے الحافاً (اصرار کے ساتھ) سوال کیا۔ النسائی عن رجل من بنی اسد

۱۶۷۱۱... میں تم کو کچھ نہیں دیتا اور نہ کسی چیز سے روکتا ہوں۔ میں تو صرف خزانچی ہوں جہاں کا مجھے حکم ہوتا ہے رکھ دیتا ہوں۔

مسند احمد، ابوداؤد عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۲... انہوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ یا تو مجھ سے (ڈھٹائی کے ساتھ) فحش طریقے سے سوال کریں گے یا مجھے بخیل بنا دیں، لیکن میں بخیل بننے والا نہیں ہوں۔ مسند احمد، مسلم عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۳... اے قبیصہ! سوال تین شخصوں میں سے کسی ایک کے لیے جائز ہے۔ کسی آدمی نے کوئی بوجھ (دیت وغیرہ کا) اٹھایا اس کے لیے سوال کرنا حلال ہے جب تک کہ وہ بوجھ اتار دے پھر اس کے بعد رک جائے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو کوئی مصیبت آگئی ہو اور اس کا مال کھا گئی ہو پس اس کے لیے اس وقت تک سوال کرنا حلال ہے جب تک وہ زندگی میں دوبارہ سنبھل جائے یا درست زندگی گزارنے کے قابل ہو جائے اور تیسرا وہ شخص جس پر فقر وفاقہ کی نوبت آجائے حتی کہ اس کی قوم کے تین آدمی کھڑے ہو کر کہہ دیں فلاں آدمی فاقے کو پہنچ گیا ہے تب اس کے لیے بھی سوال کرنا حلال ہوگا حتی کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو جائے یا درست زندگی گزارنے کے قابل ہو جائے۔ پھر رک جائے پس جو ان کے علاوہ سوال کرے وہ حرام خوری کے لیے سوال کرتا ہے اور حرام کھاتا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن قبیصة بن المخارق

۱۶۷۱۴... اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں ہرگز تم سے روک کر ذخیرہ نہ کرتا، جو اللہ سے عفت کا سوال کرتا ہے اللہ اس کو عفت دیتا ہے، جو غنی کا سوال کرتا ہے اللہ اس کو غنی (مالداری) بخش دیتا ہے، جو صبر کا سوال کرتا ہے اللہ اس کو صبر دیتا ہے اور کسی کو صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع چیز کوئی نہیں ملی۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۵... جس نے کسی شے کا سوال کیا اور اس کے پاس مال موجود ہے جو اس کو سوال کرنے سے بے نیاز کر دے تو وہ جہنم کی آگ کثرت کے ساتھ جمع کر رہا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا سوال کرنے سے بے نیاز کرنے والا مال کتنا ہے؟ ارشاد فرمایا: جس قدر اس کو صبح شام کے کھانے کے لیے کافی ہو۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سهل بن الحنظلیه

۱۶۷۱۶... جس نے کسی چیز کا سوال کیا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کی قیمت کے برابر مال ہو تو اس نے الحاف (سوال میں اصرار) کیا۔

ابوداؤد، ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۷... جس نے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس چالیس درہم تھے تو وہ ملحف (اصرار کے ساتھ سوال کرنے والا) ہے۔ النسائی عن ابن عمرو

۱۶۷۱۸... اللہ تعالیٰ اصرار کے ساتھ سوال کرنے والے سے بغض رکھتا ہے۔ ابن ماجہ، حلیة الاولیاء عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

کلام:... اسنی المطالب ۳۴۲، کشف الخفاء ۷۳۲۔

حرص کے ساتھ مال جمع کرنے کی مذمت

۱۶۷۱۹... یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جو اس کو اس کے حق کے ساتھ لے اس میں برکت ہوگی اور بہت سے اپنی نفسانی خواہش کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کے مال میں اسراف کرنے والے قیامت کے دن صرف آگ کے مستحق ہوں گے۔ مسند احمد، الترمذی عن خولة بنت قیس

تھوڑی آگ ہے اور اگر زیادہ دے تو زیادہ آگ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۱۶۷۳۳..... جس نے لوگوں سے کسی چیز کا سوال کیا حالانکہ وہ اس سے بے نیاز ہے تو وہ سوال قیامت کے روز اس کے چہرے پر زخم کا نشان ہوگا۔

مسند احمد، الدارمی، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن ثوبان

۱۶۷۳۴..... جس نے لوگوں سے کسی چیز کا سوال کیا حالانکہ وہ اس سے بے نیاز ہے تو قیامت کے روز وہ سوال اس کے چہرے پر زخم بن کر آئے گا اور جس کے پاس پچاس درہم کی مالیت کا مال ہو یا اس کے برابر سونا ہو تو اس کے لیے زکوۃ لینا جائز نہیں۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۷۳۵..... جس نے لوگوں سے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس کفایت کے بقدر مال ہے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نام کی کوئی چیز نہ ہوگی۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۷۳۶..... جس نے لوگوں سے سوال کیا اس غرض سے کہ اس کے مال میں اضافہ اور بڑھوتری ہو تو وہ سوال قیامت کے دن اس کے چہرے پر خراش ہوگا اور اس کے لیے وہ جہنم کی آگ کا پتھر ہوگا جس کو وہ کھائے گا۔ پس اب جو چاہے کم سوال کرے چاہے زیادہ سوال کرے۔

ابن جریر فی تھذیبہ، الکبیر للطبرانی عن حبشی بن جنادۃ

۱۶۷۳۷..... قیامت کے دن سوال، سوال کرنے والے کے چہرے میں زخم کا نشان ہوگا۔ پس جو چاہے اپنے چہرے پر یہ نشان باقی رکھے۔ اور سب سے ہلکا سوال ذی رحم رشتے دار سے حاجت کے موقع پر سوال کرنا ہے اور بہترین سوال کسی صاحب حیثیت سے سوال کرنا ہے اور خرچ کی ابتدا اپنے عیال سے کر۔ شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمرو

۱۶۷۳۸..... آدمی سوال کرتا رہتا ہے حتی کہ اس کا چہرہ پرانا بوسیدہ ہوتا جاتا ہے حتی کہ وہ قیامت کے دن بغیر چہرہ کے حاضر ہوگا۔

ابن عصری عن مسعود بن عمرو

۱۶۷۳۹..... مالدار کا سوال اس کے چہرے کا زخم ہے اگر سوال کے بدلے تھوڑا مال ملے تو تھوڑا زخم ہے اور اگر زیادہ مال حاصل ہو تو بڑا زخم ہے۔

ابن النجار عن عمران بن حصین

۱۶۷۴۰..... آدمی سوال کرلیتا ہے مگر وہ ہمیشہ اس کے ساتھ لگا رہتا ہے حتی کہ وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا۔ مسند احمد، ابن جریر فی تھذیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۷۴۱..... بندہ مسلسل سوال کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ مالدار ہوتا ہے حتی کہ اس کا چہرہ پرانا بوسیدہ ہوتا جاتا ہے۔ پس اللہ کے ہاں اس کا چہرہ نہیں رہتا۔

الکبیر للطبرانی عن مسعود بن عمرو

کلام:..... کشف الخفاء ۲۲۴۔

۱۶۷۴۲..... قیامت کے دن ایک قوم پیش ہوگی جن کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا وہ گوشت انہوں نے سوال کر کر کے دنیا میں نوچ دیا ہوگا پس جو شخص مالدار ہونے کے باوجود سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہما

سوال کرنے والے پر فقر کا دروازہ کھل جاتا ہے

۱۶۷۴۳..... جس نے بغیر فاقے کے سوال کیا جو اس کو پیش آیا ہو اور نہ اس کے اہل و عیال کو ایسا فاقہ جس کی برداشت کی ان میں طاقت نہ ہو تو وہ شخص قیامت کے دن ایسے چہرے کے ساتھ حاضر ہوگا کہ اس پر گوشت نہ ہوگا اور جس نے اپنی جان پر سوال کا دروازہ کھولا بغیر اس کو فاقہ پیش آئے تو اللہ اس پر ایسے فاقے کا دروازہ کھول دے گا جس کا اس کو گمان نہ ہوگا۔

ابن جریر فی تھذیبہ، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

تک نیچے ہے۔ پس جہاں تک ممکن ہو سوال سے دامن بچا۔ مسند احمد، العسکری فی الامثال، ابن جریر فی تھذیبہ، مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنھما

۱۶۷۶۸۔۔۔ ہاتھ تین ہیں اللہ کا ہاتھ، معطی کا ہاتھ جو اس کے قریب ہے اور سائل کا ہاتھ جو قیامت تک نیچے رہے گا۔ پس جہاں تک ممکن ہو سوال سے احتراز کرو۔ اور جس کو اللہ پاک کوئی مال دے وہ اس پر نظر آنا چاہیے۔ خرچ کی ابتداء اہل وعیال سے کر۔ بچے ہوئے مال میں سے کچھ نہ کچھ ضرور دے۔ اور گذر بسر کے بقدر بچے رکھ لینے میں تجھ پر ملامت نہیں اور اپنے نفس سے عاجز مت بن۔

السنن للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۶۷۶۹۔۔۔ اے لوگو! جان لو ہاتھ تین ہیں اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، دینے والے کا ہاتھ بیچ میں ہے اور لینے والے کا ہاتھ نیچے ہے۔ پس پاک دامنی حاصل کرو۔ خواہ لکڑیوں کے گٹھڑ کو بیچ کر حاصل ہو۔ آگاہ رہو میں نے بات تم تک پہنچادی۔ آگاہ رہو میں نے بات تم تک پہنچادی۔

ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن عدی بن زید الجذامی

۱۶۷۷۰۔۔۔ تجھے اللہ نے کتنا مالدار کیا ہے۔ پس لوگوں سے کچھ سوال نہ کر۔ بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والا ہاتھ ہے۔ نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے اور اللہ نے جو مال دیا ہے اس کے بارے میں باز پرس ہوگی اور وہ آگے دیا جائے۔

ابن مندہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، ابن عساکر عن عروۃ بن محمد بن عطیۃ السعدی عن ابیہ عن جدہ

۱۶۷۷۱۔۔۔ جس نے چالیس درہم ہونے کے باوجود سوال کیا اس نے الحاف کیا۔ اصرار کے ساتھ سوال کیا جس کی مذمت آئی ہے۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۷۲۔۔۔ جس نے سوال کیا اور اس کے پاس ایک اوقیہ یا اس کے برابر مالیت کا مال ہے تو اس نے الحافاً (اصرار) سوال کیا۔

مسند احمد، السنن للبیھقی عن رجل من بنی اسد

۱۶۷۷۳۔۔۔ جس کے پاس ایک اوقیہ ہو پھر وہ سوال کرے اس نے الحافاً سوال کیا۔

الباوردی، ابن السکن، ابن مندہ عن اسید المزنی قال ابن السکن اسنادہ صالح وقال ابن مندہ تفرد بہ ابن وھب

فائدہ:۔۔۔ اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ یعنی تقریباً تیرہ تولے چاندی۔

۱۶۷۷۴۔۔۔ جس کے پاس تین دنوں کی روزی کا بندوبست ہو اس کے لیے لوگوں سے سوال کرنا حلال نہیں ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۷۷۵۔۔۔ جس آدمی کے پاس ایک اوقیہ یا اس کے برابر مال ہو پھر وہ سوال کرے تو اس نے اصرار کے ساتھ سوال کیا (جو برا ہے)۔

ابن جریر فی تھذیبہ عن رجل من بنی اسید

۱۶۷۷۶۔۔۔ جو پاکدامنی (سوال کرنے سے اجتناب برتنا) چاہے اللہ اس کو پاکدامنی دیدیتا ہے۔ جو مالداری طلب کرتا ہے اللہ اس کو مالداری دیدیتا ہے اور جو ہم سے اللہ کے نام پر سوال کرے گا ہم اس کو دیں گے۔ ابن جریر فی تھذیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۷۷۔۔۔ اے لوگو! اب وہ وقت آگیا ہے کہ تم سوال سے باز آجاؤ۔ بے شک جو پاکدامنی چاہتا ہے اللہ اس کو پاکدامن کردیتا ہے۔ جو اللہ سے مدد چاہتا ہے اللہ اس کو غنی کردیتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! کسی بندے کو صبر سے زیادہ فراخ اور کشادہ چیز نہیں ملی۔ لیکن اگر تم سوال کرنے سے باز نہیں آتے تو میں جو میسر ہوگا دوں گا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۷۸۔۔۔ جو لوگوں سے بے نیازی چاہتا ہے اللہ اس کو بے نیاز کردیتا ہے، جو عفت چاہتا ہے اللہ پاک اس کو عفت دیدیتا ہے اور جس نے ہم سے کچھ سوال کیا اور ہمارے پاس کچھ ہوا تو ہم ضرور دیں گے۔

ابوداؤد، مسند ابی یعلی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۷۹۔۔۔ جو غنا چاہتا ہے اللہ اس کو غنا دیتا ہے اور جو پاکدامنی چاہتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی بخش دیتا ہے۔ اور جو ہم سے سوال کرے گا اگر ہمارے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ میسر ہوا تو ہم وہ اس کو دیں گے ورنہ اس کی غمخواری کریں گے اور اس کو تسلی دیں گے۔ اور جس نے ہم سے

دستاویز پر مٹی چھڑکنا

۱۶۷۹۸۔۔۔ جب تم میں سے کوئی (قرض وغیرہ کی) دستاویز لکھے تو اس پر مٹی چھڑک دے۔ یہ کام کو زیادہ پورا کرنے والی چیز ہے۔

الترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو کتاب الاستئذان باب ما جاء فی ترتیب الکتاب رقم ۲۷۱۳ پر نقل فرما کر ھذا حدیث منکر کا حکم لگایا ہے۔ یعنی یہ روایت باطل ہے درست نہیں۔ نیز دیکھئے: اسنی المطالب ۱۲۳، الاتقان ۱۳۶۔

۱۶۷۹۹۔۔۔ اپنی دستاویزات پر مٹی ڈال دو یہ ان کی کامیابی کے لیے بہتر ہے کیونکہ مٹی مبارک چیز ہے۔ ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ ان احادیث میں سے ایک ہے جن پر حافظ قزوینی رحمۃ اللہ علیہ نے مصابیح پر نقد و تنقید فرمائی ہے اور ان کے موضوع ہونے کا خیال کیا ہے۔ الاتقان ۲۷، تحذیر المسلمین ۱۳۱ الشذرہ ۶۹۲۔

۱۹۸۰۰۔۔۔ حاجتوں کو چھپا کر ان کی تکمیل پر مدد حاصل کرو (کیونکہ ہر صاحب نعمت سے حسد کیا جاتا ہے)۔

الضعفاء للعقیلی، الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

الخرائطی فی اعتدال القلوب عن عمر، التاریخ للخطیب، ابن عساکر، حلیۃ الاولیاء فی فوائدہ عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف اور منقطع ہے اور حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے ضعف پر جزم یقین کا اظہار کیا ہے۔ فیض القدیر ۱/۴۹۳۔ نیز دیکھئے اسنی المطالب ۱۷۷، ترتیب الموضوعات ۵۲۸، ۵۲۹، التعقبات ۳۸۔

۱۹۸۰۱۔۔۔ اپنی حاجتوں کو میری امت کے رحم کرنے والے مہربان لوگوں کے پاس تلاش کرو۔ تم کو روزی نصیب ہوگی اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوگے۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری رحمت میرے بندوں میں سے رحم کرنے والوں کے اندر موجود ہے۔ اور اپنی حاجتوں کو سخت دل والوں کے آگے پیش نہ کرو تب تم کو روزی نصیب ہوگی اور نہ اپنے مقصد میں کامیابی پاؤ گے۔ کیونکہ پروردگار فرماتا ہے: میری ناراضگی ایسے ہی لوگوں میں رہتی ہے۔ الضعفاء للعقیلی، الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۹۰۰، الکشف الالٰہی ۱۵۱۔ علامہ مناوی فیض میں فرماتے ہیں امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ روایت کا راوی عبدالرحمن مجہول ہے۔ اس کی حدیث پر متابعت نہیں ہوتی نیز دوسرا راوی داؤد غیر معروف ہے اور اس کی خبر باطل ہے۔ فیض القدیر ۱/۵۲۹۔

۱۹۸۰۲۔۔۔ خیر کی توقع صرف صاحب حسب یا صاحب دین سے درست ہے۔ مسند البزار عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۸۰۳۔۔۔ نیکی صرف صاحب دین یا کسی ذی حسب نسب یا بردباری سے ممکن ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ تذکرۃ الموضوعات ۶۸، التعقبات ۳۷۔

۱۹۸۰۴۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا فرمان ہے: تیرا اژدہے کے منہ میں اپنا ہاتھ داخل کرنا حتیٰ کہ کہنی تک اندر کردینا جس کو اژدہا چبا جائے اس بات سے کہیں بہتر ہے کہ تو ایسے شخص سے سوال کرے، مانگے جس کے پاس پہلے کچھ نہ تھا پھر اس کو مال حاصل ہوگیا۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۴۰۵۹۔

۱۹۸۰۵۔۔۔ اپنی حاجتوں کو عزت نفس کے ساتھ حاصل کرو۔ بے شک کام تقدیروں کے موافق ہی ہوتے ہیں۔

تمام ابن عساکر عن عبداللہ بن بسر

کلام:۔۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۹۰۱، الضعیفہ ۱۳۹۰۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت پر ضعف کا اشارہ کیا ہے اور علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے موافقت فرمائی ہے۔ فیض القدیر ۱/۵۳۳۔

مال نہ ہو تو اس میں اپنا جی مت تھکا۔ البخاری عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۹ ـــ جب اللہ تیرے پاس کوئی رزق لے کر آئے جبکہ تو نے اس کا کسی سے سوال کیا تھا اور نہ تیرے دل میں اس کا خیال تھا تو اس کو لے لے بے شک یہ رزق اللہ نے تجھ کو عطا کیا ہے۔ ابن حبان عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۰ ـــ اے عائشہ! جو تجھے کوئی بخشش کرے بغیر تیرے سوال کیے تو اس کو قبول کر لے بے شک وہ رزق اللہ نے تجھ پر پیش کیا ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۸۲۱ ـــ تین لوگوں سے صدقہ لینا حلال ہے (امام جامع سے جس پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہو)، رشتے دار کا رشتے دار سے لینا اور بڑے مالدار تاجر سے صدقہ لینا حلال ہے (یعنی ان سے لینے میں کوئی برائی نہیں ہے ورنہ استحقاق کی صورت میں اوروں سے بھی وصول کرنا جائز ہے)۔

شعب الایمان للبیہقی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۴۰۹۔

۱۶۸۲۲ ـــ جب تجھے کوئی شے ملے بغیر تیرے سوال کیے تو اس کو کھا اور صدقہ کر۔ مسلم، ابوداؤد، النسائی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۳ ـــ جو تمہارے ساتھ نیکی برتے تم بھی اس کو اچھا بدلہ دو۔ اگر تمہارے پاس دینے کے لیے کچھ میسر نہ ہو تو اس کے لیے دعائے (خیر) کر دو۔

الکبیر للطبرانی عن الحکم بن عمیر

۱۶۸۲۴ ـــ جس کو کوئی شے ملے پھر وہ بھی کچھ دینے کے لیے رکھتا ہو تو ضرور بدلہ دے۔ اور جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ دینے والے کی تعریف کرے۔ اگر اس نے تعریف کر دی تو اس کا شکریہ ادا کر دیا اور اگر اس کی نیکی کو چھپایا تو اس نے (ناشکری اور) کفران کیا اور جس نے ایسی نعمت کے ساتھ بن کے دکھایا جو اس کو حاصل نہیں تو وہ شخص جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

الادب المفرد للبخاری، ابوداؤد، الترمذی، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۵ ـــ جس کے ساتھ کوئی نیکی کا برتاؤ ہوا اور وہ نیکی کرنے والے کو کہے جزاک اللہ خیرا تو اس نے اس کی خوب تعریف کر دی۔

الترمذی، النسائی، ابن حبان عن اسامۃ رضی اللہ عنہ

الترمذی ھذا حدیث جید حسن غریب۔

۱۶۸۲۶ ـــ آدمی جب اپنے بھائی کو (نیکی کے صلے میں) جزاک اللہ خیرا کہہ دے تو وہ اس کی تعریف میں اضافہ کر دیتا ہے۔

ابن منیع، الخطیب فی التاریخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، الخطیب فی التاریخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ...... امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس میں موسیٰ راوی ضعیف ہے۔ فیض القدیر ۱/۲۱۰ نیز دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۹۰۱، الفوائد ۱۴۲

۱۶۸۲۷ ـــ فقیر مالدار کو بدلے میں نصیحت کی بات کہہ دے اور اس کے لیے دعا کر دے۔ ابن سعد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن ام حکیم

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۶۲۹۔

۱۶۸۲۸ ـــ اللہ پاک تجھے جو مال بغیر سوال اور بغیر طمع کے عطا فرمائے اس کو کھا اور اس کے ساتھ مالداری حاصل کر یا اس کو صدقہ کر دے۔ اور جو اس طرح نہ ملے اس کی طرف توجہ نہ کر۔ النسائی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۹ ـــ اللہ پاک سلطان کے اموال میں سے جو تجھے عطا کرے بغیر سوال اور امید کے اس کو کھا اور اس کے ساتھ غنی حاصل کر۔

مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۸۳۰ ـــ جس کو اللہ پاک اس مال میں سے کچھ بخشے بغیر سوال کے تو وہ اس کو قبول کر لے، بے شک وہ رزق اللہ نے اس کو پہنچایا ہے۔

مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۸۳۱ ـــ جس کو ریحان (خوشبو) پیش کی جائے وہ اس کو نہ لوٹائے کیونکہ یہ ہلکا بوجھ ہے اور اچھی خوشبو ہے۔

مسلم، ابوداؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کتاب الزکوٰۃ......قسم الافعال

زکوٰۃ کی ترغیب میں

۱۶۸۳۲..۔ حسن بن مسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ثقیف قوم پر ایک آدمی کو صدقات (زکوٰۃ) وصول کرنے کے لیے روانہ فرمایا۔ پھر اس کو پیچھے رہا ہوا دیکھا تو فرمایا: میں تو تجھے پیچھے دیکھ رہا ہوں حالانکہ تیرے لیے اللہ کی راہ میں غزوہ کرنے والے کا اجر ہے۔

ابن زنجویہ فی الاموال وابن جریر

۱۶۸۳۳..۔ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ تعلیم کے سائے میں بیٹھے تھے۔ آپ سے کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ کے مال پر سمندری آفت آگئی اور اس کا مال تباہ ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مال خشکی یا تری میں تباہ ہوتا ہے وہ صرف زکوٰۃ روکنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پس اپنے اموال کی حفاظت کیا کرو زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ اپنے مریضوں کی دوا دو کیا کرو صدقہ کے ساتھ اور رات کی تاریکی میں آنے والی مصیبتیں اپنے اوپر سے ہٹایا کرو دعا کے ساتھ بے شک دعا نفع دیتی ہے ہر مصیبت سے، وہ اتر چکی ہو یا اترنے والی ہو اور ہر مصیبت کو دور کرتی ہے اور نازل ہونے والے کو روکتی ہے۔

نیز رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی بقاء یا نشوونما کا ارادہ کرتا ہے تو ان کو عفت اور پاکدامنی کی توفیق دیتا ہے۔ اور جب کسی قوم کو ختم کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو ان پر خیانت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناھم بغتۃ فاذا ھم مبلسون۔ ابن عساکر

چوتھی فصل......عطاء (بخشش) لینے کے آداب میں

۱۶۸۳۴..۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: ہمیں یہ خبر کسی سے نہیں ملی کہ اس امت کے کسی خلیفہ نے جو مدینہ میں تھے ابوبکر، عمر اور عثمان صدقہ کے لیے سال میں دو مرتبہ صدقہ وصول کرنے والوں کو بھیجا ہو۔ ہاں ہر سال سرسبزی ہو یا قحط سالی ایک مرتبہ ضرور بھیجا کرتے تھے کیونکہ ایک مرتبہ صدقہ کی وصولی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۶۸۳۵..۔ ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سال میں دو مرتبہ صدقہ (زکوٰۃ) نہیں لیا کرتے تھے۔ بلکہ صدقہ وصولی پر (سال میں ایک مرتبہ) ضرور بھیجا کرتے تھے خواہ سرسبزی ہو یا قحط سالی، جانوروں میں فربہی اور تروتازگی ہو یا لاغری اور کمزوری۔ کیونکہ ہر سال صدقہ لینا رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ تھی۔ الشافعی، السنن للبیھقی

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو القدیم میں ذکر فرمایا اور یہ اضافہ نقل کیا ہے: اور وہ صدقہ پر اس کے اہل کو ضامن بناتے تھے اور کسی سال لینے سے تاخیر کرتے تھے۔

۱۶۸۳۶..۔ ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا:

مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیں۔ جب وہ اس کو کہہ لیں گے تو مجھ سے اپنے خون اور اپنے اموال کو محفوظ کرلیں گے مگر اس کے (خون اور اموال) کے حق کے ساتھ (قصاص اور بدلہ لیا جائے گا) اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ (قتال) اسی (کلمہ) کا تو حق ہے (کہ اللہ نے اس کلمہ کے ساتھ زکوٰۃ کا بھی حکم فرمایا ہے)

زکوۃ کے احکام

۱۶۹۳۱۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گورنروں کو لکھا: یہ اس صدقہ کے فرائض ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر مقرر فرمایا ہے اور اللہ نے جس کا اپنے رسول کو حکم فرمایا ہے۔ پس مسلمانوں میں سے جس (امیر) نے اس کا حق کے اندر سوال کیا وہ دیا جائے اور جس نے حق سے اوپر سوال کیا تو نہیں دیا جائے پس پچیس اونٹوں سے کم میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے۔ جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے پینتیس اونٹوں تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون مذکر۔ جب چھتیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس اونٹوں تک۔ جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ ہے جو جفتی کے قابل ہو ساٹھ اونٹوں تک۔ جب اکسٹھ ہو جائیں تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر اونٹوں تک۔ جب چھہتر اونٹ ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب اکیانوے اونٹ ہو جائیں تو ان میں دو حقے ہیں جو جفتی کے قابل ہوں۔ ایک سو بیس اونٹوں تک۔ جب ایک سو بیس سے تعداد زیادہ ہو جائے تو از سر نو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہے۔ اگر زکوۃ ادائیگی میں اونٹوں کی عمر میں تفاوت ہو تو جس پر جذعہ کی زکوۃ ہو اور وہ جذعہ پائے اور اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے حقہ لے کر مصدق (زکوۃ لینے والا) بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ جس پر حقہ زکوۃ میں لازم ہو اور اس کے پاس جذعہ ہو تو جذعہ اس سے لے کر مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ اور جس پر حقہ لازم ہو اور اس کے پاس صرف بنت لبون ہو تو اس کے ساتھ دو بکریاں ملائی جائیں اگر سہولت کے ساتھ ممکن ہوں ورنہ بیس درہم کے ساتھ لی جائے۔ جس پر بنت لبون زکوۃ میں عائد ہو اور اس کے پاس حقہ ہو تو حقہ لے کر مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ جس پر بنت لبون لازم ہو اور اس کے پاس بنت مخاض ہو تو بنت مخاض کے ساتھ دو بکریاں لے لے اگر اس کے پاس بکریاں میسر ہوں ورنہ اس سے بیس درہم لے لے۔ جس پر بنت مخاض لازم ہو اور اس کے پاس ابن لبون مذکر ہو تو ابن لبون مذکر لے لیا جائے اور اس کے ساتھ کچھ نہ لیا جائے۔ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر کچھ زکوۃ نہیں ہاں مگر مالک کچھ دینا چاہے تو صاحب اختیار ہے۔

بکریاں جب سائمہ ہوں (یعنی باہر چر چگر کر گذارہ کرتی ہوں) تو چالیس بکریوں میں ایک سو بیس بکریوں تک ایک بکری ہے جب ایک بھی زائد ہو جائے تو ان میں دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو ان میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔ زکوۃ میں بوڑھا جانور لیا جائے نہ عیب زدہ اور نہ نر ہاں اگر مصدق چاہے تو لے لے۔ متفرق مال کو جمع نہ کیا جائے (مثلاً کسی کی تین دوسرے کی بیس بکریوں کے ساتھ ملا کر زکوۃ نہ لی جائے) اور نہ مجتمع کو متفرق کیا جائے (کہ شوہر اپنی چالیس بکریوں میں سے بیس بکریاں بیوی کو دے دے) زکوۃ کے ڈر سے۔ اور جو دو مشترک مالک ہوں وہ برابری سرابری کر لیں۔ (مثلاً دو مالکوں نے اشتراک میں کام کیا ایک کا ثلث مال ہے اور دوسرے کا دو ثلث مال دونوں نے ایک سو بیس بکریاں جمع کر لی ہیں اب جب ایک بکری زکوۃ میں جائے گی تو دونوں آپس کا ایک اور دو حصص کے ساتھ قیمت برابر کر لیں گے) اور اگر باہر چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں کچھ زکوۃ نہیں۔ مگر یہ کہ مالک چاہے تو کچھ بھی دے سکتا ہے۔

چاندی میں چالیسواں حصہ ہے۔ اگر مال ایک سو نوے درہم ہوں تو ان میں کچھ نہیں (مگر یہ کہ مالک چاہے) تو کچھ بھی دے سکتا ہے۔

مسند احمد، ابو عبید فی کتاب الاموال، البخاری، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن الجارود، ابن خزیمہ، الطحاوی، ابن حبان، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۶۹۳۲۔۔۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو مال دیا جس کا ان سے حضور ﷺ نے وعدہ کیا تھا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بھی فرمایا میں تم کو یہ اضافہ اور دے رہا ہوں کہ اس پر زکوۃ نہیں ہے حتی کہ پورا سال نہ گزر جائے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن راھویہ، السنن للبیہقی

کلام:...... روایت کی سند میں ضعف ہے۔

۱۹۸۳۳ــــ قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب کوئی عطاء (بخشش) دیتے تو اس سے پوچھتے: کیا تیرے پاس اور مال ہے؟ اگر وہ اثبات میں جواب دیتا تو فرماتے اس کی زکوۃ دو۔ لیکن اگر اس کے پاس مال نہ ہوتا تو ارشاد فرماتے اس کی زکوۃ نہیں ہے حتی کہ سال نہ گزر جائے۔ مالک، مسدد، السنن للبیھقی

کلام:...... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے، مگر قاسم اور ان کے دادا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔ نیز اس روایت کو ابوعبید نے کتاب الاموال میں نقل کیا ہے۔

فائدہ:...... ابن ابی شیبہ کے الفاظ یہ ہیں اگر وہ کہتا کہ ہاں (یعنی اور مال موجود ہے) تو اس کے مال کی زکوۃ اس کو ملنے والے عطیے میں سے نکال لیتے ورنہ اس کا پورا عطیہ اس کو بخش دیتے۔

۱۹۸۳۴ــــ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا: اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں ان سے قتال کروں گا۔ حضور ﷺ اونٹ کے ساتھ رسی (بطور مہار) لیتے تھے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل.

اور محمد تو رسول ہی تو ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔ ابن راھویہ

قال الحافظ ابن حجر هذا مرسل، اسناده حسن وقد اخرجوا اسناده من طرق متصلة

۱۹۸۳۵ــــ یحییٰ بن برہان سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرتدوں کے بارے میں مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے نماز کو اور زکوۃ کو جمع فرمایا ہے۔ اور میرا خیال نہیں ہے کہ آپ اس میں فرق کریں۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے تو میں ان سے قتال کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے قتال کیا تھا۔ مسدد

۱۹۸۳۶ــــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی ان کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ والی مقرر ہوئے اور عرب میں سے جن کو کفر کا مرتکب ہونا تھا ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر! آپ لوگوں سے کیسے قتال کریں گے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتی کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیں۔ پس جب انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا تو مجھ سے اپنے مال اور جان کو محفوظ کر لیا مگر اس کے حق کے ساتھ۔ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جو نماز اور زکوۃ میں فرق کریں گے میں ان کے ساتھ ضرور قتال کروں گا۔ بے شک زکوۃ مال کا حق ہے اور اللہ کی قسم! اگر انہوں نے ایک رسی جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے مجھے دینے سے منع کیا تو میں ان سے قتال کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اور کچھ نہیں میں نے اچھی طرح سمجھ لیا کہ اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ قتال کے لیے کھول دیا ہے اور میں نے بھی جان لیا کہ یہی حق ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه، السنن للبیھقی، ورواه عبدالرزاق عن عبیدالله بن عبدالله بن عتبه مثله

صدقات کے اونٹ کی قیمت کا تعین

۱۹۸۳۷ــــ ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مصدقین (زکوۃ وصول کرنے والوں) کو بھیجا۔ ان کو حکم دیا کہ جذعہ کو چالیس درہم میں، حقہ کو تیس درہم میں، ابن لبون کو بیس درہم میں اور بنت مخاض کو دس درہم میں فروخت کریں۔ چنانچہ وہ گئے اور زکوۃ میں

بٹنے والے اونٹوں کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بتائی ہوئی قیمت میں فروخت کر دیا۔ آئندہ سال ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو پھر بھیجا۔ انہوں نے کہا: اگر ہم زیادہ قیمت میں فروخت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر عمر کے جانور میں پہلی قیمت پر دس درہم کا اضافہ کر دو۔ جب آئندہ سال ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو پھر بھیجا، انہوں نے پھر وہی بات کہی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی مقرر ہوئے تو انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آخری قیمت پر عمال کو بھیجا۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمال نے کہا: اگر ہم قیمت بڑھانا چاہیں تو بڑھا سکتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: ہر عمر کے جانور میں دس درہم کا اضافہ کر دو۔ جب اس سے آئندہ سال ہوا تو عمال نے پھر وہی بات عرض کی۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار فرما دیا۔ حتیٰ کہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ والی بن گئے۔ انہوں نے عمال کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آخری قیمت پر بھیجا۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمال نے کہا: اگر ہم چاہیں تو قیمت بڑھا سکتے ہیں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: ہر عمر میں دس درہم کا اضافہ کر دو۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمال نے پھر وہی بات عرض کی لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار فرما دیا۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ امیر مقرر ہوئے تو انہوں نے عمال کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آخری قیمت پر روانہ فرمایا۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمال نے عرض کیا: اگر ہم قیمت بڑھانا چاہیں تو بڑھا سکتے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر عمر کے جانور میں دس درہم کا اضافہ کر دو۔ جب آئندہ سال ہوا تو انہوں نے پھر وہی بات عرض کی۔ تب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلے جو جانور زکوٰۃ میں مقرر ہوں وہ لے لو۔ پھر ان کی فروختگی کا اعلان کر دو۔ پھر فروخت کرنے کے لیے بیٹھ جاؤ۔ پس جو کمی بیشی کر سکو کرو۔ ابن ابی شیبہ

۱۹۸۴۸ ــــ قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کسی مال کی زکوٰۃ نہ لیتے تھے جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔

موطا امام مالک، الشافعی، السنن للبیہقی

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے ہشام بن یوسف نے بیان کیا کہ اہل حناش نے ایک دستاویز نکالی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک چمڑے کے ٹکڑے پر لکھ کر ان کو بھیجی تھی۔ جس میں ان کو حکم لکھا تھا کہ ورس۔ وہ گھاس جس سے کپڑوں کی رنگائی کا کام ہوتا ہے۔ میں عشر ادا کریں۔ السنن للبیہقی

۱۹۸۴۹ ــــ عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بستی والوں پر فیصلہ فرمایا جب مال کی فراوانی ہوگئی اور اونٹ مہنگے ہو گئے تو سو اونٹوں کی قیمت چھ سو دینار سے آٹھ سو دینار تک طے فرمائی۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۹۸۵۰ ــــ عکرمہ بن خالد ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مصدق سے (زکوٰۃ وصول کرنے والے) سے روایت کرتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو یمن کی طرف بھیجا کہ ہر دس گائیں میں ایک بکری لی جائے۔ مسدد

۱۹۸۵۱ ــــ حارثہ بن مضرب سے مروی ہے کہ اہل شام کے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمیں کچھ اموال حاصل ہیں، گھوڑے اور غلام وغیرہ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم پر ان میں زکوٰۃ ہو جس سے ہمارے اموال پاکیزہ ہو جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دو ساتھیوں نے ایسا نہیں کیا (کہ گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ لی ہو) جو میں کروں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے صحابہ سے اس بارے میں مشورہ کیا جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ جزیہ نہ ہو تو اچھا ہے، آپ کے بعد بھی ان سے باقاعدہ لیا جاتا رہے گا۔ الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، ابوعبید فی کتاب الاموال، ابن جریر وصححہ، مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جامع المسانید میں فرماتے ہیں: یہ حدیث امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند ابی بکر میں ذکر فرمائی ہے اور مسند عمر میں یہ روایت درست نہیں ہے۔ اور مسند ابی بکر میں ہے کہ حضور ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔

۱۹۸۵۲ ــــ راشد بن سعد حضرت عمر بن خطاب اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ نہیں لی۔ مسند احمد

۱۹۸۵۳ ــــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس زمین کو آسمانی، نہروں کا پانی اور چشموں کا پانی سیراب کرے اس میں

عشر ہے۔ اور جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ یعنی نصف العشر ہے۔

المصنف لعبدالرزاق، ابوعوانة، الدارقطنی فی السنن

۱۶۸۵۴ ...... حماس سے مروی ہے کہ میں چمڑے اور ترکش بیچ رہا تھا۔ میرے پاس سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گزرے، ارشاد فرمایا اے حماس! اپنے مال کا صدقہ ادا کردے۔ میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! یہ تو صرف چمڑے اور ترکش ہیں۔ ارشاد فرمایا اس کی قیمت لگاؤ اور زکوٰۃ ادا کر۔

الشافعی، المصنف لعبدالرزاق، ابوعبید فی الاموال، الدارقطنی وصححه، السنن للبیهقی

۱۶۸۵۵ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا حکم فرمایا۔ کہا گیا ابن جمیل، خالد بن الولید اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوٰۃ دینے سے منع کردیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ابن جمیل کو صرف یہ شکایت ہے کہ وہ فقیر تھا۔ اللہ نے اس کو غنی کردیا، جبکہ خالد پر تم ظلم کررہے ہو اس کی تو زرہیں اور سامان جنگ بھی اللہ کی راہ میں وقف ہے اور عباس بن عبدالمطلب رسول اللہ (ﷺ) کا چچا ہے۔ پس ان کا صدقہ (زکوٰۃ) رسول اللہ پر ہے اور اتنا ہی اور بھی۔ النسائی ۱۵۸۰۰، ۱۵۸۲۹

۱۶۸۵۶ ...... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا جس میں تھا کہ پانچ اونٹوں سے کم میں کچھ نہیں ہے۔ جب پانچ ہوجائیں تو ان میں ایک بکری ہے نو تک۔ جب دس ہوجائیں تو ان میں دو بکریاں ہیں چودہ تک۔ جب پندرہ ہوجائیں تو ان میں تین بکریاں ہیں انیس تک۔ جب بیس ہوجائیں تو ان میں چار بکریاں ہیں چوبیس تک۔ جب پچیس ہوجائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے پینتیس تک۔ جب چھتیس ہوجائیں تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب چھیالیس ہوجائیں تو ان میں ایک حقہ ہے ساٹھ تک۔ جب اکسٹھ ہوجائیں تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ جب چھہتر ہوجائیں تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب اکیانوے ہوجائیں تو ان میں دو حقے ہیں ایک سو بیس تک۔ جب اس سے تعداد زیادہ ہو تو نصاب از سر نو شروع ہوگا اور ہر پچاس میں حقہ یا ہر چالیس ایک بنت لبون ہوگی۔ چالیس سے کم بکریوں میں کچھ نہیں۔ جب چالیس ہوجائیں تو ان میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک سو اکیس ہوجائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب دو سو ایک ہوجائیں تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب اس سے تعداد زیادہ ہو تو ہر سو میں ایک بکری ہوگی۔

مسند ابی یعلی، ابن جریر، السنن للبیهقی ورجاله ثقات

۱۶۸۵۷ ...... کلیب الجرمی سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا آپ موسم حج میں تھے، میں نے خیمہ کے پیچھے سے آپ کو پکارا میں فلاں بن فلاں ہوں ہمارا ایک بھانجا ہے جس کا ایک بھائی بنی فلاں غزوہ میں شریک ہے۔ ہم نے اس پر رسول اللہ ﷺ کا فریضہ پیش کیا تھا مگر اس نے لینے سے انکار کردیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیمہ کی جانب نظر اٹھائی اور پوچھا کیا تو اپنے ساتھی کو جانتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں وہ وہ رہا۔ آپ نے فرمایا چلو اس کے پاس ہم تم دونوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کا فریضہ مقرر کردیتے ہیں۔ کلیب الجرمی کہتے ہیں ہم کہا کرتے تھے کہ فریضہ چار اونٹ ہیں۔ ابن ابی شیبة فی راهویه، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور

۱۶۸۵۸ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ان چار چیزوں میں زکوٰۃ جاری فرمائی ہے: گندم، جو، کھجور اور کشمش۔

الدارقطنی فی السنن وضعفه

کلام: ...... روایت کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۶۸۵۹ ...... سہل بن ابی حثمہ سے مروی ہے کہ ان کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کھجوروں کا اندازہ کرنے پر بھیجا اور ارشاد فرمایا جب تو کسی زمین پر پہنچے تو اس کی کھجوروں کا اندازہ لگا مگر ان کے کھانے پینے کے لیے چھوڑ دے۔ مسدد، ابن سعد، السنن للبیهقی وهو صحیح

۱۶۸۶۰ ...... مروان بن عمرو کہتے ہیں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا امیر المؤمنین! سو اونٹوں کا کیا حق ہے؟ ارشاد فرمایا مجھے میرے دوست ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا تھا بہترین تعداد اونٹوں کی تیس ہے۔ جن میں سے ان کے مالک ایک اونٹ زکوٰۃ میں دے دیں، ایک اونٹ سے اپنا نان نفقہ چلائیں، ایک اونٹ مانگنے والے کو دے دیں تو انہوں نے اپنے اونٹوں کا حق ادا کردیا۔ تو مجھ سے سو اونٹوں کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ اللہ کی قسم ہمارے پاس صرف ایک اونٹ ہے، جس پر ہم پانی بھرتے ہیں ہمارے ...... ہیں۔

ہم اس پر اپنی لکڑیاں ڈھوتے ہیں اور ہمارے پڑوسی اپنی لکڑیاں ڈھوتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں اب بھی یہ سمجھتا ہوں کہ اس اونٹ میں جو اللہ کا حق ہے وہ میں ادا نہیں کر رہا ہوں، وہ بس تو بھی اللہ سے ڈر، اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ (دو بنت لبون اونٹنیاں) ادا کر، ان کے نر اونٹ کو حقتی کے لیے دیا کر، خوب دودھ والی اونٹنی کو دودھ پینے کے لیے دیا کر اور مضبوط اونٹ کو سواری کے لیے بار بار دیا کر اور اپنے رب سے ڈرا کر۔

یعقوب بن سفیان فی مشیختہ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، شعب الایمان

۱۶۸۶۱ — سعید بن ابی سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو جس نے اپنی زمین فروخت کی تھی فرمایا اپنا مال محفوظ رکھنا اور اپنی بیوی کے بستر کے نیچے گڑھا کھود کر اس کو دفن کر دینا۔ آدمی نے عرض کیا کیا یہ کنز (خزانہ) جس کی مذمت آئی ہے میں شمار نہ ہوگا یا امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابو الشیخ

۱۶۸۶۲ — حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا کاش کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زکوٰۃ منع کرنے والے کے بارے میں سوال کیا ہوتا! پھر فرمایا: میں اس (زکوٰۃ) کو اس کی جگہ رکھتا ہوں اور میرے نزدیک اس کے روکنے والے سے لڑائی کرنا سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی یہی سمجھتے تھے کہ مانع زکوٰۃ سے قتال کیا جائے۔ رستہ فی الایمان

۱۶۸۶۳ — نافع رحمۃ اللہ علیہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا چالیس سائمہ بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک سو اکیس ہو جائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ دو سو ایک میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ پھر تعداد بڑھے تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔ صدقہ (زکوٰۃ) میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے، عیب دار جانور نہ لیا جائے اور نہ نر ہاں اگر مصدق (زکوٰۃ لینے والا) ضرورت سمجھے تو لے لے۔

اونٹوں میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں، بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض اونٹنی ہے، اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون (مذکر) پینتیس اونٹوں تک۔ چھتیس اونٹوں میں ایک حقہ ہے جفتی کے لائق ساٹھ تک۔ اکسٹھ میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ چھہتر میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ اکیانوے میں دو حقے ہیں جفتی کے قابل ایک سو بیس تک۔ پھر تعداد بڑھے تو نصاب از سر نو ہوگا: ہر چالیس میں ایک بنت لبون یا ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چھوٹا بڑا جانور شمار ہوگا۔ باہم دو شریک آپس میں برابری کے ساتھ لین دین کریں گے۔ مجتمع جانوروں کو متفرق نہ کیا جائے گا اور نہ متفرق جانوروں کو جمع کیا جائے گا زکوٰۃ کے ڈر سے۔ اور چاندی میں چالیسواں حصہ ہے جب کسی کی چاندی پانچ اوقیہ ہو جائے (یعنی دو سو درہم)۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۶۸۶۴ — مسلم بن ثفنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سفیان بن عبداللہ ثقفی کو زکوٰۃ وصولی پر عامل بنا کر بھیجا۔ لیکن پھر کچھ دنوں بعد ان کو مسجد میں دیکھا (یعنی وہ اب تک کام پر نہیں گئے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو اللہ کی راہ میں غازی کی طرح نہیں جانا چاہتا؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کیسے ممکن ہے جبکہ وہ تو خیال کرتے ہیں کہ ہم ان پر ظلم کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیسے کہتے ہیں؟ عرض کیا: وہ کہتے ہیں کیا بکری کا بچہ بھی شمار کیا جاتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں شمار کرو خواہ اس بچے کو چرواہا اپنے ہاتھوں پر اٹھائے آئے۔ اور ان کو کہہ دو کہ ہم تمہارے گھروں میں کھانے پینے میں کام آنے والے جانوروں کی زکوٰۃ نہیں لیتے اور زکوٰۃ میں گابھن جانور اور نر جانور نہیں لیتے (کیا یہ کم ہے)۔ المصنف لعبدالرزاق، ابن جریر

۱۶۸۶۵ — حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کھجوروں کا اندازہ کر کے زکوٰۃ بتانے والے۔ فرمایا کرتے تھے ان کے لیے گرنے والی کھجوروں اور جس قدر وہ اپنے کھانے پینے میں لیں ان کا اندازہ نہ کرو۔ الکبیر للطبرانی، ابن ابی شیبہ، ابو عبید فی الاموال، السنن للبیہقی

۱۶۸۶۶ — عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ طائف کے امیر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مراسلہ لکھ کر بھجوایا کہ شہد کے مالک ہم کو زکوٰۃ نہیں دیتے ہیں جو وہ ہم سے پہلے ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھوا کر بھیجا اگر وہ واقعی زکوٰۃ ادا کریں جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو ان کے لیے شہد کا علاقہ رہنے دو ورنہ نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۹۸۷۷ـــ عثمان بن عطاء الخراسانی سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: زیتون میں عشر ہے، جب وہ پانچ وسق کو پہنچ جائے۔

کلام:...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت منقطع ہے اور اس کا راوی بھی قوی نہیں ہے۔

۱۹۸۷۸ـــ بشر بن عاصم اور عبداللہ بن اوس سے مروی ہے کہ سفیان بن عبداللہ ثقفی نے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طائف میں گورنر تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہماری طرف انگوروں کے باغ ہیں۔ جن میں شفتالو اور انار ہیں جو غلہ میں انگوروں سے زیادہ نہیں ہیں۔ تو ان میں عشر کا کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ان میں عشر نہیں ہے یہ عضاۃ کانٹے والے درختوں میں سے ہیں جن میں کسی پر زکوۃ نہیں ہے۔

السنن للبیهقی

جانوروں میں زکوۃ وصول کرنے میں احتیاط

۱۹۸۷۹ـــ عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان بن عبداللہ کو طائف پر گورنر مقرر کیا۔ وہ زکوۃ وصول کے لیے نکلے اور زکوۃ دینے والے پر ان کے چھوٹے جانوروں کے چھوٹے بچوں کو بھی شمار کیا۔ لیکن پھر زکوۃ نہیں لی۔ انہوں نے کہا: جب تم نے ہم پر بچوں کو بھی شمار کرلیا ہے تو اب زکوۃ کیوں نہیں لیتے۔ لو زکوۃ لو۔ لیکن وہ زکوۃ لینے سے رک گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: ان کا خیال ہے کہ ہم ان پر ظلم کر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے جانوروں کے چھوٹے بچوں پر بھی زکوۃ عائد کرو اور ان کو کہو: میں تم سے گھر میں پالا جانے والا جانور نہیں لیتا، گابھن جانور، دودھ دینے والا کھانے کے لیے فربہ کی جانے والی بکری اور بکریوں کا نر نہیں لیتا۔ اور ان سے عناق (بکری کا بچہ سال پورا ہونے کے قریب)، اور چھوٹا بچہ اور دو سال والا جانور سب زکوۃ میں لیتا ہوں۔ یہ عدل (میانہ روی) ہے۔ بالکل نومولود بچوں اور عمدہ مالوں کے درمیان۔

موطا امام مالک، الشافعی، ابو عبید فی الاموال، ابن جریر، السنن للبیهقی

۱۹۸۸۰ـــ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ اہل شام نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو کہا: ہمارے گھر اور غلاموں میں سے بھی زکوۃ لے لو۔ انہوں نے انکار کردیا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ سوال لکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انکار فرمادیا۔ اہل شام نے پھر دوبارہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں ذکر کیا۔ انہوں نے پھر انکار کردیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کا اصرار لکھا۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا: اگر وہ دینا ہی چاہتے ہیں تو ان سے لے لو اور انہی (کے فقیر فقراء) پر لوٹا دو اور ان کے غلاموں کو رزق دو۔

موطا امام مالک، ابو عبید فی الاموال، السنن للبیهقی

۱۹۸۸۱ـــ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک غلام کے بارے میں لکھا کہ اس کو سونے کا ایک مٹکا مدفون ملا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ اس غلام کو اس میں سے کچھ نہ کچھ ضرور دو کیونکہ وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ جو پایا ہے اس میں سے اس کو ملے۔ ابن عبدالحکم

۱۹۸۸۲ـــ فضیل بن عوف سے مروی ہے کہ ہم کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صدقہ کا حکم دیا۔ ہم نے عرض کیا: ہم اپنے گھوڑوں اور غلاموں پر دس دس (درہم) زکوۃ ادا کردیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو اس کا حکم نہیں دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ہمارے غلاموں کے لیے دو دو جریب زمین کا حکم جاری فرمادیا۔ ابن سعد

۱۹۸۸۳ـــ عزرۃ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اہل شام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: ہمارے بہترین اموال گھوڑے اور غلام ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر گھوڑے پر دس (درہم) اور ہر غلام پر دس (درہم) لیے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ ان کے مالکوں کو وظیفہ دیتے تھے اور جتنا ان سے لیا تھا اس سے زیادہ دیتے تھے۔ مسدد، رواہ ابن جریر من طریق عن عمر رضی اللہ عنہ

دار قطنی نے ابن عباس والی روایت کو مقبول قرار دیا ہے۔ العارث

کلام:...... روایت کی سند ضعیف ہے۔

غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں

١٦٩٠٣ ایک آدمی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا یا امیر المومنین! کیا غلام پر زکوٰۃ ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا پھر کس پر زکوٰۃ ہے؟ فرمایا اس کے مالک پر۔ السنن للبیہقی

١٦٩٠٤ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے اس کی جازت مرحمت فرمادی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، السنن للدارمی، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجہ، ابن جریر وصححہ، ابن خزیمہ، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، الطحاوی، السنن لسعید بن منصور

کلام:...... حسن ابوداؤد ١٥٩١

فائدہ:...... یعنی مال پر سال گذرنے سے قبل زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے اور کئی سال کی زکوٰۃ بھی یکمشت ادا کی جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ صاحب نصاب مال موجود ہو۔

١٦٩٠٥ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے عباس کی اس سال کی زکوٰۃ پہلے سال لے لی تھی۔

الترمذی، السنن لسعید بن منصور

١٦٩٠٦ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہمارے پاس تم کو سنانے کے لیے اور کوئی کتاب نہیں ہے سوائے کتاب اللہ کے اور ایک یہ صحیفہ ہے جو گویا کہ میری تلوار سے بندھا ہوا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا تھا (یعنی آپ سے سن کر لکھا تھا) اس میں زکوٰۃ کے احکام ہیں۔

مسند احمد، الطحاوی، الدارقطنی

١٦٩٠٧ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دو سال کی زکوٰۃ پہلے لے لی تھی۔

المصنف لعبد الرزاق

١٦٩٠٨ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سبزیوں اور کھلی چیزوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابوعبید فی الاموال، السنن للبیہقی

١٦٩٠٩ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس زمین کو بارانی (بارشوں کے) پانی سے سیراب کیا جائے اس میں عشر (دسواں حصہ) زکوٰۃ ہے اور جس زمین کو ڈولوں اور دولوں سے سینچا جائے اس میں نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔ ابوعبید

١٦٩١٠ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ملنے والے قرض میں زکوٰۃ ہے اگر مقروض سچا ہو (یعنی قرض واپس کردے تو) قبضہ کے بعد گزرے ہوئے وقت کی زکوٰۃ ادا کردے۔ ابوعبید، السنن للبیہقی

١٦٩١١ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مال مستفاد (نصاب کے بعد دوران سال حاصل ہونے والے مال) پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک اس پر سال نہ گذرے۔ ابوعبید، السنن للبیہقی

١٦٩١٢ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ہر بیس دینار میں نصف دینار ہے ہر چالیس دینار میں ایک دینار ہے اور دوسو درہم میں پانچ درہم ہیں اور جو زیادہ ہو اس کے حساب سے (یعنی چالیسواں حصہ)۔

١٦٩١٣ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کام کاج کے اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

ابوعبید فی الاموال، السنن للبیہقی، ابن جریر

کلام:...... روایت کی سند ضعیف ہے لیکن اس مضمون کی دوسری روایت سے مؤید ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ٢٦٤٣ المتروک الدارقطنی ٣٩٦۔

۱۹۹۱۴ــــ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو پیش کیا گیا۔ جس نے ویرانے جنگل میں ڈیڑھ ہزار درہم پائے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اس کا واضح فیصلہ کرتا ہوں۔ اگر تو نے یہ دراہم ایسی ویران جگہ پائے ہیں جس کا خراج کوئی بھی برداشت نہیں کرتا تو اس کے پانچ حصے کرکے چار حصے تیرے ہیں اور ایک حصہ ہمارا (بیت المال کا) ہے۔ اور یہ تیرے لیے حلال مال ہے۔ الشافعی، ابو عبید، السنن للبیهقی

۱۹۹۱۵ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ ابورافع کے یتیم بچوں کے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے تھے جو آپ کی پرورش میں تھے۔

ابو عبید، السنن للبیهقی

۱۹۹۱۶ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ابو رافع کی یتیم اولاد کی زمین دس ہزار درہم میں فروخت کی، پھر آپ رضی اللہ عنہ اس کی زکوٰۃ ادا فرماتے تھے۔ ابو عبید

۱۹۹۱۷ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: نیف (دو نصابوں کے درمیان زائد شے) میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۹۹۱۸ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان کو کسی نے خبر دی کہ فلاں آدمی کو (معدن) زمین میں سے خزانہ ملا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور فرمایا جو (رکاز) خزانہ تجھے ملا ہے وہ کہاں ہے؟ آدمی نے کہا: خزانہ مجھے نہیں ملا، بلکہ اس شخص کو ملا ہے، میں نے اس سے سو بکریوں کے بمع ان کے بچوں کے عوض وہ خزانہ خریدا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس دوسرے شخص کو فرمایا اب بھی خمس تجھ پر ہے اور وہ تیری سو بکریوں میں سے نکالا جائے گا۔ ابو عبید فی کتاب الاموال

۱۹۹۱۹ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کیا تو ہم سے وظیفہ لیتا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ ارشاد فرمایا: ہم تجھ سے کچھ نہیں لیتے، تجھ پر یہ بات جمع نہیں کرتے کہ تجھے دیں تو کچھ نہیں بلکہ الٹا تجھ سے لیں۔ ابو عبید فی الاموال

۱۹۹۲۰ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: شہد میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ السنن للبیهقی

۱۹۹۲۱ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ السنن للبیهقی

۱۹۹۲۲ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: بارانی پانی اور نہروں کے پانی سے سینچے جانے والی زمین میں عشر ہے اور ڈولوں سے سیراب کی جانے والی زمین میں نصف عشر ہے۔ السنن للبیهقی

۱۹۹۲۳ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس زمین کو آسمان سیراب کرے تو ہر دس پیمانے میں ایک پیمانہ ہے اور جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں ہر بیس پیمانوں میں ایک پیمانہ ہے۔ السنن للبیهقی

۱۹۹۲۴ــــ عبدالرحمن بن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بنی ابی رافع کے اموال کی زکوٰۃ دیتے رہتے تھے۔ جب ان کے اموال کو ان کے سپرد کیا تو انہوں نے اپنے (حساب کے مطابق) اس کو کم پایا۔ کہنے لگے: ہمارے اموال کم ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میرے پاس مال ہو اور میں اس کی زکوٰۃ نہ ادا کرتا ہوں گا۔ السنن للبیهقی

۱۹۹۲۵ــــ ابن حممہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: کوفہ میں ایک پرانے منہدمے سے مجھے ایک مٹکا ملا، جس میں چار ہزار درہم تھے۔ میں ان کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے پانچ حصے کرو۔ میں نے اس مال کے پانچ حصے کر دیئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ایک حصہ لیا اور بقیہ چار حصص مجھے دے دیئے۔ جب منہ پھیر کر چلنے لگا تو آپ نے مجھے آواز دے کر بلایا اور پوچھا: تیرے پڑوس میں فقراء اور مساکین ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پھر یہ پانچواں حصہ بھی لے لے اور ان کے درمیان تقسیم کر دے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیهقی

۱۹۹۲۶ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں اور جب ایک سو بیس اونٹوں سے تعداد بڑھ جائے تو حساب از سرنو ہوگا۔ ابن جریر، السنن للبیهقی

١٩٦٢٧..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دراہم میں زکوۃ نہیں ہے جب تک دو سو درہم نہ ہوں۔ جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم ہیں۔ جب دینار بیس ہوں تب ان میں آدھا دینار ہے۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔ جب پانچ ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے۔ دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں، پندرہ اونٹوں میں تین بکریاں ہیں اور بیس اونٹوں میں چار بکریاں ہیں۔ پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں۔ چھبیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض ہے۔ پینتیس اونٹوں تک، جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو حقہ ہے ساٹھ تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو جذعہ ہے پچھتر تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو دو حقے ہیں نر لگے ہوئے (جفتی کے قابل) ایک سو بیس تک، جب زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔ اور ہر تیس گائے میں ایک تبیع ہے (ایک سالہ بچھڑا) اور ہر چالیس میں ایک مسنہ (بڑی گائے) ہے۔ ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب اس سے تعداد زیادہ ہو تو ہر سو میں ایک بکری ہے مصدق زکوۃ لینے والا بوڑھا جانور نہ لے، عیب دار جانور نہ لے اندھا جانور نہ لے اور نہ نر لے، اگر مصدق چاہے تو لے سکتا ہے۔ جو زمین بارانی ہو یا نہری ہو اس میں عشر ہے اور جو ڈولوں کے ساتھ سیراب کی جائے اس میں نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے۔ ابن جریر، السنن للبیہقی

١٩٦٢٨..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: ہم نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف کر دی ہے۔ لیکن عشر لاؤ۔ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم لاؤ اور دو سو درہم سے کم میں کچھ نہیں۔ ہر بیس مثقال میں نصف مثقال ہے اس سے کم میں کچھ نہیں، جس زمین کو آسمان سیراب کرے یا کھلے پانی (مثلاً نہروں یا تالاب چشموں کے پانی) سے سیراب کیا جائے اس میں عشر ہے، جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر (بیسواں حصہ ہے)۔

اونٹوں کے اندر ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے پانچ سے کم میں کچھ نہیں دوسرے الفاظ یہ ہیں چار میں کچھ نہیں۔ اور دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں۔ پندرہ اونٹوں میں تین بکریاں ہیں۔ بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت مخاض ہے پینتیس تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون مذکر۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ اگر ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے جفتی کے قابل ساٹھ تک۔ اگر ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک، ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ اگر ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقے ہیں جفتی کے قابل ایک سو بیس تک۔ پھر تعداد بڑھے تو نصاب از سر نو ہوگا اور ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون تیس گائے میں ایک تبیع (ایک سالہ بچھڑا) نر یا مادہ چالیس میں ایک مسنہ ہے (بڑی عمر کی گائے) اور عوامل (کام کاج کے جانوروں) میں کچھ نہیں۔ چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے۔ اگر انتالیس ہوں تو تجھ پر ان کے اندر کچھ نہیں۔ چالیس میں ایک بکری ہے پھر اوپر میں کچھ نہیں حتیٰ کہ ان کی تعداد ایک سو بیس ہو جائے۔ اگر پھر ایک بھی زائد ہو تو ان میں دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ پھر اگر زیادہ ہوں تو (از سر نو) ہر سو میں ایک بکری ہے۔ مجتمع جانوروں کو متفرق نہ کیا جائے اور متفرق کو جمع نہ کیا جائے زکوۃ کے ڈر سے۔ مصدق نر جانور نہ لے نہ بوڑھا نہ عیب دار اور نہ سانڈ الا یہ کہ مصدق چاہے تو سانڈ لے سکتا ہے۔ اگر اونٹوں میں بنت مخاض نہ ہو اور نہ ابن لبون ہو تو اس کے بدلے دس درہم یا دو بکریاں دیدے۔ ابن جریر وصححہ

١٩٦٢٩..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم پر گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف کر دی ہے۔ اب اپنے اموال کی زکوۃ لاؤ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم۔ ابن جریر

١٩٦٣٠..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف کر دی ہے۔ ابن جریر

١٩٦٣١..... قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ طریقہ جاری فرمایا ہے کہ اس زمین کی پیداوار میں جس کو بارش سیراب کرے یا نہروں وغیرہ کا پانی سیراب کرے عشر ہے۔ اور جس زمین کو پانی بھر بھر کر ڈالا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ ابن جریر وصححہ

۱۹۹۳۲ ـــ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً بھی اس کے مثل روایت منقول ہے۔ ابن جریر

۱۹۹۳۳ ـــ زہری اور قتادہ رحمہما اللہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ ہر پانچ گائیں میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں، اور بیس میں چار بکریاں ہیں، جب پچیس ہو جائیں تو ان میں ایک گائے ہے پچھتر تک۔ جب پچھتر سے تعداد بڑھ جائے تو ان میں دو گائیں ہیں ایک سو بیس تک۔ جب ایک سو بیس سے زیادہ تعداد ہو جائے تو (از سرنو) ہر چالیس میں ایک گائے ہے۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جو یہ فرمان ارشاد فرمایا تھا کہ ہر تیس گائیں میں ایک سالہ بچھڑا ہے۔ یہ فرمان اہل یمن کے لیے بطور تخفیف کے تھا۔ پھر اس کے بعد اوپر والی صورت طے فرمادی تھی۔ ابن جریر

۱۹۹۳۴ ـــ ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں ایک زمانے سے لوگوں سے سن رہا تھا کہ ہم سے وہ لو جو نبی ﷺ نے لیا تھا۔ مجھے اس پر تعجب ہوتا تھا کہ ان سے یہ بات کیوں نہیں قبول کی جاتی۔ حتیٰ کہ مجھے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دستاویز لکھی تھی جس میں یہ (زکوۃ کے) فرائض لکھے تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی۔ ابھی تک وہ دستاویز گورنروں کو نہیں بھیجی گئی تھی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو لیا اور جو کچھ اس میں لکھا تھا اس کو ہر طرف نافذ کر دیا۔ زیادہ علم تو مجھے نہیں ہے تاہم ضرور علم ہے کہ اس میں گائے کا بھی ذکر تھا (اسی کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ) گائے کی زکوۃ ہم سے حضور ﷺ نے نہیں لی تھی وہ اب ہم سے کیوں لی جاتی ہے۔ ابن جریر

۱۹۹۳۵ ـــ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے گائے کا نصاب بھی اونٹ کے نصاب کی طرح ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ گائے میں مختلف عمروں کا حساب نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۹۹۳۶ ـــ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سعید المسیب رحمۃ اللہ علیہ ابوقلابہ اور دوسرے حضرات سے روایت کرتے ہیں کہ گائے کی زکوۃ اونٹوں کی زکوۃ کی طرح ہے۔ پانچ گائے میں ایک بکری دس میں دو بکریاں پندرہ میں تین بکریاں بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس میں ایک بڑی گائے ہے پچھتر تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ایک سو بیس تک میں دو گائیں ہیں۔ جب ایک سو بیس سے اضافہ ہو تو از سرنو ہر چالیس گائیں میں ایک بڑی گائے ہے۔ ابن جریر

۱۹۹۳۷ ـــ عکرمہ بن خالد سے مروی ہے فرمایا مجھے عک قوم سے صدقات وصول کرنے پر مقرر کیا گیا۔ میں نے اپنے بزرگوں سے سوال کیا جو نبی اکرم ﷺ کا عہد گزار چکے تھے۔ کسی نے کہا تیس گائے میں ایک سالہ بچھڑا ہے اور چالیس گائے میں ایک گائے ہے۔ بعض نے کہا پانچ گائے میں ایک بکری ہے دس میں دو بکریاں ہیں اونٹوں کے صدقہ کی طرح۔ ابن جریر، المصنف لعبد الرزاق

۱۹۹۳۸ ـــ ہمیں معمر نے بتایا کہ مجھے سماک بن الفضل نے ایک خط دیا جو نبی اکرم ﷺ نے مالک بن کفلانس اور مصعبین کی طرف بھیجا تھا۔ میں نے اس خط کو پڑھا تو اس میں مکتوب تھا: جس زمین کو نہروں اور بارانی پانی سے سیراب کیا جائے اس میں عشر ہے، اور جس زمین کو پانی کے ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے اور گائے میں اونٹ کی طرح زکوۃ ہے۔ ابن جریر

ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اسی قول کو لیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت (جس میں صرف تیس گائیں سے زکوۃ شروع ہوتی ہے) وہ منسوخ ہے نبی اکرم ﷺ کے خط کے ساتھ جو آپ نے اپنے عمال کی طرف اس کے خلاف بھیجا تھا۔

۱۹۹۳۹ ـــ ابن ابی لیلیٰ حکم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور حکم دیا کہ تیس گائے میں سے گائے کا ایک سالہ بچھڑا ایک نر یا مادہ، اور ہر چالیس گائے میں سے ایک گائے لیں۔ پھر لوگوں نے ان سے دونوں کے درمیان میں رہ جانے والی تعداد کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے انکار فرما دیا کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھے بغیر ان میں کچھ نہیں لے سکتے۔ پھر نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا (درمیان میں) کچھ نہ لے۔ ابن ابی شیبہ

۱۹۹۴۰ ـــ اے ابوعبد مجم! زکوۃ پانچ (اونٹوں یا گایوں) میں ہے یا دس میں، یا پندرہ میں یا بیس میں یا پچیس میں یا تیس میں یا پینتیس میں یا چالیس میں۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، یعقوب بن سفیان، المنجنیقی فی مسندہ، ابن سعد، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ذیال بن عبید بن حنظلہ بن حذیم عن ابیہ عن جدہ

۱۹۹۴۱ ـــ یعلی بن اشدق سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ کے کئی اصحاب کو پایا ہے جن میں سے رقاد بن ربیعہ العقیلی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: ہم سے رسول اللہ ﷺ نے سو بکریوں میں سے ایک بکری لی اس سے زیادہ میں دو بکریاں لیں۔ الکبیر للطبرانی

۱۹۹۴۲ ـــ یعلی بن اشدق سے مروی ہے وہ اپنے چچا عبداللہ بن جراد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: تیرے پاس کتنے اونٹ ہیں؟ میں نے عرض کیا: تیس۔ فرمایا: تیس اونٹ سو اونٹوں سے زیادہ بہتر ہیں۔ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) ہم لوگ تو کہتے ہیں کہ سو اونٹ افضل اور اچھے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ جدا کرنے والے اور فتنے میں ڈالنے والے ہیں۔ اور ہر خوشی سے اکڑنے والا فتنے میں مبتلا ہونے والا ہے۔ الرامہرمزی فی الامثال

۱۹۹۴۳ ـــ اخبرنا ابوبکر بن محمد بن الحسن بن علی بن ابراھیم ثنا القاضی ابوالحسن محمد بن علی بن محمد المھتدی ثنا ابوالفتح یوسف بن عمرو مسرور القواس املاء قال قری علی ابی العباس احمد بن عیسی السکری البلدی وانا اسمع، قیل لہ حدثکم ھاشم یعنی ابن القاسم الحرانی ثنا یعلی بن الاشدق عن عمہ عبداللہ بن جراد قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(مثل روایت بالا کے) عبداللہ بن جراد روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضور اکرم ﷺ نے پوچھا: تیرے پاس کتنے اونٹ ہیں؟ میں نے عرض کیا: تیس۔ ارشاد فرمایا: تیس اونٹ سو اونٹوں سے بہتر ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم تو خیال کرتے ہیں کہ سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ ہم کو (تیس سے) زیادہ محبوب ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سو کا مالک اپنے مال پر فخر کرتا ہے لیکن ان کا حق (زکوۃ) نہیں ادا کرتا۔ اس لیے یہ تعداد خوشی اور اکڑ پیدا کرتی ہے اور فتنہ میں ڈالتی ہے اور ہر اکڑنے والا فتنہ میں پڑنے والا ہے۔

عشر اور نصف عشر

۱۹۹۴۴ ـــ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یمن کے بڑے سردار حارث بن عبد کلال اور اس کی یمنی عوام ابن معافر اور ہمدان (قبائل) وغیرہ کی طرف لکھا کہ مومنین پر پھلوں کی زکوۃ میں عشر ہے ایسی زمین میں جس کو بارش کے پانی سے سیراب کیا گیا ہو اور جس کو ڈولوں سے سیراب کیا گیا ہو اس میں نصف عشر ہے۔ ابن جریر

۱۹۹۴۵ ـــ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کھجور، انگور اور جو میں ایسی زمین کے اندر جس کو آسمانی پانی یا نہروں وغیرہ کے پانی سے سینچا گیا ہو عشر ہے اور جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ ابن جریر

۱۹۹۴۶ ـــ ابونجیح، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ارشاد فرمایا: پھلوں، سبزیوں، مصالحوں، زعفران، گنے، ریشم، کپاس، عصفر (زرد رنگ) خشک میوہ جات (ڈرائی فروٹ) اور پھل فروٹوں میں زکوۃ نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۹۹۴۷ ـــ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: نصابوں کے درمیان اضافے میں زکوۃ نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۹۹۴۸ ـــ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یمن کی طرف (عامل) بنا کر بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں ہر چالیس گائیوں میں سے ایک گائے لوں اور ہر تیس گائیوں میں سے ایک ایک سالہ بچھڑا لوں۔ ابن جریر

۱۹۹۵۱ ـــ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے گائیوں میں تیس گائیوں میں ایک ایک سالہ بچھڑا لیا اور چالیس گائیوں میں ایک گائے لی۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے تیس سے کم گائیوں میں سوال کیا تو فرمایا: میں نے اس میں نبی اکرم ﷺ سے کچھ نہیں سنا اور نہ آپ نے مجھے اس میں کوئی حکم فرمایا ہے۔

۱۹۹۵۲ ـــ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس گائیوں کے درمیان اضافے کی زکوۃ لائی گئی تو فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس میں کسی چیز کا حکم نہیں فرمایا۔ السنن للبیہقی

۱۹۹۵۳۔۔۔طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نصاب کے علاوہ گائیوں کے درمیانی اضافے میں کچھ نہیں لیتا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کے اندر کسی چیز کا حکم نہیں فرمایا۔ ابن جریر

۱۹۹۵۴۔۔۔ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کا (مصدق) زکوۃ لینے والا پانی کے گھاٹ پر آیا اور ہماری بکری کا کان پکڑ لیا جس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی اور بکری نہ تھی چنانچہ میں آپ ﷺ کے مصدق کے پاس آیا اور عرض کیا اے مصدق رسول اللہ! ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی بکری نہیں ہے۔ تب انہوں نے فرمایا اس پر کچھ نہیں ہے۔ ابن عساکر

۱۹۹۵۵۔۔۔شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن رواحہ کو رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف بھیجا اور انہوں نے ان کی کھجوروں کا اندازہ لگایا۔

ابن ابی شیبہ

۱۹۹۵۶۔۔۔مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا سیب اور ناشپاتی وغیرہ میں زکوۃ نہیں ہے۔ اور نہ سبزیوں میں زکوۃ ہے۔ ابن جریر

۱۹۹۵۷۔۔۔زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوامامہ بن سہل سے سنا وہ سعید بن المسیب کی مجلس میں ہمیں بیان فرما رہے تھے کہ اس بات کی سنت جاری ہے کہ کھجور اور کشمش کی زکوۃ اس وقت تک نہ لی جائے جب تک اس کا وزن پانچ وسق نہ ہو جائے۔ ابن جریر

۱۹۹۵۸۔۔۔ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عتاب بن اسید کو حکم فرمایا کہ انگوروں کا بھی کشمش سے اندازہ کیا جائے جس طرح کھجوروں کا پکنے پر اندازہ کیا جاتا ہے۔ کھجوروں اور انگوروں میں نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ ابن ابی شیبہ

ادب المزکی

۱۹۹۵۹۔۔۔ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے زکوۃ کی وصولی کے لیے بھیجا میں ایک آدمی کے پاس سے گذرا اس نے میرے آگے اپنا سارا مال حاضر کر دیا۔ میں نے اس پر زکوۃ صرف بنت مخاض کی پائی۔ میں نے اس کو کہا کہ تم ایک بنت مخاض دے دو۔ یہ تمہارے مال کی زکوۃ ہے۔ آدمی نے کہا بنت مخاض (ایک سال پورا کرنے کے بعد دوسرے سال میں شروع ہونے والی اونٹنی) نہ دودھ دیتی ہے اور نہ وہ سواری کے قابل ہے۔ اس لیے یہ جوان بڑی اچھی موٹی اونٹنی ہے یہ لے لو۔ میں نے اس کو کہا: میں اس کو نہیں لے سکتا جب تک مجھے اس کا حکم نہ ملے۔ رسول اللہ ﷺ تم سے قریب رہتے ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے تو آپ کے پاس حاضر ہو کر پوچھ لے جو مجھ سے پوچھ رہا ہے۔ اگر آپ ﷺ تجھ سے اس کو قبول کر لیں تو میں لے لوں گا۔ اگر انہوں نے رد کر دیا تو میں بھی نہ لے سکتا۔ آدمی چلنے پر رضامند ہو گیا۔ اور میرے ساتھ اپنی وہ اونٹنی بھی لے کر چلا حتیٰ کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرے پاس آپ کا قاصد آیا تا کہ میرے مال کا صدقہ لے۔ اس کا خیال ہے کہ میرے مال پر صرف بنت مخاض لازم ہے۔ جبکہ بنت مخاض دودھ کے کام کی ہے اور نہ کسی سواری کے قابل ہے اور میں نے اس پر ایک بڑی جوان اونٹنی پیش کی ہے مگر انہوں نے لینے سے انکار کر دیا ہے اور وہ اونٹنی یہ رہی یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس لے کر آیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لازم تو تجھ پر وہی (بنت مخاض) ہے اگر تو زیادہ چیز دے تو اللہ تجھے اجر دے گا اس میں، اور ہم اس کو تیری طرف سے قبول کرتے ہیں۔ آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ یہ رہی۔ میں اس کو آپ کے پاس لے آیا ہوں۔ سو لے لیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لینے کا حکم فرمایا اور آدمی کے مال کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔

مسند احمد، ابوداؤد، مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

۱۹۹۶۰۔۔۔عن ابن النجار انبانا ابوالقاسم یحیی بن سعد بن یحیی بن بوش التاجر انبانا ابوطالب عبدالقادر بن محمد یوسف انبانا ابومحمد الحسن بن علی بن محمد الجوهری انبانا سهل بن احمد بن عبدالله بن سهل الدیباجی ثنا ابوالحسن بالرملة ثنا عبدالرحمن بن عبدالله بن قریب وزید بن اخزم قالا: ثنا سفیان بن عیینة عن جعفر بن محمد انه دخل علی ابی جعفر المنصور:

مذکورہ سند سے روایت ہے جعفر بن محمد کہتے ہیں وہ ابوجعفر منصور کے پاس گئے وہاں ان کے پاس زبیر بن العوام کی اولاد میں سے ایک آدمی بیٹھا تھا جس نے خلیفہ (ابوجعفر منصور) سے کچھ سوال کیا تھا اور خلیفہ نے بھی اس کے لیے کچھ دینے کا حکم دیا تھا۔ زبیری اس پر ناراض ہوا اور عطیہ کو کم سمجھا۔ منصور کو زبیری پر سخت غصہ آیا اور اس کے چہرے پر غصے کے آثار ظاہر ہو گئے۔ پھر جعفر نے خلیفہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا یا امیر المؤمنین! مجھے میرے والد نے اپنے والد علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جس نے خوش دلی کے ساتھ کوئی عطیہ دیا تو دینے والے کو اور جس کو دیا گیا دونوں کو برکت دی جاتی ہے۔ خلیفہ ابوجعفر منصور نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس کو ناخوشی سے دیا تھا لیکن اب یہ حدیث سن کر اس کو خوش دلی سے دیتا ہوں۔ پھر خلیفہ زبیری کی طرف متوجہ ہوا اور بولا: مجھے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تھوڑے رزق کو تھوڑا سمجھا اللہ پاک اس پر وہ زیادہ رزق بھی حرام کر دیں گے۔ زبیری نے کہا: اللہ کی قسم! میرے پاس یہ قلیل تھا لیکن تیری حدیث سن کر زیادہ ہو گیا ہے۔ سفیان کہتے ہیں: میں زبیری سے بعد میں ملا اور اس عطیے کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا، وہ تھوڑی مقدار تھی۔ لیکن میں نے وہ قبول کر لی پھر وہ میرے ہاتھوں میں (بڑھ چڑھ کر) پچاس ہزار درہم بن گئی۔ سفیان بن عیینہ کہا کرتے تھے:

اس قوم کی مثال بارش کی سی ہے جہاں پڑتی ہے نفع دیتی ہے۔

کلام: ۔۔۔۔۔۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سہل بن احمد الدیباجی کے متعلق ازہری کہتے ہیں یہ راوی کذاب اور رافضی (شیعہ) ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے کہ اس پر کذب اور رفض کی تہمت ہے۔ میزان ۲/۲۳۷۔

عامل الصدقہ

۱۶۹۶۱ ۔۔۔۔ سلیمان بن یسار بن ابی ربیعہ سے مروی ہے کہ وہ صدقات جمع کر کے لائے جب وہ مدینہ پہنچے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کی پیشوائی کے لیے باہر نکلے۔ اور پھر ضیافت میں ان کے آگے کھجوریں، دودھ اور مکھن پیش کیا۔ دوسرے لوگوں نے کھائے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ ابن ابی ربیعہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا اللہ آپ کو سلامت رکھے۔ اللہ کی قسم! ہم تو ان (صدقات کے اونٹوں) کا دودھ پیتے ہیں اور ان سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن ابی ربیعہ! میں تیری طرح نہیں ہوں تو ان کی دموں کے پیچھے پھرتا ہے اور پھر کہیں ان سے فائدہ لیتا ہے بس تو میری طرح نہیں ہے۔ ابوعبید، السنن للبیھقی

۱۶۹۶۲ ۔۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ رسول اللہ ﷺ سے سوال کریں کہ وہ آپ کو صدقہ وصولی پر عامل مقرر کر دیں۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے یہی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں آپ کو مسلمانوں کے گناہوں کے دھوون پر عامل (نگران) مقرر نہیں کر سکتا۔ البزار، ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم

زکوۃ کے مال میں احتیاط

۱۶۹۶۳ ۔۔۔۔ بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ پر عامل مقرر کیا۔ وہ صدقہ لے کر آئے تو حضور ﷺ نے ان سے دریافت کیا: اے حذیفہ! کیا صدقہ میں سے کچھ کمی تو نہیں ہوئی؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! ہم نے (مقرر) اندازے کے ساتھ خرچ کیا ہے۔ مگر بکری کا ایک چھوٹا بچہ میری بچی نے لے لیا ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ! تیرا کیا حال ہوگا جب تو جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا اور تجھے کہا جائے گا وہ (بچہ) لے کر آ۔ تب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رو پڑے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بچی سے وہ بچہ لا کر صدقہ کے مال میں چھوڑ دیا۔ ابن عساکر

بیٹھے تھے اور ان کو اندر آنے کی اجازت نہیں مل رہی تھی۔ ان کے پاس سے ایک آدمی گذرا۔ اس نے پوچھا اے ابوذر! تجھے کس چیز نے یہاں روک رکھا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ مجھے اندر نہیں آنے دیتے۔ چنانچہ آدمی خود اندر داخل ہوا اور عرض کیا یا امیر المومنین! کیا بات ہے ابوذر دروازے پر بیٹھے ہیں اور ان کو اندر آنے کی اجازت نہیں مل رہی۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین نے حکم دیا اور ان کو اندر آنے کی اجازت دے دی گئی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے اور لوگوں سے ہٹ کر ایک کونے میں بیٹھ گئے۔ عبدالرحمن بن عوف کی میراث تقسیم ہو رہی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کعب کو فرمایا اے ابواسحاق! آپ کا کیا خیال ہے جب مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو کیا اس کے مالک پر پھر کسی چیز کا خوف ہے۔ کوئی چیز اس پر لازم ہے؟ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا نہیں۔ چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عصا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ عصا کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر مارا اور فرمایا اے یہودی عورت کے بیٹے! تیرا خیال ہے کہ آدمی زکوٰۃ ادا کر دے تو اس کے مال میں کوئی حق نہیں رہتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ

اور وہ اپنی جانوں پر (دوسرے لوگوں کو) ترجیح دیتے ہیں اور خواہ ان کے ساتھ کوئی حاجت ہو۔

نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا۔

اور وہ لوگ طعام کی محبت کے باوجود مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وفی اموالہم حق معلوم للسائل والمحروم۔

اور ان کے اموال میں سائل کا اور محروم (جس کے پاس کچھ نہ ہو) اس کا مقرر حق ہے۔

پس وہ اسی طرح قرآنی آیات پڑھتے رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قریشی کو کہا: ہم اسی وجہ سے ابوذر کو اجازت نہیں دے رہے تھے جیسے آپ دیکھ رہے ہیں۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۶۹۷۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: حضور ﷺ نے پہلا خطبہ جو ارشاد فرمایا یہ تھا: پہلے آپ منبر پر چڑھے اللہ کی حمد وثناء کی اور فرمایا:

اے لوگو! اللہ نے تمہارے دین کے لیے اسلام کو پسند کیا ہے۔ پس اسلام کی صحبت حاصل کرو سخاوت اور حسن اخلاق کے ساتھ۔ آگاہ رہو! سخاوت جنت کا ایک درخت ہے اس کی ٹہنیاں دنیا میں ہیں۔ جو تم میں سے سخی ہوگا وہ اس درخت کی کسی ایک ٹہنی کے ساتھ معلق ہوگا حتیٰ کہ اللہ پاک اس کو جنت میں پہنچا دے گا۔ آگاہ رہو! بخیلی (کنجوسی) جہنم میں ایک درخت ہے جو اس کی ٹہنیاں دنیا میں ہیں۔ جو تم میں جو کمینہ (کنجوس) ہوگا وہ اس درخت کی ٹہنیوں میں سے کسی ایک ٹہنی کے ساتھ معلق ہوگا حتیٰ کہ اللہ پاک اس کو جہنم میں داخل کر دے گا۔

آپ ﷺ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا سخاوت اللہ میں ہے سخاوت اللہ میں ہے۔ ابن عساکر

کلام: المتناہیۃ ۹۲۳۔

۱۶۹۷۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین آدمی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس سو دینار تھے میں نے دس دینار صدقہ میں دے دیئے۔ دوسرے نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس دس دینار تھے میں نے ایک دینار صدقہ میں دے دیا۔ تیسرے نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اس کا دسواں حصہ صدقہ کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سب اجر میں برابر ہو کیونکہ ہر ایک نے اپنے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کر دیا ہے۔ مسند احمد، الدورقی

۱۶۹۷۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے پاس سو اوقیہ چاندی تھی۔ میں نے دس اوقیہ صدقہ کر دی۔ دوسرے آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس سو دینار تھے میں نے دس دینار صدقہ

کردیئے۔ تیسرے آدمی نے کہا یارسول اللہ! میرے پاس دس دینار تھے، میں نے ایک دینار صدقہ کردیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک نے اچھا کیا اور تم سب اجر میں برابر ہو کیونکہ ہر ایک نے اپنے مال کا دسواں حصہ دیا ہے۔

ابو داؤد، الحارث، ابن زنجویہ، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی، ابن مردویہ

پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

لینفق ذوسعة من سعته.

وسعت والے کو اپنی وسعت میں سے خرچ کرنا چاہیے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دراہم صدقہ کرنے کا واقعہ

۱۶۹۷۶۔۔۔عبید اللہ بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سائل حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور ان کو کہو: میں نے آپ کے پاس جو چھ درہم رکھوائے تھے ان میں سے ایک درہم دے دو۔ بیٹا جا کر واپس آیا اور کہا اماں کہتی ہیں وہ درہم آپ نے آٹے کے لیے رکھوائے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی بندے کا ایمان اس وقت تک سچا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کو اللہ کے ہاتھ والی چیز پر اپنے ہاتھ والی چیز سے زیادہ بھروسہ نہ ہو۔ اپنی ماں کو کہو: مجھے چھ کے چھ درہم بھیج دو۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ درہم بھیج دیئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ درہم فقیر سائل کو دے دیئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا حبوہ بھی نہ کھولا تھا (یعنی اٹھے بھی نہ تھے) کہ ایک آدمی اپنا اونٹ لے کر آپ کے پاس سے گذرا آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کتنے کا ہے یہ اونٹ؟ آدمی نے کہا: ایک سو چالیس درہم کا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو ہمارے پاس باندھ دو اس کی قیمت ہم کچھ وقت کے بعد دے دیں گے۔ آدمی اونٹ باندھ کر چلا گیا پھر ایک دوسرا آدمی آیا اور پوچھا یہ اونٹ کس کا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا آپ فروخت کرنا چاہتے ہیں؟ فرمایا: بالکل۔ پوچھا: کتنے کا ہے؟ فرمایا دو سو درہم کا۔ آدمی نے کہا: میں اس کو خریدتا ہوں۔ چنانچہ اس نے اونٹ لیا اور دو سو درہم دیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو جس سے اونٹ خریدا تھا اور بعد میں پیسے دینے کا کہا تھا اس کے ایک سو چالیس درہم دے دیئے اور ساٹھ درہم لے کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ وہ چیز ہے جس کا اللہ نے ہم سے اپنے نبی کی زبان پر وعدہ کیا ہے:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها.

جو ایک نیکی لے کر آیا اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔ العسکری

۱۶۹۷۷۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا سخاوت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو (بغیر مانگے) ابتداءً دی جائے اور جو مانگنے پر دی جائے وہ شرم و حیاء اور اکرام ہے۔ ابن عساکر

۱۶۹۷۸۔۔۔ولید بن ابی مالک سے مروی ہے فرمایا: ہمیں ہمارے اصحاب نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے متعلق بیان کیا کہ وہ مریض ہوئے تو لوگوں نے ان کی عیادت کی۔ لوگوں نے پوچھا: رات کیسی گزری؟ آپ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے فرمایا: اجر کی حالت میں رات گذاری (یعنی تکلیف کی حالت میں) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رات اجر کے ساتھ نہیں گزاری۔ (یعنی الحمد للہ صحیح خیر و عافیت سے رات بسر کی ہے) پھر فرمایا: تم مجھ سے میری بات کے بارے میں کیوں نہیں پوچھتے؟ انہوں نے آپ سے پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اپنا فاضل مال اللہ کی راہ میں خرچ کرے سات سو کا ثواب حاصل ہوگا اور جس نے اپنی جان پر یا اپنے اہل پر خرچ کیا یا کوئی تکلیف دہ چیز ہٹا دی یا کسی مریض کی عیادت کی اس نیکی کا دس گنا اجر ہے اور جو تکلیف تجھے تیرے جسم میں پہنچے وہ تیرے گناہوں کو دور

کرنے والی ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے جب تک روزہ دار اس کو نہ پھاڑے (جھوٹ، غیبت اور حرام کے ساتھ افطاری وغیرہ کے ساتھ)۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الشاشی، ابن عساکر

۱۶۹۷۹ ـــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اللہ پاک صدقہ کے طفیل ستر بلاؤں کو دفع فرما دیتے ہیں جن میں سب سے ادنیٰ رنج وغم ہے۔ ابن زنجویہ

۱۶۹۸۰ ـــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک جگہ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

اے لوگو! صدقہ کرو! میں قیامت کے دن تمہارے لیے اس کی گواہی دوں گا۔ خبردار! کوئی تم میں سے رات گذارے اور اس کے جانور بچھڑے وغیرہ بھی سیر ہوں جبکہ اس کا چچازاد بھوک سے پہلو کے بل کروٹیں لے رہا ہو۔ شاید تم میں سے کوئی اپنے مال کو بڑھا رہا ہو اور اس کا پڑوسی کسی چیز پر قادر نہ ہو۔ ابوالشیخ فی الثواب

۱۶۹۸۱ ـــــ جنادۃ بن مروان، حارث بن نعمان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ آپ ﷺ کی طرف سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے کچھ دینے کا سوال کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں کسی چیز پر قادر نہیں ہوں جو تجھے دے سکوں۔ ایک آدمی آیا اور اس نے سائل کے ہاتھ میں کھجور رکھ دی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار کی عزت کی قسم! تین ہاتھ ہیں ایک دوسرے سے اوپر۔ معطی دینے والا اللہ کے ہاتھ میں دیتا ہے، اللہ کا ہاتھ اوپر ہے اور لینے والے کا اس سے نیچے ہے۔ میرے پروردگار نے فرمایا ہے: میری عزت کی قسم! (اے دینے والے) تو نے جو میرے بندے پر رحم کیا ہے اور میرے نزدیک میرے بندے کی جو عزت ہے اس کے سبب میں اپنی طرف سے تجھ پر اس سے اچھا رحم کروں گا۔ ابن جریر

کلام: ......روایت کی سند میں جنادہ راوی ہے جس کو ابوحاتم نے ضعیف کہا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے منکر الحدیث کہا ہے۔

۱۶۹۸۲ ـــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی منبر پر نہیں بیٹھے مگر ہمیں صدقہ کا حکم ضرور دیا اور مثلہ کرنے (شکل بگاڑنے) سے منع ضرور فرمایا۔ النسائی

صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا

۱۶۹۸۳ ـــــ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اگر میں ان پر قسم بھی اٹھاؤں (تو کوئی حرج نہیں ہے) یہ کہ کوئی مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا، پس صدقہ کرو اور کوئی بندہ کسی ظلم کو درگذر نہیں کرتا صرف اللہ کی رضا کے لیے مگر اللہ پاک قیامت کے دن اس کا درجہ ضرور بلند فرمائے گا اور کوئی بندہ اپنی جان پر سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ ضرور کھول دیتے ہیں۔ ابن النجار

۱۶۹۸۴ ـــــ بسر بن جحاش قرشی سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلی پر تھوکا اور اس میں اپنی انگلی رکھی پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میں نے تجھے ایسے پانی سے پیدا کیا ہے۔ حتیٰ کہ جب تجھے پیدا کر کے ٹھیک ٹھاک کر دیا تو تو دو چادروں کو پہن کر زمین پر اکڑ کے چلتا ہے اور زمین کو روندتا پھرتا ہے۔ جمع کر کر کے رکھتا ہے اور (دینے کی جگہ) نہیں دیتا حتیٰ کہ جب روح حلق میں اٹکے گی تو تب کہے گا: میں صدقہ کروں اور وہ وقت کہاں ہوگا صدقہ کا۔ ابن سعد، مسند احمد، ابوداؤد، ابن ابی عاصم، سمویہ، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابونعیم، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۶۹۸۵ ـــــ ثعلبۃ بن زہدم یربوعی حنظلی سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ بیان کر رہے تھے:

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ ابن جریر فی تهذیبه

۱۶۹۸۶ ـــــ ثعلبہ سے مروی ہے بنی ثعلبہ بن یربوع کے کچھ لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ ایک انصاری صحابی نے عرض کیا: یا رسول

احد! یہ بنی ثعلبہ بن یربوع کے لوگ ہیں انہوں نے جاہلیت کے زمانے میں فلاں شخص کو مصیبت پہنچائی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے چیخ کر فرمایا: خبردار! کوئی کسی دوسرے پر جنایت نہ کرے (یعنی شکایت کرکے اس کو اذیت نہ دے)۔ اس سے پہلے نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے: دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے۔ پہلے ماں، باپ، بہن اور بھائی پھر قریب تر پھر قریب تر۔ ابونعیم

۱۹۹۸۷ قرۃ بن موسیٰ، جابر بن سلیم الہجیمی سے روایت کرتے ہیں، جابر کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ ﷺ احتباء باندھے بیٹھے تھے اور کپڑے کے کنارے آپ کے قدموں پر گر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ ارشاد فرمایا اللہ سے ڈر اور کسی نیکی کو حقیر مت سمجھ۔ ابوداؤد، ابونعیم

۱۹۹۸۸ ابواسرائیل الجشمی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے جعدہ بن خالد کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ ایک آدمی آپ کو اپنا خواب سنا رہا تھا آپ ﷺ نے اس شخص کو دیکھا تو ایک چھڑی جو آپ کے ہاتھ میں تھی، اس آدمی کے پیٹ میں (جو بڑھا ہوا تھا) چبھونے لگے اور فرمایا: اگر اس کا مال یہیں اور ہوتا تو یہ تیرے لیے زیادہ بہتر تھا۔

مسند ابی داؤد، مسند احمد، النسائی، الکبیر للطبرانی، ابونعیم وقال تفرد بالروایۃ عنہ ابواسرائیل، واسمہ شعیب

۱۹۹۸۹ جعدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے متعلق خواب دیکھا۔ آپ ﷺ نے اس کو بلایا اور اس نے وہ خواب آپ کو سنانا شروع کیا۔ وہ شخص بڑی توند والا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلی اس کے پیٹ میں چبھوئی اور فرمایا: اگر یہ مال کہیں اور رکھا ہوتا تو یہ تیرے لیے زیادہ بہتر تھا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی

رسول اللہ ﷺ کا بار بار سوال کرنے والے کو مال عطا کرنا

۱۹۹۹۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا آپ نے اس کو عطا کردیا، پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے بھی سوال کیا آپ نے اس کو دینے کا وعدہ فرمالیا، پھر ایک اور شخص آیا اور سوال کیا آپ نے اس کو بھی دینے کا ارادہ فرمالیا۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! آپ سے سوال ہوا آپ نے عطا کردیا۔ آپ سے پھر سوال ہوا آپ نے عطا کردیا آپ سے پھر سوال ہوا آپ نے پھر عطا کردیا آپ سے پھر سوال ہوا آپ نے دینے کا وعدہ کرلیا۔ رسول اللہ ﷺ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات ناگوار ہوئی۔ پھر عبداللہ بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! خرچ کیجئے اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ ابن جریر

وسندہ صحیح علی شرط الشیخین فانہ قال حدثنی محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم المصری ثنا ابی وشعیب بن اللیث عن اللیث بن سعد عن خالد بن یزید عن ابی ہلال عن ابی سعید ان جابر بن عبداللہ اخبرہم فذکرہ

۱۹۹۹۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ خرچ کی ابتداء اپنے عیال سے کرو اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کو کرنے کے بعد مالداری برقرار رہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ

۱۹۹۹۲ طارق بن عبداللہ المحاربی سے مروی ہے کہ ہم مدینہ میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ منبر پر ارشاد فرما رہے تھے: دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے۔

ابن جریر فی تہذیبہ

۱۹۹۹۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا عباس بن عبدالمطلب اکثر کہا کرتے تھے میں نے کسی کے ساتھ کسی احسان کا برتاؤ کیا تو اس نے میرے اور اپنے درمیان روشنی کی اور جس کے ساتھ میں نے برائی کی اس نے میرے اور اپنے درمیان تاریکی پیدا کی پس تجھ پر لازم ہے احسان کرنا اور نیکی اختیار کرنا بے شک یہ مصیبتوں میں پڑنے سے بچاتا ہے۔ ابن عساکر

۱۹۹۹۴ عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بھوکے پیٹ کو کھانا کھلایا اللہ پاک اس کو قیامت کے روز محمد

ترین کھانا کھلائیں گے۔ ابن عساکر

پیاسے کو پانی پلانے کی فضیلت

۱۶۹۹۵ عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پیاسے جگر کو ٹھنڈا کیا اللہ پاک اس کو قیامت کے دن جنت کی شراب سے پلائیں گے اور سیراب کردیں گے۔ ابن عساکر

۱۶۹۹۶ عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تیرے پاس تیرا مسلمان بھائی پیاسا آئے اس کو سیراب کر بے شک اس میں تیرے لیے اجر ہے۔ ابن عساکر

۱۶۹۹۷ اخبرنا ابو القاسم زاهد بن طاهر انبانا ابوسعيد محمد بن عبدالرحمن انبانا ابوبكر محمد بن الطرازی: انبانا ابو العباس احمد بن عيسى المسكين البلدی ثنا هاشم بن القاسم الحرانی انبانا يعلى بن الاشدق انبانا عمی عبدالله بن جراد

عبداللہ بن جراد فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام سخاوت ہے۔ اسی سے سخاوت نکلتی ہے اور جہنم میں ایک درخت شح (بخل) ہے جس سے شح نکلتا ہے اور جنت میں ہرگز کوئی شحیح (حد درجہ بخیل) داخل نہیں ہوسکتا۔ ابن عساکر

۱۶۹۹۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں نیکی کرنے والے آخرت میں بھی نیکی کرنے والے ہوں گے۔ پوچھا گیا: وہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ پاک (اہل معروف) نیکی کرنے والوں کو جمع فرمائیں گے اور ارشاد خداوندی ہوگا: میں نے تمہارے سب گناہ معاف کردیئے اور اپنے بندوں کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں، پس آج جس کو تم چاہو جو چاہو دو، تاکہ تم جس طرح دنیا میں نیکی کرنے والے تھے اسی طرح آخرت میں بھی نیکی کرنے والے بن جاؤ۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج

۱۶۹۹۹ سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بشر بن مروان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو لکھا مجھے خبر ملی ہے کہ آپ پر قرض ہے آپ مجھے بتادیجئے وہ کتنا قرض ہے میں آپ کی طرف سے ادا کردوں گا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو لکھا: مجھے تمہارا خط ملا تم مجھ سے میرے قرض کے بارے میں پوچھتے ہو اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور میں نچلا ہاتھ سائل کا اور اوپر والا ہاتھ دینے والے کا ہی سمجھتا ہوں اور وہ رزق بھی نہیں لوٹاتا جو اللہ پاک تمہارے ہاتھوں مجھے دینا چاہتا ہے۔ العسکری فی الامثال

۱۷۰۰۰ سفیان رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرمارہے تھے: ہم بات کرتے تھے کہ اوپر والا ہاتھ سوال سے پاکدامنی اختیار کرنے والے کا ہاتھ ہے۔ ابن جریر فی تھذیب الآثار والعسکری

۱۷۰۰۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک دنیا میں نیکی کرنے والے آخرت میں بھی نیکی کرنے والے ہیں، دنیا میں برائی کرنے والے آخرت میں بھی برائی کرنے والے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نیکی کو مسلمان آدمی کی شکل میں اٹھائیں گے۔ جب نیکی کرنے والے کی قبر شق ہوگی تو نیکی آئے گا اور اس کے چہرے سے مٹی صاف کرے گا اور کہے گا: اے اللہ کے ولی اللہ کی امان اور اس کی کرامت کے ساتھ خوش ہوجا۔ قیامت کے ہولناک منظروں میں سے جو بھی تو دیکھے ان سے خوفزدہ نہ ہونا۔ نیکی کا آدمی اپنے کرنے والے کو مسلسل کہتا رہے گا: یہاں سے بچ، اس سے ڈر، اس طرح صاحب نیکی کے دل کو سکون اور قرار پہنچاتا رہے گا۔ حتیٰ کہ اس کو پل صراط سے گزروا دے گا۔ جب نیکی کرنے والا پل صراط عبور کرے گا تو جنت کے گھروں میں چلا جائے گا پھر نیکی کا آدمی اس سے ہٹ جائے گا۔ لیکن صاحب نیکی اس سے چمٹ جائے گا اور کہے گا: اے اللہ کے بندے! تو کون ہے؟ ساری مخلوق تو مجھے قیامت کے ہولناک مناظر میں ذراتی رہی لیکن تو میرا مونس وغم خوار رہا۔ تو کون ہے؟ نیکی کا آدمی کہے گا تو مجھے نہیں جانتا؟ وہ کہے گا: نہیں۔ نیکی کا آدمی کہے گا: میں تیری وہ نیکی ہوں جو تو نے دنیا میں کی تھی۔ اللہ نے مجھے ایک شکل دے کر پیدا کردیا ہے تاکہ قیامت کے دن تجھے تیرا بدلہ چکا دوں۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج

۱۷۰۰۲ — عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا جہنم کی آگ سے بچ خواہ کھجور کے ٹکڑے سے ہو۔ ابن مندہ وابونعیم

۱۷۰۰۳ — ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھجور کا ایک ڈھیر تھا۔ پوچھا اے بلال! یہ کیا ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تیرے لیے اور تیرے مہمانوں کے لیے جمع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تجھے ڈر نہیں لگتا اے بلال! کہ اس کو بخار (اثر) تجھ کو جہنم میں ملے۔ اے بلال! خرچ کر دے اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔ ابونعیم

۱۷۰۰۴ — ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کھجور کا ایک ڈھیر تھا۔ پوچھا اے بلال یہ کیا ہے؟ عرض کیا کھجوریں ہیں جن کو میں نے ذخیرہ کیا ہے۔ فرمایا افسوس اے بلال! کیا تجھے ڈر نہیں لگتا کہ جہنم میں تیرے لیے بخار ہو۔ اے بلال اس کو خرچ کر اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔ ابونعیم

۱۷۰۰۵ — ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کون شخص ہے جس کو اس کے وارثوں کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ اچھا لگتا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایسا نہیں بلکہ ہر شخص کو اپنا ہی مال اپنے وارثوں کے مال سے اچھا لگتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا دیکھو تم کیا کہہ رہے ہو۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم یہی جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا تم میں سے ہر شخص کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارثوں کا مال اچھا لگتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیسے یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا تمہارا مال تو وہ ہے جو تم نے آگے بھیج دیا اور جو مال پیچھے چھوڑ دیا ہے وہ اس کے وارثوں کا مال ہے۔ ابن ابی الدنیا فی القناعۃ

سوال سے احتراز کرنے کی تاکید

۱۷۰۰۶ — عروہ بن محمد بن عطیہ السعدی اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی قوم ثقیف کے وفد کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے پاس پہنچ کر کچھ سوال کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی آیا ہے تمہارے علاوہ؟ انہوں نے کہا ہاں، ایک نوجوان ہے، جس کو ہم سواریوں کے پاس چھوڑ آئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے بھی بلوالیا۔ میں ان کے پاس پہنچا تو میری قوم کے لوگ آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: دینے والا ہاتھ اوپر ہے، مانگنے والا ہاتھ نیچے ہے۔ پس جب تو بے نیاز ہو تو سوال نہ کر۔ بے شک اللہ کے مال کے بارے میں سوال ہوگا جو آگے کے لیے ہے۔

ابن جریر، ابن مندہ، ابن عساکر

۱۷۰۰۷ — عروہ بن محمد عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے عروہ کے دادا کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا میرے ساتھ بنی سعد کے کچھ لوگ تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب اللہ تجھے مالدار کرے تو کسی سے کچھ سوال نہ کر بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے۔ نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے اور اللہ کے مال کے بارے میں سوال ہوگا اور اس کو آگے دینے کا حکم ہے۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ہماری زبان میں بات چیت کی۔ ابن جریر، العسکری فی الامثال، ابن عساکر

۱۷۰۰۸ — عمران بن حصین سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے میرے عمامے کا کونا پکڑا اور فرمایا اے عمران! اللہ تعالیٰ خرچ کرنے کو پسند کرتا ہے اور روک رکھنے کو ناپسند کرتا ہے۔ خرچ کر کھلا، تھیلی کو باندھ باندھ کر نہ رکھنا ورنہ تجھ پر طلب مشکل ہو جائے گی۔ اور جان لے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے شبہات کے وقت پرکھنے والی نظر کو اور شہوتوں کے وقت عقل کامل کو اللہ پاک سخاوت کو پسند کرتا ہے خواہ چند کھجوروں پر ہو۔ اور بہادری کو پسند کرتا ہے خواہ سانپ یا بچھو مارنے پر ہو۔ ابن عساکر

۱۷۰۰۹ — عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو صدقہ پر ابھارتے تھے اور مثلہ (شکل بگاڑنے) سے منع کرتے تھے۔

الجامع لعبد الرزاق

تندرست ہونا اس کی طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسلمان کو سلام کرنا صدقہ ہے، مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے، نماز جنازہ ادا کرنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے اور بے سہارا کمزور کی مدد کرنا صدقہ ہے۔ ابو نعیم فی تاریخ اصبہان، التاریخ للخطیب، ابن عساکر

کلام: - روایت کی سند میں ابراہیم ہجری ضعیف راوی ہے۔

۱۷۰۳۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے محبوب عمل اللہ کے ہاں کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو خوشی پہنچانا یا اس سے تکلیف دور کرنا یا اس سے قرض یا اس کی کوئی حاجت پوری کرکے اس کا خوف زائل کرنا۔ العسکری فی الامثال

کلام: روایت کی سند میں سکین بن سراج داؤد (بے کار) راوی ہے۔ میزان الاعتدال میں اس کا صحیح نام سکین بن ابی سراج مذکور ہے امام ابن حبان نے اس کو بہت (کذب) نکالی ہے اور اس سے روایت کرنے والا راوی بھی ثقہ نہیں ہے۔ میزان الاعتدال ۲/۱۷۶

۱۷۰۳۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے معزز مخلوق نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا ضرور، یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا اللہ کے ہاں سب سے معزز وہ ہوگا جس نے اپنے سے کسی کمتر حال کو دیکھا اور اس کی حاجت پوری کردی۔ ابو نعیم

کلام: روایت کی سند میں داؤد بن محبر ضعیف راوی ہے میزان ۲۶۰۲۔

۱۷۰۳۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو آدمی ایک جنگل میں چلے جارہے تھے: ایک عبادت گزار تھا اور دوسرا گناہ گار تھا۔ عابد کو پیاس لگی حتی کہ وہ شدت پیاس سے گر گیا، اس کا ساتھی اس کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے پاس ایک لوٹا تھا جس میں تھوڑا پانی تھا۔ گناہ گار اس پر ترس کھا کر عابد کو دیکھ رہا تھا اور وہ گرا ہوا تھا۔ گناہ گار بولا: اللہ کی قسم! اگر یہ عابد پیاسا مرگیا حالانکہ میرے پاس پانی بھی ہے تو مجھے بھی اللہ کی طرف سے خیر نہیں ملے گی اور اگر میں نے اس کو پانی پلادیا تو میں مرجاؤں گا۔ پس اس نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اس کو پانی پلادیا۔ پہلے اس پر پانی چھڑکا پھر بچا ہوا پانی اس کو پلادیا۔ پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور دونوں نے جنگل طے کیا۔ جب گناہ گار کو حساب کتاب کے لیے کھڑا کیا گیا تو اس کو جہنم کا حکم سنادیا گیا۔ ملائکہ اس کو کھینچے جارہے تھے کہ گناہ گار نے عابد کو دیکھ لیا اور بولا: اے فلاں! عابد نے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں فلاں آدمی ہوں جس نے تجھے پیاس کی حالت میں اپنی جان پر ترجیح دی تھی جنگل میں۔ عابد نے کہا: ہاں، میں پہچان گیا۔ عابد ملائکہ کو کہے گا: تم ٹھہرو۔ وہ ٹھہر جائیں گے۔ عابد اللہ کی جناب میں حاضر ہوگا اور عرض کرے گا: اے پروردگار! اس بندے کو مجھے ہبہ کردیجئے۔ پروردگار فرمائیں گے: وہ تیرا ہوا۔ پس عابد گناہ گار کا ہاتھ پکڑے گا اور اس کو جنت میں داخل کردے گا۔ الاوسط للطبرانی

۱۷۰۳۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جنت اس شخص کی مشتاق ہوتی ہے جو اپنے مؤمن بھائی کی حاجت روائی کے لیے کوشش کرے تا کہ اس کے حالات درست ہوسکیں۔ پس وہ اس کی بدولت نعمتیں حاصل کرنے میں جنت لے جائیں گے۔ اللہ پاک آدمی سے اس کے مرتبے اور اس کے خرچ ہونے والے مقام کے بارے میں سوال کریں گے جس طرح اس سے اس کے مال کے بارے میں سوال کریں گے کہ کہاں خرچ کیا۔ الخطیب فی التاریخ

کلام: ... روایت کی سند میں ابوالحسن محمد بن احمد بن ہے جو ابن نحوی کے نام سے مشہور ہے اور اس کی روایات میں نکارت (غلط سلط مواد) شامل ہے۔ نیز دیکھئے المتناہیہ ۱۲۳۵۔

برائی ہوجائے تو فوراً نیکی کرلے

۱۷۰۳۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے مجھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایک حدیث نہ بتاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے کیونکہ تو اس کا اہل ہے۔ میں نے عرض کیا ضرور۔ فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف

اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں تمہیں بھی اجرت پہنچے گی۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۶۰۵۶ ... عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہوچکی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی، کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ایک دوسرا شخص آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ بوڑھا آدمی ہے حج کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر اس طرح کہ اس کو اونٹ پر سوار کر کے باندھ دیا جائے، کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ المصنف لعبدالرزاق

۴۶۰۵۷ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: اگر کوئی میت کی طرف سے صدقہ کرے ایک پائی بھی تو اللہ پاک اس کو قبول فرمائے گا۔
رواہ عبدالرزاق

ماں کی طرف سے نذر پوری کرنا

۴۶۰۵۸ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: میری ماں پر نذر ہے کیا میں اس کی طرف سے نذر پوری کردوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ پوچھا: کیا اس کو نفع ہوگا؟ فرمایا: ہاں۔ عبدالرزاق

۴۶۰۵۹ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے سعد بن عبادہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ام سعد کا بیٹا ہوں۔ وہ مرچکی ہیں۔ کیا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں ان کو نفع ہوگا؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: پھر کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی پلایا کر۔ چنانچہ انہوں نے صبر اور تحمیں دو کنویں مدینے میں کھدوائے۔ حضرت حسن فرماتے ہیں: میں نے بچپن میں کئی بار ان دونوں سے پانی پیا ہے۔

السنن لسعید بن منصور

۴۶۰۶۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: میری ماں چلی گئی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی، میرا گمان ہے کہ اگر وہ بولنے کا موقع پاتی تو ضرور صدقہ کرتی، کیا میں اگر ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو اجر ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

۴۶۰۶۱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ مرچکا ہے اور وہ مال چھوڑ گیا ہے لیکن اس نے کوئی وصیت نہیں کی، کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کے لیے گناہوں کا کفارہ ہوگا؟ فرمایا: ہاں۔ ابن النجار

۴۶۰۶۲ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میرا باپ مرگیا ہے اور مال چھوڑ گیا ہے لیکن وہ کوئی وصیت نہیں کرگیا، کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کے لیے یہ صدقہ گناہوں کا کفارہ ہے گا؟ فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

۴۶۰۶۳ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ایک عطیہ دیا۔ میں رو پڑا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے معاذ! تجھے کیا چیز رلا رہی ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ کے مال میں سے میری ماں کا حصہ تھا جس میں سے وہ صدقہ کیا کرتی اور اپنی آخرت کے لیے آگے بھیجا کرتی تھی، اب وہ مرگئی ہے لیکن وہ کسی چیز کی وصیت نہیں کرسکی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! اللہ تیری آنکھوں کو نہ رلائے، کیا تو چاہتا ہے کہ تیری ماں کو قبر میں اجر ملے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیکھ تیری ماں اپنی زندگی میں جہاں مال خرچ کرتی تھی، پس اس کو اسی طرح جاری کردے اور دعا کر: اللّٰھم تقبل من ام معاذ اے اللہ! ام معاذ کی طرف سے قبول فرما۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ خاص معاذ کے لیے ہے یا میری ساری امت کے لیے ہے؟ ارشاد فرمایا: میری ساری امت کے لیے۔ ابن جریر

کلام: ... روایت کی سند میں عثمان بن عطا خراسانی ضعیف راوی ہے۔

۴۶۰۶۴ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کرنا چاہتی ہوں؟ جو وفات پاچکی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تجھے اس کا حکم دیا تھا؟ عورت بولی: نہیں۔ حضور

فصل...... کافر کا صدقہ کرنا اور اس کی جانب سے صدقہ کرنا

۱۷۰۷۵...... عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے عاص بن وائل پر سو غلام آزاد کرنا فرض تھے۔ اس نے اپنے بیٹے ہشام پر پچاس غلام فرض کردیئے اور دوسرے بیٹے عمرو پر پچاس غلام فرض کردیئے۔ عمرو نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر کی طرف سے غلام آزاد نہیں کیا جاسکتا۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو پھر تو اس کی طرف آزاد کرتا یا صدقہ کرتا تو اس کو ضرور پہنچتا۔ عبدالرزاق

۱۷۰۷۶...... عبداللہ بن عمرو بن العاص بن وائل سے مروی ہے کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں۔ چنانچہ ہشام نے پچاس غلام آزاد کردیئے۔ عمرو بن العاص نے بقیہ پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو بولا نہیں، جب تک میں حضور ﷺ سے سوال نہ کرلوں غلام آزاد نہ کروں گا۔ چنانچہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرا باپ سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کر گیا تھا۔ ہشام نے پچاس غلام اس کی طرف سے آزاد کردیئے ہیں۔ اب پچاس غلام آزاد کرنا باقی ہیں۔ کیا میں اس کی طرف سے آزاد کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا پھر تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا حج کرتے تو اس کو ضرور پہنچتا۔ ابن جریر

۱۷۰۷۷...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور یہ کرتا تھا اور یہ کرتا تھا۔ اب وہ کہاں ہوگا؟ فرمایا: جہنم میں۔ اعرابی کو اس پر گویا غصہ آیا اس نے کہا: پھر آپ کا باپ کہاں ہے؟ ارشاد فرمایا: تو جس کافر کی قبر کے پاس سے گزرے اس کو جہنم کی بشارت دیدے۔ پھر اعرابی بعد میں مسلمان ہوگیا۔ اعرابی کہتا ہے: مجھے رسول اللہ ﷺ نے مشقت میں ڈال دیا ہے کہ میں جب بھی کسی کافر کی قبر کے پاس سے گزرتا ہوں تو اس کو جہنم کی بشارت دیتا ہوں۔

البزار، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، الکبیر للطبرانی، ابونعیم

فصل...... مصرف (صدقہ اور زکوٰۃ) میں

۱۷۰۷۸...... (صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گوشت ہدیہ میں بھیجا۔ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کو پکانے کا حکم دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو بریرہ رضی اللہ عنہا پر صدقہ کیا گیا تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پر صدقہ ہے لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ ابوبکر، الشافعی، ابن النجار

۱۷۰۷۹...... عبدالرحمن بن البیلمانی سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے بعد خلافت کے منصب پر عمر رضی اللہ عنہ) کا نام تجویز کرنے کے بعد یہ وصیت فرمائی:

جس نے غیر مستحق کو زکوٰۃ دی اس کی زکوٰۃ قبول نہ ہوگی خواہ وہ تمام دنیا صدقہ کردے۔ جس نے ماہ رمضان کے روزے غیر ماہ رمضان میں رکھے اس کے روزے قبول نہ ہوں گے خواہ وہ زمانہ بھر کے روزے رکھ لے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

کلام:...... ابن البیلمانی ضعیف ہے اور اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

۱۷۰۸۰...... حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی نے سوال کیا: کیا تو مسجد کے اس کنویں سے پانی پیتا ہے جو صدقہ کا ہے؟ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے ام سعد (کے صدقے) کے کنویں سے پانی پیا ہے۔

فائدہ:...... فرض زکوٰۃ کو صرف مستحق کو ادا کرنا ضروری ہے اور اس میں مستحق کا قبضہ بھی ضروری ہے۔ لہٰذا پانی کے کنویں وغیرہ وقف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ جبکہ نفلی صدقات میں یہ شرائط نہیں ہیں اور ان سے غیر مستحق لوگ بھی نفع اٹھاسکتے ہیں۔

۱۷۰۸۱...... عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صدقہ میں چاندی وغیرہ اور دوسرا ساز وسامان بھی لے لیتے تھے اور پھر اس کو کسی ایک قسم میں دیدیتے تھے۔ جن کا اللہ نے نام لیا ہے۔ ابن ابی شیبہ

فائدہ:۔۔۔۔۔ یعنی اللہ پاک نے زکوۃ کے آٹھ مصارف جو بیان کیے ہیں ان میں سے کسی ایک کو دیے تھے۔

۱۷۰۸۲۔۔۔ عبداللہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابیہ تشریف لائے اور خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پھر حدیث ذکر فرمائی پھر فرمایا: سنو! جب میں اپنی اس جگہ سے ہٹ جاؤں کوئی ایسا شخص جس کا صدقہ میں کوئی حق ہو وہ میرے پاس آجائے۔ لیکن ان کے پاس حاضرین میں سے صرف دو آدمی آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کے لیے حکم فرمایا چنانچہ دونوں کو عطیہ دیا گیا۔ ایک آدمی الحمدللہ کہتا ہوا اور بولا اللہ پاک امیر المومنین کا حال درست رکھے ایہا مالدار صدقہ کا اس پاکدامن فقیر سے زیادہ حقدار نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا افسوس تجھ پر! میں ان لوگوں کے ساتھ کیسا چلتا ہوں۔ مسند ابی یعلی

صدقہ لینا حلال نہ ہونا

۱۷۰۸۳۔۔۔ میمون بن مہران سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس صدقہ کا سوال کرنے آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تیرے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) چاندی ہو تو تیرے لیے صدقہ لینا حلال نہیں ہے۔ فرمایا اوقیہ اس دن میمون کے بیان کے مطابق چالیس درہم کا تھا۔ عورت نے کہا: پھر میرا ایک اونٹ اوقیہ سے زیادہ کا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے میمون سے پوچھا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو صدقہ دیا؟ فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔ ابوعبید

۱۷۰۸۴۔۔۔ شہاب بن عبداللہ الخولانی سے مروی ہے کہ سعد جو یعلی بن امیہ کے اصحاب میں سے تھے مدینے کے ارادے سے نکلے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض کیا: جہاد کا۔ فرمایا: واپس لوٹ جا۔ حق پر عمل کرنا بھی اچھا جہاد ہے۔ جب سعد لوٹنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی صاحب مال کے پاس سے گزرے تو تنگی کرنا نہ بھول اور اس کے مال کو بھلا۔ اور تم لوگ اپنے مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا کرو۔ صاحب مال کوئی ایک حصہ اختیار کرلے، پھر بقیہ دو حصوں میں سے ایک حصہ تم اختیار کرو پھر اس کو فلاں فلاں مصرف میں استعمال کرو۔ ابوعبید

۱۷۰۸۵۔۔۔ نمیر بن سلمہ دولی سے مروی ہے فرمایا: اس دوران کہ نصف النہار کا وقت تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک درخت کے سائے تلے قیلولہ فرما رہے تھے۔ ایک اعرابیہ لوگوں سے پوچھ گچھ کرتی ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آگئی اور بولی میں ایک مسکین عورت ہوں، میرے کئی بیٹے ہیں۔ عمر بن خطاب نے محمد بن مسلمہ کو زکوۃ وصولی اور ادائیگی کے لیے بھیجا تھا لیکن اس نے ہم کو کچھ نہیں دیا۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے، آپ ہماری شفاعت کر دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یرفا غلام کو آواز لگائی کہ محمد بن مسلمہ کو بلا کر لاؤ۔ عورت بولی میرا کام زیادہ مناسب اس طرح رہے گا کہ آپ میرے ساتھ ان کے پاس چلیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسے ہی کرے گا ان شاء اللہ۔ چنانچہ یرفا محمد بن مسلمہ کے پاس آئے اور ان کو کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دو۔ محمد بن مسلمہ آئے اور السلام علیک یا امیر المومنین کہا۔ تب عورت کو پتہ چلا کہ (آپ رضی اللہ عنہ) امیر المومنین ہیں اور پھر اس کو شرم آگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس بات میں کوتاہی نہیں کرتا کہ تمہارے اچھے بندوں کو اختیار کروں۔ اے محمد بن مسلمہ! تو کل قیامت کو کیا کہے گا جب اللہ عزوجل تجھ سے اس عورت کے بارے میں سوال کرے گا۔ تب محمد بن مسلمہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس اپنے نبی ﷺ کو بھیجا۔ ہم نے اس کی تصدیق کی اور اس کی اتباع کی۔ اس نے اللہ کے دیئے ہوئے حکم پر عمل کیا چنانچہ صدقہ کو اس کے مستحق اہلوں مساکین وغیرہ کے لیے مقرر کر دیا حتیٰ کہ اللہ نے اس کی روح اسی حال پر قبض کرلی۔ پھر اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیا۔ اس نے اپنے نبی کی سنت پر عمل کیا حتیٰ کہ اللہ نے اس کی روح بھی قبض فرمالی۔ پھر اللہ پاک نے مجھے خلیفہ منتخب فرمایا۔ میں نے اس میں ابھی کوتاہی نہیں برتی کہ تمہارے بہترین لوگوں کو منتخب کروں۔

پس اگر میں تجھے عامل بنا کر بھیجوں تو اس عورت کو اس سال اور اس سے پہلے سال کی زکوۃ بھی ادا کردے۔ اور ممکن ہے کہ میں تجھے عامل نہ

ملاؤں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے لیے ایک اونٹ منگوایا پھر اس پر آٹا اور زیتون لدوایا۔ پھر فرمایا: یہ لے لے پھر ہم سے خیبر میں ملنا جب تک اس اونٹ سے کام چلا۔ ہمارا خیبر جانے کا ارادہ ہے۔

چنانچہ وہ خیبر بھی آئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے دوسرے دو اونٹ منگوائے اور فرمایا: یہ لے لے۔ اس سے کام چلا جب تک کہ محمد بن مسلمہ تیرے پاس آئے۔ میں نے اس کو حکم دیدیا ہے کہ وہ تجھے تیرا وظیفہ اس سال کا اور گذشتہ سال کا ادا کردے۔

۱۷۰۸۶ ...... ابو لیلیٰ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صدقہ کے بیت المال میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت حسن یا حسین رضی اللہ عنہ تھے اور انہوں نے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال دی۔ نبی کریم ﷺ نے کھجور ان کے منہ سے نکال لی اور فرمایا کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۰۸۷ ...... ابو عمرہ رشید بن مالک سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک شخص کھجوروں سے بھری ہوئی ایک پلیٹ لے کر حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا صدقہ ہے یا ہدیہ؟ تو اس شخص نے کہا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ نے پلیٹ کو قوم کی طرف بڑھا دیا اور درمیان میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی تھے جو بہت کم عمر تھے۔ انہوں نے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈالی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور ان کے منہ میں انگلی ڈالی اور کھجور نکال دی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ ہم آل محمد صدقہ نہیں کھاتے۔ ابن ابی شیبہ

کمانے پر قدرت والے کے لئے مانگنا درست نہیں

۱۷۰۸۸ ...... عبید اللہ بن عدی سے مروی ہے کہ ان کو دو آدمیوں نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حجۃ الوداع میں آئے۔ لوگ آپ سے صدقہ کے بارے میں سوال کر رہے تھے۔ ہم نے آپ پر ہجوم کر دیا حتیٰ کہ ہم نے آپ تک رسائی حاصل کرلی۔ پھر ہم نے آپ سے صدقہ کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے ہماری طرف نگاہ اٹھائی اور نیچے کرلی۔ آپ نے ہم دونوں کو توانا اور مضبوط آدمی (یعنی غیر مستحق) سمجھا پھر ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں دے دیتا ہوں لیکن اس (صدقے کے) مال میں کسی مالدار کا حق ہے اور نہ کسی توانا کمانے والے کا۔ ابن النجار

۱۷۰۸۹ ...... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی کو دیکھا کہ صدقہ کی کھجور اپنے منہ میں لے کر چبانا شروع کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کخ کخ (تھوک دے، تھوک دے) ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۰ ...... ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھا۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صدقہ کے مال کے کمرے میں داخل ہوئے آپ ﷺ کے ساتھ حسن یا حسین کوئی ایک بچہ تھا رضی اللہ عنہ۔ اس نے ایک کھجور اٹھائی اور اس کو اپنے منہ میں رکھ لیا۔ آپ ﷺ نے وہ کھجور ان سے نکلوائی اور فرمایا صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۱ ...... ابی عمرہ رشید بن مالک سے مروی ہے فرمایا: میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت بیٹھا تھا۔ ایک آدمی کھجوروں بھرا طباق لے آیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے؟ اس آدمی نے کہا: بلکہ صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے اس طباق کو لوگوں کے آگے کر دیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ ابھی بچے تھے اور آپ کے سامنے بیٹھے تھے۔ انہوں نے ایک کھجور لی اور اپنے منہ میں رکھ لی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا اور اپنی انگلی ان کے منہ میں ڈال کر نکلوائی۔ پھر ارشاد فرمایا: ہم آل محمد صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۲ ...... ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بنی مخزوم کے ایک آدمی کو صدقہ وصولی پر بھیجا۔ ابو رافع (حضور ﷺ کے غلام، اس روایت کے راوی) نے بھی ان کے پیچھے جانا چاہا اور آپ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ہمارے لیے صدقہ کھانا حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا غلام انہی میں شامل ہوتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۳ ...... ابو عمرۃ رشید بن مالک سے مروی ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ کے پاس ایک طباق کھجوروں بھرا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ لوگوں نے کہا: صدقہ۔ آپ ﷺ نے وہ اپنے اصحاب کو بھیج دیا۔ حضرت حسین بن علی

۱۷۱۰۱ ـــــ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تیرے آگے ایک سخت گھاٹی ہے جس کو صرف ہلکے پھلکے لوگ عبور کر سکتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں انہی میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: اگر تیرے پاس تین دن کی روزی نہ ہو تو تو ان میں سے ہے۔ ابن عساکر

رسول اللہ ﷺ کا فقر و تنگدستی

۱۷۱۰۲ ـــــ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک دن رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ملا۔ میں نے آپ کی بدلی ہوئی حالت دیکھی۔ میں نے پوچھا: آپ پر میرا باپ قربان ہو کیا بات ہے میں آپ کو اڑی ہوئی رنگت والا دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پیٹ میں تین دنوں سے کوئی ایسی چیز داخل نہیں ہوئی جو زندہ جگر والے کو ضروری ہوتی ہے۔ کعب فرماتے ہیں چنانچہ میں وہاں سے گیا۔ ایک یہودی اپنے اونٹوں کو پانی پلا رہا تھا۔ میں نے اس کے لیے پانی پلایا اور ہر ڈول پر ایک کھجور حاصل کرتا رہا۔ کچھ کھجوریں اکٹھی ہو گئیں تو میں ان کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ نے پوچھا: اے کعب! کہاں سے حاصل کیں؟ میں نے ساری بات عرض کر دی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے کعب! کیا تو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا باپ آپ پر نچھاور ہو، بالکل۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فقر اس شخص کی طرف جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اس سے زیادہ تیز دوڑتا ہے جس قدر سیلاب اپنے ٹھکانے کی طرف تیزی سے دوڑتا ہے۔ عنقریب تجھے بھی مصیبت پیش آئے گی تو اس کے لیے تیار رہنا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کو گم پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کعب کہاں ہیں؟ بتایا گیا: وہ مریض ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نکلے اور ان کے پاس پہنچے اور فرمایا: اے کعب! خوشخبری ہو۔ ان کی ماں بولی: تجھے جنت کی مبارکباد ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے جو اللہ پر اس قدر جسارت کر رہی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میری ماں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام کعب! شاید کعب نے بھی ایسی کوئی بات کی ہو جو بے فائدہ ہو یا لایعنی (بے فائدہ) کام میں مشغول ہوتے ہوں۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۳ ـــــ فضالہ بن عبید / عمیر لیثی سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے دعا میں ارشاد فرمایا: اے اللہ! جو مجھ پر ایمان لایا، میری تصدیق کی اور اچھی طرح جان لیا کہ جو میں تیرے پاس سے لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تو اس کا مال اور اس کی اولاد کم کر دے اور اس کو اپنی ملاقات محبوب کر دے۔ اور جو مجھ پر ایمان نہیں لایا، میری تصدیق نہیں کی اور نہ یہ جانا کہ جو میں تیرے پاس سے لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تو اس کا مال اور اس کی اولاد بڑھا دے اور اس کی عمر طویل کر دے۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۴ ـــــ عرباض بن ساریہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن ہم اصحاب صفہ کے پاس تشریف لاتے تھے۔ اور ہم پر دیہاتی کپڑے بندھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اگر تم کو معلوم ہوتا کہ تمہارے لیے کیا ذخیرہ کیا گیا ہے تو تم دنیا کے دور ہونے پر رنجیدہ نہ ہوتے اور البتہ ضرور تمہارے لیے روم اور فارس فتح ہوں گے۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۵ ـــــ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان دو ناپسند چیزوں کو خوش آمدید ہو: موت اور فقر و فاقہ۔ اللہ کی قسم! مالداری اور فقر و فاقہ ایسی دو چیزیں ہیں کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ کس کے ساتھ (دن کی) ابتداء ہو۔ کیونکہ ہر ایک میں اللہ کا حق واجب ہے۔ اگر مالداری ہو تو کرم نوازی اور اگر فقر و فاقہ ہو تو صبر۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۶ ـــــ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: میں قیامت کے دن دس (بڑے) مسکینوں میں سے دسواں ہوں یہ مجھے دس مالداروں میں سے دسواں مالدار بننے سے زیادہ محبوب ہے۔ کیونکہ جو کثیر مال و دولت والے ہیں وہی قیامت کے دن قلیل مال والے ہوں گے، سوائے ان لوگوں کے جو یوں دائیں بائیں بھر بھر کر خرچ کریں۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۷ ـــــ امیہ بن خالد بن ابی العیص سے مروی ہے فرمایا: نبی کریم ﷺ فقیر فقراء مسلمانوں کے ساتھ فتح و نصرت طلب کرتے تھے۔

ابن ابی شیبہ، البغوی، الکبیر للطبرانی، ابونعیم

۱۷۱۰۸..... عبداللہ بن معاویہ زبیری سے مروی ہے کہ ہمیں معاذ بن محمد بن ابی بن کعب نے اپنے والد سے اپنے دادا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو اللہ کے ہدایا (اور تحائف) نہ بتاؤں جو وہ مخلوق پر بھیجتا ہے؟ اصحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: ضرور۔ فرمایا: اللہ کی مخلوق میں سے فقیر اللہ کا ہدیہ ہے، پھر بندہ اس کو قبول کرے یا چھوڑ دے۔ ابن النجار

کلام:..... عبداللہ بن معاویہ ضعیف ہے اگرچہ ابن حبان نے اس کو ثقات میں شمار کیا ہے۔

۱۷۱۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو مالدار اور دو فقیر وفات کر گئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک مالدار کو فرمایا: تو نے اپنے لیے کیا آگے بھیجا اور اپنے عیال کے لیے کیا پیچھے چھوڑا؟ مالدار نے کہا: پروردگار! تو نے مجھے اور ان کو برابر پیدا کیا تھا اور تو نے ہر جانور کا رزق اپنے ذمہ اٹھایا تھا۔ اور تیرا فرمان ہے: من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضاعفہ لہ۔ کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے، اللہ اس کو کئی گنا کر دے گا۔ پس میں نے اپنے لیے آگے بھیج دیا اور مجھے علم تھا کہ تو میرے اہل وعیال کو بھی میرے بعد روزی دے گا۔ پروردگار فرمائے گا: جا اگر تجھے علم ہو کہ میں نے تیرے لیے کیا رکھا ہے تو تو بہت ہنسے اور کم روئے۔ پھر دوسرے مالدار کو کہا جائے گا: تو نے اپنے لیے کیا آگے بھیجا اور اپنی عیال کے لیے کیا چھوڑا؟ مالدار عرض کرے گا: پروردگار! میری عیال تھی مجھے ان پر فقر وفاقے کا خوف تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے اور ان کو برابر پیدا نہیں کیا تھا؟ اور ہر جانور کا رزق اپنے ذمہ نہیں اٹھایا؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں، لیکن مجھے ان پر فقر کا خوف ہو گیا۔ پروردگار نے فرمایا: جس کا تجھے ان پر ڈر تھا وہ ان کو پہنچ گیا۔ پس جا، اگر تجھے معلوم ہو کہ تیرے لیے میرے پاس کیا ہے؟ تو تو تھوڑا ہنسے اور زیادہ روئے۔

پھر پروردگار نے ایک فقیر سے پوچھا: تو نے اپنے لیے آگے کیا بھیجا اور اپنی عیال کے لیے پیچھے کیا چھوڑا؟ بندہ عرض کرے گا: پروردگار! تو نے مجھے صحیح سالم اور اچھے بول والا پیدا کیا اور تو نے مجھے اپنے اچھے نام اور دعائیں سکھائیں اگر تو مجھے کثرت کے ساتھ مال دیتا تو مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ مجھے تیری اطاعت سے مشغول کر دیتا۔ پس پروردگار میں تجھ سے راضی ہوں۔ پروردگار فرمائے گا: میں بھی تجھ سے راضی ہوں۔ پس جا اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ تیرے لیے میرے پاس کیا ہے تو تو زیادہ ہنسے اور تھوڑا روئے۔ دوسرے فقیر کو اللہ نے فرمایا: تو نے اپنے لیے کیا آگے بھیجا اور اپنی عیال کے لیے پیچھے کیا چھوڑا؟ فقیر عرض کرے گا: پروردگار! تو نے مجھے کچھ نہیں دیا جس کا تو مجھ سے سوال کرے۔ پروردگار فرمائے گا: کیا میں نے تجھے صحیح سالم اور اچھے بول والا پیدا نہیں کیا؟ فقیر عرض کرے گا: ضرور لیکن میں بھول گیا تھا۔ پروردگار فرمائے گا: میں بھی آج تجھے بھولتا ہوں، جا اگر تجھے علم ہو جائے کہ تیرے لیے میرے پاس کیا ہے؟ تو تو تھوڑا ہنسے اور بہت روئے۔ ابن جریر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

۱۷۱۱۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک سخت سردی کی صبح کو میں سخت بھوک کی حالت میں نکلا۔ سردی بھی مجھے مارے دے رہی تھی میں نے ایک کھال لی اور اس کا جبہ بنا کر گلے میں لٹکا لیا اور اپنے سینے پر اس کو تھام لیا اس طرح میں نے سردی سے بچاؤ کیا۔ اللہ کی قسم! میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جو میں کھا لیتا اور اگر نبی ﷺ کے گھر میں ایسی کوئی چیز ہوتی تو وہ مجھے ضرور پہنچ جاتی۔ آخر میں مدینے کے اطراف میں نکلا۔ ایک باغ کے سوراخ سے میں نے ایک یہودی کو دیکھا۔ اس نے پوچھا: اے اعرابی کیا بات ہے، کیا ہر ڈول کے بدلے ایک کھجور لینا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں باغ کا دروازہ کھول۔ چنانچہ اس نے باغ کا دروازہ کھولا اور میں اندر داخل ہو کر ڈول بھرنے لگا۔ یہودی ہر ڈول پر مجھے ایک کھجور دیتا تھا حتیٰ کہ میری مٹھی بھر گئی۔ میں نے کہا: بس مجھے اتنی کھجور کافی ہیں۔ پھر میں نے وہ کھجوریں کھا کر پانی پیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسجد میں بیٹھ گیا۔ آپ ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضرت مصعب رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ان پر کھال کے پیوند لگی ہوئی ایک چادر تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کی عیش وعشرت اور نعمتوں کی زندگی یاد آ گئی اور آپ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کل تمہارا کیا حال ہو گا جب تم میں سے کوئی صبح کو نئے جوڑے میں نکلے گا اور شام کو دوسرے جوڑے میں۔ تمہارے گھروں پر بیت اللہ کے پردوں جیسے پردے آویزاں ہوں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں: ہم نے کہا: اس دن ہم آج

سے بہتر ہوں گے۔ محنت ومشقت کم ہوجائے گی اور ہم عبادت کے لیے فارغ ہوجائیں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں تم آج کل آئندہ سے بہتر ہو۔ ابن راھویہ، هناد، الترمذی، حسن غریب، مسند ابی یعلی

۱۷۱۱۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا اللہ کے پیغمبر کو سخت بھوک لاحق ہوگئی۔ یہ بات علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کام کی تلاش میں نکلے تاکہ نبی ﷺ کی مدد کرسکیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے باغ میں آئے اور اس کے لیے سترہ ڈول پانی بھرا۔ اور ہر ڈول پر ایک کھجور حاصل کی۔ یہودی نے آپ رضی اللہ عنہ کو اختیار دیا کہ جو کھجوریں چاہو اٹھالو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سترہ عجوہ کھجوریں اٹھالیں۔ اور ان کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا اے ابوالحسن! یہ کہاں سے حاصل ہوئیں؟ عرض کیا: مجھے بھی وہی کیفیت لاحق ہوئی جو آپ کو ہوئی تھی۔ اے اللہ کے نبی! اس میں آپ کے لیے کام کی تلاش میں نکلا تاکہ آپ کے لیے کھانے کا بندوبست کرسکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم کو اس کام پر اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اکسایا تھا؟ عرض کیا: ہاں اللہ کے نبی۔ نبی ﷺ نے فرمایا جو بندہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے فقر اس کی طرف سیلاب سے زیادہ تیزی سے دوڑتا ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اس کو ہمیشہ کی بلاؤ مصیبتوں کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ ابن عساکر

کلام:...... روایت کی سند میں حنش ہے۔ جو ابوعلی حسین بن قیس الرحبی الواسطی ہے۔ اس کا لقب حنش ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ ثقہ ہے۔ میزان الاعتدال ۱/۵۴۶۔

اضطراری فقر

۱۷۱۱۲ عبداللہ بن ابی اوفٰی سے مروی ہے فرمایا فقر سرخ موت ہے۔ ابن النجار

فصل

ذم السؤال...... سوال کی مذمت

۱۷۱۱۳ ...... ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بسا اوقات لگام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے چھوٹ جاتی تھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی کی ٹانگ پر لات مارتے اور اس کو بٹھاتے پھر اتر کر لگام اٹھاتے تھے۔ لوگ کہتے: آپ ہمیں کیوں نہیں فرمادیتے، ہم آپ کو اٹھا کر دے دیا کرتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے محبوب حضور اکرم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں لوگوں سے کچھ سوال نہ کروں۔

مسند احمد

کلام:...... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اطراف میں فرماتے ہیں: یہ روایت منقطع ہے۔

۱۷۱۱۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال کی تقسیم فرمائی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان لوگوں سے زیادہ حقدار تو اہل صفہ ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انھوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ وہ مجھ سے فحش کلامی سے سوال کریں گے یا میں ان کے ساتھ بخل کروں۔ لیکن میں بخل کرنے والا نہیں ہوں۔ مسند احمد، مسلم، ابوعوانہ، ابن جریر

۱۷۱۱۵ شعبی رحمۃ اللہ علیہ مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کو بڑھانے کی غرض سے سوال کیا وہ آگ کے پتھر ہیں جن کو وہ چباتا ہے۔ پس جو چاہے کم کرے، جو چاہے زیادہ کرلے۔ ابن حبان فی روضۃ العقلاء

روایت منقطع ہے۔

۱۷۱۱۶ سعید بن المسیب اور عروہ رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جنگ حنین کے موقع پر حضرت حکیم بن حزام کو عطیہ دیا۔ انھوں

ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں کیا کروں، وہ مجھ سے سوال کرتے ہیں اور میں اس کو ناپسند کرتا ہوں پس میں دے دیتا ہوں کیونکہ اللہ پاک میرے لیے بخل کو ناپسند فرماتے ہیں۔ ابن جریر

۱۷۱۴۱ ـــــ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک اونٹ کی قیمت مانگنے آئے۔ آپ ﷺ نے ان کو دو دینار دیدیے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان دونوں سے ملے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی تعریف بیان کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آکر ان کے تعریف کرنے کی خبر سنائی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: لیکن میں نے فلاں شخص کو دس سے سو تک (دینار) دیے۔ لیکن اس نے تو تعریف تک نہیں کی۔ یعنی ابوسفیان نے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی میرے پاس سے اپنا سوال پورا کر کے بغل میں دبا کر نکلتا ہے حالانکہ وہ آگ ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ ہمیں کیوں دیتے ہیں یا رسول اللہ! جبکہ وہ آگ ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے سوال کرتے ہو اور اللہ پاک میرے بخل کو انکار کرتا ہے۔

ابن جریر، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۱۴۲ ـــــ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سونا تقسیم فرمارہے تھے کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے دیجئے آپ نے اس کو دیدیا۔ آدمی نے پھر کہا اور دیجئے۔ آپ ﷺ نے کئی مرتبہ اس کو دیا۔

پھر وہ منہ پھیر کر چلا گیا۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی میرے پاس آتا ہے اور سوال کرتا ہے میں اس کو دیتا ہوں وہ پھر سوال کرتا ہے میں پھر دیدیتا ہوں وہ پھر مانگتا ہے میں پھر دیدیتا ہوں۔ پھر وہ منہ پھیر کر نکل جاتا ہے اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں آگ ہوتی ہے، اس کے کپڑے میں آگ ہوتی ہے اور وہ آگ لے کر اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاتا ہے۔ ابن جریر

۱۷۱۴۳ ـــــ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے آکر حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا آپ نے ان کو دیدیا۔ انہوں نے پھر سوال کیا آپ نے پھر دیدیا حتیٰ کہ آپ کے پاس جو تھا ختم ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جو خیر ہوتی ہے میں اس کو تم سے ہرگز ذخیرہ نہیں کیا کرتا۔ جو اللہ سے بے نیازی طلب کرتا ہے اللہ اس کو بے نیازی بخش دیتا ہے، جو غنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جو صبر چاہتا ہے اللہ اس کو صبر دیدیتا ہے۔ اور کسی کو کوئی چیز صبر سے زیادہ بہتر اور کشادہ نہیں عطا کی گئی۔ ابن جریر

۱۷۱۴۴ ـــــ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے اہل خانہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ طعام وغیرہ مانگنے کے لیے روانہ کیا۔ میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے آپ کو خطبہ میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

جو صبر چاہتا ہے اللہ اس کو صبر دیدیتا ہے، جو (سوال سے) پاکدامنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی دیدیتا ہے اور جو غنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور کسی بندے کو صبر سے زیادہ کشادہ چیز کوئی نہیں دی گئی۔ ابن جریر

۱۷۱۴۵ ـــــ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے گھرانے کو سخت فاقوں کی نوبت آگئی تھی۔ مجھے میرے گھر والوں نے حکم دیا کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آکر کچھ سوال کروں چنانچہ میں نے آپ ﷺ کی جناب میں حاضری دی۔ میں نے پہنچ کر جو پہلی بات سنی وہ یہ تھی:

جس نے غنی طلب کیا اللہ اس کو غنی کر دے گا، جس نے پاکدامنی مانگی اللہ اس کو پاکدامن کر دے گا اور جس نے ہم سے سوال کیا ہم اس سے بچا کر ذخیرہ نہ کریں گے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے کچھ سوال نہ کیا اور واپس لوٹ گیا پھر ہم پر دنیا برس گئی۔ ابن جریر

۱۷۱۴۶ ـــــ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ایک دن صبح کی اس حال میں کہ بھوک سے تنگ آکر انہوں نے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا۔ تب ان کی بیوی یا ان کی ماں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے کچھ سوال کرو۔ کیونکہ فلاں شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تھے اور ان سے سوال کیا تھا آپ نے ان کو دے دیا۔ پھر فلاں آدمی نے آکر سوال کیا آپ نے ان کو بھی دے دیا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے آپ کی بات یاد کر لی آپ فرما رہے تھے: جو پاکدامنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی بخش دیتا ہے، جو غنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جو ہم سے

سوال کرے گا ہم یا تو اس کو دے دیں گے یا اس کی غمخواری کریں گے اور جو ہم سے نہ مانگے گا وہ ہم کو مانگنے والے سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں لوٹ گیا اور آپ سے کچھ سوال نہیں کیا۔ پس اللہ پاک نے ہمیں وہ روزی دی کہ آج میں کسی انصاری گھر کو نہیں جانتا جو ہم سے زیادہ مالدار ہو۔ ابن جریر

بلا ضرورت مانگنے پر وعید

۱۷۱۲۷ اہل مدینہ کے ایک آدمی جس کا نام عبدالرحمن یا ابو عبدالرحمن تھا سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کچھ سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو دیا یا آپ کو کسی نے کہا وہ تو مالدار ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے کہ اس کا چہرہ خراش زدہ ہو۔ ابن جریر

۱۷۱۲۸ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کچھ تو مجھ سے کیا سوال کرتا ہے۔ کیونکہ تو مجھ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے تجھ پر کوئی مصیبت زیادہ کرتا جاتا ہے۔ ابن عساکر

۱۷۱۲۹ عروہ بن محمد بن عطیہ سعدی سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ میں بنی سعد بن بکر کے کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا۔ میں ان میں سب سے چھوٹا تھا۔ انہوں نے مجھے پیچھے کجاووں کے پاس چھوڑ دیا۔ پھر وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور اپنی ضروریات پوری کیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی باقی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! ہمارا ایک لڑکا پیچھے سواریوں کے کجاووں کے پاس ہے۔ آپ ﷺ نے ان کو مجھے بلانے کا حکم دیا۔ انہوں نے آکر مجھے چلنے کا کہا۔ پس جب آپ ﷺ کے قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تجھے غنی کر دے تو لوگوں سے ہرگز سوال نہ کر۔ بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے۔ اور اللہ کے مال (بیت المال) کے بارے میں سوال ہوگا اور وہ دینے کے لیے ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری زبان میں بات چیت ارشاد فرمائی۔ ابن عساکر وقال: روی عروة بن محمد بن عطية عن أبيه عن جده

۱۷۱۳۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ سوال کیا آپ نے اس کو عطا کر دیا۔ اس نے پھر سوال کیا آپ نے پھر عطا کر دیا۔ اس نے پھر سوال کیا آپ نے پھر عطا کر دیا پھر وہ آدمی منہ پھیر کر چلا گیا جب وہ مڑ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے جو مال لیا وہ اس کے لیے بہتر نہیں تھا۔ ابن جریر

۱۷۱۳۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ سوال کیا۔ لیکن آپ ﷺ کے پاس کچھ دینے کے لیے نہ تھا۔ آپ ﷺ کو غصہ آیا اور فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ سوال نہیں کرتا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اس کے برابر کی مالیت ہو تو وہ الحافاً اصراراً سوال کرتا ہے۔ ابن جریر

۱۷۱۳۲ عائذ بن عمرو سے مروی ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک اعرابی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کچھ کھلا دیجئے میں بھوکا ہوں۔ اس نے اس قدر اصرار کیا کہ آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے پھر اندر گھر میں داخل ہونے سے قبل دروازے کی چوکھٹ کی دونوں جانب تھام کر ارشاد فرمایا: اگر تم کو سوال کی قباحت کا علم ہوتا جو مجھے علم ہے تو کوئی شخص جس کے پاس رات گزارنے کے بقدر روزی ہوتی ہرگز سوال نہ کرتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے کھانے کا حکم دیا۔ ابن جریر فی تهذیبه

۱۷۱۳۳ عائذ بن عمرو سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے کچھ مانگا۔ آپ نے اس کو عطا کر دیا۔ جب اس نے نکلتے ہوئے دروازے کی چوکھٹ پر پاؤں رکھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ سوال میں کیا قباحت ہے تو کوئی کسی سے سوال کرنے نہ جائے۔ ابن جریر

بلا ضرورت مانگنے والے کے لئے جہنم کی آگ

۱۶۷۳۴ ... زیاد بن حارث صدائی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس غنی کرنے والا مال ہے تو وہ محض جہنم کے انگارے زیادہ کر رہا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! غنی کرنے والا مال کتنا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو صبح یا شام کی روزی روٹی کے لیے کافی ہو۔ ابن عساکر بسندہ حسن

۱۶۷۳۵ ... حبشی بن جنادہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا اس وقت آپ ﷺ عرفہ کے میدان میں حجۃ الوداع کے موقع پر کھڑے تھے، ایک اعرابی آیا اور اس نے آپ کی چادر کا کونا تھام کر اس کا سوال کیا۔ آپ نے وہ چادر اتار کر اس کو دیدی۔ وہ چادر لے کر چلا گیا۔ اس وقت سوال کرنا حرام ہو گیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی تندرست توانا کے لیے سوائے فقر کے جو خاک میں ملادے یا قرض کے جو کمر ہمت میں ڈال دینے والا ہو۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس غرض سے سوال کرے کہ اپنا مال بڑھ جائے اس کے چہرے میں قیامت کے دن خراشیں ہوں گی اور یہ سوال اس کے لیے جہنم کے پتھر بن جائیں گے جن کو وہ چبا چبا کر کھائے گا پس جو چاہے کم کرے جو چاہے زیادہ سوال کرے۔ الکبیر للطبرانی

۱۶۷۳۶ ... حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے مال کا سوال کیا اور اصرار بڑھا دیا۔ آپ نے مجھے عطا کر دیا۔ میں نے پھر سوال کیا آپ نے پھر دیدیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تیرے سوال کو ناپسند نہیں کرتا مگر یہ مال سرسبز میٹھا ہے اور یہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل ہے۔ پس جس نے سخاوت کے ساتھ اس کو لیا اس کو اس میں برکت دی جاتی ہے اور جس نے اس کو لالچ اور طمع کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نہیں دی جاتی۔ وہ اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ اللہ کا ہاتھ دینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہے اور دینے والے کا ہاتھ لینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہے الغرض لینے والے کا ہاتھ سب ہاتھوں سے نیچے رہتا ہے۔ الکبیر للطبرانی

۱۶۷۳۷ ... حضرت حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ حنین کے موقع پر میں نے دو گھوڑوں کو لگام لگائی تھی۔ وہ دونوں اللہ کی راہ میں ختم ہو گئے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے دونوں گھوڑے مارے گئے ہیں۔ مجھے کچھ دیجئے۔ آپ ﷺ نے مجھے دیا میں نے پھر اضافے کا سوال کیا آپ نے پھر دیدیا پھر فرمایا: اے حکیم! یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے اور جو لوگوں سے مانگے اس کو دو اور سوال کرنے والا ایسا ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ الکبیر للطبرانی

۱۶۷۳۸ ... حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مال کا سوال کیا اور اصرار کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حکیم! میں تیرے سوال کو برا نہیں سمجھتا۔ یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے لیکن اس کے باوجود لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل بھی ہے۔ اور اللہ کا ہاتھ معطی کے ہاتھ کے اوپر ہے، معطی کا ہاتھ معطٰی کے ہاتھ کے اوپر ہے اور معطٰی کا ہاتھ سب ہاتھوں سے نیچے ہے۔ ابن جریر فی تھذیبہ

۱۶۷۳۹ ... حبشی بن جنادۃ السلولی سے مروی ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ کو عرفہ کے میدان میں کھڑے ہوئے فرماتے سنا: آپ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا تھا اس نے آپ کی چادر کا کونا تھام کر اس کا سوال کیا۔ آپ نے وہ چادر اس کو دیدی۔ وہ چادر لے کر چلا گیا۔ اس وقت سوال کی حرمت آگئی اور رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

سوال کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی کمانے والے تگڑے آدمی کے لیے سوائے خاک میں تڑپانے والے فقر کے یا پریشان کر دینے والے قرض کے۔ اور جو لوگوں سے اپنا مال بڑھانے کے لیے سوال کرتا ہے یہ سوال اس کے چہرے پر قیامت کے دن خراش خراش ہوں گے اور جہنم کے پتھر ہوں گے جن کو وہ کھائے گا پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔

الحسن بن سفیان، العسکری فی الامثال، الکبیر للطبرانی، ابونعیم

کلام: ...... روایت ضعیف ہے: الالحاظ ۱۸۸، ضعیف الترمذی ۱۰۰۔

مخلوق کو کوئی مصیبت لاحق ہو اس کو دور کرنے کی ہمت میرے علاوہ کسی میں نہیں ہے۔ پس کیا بات ہے کہ میں بندہ کو دیکھتا ہوں کہ وہ مجھ سے کنارہ کرکے میرے غیر سے امید رکھتا ہے۔ کیا بات ہے کہ میں اس کو اپنے سے غافل دیکھتا ہوں۔ میں تو اپنا جود و کرم تب بھی دیتا ہوں جب وہ مجھ سے سوال نہیں کرتا بلکہ میرے غیر سے سوال کرتا ہے میں سوال سے قبل ہی عطا کرتا ہوں پھر جب سوال کیا جائے گا تو کیوں نہیں عطا کروں گا؟ کیا میں بخیل ہوں جو بندہ مجھ سے (مانگنے میں) بخل کرتا ہے؟ کیا جود و کرم میرا شیوہ نہیں ہے؟ کیا دنیا و آخرت کا فضل، رحمت اور ساری خیر میرے ہاتھ میں نہیں ہے؟ پس امید و میرے سوا کون پورا کرسکتا ہے؟ کیا میرے غیر سے امید باندھنے والے ڈرتے نہیں ہیں؟ اگر سارے آسمانوں والے اور ساری زمینوں والے تو جمع کر، مجھ سے امیدیں باندھتیں پھر میں سب کی امیدیں ان میں سے ہر ایک کو دیدوں تب بھی میری بادشاہی میں سے مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہ ہوگی۔ اور ایسی بادشاہت کم کیسے ہوسکتی ہے جس کا نگہبان میں ہوں؟ پس افسوس ہے اس شخص کے لیے جو میری نافرمانی کرے اور مجھ سے ڈرے نہیں۔

سعید بن عبدالرحمن کہتے ہیں: میں نے عرض کیا اے رسول اللہ کے بیٹے! یہ حدیث مجھے لکھوا دے میں اس کے بعد بھی کسی سے کوئی حاجت نہیں مانگوں گا۔ ابن النجار

۱۷۱۴۲۶ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین مجھے آپ سے ایک حاجت ہے میں اس کو پہلے اللہ کی بارگاہ میں رکھ چکا ہوں اب آپ کے سامنے ذکر کر رہا ہوں۔ اگر آپ نے پوری کر دی تو میں اللہ کی حمد کروں گا اور آپ کا شکریہ ادا کروں گا۔ اگر آپ نے میری حاجت پوری نہیں کی تو تب بھی اللہ کی حمد کروں گا اور آپ سے معذرت قبول کروں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی حاجت زمین پر لکھ دے، میں تیرے چہرے پر سوال کی ذلت نہیں دیکھنا چاہتا۔ آدمی نے لکھا: انی محتاج، میں حاجت مند ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک حلہ جوڑا منگوایا اور وہ اس آدمی کو دے دیا اس نے زیب تن کیا اور یہ شعر کہے:

كسوتني حلة تبلى محاسنها
فسوف أكسوك من حسن الثنا حللاً
ان نلت حسن ثنائي نلت مكرمة
ولست تبغي بما قد قلته بدلاً
ان الثناء ليحيي ذكر صاحبه
كالغيث يحيي نداه السهل والجبلا
لا تزهد الدهر في خير توافقه
فكل عبد سيجزى بالذي عملا

تو نے مجھے ایسا جوڑا پہنایا ہے جس کی چمک دمک تو ماند پڑ جائے گی لیکن میں تعریف و توصیف کے تجھے جوڑوں پر جوڑے پہناؤں گا۔
اگر تو نے میری تعریف و توصیف پالی تو عزت و کرامت پالی اور تو دیئے ہوئے عطیے کے بدلے میں تعریف نہیں چاہتا۔
بلکہ تعریف تعریف والے کے نام کو زندہ و رکھتی ہے جس طرح بارش نرم و سخت ہر طرح کی زمین کو زندہ کرتی ہے۔
دنیا والی خیر سے محروم نہ کر جو تجھ سے ممکن ہو سکے بے شک ہر انسان اپنے عمل کا بدلہ ضرور پاتا ہے۔
پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سو دینار کی تھیلی منگوائی اور وہ اس آدمی کو دے دی۔ اصبغ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین! ایک جوڑا اور ایک سو دینار؟ ارشاد فرمایا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
انزلوا الناس منازلهم
لوگوں سے ان کے مراتب کے موافق پیش آؤ۔ اور اس آدمی کا مرتبہ میرے نزدیک یہی ہے۔

ابن عساکر، ابو موسی المدینی فی کتاب استدعاء اللباس من کبار الناس

میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جو مال تیرے پاس بھیجا تھا تجھے کس بات نے اس کو واپس کرنے پر مجبور کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے نہیں فرمایا تھا کہ کسی سے کوئی چیز نہ لینا۔ ارشاد فرمایا: وہ یہ تھا کہ تو کسی سے سوال نہ کرنا۔ لیکن جو مال تیرے پاس بغیر سوال کے آئے وہ اللہ کا رزق ہے جو اللہ نے تجھے بخشا ہے۔

ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلی، ابن عبدالبر وصححہ، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور، موطا امام مالک

۱۷۱۵۱..... زید بن اسلم عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطیہ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو واپس کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے وہ مال کیوں واپس کر دیا؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہم کو یہ خبر نہیں دی کہ ہم میں سے کسی کے لیے بھی خیر اسی میں ہے کہ وہ ہم میں سے کسی سے کوئی چیز نہ لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ سوال کرنے سے (منع کیا) تھا۔ لیکن جو بغیر سوال کے حاصل ہو وہ ایسا رزق ہے جو اللہ پاک نے تجھے بخشا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے کہ میں کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا اور جو میرے پاس بغیر سوال کے آئے گا تو اس کو ضرور لوں گا۔

دینے والے کی شکر گزاری

۱۷۱۵۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے کسی چیز کا سوال کیا۔ آپ نے ان کے لیے دو دینار منگوائے۔ وہ دونوں آپ کی تعریف و توصیف میں مشغول ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں اور فلاں شخص آپ کی تعریف اور شکریہ بیان کر رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جی، میں نے ان کو دو دینار دیئے ہیں۔ لیکن میں نے فلاں اور فلاں کو دس دینار دیئے تھے لیکن انہوں نے شکریہ کیا اور نہ تعریف کی۔

ابن ابی عاصم، مسند ابی یعلی، الاسماعیلی فی معجمہ، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

۱۷۱۵۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں نے نبی ﷺ کو عرض کیا: میں نے فلاں شخص کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کے لیے دعائے خیر اور ذکر خیر کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ آپ نے اس کو دو دینار دیئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: لیکن میں نے تو فلاں کو دس سے سو دینار تک دیئے ہیں، لیکن اس نے کوئی خیر کی بات کہی اور نہ تعریف کی۔ اور ان میں سے (اکثر) کوئی میرے پاس سے اپنی حاجت بغل میں لے کر نکلتا ہے حالانکہ وہ صرف آگ ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ان کو کیوں دیتے ہیں؟ فرمایا: وہ انکار کرتے ہیں کہ مجھ سے سوال کرنے سے باز آئیں گے اور اللہ پاک میرے لیے بخل کا انکار فرماتا ہے۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں: اور اللہ پاک میرے لیے سخاوت کے سوا انکار فرماتے ہیں۔

ابن جریر فی تہذیبہ وصححہ، عبدالرزاق، ابن حبان، الدارقطنی فی الافراد، السنن لسعید بن منصور

بے مانگے ملنے والا عطیہ خداوندی ہے

۱۷۱۵۴..... حضرت اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اہل شام کا ایک شخص معروف سماجی آدمی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تجھ سے اہل شام کیوں محبت رکھتے ہیں؟ اس نے عرض کیا: میں ان کے شانہ بشانہ لڑتا ہوں اور ان کی ہمدردی اور غم خواری میں برابر کا شریک رہتا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس دس ہزار درہم آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لے لے اور ان کے ساتھ اپنے غزوے میں مدد حاصل کر۔ آدمی بولا: میں اس سے بے نیاز ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر مال پیش کیا تھا جو اس سے کم تھا میں نے بھی تیری طرح بات کی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ تجھے مال دے، جس کا تو نے سوال نہ کیا ہو اور نہ تیرے دل میں اس کا لالچ ہوئی ہو تو اس کو قبول کر لے کیونکہ وہ اللہ کا رزق ہے جو اس نے تجھے عطا کیا ہے۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۷۱۷۱ ... جس کے پاس مال ہو وہ اس پر نظر آئے۔ التاریخ للبخاری، الکبیر للطبرانی عن ابی حازم

۱۷۱۷۲ ... جب اللہ تعالیٰ تجھے مال بخشے تو وہ تجھ پر نظر آئے، بے شک اللہ پاک چاہتا ہے کہ اس کی نعمت کا اچھا اثر بندے پر دیکھے اور وہ تنگی و مفلسی کو دکھانے کو ناپسند کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی، الضیاء عن زهیر بن ابی علقمه

۱۷۱۷۳ ... اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے پر انعام فرماتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن عمران بن حصین

۱۷۱۷۴ ... اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے کے کھانے پینے میں دیکھے۔

ابن ابی الدنیا فی قری الضیف عن علی بن زید بن جدعان مرسلاً

کلام: ... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۱۷۱۵۔

۱۷۱۷۵ ... اپنے کپڑوں کو دھوؤ، اپنے بالوں کو سنوارو، مسواک کرو، مزین و زینت اختیار کرو اور صفائی ستھرائی رکھو۔ بے شک بنی اسرائیل ایسا نہیں کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کی عورتیں زنا کاری کرنے لگ گئیں۔ ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنه

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۰۹۸، الضعیفہ ۳۳۔

۱۷۱۷۶ ... اپنے بالوں کو اچھا رکھو اور ان کا خیال رکھو۔ النسائی عن ابی قتادة

۱۷۱۷۷ ... بالوں کا اکرام کرو۔ البزار عن عائشة رضی اللہ عنها

بالوں کا اکرام کرنا

۱۷۱۷۸ ... اگر تو بال رکھنا چاہتا ہے تو ان کا اکرام بھی کر۔ شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنه

۱۷۱۷۹ ... اچھے بال ایک خوبصورتی ہے جو اللہ پاک اپنے مسلمان بندے کو پہناتا ہے۔ البزار بن طاهر فی خماسیاته عن انس رضی اللہ عنه

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۳۳۶۔

۱۷۱۸۰ ... کیا اس کو کوئی چیز نہیں ملتی جس کے ساتھ اپنے سر کو سکون بخش لے؟ اس کو اپنے کپڑے دھونے کے لیے کوئی چیز (صابن وغیرہ) نہیں ملتی۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنه

۱۷۱۸۱ ... اللہ تعالیٰ میل کچیل اور گندگی کو ناپسند کرتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنها

کلام: ... الضعیفہ ۲۳۲۵۔

۱۷۱۸۲ ... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر کوئی نعمت انعام کرتا ہے تو اس نعمت کا اثر اس پر دیکھنا چاہتا ہے اور اللہ پاک تنگی و مفلسی کو دکھانے کو مکروہ سمجھتا ہے پیچھے پڑ کر سوال کرنے والے لالچی کو مبغوض رکھتا ہے اور شرم و حیا مند کو سوال سے احتراز کرنے والے کو محبوب رکھتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۷۱۸۳ ... اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر ظاہر ہو دیکھے۔ الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

۱۷۱۸۴ ... اپنی جان پر انعام کر جس طرح اللہ نے تجھ پر انعام کیا ہے۔ ابن النجار عن والد ابی الاحوص

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۳۴۷۔

۱۷۱۸۵ ... ہر مسلمان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ سات دنوں میں ایک دن غسل کرے اور اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

البخاری، مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

کلام: روایت ضعیف ہے، کشف الخفاء ۲۵۹۳۔

۱۷۲۵۰ جس نے جمعہ کے دن اپنی مونچھیں کم کیں ہر بال جو گرے گا اس کو اس کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۵۱ اس کو لو اور اس کو چھوڑو، یعنی مونچھیں ہلکی کرو اور داڑھی چھوڑو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

انواع زینت کو جامع احادیث ...... الاکمال

۱۷۲۵۲ فطرت پانچ چیزیں ہیں: ختنہ، زیر ناف بالوں کی صفائی، ناخن کاٹنا، بغل کے بال نوچنا اور مونچھیں تراشنا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۵۳ فطرت: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، مونچھیں کاٹنا، بغل کے بال نوچنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، ناخن تراشنا، وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا اور ختنہ کرنا۔ الترمذی عن عمار بن یاسر

۱۷۲۵۴ زیر ناف بال مونڈنا، بڑھے ہوئے ناخنوں کو تراشنا، مونچھیں چھوٹی کرنا فطرت کی نشانیاں ہیں۔ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۵۵ فطرت میں کلی کرنا، ناک کا اندر پانی سے صاف کرنا، مسواک کرنا، مونچھیں کاٹنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال نوچنا، زیر ناف بال صاف کرنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا اور ختنہ کرنا شامل ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عمار بن یاسر

۱۷۲۵۶ اے علی! جمعرات کو ناخن تراش لیا کر، بغل کے بال نوچ لیا کر اور زیر ناف بال صاف کرلیا کر اور جمعہ کے دن (غسل کرنے کے بعد) خوشبو لگایا کر اور اچھا لباس پہنا کر۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۲۵۷ اے گروہ انصار! (بچے سفید بالوں کو) سرخ کرو اور زرد کرو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ صحابہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اہل کتاب شلواریں پہنتے ہیں تہبند نہیں باندھتے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم شلواریں بھی پہنو اور تہبند بھی باندھو اور یوں ان کی مخالفت کرو۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اہل کتاب موزے پہنتے ہیں جوتے نہیں پہنتے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم موزے بھی پہنو اور جوتے بھی پہنو اور یوں اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اہل کتاب داڑھیاں کاٹتے ہیں اور مونچھیں لمبی رکھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: تم مونچھیں کاٹو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور، مسند احمد، حلیۃ الاولیاء عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

ناخن کاٹنا ...... الاکمال

۱۷۲۵۸ جمعہ کے دن ناخن تراشنا شفا لاتا ہے اور بیماری دفع کرتا ہے۔ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا آسودگی لاتا ہے اور فقر کو بھگاتا ہے۔ ابوالشیخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۲۵۹ تم میں سے کوئی مجھ سے آسمان کی خبریں پوچھتا ہے حالانکہ وہ اپنے ناخن پرندے کے ناخنوں کی طرح چھوڑ دیتا ہے (اور کاٹتا نہیں ہے) ان میں جنابت، نجاست اور گندگی جمع ہوتی رہتی ہے۔ ابوداؤد عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۷۲۶۰ تم میں سے کوئی مجھ سے آسمان کی خبر کے بارے میں پوچھتا ہے حالانکہ وہ اپنے ناخنوں کو پرندے کے ناخنوں کی طرح چھوڑ دیتا ہے ان میں جنابت، نجاست اور میل کچیل جمع ہوتا رہتا ہے۔ پھر اس کی موجودگی میں "آسمانی خبر" کیسے آسکتی ہے؟

الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۷۲۶۱ کیوں مجھے وحی آنے میں تاخیر نہ ہو جبکہ تم میرے ہاں حاضر ہوتے ہو، مسواک کرتے ہو نہ ناخن تراشتے ہو نہ اپنی مونچھیں

کاٹتے ہو اور نہ انگلیوں کے جوڑوں (کے گڑھوں) کی صفائی کرتے ہو۔

مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

فائدہ:..... پوچھا گیا یا رسول اللہ! آپ کے جبرئیل علیہ السلام نے آپ کے پاس آنے میں دیر کردی؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۲۶۲..... کیا بات ہے مجھے وحی نہیں آتی کیونکہ تمہارے میل کچیل تمہارے ناخنوں اور پوروں میں موجود ہیں۔

عبدالرزاق عن قیس بن ابی حازم، مرسلاً، البزار عنہ عن عبداللہ وقال: لایعلم احد اسندہ الا الضحاک بن زید، قال ابن حبان: الضحاک لایجوز الاحتجاج بہ

کلام:..... روایت کی سند میں ضحاک راوی ہے جو اس کو سنداً بیان کرتا ہے اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ضحاک قابل حجت راوی نہیں ہے۔

۱۷۲۶۳..... کیا بات ہے مجھے وحی نہیں آتی کیونکہ تم میں سے کسی کے ناخنوں میں میل کچیل جمع ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما، شعب الایمان للبیہقی عن قیس بن ابی حازم مرسلاً

بالوں میں کنگھی کرنا اور ان کا (اکرام کرنا) خیال رکھنا..... الاکمال

۱۷۲۶۴..... اپنے بالوں کا اکرام کرو اور ان کو سنوار کر رکھو۔ النسائی، ابن منیع، السنن لسعید بن منصور عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۶۵..... بالوں کا اکرام کیا کرو (یعنی خیال رکھا کرو)۔ الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۹۲۸۔

۱۷۲۶۷..... جس کے بال ہوں وہ ان کا اکرام کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ان کا اکرام کیا ہے؟ فرمایا: ہر روز تیل لگائے اور کنگھی کرے۔

ابونعیم فی تاریخ اصبہان، ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:..... روایت کی سند میں اسحاق بن اسماعیل الرملی ہے۔ امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انہوں نے اپنی یادداشت کے ساتھ کئی احادیث بیان کی ہیں اور ان میں خطا کھائی ہے۔ امام نسائی نے ان کو صالح فرمایا ہے۔ کنزالعمال

۱۷۲۶۸..... ان کا اکرام کرو اور ان میں تیل لگا۔ البغوی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے شانوں تک بال تھے، انہوں نے آپ ﷺ سے ان کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۲۶۹..... ایک دن یا اس سے زیادہ چھوڑ کر کنگھی کیا کر۔ الدیلمی عن عبداللہ بن مغفل

مونڈنے کی ممانعت

۱۷۲۷۰..... پچھنے لگوانے کے سوا گدی کے بال مونڈنا مجوسی پن ہے۔ ابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۰۷۲۔

۱۷۲۷۱..... حضور اکرم ﷺ نے (صرف) گدی کے بال صاف کرانے سے منع فرمایا مگر پچھنے لگواتے وقت۔

الکبیر للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۰۹۳۔

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۵۰۱۔

۱۷۳۱۰ ...... اچھی چیز جس کے ساتھ تم خضاب لگاؤ یہ کالا رنگ ہے، یہ تمہاری عورتوں کو تمہارے اندر رغبت دلانے والا اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھانے والا ہے۔ابن ماجه عن صهيب رضي الله عنه

کلام:...... روایت ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۹۳، ضعیف الجامع ۱۳۷۵۔

۱۷۳۱۱ ...... یہود ونصاریٰ اپنے بالوں کو رنگتے نہیں ہیں تم ان کی مخالفت کرو۔

البخاري، مسلم، ابوداؤد، النسائي، ابن ماجه عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۷۳۱۲ ...... سب سے اچھی چیز جس کے ساتھ تم اس سفیدی کو بدلو مہندی اور کتم ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذي، النسائي، ابن ماجه، ابن حبان عن ابي ذر رضي الله عنه

۱۷۳۱۳ ...... سب سے پہلے جس نے مہندی اور کتم کے ساتھ بالوں کو رنگا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔اور سب سے پہلے جس نے سیاہ رنگ کے ساتھ بالوں کو رنگا وہ فرعون تھا۔مسند الفردوس للديلمي، ابن النجار عن انس رضي الله عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۱۲۵۔

۱۷۳۱۴ ...... اپنے بڑھاپے کو مہندی کے ساتھ ملالو۔ یہ تمہارے چہروں کو خوبصورت کرے گا تمہارے منہ کو خوشبودار رکھے گا اور تمہاری جماع کو کثرت (وقوت) بخشے گا۔مہندی جنت کی خوشبوؤں کی سردار ہے۔مہندی کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرتی ہے۔

ابن عساکر عن انس رضي الله عنه

کلام:...... التنکیت والافادہ ۱۳۹، ضعیف الجامع ۳۳۰۸۔

سیاہ رنگ کافروں کا خضاب ہے

۱۷۳۱۵ ...... زرد رنگ مؤمن کا خضاب ہے، سرخ رنگ مؤمن کا خضاب ہے اور سیاہ رنگ کافر کا خضاب ہے۔

الكبير للطبراني، مستدرك الحاكم عن ابن عمر رضي الله عنهما

کلام:...... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۵۵۳، الالحاظ ۱۲۳۔

۱۷۳۱۶ ...... تم خضابوں کے سردار مہندی کو لگاؤ جو کھال کو خوشبودار اور اچھا کرتی ہے اور جماع۔ہمبستری میں زیادتی کا باعث بنتی ہے۔

ابن السني، ابونعيم عن ابي رافع

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۷۸۵، الاحادیث ۱۵۱۔

۱۷۳۱۷ ...... سفید بالوں کا رنگ تبدیل کرلو اور یہود ونصاریٰ کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ابن حبان عن ابي هريرة رضي الله عنه

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۹۹، المعلۃ ۱۰۲۔

۱۷۳۱۸ ...... سفیدی کو تبدیل کرلو اور سیاہی کے قریب نہ جاؤ۔مسند احمد عن انس رضي الله عنه

الاکمال

۱۷۳۱۹ ...... اس کو اس کی کسی عورت کے پاس لے جاؤ وہ اس (کے سفید بالوں) کا رنگ کسی چیز کے ساتھ تبدیل کردے گی۔سیاہ رنگ سے اجتناب کرنا۔مسند احمد عن جابر رضي الله عنه

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ابوقحافہ کو لایا گیا۔ان کا سر بالکل سفید تھا۔پھر آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

سیاہ خضاب پر وعید شدید

۱۷۳۳۲ جس نے سیاہ رنگ کے ساتھ خضاب کیا اللہ پاک قیامت میں اس کا سیاہ چہرہ بنائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: ... بحث المرتاب ۳۶۳، ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۸۵۔

۱۷۳۳۳ جو اسلام میں بوڑھا ہوگیا یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا جب تک کہ اس کو تبدیل نہ کرے۔

الحاکم فی الکنی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام: ... ضعیف الجامع ۵۶۳۹، المشتہر ۱۵۱

۱۷۳۳۴ اللہ تعالیٰ اجتماعی سیاہ بال رنگنے والے بوڑھے سے نفرت فرماتا ہے۔ الکامل لابن عدی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۰۵، ضعیف الجامع ۱۷۸۶۔

۱۷۳۳۶ جس نے سیاہ رنگ کا خضاب کیا قیامت کے دن اللہ اس کی طرف نظر (رحمت) نہ کرے گا اور جس نے سفید بالوں کو نوچا اللہ پاک قیامت کے دن آگ کے گرز بنادے گا۔ مستدرک الحاکم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

خوشبو

۱۷۳۳۷ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو مہکے اور اس کا رنگ مدھم ہو۔ عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور اس کی خوشبو مدھم ہو۔

الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۳۳۸ مردوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو تیز ہو اور رنگ ہلکا ہو۔ عورتوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ہلکی اور رنگ تیز ہو۔

الضعفاء للعقیلی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۲۹۰۳۔

۱۷۳۳۹ آدمیوں کی بہترین خوشبو تیز مہک والی مدھم رنگ والی ہے اور عورتوں کی بہترین خوشبو تیز اور شوخ رنگ والی ہلکی خوشبو ہے۔

الترمذی عن عمران بن حصین

۱۷۳۴۰ جب تم میں سے کسی کو خوشبو پیش کی جائے تو وہ اس کو واپس نہ کرے کیونکہ خوشبو جنت سے نکلی ہے۔

ابوداؤد فی مراسیلہ، الترمذی عن عثمان النھدی مرسلاً

۱۷۳۴۱ بہترین خوشبو مشک ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۳۴۲ کرامت (کوئی عزت دے تو اس) کو قبول کرو، بہترین کرامت خوشبو ہے جس کا بوجھ ہلکا ہے اور خوشبو عمدہ ہے۔

الدارقطنی فی الافراد، الاوسط للطبرانی عن زینب بنت جحش

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۰۵۰۔

خوشبو کا ہدیہ رد نہ کرنا

۱۷۳۴۳ جس پر خوشبو پیش کی جائے وہ اس کو رد نہ کرے کیونکہ یہ ہلکا بوجھ ہے لیکن اچھی خوشبو ہے۔

مسند احمد، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

حجام) کو بلوایا۔ اس نے استرے کے ساتھ آپ کے بال صاف کئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا:
اے لوگو! یہ سنت نہیں ہے لیکن نورہ (ہڑتال، چونا) عیش و عشرت کا کام ہے، جو مجھے پسند نہیں۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۷۳۷۷ ـــ محمد بن ربیعہ بن الحارث سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے بال لمبے تھے اور ہم مقام ذوالحلیفہ میں تھے۔ محمد کہتے ہیں، میں اپنی اونٹنی پر تھا اور ذی الحج کا مہینہ تھا، میرا حج کا ارادہ تھا پس آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے سر کے بال چھوٹے کرانے کا حکم دیا تو میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی۔ ابن سعد

۱۷۳۷۸ ـــ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عورت کو سر کے بال منڈوانے (صاف کرانے) سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ مثلہ ہے (شکل بگاڑنے کی صورت)۔ ابن جریر

۱۷۳۷۹ ـــ محمد بن حاطب سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن اپنی مونچھیں اور ناخن صاف کرتے تھے۔ ابونعیم

۱۷۳۸۰ ـــ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قزع۔ کچھ بال مونڈنے اور کچھ چھوڑنے سے منع فرمایا۔
ابن عساکر، الکامل لابن عدی

۱۷۳۸۱ ـــ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر ماہ نورہ (چونا) استعمال کرتے تھے (یعنی زیر ناف بالوں کی صفائی کے لیے) اور ہر پندرہ دنوں میں ناخن کاٹتے تھے۔ ابن عساکر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۵۳۶ الضعیفہ ۱۷۵۰۔

۱۷۳۸۲ ـــ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلے اپنی پیشانی پر بال سیدھے جہاں تک بھی جاتے ماشاء اللہ پھر ان میں (بیچ کی) مانگ نکالتے۔ ابن عساکر

۱۷۳۸۳ ـــ حضرت عمرو بن قیس سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بالوں اور ناخنوں کی صفائی سے طہارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ مسدد

۱۷۳۸۴ ـــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جمعرات کے روز ناخن کاٹتے تھے۔ پھر فرمایا: اے علی! ناخن کاٹنا، بغل کے بال نوچنا اور زیر ناف بالوں کی صفائی کرنا جمعرات کے دن کیا کرو اور جمعہ کے روز غسل کیا کرو، خوشبو لگایا کرو اور صاف لباس پہنا کرو۔ ابوالقاسم اسماعیل بن محمد التیمی فی مسلسلاتہ والدیلمی

۱۷۳۸۵ ـــ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو سر کے بال بالکل صاف کرنے یعنی مونڈنے سے منع فرمایا (صرف دوران حج معمولی چھوٹے کرانے کا حکم دیا)۔ البزار وسندہ حسن

کلام: ...... ضعیف الترمذی ۱۵۷ ضعیف الجامع ۵۹۹۸۔

۱۷۳۸۶ ـــ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عجمی وفد جنہوں نے اپنی ڈاڑھیاں منڈوا رکھی تھیں اور مونچھیں بڑھا رکھی تھیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کی مخالفت کرو مونچھیں صاف کراؤ اور ڈاڑھی چھوڑ دو۔ ابن النجار

زیر ناف بال صاف کرنا

۱۷۳۸۷ ـــ ہمیں ہشام نے ابوالمشرف لیث بن ابی اسد سے انہوں نے ابراہیم سے روایت نقل کی کہ:
رسول اللہ ﷺ جب زیر ناف بالوں پر چونا ملتے تو اپنے ہاتھ سے ملتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۳۸۸ ـــ محمد بن قیس اسدی ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوہے (یعنی استرے) کے ساتھ زیر ناف بالوں کی صفائی کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا: آپ نورہ (چونا) کیوں نہیں استعمال کرتے؟ فرمایا: وہ عیش و عشرت کا کام ہے جو ہمیں پسند نہیں۔ شعب الایمان للبیہقی

انگوٹھی پہننا

۱۷۲۸۹ حضرت عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اپنے دائیں ہاتھ میں ایک یا دو دفعہ انگوٹھی پہنتے تھے۔

ابن عساکر، ابن النجار

۱۷۲۹۰ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ابن سعد، البخاری۔۔۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۲۹۱ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے سوا اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کسی نے انگوٹھی پہنی ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۲۹۲ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو فرمایا اس کو نکال دے۔ اس نے نکال دی پھر اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن لی آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس سے بھی زیادہ بدتر ہے۔ پھر اس نے چاندی کی انگوٹھی پہن لی۔ آپ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔ مسند احمد۔ رجالہ ثقات لکنہ منقطع

۱۷۲۹۳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنی انگوٹھیوں میں نقش نہ کرو اور عربی لکھو۔

ابن ابی شیبہ، الطحاوی

۱۷۲۹۴ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اتارنے کا حکم فرمایا۔ آدمی نے عرض کیا: یا امیر المومنین! میری انگوٹھی لوہے کی ہے (جس پر سونے کا پانی چڑھا ہوا ہے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو (سونے) سے زیادہ بدبودار ہے۔ المصنف لعبد الرزاق، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۲۹۵ ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی۔ ابن سعد

۱۷۲۹۶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انگوٹھیوں میں عربی میں کچھ لکھنے سے منع فرمایا۔

رواہ ابن سعد

۱۷۲۹۷ حضرت عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال (گورنروں) کو لکھا کہ جس انگوٹھی میں عربی نقش کھدوایا گیا ہو اس کو توڑ دو۔ انہوں نے معن بن فرقد عامل کی انگوٹھی میں یہ بات پائی تو اس کو توڑ دیا۔ ابن سعد

۱۷۲۹۸ قیس کے غلام عبدالرحمن سے مروی ہے کہ ابو موسیٰ اور زیاد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زیاد کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے سونے کی انگوٹھی رکھی ہے؟ ابو موسیٰ بولے: میری انگوٹھی تو لوہے کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس سے زیادہ بدبودار خبیث ہے۔ لہٰذا جو شخص تم میں سے انگوٹھی پہننا چاہے وہ چاندی کی انگوٹھی پہنے۔ ابن سعد، مسدد

مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی حرام ہے

۱۷۲۹۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنائی۔ اس کا نگینہ ہتھیلی کے اندر کی طرف کرلیا۔ پھر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں (سونے کی) بنوالیں۔ تب نبی ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا: میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا۔ ابن عساکر

۱۷۳۰۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق

کلام: ۔۔۔ روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۴۳۲۹/۲، ۔۔۔ ۱۱۱۔

۱۷۳۰۱ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ آپ نے وہ انگوٹھی نکال کر پھینک دی اور فرمایا تم آگ کا انگارہ لیتے ہو اور اپنے ہاتھ میں رکھ لیتے ہو۔ مسلم

۱۷۳۰۲ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ابن عساکر

کلام: ..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۳۰، المتناہیۃ ۱۱۵۷۔

۱۷۳۰۳ ..... ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، قسی، رنگے ہوئے کپڑوں، درندوں کی کھالوں اور چیتے کی کھال کو حرام قرار دیا۔ الکبیر للطبرانی

کلام: ..... مذکورہ روایت کی سند میں یزید بن ربیعہ رحبی متروک راوی ہے مجمع الزوائد ۱۳۵/۵

۱۷۳۰۴ ..... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ النسائی

۱۷۳۰۵ ..... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے غلام سفیان جن کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات تھی فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا آپ کے پاس ایک انصاری صحابی آیا جس کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے میں تمہارے اوپر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں؟ اس نے عرض کیا: کیا میں پیتل کی انگوٹھی بنالوں؟ فرمایا: کیا بات ہے تم سے بتوں کی بو آرہی ہے؟ اس نے پوچھا: کیا میں سونے کی انگوٹھی بنالوں؟ فرمایا: کیا بات ہے میں تم پر اہل جنت کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ نیز فرمایا اس کو چاندی کی بنالے اور سونے کی نہ بنا۔ المخلصی فی حدیثہ

۱۷۳۰۶ ..... حضرت خالد بن سعید سے مروی ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ہاتھ میں انگوٹھی تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اے خالد! یہ کیسی انگوٹھی ہے؟ میں نے عرض کیا: انگوٹھی ہے میں نے بنائی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا میری طرف پھینک۔ میں نے انگوٹھی آپ علیہ السلام کی طرف بڑھادی۔ آپ نے دیکھا تو وہ لوہے کی انگوٹھی تھی جس پر چاندی کا پانی چڑھا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: اس کا نقش کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا محمد رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے اس کو لے لیا اور پہن لیا۔ پس وہی انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں تھی۔

الطحاوی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابونعیم

۱۷۳۰۷ ..... عبد خیر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چار انگوٹھیاں تھیں۔ ایک میں یاقوت تھا جو (مال وغیرہ) پانے کے لیے تھا، ایک میں فیروزہ تھا مدد کے حصول کے لیے۔ یاقوت کا نقش تھا: لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین، فیروزہ کا نقش تھا: اللہ الملک چینی لوہے کی انگوٹھی کا نقش تھا العزۃ للہ اور عقیق کا نقش تین سطریں تھیں ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ استغفر اللہ۔

الحاکم فی التاریخ، الصابونی فی المائتین، ابوعبدالرحمن السلمی فی امالیہ

کلام: ..... سند میں ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی ہے جس کو امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ کنز العمال

۱۷۳۰۸ ..... عبداللہ بن نافع، عاصم بن عمر بن حفص، جعفر بن محمد عن ابیہ کی سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ابن النجار

فائدہ: ..... ظاہر بات یہ ہے کہ اسناد میں راوی کو وہم ہوگیا ہے اور اصل اسناد علی بن الحسین ... سے مروی ہے نہ کہ علی بن ابی طالب سے۔ اور روایت مرسل ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش

۱۷۳۰۹ ..... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نقش نعم القادر

اللّٰہ تھا۔ اللہ بہترین قادر ہے

اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش علمت فاعمل تھا (تو سمجھ گیا ہے اب عمل کر)۔ الدیوری

۱۷۳۱۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ الکجی

۱۷۳۱۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ میں انگوٹھی اس میں یا اس میں پہنوں، یعنی انگوٹھے اس کے برابر اور اس کے برابر (درمیانی والی) تینوں انگلیوں میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ابو داؤد، الحمیدی، مسند احمد، العدنی، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، الکجی، ابو عوانہ، ابن مندہ فی غرائب شعبۃ، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۳۱۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

ابو داؤد، الترمذی فی الشمائل، النسائی، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۳۱۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی اندر کی جانب رکھتے تھے۔

الضیاء للمقدسی

۱۷۳۱۴۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، سخت لباس اور ندوں کی کھالیں پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ابو داؤد، الترمذی، حسن صحیح، النسائی، ابن ماجہ، الطحاوی، ابن حبان، البخاری، مسلم، السنن لسعید بن منصور

۱۷۳۱۵۔۔۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا آپ نے فرمایا اس کو پھینک دے۔ پھر اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن لی۔ آپ نے فرمایا یہ اس سے زیادہ بری ہے۔ پھر اس نے چاندی کی انگوٹھی پہن لی۔ اس سے آپ ﷺ نے سکوت فرمایا۔ الجعد یسابوری

۱۷۳۱۶۔۔۔ حضرت عمرو بن عثمان بن عفان سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش تھا آمنت بالذی خلق فسوی، میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے پیدا کیا اور ٹھیک ٹھیک بنایا۔ ابن عساکر

۱۷۳۱۷۔۔۔ ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش تھا الملک للہ، بادشاہت اللہ کے لیے ہے۔

الجامع لعبد الرزاق، ابن سعد، ابن عساکر

خضاب

۱۷۳۱۸۔۔۔ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت ابی قحافہ رضی اللہ عنہ) کو آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے۔ ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ گویا سفید پھولوں والا درخت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے بزرگ کو آنے کی زحمت دی۔ میں خود چل کر ان کے پاس چلا جاتا؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ان کو خضاب لگاؤ اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرنا۔ الحارث

۱۷۳۱۹۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مہندی اور کتم (وسمہ) سے خضاب کرتے تھے۔

موطا امام مالک، سفیان بن عیینہ فی جامعہ، ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۷۳۲۰۔۔۔ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لاتے تو آپ کی ریش مبارک تیز سرخی کی وجہ سے عرفج (تیز گلنے آگ پکڑنے والے) درخت کی آگ محسوس ہو رہی تھی۔ آپ نے مہندی اور کتم کا خضاب کیا ہوا تھا۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۷۳۲۱۔۔۔ ابو جعفر انصاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ کا سر اور داڑھی جھاؤ کے درخت کا (جلتا ہوا) انگارہ محسوس ہو رہا تھا۔ ابن سعد

۱۷۳۲۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی باندی نے ڈاڑھی خضاب کرنے کے لیے خضاب پیش کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو میرا نور بجھانا چاہتی ہے جس طرح فلاں نے اپنے نور کو بجھایا ہے۔ مستدرک الحاکم، ابونعیم فی المعرفۃ

سیاہ خضاب دھو لینے کی تاکید

۱۷۳۲۳..... ابوقبیل معافری سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اور ڈاڑھی سیاہ رنگ میں خضاب کر رکھی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: میں عمرو بن العاص ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تو تمہارا بڑھاپے کا حال یاد ہے اور آج تو تو جوان نظر آرہا ہے۔ میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ میرے پاس سے نکلتے ہی اس سیاہی کو دھو دو۔ ابن عبدالحکم فی فتوح مصر

۱۷۳۲۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام میں اپنے بڑھاپے (کے سفید رنگ) کو تبدیل نہ کرتے تھے۔ پوچھا گیا: یا امیر المؤمنین! آپ رنگ کیوں نہیں بدلتے؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے یہ (بڑھاپا اور سفیدی) اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔ لہٰذا میں اپنے بڑھاپے کو بدلنے والا نہیں ہوں۔

ابونعیم فی المعرفۃ

۱۷۳۲۵..... قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جس کو خضاب لگایا گیا وہ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ تھے ان کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو ان کا سر سفید پھولوں والا درخت محسوس ہو رہا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس کو کسی چیز کے ساتھ تبدیل کرو اور سیاہی سے اجتناب کرو۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۳۲۶..... بنی صباح کے مولیٰ اسحاق بن الحارث سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کا خضاب کیے ہوئے دیکھا۔ ان پر ایک چھوٹی سی ٹوپی تھی اور اس کے اوپر عمامہ تھا جس کا شملہ کاندھوں پر جھول رہا تھا۔ ابن عساکر

۱۷۳۲۷..... عروہ بن رویم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ابن قرط حمص کا گورنر تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ ایک دلہن ہودج (ڈولی) میں اٹھا کر لائی گئی ہے اس کے ساتھ آگ جلانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہودج توڑ دیا اور آگ بجھا دی۔ پھر صبح کو منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

میں اہل صفہ کے ساتھ تھا وہ مسجد نبوی ﷺ میں مساکین تھے۔ ابوجندل نے امامہ سے نکاح کیا تو وہ بڑے نمکین کھانے کے ہوائے تھے جو کھانے سے بھرے ہوئے تھے۔ ہم نے کھانا کھایا اور اللہ کی حمد و ثنا کی۔ جبکہ گذشتہ رات لوگ آگ کو ساتھ اٹھا کر لاتے ہیں۔ اور اہل کفر کی سنت پر عمل کیا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام جب بوڑھے ہوئے تو سفیدی کو نور سمجھا اور اس پر اللہ کی حمد کی، جبکہ ابن الحرانیہ نے اپنا نور بجھا دیا ہے اور اللہ پاک بھی قیامت کے دن اس کا نور بجھائے گا ابن الحرانیہ اہل حمص میں سے پہلا شخص تھا جس نے سیاہ خضاب لگایا تھا۔ ابن عساکر

۱۷۳۲۸..... عبدالرحمن بن عائذ الثمالی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ڈاڑھی کو بیری کے پتوں کے ساتھ رنگتے تھے اور عجمیوں کی مخالفت کا حکم دیتے تھے۔ ابن عساکر

۱۷۳۲۹..... عبید بن جریج سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کا خضاب کرتے دیکھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ بھی رنگتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھتیجے! وہ چند سفید بال تھے یہاں کے، (ڈاڑھی بچی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا)۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۷۳۳۰..... حسان بن ابی جابر السلمی سے مروی ہے کہ ہم طائف میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ علیہ السلام نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ کچھ

فرمایا اے ام عطیہ! جب تو ختنہ کرے تو پردہ بکارت کو نہ پھاڑ کر اس سے مرد کو زیادہ لطف اور عورت کو سرور میسر ہوگا۔ ابن مندہ، ابن عساکر

۱۷۲۵۲ ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام حضرت سارہ کی باندی تھیں۔ پھر حضرت سارہ نے وہ اپنے شوہر ابراہیم علیہ السلام کو دیدی۔ پھر اسماعیل۔ ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہونے میں سبقت لے گئے۔ اور اسحاق علیہ السلام بعد میں سارہ علیہا السلام کے بطن سے تولد ہوئے۔ جب اسماعیل ابراہیم علیہ السلام کی گود میں بیٹھے تو سارہ علیہا السلام (کو غیرت آئی اور انہوں نے) کہا اللہ کی قسم! میں اس کے تین عضو واعضاء کو بگاڑ دوں گی۔ ابراہیم علیہ السلام کو ڈر ہوا کہ کہیں وہ ان کو نکٹا نہ کردے یا کانوں میں سوراخ نہ کردے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ علیہا السلام کو فرمایا تم ایسا کچھ کرو کہ قسم سے بری ہو جاؤ اور (زیادہ تکلیف نہ دو وہ یوں کہ تم) اس کے کان چھید دو اور اس کا ختنہ کردو۔ تب پہلی مرتبہ ختنہ اس عورت کا ہوا تھا۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۷۲۵۳ ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ میں ایک ختنہ کرنے والی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو پیغام بھیجا کہ جب تو ختنہ کیا کرے تو ہلکا سا اشارہ کیا کر اور پردہ کو بالکلیہ ختم کیا کر یہ اس کے چہرے کے لیے خوشگوار اور شوہر کے لیے لطف اندوز ہوگا۔ الخطیب فی التاریخ

عورتوں کی متفرق زینت

۱۷۲۵۴ ــــ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہلکے پھلکے جسم والے سفید رنگت کے مالک تھے۔ میں نے (ان کی بیوی) اسماء بنت عمیس کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ گدے ہوئے ہیں اور وہ ان کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے (مکھیوں وغیرہ کو) ہٹارہی ہیں۔

ابن سعد، ابن منیع، ابن جریر، ابن عساکر

۱۷۲۵۵ ــــ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ سفید رنگت والے ہلکے جسم کے مالک تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اسماء بنت عمیس تھیں جو آپ پر جھول رہی تھیں ان کے ہاتھ گدے ہوئے تھے بربریوں کی طرح، جاہلیت میں گدوائے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کو دو گھوڑے دیئے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا مجھے دیدیا اور دوسرا میرے باپ کو دیدیا۔ ابن جریر

۱۷۲۵۶ ــــ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بیویاں اپنے بالوں کو کانوں تک لٹکتے ہوئے کرلیا کرتی تھیں۔ ابن جریر

۱۷۲۵۷ ــــ (عبدالرزاق کہتے ہیں) مجھے اسماعیل نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شوہر والی عورت کو منع کرتی تھیں کہ وہ پنڈلیوں کو خالی رکھے (بلکہ پازیب پہننے کا حکم دیتی تھیں) نیز آپ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں، عورت کو خضاب نہیں چھوڑنا چاہیے (ہاتھوں کی مہندی) کیونکہ رسول اللہ ﷺ مردوں کی طرح رہنے والی عورتوں کو ناپسند کرتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۷۲۵۸ ــــ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورت کو سر کے بالوں پر مشک لگانے سے منع فرماتی تھیں۔ عبدالرزاق

۱۷۲۵۹ ــــ حرب بن الحارث سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے جمعہ کے روز برسر منبر ارشاد فرماتے سنا ہم نے عورتوں کے لیے ورس (زعفرانی کی بوٹی) اور ابر (موشیوں) کا حکم دیدیا ہے۔ ورس ان کے پاس یمن سے آئے گی اور مویشی یمن کے ذمیوں سے جزیہ میں لیے جائیں گے۔ الکبیر للطبرانی، ابونعیم، السنن لسعید بن منصور

۱۷۲۶۰ ــــ حسین بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا ان کے پاس ہاتھی دانت کا ایک ٹکڑا تھا اور ان کے گلے میں موتیوں کی مالا تھی۔ آپ نے فرمایا میرے باپ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں کو بغیر زیور کے ناپسند کرتے تھے۔ مسدد

۱۷۲۶۱ ــــ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس ورس اور زعفران میں سے ہمارا حصہ بھیجتے تھے۔

ابو عبید فی الاموال

ممنوعات

۱۷۳۶۲ ... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کے زیورات سے منع فرمایا۔ الخطیب فی المتفق

۱۷۳۶۳ ... (مسند عمار رضی اللہ عنہ) میں ایک سفر سے واپس ہوا تو میری اہلیہ نے مجھے زرد رنگ مل دیا۔ میں پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ کو سلام کیا، آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا جا اور غسل کر۔ میں نے آکر غسل کیا پھر کچھ اثر رہتے ہوئے واپس آپ کی خدمت میں آکر سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دے کر پھر فرمایا جا اور غسل کر۔ میں واپس آیا اور بچے ہوئے پانی کے ساتھ خوب جلد کو رگڑا حتی کہ مجھے یقین ہو گیا کہ میں صاف ہو گیا ہوں چنانچہ میں حاضر خدمت ہوا اور آپ علیہ السلام کو سلام کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا وعلیکم السلام بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا ملائکہ کسی کافر کے جنازے میں حاضر ہوتے اور نہ کسی جنبی کے پاس آتے حتی کہ وہ غسل کرلے یا نماز جیسا وضو کرلے اور نہ زرد رنگ میں لتھڑے ہوئے آدمی کے پاس حاضر ہوتے۔ عبدالرزاق

۱۷۳۶۴ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی عورت کی طرح اپنی صفائی ستھرائی رکھے اور ہر روز سر میں کنگھا کرے اور عورت کے اپنے بالوں کی طرح ہر روز اپنی داڑھی کو بنائے سنوارے۔ ابوذر الھروی فی الجامع

۱۷۳۶۵ ... حمید بن عبدالرحمن الحمیری سے مروی ہے کہ میں ایک صحابی رسول سے ملا جو چار سال حضور ﷺ کی خدمت میں رہا تھا جس طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ساتھ رہے تھے۔ پھر فرمایا: ہم کو رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ ہر روز کنگھی کی جائے یا غسل خانے میں پیشاب کیا جائے، یا آدمی عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا عورت آدمی کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے لیکن دونوں ایک ساتھ پانی لے سکتے ہیں۔

السنن لسعید بن منصور

۱۷۳۶۶ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سفید بالوں کے نوچنے سے منع فرمایا۔ ابن عساکر

۱۷۳۶۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی! سونے کی انگوٹھی نہ پہن اور نہ معصفر کے ساتھ رنگا ہوا سرخ کپڑا کیونکہ یہ زوال ہے۔ ابو یعلی فی جزئہ

حرف السین

اس میں دو کتاب ہیں کتاب السفر اور کتاب السحر۔

کتاب السفر ...... قسم الاقوال

اس میں چار فصول ہیں۔

فصل اول ...... سفر کی ترغیب میں

اس فصل کی تمام احادیث محل کلام (ضعیف) ہیں۔

۱۷۳۶۸ ... سفر کرو صحت مند رہو گے۔ ابن السنی، ابو نعیم فی الطب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ... الاتقان ۳۴۱ ضعیف الجامع ۳۲۰۹۔

۱۷۳۶۹ ... سفر کرو صحت حاصل کرو گے اور رزق نصیب ہوگا۔ عبدالرزاق عن محمد بن عبدالرحمن مرسلاً

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۲۱۰۔

۱۷۳۷۰ ... سفر کرو صحت مند ہو گے اور مال غنیمت پاؤ گے۔ السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، الشیرازی فی الالقاب، الاوسط

فائدہ: —— مذکورہ دعا مسافر کو دینی چاہیے جس کے عربی کلمات یہ ہیں:

جعل اللہ التقوی زادک، وغفر ذنبک ووجھک للخیر حیث ماتکون۔

۱۷۴۷۹ —— استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک۔

میں اللہ کی امانت میں دیتا ہوں تیرا دین، تیری امانت اور تیرے آخری اعمال۔

ابوداؤد، الترمذی عن ابن عباس، ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۴۸۰ —— استودعک اللہ الذی لا تضیع ودائعہ۔ میں تجھے اللہ کی امانت میں دیتا ہوں جس کے پاس رکھی ہوئی امانتیں کبھی ضائع نہیں جاتیں۔

ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۴۸۱ —— زودک اللہ التقوی وغفر ذنبک ویسر لک الخیر حیث ماتکون۔

اللہ پاک تقوی کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخشے اور خیر کو تیرے لیے آسان کرے وہ جہاں ہو۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۷۴۸۲ —— جب تو سفر پر نکلے تو اپنے پیچھے جس کو چھوڑ کر جائے اس کو یہ دعا دے:

استودعک اللہ الذی لا تضیع ودائعہ۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ وحسن

۱۷۴۸۳ —— جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو سلام کہے، اس سے اللہ پاک ان کی دعاؤں کی بدولت سفر پر جانے والے کے لیے خیر میں اضافہ فرمادے گا۔ ابن النجار عن زید بن ارقم

کلام: —— ضعیف الجامع ۳۲۱۔

۱۷۴۸۴ —— فی حفظ اللہ وفی کنفہ وزودک اللہ التقوی وغفر ذنبک ووجھک للخیر حیث توجھت۔

تو اللہ کی حفاظت اور پناہ میں رہے، اللہ تقوی کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخشے اور تجھے خیر کی طرف لے جائے وہ جہاں کہیں ہو۔

ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۴۸۵ —— فی حفظ اللہ وفی کنفہ زودک اللہ التقوی وغفر ذنبک ووجھک للخیر حیث ماکنت۔

ابن السنی وابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ: —— ایک آدمی نے سفر کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو یہ دعا دی۔

۱۷۴۸۶ —— اے لڑکے اللہ تجھے تقوی کا توشہ دے، خیر کی طرف تجھے لے جائے اور تیرے رنج و غم کی کفایت کرے۔

جب لڑکا واپس آیا تو نبی علیہ السلام کو آکر سلام کیا، آپ علیہ السلام نے سر اس کی طرف اٹھا کر فرمایا اے لڑکے اللہ تیرا حج قبول کرے، تیرے گناہ بخشے اور تجھے تیرے خرچ کیا ہوا مال زیادہ ہو کر ملے۔ ابن السنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۴۸۷ —— فی حفظ اللہ وکنفہ زودک اللہ التقوی وغفر لک ذنبک واخلف نفقتک۔

ابن السنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۴۸۸ —— جب اللہ کی امانت میں کوئی چیز دی جائے تو اللہ پاک اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۴۸۹ —— اے اللہ! مسافت کی دوری اس کے لیے لپیٹ دے اور سفر کو اس پر آسان کردے۔

الترمذی حسن، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

متفرق آداب

۱۷۴۹۰..... نصیب والوں اور خوشحال لوگوں کے ساتھ سفر کرو۔ مسند الفردوس للدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۱..... جب تم میں سے کسی کا سفر طویل ہوجائے تو وہ رات کے وقت گھر واپس نہ آئے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۲..... جب تو رات کو داخل ہو تو رات کو اپنے گھر والوں کے پاس نہ جا، تا کہ عورت زیر ناف بال صاف کرلے اور پراگندہ بالوں والی اپنے بال سنوارلے۔ البخاری عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۳..... جب تم میں سے کوئی رات کو آئے تو اپنے گھر والوں کے پاس رات کو نہ جائے تا کہ عورت زیر ناف بال صاف کرلے اور اپنے بال سنوار لے۔

مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۴..... مہلت دو کہیں ہم رات کو داخل ہوجائیں تا کہ پراگندہ بالوں والی بال درست کرلے اور زیر ناف بال چھوڑنے والی عورت اپنے بالوں کی صفائی کرلے۔ البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۵..... سفر کے بعد اچھا وقت گھر داخل ہونے کا رات کا شروع حصہ ہے۔ ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۶..... جب صحراء میں کسی کی سواری کا جانور کھو جائے تو وہ یہ ندا پکارے:

یا عباد اللہ احبسو علی دابتی.

اے اللہ کے بندو! میری سواری کو میرے لیے روک لو۔

پھر زمین پر جو اللہ کے حاضر بندے ہیں وہ اس کو تم پر روک دیں گے۔

مسند ابی یعلی، ابن السنی، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت ضعیف ہے اسنی المطالب ۱۱۱ ضعیف الجامع ۴۰۳، الضعیفۃ ۶۵۵۔

۱۷۴۹۷..... جب صحراء میں گمراہ کرنے والے شیاطین تم کو تنگ کریں تو اذان دیدو۔ بے شک شیطان اذان سنتا ہے تو ہوا نکالتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۳۶، الضعیفۃ ۱۱۴۰۔

۱۷۴۹۸..... جب تم میں سے کوئی اپنی چیز گم کردے یا وہ کسی مدد کا محتاج ہوجائے ایسی زمین میں جہاں کوئی انیس (انسان غم خوار) نہ ہو تو وہ یوں کہے:

یا عباد اللہ اغیثونی یا عباد اللہ اغیثونی.

اے بندگان خدا میری مدد کو پہنچو، اے بندگان خدا میری مدد کو پہنچو۔ بے شک اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انسان کو نظر نہیں آتے۔

الکبیر للطبرانی عن عتبۃ بن غزوان

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۹۳، الضعیفۃ ۶۵۶۔

۱۷۴۹۹..... جب سفر میں تین آدمی نکلیں تو ایک آدمی کو اپنا امیر بنالیں۔ ابوداؤد، الضیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وعن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۰..... جب تین آدمی سفر پر نکلیں تو ایک کو اپنا امیر منتخب کرلیں۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۱..... جب تم سفر پر نکلو تو تمہارا بڑا قاری (عالم) تمہاری امامت کرے خواہ وہ چھوٹا ہو اور جو تمہاری امامت کرے وہی تمہارا امیر ہے۔

مسند البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۲..... جب تم سرسبز زمین میں سفر کرو تو زمین سے اونٹ کو اس کا حق دو۔ اور جب تم قحط زدہ (خشک) زمین میں سفر کرو تو تیزی کے ساتھ

۱۷۵۲۲...... جب کوئی قوم سفر پر چلے تو اپنے نان نفقے (طعام وغیرہ) کو کسی ایک کے پاس جمع کرادے یہ ان کے لیے زیادہ خوش دلی کا باعث ہے اور اچھے اخلاق کی نشانی ہے۔ الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۲۹۲۔

۱۷۵۲۳...... جس کے پاس زائد سواری ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس سواری نہ ہو۔ اور جس کے پاس زائد توشہ (طعام وغیرہ) ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس توشہ نہ ہو۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۴...... جب تم کسی ایسی زمین پر گذرو جس کے رہنے والوں کو اللہ نے (عذاب میں) ہلاک کردیا ہو تو وہاں سے جلدی کوچ کر جاؤ۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۵...... شیطان ایک اور دو کو ورغلانے کی کوشش کرتا ہے لیکن جب تین ہوتے ہیں تو ان کو ورغلانے کا خیال نہیں کرتا۔

مسند البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۳۶۲۔

سفر میں نکلتے ہوئے سورتیں پڑھنا

۱۷۵۲۶...... اے جبیر کیا تو چاہتا ہے کہ جب تو سفر پر نکلے تو سب سے زیادہ اچھی حالت میں اور زیادہ توشے والا ہو تو پھر یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کر: قل یاایھا الکفرون، اذاجاء نصر اللہ والفتح، قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔ اور ہر سورت کے شروع اور آخر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرو۔ مسند ابی یعلی، الضیاء عن جبیر بن مطعم

۱۷۵۲۷...... اے اکثم غیر قوم کے ساتھ مل کر جہاد کر تیرے اخلاق اچھے ہوجائیں گے۔ اپنے رفقاء پر تو معزز ہوجائے گا۔ اے اکثم! بہترین سفر کے ساتھی چار ہیں بہترین مقدمۃ الجیش چالیس آدمیوں کا ہے بہترین سریہ چار سو آدمیوں کا ہے بہترین لشکر چار ہزار آدمیوں کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر قلت کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوسکتا۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت کی سند ضعیف ہے۔ اور حدیث باطل ہے دیکھئے زوائد ابن ماجہ رقم ۲۸۲۷۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۷۹۔

۱۷۵۲۸...... اے گروہ مہاجرین وانصار! تمہارے کچھ بھائی ایسے ہیں جن کے پاس مال ہے اور نہ ان کا کوئی خاندان۔ لہٰذا تم ایک ایک یا دو دو یا تین آدمیوں کو اپنے ساتھ ملالو۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۹...... اگر تم میں سے کوئی جب کسی منزل پر پڑاؤ ڈالے اور یہ پڑھ لے:

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ماخلق

تو اس کو اس پڑاؤ میں کوئی ضرر نہ پہنچے گا حتی کہ وہاں سے کوچ کر جائے۔ ابن ماجہ عن خولۃ بنت حکیم

۱۷۵۳۰...... مسافر اپنے پیچھے گھر والوں کے لیے دو رکعت سے بڑھ کر افضل کوئی چیز نہیں چھوڑ کر جاتا، جو وہ سفر کے ارادے کے وقت ان کے پاس پڑھ کر جاتا ہے۔ ابن ابی شیبۃ عن المطعم بن المقدام، مرسلاً

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۰۵۹، الضعیفۃ ۳۷۲۔

۱۷۵۳۱...... کوئی مسافر جو اپنے سفر کے دوران اللہ کے ذکر کے ساتھ مشغول رہتا ہے ایک فرشتہ اس کے ساتھ (ردیف بن کر) بیٹھ جاتا ہے اور جب کوئی مسافر شعر (قصہ کہانی گانے) وغیرہ میں مشغول ہوجاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ (ردیف بن کر) بیٹھ جاتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

متفرق آداب......از الاکمال

۱۷۵۳۲ــــ آدمی جب اپنے گھر سے سفر کے ارادے سے نکلتا ہے اور یہ پڑھتا ہے بسم اللہ حسبی اللہ توکلت علی اللہ تو فرشتہ کہتا ہے تجھے کفایت ہوئی ہدایت ہوئی اور ہر شر سے تیری حفاظت ہوئی۔ ابن صصری فی امالیہ وحسنہ عن عون بن عبداللہ بن عتبہ، مرسلاً

۱۷۵۳۳ــــ جو شخص اپنے گھر سے سفر وغیرہ کے ارادے سے نکلے اور نکلتے وقت کہے:

بسم اللہ آمنت باللہ اعتصمت باللہ توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

اللہ کے نام سے نکلتا ہوں، میں اللہ پر ایمان لایا، اس (کی رسی) کو مضبوط تھاما، اللہ پر بھروسہ کیا اللہ کے بغیر کسی شر سے حفاظت نہیں اور اللہ کے بغیر کسی چیز کی طاقت نہیں۔

تو اس نکلنے میں اس کو خیر ملے گی اور اس نکلنے کے بعد اس کی شر سے حفاظت ہوگی۔ مسند احمد، ابن صصری فی امالیہ عن عثمان

۱۷۵۳۴ــــ جو شخص اپنے گھر سے سفر کے ارادے سے نکلے اور نکلتے وقت کہے:

بسم اللہ واعتصمت باللہ توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

تو اس نکلنے میں اس کو خیر نصیب ہوگی اور شر سے حفاظت ہوگی۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۷۵۳۵ــــ کوئی بندہ جب سفر کے لیے تیار ہوتا ہے تو ان چار رکعات سے بہتر کوئی خلیفہ نہیں چھوڑ کر جاتا جن کو وہ اپنے گھر میں ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے:

اللھم انی اتقرب بھن الیک فاجعلھن خلیفتی فی اھلی ومالی

اے اللہ! میں ان رکعات کے ساتھ تیرا قرب حاصل کرتا ہوں پس ان کو میرا خلیفہ بنا میرے اہل میں اور مال میں۔

تو یہ رکعات اس کے اہل اس کے مال، اس کے گھر اور اس کے آس پڑوس کے کئی گھروں کی حفاظت کا سبب بنیں گے۔

الحاکم فی التاریخ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۳۶ــــ اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اصحبنا بصحبۃ واقلبنا بذمۃ اللھم ازوِ لنا الارض وھون علینا السفر، اللھم انی اعوذبک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب، اللھم ازولنا الارض وسیرنا فیھا

اے اللہ تو ہی سفر میں میرا ساتھی ہے اور گھر والوں میں میرا خلیفہ ہے، ہم تیرے ساتھ پر راضی ہیں اور تیرے ذمہ کو قبول کرتے ہیں، اے اللہ! مجھے زمین کے تالے کھول دے اور ہم پر سفر آسان کردے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے اور بری واپسی سے، اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور ہمارا سفر اس میں تیز کردے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۳۷ــــ جب میری امت کے لوگ سمندر پر سفر کریں تو ان کے لیے غرقابی سے پناہ کے یہ کلمات ہیں:

بسم اللہ مجراھا ومرسھا الآیۃ

وما قدروا اللہ حق قدرہ۔ الآیۃ۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر عن الحسین

کلام:...... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۸۲۳، ضعیف الجامع ۱۴۳۸۔

۱۷۵۳۸ــــ جب کوئی آدمی کشتی میں سوار ہو تو یہ پڑھے:

بسم اللہ الملک الرحمن مجراھا ومرساھا ان ربی لغفور رحیم۔

اللہ کے نام سے سوار ہوتا ہوں جو بادشاہ ہے مہربان ہے، اس (کشتی) کا چلنا اور رکنا اس کے نام کے ساتھ ہے بے شک میرا رب مغفرت

کرنے والا مہربان ہے۔

تو اللہ پاک اس کو غرق سے امان دے گا حتیٰ کہ اس سے بخیریت نکل آئے گا۔ ابوالشیخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۳۹..... اے خفاف! راستہ اپنانے سے پہلے راستے کا ساتھی لے لے۔ اگر تجھے کوئی حادثہ پیش آئے گا وہ تیری مدد کرے گا اور اگر تو اس کا محتاج ہوگا وہ تیرے کام آئے گا۔ الجامع للخطیب عن خفاف بن ندبۃ

کلام:..... روایت محل کلام ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۳۶۴۔

۱۷۵۴۰..... جو جمعہ کے دن اپنے رہنے کے گھر سے سفر پر نکلا فرشتے اس پر بددعا کریں گے اور سفر میں کوئی اس کا ساتھی نہ ہوگا۔ اور نہ اس کی حاجت اور ضرورت کے موقع پر کوئی اس کی مدد کرے گا۔ ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... الضعیفۃ ۲۱۹۔

۱۷۵۴۱..... جب تم میں سے کوئی تھک جائے تو وہ تیز تیز چلے اس سے تھکاوٹ دور ہو جائے گی۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۵۴۲..... تم تیز چلو، ہم تیز چلے اور اس کو زیادہ (آسان اور) ہلکا پایا۔ مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، ابونعیم فی الطب، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو چلنے کی شکایت کی تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۵۴۳..... اللہ تعالیٰ نرم مہربان ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔ پس جب تم سرسبز زمین میں سفر کرو تو سواری کو چرنے دو۔ اور وہاں پڑاؤ سے آگے نہ نکلو۔ اور جب تم قحط زدہ خشک زمین میں سفر کرو تو وہاں سے نکلنے کی کرو۔ تم پر رات کی تاریکی سفر کے لیے لازم ہے۔ کیونکہ زمین رات کو لپٹ جاتی ہے جب صحرا و جنگل میں گمراہ کن جنات وشیاطین تم کو ورغلائیں تو اذان دیدو۔ اور راستوں کے اوپر نماز پڑھنے سے گریز کرو کیونکہ وہ درندوں کی گذرگاہ اور سانپوں (اور حشرات الارض) کا ٹھکانہ ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۵۴۴..... جب زمین سرسبز وشاداب ہو تو میانہ روی کے ساتھ چلو۔ سواریوں کو ان کا حق دو (کہ اس زمین میں وہ چرچگ لیں)۔ بے شک اللہ تعالیٰ رفیق ہے اور رفق کو پسند کرتا ہے۔ لیکن جب زمین خشک اور بنجر ہو تو وہاں سے نجات پانے کی کرو۔ تم پر رات کا سفر لازم ہے۔ کیونکہ زمین رات کو سکڑتی جاتی ہے اور کسی راستے پر رات بتانے سے گریز کرو کیونکہ وہ حشرات کا ٹھکانہ اور درندوں کی گذرگاہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۴۵..... تم پر رات کو چلنا لازم ہے کیونکہ رات کو زمین لپٹ جاتی ہے۔ جب شیاطین تم کو ورغلائیں تو اذان دے دو۔

ابن ابی شیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے المعلۃ ۵۸۔

۱۷۵۴۶..... سنت یہ ہے کہ جب قوم سفر پر ہو تو ان کا طعام پانی وغیرہ اکٹھا کر لیا جائے یہ ان کے لیے خوش دلی اور اچھے اخلاق کا ضامن ہے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس رضی اللہ عنہ

سفر میں بھی باجماعت نماز کا اہتمام کرے

۱۷۵۴۷..... جب سفر میں تین مسلمان جمع ہوں تو ان میں سے جو سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہوا ہو وہ ان کی امامت کرے، خواہ وہ ان میں سب سے چھوٹا ہو اور جو ان کی امامت کرے وہی ان کا امیر ہوگا جس کو رسول اللہ ﷺ نے امیر بنایا ہے۔

ابن ابی شیبہ عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن، مرسلاً

۱۷۵۴۸..... جب کسی سفر میں تین آدمی ہوں تو ان میں سب سے بڑا قاری ان کی امامت کرے خواہ وہ عمر میں ان سے چھوٹا ہو جب وہ ان کی

۱۷۵۷۹ جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے تین دنوں کا سفر کرنا جائز نہیں مگر محرم کے ساتھ۔

مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۸۵۸۰ جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر حلال نہیں مگر اس حال میں کہ اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا بیٹا ہو یا شوہر ہو یا اس کا بھائی ہو یا اور کوئی محرم ہو۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۸۱ جو عورت اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر محرم کے ایک دن اور رات کا سفر بھی کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۸۲ جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے ایک دن کا سفر بغیر محرم کے حلال نہیں ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۸۳ ... کسی عورت کے لیے بغیر محرم کے سفر کرنا حلال نہیں ہے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۸۴ عورت تین دن کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۵۸۵ کوئی عورت ایک برید سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ جو اس پر حرام ہو۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... برید دو چوکیوں کے درمیانی فاصلے کو کہا جاتا تھا۔ کیونکہ برید کا معنی ڈاک ہے اور پچھلے زمانے میں ڈاک کا نظام ایک چوکی سے دوسری چوکی تک علی الترتیب ہوتا تھا۔ ڈاک چوکی میں آ پہنچتی وہ دوسری چوکی تک پہنچاتے دوسری چوکی والے تیسری چوکی تک پہنچاتے ان کے مابین فاصلہ تقریباً دو یا چار فرسخ کا ہوتا تھا اور ایک فرسخ تین میل ہاشمی ہوتا ہے یعنی تقریباً آٹھ کلومیٹر۔

۱۷۵۸۶ کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور کوئی نامحرم اس کے پاس نہ آئے مگر اس حال میں کہ عورت کے ساتھ اس کا محرم موجود ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۸۷ عورت کا اپنے غلام کے ساتھ سفر کرنا باعث ضیاع ہے (نا جائز ہے)۔ مسند البزار، الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

الاکمال

۱۷۵۸۸ کوئی عورت ایک رات کا سفر بھی بغیر محرم کے نہ کرے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۸۹ کوئی عورت دو دنوں کا سفر نہ کرے مگر شوہر کے ساتھ یا کسی محرم کے ساتھ۔ اور دو دن روزہ رکھنا جائز نہیں یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ۔ دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں صبح کی نماز کے بعد جب تک کہ سورج طلوع ہو اور عصر کی نماز کے بعد جب تک کہ سورج غروب ہو اور کسی مسجد کے لیے کجاوہ نہ کسا جائے (یعنی دور کا سفر نہ کیا جائے) سوائے تین مساجد کے مسجد حرام، میری یہ مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ۔

البخاری عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۹۰ ... کوئی عورت سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ اور کوئی آدمی کسی عورت کے پاس نہ آئے مگر جب عورت کے پاس کوئی محرم (یا اس کا شوہر) ہو۔

مسند ابی داؤد، مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۹۱ کوئی عورت تین راتوں کا سفر بغیر شوہر یا بغیر محرم کے نہ کرے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۹۲ کوئی عورت سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ اور نہ کوئی آدمی عورت کے پاس جائے مگر جب کہ اس کے پاس اس کا کوئی محرم ہو اور جب کوئی کسی عورت کے پاس جائے تو یہ جان لے کہ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۰۸ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جب کوئی سفر پر جاتا تھا تو یہ پڑھتا:

اللھم بلغ بلاغا یبلغ خیراً ومغفرۃ منک ورضواناً بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر، اللھم انت الصاحب فی السفر وانت الخلیفۃ فی الاھل ھون علینا السفر واطولنا الارض، اللھم انا نعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب.

اے اللہ! خیر تک پہنچا، اپنی مغفرت اور رضا عطا فرما، تمام خیر آپ ہی کے ہاتھ میں ہے، بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔ اے اللہ! آپ ہی سفر کا ساتھی ہے اور پیچھے گھر والوں میں خلیفہ ہے۔ ہم پر سفر کو آسان کر اور زمین کو ہمارے لیے لپیٹ دے۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں سفر کی مشقت سے اور بری واپسی سے۔ ابن جریر

۱۷۶۰۹ ابراہیم سے مروی ہے کہ صحابہ کرام جب کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے تو وہاں سے کوچ نہ کرتے جب تک کہ ظہر کی نماز نہ پڑھ لیں خواہ ان کو جلدی ہی ہو۔ السنن لسعید بن منصور

۱۷۶۱۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر سے سفر کے لیے نکلتے تو واپس لوٹنے تک دو رکعت نماز (نفل) ضرور ادا فرماتے۔ ابن جریر وصححہ

۱۷۶۱۱ ابراہیم سے مروی ہے کہ کہا جاتا تھا جب تو سفر میں نماز پڑھے اور تجھے شک ہو کہ سورج کا زوال ہوگیا ہے یا نہیں تو کوچ کرنے سے قبل نماز پڑھ لے۔ السنن لسعید بن منصور

۱۷۶۱۲ مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ کوئی بندہ سفر کا ارادہ کرتے یہ کلمات نہیں پڑھتا مگر اللہ پاک اس کا خلیفہ بنتا ہے اس کی کفایت کرتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔

اللھم لاشیء الا انت ولاشیء الا ماشئت ولاحول ولاقوۃ الا بک لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون حسبی اللہ لا الہ الا ھو اللھم فاطر السماوات والارض انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین.

اے اللہ! کوئی چیز نہیں سوائے تیرے، کوئی چیز نہیں مگر جو تو چاہے، برائی سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی قوت صرف تیری بدولت ممکن ہے۔ ہم کو صرف وہی (مصیبت یا راحت) پہنچتی ہے جو قسمت میں ہمارے لیے لکھی ہو، وہ (اللہ) ہمارا آقا ہے، اللہ ہی پر ہم بھروسہ کرتے ہیں۔ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ! تو ہی آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے، دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ اے اللہ! مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں موت دے کر صالحین کے ساتھ مجھے شامل کر۔ ابن جریر

۱۷۶۱۳ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی (سفر سے) رات کے بعد (عشاء کے بعد) اپنے گھر والوں پر آئے۔ المصنف لعبد الرزاق

توشہ سفر

۱۷۶۱۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا پانچ چیزیں رسول اللہ ﷺ سفر میں نہیں چھوڑتے تھے اور حضر میں: آئینہ، سرمہ دانی، کنگھی، مدری، کھجانے کے لیے یا بال درست کرنے کے لیے باریک سینگ اور مسواک۔ ابن النجار

کلام: روایت محل کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۹۳، المتناہیۃ ۱۱۲۶۔

۱۷۶۱۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو پہلے وضو کرتے اور اچھی طرح کامل وضو کرتے، پھر دو رکعت نماز پڑھتے پھر قبلہ رو ہوکر بیٹھتے اور یہ دعا پڑھتے:

الحمدللہ الذی خلقنی ولم اک شیئاً رب اعنی علی اھوال الدنیا وبوائق الدھر وکربات الآخرۃ

۱۷۶۲۱..... حضرت کعب بن مالک سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفر سے چاشت کے وقت واپس تشریف لاتے تھے، جب آ لیتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھتے پھر وہیں بیٹھ جاتے۔ ابن جریر

۱۷۶۲۲..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے:

اللّٰھم بلاغا یبلغ خیراً مغفرۃ منک ورضوانا بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم انا نعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب، اللھم اطولنا الارض وھون علینا السفر.

اے اللہ! مجھے خیر تک پہنچا ایسی خیر تک جس سے تیری مغفرت اور تیری رضا حاصل ہو، بے شک تمام چیزیں تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اے اللہ! تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! تو سفر کا ساتھی ہے۔ اہل و عیال میں خلیفہ (دیکھ بھال کرنے والا) ہے۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں سفر کی مشقت سے اور بری واپسی سے۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور ہم پر سفر کو آسان کردے۔ ابن جریر

۱۷۶۲۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اونٹ پر بیٹھ جاتے سفر پر نکلتے ہوئے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے:

سبحان الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم انا نسالک فی سفرنا ھذا البر والتقوی والعمل بما تحب وترضی اللھم ھون علینا السفر واطوعنا بعدہ، اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم انی اعوذبک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب وسوء المنظر فی الاھل والمال.

پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اس (سواری) کو مسخر کیا اور ہم اس کو تابع کرنے کی سکت نہیں رکھنے والے اور ہم اپنے رب کی طرف واپس لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اس سفر میں نیکی، تقویٰ اور اس عمل کا سوال کرتے ہیں جو تجھے محبوب ہو، جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہم پر سفر کو آسان کر اور ہم سے دوری کو سمیٹ دے۔ اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور اہل میں خلیفہ ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے، بری واپسی سے اور گھر اور مال میں برے منظر سے۔

اور پھر جب سفر سے واپسی ہوتی تو یہی دعا پڑھتے اور یہ اضافہ فرمادیتے:

آئبون تائبون لربنا حامدون. ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ ابن جریر

۱۷۶۲۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ پر جاتے یا سفر پر جاتے اور آپ کو رات ہو جاتی تو یہ کہتے:

یا ارض ربی، وربک اللّٰہ اعوذ باللہ من شرک وشر ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک اعوذ باللہ من شر کل اسد واسود وحیۃ وعقرب ومن ساکن البلدو من شر والد وما ولد.

اے زمین! میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے، تیرے اندر کے شر سے، جو تجھ میں پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے اور جو تجھ پر چلتے ہیں ان کے شر سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر درندے اور شیر سے، بچھو اور سانپ سے، اس جگہ کے رہنے والوں سے اور والد اور اولاد کے شر سے۔ ابن النجار

۱۷۶۲۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی کو بھی (سفر سے واپسی کے بعد) رات کو گھر آنے سے منع فرمایا۔ ابن عساکر

۱۷۶۲۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللّٰھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل، اللھم انی اعوذبک من الضبعۃ فی السفر والکآبۃ فی المنقلب، اللھم اقبض لنا الارض وھون علینا السفر.

اے اللہ! تو سفر میں میرا ساتھی ہے اور اہل و عیال میں میرا خلیفہ ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر میں تباہی سے اور واپسی

۱۷۹۳۳ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے تو آپ نے مجھے فرمایا کیا تو نے نماز پڑھ لی؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا: پھر دو رکعات نفل نماز پڑھ لے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۹۳۴ ...... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ پڑھتے:

تائبون عابدون لربنا حامدون. ابوداؤد، مسند احمد، النسائی، مسند ابی یعلی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور

۱۷۹۳۵ ...... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کے لیے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللّٰھم بلغ بلاغاً یبلغ خیراً مغفرۃ منک ورضوانا بیدک الخیر انک علی کل شیءٍ قدیر، اللھم انت الصاحب فی السفر، والخلیفۃ فی الاھل، اللھم ھون علینا السفر واطولنا الارض، اللھم انی اعوذبک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب. ابن جریر، الدیلمی

۱۷۹۳۶ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی کسی سفر کا ارادہ کیا تو اپنی جگہ سے اٹھنے سے قبل یہ کلمات ضرور پڑھے:

اللّٰھم لک انتشرت والیک توجھت وبک اعتصمت، اللھم انت ثقتی وانت رجائی، اللھم اکفنی ما اھمنی ومالا اھتم لہ وما انت اعلم بہ اللھم زودنی التقوی واغفرلی ذنبی ووجھنی للخیر اینما توجھت.

اے اللہ! میں تیرے لیے اٹھا، تیری طرف متوجہ ہوا، تیری رسی کو تھاما، اے اللہ! تو میرا بھروسہ ہے اور تو ہی میری امید ہے۔ اے اللہ! میرے اہم وغیر اہم کام میں اور اس کام میں جس کا تجھی کو علم ہے میری کفایت فرما۔ اے اللہ! مجھے تقویٰ کا توشہ عطا کر میرے گناہ بخش دے اور مجھے خیر کی طرف راغب کر جہاں کہیں میں منہ کروں۔

آپ ﷺ یہ کلمات پڑھ کر سفر پر نکل جاتے تھے۔ ابن جریر

کلام: ...... الالحاظ ۴۰ء۔

رسول اللہ ﷺ کی سفر سے واپسی کی کیفیت

۱۷۹۳۷ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ داخل ہوتے وقت مدینے کی دیواریں دیکھتے ہی جس سواری پر سوار ہوتے اس کو ایڑ لگا دیتے اور اونٹ کو تیز دوڑا دیتے مدینہ کی خوشی میں۔ ابن النجار

۱۷۹۳۸ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں سفر پر جانا چاہتا ہوں اور میں نے اپنی وصیت لکھ لی ہے اب میں وہ وصیت کس کے حوالے کروں اپنے والد کے، اپنے بیٹے کے یا اپنے بھائی کے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ سفر کا ارادہ کر کے کپڑے باندھ لیتا ہے تو اپنے گھر والوں کے پاس اس سے بہتر کوئی خلیفہ نہیں چھوڑ کر جاتا کہ اپنے گھر میں چار رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل ھو اللہ احد پڑھے پھر یہ دعا کرے:

اللّٰھم انی اتقرب بھن الیک فاجعلھن خلیفتی فی اھلی ومالی.

اے اللہ! میں ان رکعات کے ساتھ تیرا قرب حاصل کرتا ہوں۔ پس ان کو میرے اہل اور میرے مال میں میرا خلیفہ بنا۔

پس یہ رکعات اس کے لیے اس کے اہل، مال، گھر اور آس پاس کے گھروں میں خلیفہ بن جاتی ہے جب تک کہ وہ واپس آئے۔ الدیلمی

۱۷۹۳۹ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب واپسی میں مقام بیدا یا حروم پہنچے تو آپ نے یہ کلمات پڑھے:

آئبون تائبون عابدون ان شاء اللہ لربنا حامدون. ابن ابی شیبہ

۱۷۹۴۰ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے تو ظہر کی نماز پڑھے بغیر وہاں سے کوچ نہ کرتے خواہ نصف النہار ہو۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۱۷۹۲۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی منزل پر اترتے تو کہا سے نقل نہ کرتے جب تک ظہر کی نماز نہ پڑھ لیتے تھے۔
المصنف لعبد الرزاق

۱۷۹۲۲ حفص بن عبداللہ بن انس سے مروی ہے کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام کے سفر پر تھے جب سورج کا زوال ہوتا اور آپ کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے ہوتے تو وہاں سے کوچ نہ کرتے جب تک کہ ظہر کی نماز نہ پڑھ لیتے۔ پھر جب کوچ کرتے اور عصر کا وقت ہو جاتا تو آپ زوال شمس سے قبل چل رہے ہوتے پھر نماز کا وقت ہو جاتا تو ہم کہتے الصلاۃ! آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: چلتے رہو حتیٰ کہ جب دونوں نمازوں کا درمیانی وقت ہو جاتا تو دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے۔ پھر فرماتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ چاشت کے وقت سے چلتے رہتے اور دن ڈھل جاتا تو ایسا کرتے تھے۔ ابن ابی شیبۃ

۱۷۹۲۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ تین (مہینے کی آخری تین راتوں) میں سفر نہ کرو، اور نہ اس وقت سفر کرو جب چاند عقرب میں نزول کرتا ہے۔ ابوالحسن بن محمد بن حبش النیوری فی جزئہ

۱۷۹۲۴ عبیداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سفر کرتے تو غروب شمس کے بعد چل پڑتے جب تاریکی چھانے لگتی تو اتر کر نماز مغرب ادا فرماتے پھر عشاء کا کھانا منگواتے اور تناول کرتے پھر عشاء کی نماز ادا فرماتے پھر کوچ کر لیتے اور فرماتے یونہی رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ ابن جریر

۱۷۹۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا کرتے۔

اللّٰھم بک اصول وبک احول وبک اسیر

اے اللہ! میں تیری مدد کے ساتھ حملہ کرتا ہوں، تیرا ہی ارادہ کرتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ چلتا ہوں۔ مسند احمد، ابن جریر وصححہ

۱۷۹۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔
الاوسط للطبرانی

سفر میں نمازوں کا اہتمام

۱۷۹۲۷ عبیداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے والد سے وہ اپنے دادا کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سفر میں چلے جا رہے تھے حتیٰ کہ جب سورج غروب ہو گیا اور تاریکی چھا گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پڑاؤ ڈال دیا پھر مغرب کی نماز ادا کی پھر فوراً عشاء کی نماز ادا کی پھر فرمایا میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

۱۷۹۲۸ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن رواحہ سے نقل کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن رواحہ فرماتے ہیں میں غزوے میں تھا میں نے جلدی کی اور اپنے گھر کے دروازے تک پہنچ گیا دیکھا کہ ایک چراغ روشن ہے اور میں ایک سفید چیز کے پاس کھڑا ہوں میں نے اپنی تلوار سونت لی تلوار کو حرکت دی تو میری عورت بیدار ہو گئی اور بولی ٹھہرو! ٹھہرو! فلاں عورت میرے پاس ہے جو مجھے کنگھی کر رہی تھی۔ عبداللہ بن رواحہ کہتے ہیں کہ میں پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا کہ کوئی آدمی رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آئے۔ مستدرک الحاکم

۱۷۹۲۹ جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جبیر! کیا تو چاہتا ہے کہ جب تو سفر پر نکلے تو اپنے ساتھیوں میں سب سے افضل ہو اور سب سے زیادہ تیرا توشہ ہو؟ تو یہ پانچ سورتیں اول و آخر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ پڑھ لیا کر: سورۃ کافرون، سورۃ نصر، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس۔

جبیر کہتے ہیں میں بہت مالدار تھا لیکن میں ان سورتوں کو پڑھتا رہا اپنے سفر میں بھی اور اقامت میں بھی۔ حتیٰ کہ کوئی ثانی نہ تھا۔ مسند ابی یعلیٰ،
ابو الشیخ، ابن عدی فی الثواب

کلام: ... روایت کی سند میں حکیم بن عبداللہ بن سعد ایلی ہے جو متہم ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی تمام احادیث موضوع ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انہوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ میزان الاعتدال ۱/۵۷۲

کتاب السحر والعین والکہانة

جادو، نظر لگنا اور کہانت (نجومی پن)

قسم الاقوال

اس میں تین فصلیں ہیں۔

فصل اول ...... جادو میں

۱۷۶۵۰ جس نے کوئی گرہ لگائی پھر اس میں پھونک ماری اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا اور جو کسی چیز کے ساتھ متعلق ہوا (جادو وغیرہ کے ساتھ) تو اس کو اسی کے سپرد کردیا گیا۔ النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... روایت ضعیف ہے ضعیف النسائی ۲۷۱، ضعیف الجامع ۵۷۰۲، المجروحین ۲/۳۲۸۔

۱۷۶۵۱ اے عائشہ! کیا تجھے خبر ہے کہ اللہ نے مجھے وہ بات بتادی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی؟ (ہاں) میرے پاس دو فرشتے آئے تھے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ سر والے نے پاؤں والے کو یا پاؤں والے نے سر والے کو کہا اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا اس پر جادو ہوگیا ہے۔ پوچھا: کس نے جادو کیا ہے؟ کہا لبید بن الاعصم نے۔ پوچھا: کس چیز میں؟ کہا: کنگھی میں، بالوں میں اور کھجور کے گابھے کے چھلکے میں۔ پوچھا یہ چیزیں کہاں ہیں؟ کہا ذروان میں (یعنی ذروان کے کنویں میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ چند صحابہ کو لے کر اس کنویں کے پاس گئے۔ پھر واپس آئے تو فرمایا اے عائشہ! اللہ کی قسم اس کنویں کا پانی مہندی کے نچوڑ جیسا تھا اور اس (کے آس پاس) کی کھجوریں گویا شیطانوں کے سر تھے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۶۵۲ اللہ لعنت کرے عذرۃ پر جس نے دو مقتولوں ہاروت اور ماروت کو قتل میں جمع کیا۔ ابن راہویہ، ابن مردویہ عن علی

کلام: ... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۶۸۵، الضعیفۃ ۹۱۳۔

الاکمال

۱۷۶۵۳ جس نے جادو کی کوئی چیز سیکھی تھوڑی یا زیادہ اس کی آخری عمر اللہ کے ہاتھ میں ہے (اور خطروں کی زد میں ہے)۔

المصنف لعبد الرزاق عن صفوان بن سلیم مرسلاً، الکامل لابن عدی، عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۶۵۴ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام ایک رات کو نکلے اور فرمایا اللہ سے کوئی سوال نہ کرے گا (اس وقت) مگر اس کی دعا قبول ہوگی سوائے جادوگر یا عشار (عشر وصول کرنے والے) کے۔ مستدرک الحاکم عن عثمان بن ابی العاص عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۶۵۵ جس نے کہانت کی (غیب کی باتیں بتائیں) یا تیروں کے ساتھ قرعہ اندازی کی یا بدفالی لی جس نے اس کو سفر سے لوٹادیا تو قیامت کے دن وہ جنت کے بلند درجات نہ دیکھ پائے گا۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... بدفالی جیسا کہ بلی کے راستے کاٹنے پر سفر چھوڑ دینا یہ سب ناجائز باتیں ہیں۔

دوسری فصل ...... نظر لگنا

۱۷۶۵۶ ــــ نظر لگنا حق ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن عامر بن ربیعۃ

۱۷۶۵۷ ــــ نظر لگنا حق ہے جو حاذق (تقدیر کے منکر قدری) کو اپنی رائے سے ہٹادے گی۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۶۵۸ ــــ نظر لگنا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو نظر سبقت کرجاتی۔ اور جب کوئی تم سے منہ ہاتھ دھلوائے (تاکہ جس پر تمہاری نظر لگی ہے وہ پانی اس پر چھڑک دیا جائے) تو تم دھو دو۔ مسند احمد، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۶۵۹ ــــ بدنظری حق ہے جس پر شیطان حاضر ہوتے ہیں اور ابن آدم کا حسد کام کرتا ہے۔ الکجی فی سننہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۹۰۲۔

۱۷۶۶۰ ــــ نظر آدمی پر قبر میں بھی لگ جاتی ہے اور ہانڈی میں گوشت پر بھی لگ جاتی ہے۔

الکامل لابن عدی، حلیۃ الاولیاء عن جابر رضی اللہ عنہ، الکامل لابن عدی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۶۱ ــــ نظر سے اللہ کی پناہ مانگو، بے شک نظر لگنا حق ہے۔ ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: ...... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند کا راوی ابوواقد جس کا نام صالح بن محمد بن زائدہ لیثی ہے ضعیف ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں منکر الحدیث ہے۔ میزان الاعتدال ۲۹۹/۲، ابن ماجہ رقم ۳۵۰۸۔

۱۷۶۶۲ ــــ اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر کے بعد اکثر اموات جو واقع ہوتی ہیں وہ نظر لگنے سے ہوتی ہیں۔ الطیالسی، التاریخ للبخاری، الحکیم، الضیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، السجزی فی الابانۃ عن عبداللہ بن ابی اوفی، الزہد للامام احمد عن سلمان موقوفا

کلام: ...... روایت ضعیف ہے، کشف الخفاء ۳۹۶۔

۱۷۶۶۳ ــــ نظر لگنا آدمی کو زیر کردیتا ہے اللہ کے حکم سے حتی کہ حاذق (سرمنڈانے والے تقدیر کے منکر) پر بھی نظر چڑھ جاتی ہے اور اس کو گرادیتی ہے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۶۴ ــــ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرجاتی تو نظر سبقت کرجاتی۔ مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ عن اسماء بنت عمیس

۱۷۶۶۵ ــــ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو نظر سبقت کرتی جب تم سے اعضاء دھونے کو کہا جائے تو دھودو۔

الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۶۶۶ ــــ میری امت کے لیے جو قبریں کھودی جاتی ہیں آدھی نظر کی وجہ سے کھودی جاتی ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت عمیس

کلام: ...... روایت ضعیف ہے التمییز ۴۹، الشذرۃ ۱۳۰۵ ضعیف الجامع ۴۹۵۷۔

۱۷۶۶۷ ــــ کس بنا پر کوئی آدمی اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے؟ جب وہ اپنے بھائی کی کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔

النسائی، ابن ماجہ عن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف

۱۷۶۶۸ ــــ جب تم میں سے کوئی اپنی جان، اپنے مال، یا اپنے بھائی کی کوئی خوش کن شے دیکھے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔ بے شک نظر لگنا حق ہے۔ مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن عامر بن ربیعۃ

۱۷۶۶۹ ــــ کتاب اللہ میں آٹھ آیات نظر (کے علاج) کے لیے ہیں سورۃ فاتحہ اور آیۃ الکرسی۔ مسند الفردوس عن عمران بن حصین

کلام: ...... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۴۰۱۵۔

۱۷۶۷۰ ــــ جب کوئی خوش کن شے دیکھے تو ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہہ دے تب نظر اس کو کوئی نقصان نہ دے سکے گی۔

ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

تیسری فصل......کہانت (غیب کی باتیں بتانا) اور عرافت (نجومی پن)

۱۷۶۷۱..... ہرگز جنت کے عالی درجات میں داخل نہ ہوگا جس نے کہانت کی (غیب کی باتیں بتائیں) یا تیروں کے ساتھ حصے تقسیم کیے (مشرکین عرب کے دستور کے مطابق) یا وہ اپنے سفر سے بدفالی کی وجہ سے واپس لوٹا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۲..... جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کرتا ہے تو ملائکہ پروردگار کے فیصلے پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے پر مارتے ہیں گویا پتھر پر زنجیریں پڑ رہی ہیں۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ زائل ہو جاتی ہے تو پوچھتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ تو وہ کہتے ہیں: حق فرمایا اور وہ عالی ذات بڑائی والی ہے۔ پس چوری چھپے سننے والے ایک دوسرے کے اوپر چڑھ کر اس بات کو سنتے ہیں۔ بعض اوقات شہاب (ٹوٹنے والے تارا) چور کو اس سے پہلے آلیتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کو بات بتائے اور اس کو جلا ڈالتا ہے۔ اور بعض اوقات شہاب اس کو نہیں پا سکتا اور وہ (شیطان جن) اپنے سے پیچھے والے کو بات بتا دیتا ہے اور وہ اپنے سے پیچھے والے کو حتیٰ کہ وہ زمین تک پہنچا دیتے ہیں۔ پھر وہ بات جادوگر کے منہ پر ڈال دی جاتی ہے۔ وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بولتا ہے اور لوگ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں: کیا اس نے ہم کو فلاں فلاں دن یہ یہ بات نہیں بتائی جو ہم نے حق سچ دیکھی۔ اس بات کے متعلق کہتے ہیں جو آسمان سے سنی گئی تھی۔

البخاری، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، البخاری ۱۵۲/۶

کاہن جھوٹی خبریں بتاتے ہیں

۱۷۶۷۳..... ملائکہ عنان میں اترتے ہیں، عنان بادل ہے۔ پھر وہ آسمان میں اترنے والے فیصلے کا تذکرہ کرتے ہیں۔ شیاطین بات کو سن لیتے ہیں اور کاہنوں کو بتا دیتے ہیں وہ اس کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا کر بول دیتے ہیں۔ البخاری عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۶۷۴..... یہ ستارے (جو ٹوٹتے ہیں) کسی کی موت یا زندگی پر نہیں مارے جاتے بلکہ ہمارا پروردگار تبارک وتعالیٰ جب کسی معاملے کا فیصلہ کرتا ہے تو حاملین عرش اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ پھر ان کے قریب آسمان والے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس دنیا کے آسمان والے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ پھر حاملین عرش کے قریب آسمان والے فرشتے حاملین عرش سے پوچھتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ وہ بتاتے ہیں کہ اللہ نے کیا فرمایا۔ اس طرح آسمان والے ایک دوسرے سے وہ خبر پوچھتے ہیں حتیٰ کہ خبر آسمان دنیا پر پہنچ جاتی ہے۔ پھر جنات بات کو اچک لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو بتاتے ہیں۔ پس جو خبر اس طرح آتی ہے وہ حق ہوتی ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملا لیتے ہیں اور اضافے کر لیتے ہیں۔

مسند احمد، الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، مسلم، الترمذی عنہ عن رجل من الانصار

۱۷۶۷۵..... جو کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی یا کسی حائضہ عورت کے ساتھ مجامعت کی یا عورت کے ساتھ پاخانے میں جماع کیا وہ بری ہو گیا ان تعلیمات سے جو اللہ نے محمد (ﷺ) پر نازل فرمائی ہیں۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۶..... جو کسی کاہن کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کا سوال کیا پس چالیس راتوں تک اس کی توبہ کا دروازہ بند ہو گیا اور اگر اس کی بات کی تصدیق بھی کر دی تو اس نے کفر کر دیا۔ الکبیر للطبرانی عن واثلۃ

۱۷۶۷۷..... کاہنوں کے پاس نہ جاؤ۔ الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۸..... جو کسی عراف (نجومی) یا کسی کاہن (غیب کی باتیں بتانے والے) کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی اس نے محمد پر نازل شدہ کا کفر کر دیا۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۹..... جو کسی عراف کے پاس گیا اور اس سے کوئی سوال کیا اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہ ہوگی۔

مسند احمد، مسلم عن بعض امہات المؤمنین

کتاب السحر والعین والکہانۃ

قسم الافعال ...... جادوگر کو قتل کرنا

۱۷۶۹۰ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کر دو۔

الشافعی، المصنف لعبدالرزاق، ابن سعد، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۷۶۹۱ ..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی ایک باندی نے ان پر جادو کر دیا اور اس بات کا اقرار بھی کیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عبدالرحمن بن زید کو اس کے قتل کا حکم دیا۔ عبدالرحمن نے اس کو قتل کر دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (اس وقت کے خلیفہ) نے اس بات کو ناپسند کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا آپ ام المومنین کی بات کو ناپسند کرتے ہیں ایسی عورت کے لیے جس نے جادو کیا اور اس کا اقرار بھی کیا۔ یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

المصنف لعبدالرزاق ورستہ فی الایمان، السنن للبیہقی

۱۷۶۹۲ ..... ابن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک جادوگر کو پکڑا اور اس کو سینے میں مارا، پھر چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ المصنف لعبدالرزاق

نظر لگنا

۱۷۶۹۳ ..... ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ عامر بن ربیعہ سہل بن حنیف کے پاس سے گزرے سہل غسل کر رہے تھے۔ عامر نے کہا: میں نے آج جیسا منظر نہیں دیکھا اور نہ ایسی چھپی ہوئی جلد دیکھی۔ پس تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ سہل پچھاڑ کھا کر گر گئے۔ ان کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ اور آپ کو کہا گیا کہ سہل کو مرگی ہو گئی ہے۔ پوچھا: تم پر کس پر تہمت لگاتے ہو؟ (کسی نے نظر لگائی ہے؟) لوگوں نے کہا: عامر بن ربیعہ۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیوں کوئی اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے اور جب وہ اپنے بھائی کی کوئی اچھی چیز دیکھتا ہے تو اس کو برکت کی دعا کیوں نہیں دیتا۔ پھر آپ علیہ السلام نے عامر کو حکم دیا اور اس نے اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور پاؤں گھٹنوں تک اور شرمگاہ دھوئی پھر اس پانی کو سہل پر چھڑک دیا گیا (جس سے نظر اتر گئی)۔ النسائی، ابونعیم

کہانت

۱۷۶۹۴ ..... حضرت .... رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابوطالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جو کسی کاہن (غیب کی باتیں بتانے والا) یا عراف (نجومی) کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ تعلیمات کا انکار کیا۔ رستہ

کلام: ..... العلل ۳۳۱

الحمدللہ حصہ ششم ختم شد

مترجم محمد اصغر غفر اللہ لہ ولوالدیہ وللدرینہ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁